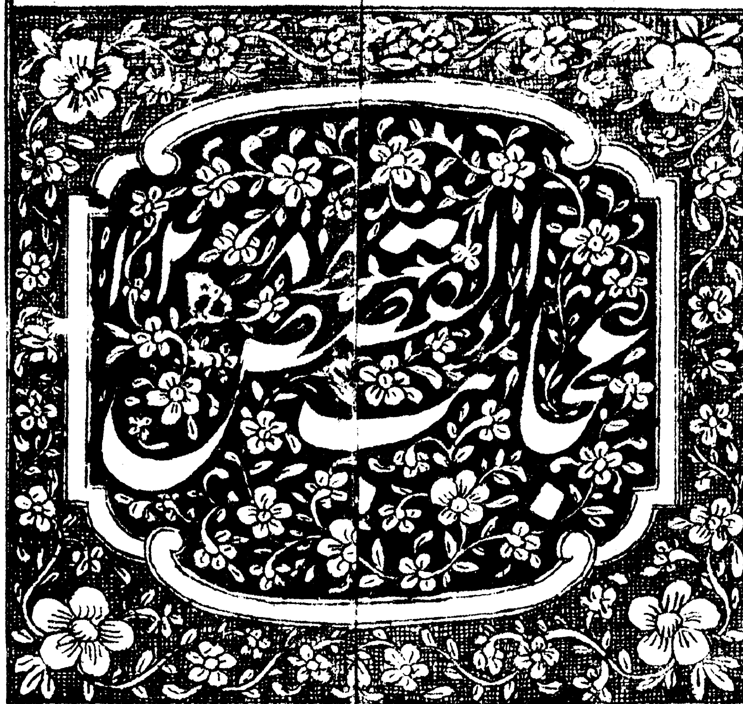
بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان



مطبع منشی نولکشور میں طبع ہوکر مقبول جہان ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آغاز دیباچہ کتاب ساتھ اسم بزرگ اوس واجب الوجود تعالی شانہ کہ ہو الاول ہو الآخر و ہو علی کل شئ قدیر شعبہ صفات تقدس آیات
اوسیکا ہی شائستگی رکھتا ہی کہ بمقتضای مصلحت سنجی ارادت کی جسطرح ابو البشر علی نبینا و علیہ السلام کو اول جمیع انبیا و رسل علیہم الصلوۃ والسلام سے
پایہ سرافرازی و شرف منصب خلافت و نبوت کا دیا اسیطرح خاتم الانبیا محمد مصطفی صلوات اللہ علیہ و آلہ وسلم کو شایستہ تمکین و سادہ صفوۃ و اصطفا
و صدر نشین ایوان ختم رسالت کا کیا اگرچہ ظہور سعادت ظہور سرور کائنات شرف مخلوقات علیہ افضل التحیات کا بحسب ظاہر ابو البشر اور اور
انبیا علیہم السلام سے پیچھے ہوا لیکن اس جہت سے کہ نور محمدیہ صلی اللہ علیہ و آلہ قبل اول مخلوقات اور واسطہ تکوین کائنات منشاء خلق و ایجاد جمیع عالم
و آدم ہوا اور ظہور جمیع مکونات ارضین و سماوات و ما فیہا شعشعہ اوس نور کا ہی اور اخبار مین وارد ہی کہ روح آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اوس
عالم مین مربی ارواح انبیا اور اونکے واسطہ افاضہ علوم الہیہ کی تھی اور اوسی عالم مین شب معراج کو ارواح سب انبیا نے اونکی اقتدا کی اور
حشر مین بھی طوائف مرسلین لوای محمدیہ سے استظلال کرینگے اور جو نور محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پشت آدم علیہ السلام مین لمعان ظہور پایا
بیمنت و سعادت اوسی نور کرامت ظہور سے حق سبحانہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو بفضیلت علم اسمای جمیع مخلوقات ممتاز و بسجود ملائکہ
سرافراز فرمایا پس درحقیقت ذات مقدس حضرت کی سب سے اول ہی اور ولایت و خلیفہ خوان بسیط خاک سزاوار خطاب قدسی لولاک لما
خلقت الافلاک شایستہ تمجید آیت ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیما سید الاشراف جامع الاوصاف المخصوص
باعلی المراتب والمقامات المؤید باوضح البراہین والدلالات سیدنا محمد ن المحمود الایجاد و برہ خاتم النبیین و امام المتقین و سید المرسلین

رسول رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وعلی جمیع اخوانہ من النبیین والصدیقین والشہدا والصالحین بعد حمد ونعت کے اوپر سخن
فہمان والاگہر وخرد پیشگان دانش گستر کی پوشیدہ نہیں کہ عمدۃ الحکمای رفیع المنزلت گرامی خطاب بالق الالقاب مولف اس نسخہ عجیبہ نے بنابر
انتفاع عموم ناس کی کتاب عجائب القصص کو بزبان ہندی ترجمہ کیا اور باندراج انتخاب دیگر فوائد وحالات انبیا کی کتب تواریخ معتبرہ سے اس نسخہ
بدیع وغریب کو اور نسخ تاریخیہ مشمولہ قصص وحالات انبیا سے فوق کا دیا اگرچہ یہ بات ہے تا کہ ان حالات کی مطالعہ کتب تواریخ کیا جاوے تو مخفی نرہے
ہو کہ کوئی کتاب نسخہای تواریخ مشہورہ سے واسطے دریافت تمام حالات انبیا علیہم السلام کے بطرز شرح واسط کافی نہوگی اس سبب سے کہ یہ قصص
ہر کتاب میں متفرق باندازہ جداگانہ کسی میں کم اور کسی میں زیادہ مرقوم ہیں اور کوئی کتاب تاریخ کی ایسی نہیں ہے کہ جامع جمیع حالات مرسوم
بہ تنقیح روایات ہو اور اس نسخہ بدیع نے اسطرح صورت حسن ترتیب پائی ہے کہ نظر مراعات ان امور کی ملحوظ ہر باب منتخب ہر کتاب اسمیں مندرج ہے علاوہ
اسکے رعایت اندراج ہر قسم فوائد کی صفائح اوراق اس تالیف میں حسب ہر مقام کی عمل میں آئی ہے اور جب خامہ نکتہ سنج مولف ممدوح الصدر نے
بعد حصول انفراغ تحریر احوال انبیا علیہم السلام سابق کی سر زانو کا اوٹھایا باندازہ تسطیر حال میمنت مآل حضرت خاتم الانبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی سجدہ ریز زمین صفحات ان اوراق کا ہوا جو حالات انبیا از ترتیب تقدم وتاخر زمان ظہور اونکی کی مذکور ہوئی رعایت اس ترتیب کی
مقتضی اسکی تہی کہ حال حضرت خیر البشر کا بہی سب کے پیچہے رقم کیا جاوے اور ذات کامل الصفات آن سرور کا اور اولیت اونکی بیچ خلق وایجاد کی
سائر مخلوقات سے مستدعی تقدیم کی تہی اسواسطے علیحدہ اس نسخہ نے جلد دوم اوس کتاب کی ہے رقم پذیر ہوا کہ پایہ شرف منزلت اولیت بہی
استقرار پاوے اور سر رشتہ رعایت ترتیب بہی ہاتہ سے نجاوے والدال وبہ نستعین اللہم احسن عاقبتنا فی الامور کلہا واجرنا من خزی الدنیا وعذاب
الآخرۃ بحق نبیک محمد المجتبی وصلی علیہ وآلہ الاتمام واصحابہ بدور الدجی وما انا اشرع فی المقصود پوشیدہ نرہے کہ جو یہ کتاب
بیس باب پر شامل تہی اور انیس باب اسمیں کی جلد اول میں بیچ حالات پیغمبروں کی برحسب ترتیب مناسب لکہی گئی اور بیسواں جلد ثانی
میں لکہا جاتا ہے باب بیسواں ذکر میں احوال حضرت خاتم النبیین سرور انام محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں اور اس باب میں
پانچ فصلیں ہیں فصل پہلی بیان نسب شریف اور پایل فرخندہ مآل آنحضرت صلی اللہ وآلہ وسلم میں کہ پیش از ولادت باسعادت
اور قبل از بعثت آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ ظاہر ہوئے جاننا چاہیے کہ اولین مخلوقات اور نخستین کائنات نور باسرور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے بیان اوسکا بالتفصیل والتوضیح فصل پہلی جلد اول میں مرقوم ہوا اور اب جو کہ اول آثارات وجود باجود واحوال
اجداد امجاد حضرت سے اطلاع ضرور ہے تو پیشتر سلسلہ نسب شریف لکہا جاتا ہے پوشیدہ نرہے کہ نسب شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا سوا سب علیہ میں اسطرح پر مذکور ہے محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بفتح میم بن قصی بضم قاف وفتح صاد

مہملہ مشددہ بن کلاب بکسر کاف بن مرہ بضم میم و تشدید رای مہملہ بن کعب بفتح کاف و سکون عین مہملہ بن لوی بضم لام و فتح ہمزہ و تشدید یای تحتانی بن غالب بن فہر بکسر فا و سکون ہا بن مالک بن نضر بفتح نون و سکون ضاد منقوطہ بن کنانہ بکسر کاف و دو نون بن خزیمہ بضم خاء منقوطہ و کسر زای نقطہ دار و سکون یای تحتانی و بفتح میم و ہائی زدہ بن مدرکہ بضم میم و سکون دال مہملہ و کسر رای بے نقطہ بن الیاس بکسر الف بر قول بعضے و بفتح نزد دیگر وہی اور یہ لفظ مشتق کیا گیا ہے یاس سے کہ ضد رجا بمعنے امید ہے اور صاحب مواہب کے نزدیک یہ قول صحیح ہے بن مضر بضم میم و فتح ضاد منقوطہ بن نزار بکسر نون و زای نقطہ دار بن معد بضم میم و فتح عین مہملہ بن عدنان بفتح عین مہملہ و سکون دال یہان تک نسب شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میان اہل تاریخ اور صاحبان علم متفق علیہ ہے اور فوق اسکے معلوم و صحیح نہین مگر اتفاق ہے اس امر پر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اولاد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور حضرت ابراہیم اور حضرت نوح اور حضرت ادریس اور حضرت شیث علیہم السلام مین سے ہین فائدہ عادت الٰہی تعالیٰ و تقدس اسطرح پر جاری تھی کہ حضرت الانسان حوا صلوٰۃ اللہ علیہما ہر ولادت مین دو فرزند ایک پسر اور ایک دختر توام جنتی تھین الا حضرت شیث علیہ السلام کہ جد حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین تنہا وجود مین آئے تا نور نبوی انمین اوروں کے بغیر تین شریک نہووے حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے نسب شریف کا ذکر کرتے تھے معد بن عدنان سے تجاوز نفرماتے تھے یہین توقف کرتے تھے اور فرماتے کذب النسابون یعنی دروغ کہتے نسب بیان کرنیوالے اور اسیطرح مروی ہے مسند الفردوس مین لیکن سہیلی کہتا ہے کہ صحیح یون ہے کہ یہ قول ابن مسعود ہے اور تھے رسول خدا جب کہ تلاوت فرماتے اس آیت کو آیت الم یاتکم نبؤا الذین من قبلکم قوم نوح و عاد و ثمود ٭ والذین من بعدہم لا یعلمہم الا اللہ یعنی آیا نہین پہونچی تمکو خبر لوگونکی کہ پہلے تمسے ہوئے ہین گروہ نوح اور عاد اور ثمود اور وہ کہ بعد انکے ہوئے نہین جانتا انکو مگر خدا تعالیٰ اور حضرت امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ کہتے تھے کہ نسب کرتا ہو میں اپنی نہین عدنان تک و بالاتر اس سے نہین جانتا اور عروہ بن زبیر کہتا ہے کہ نہین ہم نے کسیکو کہ شناسا ہووے بعد معد بن عدنان کی غرضکہ عدنان سے تا اسمٰعیل اور انسے تا آدم علیہ السلام اختلاف بہت ہے بعضے میان عدنان و اسمٰعیل تیس تن ذکر کرتے ہین کہ معروف و مشہور نہین ہین اشخاص اور احوال انکے اور بعضے کم زیادہ لیکن با این ہمہ اختلاف جمہور مورخین متفق ہین اسبات پر کہ چہ تن انبیاء مرسل ہین سے یعنی حضرت اسمٰعیل اور حضرت ابراہیم اور حضرت ہود اور حضرت نوح اور حضرت ادریس اور حضرت شیث علیہم السلام سلسلہ آباے حضرت خاتم مین تا بحضرت ابو البشر منتظم ہین اور اکثر اہل تاریخ اور ابن جوزی نے حاشیہ روضۃ الاحباب مین عدنان سے تا حضرت آدم علیہ السلام سلسلہ نسب اسطرح پہونچایا ہے عدنان بن اُد بن ہمیع بن سلامان بن نابت بن حمل بن قیدار بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن آزر بن ناحور بن شاروخ بن ارغو بن فالغ بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح بن لمک بن متوشلخ بن اخنوخ بن یارد بن مہلائیل بن قینان بن انوش بن شیث بن آدم علیہ السلام اور دریافت کیا گیا امام مالک رحمتہ سے

حال اوس شخص سے کہ پہونچاتا ہے نسب اپنا تا آدم پس نا خوش معلوم ہوا اونکو اور کہا کسنے خبر دی اوسکے پدرون سے اور اسیطرح روایت کیا گیا
او سے پہونچانی نسب انبیا علیہم السلام مین پس چاہیے کہ توقف کرین ہم مافوق عدنان سے بجہت وجود تخلیط اشخاص اور تغیر الفاظ باوجود کمتر ہونے فائدہ
کے بیچ اسکے اور اسیواسطے وحی نکی گئی انحضرت پر اب احوال بعض اون اشخاص کا کہ مشہور اور معلوم اور متفق علیہ ہین ذکر کیا جاتا ہے تفصیل
مناقب اور ماثر ان اسامی کی یہہ ہے کہ والد بزرگوار خجستہ آثار فرخندہ اطوار محمد رسول اللہ عبداللہ ہین اور یہہ بہ نہایت جلالت نسب اور لطف
گفتار اور حسن کردار اور مکارم اخلاق و محاسن اعمال اور شمائل مطبوع اور حرکات موزون سے جوانان قریش مین ممتاز اور خوبی اور ملاحت مین یوسف وقت
اپنے تہے نور کوکب نبوت محمدی طلعت زیبای اونکی سے ظاہر اور شعاع آفتاب رسالت احمدی چہرہ دل افروز انکے سے باہر اور اوس اوان
مین اخبار اور السنہ کاہنان حجاز سے اسطرح مسموع ہوتا تہا کہ عنقریب پیغمبر آخر الزمان اس جوان رعنا سے پیدا ہوگا کیونکہ ہماری کتب دینیہ مین لکہا ہے
کہ جبہ صوف سفید ملبوس حضرت یحیی علیہ السلام کہ آغشتہ بخون اونکا پاس ہے جب اوسمین سے قطرات دم تازہ متقاطر ہون نبی آخر الزمان قریب ظہور
پکڑین سو اب اوس جامہ خشک مین سے خون سرخ ٹپکتا ہے یہہ وہی جوان ہے کہ جسکے صلب سے ولادت اوس باسعادت کی ہوگی کہتے ہین کہ جب
عبداللہ حد بلوغ کو پہونچے خواتین قریش اور سیاہ چشمان عرب ایسے شیفتہ جمال اور طالب وصال انکی ہوئین کہ دامن اختلاط اپنی ازواج کی صحبت سے اوٹہایا
اور نفس نفیس اپنا باکرائم اموال اور غرائب عنایت جمال عرض کرنا شروع کیا ولیکن یہہ بتوفیق ربانی امتزاج اون بیچہرون ناامیدہ بیکرانسے محترز اور مجتنب
رہتے تہے اور ذیل عصمت اپنا بلوث بیعفافی آلودہ نکرتے تہے جب نزدیک ہوا کہ رشحات فیض سحاب مکرمت اوس دریتیم کا صدف عزت مین پرورش
پاوے شہنفرہود شام اور دلیران خون آشام نے عہد باندہا کہ مکہ مین جاوین اور جب تک وزراحت عمر عبداللہ کو بشمشیر کریت مبدل نکرین نہ پہرین اس
عزیمت سے روانہ ہوئے اور خوف اشتہار سے شب کو قطع منازل کرتے تہے اور دنکو راہ سے منحرف ہوکر آسودہ ہوتے تہے تا آنکہ اسیطرح سے حوالی مکہ پہونچے
اور فرصت کا انتظار کرنے لگے ناگاہ عبداللہ کو ایک روز صیدگاہ مین پاکر بہیات اجتماعی انکی طرف چلے بحسب اتفاق وہب بن عبد مناف طرف سے اوسکے
باہر شکار اوس صحرا مین مشغول تہا جب دیکہا کہ ایک جماعت شمشیر ہائی ابدار کہینچے ہوے بجانب عبداللہ متوجہ ہین جمعیت عرب انکو مانع ہوئی کہ اوس مہلکہ
مین ساتہ چند بلا رسون کی ہمراہ تہے قدم بڑہا کر انکی دفع پر قیام نکرے اور بعضی کہتے ہین کہ اسکا یہہ ارادہ تہا کہ انسے درخواست اصلاح کرے بہر تقدیر
اسوقت اسکو ایک گروہ نظر آیا کہ مشابہت بمردم دنیا نرکہتے تہے ابلق گہوڑون پر سوار اوج سماء ہوا سے متوجہ مرکز خاک ہوئے اور جب زمین پر پہونچے
یہود پر حملہ کیا اور اون شوربختون نے شکست فاش پائی وہب اس واقعہ سے متحیر و متغیر گہر مین آیا اور جو کچہ مشاہدہ کیا تہا اپنی منکوحہ سے بیان
کیا اور اوسکو بخدمت عبدالمطلب بہیجا تا عرض کرے کہ وہب کی ایک کریمہ ہے محجلہ عزت مین چاہتا ہے کہ اوس محجوبہ نقاب عفت کو ساتہ سلک ازدواج عبداللہ
فرزند تمہارے کی منسلک کرے چنانچہ مادر آمنہ نے صورت واقعہ کو بعرض عبدالمطلب پہونچایا اور وہ چونکہ خوبی صورت اور پاکیزگی طینت آمنہ جانتے تہے

ملتمس و ہب کو بحسن قبول ملتقے کیا اور جانبین سے یہ تمہید مابتجاح سور اور ترتیب اسباب سرور مشغول ہوکر ایک ساعت مسعود مین کہ زہرہ مشتری سے اکتساب سعادت کرتی تہی زہرہ کو ساتہہ مشتری ماہ سیما کی قرین کیا کہ یہ جشن عروسی مکہ شریف مین سبب ماتم ہوا کیونکہ قریب دوسو خواتین شیرین لب شکر گفتار نے سوز عشق اور محنت مفارقت عبداللہ سے خرمن زندگانی برباد کیا اور بقیہ اہل شوق کہ جسکی اجل موعود مین تاخیر تہی فراق کا رخسارہ اوسکے سو شل ہزار داستان ہمہ زبان درد ترجمان سرائیگی کرتی تہین **بیت** قتل ما خستہ بشمشیر تو تقدیر نبود + ورنہ ہیچ از دل بیرحم تو تقصیر نبود ×
اور بعد تہویدات اس مقال کے قصیہ فاطمہ شامیہ کی بیان اس مجمل کا یہ تفصیل ہی کہ یہ ایک حکام دیار شام کی مخدرہ تہی سراپردۂ عصمت مین کہ عالم دلبری مین ساتہہ خورشید خاوری کے دعویٰ برابری کرتی **بیت** با ابرو کمان و بگیسو کمند × بالای وکردار سرو بلند × اور یہ دختہ عالمہ دبایہ ہ جو کہ مضمون کتب الٰہی اور صحف سماوی ہی تہی اور فن کہانت کو بہی جانتی تہی کہ اب وہ وقت ہی کہ حقیقت خاتم الانبیا صلب ایک ابنائی عبدالمطلب سے متصف بصفات نبوت منفصل ہوکر شیمۂ پاک مین قرار پاوی فاطمہ یہ تصور اسکی کر شاید نسیم عنایت ملک متعال سے شجرۂ آمال اوسکا ساتہہ ثمرہ اقبال کے بارور ہووے بانفاس و کرائم اموال عازم صوب با صواب مکہ متبرکہ ہوئی اور منزل مقصود کو پہونچی اور طالب دیدار فرحت آثار مطلوب اپنی کی ہوئی تاانکہ ایکدن اتفاقاً عبداللہ شکارگاہ سے پہرکر روبروی فرودگاہ اسکی سے گذری ہرگاہ نظر فاطمہ کی جمال جہان آرا انکی پر پڑی ایک شخص دیکھا کہ خورشید رخسار اوسکا ضیا بخش زمان و زمین ہے اور سوا اسکے یوسف طلعتی کے اور علامات کہ صحف سابقہ مین مرقوم ہین اوسمین سب موجود ہین لاجرم سرا سیمہ و بیتاب ہو اس دوڑکر عنان اشہب بتر گام انکی پکڑی اور التماس کیا کہ ایک لحظہ تشریف قدوم ارزانی فرماوین چنانچہ انہون نے وسعت خلق سے استدعا اوس پری پیکر کی قبول کی اور اوسکی مجلس کو بنور حضور اپنی منور کیا ملکہ شام نے بعد از اقامت لوازم ضیافت نقاب حجاب درمیان سے اوٹہاکر جو کہ خزانہ خیال مین مخزون رکہتی تہی طبق عرض پر رکہا اور بتصریح عرض کیا کہ مجھکو اپنی حبالہ نکاح مین لاؤ انہون نے جواب دیا کہ اتصال ملکہ اگرچہ موجب مسرت و ابتہاج ہی لیکن یہ امر خطیر بے استجازت و استصواب عبدالمطلب کہ مین اونکا تابع فرمان ہون امکان نہین رکہتا۔ فاطمہ نے کہا جو کہ مقتضی وقت ہو بتقدیم پہونچایا چاہیے بعد ازین ہنگام شام جو انہون نے بارگاہ فاطمہ سے مراجعت کی اور اپنی گہر مین آئے بمقتضای قضای ربانی آمنہ کی ساتہہ ہمبستر ہوئی اور یہ اوس شب مین حاملہ بار امانت ہوئین اور اوس نور جہانتاب نے ناصیۂ عبداللہ سے جدا ہوکر شکم آمنہ مین قرار پکڑا **بیت** آبحیوان کہ سکندر طلبش سے فرمود × روزی جان خضر گشت خضر شد خوش نود + علی الصباح عبداللہ عبدالمطلب کی خدمت مین گئے اور جو کچہ کہ فاطمہ سے سنا تہا بعرض پدر بزرگوار پہونچایا اور بسبب فرط رغبت امر تزویج مین مبالغہ کیا اور بعد از اجازت بتہیج و سرور فاطمہ کے پاس گئے اور حدیث موافقت پدر در باب مناکحت بیان کی قرۃ العین حاکم شام نے اوسوقت بشرہ عبداللہ کو جو نور نبوت سے بے ضیا دیکہا ایک آہ سرد سینہ پر درد سے کہینچی اور کہا **فرد** ای حسن احوال تو دیگر شدہ × انچہ از اول بدی اکنون نہ × بعد ازشرائط استفسار جانا کہ قضائی اپنا

کام کیا زمام اختیار اپنی ہاتہ سی دیکر عبد اللہ سے کہا کہ خدا دانای نہان و آشکار گواہ ہے کہ باعث اس تگ و پو او جستجو کا نہ وسوسہ شیطانی تہا اور
نہ ہوای نفسانی بلکہ مقصود سوا اصلت تیرے مصاحبت اوس سعادتمندی کی تہی کہ محدب فلک الافلاک سی تا مرکز خاک مناک جو کچھ خیر و ثمرات خشک
و تر سی واہب خیر او مفیض جود ذی بطفیل اوسکی اونکو لباس وجود پہنایا اور مین ہرچند تیری واسطے باقافلۂ حسرت و الم اپنی دیار کو جاتی ہون لیکن تو نگار
فرخندہ آثار تیرا ہمیشہ طرب و خرمی مین گذران ہو حیوۃ القصہ اسنے بعد اظہار مافی الضمیر اور اشارات بطلوع خورشید ز مہر سپہر عبد اللہ کو وداع کیا اور گردش
ایام سی باخاطر پریشان بجانب شام پہر گئی اور اپنی وطن مین پہنچکر باقی ایام حیات بتاسف گذرانی اور مثل اسکی حکایات ام قتال خواہر ورقہ بن نوفل سی اور
ایک روایت سی رقیقہ دختر نوفل یا قتیلہ یا لیلی عدویہ کہ اولاد علمای نصارا مین سی تہی منقول ہی اور بعضون نی وجہ تطبیق ان روایات مختلف مین یون
لکہی ہی کہ غرض نفس مجموع ان سب عورتون سے ہوا تہا اور قبل از انفصال حقیقت محمد بن عبد اللہ امور عجیبہ و غریبہ مشاہدہ ہوتی تہی کہ کتب سیر اونسے ناطق ہین
اور کہتی ہین آمنہ دامن تربیت وہب بن عبد مناف مین روزگار گذارتی تہین کہ عبد المطلب نی انکو بنا بر عبد اللہ کی خواستگاری کی اور ہالہ بنت وہب کو
اپنی واسطے خطبہ فرمایا اور دونو عقد ایک مجلس مین منعقد ہوئی اور سید الشہدا حمزہ ہالہ سی وجود مین آئی اور خاتم الانبیا آمنہ سی متولد ہوئی اور بروایت
صحیح پیش از ولادت رسول اللہ عبد اللہ دیار شام مین گئی اور بہنگام مراجعت اکثر کہتی ہین کہ در وقت توجہ اوس جانب کی اور بعض کا یہ [illegible]
کہ جب خرما خریدنے کو مدینہ مین پہنچی وہان ہادم اللذات بہدم قوائم بنیان قصر وجود انکی مشغول ہوا اوس سرا مین کہ بدار النابغہ موسوم تہی مدفون
ہوئی مدت عمر انکی پچیس ۲۵ سال اور ایک روایت سی تیس ۳۰ برس اور احوال عبد المطلب کا اہل تحقیق نی یون لکہا ہی اور وجہ تسمیہ مین اسطرح بیان کیا
ہے کہ جب یہ پیدا ہوئی تو انکے سر مین سفید بال تہی- اور بعضے کہتی ہین کہ ایک سفید بال سے زیادہ نہ تہا اور شیب بمعنی سفیدی ہے اس جہت
سے یہ شیبہ سو موسوم ہوئی اور پس از انکہ سن تمیز پہونچے اہل قوم بسبب انصاف کثرۃ محامد انکو بہ شیبۃ الحمد کہنی لگے کہ حمد و ثنا کرتی تہی خلائق انکی
نیک افعال پر اور بعضے کہتی ہین کہ نام انکا عامر تہا صاحب مواہب لدنیہ کہتا ہی کہ یہ قول ابن قتیبہ کا ہی اور مصمد شیرازی بہی اس امر پر متفق ہی اور کنیت انکی ابو
الحارث باسم بزرگترین اولاد کہ حارث تہا اور بعضون نی سبب اشتہار انکا بہ عبد المطلب یہ لکہا ہی کہ باپ انکی ہاشم بعضے اسفار مین مدینہ مین پہونچی سلمی
بنت عمرو بن لبید بنی النجار سی تہے عقد نکاح مین لاکر بعد از ولادت شیبۃ الحمد بجانب شام گئی اور اوس دیار مین مریض ہوکر فراش ناتوانی پر پہلو رکہا اور حسرت
وطن مالوف سی اس عالم غربت و کربت مین کہا بیت سفر گزیدم و بشکست عہد قرب ترا ٭ مگر بحیلہ ببینم جمال سلمی را ٭ اور وقت نزع اپنی بہائی مطلب
بن عبد مناف سی فرمایا ادرک عبدہ الذی فی یثرب یعنی جناح مرحمت و شفقت حال بندہ پر کہ مدینہ مین رکہتا ہے مبسوط رکہنا اور قول جمہور اس باب مین
یہ ہے کہ بعد از فوت ہاشم چند مدت کے بعد ایک شخص کا قریش مین سے مدینہ مین گذر ہوا وہان اوسنے ایک طفل کو کون مین دیکہا کہ تیر لگا رہا ہے
اور کہتا جاتا ہے انا ابن الہاشم اوس شخص نے مدینہ سے مکہ مین آکر حریم کعبہ مین مطلب سی کہا کہ برادرزادہ تیرا مین نے دیکہا ہے کہ تیر انداز [illegible]

مصروف تہا اور آثار رشد وصلاح صفحہ حال اوسکی پر لائح وپیدا تہی لیکن علامات فقر وپریشانی اوسمین اسقدر مشاہدہ کین کہ سبب پریشانی خاطر ہوا مطلب نے
قسم کہائی کہ مین گہر نہین جاؤنگا جبتک مدینہ مین سے اپنے بہتیجے کو نہ لاؤنگا اوس شخص نے کہا یہی اسوقت میرا اونٹ حاضر وموجود ہے چنانچہ مطلب اوسکی ناقہ پر
سوار ہوکر بلا توقف مدینہ کو گئے اور بے اطلاع اوسکی والدہ اور قرابتیون کے شیبۃ الحمد کو اپنے ساتہہ سوار کرکے مکہ مین لے آئے اور بنا برانسکے کہ عبد المطلب جامہ کہنہ اور گرد
اور چرک آلودہ پہنے ہوئے تہے جو کوئی راہ مین دیکہتا تہا باحتمال بندہ ومملوک کے پوچہتا تہا کہ یہ کودک کون شخص ہے مطلب درجواب کہتے تہے کہ یہ غلام ہے الغرض جب
مطلب اپنے گہر مین پہونچے جامہ فاخرہ انکو پہنایا اور مجلس قریش مین لاکر کیفیت حال اور جانے اپنے سے مدینہ مین بطریق استعجال سب کو مطلع کیا اور بسبب اسکے کہ راہ
مین انہون نے آدمیون سے کہا تہا کہ یہ عبد ہے شیبۃ الحمد نے عبد المطلب شہرت پائی اور روضۃ الاحباب مین مرقوم ہے کہ انکی صغیر سنی مین انکے باپ ہاشم نے وفات
پائی اور مطلب انکے چچا نے انکو پرورش اور تربیت کیا اور دستور عرب تہا کہ جو کوئی کسی یتیم کو پرورش کرتا تہا اوس یتیم کو اوسکا غلام کہتے تہے اور لکہا ہے
کہ عبد المطلب بجلالت قدر اور حلاوت گفتار اور محاسن افعال اپنے زمانہ مین عدیل نہ رکہتے تہے اسواسطے سلاطین عرب وعجم کے نزدیک نہایت موقر ومحترم تہے اور
بہت سے اعمال خیر انسے صادر ہوئے از انجملہ ایک حفر چاہ زمزم ہے اور کیفیت مفصل اسکی اسطرح پر ہے کہ زمان نبوت حضرت ابراہیم علیہ السلام مین بمن قدوم
حضرت اسمعیل سے آب زمزم نے حریم حرم مین ہمت ظہور پایا تہا چنانچہ بشرح وبسط قصہ حضرت ابراہیم مین بیان ہوچکا ولیکن جس قدر کہ لائق اس مقام کے ہے
لکہا جاتا ہے کہ بعضے مردم قبیلہ جرہم نے ہنگام عبور حوالی مکہ بعد تفحص جریان آب پر اطلاع پائی اور وہان جاکر بدریافت سیرابی جدید از ہجوم جانوران مرور
اوسی مقام پر گیا کہ جہان چشمہ زمزم جاری تہا اور باجازت ہاجرہ مشروط باین شرط کہ متصرف اس پانی پر بسبیل تملیک نہون قیام پذیر ہوئے چنانچہ مدت قلیل
مین انبوہ خلائق وہان فراہم ہوئے منقول ہے کہ حضرت اسمعیل علیہ السلام نے قوم جرہم مین نشو ونما پاکر انسے وصلت کی اور بعد از چندگاہ حضرت ابراہیم
علیہ السلام کے ساتہہ بنای خانہ کعبہ مین اشتغال کیا جب تک کہ حضرت اسمعیل علیہ السلام زندہ رہے ایالت مکہ اور پیشوائی قبیلہ اور تولیت خانہ کعبہ انکے ساتہہ
متعلق رہی اور جب منزل فانی سے بعالم جاودانی خرامان ہوئے انکی حکومت نے اولاد نابت پر قرار پایا اور بعد از نقل نابت بدار بقا چونکہ اولاد اوسکی صغیر السن
تہی منصب ایالت مضاض بن عمرو جد مادری فرزندان اسمعیل سے منتقل ہوئی اور اعقاب نابت کہ جو تربیت اسکی مین بفراغ بال زندگانی کرتے رہے بعد انقضای
ایام حیات مضاض اور اولاد اوسکی بطنا بعد بطن سریر فرمانروائی پر متمکن ہوتی رہی مگر اولاد حضرت اسمعیل علیہ السلام باوجود حقیت امر حکومت مین اوس صنف و
شراکت وکثرت بنا بر حقوق تربیت مضاض امور ریاست مین انکے ساتہہ نزاع وخصومت نکرتے تہے ہرگاہ ہجوم اولاد اسمعیل اس مرتبہ کو پہونچا کہ فضای مکہ
[illegible] حد مکہ مین گنجایش نرہی ناچار حرم سے باہر گئے اور اطراف ودیار عرب مین توطن کیا پس از جلاوطنی انکی ایک مدت کے بعد قبیلہ جرہم اور احفاد
مضاض نے مکہ مین ظلم وفساد اور جور وبیداد کی ڈالی اور دست تعدی نذورات خانہ کعبہ مین کہ اطراف وجوانب بلاد سے آتا تہا دراز کیا اور زیانت
کرنی اور وقائع بیت اللہ مین شروع کی اور اسقدر تعدی انکا حد تقسیم سے تجاوز پہنچا کہ زوال وانقراض قبائل نے کہ نواحی مکہ اور حوالی حرم مین اقامت رکہتے تہے جد

اوس جماعت کو سرزنش کی غیرت ہوئی آخر الامر نو بکر بن عبد مناف بن کنانہ نے کہ اولاد اسمعیل علیہ السلام مین سے تہا ایک سفیر معہ فرقہ شجاعان عرب قوم جرہم کے پاس پہونچا خلاصہ پیغام یہہ کہ ہم قبل ازین بنا بر حسن معاش اور ملاحظہ صلۃ الرحم درباب حکومت کہ بحسب ارث و استحقاق ہمکو پہونچا ہے مضایقہ کرتے تہے تمنے اوس طریق مستقیم آبا و اجداد سے منحرف ہو کر جور و اعتساب کہ سب اوقات مین اور کل مذاہب مین اور ہر جگہ مذموم ہے بتخصیص مکہ شریف مین اپنا شعار کیا ہے اب بہتر اور مناسب یہہ ہے کہ دیار تہامہ سے نکل کر جہان چاہو توطن اختیار کرو قوم جرہم نے اول عذر کیا اور پہر بدستور سابق اپنے افعال ناشایستہ پر اڑی رہی بلکہ بجنگ پیش آئی جب ملاحظہ کیا کہ مقاومت بنو بکر انکی حد کے ساتہہ ہے طالب صلح ہوئی اور بعد از آمد و شد سفیر اس امر پر اقرار کیا کہ سب قوم جرہم سرحد مکہ سے باہر نکل جاوے سرداران قبیلہ عمرو بن حارث کو ہنگام وداع حکومت حسد دامنگیر ہوا اور حجر اسود کو رکن سے اوکہیڑا اور صورت آہو بر طلا کہ ایک نے ملوک عجم مین سے برسم ہدیہ خانہ کعبہ مین بہیجی تہی معہ چند دستہ سلاح کے کعبہ مین سے نکال کر چاہ زمزم مین مدفون کیا اور اوسکو مسدود کیا اور سطح زمین ہموار بنا دیا کہ چشمہ آب زمزم مثل آب حیوان نظر سے غائب ہوا اور تا زمان عبد المطلب اسی وتیری پر خاک تیرہ سے انباشتہ رہا اور جو کہ اوس گروہ مین سے کہ جنکے وقت مین انسداد چاہ ہوا تہا کوئی زندہ نہ رہا بلکہ چند پشت اونکی گذر گئی تو مردم عہد عبد المطلب کو نام بہی اوسکا معلوم نہ تہا مقام کا تو کیا ذکر ہے ولیکن جب قریب ہوا کہ چشمہ ہدایت محمدی علیہ التحیۃ والسلام ریاض آمال تشنگان بادیہ غوایت کو سیراب کرے عبد المطلب نے خواب مین دیکہا کہ کوئی قائل کہتا ہے بیر زمزم کی کندہ کر زمین مشغول ہو عبد المطلب نے اوس شخص سے پوچہا کہ زمزم کے کیا معنے ہین اتنے مین انکی آنکہہ کہل گئی اور یہہ خواب سے اوٹہہ کر بحر اندیشہ مین غوطہ زن ہوے کہ آیا مقصود حفر زمزم سے کیا ہے تا انکہ دوبارہ خواب مین ایک شخص نے انسے کہا کہ زمزم ایک مغاک پر آب ہے کہ برکت قدم جبرئیل سے ہو کر آنحضرت اسمعیل علیہ السلام اور اوسکی اتباع کا رہا ہے عبد المطلب بیدار ہوئے اور کہا الہی یہہ خواب مجہہ پر مکشوف فرما یہہ مبشر غیبی نے تیسری بار خواب مین علامات موضع آب کو مشروحاً انسے بیان کیا تفصیل اس اجمال کی یہہ کہ عبد المطلب سے کہا کہ موضع چاہ زمزم قریب بہ صنم قریش ہے کہ اوسکو اساف و نائلہ کہتے ہین اور کل جب ایک کلاغ ملون ساتہہ ایسے رنگو کے آوے اور منقار زمین پر مارے اور وہان آشیانہ مور ظاہر ہووے اوس مقام کو کندہ کرنا چاہیے دوسرے روز علی الصباح عبد المطلب محل معہود پر گئے اور منتظر لطیفہ غیبی رہے کہ ناگاہ ایک کلاغ ویسے ہی رنگ وصورت کا ظاہر ہوا اور جس طرح سے کہ خواب مین دیکہا تہا اونہین دو بتونکے نزدیک منقار سے زمین کہودی اور وہان آشیانہ مورچہ ظاہر ہوا عبد المطلب نے اپنے فرزند کے ساتہہ کہ اوس زمانہ مین وہی ایک بیٹا تہا چاہ کی کندہ کری مین مصروف ہوے اور ہر چند قریش نے منازعت کی اور بہ ممانعت پیش آئے کہ چاہ متصل اصنام حفر نہونے پاوے کچہہ موثر نہوا اور تائید الہی سے عبد المطلب ہی اس قوم پر غالب آئے اور اوسدن انہون نے نذر کی کہ بعد از حصول ثمرہ مقصود بستان مطلوب ہے اگر حضرت واہب بی منت دس پسر مجکو کرامت فرماوے تو ایک کو اونمین سے بموافقت اپنے جد خلیل الرحمن کے اوسکی راہ مین قربان کرون القصہ بعد از جد و جہد بسیار چاہ قدیم ظاہر و نمودار ہوا اور جو کچہہ سردار قبیلہ جرہم نے وہان دفن کیا تہا انکے ہاتہہ آیا قریش نے اس حال پر مطلع ہو کر

انسے کہا کہ اس عطیہ الٰہی میں تم ہماری حقیت مقرر کرو کسواسطے کہ ہمنے سنا ہے کہ منافع اس چاہ کے زمان سابق مین ہمارے اور تمہارے جد بزرگوار اسمعیل علیہ السلام کے
ساتھہ تعلق رکہتے تھے انہون نے اس امر سے انکار کیا اور کہا یہ چاہ وقف بیت الحرم ہے اور یہ دفینہ مین نے اپنی قوت بازو سے نکالا ہے اس دولت خداداد کا کوئی مستحق نہین
ہے الاعذر مقبول افراط طمع نفسانی سے اونکو مقبول نہوا اور انہون نے طلب مال مین اس مرتبہ خصومت کی کہ مہم بہ نزاع منجر ہوا اور آخر کار اس طور پر قرار پایا کہ اس
مال کو کاہنہ بنت سعد بن مدایم کے پاس کہ حدود شام مین وارد ہے لیجاوین تا وہ انکے درمیان براستی حکم فرماوے کسواسطے کہ اوس زمانہ مین جسکا کوئی مشکل درپیش
آتی تہی وہ اوسکی رای زرین پر عرض کرتا تہا اور جو وہ تجویز کرتی تہی بفرط اعتقاد سے بخوشی مان لیتا تہا بنابرین عبدالمطلب اور تمامی صنادید قریش نے
اوس طرف توجہ کی اثناء منازل اوس راہ مین کہ آب و گیاہ نہ تہا عبدالمطلب با چند سعدہ کرسنہ کہ آب و نان سے خالی ہووے طی مسافت کرتے تھے ایکدن تشنگی انپر اور
انکے اتباع پر غالب ہوئی یہانتک بقدر طاقت و توان صبر کیا کیے اور جب کار باضطراب پہونچا منازعون سے قدری آب چاہا انہون نے آبروی مروت خاک پر گرا کر جواب
سرد دیا خلاصہ جواب اونکا یہ کہ اگر ہم تمکو پانی دیوین شاید کہ اس بیابان مین ہم تمہاری طرح عذاب تشنگی مین مبتلا ہووین انکو اس جواب تلخ سے لعل جان شیرین
یقین ہوا انکو یہ چاہا کہ مراجعت بوطن کرین جب اپنا ناقہ اوٹہایا دیکہا کہ دریای رحمت ایزدی موج مین آیا اور زیر قدم شتر چشمہ آب خوشگوار کہ لطافت و عذوبت
مین آب حیات اور دریای فرات پر طعنہ زن تہا ظاہر ہوا عبدالمطلب نے شکر ملک وہاب ادا کیا تا انکہ مجموع ظروف اپنی اوس پانی سے کہ ہر قطرہ اوسکا بہر لولوے
ابدار عمان پر ترجیح رکہتا تہا مملو کیے اور منازعون سے کہا کہ اپنا پانی جو حرارت آفتاب سے گرم ہو گیا ہے گرا دو اور اس چشمہ سے کہ بغایت سرد اور تازہ ہے بقدر احتیاج بہر لو قریش
نے یہ صورت برای العین مشاہدہ کی آنسو آنکہ مین بہر لائے اور کہا آفرینندہ آب و خاک اور پروردگار انجم و افلاک نے کہ حاکم عادل ہے ہمارے اور تیرے درمیان مین حکم
فرمایا اب ہمکو تیرے ساتھہ کچہہ خصومت اور تنازع نہین ہے اب التماس یہ ہے کہ بمقام مالوف ایام ماضی معاودت فرمائیے کہ آیندہ سلوک ہمارا بہ اطاعت و انقیاد تمہارے ہوگا
اور جو سہو اور غلطی کہ ہم سے بہ نسبت تمہارے وقوع مین آئی ہے معاف فرماؤ عبدالمطلب نے اوس سفر خیریت اثر سے بخوشی و خرمی مراجعت کی اور نظر خلائق مین
جاہ و شرف انکا نسبت بزمان سابق مضاعف ہوا اور امر حکومت و ایالت مکہ بہ تجدید انپر مقرر ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ جب چاہ زمزم ظاہر ہوا آہو بر طلا اور اسلحہ
کہ حارث بن عمرو جرہمی نے اوس مقام مین دفن کیا تہا تصرف عبدالمطلب مین آئے اور قریش نے اپنا حصہ طلب کیا عبدالمطلب نے درجواب کہا باوجود اس
امر کے کہ حفر چاہ زمزم مین تمنے میری مدد نکی بلکہ تمہاری طرف سے ممانعت قوی اس باب مین تم سے صادر ہوئی مین نے تمکو ملاحظہ خاطر اس باب مین بمقتضای قرعہ کہ
انکے درمیان مین متعارف تہا عمل کیا قریش نے اس معنی پر راضی ہو کر اموال کو دو قسم کیا آہو برہ کو خانہ کعبہ سے متعلق کیا اور اسلحہ بہ عبدالمطلب حوالہ ہوئے
انہون نے بنا بر زینت آہو بر زر کو بدستور سابق خانہ کعبہ کے دروازے پر لٹکا دیا کہ وہ بغزال کعبہ مشہور ہوئے اور اسلحہ کو بیچ کر مایحتاج ضروری مین صرف کیا چنانچہ
ایک مدت تک وہ ہرن در کعبہ پر لٹکی رہی تا آنکہ ایک شب باتفاق ابولہب وہ دونو آہو برہ لیکر تجار کے ہاتہہ بیچ ڈالے چنانچہ یہ قصہ مشہور ہے اور اپنے مقام مین ذکر
ہوگا الحاصل جب ولاد عبدالمطلب نے مرتبہ احاد سے تجاوز کیا اور اعداد عشرات پر پہونچا انہون نے چاہا کہ بوفای نذر مشغول ہووین اور قرعہ ڈالکر ایک فرزند اپنی

اولاد مین سی قربان کرین جسطرح سی کہ عرب کی اوس زمانہ مین عادت تھی بعد از استرضای فرزندان انکی درمیان مین قرعہ ڈالا چنانچہ قرعہ بنام عبد اللہ نکلا باپ نی قصد قربان انکا کیا اور یہہ فرزند سعادتمند بھی اس امر پر راضی ہوا لیکن بنی مخزوم کہ خویشان مادری عبد اللہ تھی عبد المطلب کو اس حرکت سی مانع آئی او عبد المطلب نی صورت واقعہ مفصل رای مشکل کشای کاہنہ شجاع نام پر کہ شیوہ کہانت مین در انحال عدیل و نظیر اوسکا نہ تھا موقوف رکھا اور جب اوس سی یہہ ماجرا کہا اوسنی جواب دیا کہ دیت ایک آدمی کی تمہاری قوم مین کیا ہی عبد المطلب نی کہا دس شتر شجاع نی کہا دس اونٹون اور فرزند ونکی درمیان مین قرعہ ڈالو اگر قرعہ اونٹون پر پڑی فبہا والا دس دس اونٹ بڑہا کر پہر قرعہ ڈالو اور دیکہو مصرع ع تا خود فلک از پردہ چہ آرد بیرون × عبد المطلب نی بموجب فرمودہ اوسکی عمل کیا اول قرعہ بنام عبد اللہ نکلا تا آنکہ تعداد شتر سو عدد تک پہونچی اوسوقت بنام اونٹون کی برآمد ہوا اور عبد اللہ نی اوس مہلکہ سی نجات پائی اور جملہ اتفاقات سی یہہ ہی کہ دیت احرار شریعت حضرت احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم مین اسیقدر دیت النسان مقرر ہوئی اور منجملہ غرائبات سی یہہ ہی کہ تفسیر عزیزی اور شواہد النبوۃ اور روضۃ الصفا وغیرہ کتب معتبرہ مین لکہا ہی کہ جب ابرہہ ولایت یمن پر مستولی ہوا اوسنی ارادہ تخریب رعایای مکہ معظمہ کیا اور موسم حج مین جو انکو ادای مناسک مین مصروف دیکہا اسکو بمقتضای جاہلیت مذہب دامنگیر حال ہوئی او تعظیم خانہ کعبہ پر حسد لیگیا چنانچہ اسکی رای سست تدبیر عنکبوت سی تہی اسپر مقتضی ہوئی کہ برابر خانہ کعبہ ایک کنیسہ بناوی تا لوگ بقصد طواف و زیارت خانہ کعبہ ترک نمودہ اور اوسی خانہ نو احداث کی پرستش کیا کری بنا بران بنایان مبانی ولایت اپنی طلب کر کی حکم کیا کہ جا بدار شہر صنعا مین تعمیر کرین انہون نی نہایت تکلف و تزئین بمرتبہ کہ دیدہ سپہر برین نی روی زمین پر ویسی بنا کم دیکہی ہوگی بنائی اور نقاشان شیرین نگار نی سقف و جدار اوس عمارت رفیع کو بنقوش غریبہ و صور بدیع آراستہ کیا اور بعد از اتمام اوس عمارت کی عرضداشت بپایہ سریر نجاشی ملک حبشہ ارسال کی کیونکہ اوس زمانہ مین حکام دیار یمن تابع ملوک حبشہ تہی مضمون عرضداشت یہہ کہ مین نی ایک ایسا کنیسہ بنایا ہی تا مطاف حجاج فرد ازدحام مسدود رہی اور رجای واثق کہ شہرت اوسکا بعاجل و آجل روزگار فرخندہ آثار پادشاہ کو متواصل ہو دی نجاشی نی بہی یہہ امر پسند کیا اور مجاور اوسکی تعظیم پر گردانا چنانچہ ابرہہ نی خلائق کو پرستش کنیسہ پر کہ اوسکا قلیس نام رکہا تہا دعوت تمام شروع کی اور اطراف بلاد سی طوائف عباد بعضی بنا بر تقرب بادشاہ اور بعضی جہت تفرج معائنہ اوس خانہ زرنگار کے صنعا مین آئی اور جب یہہ خبر بلاد عرب مین شائع ہوئی نفیل نامی کہ بنی کنانہ مین سی تہا اسکو تعصب دینی دامنگیر حال ہوا اوسنی حافظان کنیسہ سی بہانہ اسکی کہ مین نی نذر کی ہی کہ ایک رات اور دن اس مقام متبرک مین بعبادت قیام کرون اجازت شب باشی حاصل کی اور نگاہبانون نی اسکو تمام شب تنہا اوس کنیسہ مین چہوڑ کر دروازہ مقفل کر دیا اور اپنی گہر چلی گئی نفیل نی اوس رات دوای مسہل پیکر بفراغ بال در و دیوار اوس گہر کو اپنی بول و براز سی اندود آلودہ کیا او منتظر فتح الباب رہا ہر گاہ انہون نی بدستور معہود سحرگاہ در کنیسہ وا کیا نفیل نی مانند تیر کمان سی گریز کی اور وہ لوگ اوس مقام با توقیر کو آلودہ نجاست دیکہکر نہایت آزردہ ہوی اور ابرہہ یہہ خبر سنکر آشفتہ ہوا اور چاہا کہ اس حرکت کی عوض مین خانہ کعبہ کی ہتک حرمت کری اسی اندیشہ مین تہا کہ ایک اور نیا گل کہلا یعنی ایک قافلہ سالکنان حرم مین سے اوس شہر کی متصل شب باش فرودکش ہوا وقت صباح کہ ارادہ کوچ مصمم تہا اونہین سے کسی نے آگ روشن کی اتفاقا

اوس نے کو موقع نہ چلا اور اوس گھر کو آگ لگ گئی اور تمام لباس و زیور تبرکات اور فرش و فروش اوس مکان کا جل گیا اور دہوین نے نقشہائے رنگین اوسکی
تیرہ و تار کر دی مردم وقت اوس حرکت سے خوفناک ہو کر بہاگ گئے بادشاہ یہہ خبر وحشت اثر سنکر کمال غضبناک ہوا اور کہا کہ یہہ حرکت مخصوص نتائج طبیعت عرب سی
ہے لہذا ہم نے بہی غضب سے قسم کہائی کہ تعمیر اس معبد خانہ کعبہ کو خراب کرین اور اسے اپنا عزم مصمم کرکے باحضار لشکر حکم دیا اور قاصد نجاشی کی پاس بہیجکر سوانح
حادثہ اور عزیمت اپنی سے بہی اعلام کیا اور فیل سفید کو کہ گویا مجسمہ تہا ظفر و نصرت سے مسمی بہ محمود بادشاہ سے طلب کیا اور وہ ہاتہی بغایت سفید و بلند تہا فرد
بلون ابر و بسیر صبا و برفعت چرخ و بشکل کوہ و محل زمین و نعل زمان * اور بیاض اوسکی بمرتبہ کہ مشاہدہ اوسکے سے نور بصر متفرق ہوتا تہا کہ جمعیت اوسکی
سراپردہ دیدہ مین محال معلوم ہوتی تہی اور رفعت اوسکی بدرجہ کہ قوت باصرہ انتہا انکو تہا و نکرتی تہی نجاشی ملتمس ابرہہ بدل رکہکر محمود کو مع چند زنجیر
فیل دیگر کوہ پیکر عفریت منظر روانہ کیا اور ابرہہ ہمراہ بہادران صف شکن اور پہلوانان مرد افگن ولایت یمن سی متوجہ جانب مکہ ہوا لیکن دو بادشاہ
جلیل القدر اس نیت نا مبارک پر بالشکر گران بقصد مدافعہ و محاربہ اسکی روانہ ہوئے چنانچہ بعد از تلاقی طرفین جانبین نے بہ تسویہ صفوف قیام کیا اور نائرہ
جنگ و جدال نے باہمدگر اشتعال پایا اور بالآخر ابرہہ غالب آیا اور وہ دونو بادشاہ چنگال تقدیر اسکی مین اسیر و دستگیر ہوئے اور ابرہہ نے بنا بر قتل انکی حکم دیا
ان دونو نے بتضرع و زاری کہا اگر بادشاہ ہمارے سر خون سے درگذر کرے تو بمرتبہ الطاف کی بتقدیم پہونچائین گے ابرہہ نے انکا خون بخشا اور حکم دیا کہ انکو باطوق
و زنجیر زندہ محبوس کرین اور آپ بولایت حجاز کہ قبیلہ اسکا تہا تاخت و تاراج کیا اور مراعی اور مواشی اور نواحی و حواشی انکی سب لوٹ لی چنانچہ اونہین
سے دو سو اونٹ عبد المطلب کی لوٹ لیے اسوقت قبائل عرب متفق ہوئے کہ بمدافعت پیش آوین لیکن جب دیکہا کہ تیر تدبیر ہدف مراد پہ نہین لگنے کا
ناچار سپر مقاومت ڈالدی اور [illegible] کہین اس ولایت مین جنگ و قتال
نہین [illegible] اور کہا کہ اگر قریش ارادہ مصالحت کرین
سرداران قوم کو [illegible] عبد المطلب کو اپنی ساتہہ لشکر مین لایا انہون نے
بنا بر اوس [illegible] بادشاہ سے دو ہین لیکن اوسکا مقربون مین
ایک انیس نامی [illegible] سفارش کروادین تا تمہ فضائل حمیدہ اور شمائل پسندیدہ تمہاری بادشاہ کی کان تک پہونچا دیوے
عبد المطلب کہ خود طالب اس امر کی تہے لابتدا الفرصہ ابرہہ نے بموجب سفارش [illegible] اور مناقب عبد المطلب بادشاہ سے انکی تعریف کی
رخصت ملاقات حاصل کی اور انکو اوسکی مجلس مین لیگیا عبد المطلب مرد بلند بالا نیکو منظر شکوہ مند تہے جب نظر ابرہہ انپر پڑی اور آثار مجد و جلال
انکی ناصیہ مین مشاہدہ کی تعظیم سے پیش آیا و تخت سے اوترا اور عبد المطلب کو اپنے پہلو مین بٹہایا اور بنا بر اسکی کہ زبان عربی کا فہم نرکہتا تہا ایک ترجمان انکی درمیان معین ہوا
اور جانبین سے حکایت مین مصروف ہوئے ابرہہ عبد المطلب پر ایسا شیفتہ و فریفتہ ہوا کہ انہون نے دلمین قرار دیا کہ اگر دربار خانہ کعبہ شفیع ہووین تو اوسکی خرابی

بہی وہ قدر نکری اور اپنی مملکت کو پہر جاوے لیکن عبد المطلب نے اوسوقت اپنے اونٹ کہ لشکری اونکو تباراج لیگئے تہی ابرہہ سی طلب کیے اور مطلق ذکر خانہ کعبہ کا نکیا ابرہہ انکی اس التماس سے ایسا رنجیدہ ہوا کہ عنان شکیب اوسکی ہاتہ سی نکل گئی اور بسبیل عتاب عبد المطلب سے کہا کہ تو سید اور سرور قریش کا ہی اور شرف نسب تجہیں قریش کا وجود خانہ کعبہ سی ہی اور مین آیا ہون صرف واسطی خرابی اس مقام کی اور تمنے کچہہ بہی اس باب مین نکہا محض بنا بر واسطی چند شتر کہ قیمت اونکی میزان خرد مین چندان گران نہین ہے مبالغہ کیا یہ امر تم جیسے آدمی سے نہایت غریب و بدیع ہے انہون نے جواب دیا کہ اس گہر کا خداوند توانا اور بینا اور دانا ہے کہ محافظت اسکی کرتا ہے اور ضرر اعدا سے نگاہ مین رکہتا ہے مین خداوند چند شتر ہون سو مانگتا ہون فرد

حدیث من ز مفاعیل فاعلاتن بود | من از کجا سخن ملک و مملکت ز کجا

ابرہہ نے انکی اونٹ دلوا دیے اور عبد المطلب نے حدیث العود احمد زبان پر لا کر مراجعت کی اور اشارہ کیا کہ اہل حرم سب متفرق ہو گئے اور بعضے اطراف کوہستان مین جا چہپے اور آپ انہون نے اکثر مسجد الحرام مین در کعبہ کو پکڑ لیا اور لحظہ بمناجات اور رفع حاجات اشتغال کیا اور شر شریران بد خصال سے پناہ بحضرت بادشاہ ذو الجلال چاہی کہ اثنای اس حال مین ناگاہ انکی نگاہ طیر ابابیل پر پڑی کہ بتعجیل تمام جدہ کیطرف سے کہ متصل بندر دریای شور اور سمت غربی مکہ کے واقع ہی جوق جوق اور فوج فوج بجانب اصحاب فیل چلے جاتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ وہ جانور سبز رنگ تہے اور بعضے روایت کرتے ہین کہ سیاہ رنگ یا گرد نما سبز تہے اور مواہب علیہ مین لکہا ہے کہ اون جانورونکی منقار زرد تہین مثال مرغ کے اور پنجے اونکے مانند کتون کے اور سر اونکے شیر کے ہیون جیسے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ جانور سبز تہے با منقار ہای زرد ہر ایک چمگادڑ سے چہوٹا اور ندی ہی پہر اگلے ایسے جانور کبہی نہ دیکہے تہے اور تفسیر مولانا یعقوب چرخی مین لکہا ہے کہ چمگادڑ جیسے تہے سر اونکا مثل سر مرغ اور کف دست اونکے جیسے اور بعضے کہتے ہین کہ سفید تہے ولیکن چونکہ کلام اللہ ناطق ہے اسبات پر کہ ابابیل تہے اسمین شک نہین کہ یہ جانور غیر چمگادڑ تہے جسکو عرف اطبا مین خطاف بضم خاء معجمہ اور طاء مہملہ کہتے ہین اور عربی اوسکی ابابیل ہے عبد المطلب بمجرد دیدن ان طیور کے بہ نشاط و سرور بعد از رفع نیاز بدرگاہ ملک کارساز جانب کوہ حرا راہی ہوئے اور اکثر صنادید قریش اپنے گہر مین جا کر چہپ رہے

القصہ وہ طائر زرین بال ہنگام صبح افق شرق سے طالع ہو کر بسوب ولایت نیمروز طیران مین آئے اور فیل گردون نے جہت قلع و قمع شجرہ روضہ حیات مخالفان خرطوم انتقام دراز کی صبح کو بحکم ابرہہ ہاتیونکو لباس ہاے ملون آراستہ کر کے اور محمود کو سب فیلون پر مقدم رکہکر روان ہوئے اور لشکریان بعد دسوار ہو کر مثل دریای جوشان حرکت مین آئے فیل محمود نام تا مدت حوالی بیت الحرام مین دور تر کہڑا ہو رہا اور بعضے کہتے ہین کہ اسنے اوسوقت بسمت خانہ کعبہ سجدہ بہی کیا ہرچند فیلبانون نے تحریک افیال مین حیلہ گری کی مگر اوس فیل محمود نے اصلا حرکت نکی اور اوسکو نہ بٹہتے اور اوس جگہہ پر اڑے رہنے سے کسی ہاتہی نے حرکت نکی اور سوای جانب کعبہ جسطرف کو اشارہ کرتے تہے وہ دوڑ جاتے تہے۔

اسی اثنا مین لشکر آہی کہ باران طیر ابابیل نے تہی پیدا ہوئی اور ہر جانور کے پاس ایک سنگ گل خشک سے چونچ مین اور دو سنگ دیگر ویسے ہی دونون پنجون مین

کہ ہر سنگ پر اون سنگ لوگونکا نام بکلک قدرت لکہا ہوا تہا اور کہتے ہین کہ وہ سنگریزے مسور کی دال سی بڑی اور چنے سی چہوٹی ہے جب وہ جانور محاذات لشکر پر اثر پہونچے انکو سنگ باران کیا جس سوار کے سر پر وہ پتہر گرا معًا تاف چارپاسے باہر نکل گیا اور جس پیادہ کے سر پر آیا اوسکو سوراخ مقعد سے روان ہوا او مجموع لشکریان مع چارپایان سوای محمود کے بقہر الہی اور غضب پادشاہی مبتلا ہو کر گرفتار اجل ہو کر واصل جہنم ہوئے او ابرہہ اگرچہ اوس سفر سے بہاگا لیکن اونہین چند روز مین مرغ روح اوسکا چنگال عقاب موت گرفتار ہوا اور صورت واقعہ اسکی یون لکہی ہے کہ اوس روز ہولناک مین یہہ اپنی لشکرگاہ سے الگ ہو کر باستعجال تمام بجانب حبشہ روان ہوا اور ایک طیر ان طیور مین سے طوق ملازمت اوسکا اپنی گردن مین ڈال کر عقب اوس خون گرفتہ کی باہر آیا اور راہ مین ایک مرض صعب ابرہہ پر مستولی ہوا چنانچہ دست قضا کہ فحوای کریمہ آیت یَدُاللہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ اسپر ناظر ہے اوسکی اونگلیون کے بند جدا ہو گئے اور وہ نہ مردہ نہ زندہ حبشہ مین پہنچکر پایہ سریر نجاشی حاضر ہوا اور سرگذشت لشکر او حکایت طیور غیب بادشاہ سے بیان کرنے لگا اور وہ استماع اس خبر سے مقام تحیر او تعجب مین تہا کہ ناگاہ اوس جانور نے ابرہہ کے سر پر وہ سنگریزہ چہوڑ دیا اور یہہ بہی فی الفور اپنے یاروں سے ملحق ہوا او کیہ اوسکا حیلہ و مکر کہ بیچ ضمن قرار مقام نزول عذاب سے اسباب مخلصی اپنا سمجہا تہا موثر نہ پڑا بلکہ باعث ندامت و خواری زیادہ ہوا جیسا کہ خدا تعالی نے بیچ سورہ فیل کے یہ تفصیل فرمایا ہے آیت اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ؕ آیا نہ دیکہا تو نے ای محمد کہ کیا کیا رب تیرے نے ساتہ صاحبان فیل کے یعنی ساتہ اوس لشکر کے کہ فیل کو آگے آگے بنا بر ہدم خانہ کعبہ کے لاتے تہے او لفظ دیکہنے مین طرف اشارا ہے کہ واقعہ عظیمی اساس تیری نبوت کا ہوا ... اوس کرشمہ سے اثبات پیغمبری تیری کا ہے گویا ربوبیت الہی کہ تیری حق مین مبذول ہے یہہ مدد غیبی آسمان سے نازل فرمائی اور جو کہ تجکو اتفاق پڑیگا کہ جہت ضم ایک لشکر کشتی کریگا کوئی ممانعت و مزاحمت غیب سے درپیش نہ آویگی آیت اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَھُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ آیا نہ گردانا مکر بداندیشوں کو بیچ گمراہی او بیجا اصلی کے یعنی تعمیر خانہ نو احداث مقابل خانہ کعبہ کی او حکم کرنا رعایا کو کہ اوس گہر کا طواف کرین کہ ایک تدبیر تہی بغایت قوی البطلان حرمت اس خانہ معظم مین لیکن وہ سب اکارت گئی اور خفت پر خفت اونکو حاصل زیادہ ہوئی اور ہر چند عقلا کو ضائع ہونے سعی اہل اپنی مین عبرت کافی حاصل ہونی ہے مگر جو کہ وہ عقل سلیم نرکہتے تہے واسطے تنبیہ انکی عقوبت شدید آسمان سے انکو نصیب ہوئی چنانچہ فرماتے ہین آیت وَاَرْسَلَ عَلَیْھِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ اور بہیجا اوپر مرغان پرندہ کو کہ جوق جوق آتی تہے لفظ ابابیل اصل لغت مین بمعنی جوق جوق ہے اور واحد اسکا مستعمل نہین ہے بقیاس معلوم ہوتا ہے کہ واحد اسکا ابیل یا ابول یا ابالہ ہے اور عرف مین اس لفظ کو اس جانور پر کہ جانوران غیبی بصورت اسکے سنگ لیے ہوئے آئے تہے اطلاق کرتے ہین اور جو کہ اصحاب فیل نے قوی ترین حیوانات کو کہ ہاتی ہے بنا بر ہدم خانہ کعبہ قرار دیا تہا او منتقم حقیقی نے انکے جواب مین ... ضعیف سلاح کہ سنگریزہ خورد تہے مسلط فرمایا تاکہ جانین کہ بتائید الہی ضعیف مخلوقات اقوی موجودات کو زیر کرتے ہین او بدون تائید اوسکی قوی ترین مخلوقات کی قوت کچہہ کام نہین آتی آیت ... [illegible] ... کہ جنس ... تہے او سجیل معرب سنگ گل ہے یعنی وہ خاک او مٹی کہ پتہر ہو کر سنگ

ہوجاوی کہ جسکو ہندی مین کہنگر کہتے ہین اور جوق جوق نازل کر ان جانورون مین حکمت تہی کیونکہ یہہ مقدر تہا کہ بعد از سنگ اندازی مردم لشکر متفرق ہوکر باطراف وجوانب فرار کرینگے ناچار جانور بہی متفرق وپراگندہ ہوگئے اور ازبسکہ مافوق اونکی پرواز کرینگے تو کوئی ان مین سے کہین چہپ نہین سکیگا اور تاثیر ان سنگریزہائے خورد کی اس قدر اونکی بدن مین پیدا ہوئی کہ بیان اوسکا اس آیت مین ہے آیت فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ پس گردانا لشکریونکو مانند کاہ خوردہ شدہ یعنی مثل اوس کاہ کی کہ جسکو دواب کہاتی ہین اور آخور باقی رہتی ہے اور کنایہ تفرق اجزائے بدن سی ہے بحدیکہ شکل وبدن تمام نرہا اور یہہ تاثیر بہی جملہ خوارق عادات سی ہے یا اون سنگریزون مین ایک ایسا سبب مخلوق ہوا تہا کہ بمجرد پہنچنے کی بدن پر اجزائے جسم پاش پاش ہوجاتی تہی اور یبس اور خشکی اس طور سرایت کرتی تہی کہ تماسک والتصاق اعضا بالکلیہ زائل ہوتا تہا اور یہہ قصہ نمونہ تہا مصوبات الٰہی سے اور مشتمل تہا چند خوارق عادات پر پہلے یہہ کہ اون ہاتیونکا آنا اور قریب مکہ کی نجانا اور دوسری ایسی جانور ساتہہ کثرت اور ہجوم کی طرف دریائے شور سی کہ بحسب ظاہر جائے بود وباش اونکی نہ تہی اور بعد اس واقعہ کی بہی اون جانورونکو کسینے نہ دیکہا تیسرے لانا اون سنگریزونکا کہ معدن بہی اونکا معلوم نہین چوتہے یہہ تاثیر قوی کہ اون کنکریون مین عطا کی تہی اور اہل تحقیق نی مرقوم کیا ہی کہ وہ حجارہ ابابیل بنابر عبرت واستعجاب اکثر اہل قریش نی رکہہ چہوڑے تہے اور تازمان بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلکہ بعد وفات اکثر اصحاب کی نظر سی گذری تہے اور جوکہ مرسوم عرب یہہ تہا کہ جس سال مین کوئی واقعہ عظیم ظہور مین آتا تہا ابتدائے تاریخ اوس سی مقرر کرتے تہے تو اس برس کا نام عرف اعراب مین عام الفیل مشہور ہوا اور جمہور اہل ملک اور تواریخ اس امر پر ہین کہ سانحہ اصحاب فیل پچپن یا چالیس روز پہلے ولادت باسعادت آنحضرت سی ظہور مین آیا اور حق تعالی نی برکت مقدم حضرت سی بلیہ اصحاب فیل مکہ اور اہالی اوس مقام سی دفع فرمائی اور جملہ علمائی اس معنی کو داخل علامات نبوت آنحضرت جانتی ہین اور ایک قول یہہ ہے کہ قصہ اصحاب فیل اور تولد پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایکروز مین واقع ہوا اور بعضی کہتے ہین کہ تیئس برس بعد ظہور مین آیا اور ایک جماعت کی نزدیک چالیس برس پہلے ولادت حضرت سی یہہ حادثہ واقع ہوا تہا لیکن یہہ تینون قول ضعیف ہین اور قول اول صحیح ہے واللہ اعلم روایت کرتے ہین کہ بعد اس واقعہ عظمی کے کہ اصحاب فیل پر نازل ہوا قریش نے قلہ جبال حرا سے ہرچند نظر بجانب آسمان کی اور دیدہائے دوربین سے مشاہدہ طیور کیا کچہہ نظر نہ آیا بنابراین چاہا کہ بہیات اجتماعی اوس جانب توجہ کرین اور عبدالمطلب نی کہ مبادی احوال وخواتیم اعمال ملاحظہ کرچکے تہے بنابر کسی مصلحت کی تسکین قریش کی اور کہا کہ شاید اعدا کی خیال مین آوی کہ سکون انکا مستلزم حیلہ ہووے کہ اونسے ضرر ہمکو لاحق ہووے اور یہہ جانین کہ محکو ابرہہ کی ساتہہ فی الجملہ معرفت سابق ہے قرین ثواب یون ہے کہ اول مین جاکر کیفیت اوضاع معلوم کرون اور خبر تحقیق لاؤن قریش کو رائے عبدالمطلب مستحسن پڑی یہہ تنہا اوس لشکرگاہ مین گئے اور جو زر نقد کہ انکی ہاتہہ آیا انہون نی ایک مقام پر نظر اغیار سی مصون مدفون کیا اور جب اس مہم سی فارغ ہوئے اور وہانسی پہری جمیع قریش کو کماہی حالات سی مطلع کیا انہون نی فی الفور وہان آکر تمام متروکات اموات لوٹ لیا اور علی اختلاف قدر مراتب تقسیم کیا مگر جسقدر کہ عبدالمطلب انکی اموال سی متمتع ہوئی کسی اور کو ایسا فائدہ نہوا چنانچہ اس سبب سی کثرت مال اور زیادتی منال اوہ

علو شان اور رفعت مکان انکو ہوئی بعد ازین لکہا ہی کہ جب ابرہہ سیف ذو یزن پر کہ وہ ملوک حمیر و یمن سی تہا مستولی ہوا اسرو م ذو یزن کو بنا بر
شرف خاندان اوسی طرح بچشم احترام دیکہتی تہی اور اوس زمانہ مین ایک خاتون تہی نہایت جمیلہ حسینہ کہ اوسکی پیشانی پر داغ کیا چاہتی تہی ابرہہ یہہ معنی
سنکر اوس جمیلہ کا طالب ہوا اور حکم دیا کہ ذو یزن اوس عورت کو چہوڑ دیوے لہذا ذو یزن غصہ ہوکر اول بدرگاہ قیصر روم داد خواہ ہوا اور وہان سے مایوس
ہوکر ثانیا بخدمت نوشیروان رجوع کی اور اسنے بہی بنا بر قاعدہ ہر دو ملکت او تباین ہر دو ملت اسکی ادا مین اہمال کیا کیونکہ یہہ مقام دار الملک حبشہ سے
مصافۂ بعید رکہتا تہا اور نصرانیت ذو یزن او کیش آتش پرستی نوشیروان مین تفاوت بیش از بیش تہا ذو یزن چند کا مداین مین رہا اور بعد ازین اسنے
بساط زندگانی طی کی اور سیف ذو یزن زمان حکومت مسروق بن ابرہہ بہی بعد از فوت اپنی باپ کی زمرہ ملازمین نوشیروانی مین منتظم ہوا اور آخر الامر اوس
شہریار دادگستر نی اسپر رحم کہا کر چہہ سو نفر ارباب شجاعت و جلادت کو کہ بمکافات قصورات محبوس تہی چہوڑ دیا اور ایک پیر سالخوردہ کو اپنی سپہ سالارون مین سے
ہرمز نام کہ فن تیر اندازی مین عدیم النظیر تہا انپر امیر کیا اور حکم دیا تا سب ظل رایت سیف ذو یزن مین راہ دریا سی کہ بمقصد نزدیکتر ہی متوجہ حبشہ و یمن ہووین
اور غرض نوشیروان کی انکی بہیجنی سی یہہ تہی کہ اگر دیار حبشہ مین لشکر کو کچہہ آسیب عاید ہو تو موجب ملامت و ندامت نہووی اور بعد ازین یہہ گروہ انتقام طلب اپنی کیفر کردار
کو پہونچی چنانچہ یہہ بموجب فرمودہ سواری سفاین راہ دریا سی متوجہ حبشہ ہوئی ولیکن صرف چہہ کشتیان ساحل مراد پر پہونچین اور باقی غرق آب فنا ہوئین
ہرمز اور سیف ذو یزن نی بہتہ آسایش و آرام چند روز حدود حبشہ مین ایک موضع مناسب اختیار کیا اور وہان فوج دلیر وان اوس سرزمین کی بہی اوس
لشکر سی ملحق ہوئی اور خبرداروں نی احوال ورود اوس عسکر کا بسمع بادشاہ حبشہ پہونچایا اور اوسنی اس حدیث کو سنکر ایک قاصد ہرمز کی پاس بہیجا خلاصہ
پیغام یہہ کہ اس کودک یعنی سیف نی تجہکو اور تیری بادشاہ کو فریفتہ کیا اور اگر تو میری سپاہ کی کثرت جانیگا تو مقام اعتذار مین آویگا اور مین ننگ کہتا
ہون کہ تیری ساتہہ محاربہ کرون اگر تو جانب وطن اپنی پہر جاوی تو زاد و راحلہ سی تیری مدد کرون اور اگر اس مملکت مین بصلاحیت ہی تو تجہکو عزت اس سے
کہ ولایت عجم مین ہی رکہون القصہ جب قاصد نی ہرمز کی پاس آکر یہہ پیغام پہونچایا اسنی ایک مہینی کی امان طلب کی اور مسروق نی اسکو مہلت دی بلکہ اوس ایک
ماہ مین بہت حمیری سیف سی مل گئی اور بعد انقضای اوس مدت کی مہم نی حرب پر قرار پایا مسروق نی اپنی بیٹی کو دس ہزار سوار ساتہہ دیکر بحرب مخالفان بہیجا اور [illegible]
ہرمز نی بہی اپنی بیٹی کو دس ہزار سوار کی ساتہہ اوسکی مقابلہ اور مقاتلہ کو روانہ کیا ہرگاہ دونو سپاہ مین باہمدگر تقابل ہوا سپاہ عجم نی لشکر حبشہ کو ایسا تیر ان
کیا کہ جمعیت انکی منہزم ہوئی اور پسر مسروق مارا گیا اور فوج منصورہ نی بعد پسر ہرمز تعاقب ہزیمت زدگان کر کی اونکو بہی قتل کیا مسروق اندوہ ہلاک
لخت جگر سی دوسری روز خود دس ہزار سوارونکی ساتہہ ہرمز کی مقابلہ مین آیا جہان پہلوان نی بہی پانچ ہزار آدمی حمیری اور چہہ ہزار عجمی سی مسروق کا مقابلہ
کیا اور ہرمز نی عصابہ لیکر اپنی سو نہہ پر باندہا کہ بہوین اور آنکہین اسکی ڈہپ گئین اور بنا بر اسکی کہ یہہ ضعف باصرہ رکہتا تہا پوچہا کہ مسروق کونسا ہی اور کس
مقام پر ہی اوسکو مجہکو دکہا دو اسکی اہل لشکر نی دکہا دو فیل پر بیٹہا ہوا ہی اور تاج مرصع اوسکی سر پر ہی اور ایک یاقوت خوشرنگ اوس تاج مین لگا ہی کہ اوسکی

پیشانی پر اوس یاقوت کو دوسری دلیکر کہا عجل مرکب بزرگ ہی اسوقت اسلیطرف قصد کرنا چاہیے بعد ایک لحظہ کی مسروق ہاتی پر سے اوتری گھوڑے
پر بیٹہا لوگون نے صورت واقعہ تبدیل رکوب کو ظاہر کیا اسنے کہا کہ اسپ بی مرکب عز و شرف ہی کچہ دیر اور توقف کیا چاہیے جب مسروق گھوڑے پر سے اوترکر
خچر پر سوار ہوا ہرمز نے کہا خچر بچہ ہے اور وہ مرکب ذلت وخفارت ہے اب کمان مجہے دو کہ وقت کار ہی اور کمان لیکر کہا کہ قبضہ اسکا محاذی یاقوت کرو تا تیر میرا
خطا نکرے اور رفقا ان اس حال کی اپنے خواص سے کہا کہ بعد تیر چہوڑنیکے اگر سپاہ حبش اپنے مقام پر سے متحرک ہوکر بادشاہ کے گرد آوی تو جاننا کہ تیر نے کام کیا
والا بہ تعجیل تمام اور تیر مجکو دینا بالجملہ **بیت** چو پیکان بوسید انگشت او • گذر کرد از مہرہ پشت او • عقاب اجل کہ عبارت تیر چہار پر سے ہی آشیانہ کمان
سے پران ہوکر نشانہ پر پہونچا اور دماغ پر غرور بادشاہ کو ہدف کیا **فرد** زترک چشم تو ہر تیر غمزہ کامد راست • درون سینہ نشست آنچنانکہ دل میخواست
مسروق خچر پر سے گر پڑا اور سب لشکر حبش نے گرد اوسکے مجمع کیا سیف ذویزن اور ہرمز نے جب یہ صورت مشاہدہ کی تیغ انتقام نیام سے کہینچکر لشکر پر دوڑے
اور سپاہ حبشہ نے فرار کیا اور اتنا قتال وجدال ہوا کہ کشتوں کے پشتے لگ گئے اور دریائی خون مقتولون سے روان ہوا سیف ذویزن نے مظفر و منصور
صنعا مین آنکر قصر عمدان مین کہ دبدبہ نظارگی نے زبر گنبد خضر نظیر اوس عمارت رفیع کا نہ دیکہا تہا سریر سلطنت پر تمکین کیا اور اعیان و اشراف اطراف واکناف
بلاد جہت تہنیت عروس مملکت بدرگاہ بادشاہ رفیع المقدار کے متوجہ ہوئے **از انجملہ** صنادید قریش ہی مثل عبد المطلب بن ہاشم و وہب بن عبد مناف
زہری اور امیہ بن عبد الشمس اور طلحہ اور خویلد اور عبد اللہ بن جرعان وغیرہ عازم قصر عمدان ہوکر بعد طی منازل و مراحل شہر صنعا مین پہونچے اور
ملاقات بادشاہ کو وجہ ہمت کرکے آنکر حاضر بارگاہ ہوئے حاجب نے اجازت دست بوس حاصل کرکے اوس جماعت کو سعہ گردن کشان آفاق کہ دست
سینہ پر رکہے کہڑے تہے حاضر کیا قریش نے تحف و ہدایا گذرانے اور عبد المطلب نے اوس محفل مین رخصت طلب کی بادشاہ نے کہا اگر تو آداب عرض مجلس
سلطانی سے عہدہ برآ ہوسکے تو ممانعت نہین ہے عبد المطلب بعبارت مرغوب تہنیت جلوس اسطرح بجا لائے کہ آواز تحسین رفقا اوس انجمن مین
باوج علیین پہونچی مضمون اس رباعی کا انہون نے ادا کیا **رباعی** گرچہ ہیچست نکرد کس تعریف • کہ مرا چیست پایہ و مقدار • سخنم خود معرف
ہنر است • چون نسیمی کہ آید از گلزار • جب بادشاہ نے اسکے کمال حسب پر وقوف پایا اور کیفیت نسب دریافت کی عبد المطلب نے
شمہ اوسمین سے عرض کیا سیف نے عنایات بادشاہانہ مبذول فرما کر کہا کہ میری خالہ کا بیٹا ہے کیونکہ مادر بادشاہ بہی اشراف قبیلہ بنی النجار
سے تہی پہر بادشاہ نے انکے آنیسے مسرور و مبتہج ہوکر انکو دار الضیافت مین بہیجا اور وہانکے متعینونکو حکم دیا کہ مایحتاج جملہ ماکولات و مشروبات سی ایسا سر انجام
کرو کہ انکو کچہ حاجت نرہی اور تا عرصہ یکماہ نہ اجازت ملاقات دی اور نہ رخصت انصراف عطا کی جب مدت مذکور منقضی ہوئی ایکدن عبد المطلب کو
خلوت مین طلب کیا اور بعد تمہید مقدمات کہا کہ امور مخفی اور قضایائی مختفی نے ہماری مرآت ضمیر پر ارتسام پایا ہے اونکی اظہار مین بخوف اغیار
سے اندیشہ ناک ہون جو کہ تم مخزن اسرار حکم او مجمع محاسن شیم او مظہر سر موعود او راصل تم مقصود ہو خرد خورده دان تجویز نہین کرتی کہ یہہ حال تم سے

پوشیدہ رکھون ۔ بیت ۔ سریست درین سینہ کہ گفتن نتوانیم ۔ گفتن نتوانیم و نہفتن نتوانیم ۔ اور اس اسرار پر خبر اہل بصیرت اور ارباب فراست اطلاع نہین رکھتے چاہیے کہ اصلا و مطلقا روبروی آشنا و بیگانہ اس باب مین کچھ زبان پر نلاؤ بلکہ اپنی سایہ کو بھی اس راز سے محرم نکرنا پھر بادشاہ نے بآنکہ اخفا مین مبالغہ کیا اول کار بطریق مجمل بیان فرمایا کہ عنقریب عرصۂ غیب سے ایک امر عالم شہود پر جلوہ پذیر ہوگا کہ موجب فخر و مباہات احیار دنیا مین اور سبب رفعت درجات موتی عقبی مین ہوگا اور ساکنان ام القری ساتھ زیادتی اختصاص اوس موہبت عظمی کی مستحق ہونگی بتخصیص تیرا دودمان لطف انھون نے عرض کیا کہ وہ نصیحۃ ارشاد ہو تا اصل مدعا مشہود ہو غرضکہ بادشاہ نے عبد المطلب کو مقام طلب توضیح و تفصیل مین پاکر فرمایا ہرگاہ کہ حریم حرم محترم اور مکہ مکرم مین وہ مہمان کریم فضای غیب سے بارگاہ شہود جلوہ فرما ہوگا کہ درمیان کتف اوسکی خال ہو اور جن و انس کو متابعت اوسکی ایک انس پیدا ہوگا اور بواسطہ ظہور اوس صاحب سعادت کے شرافت تجکو باوج سماوات پہونچا دیگی عبد المطلب نے کہا الحمد للہ والمنۃ کہ خزانہ افضل ملک متعال سے با خلعت گرانمایہ اور اف قیمتی کہ موجب سرافرازی میری اور میرے اعقاب کی ہے بوطن مالوف مراجعت کرتا ہون ۔ اگر مصاحبت واحترام مجلس عالی نہوتا حقیقت حال سے اس طرح پر استعلام کرتا کہ ہیچ نوع شائبہ شک و ریب اوسمین نہوتا بادشاہ نے کہا کہ اب وہ وقت ہے کہ ایک نوح منزلت خلیل خلت موسی قدم عیسی دم محمد اسم حسن رسم تولد کرے اور شاید کہ پیدا ہو گیا ہو اور ایک علامات اوسکی یہہ ہے کہ ہدایت سن یمن مان باپ سے جدا ہو اور جد و عم اوسکی بکفالت حال خجستہ مآل اوسکی اشتغال کرین اور بخصوص عنایات خداوندی بسبب نبوت فائز ہووے اور با وجود اسکے کہ لکھنا نجانتا ہو قلم نسخ صحف سابقہ پر کھینچے خلق کو متابعت شیطان سے عبادت رحمان دعوت فرماوے اور طلسمات اصنام پر کہ اوسکی ساتھ مخالفت کرین غالب آوے اور بتونکو توڑے اور بتخانونکو برباد کرے اور حرارت آتش پرستان با آب تیغ آبدار تابعون اوسکی کے منطفی رہے اور اگرچہ بمقام محبوبی حضرت میمن بنیان مین ہو لیکن کوئی دقیقہ دقائق عبودیت سے نا مرعی نچھوڑے عبد المطلب نے کہا کہ اسے بادشاہ عالم یہ دانہ یہہ زبان کوہستان بادشاہ سے یہہ معنی اس سے بہتر واضح تر ارشاد ہوئے مین سیف ذو یزن نے کہا کہ برب العزت خداوند کعبہ ہماری نزدیک صحت کو پہنچا ہے کہ جد صحیح اوسکا تو ہے اور جو کچھ کہ مین نے تجسے کہا ہے محض حق اور عین صدق جان کیونکہ یہہ حدیث کتب الٰہی اور اخبار زمانی سے کہ فہم تشخص بسرحد ادراک اسکی نپہونچی ہمکو معلوم ہوا ہے عبد المطلب نے از سر خضوع پیشانی مسکنت و خشوع خاک پر رکھکر سجدہ تعظیم مین گئے بادشاہ نے کہا سر سجدے سے اٹھا اور اس سر مکنون سے اگر کچھ جانتا ہے تو شرف اعلام ارزانی فرما انہون نے سر اوٹھایا اور تقریر کی کہ میرا ایک فرزند تھا عبد اللہ نام کہ سمت گیا تھا و فرزانگی با حقیقت موت و صدوا نگی ... سب سے زیادہ فرزندون سے دوست تھا بنا بر اہتمام با تمنائے جمال اوس عزیز کا آمنہ بنت وہب بن عبد مناف کو کہ بحلیۂ جمال و عفاف آراستہ تھی اوسکی سلک ازدواج مین لایا ولیکن آمنہ جب حاملہ ہوئی وہ قرۃ العین اور ثمرۂ فواد میرا عنفوان شباب اور ریحان جوانی مین بساط زندگانی طی کرکے رخت حیات بعالم بقا لیگیا اور مجکو بدرشت اندوہ و محنت چھوڑا اور بعد از حدوث اس واقعہ ہائلہ کے ایک فرزند پیدا ہوا محمود الخصائل

ساتھہ اون علامات کی کہ بادشاہ نی بیان فرمائین اور یہ محمد موسوم ہوتا اسم مطابق مسمی ہووی اب اوسنی سرحد طفولیت سی گذر کر بمقام صبی انتقال کیا ہے
ارباب فراست اور اصحاب کیاست آثار سیادت اور انوار سعادت بشرہ ہمایون اوسکی سے مشاہدہ کرتی ہین اور بنا بر اوس موانست کی کہ مجکو اوسکی ساتھہ
واقع ہی ایسا جانتا ہون کہ عبد اللہ اب تک قید حیات مین ہی عبد المطلب نی بیان تک کلام پہونچایا کہ سیف ذو یزن نی کہا کہ صورت واقعہ یہودیون سی پوشیدہ
بہت رکہنا کیونکہ وہ جماعت اوسکی ساتھہ نہایت عداوت رکہتی ہے اور اپنی قوم سی ان باتون مین سی کچہ نکہنا اور اونکی حسد سی ڈرتی رہنا اور رجال اور
آگاہ ہو کہ جب محمد علیہ السلام مبعوث ہوگا تو قریش اوسکی ساتھہ مخاصمت کرینگی اور اوسکی رفع مین بہت فتنہ و فساد اوٹہاوینگی اور آنحضرت بحسب ضرورت
مکہ سی نکلکر قدم بادیہ ہجرت مین رکہینگی تا آنکہ اہل مدینہ اونکی متابعت مین آوینگی اور ہم دین ہین اوس سرزمین مین تمشیت قبول کریگی اوسوقت مین
اگر حیات مستعار پر اعتماد رکہتا تو لشکر ترتیب دیکر بہ یثرب پہنچتا اور انتظار قدوم میمنت لزوم کہینچتا اور نصرت دین حق مین کوشش کرتا اور تاخیر اس امر مین
اس سبب سی ہی کہ غالبا زمان دعوت خجستہ آغاز فرخندہ انجام اوسکا پاون فکر دو فرشتہ است برین بام لاجوردانہ دو کہ پیش آرزوی عاشقان کشید دیوار
اور بعد از بشارت صاحب دودمان طہارت اور اتمام وصیت محافظت اس بشارت کی تمامی اشخاص قریش کو کہ دس نفر تہی طلب کیا اور ہر ایک کو
بانعام دس غلام اور دس کنیز اور دس برد یمانی اور پانچ رطل طلا اور دس رطل نقرہ اور ایک ظرف پر عنبر اور سو اونٹ سرفراز کیا اور جتنا ان سبکو انعام
کیا تہا اوسکی برابر عبد المطلب کو دیا اور انسی التماس کیا کہ سال آیندہ دار الملک صنعا مین اگر تجدید عہد ملاقات کا اشتغال کرین سے پہر سبکو دوست
کام بجانب مکہ واجب الاحترام رخصت کیا اور قضای ایزدی سی اوسی سال مین مرغ روح اوس بادشاہ حمیدہ خصال کا شکارگاہ مین بدام صیاد
اجل گرفتار ہوا کہ تفصیل اس سانحہ حیرت افزا کی مناسب اس مقام کی نہین ہی اور بعضی کہتی ہین کہ عبد المطلب کو مرگ نی امان ندی کہ دوبارہ بملاقات
بادشاہ جاتی الا اسمین شک نہین کہ انکو سخنان سیف ذی یزن سی وثوق تعبیر خواب کا بیش از ولادت حضرت نبوی علیہ السلام دیکہا تہا زیادہ
ہوا اور چونکہ ان اوراق مین مترو بعد اخری منامات صادقہ سلک تحریر مین آوینگی ذکر شمہ حقیقت منام اور اوسکی اقسام کا شاید کہ نزدیک خردمند کی
صافی ضمیر چندان نامناسب نہ معلوم ہووی بلکہ واقفونکو وسیلہ زیادتی معرفت اور ناواقفین کو بمقتضای قول مشہور کہ علم شی بہتر از جہل اوست
موجب مزید مفاد ہو رای ارباب ہوشیاری اور بیداری پر مخفی نرہی کہ خواب عبارت ہی باز رہنی حواس ظاہرہ کی مشاہدہ محسوسات سی
بواسطہ میل کرنی روح حیوانی کی بسوی باطن پس اگر نفس اس حال مین کسی صورت کو ملاحظہ کرتا ہی تو اوسکو خواب کہتی ہین اور خواب بمعنی ثانی دو قسم
پر منقسم ہوتا ہی براست اور دروغ خواب راست وہ ہی کہ جب نفس بشری شغل سی فراغت پاوی بنا بر مناسبت اصلی کی ملا اعلی اور قدسیان
عالم بالا اور اتصال روحانیات بعضی صورتون پر کہ مبادی عالیہ مین منطبع ہین مطلع ہووین جو یہ قضیہ نزدیک فرقہ صوفیہ اور جمع حکما کی مقرر ہوا
کہ مجموع صور حوادث عالم کون و فساد نفوس فلکی مین مرتسم ہین چنانچہ خیال مین کہ عقب حس مشترک مقدم دماغ ہر بنی نوع انسان کی ہے اور جو کچہ

کہ اس حس مین حواس ظاہری سی پہنچتا ہی مخزون خیال ہو جاتا ہی اور سب صور اشیا اوسمین ارتسام پاتی ہین اور جب نفس ناطقہ قوی ہوتا ہی اور متخیلہ ضعیف
پس جو جواہر شریفہ عالیہ عالم نوم مین نفس پر قابض ہوتی ہین وہ اوسمین کچہہ تصرف نہین کر سکتا اور نہ بصورت دیگر قدرت انتقال رکہتا ہی بلکہ اوسیطرح
حافظہ کو تفویض کر دیتا ہی اور نایم بعد از بیداری اوس نفس کو کہ نفس فلکی سی نفس بشری پر انعکاس پایا ہی اپنی خیال مین موجود پاتا ہی یہہ خواب ہوتا ہی راست غیر محتاج
بہ تعبیر اور اگر متخیلہ بہی قوی ہووی اور اوس صورت مین کہ نفس فلکی سی نفس بشری پر انعکاس پایا ہو تصرف کری اور لباس مناسب اوسکو پہنا کر خیال کو سونپی یہہ خواب ہوتا ہے
راست محتاج بہ تعبیر ان مقدمات سی لازم آیا کہ خواب راست بہی دو قسم پر تقسیم پاوی جیسا کہ خواب مطلق منقسم ہی اور رای ارباب دانش پر پوشیدہ نہین کہ رویای صادقہ
مخصوص ہم تقلید ان قلادہ شریعت و ملل ہوتا ہی جب قوت متخیلہ قوی ہو اور نفس ضعیف متخیلہ نفس کو بنا بر رعایت قدیم خواب مین اپنی حرکات تشبیہ اور تمثیل
اور تالیف اور تفصیل سی مشغول کر کی مطالعہ عالم معقول سی اوسکو مانع آوی کیونکہ متخیلہ کا یہہ کام ہی کہ پیوستہ اشیا کو باہم تشبیہ دیوی اور اشیا منفصلہ کو باہمدگر
ملتئم کری کبہی ہووی کہ اجزای ملتئمہ کو جدا گردانی اور تصویر نفس اسوجہ پر خالی ہووی مصرع نہ تصور باطل نہ خیال محال اور کبہی ہو کہ کوئی خلط
اخلاط اربعہ مین سی بدن پر مستولی ہووی اور متخیلہ بمقام مناسب اوس خلط کی مختلف صورتین نفس کو دکہاوی مثلا جب خون بدن مین غلبہ پاوی اور اوسکے
تجاوزات کثیر ہمعاد سبو کی دو مانع ہون اور نفس ناطقہ نی بدستیاری متخیلہ بیداری مین کسی صورت کا ادراک کیا ہو وہ صورت عالم خواب مین حس
مشترک مین منطبع ہو تو خواب مین اشکال سرخ رنگ یا آتش ملاحظہ ہووی اور درصورت ازدیاد صفرا صور زرد اور زیادتی بلغم مین دریا و باران اور کثرت
سودا مین تیرگی و سیاہی اور صورتین مہیب دکہائی دیتی ہین پس فحوای ان سطور سی واضح ہو کہ رویای کاذبہ تین طرح پر ہوتا ہی یعنی ایک تو بسبب
ضعف نفس ناطقہ کہ قوت متخیلہ اوسمین تصرف کرتی ہی اور دوسری غلبہ اخلاط بدنی سی اور تیسری جو چند کہ اوقات بیداری مین ہوتی ہین بسبب فرط توجہ
طبع کی وہی امور یا یاد ک اختلاف دیکہتا ہی مصرع چو پیر دمبتلا میرد چو خیزد مبتلا خیزد + بہرحال منجملہ منامات صادقہ مستغنی التعبیر سی ایک خواب عبد المطلب کا
ہی کہ صورت واقعہ اوسکی یہہ ہی کہ ایکدن حجرہ مین مشاغل سی فارغ ہو کر یہہ سوتی تہے کہ قلم قضا نی انکی لوح خاطر پر ایک سطر عجیب لکہی اور مرات ضمیر انکا ساتہہ
ایک صورت بدیع کی نقش پذیر ہوا یہہ بادل عدیم ایک کاہنہ پاس گئی کہ فن تعبیر مین عدیم المثال روزگار تہی کاہنہ آثار خوف و رعب انکی بشرہ پر مشاہدہ کر کے
پریشان حال ہوئی عبد المطلب نے کہا مینے ایک خواب دیکہا ہی کہ اوسکی مہابت سی پریشان خاطر ہون اور مینے اسطرح پر دیکہا ہی کہ ایک زنجیر سفید میری صلب سے
ظاہر ہوی اور اوسکی چار طرف مین ایک جانب اوسمین سی ثریا سی پیوستہ اور ایکطرف تحت الثری اور ایک سرا اوسکا ملحق بمشرق اور سر دیگر ملتصق بمغرب ہی اوسمین بچشم تعجب اوسکو
دیکہتا ہون کہ ناگاہ وہ زنجیر ایک درخت سبز و خرم ہو گیا کہ مشتمل تہا جمیع اثمار پر کہ عالم نباتات مین ہوتی ہین اوسمین موجود ہین اور دو پیر روشن ضمیر
فیض لقا با صفا اوس درخت کی نیچی کہڑی ہین اور مینی اون دونون سی نام و نشان اونکا پوچہا ایک نی کہا میرا نام نوح ہی اور دوسری نی فرمایا کہ میرا اسم ابراہیم خلیل ہے
پہر مجہکو کہا ای عبد المطلب یہہ درخت وہ اصل شریف ہی کہ آبا و اجداد سی تجہہ تک پہونچا اور تیری پشت سی ظہور پایا اور قرن بقرن اور صلب بصلب بعہد و میثاق

انتقال پاتا رہا ماہنے کہا اگر اس امر مین تو صادق ہے تو ایک شخص تیری نسل سے ظاہر ہوگا کہ مقیمان صوامع ملکوت اور ساکنان حصائر ناسوت غاشیۂ طاعت اوسکا اپنے دوش پر ڈالین اور حلقۂ اطاعت اوسکا کانون مین پہنین گے اور زنجیر دلیل سے استحکام قواعد دین اور کثرت انصار سے اور حلقی اوسکی مینی ہین ثبات امر اور استحکام کار اوس صاحب سعادت کی جو کہ اوسکے ساتھ مخالفت کرے بانند قوم نوح علیہ السلام بطوفان عدم اور گرداب فنا گرفتار ہو اور جو کہ اوسکی فرمان برداری کرے آتش جحیم اوسپر گلستان خلیل ہو اور وہ سعادتمند احیاء مراسم ملت ابراہیمی مین بشرط التفات اور حسن اہتمام بجالاوے کہ تا انقراض عالم قصور و انہدام جوانب قصر نبوت اور ارکان امامت اوسکی بین راہ نپاوے اور راویان اخبار صادقہ روایت کرتے ہین کہ زمان عبد المطلب مین غلبہ قریش اوس گروہ پر کہ انکے ساتھ مجادلہ و قتال کے لیے آتے تھے یہ تھا کہ نور نبوت انکے چہرہ پر مشکل مستدیر کہ بفضائے اشکال ہے ظاہر ہوتا اور از روے تجربہ کوئی اہل مکہ مین سے کہ شک نہ کرتا تھا اور جب کہ واقعہ صعب و سخت درپیش آتا ساکنان ام القری دست بدعا اوٹہاکر اوسکو نزد حضرت مجیب الدعوات شفیع کرتے تھے اور وہ مہم مشکل بطریق سہل کفایت ہوتی تھی مصداق اس مقال کا یہ کہ ایک نوبت مکہ مین قحط غلہ اس مرتبہ ہوا کہ مردم تمنای نان سے تماشای فرادیس و جنان مشغول ہوتے تھے وما احسن قیل بیت

چنان قحط سالی شد اندر دمشق + کہ یاران فراموش کردند عشق +

اور گاہے خشک سالی اس حد کو پہونچی کہ نم بھی زبان بیوہ اور یتیمونکی آنکھوں مین نہ رہتا تھا اور حب اشتیاق نان و گوشت سے جان بلب اور دل در فغان آتا معنا و یہ قریش اور سرداران عرب عبد المطلب کے ساتھ کوہ شبیر پر جاتے اور انکو تضرع و تخشع وسیلہ گردانکر منعم بے منت سے وہ موہبت کہ بالذات و بواسطہ سبب حیات جانیان ہے مسئلت کرتے اور دعا اوس جماعت کی باسرع اوقات قرین اجابت ہوتی اور سبب نزول باران رحمت کشت زار امید ساکنان حرم خرم و شاداب ہوتا اور یہ محض برکت قرب زمان ظہور سید المرسلین و خاتم النبیین صلوات اللہ وسلامہ علیہ الی یوم الدین سے حصہ دریا پاتا تھا اور لکھا ہے کہ نتائج لطف ایزدی سے عبد المطلب بوجود دس پسر اور چھ دختر مسرور و مستبشر ہوئے اول بیٹا انکے فرزند تیم کہ خلعت ہستی سے خلع ہوا حارث تھا اور اسنے حفر چاہ زمزم مین اپنے پدر بزرگوار کے ساتھ سعی بلیغ کی اور ابو سفیان اور مغیرہ اور نوفل جملہ فرزندان حارث سے تھے اور ابو سفیان بسال فتح مکہ مشرف بہ اسلام ہوا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکے باب مین فرمایا کہ ابو سفیان سید جلساے اہل جنت سے ہے اور بلاشک اور فضایل عام انکی آیندہ مسطور ہونگی انشاء اللہ تعالی اور یہ وہ ابو سفیان نہین ہے کہ پدر معاویہ سلطان شام ہے اور دوسرا ابو لہب اور اوسکو ابو عتبہ بھی کہتے تھے اور جملہ سارقان غزال خانہ کعبہ سے ایک یہ ہے اور باعث دزدی اسکا یہ تھا کہ ایک شب ابو لہب ہمراہ قریش کے کھانا کھاتا تھا اور کنیزگان مغنیہ دو کرتی تھین جب اسباب طرب تمام ہوا اور نقدی رائج تر اون دو آہو بچہ طلائی کہ عبد المطلب نے چاہ زمزم سے نکالی تھی نظر نہ آئی لاجرم وہ غزال کعبہ چرا کر بیچ ڈالے اتفاقا عبد المطلب سرای اہل عیش کے دروازے پر گذرے اور آواز اون عورتون کی گانیکی سنی کہ یہ وہ ابیات گا رہی تھین کہ مشتمل تھین اس امر پر کہ وہ فعل منکر انسے صادر ہوا عبد المطلب نے ادہر اہل قوم کو اس معنی سے آگاہ کیا اور اوس گروہ کو پکڑ کر فی الفور حال تنبیہ و تادیب کی اور فرزندان ابو لہب سے عتبہ اور عتیبہ ہین کہ مان انکی ام جمیل تھی جو بہن معاویہ کی اور دختر ابو سفیان کی کہ فحوای آیت حمالۃ الحطب اوسکے حال کا بیان ہے تفصیل سے

اس مجمل کی اسطرح پر ہی کہ ام جمیل یعنی زن ابولہب عداوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین بغایت کوشش کرتی تہی لکڑی کہ خار سے خارستان
اور درخت مغیلان سی لاکر ہنگام شب راہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین پراگندہ کرتی تاجبوقت صبح دولتخانہ مین سی مسجد الحرام مین جاوین وہ خار پای
مبارک کو آزار پہنچاوین کہتی ہین ایکدن اسنی خار کا بار سر پر کیا اور رسن اوس پشتارہ کی اپنی گلی مین محکم باندہی کہ ناگاہ وہ اسکی سر پر سی گر پڑا
اور اوس رسی سی اسکا گلا کہٹ گیا اور یہ اس خستگی سی راہی دوزخ ہوئی اور اسیطرح سی ابولہب بہی تا آخر عمر خصومت آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم مین مصر رہا یہانتک کہ بارہا اسنے بنا بر ہلاک آپ کی قصد کیا لیکن محافظت الہی مانع آئی اور دیکہ تفسیر عزیزی کی تفسیر سورۂ تبت مین لکہا ہے
کہ جب سورۂ شعرا مین آیت وَاَنذِر عَشِیرَتَکَ الاَقرَبِینَ نازل ہوئی یعنی اور ڈرا تو ای محمد خویشیان نزدیک اپنی کو عذاب خدا سے اور آیت وَاخفِض
جَنَاحَکَ لِمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ المُؤمِنِینَ فَاِن عَصَوکَ فَقُل اِنِّی بَرِیٓءٌ مِّمَّا تَعمَلُونَ ۝ یعنی اپنی بازو نیچے رکہا اونکی واسطے جو تیری ساتہ ہون ایمان والے
پہر اگر تیری نافرمانی کرین تو کہدے مین الگ ہون تمہارے کام سے لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر تشریف فرما ہوئے
اور ہر ایک کو اپنی اقارب مین سی آوازدی اور سب جمع ہوئی بعد ازان فرمایا کہ اگر مین کوئی خبر دور از عقل تمسے کہون اوسکو باور کرنا مثلاً اگر کہون
کہ لشکر جرار تمہاری تاخت و تاراج کی واسطے عقب اس پہاڑ سی پہنچا ہی اسکو باور کروگی سب بولے کہ تم بسبب نشیب مقام ایستادگی نہین جانتے کہ پہاڑ کی پیچھی کیا ہی اور ہین قلہ اس
کوہ پر سی جو کہڑا ہون وہ دور دور کا بہی نظر آتا ہی پس جو کچہ کہین کہون قابل اعتبار ہی سبنے کہا درست ہی پہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پس تمکو
ڈراتا ہون عذاب خدا سے کہ اگر میری اطاعت نکروگی اور بقرآن شریف ایمان نلاؤگی تو تمپر عذاب نازل ہوگا اور جیسی اوسوقت کچہ نہوگا ابولہب کہ نام اسکا
عبدالعزی ہی کہ یہ عم علاتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا اسنے حرف سخت آنحضرت کی جناب مین کہا کہ آیا اسی کار کی واسطے ہمکو بلایا اور جمع کیا تہا
ہلاک ہوجیو تو ای محمد یہ سورت اس خبیث کی جواب مین نازل ہوئی قال اللہ تعالی تَبَّت یَدَا اَبِی لَہَبٍ یعنی ہلاک ہوجیو ہاتہ ابی لہب کے وَتَبَّ اور ہلاک ہوجیو آپ بہی
مَا اَغنٰی عَنہُ مَالُہٗ وَمَا کَسَبَ یعنی کچہ فائدہ نکیا اس سے مال اوسکی نے اور جو کچہ کہ کسب کیا نام او جاہ اور اولاد اور اتباع اور یار اور دوست سی اور بعضون نے اس کسب سے
مال موروثی اور مال مکتسبی مراد رکہا ہی اور بعضی فرزند سی مراد لیتی ہین بہر کیف ہر ایک ان امور مین سی محتمل ہی اسیلیان بی نفعی مال و مکسوبات اوسکی کافر ماتی ہین
کہ اگر یہ چیزین دنیا مین اوسکو فی الجملہ نفع کرین گی تو بہی آخرت مین کہ بیشتر محل حاجات اور جای استقرار و ثبات ہی اصلا نفع نکرین گی کیونکہ سَیَصلٰی نَارًا ذَاتَ لَہَبٍ
کہ داخل ہوا آتش مین یعنی بمجرد مرگ اوسکو آگ مین ڈالین اور انتظار روز قیامت اسکی حق مین نکرین بخلاف اور کافرون کی ذات لہب صاحب شعلہ ہای
عظیم کیونکہ کفر اوسکا اورون کی کفر سے زیادتی رکہتا تہا بجہت قرب قرابت اور کمال اطلاع احوال و عادات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ پر اور علاوہ اس بنا بر مزید
عداوت اوسکے اور علاوہ ازین اسباب زیادتی عذاب اوسکے یہ ہین کہ اوسکی محبوبہ کہ سامنی اوسکی عذاب مین جلاوین گی اور اسیواسطے فرمایا
وَامرَاَتُہٗ حَمَّالَۃَ الحَطَبِ مراد یہ کہ وہ عورت کہ ہیزم کشی کرتی دنیا مین پشتارہ خار لاتی تہی اور راہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مین پراگندہ

کرتی تہی و وزخمین مقابل اسکی ڈالی جاویگی فی جیدہا گردن اوس عورت مین کہ جابجا باندہی فطاوہ جواہر وزیور نہین تہی جیسا حبل من مسد سی ہوگی جو
سخت خراش کرے کہ اوسکو محکم بنا ہوگا اور خاصیت اوس رسن کی یہہ ہوگی کہ عبث عرق مین تر ہوگی زیادہ تر دلیقے اوٹھنا پیدا کریگی اور یہہ خنقگی
گلو نہایت ہوگی او مطابق اس حرف کی کہ اوسکی شان مین آیا اسیطرح سی دنیا مین واصل جہنم ہوئی واللہ اعلم سیر اور تواریخ مین مذکور ہی کہ دو دختر
آنحضرت صلی اللہ علیہ حضرت رقیہؓ و ام کلثومؓ سالتہ دونو فرزندون ابولہب کی کہ عتبہ و عتیبہ نام رکہتی تہی نامزد ہوئی تہین بعد ابولہب نے اپنی بیٹون کو کہا کہ اگر تم
میری رضامندی چاہتی ہو اس علاقہ سی دست بردار ہو والا تا دام مرگ تمہارا مونہ نہین دیکہنی کا پسر کلان کہ عتبہ تہا سکوت کیا اور پسر دوم کہ عتیبہ تہا
ازراہ کمال بیحیائی اوس جگہہ سی اوٹہکر آنحضرت کی پاس آیا اور بیجا کہا کہ مینے تیری دختر کو چہوڑا اور الفاظ ناسزا وہ ملعون زبان پر لایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بارخدایا ایک کتا اپنی کتون مین سی اسپر مسلط فرما کہتی ہین اسکو شام مین ایک شیر نی پہاڑ ڈالا اور تیسرا بیٹا عبد المطلب کا
عبدوس ہی کہ کثرت خیر و احسان سی اسکو جحل کہتی ہین اور اسکی اولاد نہین ہوئی چوتہا پسر انکا مقوم ہی کہ بیٹا و سید الشہداء حمزہ ایک مان سی تہی
اور حال مقوم غیر ازین کچہہ نہ معلوم ہوا پانچوان ضرار ہی اور یہہ جملہ شعرای مشہورہ عرب سی ہی اور کنیت اسکی ابوطاہر اور یہہ بہی لاولد ہا چہٹا
زبیر اور یہہ بہی جملہ شعرای عرب سی ہی ساتوین ابوطالب اور انکے چار فرزند حضرت علی اور عقیل اور جعفر اور طالب اور دو دختر ام ہانی کہ والدہ
انکی فاطمہ بنت اسد بن ہاشم ہی کہ مومنات مہاجر سی ہی اور ذکر ابوطالب اور کیفیت اہتمام انکا نسبت بکمال حضرت خیر الانام بالتفصیل
عنقریب بسمت گذارش پاویگا انشاء اللہ تعالی آٹہوین عبد اللہ ہین کہ زیبا ترین قوم و قبیلہ تہی و بغیر از سید کونین انکی کوئی فرزند نہ تہا
نوین حمزہ کہ سر پہلوانان عرب ہین اور کنیت انکی ابو عمارہ اور انکا ایک فرزند تہا عمارہ نام اور ایک دختر مسماۃ بنام ابو المہاد دسوین
عباس کہ کنیت انکی ابو الفضل تہی کہ تین برس پہلی عام الفیل سی متولد ہوئی اور بعد از اٹہاسی منزل منازل زندگانی سی طی کی تہی
کہ زمان خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مین درمیان مدینہ کی وفات پائی اور حضرت عثمان نے انپر نماز گذاری اور عباس کے
چہہ فرزند تہے عبد اللہ اور فضل اور قثم اور معبد اور عبد الرحمن اور ایک دختر ام صفیہ حبشیہ نام اور مان انکی ام فضل بنت
حارث خواہر میمونہ کہ امہات مومنین سے ہے اور اسامی دختران عبد المطلب یہہ ہین صفیہ عاتکہ مضائرہ امیمہ اروی اور یہہ سب
فرزند عبد المطلب کی خواتین متعددہ سی پیدا ہوئی تہی اور انکی فرزند بعضی جاہلیت مین اور برخی اسلام مین زمرہ اشراف و اعیان انام مین
انتظام رکہتی تہی بنابرین چہہ تن اونمین سی قبل از بعثت فوت ہوئی اور چار پسر زمان نبوت احمدی مین رہی ایک عباس کہ رؤس منابر انکی القاب سے ابتک مزین ہوتی ہین
اور دوسرا ابولہب کہ باتفاق کافر ہی اور تیسرا حمزہ اور چوتہی ابوطالب کہ انکی ایمان مین اختلاف ہی کیونکہ بعضی علمای معتزلہ اور کافہ امامیہ کا اعتقاد یہہ ہی کہ ایمان
لائی تہی اور جمیع ائمہ اہل سنت و جماعت اس امر پر ہین کہ تا آخر عمر اپنی اجداد کی ملت پر تہی اور دونو طائفہ اپنی اثبات اعتقاد پر دلائل فاضلہ کرتی ہین کہ تشریح اوسکی لائق اس مختصر کے

معین ہے واللہ تعالی اعلم ولیکن اتفاق سب کا اسپر ہے کہ بیشک وشبہ عبدالمطلب نسبت بحضرت رسالت پناہ محبت مفرط رکھتے تھے اور محبت اور شفقت انکی
حضرت پر اس مرتبہ تھی کہ اپنی اولاد صلبی سے انکو بہتر جانتے اور گاہ گاہ کہتے اور ایما کرتے کہ اس کودک کو شان عظیم درپیش ہے اور عنقریب بمعارج سروری اور مدارج
نیک اختری ترقی کریگا کہتے ہین کہ ایک سایہ خانہ کعبہ پر فرش ہوتا تھا اور اوسپر وسادہ واسطے نشست عبدالمطلب اور اونکی اولاد کے بچھا تھا اور یہ وہان اور
انکی اولاد اوسپر بیٹھتی اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس فرش پہ بالا تر اکر چار زانو بالکمین تمام جلوس فرما ہوتے اور اعمام حضرت خیر الانام
آپکو اس حرکت سے منع کرتے تو عبدالمطلب کہتا اس ممانعت سے مانع آتے اور اگر عبدالمطلب خواب مین ہوتی تو بجز آنحضرت کے کوئی یارا و قدرت نہ رکھتا تھا
کہ انکو بیدار کرے اور اگر خلوت مین جاتے تو سوای حضرت کے وہان کوئی بار نپاتا تھا اور پیوستہ عبدالمطلب حرکات اور سکنات معجز آیات حضرت سے
آثار سیادت و سروری مشاہدہ کرتی اور برسبیل تفاخر آشنا و بیگانہ سے اوسکو تقریر فرماتے اور اخر ایام حیات اپنی مین کفالت آنحضرت کو بابوطالب حوالہ
کیا کہتے ہین سبب مرض فوت عبدالمطلب پر استیلا پایا او ضعیفی نے دفع بیماری قوی سے عاجز آئی اپنی فرزندونکو جمع کیا اور کہا اسوقت حال
کہ ناگزیر مخلوقات ہے نزدیک پہونچی اور ضمیر مین کوئی دغدغہ نہین ہے بغیر اس اندیشہ محمد کے کہ اسکا باپ اور نہ ماں اس جہت سے میری خاطر نہایت پریشان
ہو رہی ہے کہ تم سب فرزند قبول کرو کہ بعد از فوت میری یہ تعہد اسکے قیام کرو ابولہب اور بعضی اخوان نے اگرچہ قبول کیا مگر انکو ملتمس انکا مستدل نہ پڑا
جب ابوطالب نے دیکھا کہ مطلوب برادران با نتاج مقرون نہوا لاجرم بعرض پدر بزرگوار پہونچایا کہ رضای سرور قریش و دیار عرب ہو تو علو شان
احمدی اور ارتفاع مکان محمدی اور اہتمام ترتیب ثمرۃ الفواد اور سعی ترشح اوس مراد مین حسب مقدور روا رکھون تقدیم اوسکی پہونچاؤن اور روا
نرکھون کہ غبار ملال احوال و مال اسکی پر بیٹھے عبدالمطلب کو یہ التماس موافق طبع آیا کہا کہ ہمیشہ سوانح حالات او حدوث واقعات محمدیہ
باوجود صغرسن کی مستشار میرا تھا آل مین اوسکے ساتھ بھی مشورہ کرتا ہون دیکھون کہ وہ کیا مصلحت دیتا ہے یہ کلام کر کے بسوی خواجہ
عالم صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوئی اور کہا تیری داغ فراق اور سوز مہاجرت کو جہان فانی سے بعالم جاودانی لیجاتا ہون بعد از موت میری اپنے
کونسے چچا سے میل رکھتا ہے تا مین اوس سے مراسم حفاظت تیری مین شرائط تاکید بجالاؤن خواجہ علیہ التحیۃ والسلام اوٹھے اور ابوطالب سے معانقہ
کیا اور انکے زانو پر جلوس فرمایا عبدالمطلب نے کہا الحمد للہ کہ رضا تیری میری اختیار کے موافق ہے مصرع ہرچہ رضای تو ہست رضای ما ہمان ست
پہر ابوطالب سے کہا کہ محمد کو مین تجھے سپرد کرتا ہون چاہیے کہ شرائط تحفظ اوسکی مین لوازم تیقظ بجالاوی ایسا کہ وفور سعی اور بکمال اہتمام تیری سے مراعات
اس فرزند مین کوئی دقیقہ نامرعی نرہے اور آگاہ ہو کہ اندک مدت مین یہہ سید قوم بلکہ سرور عالم ہوگا اگر اقبال تیرا مساعدت کریگا تو زمان ظہور اسکی
کو پاویگا اوسوقت تجکو معلوم ہوگا کہ داناترین اہل عالم اسکا مین تھا ابوطالب نے وصیت پدر صمیم قلب سے قبول کی اور ہاتھ پکڑ کر عہد و میثاق باندھا
بعد از وقوع پیمان عبدالمطلب نے کہا اب سکرات موت اور تلخی جان کنی میرے اوپر آسان ہوئی اور ردی مبارک حضرت رسول ﷺ کو چومنا شروع

کیا اور کہا کہ کسیکو اپنے فرزندون مین سے خوشبو اور خوش رو تر تجھسے مینے نہین پایا جب وصیت تمام ہوئی نقد زندگی بہ تقاضی اجل سپرد کی مدت عمر انکی ایک سو چالیس برس کی تہی حضرت رسول مقبول آٹھ برس کی عمر مین انسے جدا ہوے اور رعایت کنف ابو طالب مین تا زمان قرب ہجرت مکہ مین بفراغ بال مقیم رہے اور ابو طالب نے تا مدت العمر اپنی بوفائے عہد و پیمان قیام کیا یہہ تہا حال عبد المطلب کا کہ بقدر حاجت لکہا گیا اور ہاشم کہ پدر بزرگوار انکی تہی نام اونکا عمرو ہی اور ہاشم اس جہت سے کہتے ہین کہ ہشم بمعنی نان ریزہ کرنیکے ہین اور روضۃ الصفا مین مرقوم ہے کہ نام انکا عمران ہے بنا بر رفعت رتبہ کی کہ یہہ رکہتے تہے انکو عمران العامی کہتے تہے کسواسطے کہ یہہ سال قحط اور عسرت مین بسوی دیار شام جاکر وہان سے نان بی اندازہ شتران کثیر پر لاد کر حرم مین لاتے اور روز دو اونٹ ذبح کرکر پکاتے اور نانہائے خشک کو ثرید بنا کر ہر روز دس دفعہ تقسیم کرتے اول جسنے کہ عرب مین مہمانونکو یہ ثرید ضیافت کی یہی تہی اور اسی جہت سے ملقب بہ ہاشم ہوئے اور یہہ سخاوت مین ضرب المثل اور صباحت مین بی بدل اشعہ انوار مصطفوی جبین مین انکی سے ایسی درخشان تہی کہ جو کوئی انکو دیکہتا تاب نظر نہ لاتا اور پیشانی زمین پر رکہتا۔ بعضے سلاطین ترسا کہ مقلد ملت نصاری تہے اس معنی کو اخبار سماوی سے جانکر بہ مصاہرت انکی راغب تہی از انجملہ ہرقل نے ایک قاصد انکے پاس بہیجا اور وہ مخدرہ کہ اپنی شبستان عزت مین رکہتا تہا انپر عرض کی ہاشم نے قبول کرنی التماس اوسکی سے اعراض کیا آخر الامر بواسطہ اوس خواب کے کہ مدینہ مین دیکہا تہا سلمی کو کہ اشراف قبیلہ تجار سے تہی اور زیور عقل و کیاست سے محلی حبالہ نکاح مین لائے بشروط باین امر کہ وضع حمل خانہ سلمی مین ہووے اور بعد از عقد اوس خاتون کو مکہ مین لیگئے جبکہ اوسکو حمل عبد المطلب کا ہوا بنا بر اوس شرط کے کہ واقع ہوئی تہی اوسکو مدینہ مین لائے اور جب عبد المطلب پیدا ہوے ہاشم بجانب شام گئے مقام غزہ مین کہ توابع دمشق سے ہے مریض ہوکر ہنگام نزع وصیت کی کہ کمان اسمعیل پیغمبر اور علم اور کلید خانہ کعبہ کہ باپ سے بیٹے کو منتقل ہوتا آتا ہے عبد المطلب کو تفویض کرین اور ایام جوانی مین عالم فانی سے انہون نے رحلت کی اور قبر انکی اوس دیار مین معروف و مشہور ہے اور بعضے کہتے ہین ہاشم پیش از ولادت عبد المطلب شام مین گئے اور مرض موت مین کمان اور علم اور کلید اپنے بہائی کو سپرد کیا اور اپنی حکومت بہی انکی رائے پر قرار دی پہر اون اشیائے مذکورہ نے مطلب سے بعبد المطلب انتقال پایا اور انکی چار بیٹے تہے اسد کہ پدر مادر امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ ہین اور نضلہ اور صیفی اور عبد المطلب کہ ہمارے پیغمبر کے جد ہین اور نام عبد مناف انکی پدر بزرگوار کا مغیرہ ہے اور کنیت انکی عبد الشمس ہے اور مناف نامی ایک صنم تہا اصنام مین سے اور بغایت حسن و جمال سے کہ یہہ رکہتے تہے انکو قمر بہی کہتے تہے اور انکی بہی چار فرزند تہے ہاشم کہ جد عبد اللہ ہین اور عبد الشمس کہ جد بنی امیہ سے ہے اور نوفل کہ جد جبیر ابن مطعم ہے اور مطلب کہ جد اعلی امام شافعی ہے کہ شافعی مطلبی اسی جہت مشہور ہوئے اور حکومت کہ انکی باپ سے انپر منتقل ہوئی ملوک اطراف نے باتحاف عبد مناف مبادرت کی اور کہتے ہین کہ ہاشم اور عبد الشمس توام پیدا ہوے تہے اور پیشانیان انکی باہمدگر ہنگام ولادت چسپیدہ تہین اور روضۃ الاحباب مین مرقوم ہے کہ مشہور اسطرح پر ہے کہ پشتین دونونکی چسپیدہ تہین ہرچند لوگون نے سعی کی کہ افتراق اونمین حاصل ہووے میسر نہوا آخر الامر بتحریک شمشیر جدا کیا ولیکن اوسوقت بعضی ارباب بصیرت نے بملاحظہ صورت تفریق سیف کہا کہ یہہ اس امر کی علامت ہے کہ اولاد ان دونو بہائیونکی اظہار منافی ضمیر

اپنا اپسمین بہ شمشیر اور رمحات اپنی باہم بحکومت تیغ بانقطاع پہنچا ئین چنانچہ انجام کار بمقتضای العقل نصف الکرامات اسیطرح ظہور مین آیا اور انکی نسل مین بنی ہاشم اور دسکا باقی۔ بامصداق اس مقال کی وہ قضائی ہین کہ درمیان حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و ابوسفیان اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور سلطان شام معاویہ اور حضرت امام حسین علیہ السلام اور یزید پلید مین واقع ہوئی کہ تفصیل اونکی سے کتب سیر ستون و شحون ہین **اور قصی** بمعنی بعید ہے نام انکا زید ہے اور لقب مجمع اور قضاعہ اور انکو قصی اور مجمع اسواسطے کہتے ہین کہ قریش بعد از پراگندگی سعی انکی سے جمع ہوی **اور** صورت واقعہ اسطرح پر ہے کہ ایک مرتبہ بنا خزاعہ کو مکہ سے خارج اور قریش کو جمع کرکر منازل کو اپر قسمت کیا اور ایک جماعہ کو کہ بزیادتی شرف اختصاص رکھتی تھے مکہ مین جگہہ دی اور بعضونکو کہ انسی مرتبہ مین نازل تہتے ظاہر مکہ مین جای تعین کی او زمرۂ اول قریش اباطح اور فرقہ دوم کو ظواہر اور وجہ توصیف انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہ بطحی اس جہت سے ہے **اور** قصی انکو اس سبب سے کہتے ہین کہ بعد فوت پدر اور ملازمت مادر عدو و شام مین جاکر چند مدت وہان محل اقامت ڈالا جب انکو قصی یعنی مباعدت قبیلہ اور قوم سے حاصل ہوئی بقصی ملقب ہوئے بطور اسکے کہ القصی بمعنی بعید یعنی خوردک اور افتادہ ہوا اور یہ دو پیش سے اپنی قوم سے اور وہ مکان کہ قریش نے جای فیصل قضایای کلیہ قرار دیا تہا انہون نے اسکو بنا کیا دار الندوہ مجلس قوم اور جای سخن ہائی کو کہتے ہین۔ ندوہ۔ لغت مین بمعنی سخن گفتن اور ندی۔ اور نادیہ بمعنی مجلس سے لکہا ہے کہ قصی نے ایکدن ایام حیات مین اپنی اہلبیت کو جمع کیا اور تقوی اور پرہیزگاری وصیت کی اور غضب الہی سے ڈرایا اور بعد از اتمام نصیحت اپنی ہر ایک فرزند کو ایک مہم پر نامزد کیا اور نقابت و ایالت کو عبد مناف قرار دیا اور علم دربانی خانہ کعبہ عبد الدار اور رفادہ کہ عبارت ضیافت حجاج ہے بعبد العزی تفویض فرمایا اور سقایت زمزم اور حجابت کعبہ اور رفادہ اختراعات انکی سے ہے **اور کلاب** بکسر کاف بمعنی بہ جد کر خصومت کرنا جمع کلب و کلب بالفتح بمعنی سگ اور سیاد بمعنی گشت مین جیسے کہ سباع بالکسر جمع سبع ہے بمعنی درندہ نام کہتے ہین اور دابہ اعراب تہا کہ اپنے فرزندونکی اسطرح نام رکہتے ہین ایک اعرابی سے پوچہا کہ تم اپنے فرزندون کی نام مانند کلب و ذئب کیون رکہتے ہو اور اپنے غلامونکو باسمہائی نیک مانند مرزوق و رباح کسواسطے موسوم کرتے ہو جواب دیا کہ نام اپنے ہین ہم اپنے فرزندون کی بنا بر تہدید دشمنون کی اور غلامونکی اپنے واسطے **اور** نام کلاب حکیم ہے اور بعضی کہتے ہین عروہ اور یہ سردفتر قریش اور اشراف قبیلہ عدنان سے تہے اور بعد از آنکہ دیدہ کلاب بجمال قصی روشن ہوئی کہا بشارت ہو تمہین او معشر قریش کہ میرے فرزندونکو شرف حاصل ہوگا بواسطہ صاحب ملت کی کہ انسے ظہور مین آویگا اور تمہاری اولاد بہی اوس [illegible] مکافات کریگا فات و عاجل و آجل سالم رہیگا اور [illegible] سرکشی [illegible] کلام کی تا ظہور اسلام مخفی اور پوشیدہ تہی **اور** [illegible] آثار النبوت اور مدارج مین لکہا ہے کہ یہ اول [illegible] **جمع کرتے تہے** اس [illegible] قریش کو اور خطبہ پڑہتے انپر اور نصیحت کرتے تہے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] تہے انکو [illegible]

اولاد میں سے تھے اور حکم کرتے تھے انکو متابعت حضرت خاتم الانبیا اور ایمان لانا ساتھ اونکے اور انشا کرتے تھے اس باب مین اشعار کہ اونمین سے ایک بیت یہ
ہے شعر یالیتنی شاھد انجوای دعوتہ اذا قریش تبغی الحق خذلانا اور لکھا ہے کہ قریش جمیع امور مین سرای روز بین انکی عمل کرتے اور انکی فرمان واجب
الاذعان سے سرتابی نکرتے تھے اور بہہ سرانجام اسباب معیشت فقرا و مساکین مین ہمیشہ آمادہ رہتے تھے کہ سالہای قحط مین الوان اطعمہ انکی خوان ضیافت پہ
مہیا رہتا تھا اور پیوستہ اپنی اولاد کو ارتکاب اعمال خیر و احسان اور طاعت خالق اور رعایت خلایق پر ترغیب دیتے انہون نے قریب سفر آخرت اپنی اہلبیت
کو جمع کیا اور کہا کہ سنی اپنی اباو اجداد سے اسطرح سنا ہی کہ ایک پیغمبر عالی قدر ہماری نسل سے ظاہر ہوگا کہ ہر ایک طاعت اوسکی سعادت جانینگے اور حکم انقیاد اوسکی
مانینگے میری وصیت یہہ ہی کہ نطفہ نبوت کو ارحام طاہرات مین کہ کفار او سفہا سے نہون تفویض کیا اور لکھا ہے کہ جسکی اصل [illegible]
شریف ہے اور جو کسی کار مین افراط کریگا ورطہ عذاب مین گریگا اور جو کہ عواقب امور مین اندیشہ ناک ہوگا آخرت مین بچیگا اور لکھا ہے [illegible] ابراہیم
اور اسمعیل اجداد تمہارے کو دین دیا اور اپنی اولاد کو گمراہ کیا انکو چاہیے کہ ملت حنفی تمسک پکڑو کہ میری باپ نے بھی اسطرح وصیت کی تہی اور لکھا ہے کہ
انہون نے طلب کی اپنی آخر عمر مین کہا کہ جو منصب سیادت میری ساتھ تعلق رکھتا تھا تو مجکو رعایت زبردستون مین طریقہ دیانت بمقتضای وصیت اسلاف
بہت ملحوظ تہا اور سفہای قبیلہ کو افعال شنیع سے مانع آتا اور مجالس قوم استماع علم سے فرین رکہتا تہا اب میرا ہنگام رحلت نزدیک آیا او قریب ہی کہ میری
نسل سے ایک شخص ظاہر ہو کہ [illegible] شرق و غرب عرض بلکہ تمامی ممالک ولایت اوسکی ساتھ تعلق پکڑی اور تمکو میری وصیت یہہ ہے کہ [illegible] فرزند کو وصیت
کرے تا فرزندان نسلا بعد نسل بعہد و میثاق رہے کہ مردان احکام اور دختران [illegible] کو وصیت کرین کہ ہر امر مین عقل اور علم کو کار فرما [illegible]
کہ فلاح پاتا وہ شخص کہ بمقتضای عقل و علم عمل نہین کرتا اور مخفی نرہے کہ [illegible] واسطے یہہ ہین صدق مستلزم عز و شرف اور [illegible] موجب [illegible]
اور جود قرین فیروزی اور حسن خلق مستوجب محبت خلق خدا [illegible] کوئی ہووے کہ [illegible] ایمان رکہے او شخص وہ ہی کہ اغتنام لذات
ہووے اور والد بزرگوار انکے کعب اشراف او صنادید قریش مین سے تھے اور مرجع الیہ جمیع امور اور والد بزرگوار انکے لوی مرجع اور
ملجا قریش اور حاکم او مطاع او مقبول القول تھے اور والد بزرگوار انکے غالب یعنی شدت اور سختی عیش اشراف او صنادید قریش سے تھا اور
قبائل عرب مرجع الیہ جمیع امور مین انکو گردانتے تھے اور والد بزرگوار فہر ہین اور اہل تاریخ کی ایک جماعت اس امر پر ہے کہ انکی لقب قریش ہے اور
جملہ قریش انکی نسب کی انسے نسبت رکہتی ہین اور جو کہ فرزند فہر نہین ہے اوسکو قریشی نہین کہتے بلکہ کنانہ کہتے ہین اور بعضو نکے نزدیک قریش لقب نضر بن کنانہ ہی اور
اونکی اولاد کو قریشی کہتے ہین اور وہ قریش ہوے وجہ تسمیہ انکی یہہ ہین قریش چند وجہ ذکر کرتے ہین مشہور یہہ ہی کہ قریش نام ایک جانور بزرگ کا ہے کہ وہ
مچھلیان کہاتا ہی اور اوسکو کوئی جانور نہین کہاتا اور یہہ غالب آتا ہی سب جانوروں پر اور غالب نہین آتا اسپر کوئی جانور اور دوسرا یہہ ہے کہ
[illegible] ابیات شاہد انکی ہی [illegible] انشا کیے ہین اور بعضی کہتے ہین کہ [illegible] بعد اسکے کہ متفرق ہوئے تھے قریش یعنی جمع ہوئے

اور فراہم کرد آنچہ بود اور بنا بر اسکے کہ یہ اہل تجارت او کسب ہوتے قریش یعنی کسب کنندہ او جمع لانیکے بھی آیا ہے اور بعضے کہتے ہین جب خلق حج کیواسطے
آتی اس قوم نے تفتیش حال فقرا کی اور اونکو کچھ دیا کیے تو تقریش معنی تفتیش کی ہے **اور** صراح مین لکھا ہی کہ تقریش ورغلانا اور اقتراش سعی کرنا بقصد بے
اور انکو انکے والد نے مرض موت مین وصیت کی کہ ایک صفات نفس زکی سے یہہ ہے کہ قبل از وقوع مصائب اوس سے پرہیز کرے جب بی اختیار کوئی حادثہ
لاحق ہو تو عروہ وثقای صبر و تحمل کو پکڑی ہو کہ مین اب سرہ موتی ہین ہون وظیفہ یہہ ہرگاہ خوف اشتغال نایرہ فساد اہل فساد مکنون ضمیر ہوجائے ہے
کہ اطفا اوسکا آب شکیبائی عمل مین آوے اور بے صبری اور بے صبر نگی نکیجاوے ولیکن یہہ دولت اوسوقت حاصل ہووے کہ تعلق اور اطفائی بلیات کو
اطراف وجوانب بدنسی بعید نجانی اور بہ زندگی حیات کو اہل ممات سے تصور کرے اور تھوڑے مال پر قانع ہوکر وظایف شکر بجالاوے کہ وہ قلیل بنا اوس کثیرین
سے ہے کہ قناعت سے منتظم ہووے یا تجنیس کہ اوسون کی پاس ہووے **اور** والد بزرگوار انکی **مالک** ہین روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ قریش عبارت
انسے ہے اور اطلاق لفظ قریش کا نضر پر وجوہ مناسب لکھی ہین کہ اوسی مناسبت سے انکی اولاد کو بھی قریش کہتے ہین **اول** یہہ کہ دریا مین ایک دابہ ہے
کہ دواب بحری پر ستولی ہے اور وہ بقریش منسوب ہے جب نضر بن قریش نے استیلا تمام اکثر قوم عرب پر پایا اوسکو قریش کہنے لگے **دوسرے** یہہ کہ
قریش ماخوذ ہے تقریش سے اور تقریش بمعنی تفتیش ہے اور چونکہ یہہ جویای حال مردم کی تفتیش کرتے اور مراسم رعایت بجالاتے تو بقریش ملقب ہوئے
تیسرے یہہ کہ یہہ مشتق ہے قریش سے معنی کسب یعنی یہہ جو اپنے متعلقون کو اکثر بہ تجارت بہیجا کرتے تھے لوگ انکو قریش کہنے لگے **چوتھی** یہہ وجہ مختار الیہ اور
صحیح ہے کہ بنزدیک بعضے از اہل لغت قریش بمعنی فراہم کرنیکے ہے اور نضر نے بنابر اسکے کہ اولاد احفاد تمامی اپنی کو جمع کیا اس اسم کی ساتھ ملقب ہوئے
اور والد بزرگوار انکی **نضر** ہین کنیت انکی ابو نضیر ہے **روایت** کرتے ہین کہ نضر ایک شب اپنے حجرہ مین سوتے تھے ایک آواز سنی کہ یا ابو نضیر ہمنے تجکو
مخیر گردانا درمیان ملک ظاہری اور عزت ابدی کی کہا کلا یا رب قد اخترت ما یبقی الابد یعنی ای رب میرے تحقیق اختیار کی مینے وہ چیز کہ باقی رہے دوام
اور ہنگام وفات اپنی اولاد کو جمع کیا اور بصلاح و انصاف خلق ترغیب اور بخل و حسد سے ترتیب کی اور سیادت عرب انسے تعلق رکھتے تھے اور یہہ
مرجع الیہ اونکی تھے **اور** ایک روز انہونے قبل از رحلت قوم کو جمع کیا اور کہا کہ تم فرزندون ابراہیم اور اسمعیل پیغمبر سے ہو کہ مجد و بزرگی اباواجداد
سے تمکو پہونچی پس مراتب اپنی ملحوظ رکھو اور شکر اسکے کہ سرداری عرب تمپر قرار پایا ہے احکام الٰہی کی تعظیم کرو اور رضا الصا اللہ باعمال صالحہ تقرب
ڈہونڈہو اور امور شنایم دنائت ہمت سے اعراض اپنی نفس پر واجب جانو اور عقود دایم اپنا ورد کرو اور جو کہ تمسے قطع کرے اوسکے ساتھ ہم
پیوند ہو اور اکفای شایستہ اپنے سے بواسطہ قلت اموال اعراض نکرو کہ مال باطل اور زایل ہے **اور** والد بزرگوار انکے **کنانہ** بن خزیمہ
کہ باکثر صفات نیک قوم عرب مین مشہور تھے اور بالخصوص صفت سخاوت اور وسعت اخلاق ایسی غالب انکی طبیعت پر تھی کہ اوقات تنگدستی
مین بھی بذل و ایثار مین لقدر مقدور دریغ نکرتے تھے اور حالات طیش و تعصب مین کلمہ مکروہ بحق اعدا کی انکی زبان پر نہ آتا تھا بالجملہ آخر ایام حیات

مین انہون نے بھی بر سبیل عادت آبای کرام اپنے وصایای وصیانت نور محمدی اپنی اکثر اولاد کو کی اور ہر وقت ورود وقائع اور رواج نقد حیات کو تفویض
اوسکے کیا اور والد انکے مدرکہ ہین کہ نام انکا عامر یا عمرو ہے اور انکو مدرکہ اسواسطے کہتی ہین کہ جو عز و شرف انکی آبا و اجداد رکھتے تھے اوسکو انہون نے دریافت
کیا اور متصف اوسکے ہوے اور بعضی کہتے ہین کہ یہ ایکدن ایک خرگوش کی پیچھے دوڑے اور اوسکو پایا اسواسطے انکا مدرکہ خطاب ہوا اور اس لفظ نے
شہرت پائی اور یہ تقدیر ہای ہو نے اس کلمہ مین مبالغہ کیواسطے ہی اور یہ معنی کلام عرب مین متعارف ہین اور والد بزرگوار انکے الیاس ہین روایت
کرتی ہین کہ ہر گاہ دیدۂ ابوین بعد از یاس مشاہدہ جمال فرخندہ انکے روشنی پذیر ہوے لاجرم بالیاس موسوم کیے گئے اور بعد از اکتساب فضائل اور
عروج معارج شرف ابنای بنی اسرائیل کو کہ شریعت ابراہیم اور طریق مستقیم سی منحرف ہو گئے تھے اور سالک مسالک وادی ضلال تھے باتباع ملت خلیل الرحمن
دعوت کی جب وفور دانش اور کمال انکی عرب پر ثابت ہوئی اقتاسے اوراد انکی کمر متابعت انکی باندہی اور یہ ممدوح آفاق و عصر ہوے چنانچہ قصائد
شعرای عرب انکی مدح مین بہت ہین اور یہ اول وہ شخص ہین کہ بنا بر ہدیہ خانہ کعبہ اپنی اونٹ بہیجے اور آخر زندگانی مین بیماری سل انکو عائد ہوئی انکی بی بی نے
کہ خندق نام تہا نذر کی کہ بعد از موت شوہر کسی سقف کی سایہ مین نرہی اور اپنی نفس کو کسیلئے عقد مین نلادی اور لباس سکافت کبھی نہ پہنی غرض کہ بعد از فوت شوہر
خندق نے اپنی وفای نذر پر قیام کیا اور رفیائی حیرت اور وادی سرگردانی مین پہرا کیے تا آنکہ وہ بہی رحیل ملک بقا ہوے اور انکے والد مضر ہین تقویت ملت حنفی
مین ساعی ہوے اور شریعت ابراہیمی نے انسے رونق بہت پائی اور اول سبب توفدای شتر ہدیہ خانہ کعبہ انہون نے کیا اور بعضے کہتی ہین حدای شتر بہی
انکی مخترعات سی ہے اور والد انکے نزار ہین اور کنیت انکی ابو ربیعہ ہی اور ابو ایاد بہی کہتی ہین لکہا ہے کہ نزار انکا اسواسطے نام رکہا کہ ہنگام ولادت انکے والد
نے لشکر انکے مین ہزار شتر قربانی کیے خلائق نے باسراف انکو منسوب کیا اونہون نے کہا ایسی نعمت کی مقابل مین کہ خدا تعالی نے مجکو ارزانی فرمائی ہی مین
اتنک اسکو اندک شمار کرتا ہون اور آثار النبوۃ مین لکہا ہے کہ نزار مشتق ہے نزر سی کہ بمعنی اندک ہے مشہور ہے کہ جب نزار پیدا ہوئے انکی باپ نے
انکی دونوں آنکہون مین نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشاہدہ کیا اور کمال سرور و ابتہاج انکو حاصل ہوا مساکین اور فقرا کو طعام کہلایا اور کہا یہ سب اس فرزند
کی حق مین اندک ہی اسی رعایت سی نزار انکا نام رکہا کہتی ہین کہ نزار مال بہت رکہتے تہی اور در حال نزع وصیت کی تہی کہ نقود مضر کو دیوین اور خیول
ربیعہ کو اور عبید آباد کو اور تمامی اموال اور فرزندونکو اور والد انکی معد ہین اور معنی اسکی نقل اور ثمر تازہ کی ہین چونکہ یہ بمرتبہ کمال تازہ رو تھے
موسوم اس نام کی ہوئی اور از بسکہ بمشاہدہ خندہ روی انکی جن اور انس انگشت تعجب دانتون مین پکڑتے تہے کنیت انکی ابو قضاعہ ہی اور انکی اٹہ فرزند
تہے ازانجملہ [illegible] معد اور روایت کرتی ہین کہ ابنای معد بغایت شجاع اور دلیر تہے چنانچہ ضحاک بن معد با چہل ہزار نفر
ایک جماعت کثیر بنی اسرائیل پر کہ کمیت قلم تحریر مور انکی سے عاجز ہے اور کمیت اونکی احاطہ حصار سے افزون چڑہ گئی اور بعد کشش و کوشش مفتوح ہوئی اور
اموال غنائم اونکا غارت و تاراج کیا اور بقیۃ السیف یہود کو اسیر و دستگیر لیگئے بنی اسرائیل نے استغاثہ انکی زیادتی کا اپنی پیغمبر وقت سی کیا تا بنی عدنان کی حق مین

دعا کری کہ بلا انپر نازل ہو وے انکے پیغمبر نے روبقبلہ ہو کر چاہا کہ بموجب درخواست انکی قیام کرے ناگاہ وحی الہی نازل ہوئی کہ اس طلب سے دست بردار ہو کیونکہ
خاتم النبیین اور افضل ترین اولین و آخرین انبیا جملہ اولاد اور احفاد اسکی سے ہوگا دعا بد انکے حق مین قبول نہوگی اور معد بیٹے عدنان کی
کہتے ہین کہ ایکدن عدنان ایک جاپر تنہا جاتے تھے یہودیون نے کہ انسے عداوت قلبی رکہتے تھے انکے عقب مین جا کر انکو دو پہاڑون مین گہیر لیا عدنان نے تنہا محاربہ
کیا کہ انکا گہوڑا گر پڑا اور متوجہ قلہ کوہ ہوے دشمنون نے پیچہا انکو ایسا ستایا اور تنگ کیا کہ بیتاب ہو اوسوقت بدرگاہ حافظ حقیقی ملتجی ہوے اور پہر رجوع بجناب الہی
ایک ہاتہ غیب سے پیدا ہوا اور انکو اوٹہا کر قلہ کوہ پر لیگیا اور ایک آواز ہولناک بگوش اشقیا پہونچی کہ سب اوسکی خوف سے ہلاک ہو گئے الحاصل یہہ بہی ایک
معجزہ تہا معجزات مانقدم حضرت خاتم الانبیا ہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عدنان سے نسب شریف بالاتر نہین بیان کیا جاتا بروایت صحیحہ کسواسطے کہ اہل
علم انساب کو اوسمین اختلاف ہے جیسا کہ حدیث نبوی سے واضح ہے اور بظاہر اسواسطہ کسی مصلحت کی حکمت الہی بہی اس امر مین مقتضی نزول وحی
ہوئی اور آنحضرت نے بہی پہونچانا سلسلۂ انساب اجداد کا متصل تا بابو البشر نہ چاہا اسواسطے قلم شکستہ رقم نے بہی اس مقام مین سر بخاموشی بگلو کہینچا
ولیکن کمیت خوشخرام قلم میدان بیان رویای صادقہ اجداد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین کہ قبل از ولادت باسعادت حضرت خاتم الرسالت مخبر
وجود با جود آنحضرت دیکہی تہی شبدیز تعبیرات غرامین جولان پاتاہی اور شیدونس ہے کہ ایک خواب مرہ ابن عبد کلاب سے بافواہ رجال سے مسموع
ہی کہ مدتہ موعود کہ مملکت عرب مین ایک بادشاہ ذیشان وشوکت تہا ایکرات انہی ایسا خواب ہائل دیکہا کہ اوسکی مہابت سے مثل بیدار ہوا مگر بعد از بیداری
صفحہ خیال کو حالات مفصلہ تمام سے معرا پایا غیر ازین کہ خوف عظیم اسکی خاطر پر مستولی تہا لہذا اسنی اپنی مان سے کہ علم کہانت سے کچہ بانصیب تہی تمہ
اپنی پریشانی سے بیان کیا اور تعبیر کا طالب ہوا اوسنی اسواسطے بیان خواب جواب سے عاجز ہوکر تمامی کاہنان بلاد عرب کو بلایا اور ماجرا اسکے
گذشتہ انسے بیان کیا سب نے متفق اللفظ ہوکر کہا اگر صورت واقعہ سے مطلع ہوا ہو تو البتہ اوسکی تعبیر مین ہم ذہن لگاوین جو کہ خواب بالکل فراموش
ہوا ہے تمہارے طرح ہم بہی اس باب مین کچہ کہنہین سکتی ہین تاہم انکشاف اس مطلب کا ضمیر مرہ مین راسخ رہا یہہ اکثر ورنگدل ہوکر بقصد شکار شہر سے
باہر آیا اور صحرا وبیابان مین طواف کرتا تہا کہ ناگاہ نظر اسکی ایک آہو پر پڑی اسنی بارادہ شکار اوسکی پیچہے گہوڑا ڈالا اور تا دور اوسکی تعاقب مین تنہا گیا
چنانچہ اہل لشکر مدت پیچہے رہگئے اور بعلت حرکت اور شدت حرارت آفتاب سے بیتاب ہوکر متلاشی سایہ ہوا تا ذرہ وہان استراحت کرے اس اثنا
مین بدامن کوہ اسکا گذر ہوا اور دو تین گہر وہان آباد تہے دکہائی دیے ادسطرف متوجہ ہوکر ایک دروازہ پراون گہرونکے سوار کہڑا رہا کہ مقارن
اس حال کہ ایک عجوزہ ایک گہر مین سے نکلی اور اوسنی عرض کیا بیت رواق منظر چشم من آشیانۂ تست کرم نما وفرود آکہ خانہ خانۂ تست
مرہ ابن کلاب موجب کہنے اوس عورت کہ وہان اوترا اور اندرون خانہ جاکر فرش پر باستراحت تمام آرام لیا اور گرمی شکار گاہ سے آسودہ ہوکر
کچہ دیر سویا جب بیدار ہوا اور آنکہ کہولی اپنے سرہانے ایک دختر بیٹہی دیکہی کہ طراوت رخسار اوسکی بہشت برین پر طعنہ زن تہی اور نسیم زلف

عنبیرین اوسکی ہوا ای اردی بہشت سی حکایت کرتی تہی اوسنے مرثد سے کہا کہ ای شہریار واجب التعظیم امید کہ اسباب تفرقہ سی محروس و مصئون رہی اور کچہ
آزردہ طعام ہو تو ارشاد ہووی مرثد اس سخن سے کہ مستلزم اوسکی معرفت کا تہا متوہم ہوا کہ مبادا کوئی دشمن مجہپر مستولی ہوجاوی اور اوج سلطنت
سے بحضیض مذلت گرادی لاجرم جواب سی تغافل کرکے بجانب دیگر ملتفت ہوا دختر نے کہا ای بادشاہ وہم کو خاطر اشرف مین راہ نہ دینی چاہیے اور طریق
اندیشہ مسدود کرکے نیر بخت بلند نیر اسے متمتع رہنا چاہیے اتق ہم عطایای ارجمند تیرے سے محفوظ و متمتع ہووین اور بعد اسکے اقسام کے الوان اطعمہ حاضر کیے جب
بادشاہ تناول طعام سی فارغ ہوا دختر نے ایک قدح شیر خالص اسکے پینے کے واسطے دیا مرثد کو لطف تقریر اور حسن دلپذیر دختر بہت پسند آیا حتی کہ تمنای مناکحت
اوسکی دل اسکے ضمیر مین رسوخ پایا پوچہا کہ تیرا نام کیا ہے جواب دیا کہ غفیرا مرثد نے کہا وہ شخص کہ تجہکو ملک روی زمین خطاب کرتی ہے جانتی ہی کہ کون ہی
دختر نے کہا بادشاہ باستقلال ذی کہ جمیع کاہنان اور رہبران عرب کو بنابر انکشاف عقدہ ضمیر اپنی کے جمع فرمایا تہا اور اوس مشکل کا حل اونسے نہوا وہ آپ ہی
ہوین مرثد نے کہا اس واقعہ مبہم سی تجہپر کچہ منکشف ہوا ای غفیرا اوسنے کہا ہان خواب مین کچہ دیکہا تہا ہول فراوان وجود شہریار پر تہا اگر حکم ہووی تو شمہ اوسمین
سی کہون مرثد استماع اس حدیث سی مسرور و مبتہج ہوا اور اوسکے بیان کا مبالغہ کیا اسنی کہا ای بادشاہ تونی خواب مین دیکہا ہی کہ گولی پیدا ہوا اور رہا مدگر
شعلہ اوسکا بجانب آسمان متوجہ ہوکر قریب افق پہونچے اور اوس زمین سے آگ چمکتی تہی اور دہوان اوس مین سی نکلتا تہا اور بعد ازین ایک جوی آب روان تمام
تونی مشاہدہ کی اور ہفتاد ان اس حال کی ایک آواز سنی کہ خلائق کو اوس پانی پینے پر دعوت کرتی اور کہتی تہے کہ جو کوئی اس پانی مین سے بتدریج
تجرع کریگا یعنی بعدل پیوی سیراب ہووی اور جو کہ بظلم مرتکب شرب ہووی اور حرص کو اپنا شعار کرے انجام مین خسران و ضلال اوسکو نصیب ہوگا مرثد
نے کہا صورت واقعہ تو یہی تہی جو تو نے بیان کی اب تقریر خواب صادق کو یعنی تعبیر موافق مقرون کر غفیرا نے کہا بادشاہی گولا عبارت بادشاہون سی ہے اور آتش
مخالفت اور موافقت انکی اور جوی آب عبارت ہی نزول شریعت بیضا سے اور وہ کہ خلق کو پانی پینے پر دعوت کرتا تہا ایک پیغمبر شفیع مبعوث ہووے کہ مردم کو
باتباع شریعت دعوت فرماوی جو کہ صاحب اعتدال و انصاف ہو متابعت اوسکی کرے اور تشنگی بادیہ غوایت سی خلاصی پاوی اور جو کہ مرتکب افراط ہو اور
ساتہہ مخالفت کرے اور غرق بحر ضلالت ہووی مرثد نے سوال کیا کہ یہ پیغمبر بصلح مبعوث ہوگا یا بحرب غفیرا نے جواب دیا کہ بعزت فرازندہ آسمان ہم خونریزیا
کر خلاف حکم آلہی ہو برطرف کریگا اور دختران ملوک کو مانند کنیزان لیجا کر بردہ بناوے کہ جو کوئی اوسکی مخالفت کرے بذلت و خواری گرفتار آوے
پہر مرثد نے کہا خلق کو کس چیز پر دعوت فرماویگا کہا ترغیب بصوم و صلوۃ و صلہ ارحام و کسر اصنام اور رجوع مخصوص بطرف حضرت ملک العلام دیگا اور
احکام اجتناب و ارتکاب عبادت اوثان اور قربان دور ہی ملاہے و مناہی کریگا اسنے کہا کونسے قبیلہ مین سے ہوگا جواب دیا کہ اولاد نضر بن
نزار سے اور وہ اپنی قوم سے محاربات کریگا تا آنکہ محکوم حکم قضا شیم اوسکے ہونگے پہر پوچہا کہ جب وہ معروف تا دبہ قوم اپنی ہوگا نصرت و معاونت
اوسکی کون فرماویگا کہا وہ اشراف کہ دیدۂ بصیرت اوسکا بنور معرفت روشنی پذیر ہوگا القصہ جب جواب و سوال جابنین تمام ہوئے مرثد

اندیشہ مین گیا کہ عفیر اکو سطح سے خطبہ فرمادی اور اوسنے یہہ امر بفراست دریافت کیا کہا ای بادشاہ خواہ ہندو ہو یا ایک غیور بیباک ہو تم اوسکی ہم پلہ ہو سکو
یہہ بات سنکر اسنی سوداے خام دامادی کا چہوڑا اور برسبیل تعجیل سوار ہو کر اپنی سپاہ سے ملحق ہوا اور رشتو شتر نجتی برسم ہدیہ عفیر اکے پاس بہیجے اور
یہہ حکایت اوس شاہ عالیجاہ سے بر صفحات روزگار یادگار رہی **اور ایک خواب** ربیعہ بن نصر ہی افواہ رجال ہی مسموع اور متون کتب مین مکتوب
ہی کہ یہہ ایک حکام دیار عرب ہی مین کا تہا ایک مرتبہ اسنی ہی خواب ہولناک دیکہا اور بسبب اتفاق بروقت بیداری اسکو فراموش ہوا اوسکے رفع
تردد کی اسنے معبران ولایت اپنی کو جمع کیا اور بی انکہ صورت واقعہ انسے کہی تعبیر خواب ہی استعلام چاہا انہون نی کہا کہ خواب نامعلوم کی کیا تعبیر کرین
ربیعہ نی غضبناک ہو کر کہا غرض تربیت تمہاری سے اس مدت تک یہی تہی کہ جو کوئی مشکل درپیش آوی تو اوسکے حل مین اقدام کرو اگر یہہ واقعہ مبہم رہیگا
تو تمکو سیاست کرونگا ایک نی ان مین اوسکو سطیح اور دوسری شق نشان دیکر کہا کہ یہہ دو شخص داناترین روزگار ہین عجب نہین ہے کہ حل اس عقدہ تا انحل
کا انکی ناخن تدبیر سے ظہور مین آوی بنابران ربیعہ نی اول سطیح کاہن کو طلب کیا اور مافی الضمیر اپنے سے استعلام کیا سطیح نے جواب دیا کہ تو نی اسطرحسے
خواب دیکہا کہ آتش باریک آئی رنگ و شکل مائل بسودا اور تمام خلق مین کو جلادیا **اور** بعضی کہتے ہین سطیح نے کہا ای بادشاہ تو نی مشاہدہ کیا ہی
کہ ایک چیز سوختہ مانند خاکستر تاریکی سے باہر آئی اور مجموع اہل دیار تیرے نی اوسمین سی کہایا **اور** برخی کہتی ہین سطیح نے کہا کہ اخگر سیاہ تاریکی سے نکلی
اور اوس سنے زمین تہامہ یعنی یمن کو آگ لگی اور تمام صاحبان استخوان کی کاسہ سر کو جلادیا بالجملہ جب سطیح نی اسکی خواب کو کہ جسطرح دیکہا تہا تقریر کیا
ربیعہ نی کہا تو نی سچ کہا اب تعبیر اوسکی کیا ہی اوسنے قسم کہا کر کہا کہ حبشہ سی ایک لشکر آویگا اور تیری مملکت پر مالک ہووے بادشاہ استماع اس سخن سے
پریشان خاطر ہوا اور پوچہا کہ یہہ حادثہ میری زمانہ مین ظہور پاویگا یا بعد میری اوسنے کہا کہ ساٹہہ برس بعد تیری زمانہ کی سیف ذو یزن یمن پر مسلط
ہوگا پہر ربیعہ نی کہا یا بادشاہ زنگبار کی پاس ملک حبش پایدار و دوام رہیگا یا نہین جواب دیا بعد ہفتاد و چند سال کی سیف ذی یزن جانب عدن
سی آویگا اور مملکت حبشہ پر مسلط ہوگا ربیعہ نی پہر پوچہا کہ حکومت خاندان سیف ذو یزن مین دائم رہیگی یا مدت قلیل مین زوال پذیر ہوگی جواب دیا
کہ بعد از حکومت سیف ذی یزن باندک فرصت ملک مین ایک پیغمبر عالی قدر منتقل ہوگا ربیعہ نی سوال کیا کہ وہ عالیجاہ کونسی قوم مین ہوگا کہا
اولاد غالب بن فہر سے اور مملکت اوسپر راستی قرار پکڑیگی تا روز قیامت ربیعہ جو کہ ملت حنفیہ سے بیگانہ تہا اور بقیامت ایمان نرکہتا تہا اس
کلام سے تعجب کیا کہ قیامت بہی کچہہ شے ہی کہ ہوگی سطیح نی کہا قیامت ایکدن ہوگا طولانی کہ خالق کائنات سب مخلوق اولین و آخرین کو اوس
روز جمع فرماکر حساب افعال و اعمال انکا کریگا نیکوکار بپاداش کردار نیک جنات عدن مین جاوینگے اور بدکردار بجزای بد بنیاد درکات جہنم مین
گرفتار ہونگے بادشاہ کو تعجب زیادہ ہوا سطیح نی کہا سوگند کہاتا ہون مین بسرخی آخر روز اور سیاہی اول شب کہ بہشت اور دوزخ حق اور
جو کچہہ منے کہا صدق ہی جب سطیح جواب و سوال بادشاہ سی فارغ ہوا شق کو طلب کیا اور اوسنے بہی خواب بادشاہ کو اسطرح تعبیر کیا

کہ یہ اقوال سطیح موافق تہا اور شمہ ہول روز رستاخیز بہی بیان کیا بادشاہ کو جوان سو اعظ حقہ سے انتباہ کامل حاصل ہوا تو بت سار دیا اور
بنبوت خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سیاء حالات او رغزا پر ایمان لایا اور اندیشہ ناک ہو کر اپنی اولاد کو بجانب دیار عجم بہیجا ایک سی اولاد سامان
مین ہی کہ اوس زمانہ مین بادشاہ تہا سفارش کی شہریار عجم نی برعایت سفارش اوس جماعت کو کنار فرات پر ایک مقام دلکش مین اوتارا
کہتے ہین نعمان بن منذر فرزندان ربیعہ مین سے ہی اور صاحب وغنیۃ الاحباب نی اس خواب کو بنصر بن ربیعہ منسوب کیا ہی اور جو کہ سطیح عجیب
الخلقت او رنہایت مہارت عظیم کہانت مین رکہتا تہا چنانچہ کمال اوسکا اس خبرہای غیب مذکورہ سے ظاہر ہی اور آئندہ بہی مقام لائق مین مذکور ہونگے
لاجرم تفصیل احوال خاص اوسکے کی نظر بصیرت مین مناسب منظور ہوئی جاننا چاہیے کہ ارباب انبا نقل کرتے ہین کہ ولادت سطیح کاہن ایام سیل
عرم مین ہوئی اور اوسنے تا زمان طلوع کوکب درخشان حضرت مقدس نبوی علیہ الصلوۃ والسلام زندگانی پائی اور عمر اسکی چہ سو برس تک پہونچی
بعضے کہتے ہین عرم نام ایک بند کا ہی کہ بلقیس نے دیار سبا مین بنا کیا تہا اور یہہ خیر بقین عرون ہوی کہ بخشندہ بی منت نی اہل سبا کو منظور نظر عنایت
فرما کر ساکنین مقبول اور بساتین مرغوب او راشجار پر اثمار او رفواکہ بیشمار ارزانی کیے تہے اور اپنی رسول مقبول کو اوس جماعت پر ارسال کیا
ولیکن کم قسمتون نی قدر نعمت الہی نجانکر نصائح نبوی سی اعراض کیا تہا بنابرین دریای قہر الہی متلاطم ہوا اور سیل عرم نی پہنچکر منازل اور مواطن
اوس قوم ناعاقبت اندیش کو خراب کیا اور جو کہ عذاب استیلای آب سے بچے منجملہ اونکی سطیح بہی ہی کہ اوس دیار سی ہمراہ جماعت سفر ورکی شہر شام مین
متوطن ہوا منقول ہی کہ اسکی اعضا مین کہین استخوان نتہی الا کاسئہ سر اور ہاتہ اور انگلیان اور بعضے کہتے ہین کہ مونہہ اوسکا سینہ مین تہا اور قدرت
قیام وقعود پر مطلق نرکہتا تہا مگر جبکہ بیہ اسمین پہونک مارتی تو متحرک ہوتا تہا لکہا ہی ہرگاہ چاہتا کہ کہانت کری اور امور مخفیہ پر خبر دیوی اسکو مانند
مشک کی آب جنبش دیتی اور پسان جامہ پیچیدہ مجالس مین لیجاتی اور یہہ وہ مرد ہی کہ کہتا تہا ایک نی جنیون مین سے کہ زمان مکالمہ حضرت عالم الغیب
یا موسی علیہ السلام کوہ طور پر استراق سمع کر کر مغیبات پر واقف ہوا تہا وہ مجکو قضایائی نہانی سی خبر دیتا ہی اور مین آدمیون سی کہتا ہون اور بعضے
کتب مین مرقوم ہی کہ جب سطیح نی وفات پائی علم کہانت بالکل جاتا رہا لیکن یہہ قول مخالف جمہور مورخین کے ہی صحیح اسطرح پر ہی کہ زمان بعثت حضرت
خواجہ کائنات سب کاہن اخبار امور مخفیہ سی ممنوع ہوئے چنانچہ موید اس مقال کا ذکر ابو عامر راہب ہی کہ جنہون سے اخبار غیر کاذب اسکو بہی پہنچی تہی
چنانچہ تفصیل اس مجمل کی روضۃ الصفا مین لکہا ہی کہ خذیمہ بن ثابت سی منقول ہی کہ ابو عامر راہب نی پیش از ولادت باسعادت حضرت خاتم الرسالت
شرک و بت پرستی سے دست بردار ہو کر ملت حضرت ابراہیم علیہ السلام رجوع کی اور پلاس پہنکر ہر طرف پہرتا تہا اور احبار یہود اور علمای نصارا سے
خصوصیات شریعت حضرت خلیل الرحمن پوچہتا تہا تا آنکہ اسکو بعثت نبی آخر الزمان اور احیای دین ابراہیم سے خبر دی ابو عامر بعد استماع اس خبر کے
پیوستہ رایح بہتر ومتر دد ومان عید مناف کیا کرتا تہا۔ اتفاقا ایکدن محفل سران اوس اور خزرج مین بیچ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشغول تہا

ابو الہاشم خزاعی نے کہ یہ بھی موحدون مین سے تہا کہا ای ابو عامر اگر تو اس پیغمبر کو دیکہیگا تو تعریف اور توصیف اوسکی مین بیشتر مبالغہ کریگا ابو عامر نے
کہا مینے اوسکی اتنی وصف آدمیون اور پریون سے سنے ہین کہ گویا مین اوسکے دیدار فیض آثار سے برای العین مشرف ہوا ہون اور ہر لمحہ اور ہر لحظہ
باستلذاذ شرائف ظاہری و باطنی محظوظ و مستلذ رہتا ہون ابو الہاشم نے متعجب ہو کر کہا یہ تو ہو سکتا ہی کہ علمائی اوسکے وصف کتب سماوی سی معلوم
کئے ہون لیکن استماع اوصاف اوسکے پریون سے خالی از تعجب و غرابت سو نہین ہے خلاصہ مطلوب یہ کہ حدیث جنیان تو بیان کر ابو عامر نے
کہا مینے ایک مرتبہ سنا کہ ولایت یمن مین ایک شخص شیوہ کہانت مین بی نظیر پیدا ہوا ہے آرزو ہی ملاقات اوسکی دامنگیر ضمیر ہوئی شہر حرام یعنی ماہ
رجب مین کہ عرب نے شمشیر ہای آبدار نیام مین کی تہین متوجہ یمن ہوا اور چاندنی رات مین اونٹ دوڑاتا ہوا چلا جاتا تہا کہ خواب نے مجہپر غلبہ کیا
جب بیدار ہوا آپکو بیابان سحر مین دیکہا باطراف نظر کی چند جادو سے آگ مجکو نظر آئی کہ ہر ایک انمین مثل ستارہ درخشان تہی اون آتشون کی طرف
روانہ ہوا جب نزدیک پونہچا اوسکے گرد ایک جماعت مینے دیکہی باصورتہای مہیب کہ باشکل انسانی تفاوت کلی رکہتی تہے اس جہت سی ہراس عظیم
نے میری خاطر پر استیلا پایا اور ایک خوف قوی میرے اونٹ پر غالب ایا تا آنکہ شدت دہشت سی وہ بیٹہہ گیا اور لرزہ اندام راکب و مرکوب پر طاری ہوا
اس حال مین مینے اپکو اونٹ پرسے گرادیا بعضے اونمین سی میری طرف دوڑے اور مینے فریاد و غوغا کیا چندکس اور اونمین سی واسطے ہٹانی
اونکی میری طرف آئی اور حمایت مین مصروف ہوئی چار نفر اونمین سی بتحیت کمکر میری پاس بیٹہہ گئے اور ایک نے اون چار مین سے مجہسے کہا تو کس قوم
مین سے ہی مینے کہا قبیلہ غسان سے کہا اون مین سے کسی نے کہا بطن قبیلہ اور قبیلہ نام اوس عورت کا ہی کہ روس او خزرج فرزند اوسکی ہین پوچہنے
والے نے کہا تو کیا دیکہتا ہے اونکو اور تجکو قتل کریں مینے کہا نہین آخر مینے تمہارے ساتہ پناہ اختیار کی ہے جب یہ کلام مینے کیا مقصود
میرا پوچہنے استفسار کرنے لگے مینے صورت حال ظاہر کی اور کہا ہم اخبار مغیبات مین قول کاہنون پر اعتماد رکہتے ہین کہ وہ تمسے سنتے ہین اور تمسے کہتے ہین
اب بوسیلہ تمہارے بعض قضایای آیندہ بواسطہ تمسے پوچہا چاہتا ہون تین شخصون نے اونمین سے چوتہی کی طرف اشارہ کیا کہ دانا ترین ہم
وہ سب ہے اوس سے سوال کر مینے اپنا مطلب اوس سے پوچہا اوسنے کہا ای ابو عامر ہر آئینہ شتابی ہوگا آوینگے ستارہ باریک میان کہ
آدمیون کو جنگ پر تحریص کرینگے جاوین اور البتہ فرود آویگا ایک شخص پر یعنی مہار ہر بدخو کی دماغ مین کریگا اور خاموش کریگا شخصونکو
بدرستیکہ ظاہر ہووی وہ شخص کہ شکنندہ گردن کشان روم و فارس ہو۔ ابو عامر کہتا ہے مینے پوچہا کہ یہ شخص بادشاہ ہوگا کہا نہین پیغمبر ہوگا
نبی ہاشم سی باشرف اور وقار پہر مینے استفسار کیا کہ صفات اوسکی کیا کیا ہونگے کہا درخشان رو ہوگا اور میانہ قد جب دیکہو بارام دیکہو اور کبھی ہو
سبک دیکہو اگر کسی سے آزردہ ہو صبر کرے اور مقام انتقام مین تعجیل روا نرکہے اور اوسکی چشمان تا زمین مین کحل مطبوع ہووی اور مہر نبوت درمیان
دو کتف اوسکی مختوم اور ناخواندہ و نانویسندہ ہو ایک دین مستحسن لاوی نیکبخت وہ ہووی کہ پیروی اوسکی کرے اور یہ سخنہای راست مینے

فرشتون نے سنے ہین کہ نویسندگان اعمال عباد ہین سا ابو عامر کہتا ہے کہ جب یہان پہونچا وہ پیر روشن ضمیر اوٹہا اور اون تینون نفر کے ساتھہ ہوا ہوا
اور میری رو برو سے سب غائب ہو گئے اور مینے بقیہ شب وہان بسر کی اور علی الصباح بجانب وطن مراجعت کی اور آخر اس حکایت کو بعضے ارباب سیر نے یون
لکہا ہی کہ اسنے یا انکہ ایسا ماجرائے شگفت دیکہا اور سنا ولیکن سعادت متابعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بسبب شقاوت ازلی محروم رہا
اور غلبہ حسد سے ایمان نہ لایا بلکہ کفار کو حضرت کی محاربہ پر تحریص کیا کیا تا انکہ بابو عامر فاسق اشتہار پایا چنانچہ مفصل عنقریب مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالے
اور ایک طرفہ عجائبات سی یہہ ہی کہ ہشام بن ابی عاص کہتا ہی کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے مجکو مع ایک قریش کی ہرقل کی پاس بسفارت
بہیجا تا اوسکو باسلام دعوت کرون جب مین خطہ دمشق مین پہونچا سر جبلہ بن ایہم غسانی کہ آخر ملوک شام اور باج گذار قیصر تہا پہونچا مثل بادشاہان
رفیع مقدار مجالس سر سلطنت پایا اور اوسنے بعد دریافت خبر ورود ایک مقرب بادشاہی کو ہماری پاس بہیجا تا حقیقت حال اور کیفیت رسالت
ہماری سے آگہی پاوی ہمنے سوگند کہائی کہ ہم کلام نکرین گے مگر شاہ جبلہ سے اور اگر یہہ امر میسر نہو ویگا تو ناکام پہر جاوینگے جبلہ نے ہمکو بلایا اور ہمارے ساتھہ
کلام کیا اور ہمنے اوسکو باسلام دعوت کی اوسنے قبول نکیا اور ہمنے جو دیکہا کہ تمام لباس اوسکا سیاہ ہی سبب سیاہ پوشی دریافت کیا اوسنے جواب دیا
تمہین کیا نہین دکہائی دیتا کہ مین کیا پہنے ہوے ہون مینے قسم کہائی ہے کہ اس لباس کو اپنے جسم پر سے نہ اوتارونگا جب تک کہ تمکو حدود شام
بلاد وطن نکرونگا ہمنے کہا تو نے عجب خیال باطل کیا ہی اگر خدا چاہی تو ہم اس مملکت کو تجسے چہین لینگے بلکہ شہر بڑے بادشاہ کا بہی اپنے تصرف مین لاوینگے کیونکہ
ہمارے پیغمبر نے اس باب مین بشارت دی ہے جبلہ نے کہا تم نہ وہ لوگ ہو کہ اس ملک کی مالک ہو گے کیونکہ وہ ایک جماعت ہے جو دنکو روزہ
رکہین گے اور رات کو افطار کرین گے ہمنے کہا ہمارا روزہ اسیطرح پر ہے جب یہہ سخن ہمنے کہا اوسکا مونہہ زرد ہو گیا کہا اوٹہو اور اپنا مطلب اوس
اور ایک شخص کو حکم دیا کہ ہمکو ہرقل کے پاس لیجاوے جب قریب دار الملک قیصر پہونچے رفیق شامی نے کہا لایق ادب شناسی نہین کہ شہر
شہر مین سوار جاوین چاہیے کہ پیادہ ہو کر صورت حال عرض پیشگاہ قیصر کرو ہمنے کہا فرستادگان عرب بغیر مراکب نہین آتے بالجملہ ہم اونٹون پر سوار
حملہ کی ہوے شہر مین آئے جب در قصر قیصر پر پہونچے اونٹون کو بٹہایا اور لا الہ الا اللہ واللہ اکبر زبان پر جاری کیا بمجرد اسکے غرفہ کوشک اور ایک
روایت سے مجموع قصر قیصر مانند نخل تر کہ باد تند سے حرکت مین آتا ہی لرزنے لگا اوس حال مین کہ قیصر اوس دریچہ مین سے متوجہ رہگذر تہا یہہ واقعہ بچشم خود
اوسنے دیکہا اور ایک شخص کو ہماری پاس بہیجا کہ اپنی ملت اور جو مدعا رکہتے ہو عرض کرو ہمنے جواب دیا کہ ہمکو از طرف صدیق رضی اللہ تعالی عنہ
اجازت نہین ہی کہ بجز قیصر اور سے ادای پیغام کرین قیصر نے یہہ کلام سنکر رخصت ملاقات دی جب اوسکی مجلس مین آئے ہمنے دیکہا وہ اریکہ شاہی پر بیٹہا ہے
اور ایک جماعت قوی ہیکل دربار تخت ایستادہ ہے اور بادشاہ مع مجموع ارکان دولت لباس سرخ پہنے ہوے ہے ہر گاہ چشم قیصر ہم پر پڑی قہقہہ مارا
اور ترجمان سے کہا پوچہو انسے کہ تمنے حسب عادت اپنی ہمکو سلام کیون نکیا ہمنے کہا ہماری تحیت تم پر حلال نہین ہی چنانچہ تمہاری ہم پر قیصر نے کہا تحیت تمہاری

نسبت بہ بادشاہ کسطرح ہوتی ہے ہمنے کہا السلام علیک کہا پہر وہ کسطرح جواب دیوی کہا انہین الفاظ سے پہر پوچہا بزرگترین تمہارا کیا ہی ہمنے کہا لا الہ الا اللہ
واللہ اکبر جب یہ کلام ہمنے کہا غرفہ وکوشک دوبارہ حرکت مین آیا ہرقل نے کہا ہرگاہ تم اپنے گہر مین یہ کلمہ کہتے ہو وہان بہی یہ صورت مشاہدہ ہوتی ہی ہمنے کہا
وہان ہرگز یہ حالت نہین دیکہتے کہا کاش ہنگام کہنے اس کلمہ کے گہر تمہاری سر پر گر پڑتی اور آدہا ملک میرا زائل ہو جاتا ہمنے کہا کیون جواب دیا کہ نبوت
نیمہ ملک مجہپر آسان تر ہی آشکارا ہو نبوت محمد اور دین اوسکے سی ہشام کہتا ہی کہ ہرقل نے بعد ان حکایات کی پوچہا کہ نماز اور روزہ تمہارا کیونکر ہی
ہمنے جسطرح سے کہ واقع مین ہے بیان کیا اوسوقت ہمکو ایک منزل دلکش مین اوتروایا اور مدارات شایستہ عمل مین لایا اور تین دن کی بعد
ہمکو اپنی پاس بلایا اور چند حکایتین پوچہین جب سبکا جواب باصواب پایا تو اوسنے ایک صندوق چوبی طلا کار خانہ دار منگوایا اور اوسکی ہر خانہ
مین سے ایک پارہ حریر سیاہ نکالا اور اوسکو پہیلایا اوس حریر پر ایک مرد کی تصویر سرخ چہرہ فراخ چشم بلند گردن بی محاسن دو گیسوی نافہ رخسار پر پڑی
ہوی کہ مہابت اوسکی بشرہ سی پیدا تہی کہا جانتی ہو یہ کسکی صورت ہی ہمنے کہا نہین کہا یہ صورت ابو البشر آدم علیہ السلام کی ہی پہر اسیطرح ایک اور
پارہ سیاہ نکالا کہ اوسپر شبیہ ایک مرد سفید با موی مجعد او چشم سرخ اور سر بزرگ اور محاسن نیکو کشیدہ تہی کہا یہ تصویر نوح نبی کی ہے اسی وضع سے
بہت تصویرین دکہائین اور نام اونکی لیے تا آنکہ صورت ایک مرد کی نکالی بغایت سفید خوب چشم کشادہ ابرو فراخ پیشانی بلند بینی تازہ رو کہا یہ
صورت ابراہیم خلیل ع کی ہی پہر ایک پارہ حریر پاکیزہ نکالا کہ اوسپہ صورت بابرکت ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بکمال عظمت وجلال مصور
تہی کہا جانتی ہو یہ کون ہی ہمنے کہا یہی ہے صورت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اوسوقت ہمکو شدت رقت ہوئی
اونے جب یہ حال مشاہدہ کیا باکرام اوسکو اوٹہایا اور پہر بیٹہکر کہا تمکو خدا کی قسم دیتا ہون راست بتاؤ کہ یہ صورت محمد کی ہی ہمنے کہا بخدا اسکو
اسیطرح پر پہ گویا اوسکو ہم حاضر دیکہتے ہین پس تہوڑی دیر تک ہماری طرف دیکہا کیا اور کہا فی الواقع یہ صورت اوسی پیغمبر عالی قدر کی ہے
اس معاینہ سی محض تمہاری آزمایش تہی پہر اور تصویر نکالی ایک مرد گندم گون شکین موی خوب چشم تیز نظر ترش روی کہ پیوستہ دندان سطبر
خشمگین چہرہ تہا کہا یہ صورت موسی کلیم اللہ کی ہے اور بہلوی شبیہ موسی کی ایک صورت اوسکے مشابہ تہی لیکن بظاہر معلوم ہوتا تہا کہ شاید
اسپر روغن ملا ہی کہا یہ صورت اسحق علیہ السلام کی ہی پہر ایک اور صورت ظاہر کی مشابہ باسحق علیہ السلام اور کہا یہ صورت یعقوب کی ہے
پہر ایک اور شبیہ دکہائی معتدل القامت سفید پوست مائل بسرخی یار وی خوب درخشان کہ تواضع اوسکی بشرہ سی لائح تہی کہا یہ صورت اسمعیل ع
جد بزرگ تمہاری کی ہے بعد ازین ایک صورت حسین مشابہ بصورت حضرت آدم علیہ السلام نکالی اور کہا یہ شبیہ یوسف علیہ السلام کی ہے پہر
ایک پارہ حریر سفید نکالا کہ اوس صورت پر ایک مرد تہا سرخ رو باریک ساق خفتہ چشم بزرگ شکم میانہ قد با شمشیر حمائل کہا یہ صورت داؤد
علیہ السلام کی ہی بعد ازین صورت ایک شخص بزرگ سر گہوڑی پر سوار ہمکو دکہائی اور کہا یہ سلیمان ہی پہر ایک اور شبیہ سفید سیاہ چشم

بسیار ہوئی خوش خوش قماش نکالی اور کہا یہ صورت عیسی علیہ السلام ہے القصہ جب ہمنی صور انبیا علیہم السلام مشاہدہ کین قیصر سے پوچہا کہ یہ صورتین
تمنے کہان پائین اور تمنی کسطرح بہم پہونچائین کیونکہ ہمنے اپنے پیغمبر کی صورت کی مشاہدہ سی قیاس کیا کہ یہ شبیہ صحیح موافق صاحب صورت کی ہے ہرقل نے
جواب دیا کہ مسموع ثقات سی ایسا ہوا ہی کہ حضرت آدمؑ نے واہب الصور سی سئلت کی کہ اوسکی فرزندونکی صورتین کہ شرف نبوت مشرف ہونگی اونکو
دکہا دی باری تعالی نے ایجا بالملتمسہ پیغمبرونکی صورتین اونکو عنایت کین لہذا بلاد مغرب مین بیچ خزانہ آدمؑ کی محفوظ تہین تا انکہ ذوالقرنین نے
وہان پہنچکر اونکو نکالا اور پہر حضرت دانیال پیغمبر کیپاس تہین اونہون نے انکو ان پارہ ہای حریر پر کہینچا اور باحتیاط تمام مخزون رکہا بعد اونکی تصرف ملوک
مین آئین اور اخر کو منتقل ہوکر ہم تک پہونچین لیکن مجکو صحت مشابہت مین انکی تردد تہا اب جو تمنے مطابقت شبیہ پیغمبر آخر الزمان ساتہ اونکی صورت
متبرک کے بیان کی مجکو وثوق کامل ہوا اور خاطر نے تسکین پائی پہر کہا اے کاش مجکو خدا تعالی توفیق ارزانی فرماتا کہ دست تصرف مملکت سی کوتاہ
کرتا اور عبودیت کمترین شخص کی تم مین سے بتقدیم پہونچاتا ہشام کہتا ہی کہ ہنگام رخصت انصراف ہرقل نے ہمکو بعواطف خسروانہ اختصاص دیا جب
ہمنے مراجعت کی اور بخدمت حضرت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ پہونچے صورت حال مشروحاً معروض کی حضرت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ روئے
اور کہا بیچارہ ہرقل اگر خدا تعالی سے چاہتا کہ کچہ خیر اوسکو پہونچے دولت اسلام سے فائز ہوتا پہر کہا حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
نے فرمایا کہ اہل کتاب میری صفات کو خوب جانتے ہین چنانچہ توریت اور انجیل مین حضرت عزت نے اوسکی خبر دی ہی کعب الاحبار روایت کرتا ہے
کہ خلیل الرحمن نے حالت نزع مین اپنے فرزندونکو جمع کیا بر ایک روایت ہے تابوت سکینہ اور ایک عبارت سی صندوق منگوایا اور اوسکو کہول کر انسے کہا
اس تابوت مین نظر کرو اونکی اولاد نے جب اوسمین نگاہ کی بعد پیغمبران خانے دیکہی آخر بیت مین خانہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
تہا یاقوت سرخ سے کہ گویا انحضرت نماز پڑہتے ہین اور دہانب یمین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو دیکہا کہ انکی پیشانی نورانی پر مرقوم تہا
کہ یہ اول وہ شخص ہے کہ اس پیغمبر کی ملت اور متابعت قبول کریگا اور پیش آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکہا کہ ایک شمشیر
دوش پر رکہی ہوئی اور جبین مبین پر لکہا ہوا کہ یہ برادر عم اور رسول اللہ کی مؤید بتائید ربانی اور ایک پہلو مین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ
تعالی عنہ کو مسلح با چہرہ نور آگین اور عقب مین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ کو بصورت متبرک آیات کلام الہی پڑہتے دیکہا اور
گرد انحضرت کی اکابر اصحاب گہوڑون پر سوار کہ ہرایک کی پیشانی سی انوار سعادت پیدا و ہویدا تہے کہا بطناً بعد بطن اپنی نسل مین یہ وصیت
کرتی رہنا کہ جو کوئی اونمین سے سعادت وقت بعثت پیغمبر اخر الزمان حاصل کری اونکو ہمارا اسلام پہونچا دی اور اونکی ملت حنفیہ کو طالیعا اور
راغبا قبول کری پوشیدہ نرہے کہ جو تفصیل حلیون انبیا علیہ السلام کی اور وجود تصویرات کا بیان لکہا گیا از روی کتب تواریخ ہے ورنہ روایات
معتبرہ علما سی بہت مختلف ہے اور نیز موافق حلیہ اکثر پیغمبرون کی کہ ضمن قصہ اونکی مین لکہا گیا ہی نہین ہے ظاہرا مورخون نے بسبب تعدد روایات نقل

اسکی مناسب سمجھی ہوگی اس فقیر بی بضاعت نے بھی اسما غالاہل التاریخ تحریر ان حکایات مین خامہ سائی کی ہے اب عطف عنان تیز گام کمیت قلم اس
وادی سی کرکر شروع مقصود اصلی کہ عبارت اخبار و آثار ما تقدم میلاد مبارک آن سرور سے ہی کیا جاتا ہی **واضح ہو** کہ ازجملہ آثار پیدایش آنحضرت صلی اللہ
علیہ والہ وسلم جو حسب اخبار کاہنان یہہ ہی کہ تخمیناً ہزار برس پہلی اپ کی ولادت باسعادت کی ایک ملوک جبار اوسوقت سی کہ موسوم بہ ورع اور ملقب بہ تبع تھا
عالم جہان گردی مین وارد دارالملک مکہ ہوا حسب اتفاق سکنای ام القری سی کوئی آدمی واسطے استقبال اوس بادشاہ باجاہ وجلال کی نہ ایا
اور اصلا رسم مدارات بجا نہ لایا رگ سطوت شاہی اونکی بی اعتنائی سی حرکت مین آئی اور ازروی غایت غضب اپنی ارادہ ویرانی اس ملک اور مسماری
خانہ کعبہ کا کیا مقارن اس اندیشہ فاسدہ کی اسکو مرض جسمانی مہلک ایسا لاحق حال ہوا کہ قریب بمرگ پہونچا اس حالت اضطرار مین کسی خدا رسیدہ
نی اسکو مطلع کیا کہ نجات اس بیماری جان گزا سے بغیر از توبہ ارادہ بدخرابی اس مملکت سی امکان نہین ہی چنانچہ اوسیوقت بادشاہ تائب ہوا اور
شفاخانہ شافی حقیقی سی کہ خداوند اس بیت الحرام کا ہی نعمت صحت اوسکو عطا ہوئی چنانچہ بظہور ایسی کرامات نمایان کی تعظیم خانہ خدا مین اوسنی مبالغہ
کیا اور ساتہ عادلباس قیمتی مکلف سی کعبہ کو ملبس کیا اور اس زمانہ سی الباس اوسکا درمیان اشراف وملوک مروج ومرسوم ہوا پس ازچندی زر
کہ بادشاہ مذکور نے بعد نصرت بطرف یثرب کی قریب چار ہزار صاحبان فضیلت و چار کس از حکمای بادانش و حکمت کہ سردار اونکا شامول نام یہودی
تہا خاص مدینہ مین پہونچا اکابر علما و مشاہیر حکما نی بالاتفاق عرض کیا کہ ازروی کتب معتبرہ ہمکو معلوم ہی کہ یہہ مقام دار الہجرت خاتم پیغمبران و مدفن متبرک
اوس سرور سروران کا ہوگا ہمکو اجازت دو کہ ہمین رحل اقامت ڈالین تا شاید ہماری نسل مین سی کوئی قسمت والا سعادت زیارت اوس
خلاصہ موجودات سی بہرہ ور ہو اور یہہ عرض کرکے شامول معہ ہمراہیون کی وہان رہ گیا بادشاہ نی بھی ایک نامہ مشتمل بر کمال ضراعت و انکسار
واسطے گذرانی خدمت بابرکت آنحضرت کی سپرد اونکی کیا اور کہا کہ وصیت کرنا اپنی اولاد کو کہ باحتیاط اسکو رکھین اور بروقت شرف سعادت ملازمت
گذرانین غرض کہ اسی طرح انکی نسل کی عمل مین آیا ہے کہ وہ نامہ تا بابوایوب انصاری کہ اکیسوان فرزند شامول یہودی سے تہا پہونچا اور بوساطت
ابی لیلی قبیلہ بنی سلیم مین بملاحظہ مقدس حضرت خاتم الانبیا گذرا اور اوسوقت تین مرتبہ حضرت نی فرمایا مرحبا بالاخ الصالح یعنی آفرین بہ
برادر نیکوکار نیک اندیش یعنی تبع حمیری کیفیت قبل از وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بہت آثار ازروی اخبار ثابت ہین کہ یہہ مختصر لائق
ذکر مجموع اونکی نہین ہی لہذا اب احوال انتقال نور محمدی صلب عبد اللہ سی شکم آمنہ مین لکہا جاتا ہی روضۃ الاحباب و مدارج النبوۃ اور دیگر کتب
سیر مین لکہا ہے کہ تحویل نطفہ زکیہ محمدیہ کی صلب عبد اللہ سی صدف رحم آمنہ مین ایام حج مین درمیان اوسط ایام تشریق شب جمعہ کو ہوئی
اس سبب سی امام احمد بن حنبل رح شب جمعہ کو فاضلتر از لیلۃ القدر سے کہتی ہین کہ خیرات اور برکات اور کرامات اور سعادات کہ اس رات مین اہل عالم پر
فائض اور نازل ہوئی کسی اور رات مین تا روز قیامت نازل اور فائض نہونگے اور اسی جہت شب میلاد حضرت کی بہتر شب قدر سے ہوئی اخبار

میں آیا ہی کہ اوس رات کو ملک اور ملکوت میں منادی ہوئی کہ تمام عالم کو بانوار قدس منور اور فرشتے زمین و آسمان کی اظہار سرور و ابتہاج یکسر
کرین اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ علم سبز محمدی لیکر فرشتون کے ساتھ دنیا مین جائین اور اوس علم کو سقف خانہ کعبہ پر کھڑا کرین اور ساری
دنیا مین خوشخبری دین کہ نور محمدی نے رحم آمنہ مین قرار پایا برگزیدہ خالق بہترین امتون پر مبعوث ہوگا خوشا نصیب اوس امت کی کہ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم سا جسکا پیغمبر ہوا اور خازن بہشت کو حکم ہوا کہ دروازے فردوس برین کی کھولو اور عالم کو بخور و روائح معطر کری اور جمیع طبقات سموات اور بقاع
زمین کو بشارت دی کہ آجکی رات نور محمدی صلی اللہ علیہ والہ وسلم شکم مادر مین آیا **مروی ہے** کہ جس رات نور محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم جاگزین بطن
والدہ ہوا اوس رات کی صبح کو تمام بت روی زمین کی واژگون ہوی اور شیاطین کو آسمان سی ممنوع ہوی اور تخت بادشاہون بت بہت کی الٹ
گیے ابن عباس سی منقول ہی کہ حق تعالی نی اوس رات چارپایون روی زمین کو گویا کیا اور سب نی کہا بخداے کعبہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی نطفہ
انکا شکم مادر مین آیا اور یہ شخص چراغ اہل روی زمین ہی اور بہترین امت پر مبعوث ہوگا اور اس رات وحوش و طیور آپسمین بشارت دیتے **اور**
اسیطرح اہل دریا ایک دوسرے کو خوشخبری سناتی اور کہتی تھے کہ وہ وقت آیا کہ ابو القاسم پیدا ہوگا **روایت ہی** کہ اوس رات تخت ابلیس کہ درمیان زمین
و آسمان کی ہوا پر معلق تھا نگون سار ہوا اور وہ مردود چالیس رات دن جبل بوقبیس پر بحالت اضطراب و عذاب شدید مبتلا ہوکر واویلا کرتا اور
وامصیبتا کہتا رہا **اور** کہتے ہین کہ شیطان پر ایک فرشتہ موکل تھا اوسکو اوس فرشتہ نی قعر دریا مین غوطہ دیا یہانتک شیطان کا کالا ہوگیا اور جب
غم و اندوہ اوسپر زیادہ از حد گذرا اوسکی ذریت نی جمع ہوکر سبب اس الم و مصیبت کا پوچھا شیطان نی کہا کیا پوچھتے ہو ایسی خرابی ہوئی کہ ہرگز کبھی نہوئی
تہی کہا کیا ماجرا ہی تب اونی حال مفصل بیان کیا کہ آجکی رات آمنہ نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی آخر الزمان سی حاملہ ہوئی عزت دنیا و آخرت کی اوسکے
ساتھ ہی ایسا شخص اب پیدا ہوتا ہی کہ جسکے سبب سی پرستش لات و منات اور عزی و ہبل کی موقوف ہوگی اور ساری بتونکو توڑیگا اور سب دینونکو
منسوخ اور شرک و کفر اور زنا اور قمار بازی اور شراب خواریکو حرام کریگا اور ہمارا جانا آسمان پر اخبار غیبی کی سننے کیواسطے بھی موقوف ہوا ہی اور وقت
صعود حکم ہوا ہی کہ شہاب ثاقب یعنی انگاری تیر پھینکین اور علم کہانت جو ہماری طرف سی عالم مین جاری تھا بسبب موقوفی آمد و رفت بالائی آسمان بالکل
جاتا رہا اور تمام عالم عدل و انصاف سی معمور اور آیندہ ہماری اغوا کی ہاتھ ظلم اور جور کا کہ غرہ ہون پر دراز ہوتا تھا کوتاہ ہوگا اور تمام زمین مساجد
اور عبادت حق سے آباد ہوگی اور آثار ایمان و اسلام سی سب خلقت دل شاد ہوگی اور نیک باتو کا روز بروز کمال ہوگا اور بری کامون کا ہردم
زوال کتب معتبرہ مثل روضۃ الاحباب و مدارج النبوۃ مین مرقوم ہی کہ جمہور اہل سیر اور تواریخ متفق ہین اس امر پر کہ حضرت خاتم الرسالت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مہینے ربیع الاول مین پیدا ہوئی اور بعض علما بھی اس قول پر دعوی اتفاق رکھتے ہین لیکن بعضے کہتے ہین کہ ولادت باسعادت حضرت کی
ماہ مبارک رمضان مین ہوئی ہی **اور** دلیل اس طائفہ کی یہ ہی کہ علوق نطفہ محمدیہ کا رحم آمنہ مین ایام حج مین عشیہ عرفہ یا اوسط ایام تشریق مین

واقع ہوا اور باتفاق اہل سیر و تواریخ ثابت ہی کہ مدت حمل حضرت کی نو مہینے کی پوری تھی بلا کم و زیاد اس حساب سی ماہ نہم رمضان ہوتا ہی مگر اصح ربیع الاول ہے صاحب روضۃ الاحباب نے ان دو قول مختلف مین تطبیق یون دی ہی کہ کفار نسی یعنی تاخیر و تقدیم ماہہای حرام مین کرتے تھے اور اس سبب سے وقت حج اوقات مختلف مین ہوتا تھا اور تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ بموجب احکام شرعی ہمیشہ ایک برس بارہ مہینے کا ہوتا ہی پورا اور شریعت ابراہیمی مین چار مہینے حرام ذیقعدہ ذی الحجہ و محرم و رجب مقرر تھے اور ان مہینون مین جنگ و جدال ممنوع تھا لوگ واسطے حج و عمرہ کی دور و نزدیک سے بے خوف و خطر آمد و رفت کرتے الا کفار نے یہہ گمراہی اختیار کی تھی کہ اگر لڑنا انکو ان ماہہای ممنوعہ مین منظور ہوتا تو حیلہ کرکے انکی تبدیل مین یعنی کبھی مقدم کرتے صفر کو محرم پر اور کبھی موخر کرتے ذیقعدہ کو ذی الحجہ پر چنانچہ خدا تعالی سورہ توبہ مین فرماتا ہی آیت انما النسئ زیادۃ فی الکفر یعنی سوا اسکے نہین کہ آگی پیچھے کر لینا زیادتی بیچ کفر کی یعنی یہہ مہینے ہٹا دینا تو سو بڑھی بات ہے کفر کے عہد مین پس نظر برین تقدیم و تاخیر ماہہای حرام احتمال ہی کہ سال ولادت حضرت مین حج ماہ جمادی الاخری مین واقع ہوا ہو اس تقدیر پر ربیع الاول مین نو مہینے پوری ہوتے ہین اور تاریخ مین بھی اختلاف ہی بعضون نے کہا بارہوین ربیع الاول اور بعضون نے دوسری اور بعضے کہتے ہین آٹھوین اور بعضے دسوین لیکن قول اول یعنی بارہوین اشہر و اکثر ہے اور عمل اہل مکہ اب تک اسی تاریخ پر ہی چنانچہ بارہوین شب کو زیارت موضع ولادت شریف کی کرتے ہین اور اسی رات کو مولود پڑھتے ہین اور سب وضیع و شریف آداب مولد بجا لاتے ہین یہہ بات مدارج النبوۃ مین مذکور ہے اور روضۃ الاحباب مین لکھا ہی کہ تولد پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ کا مکہ مین اوس مکان مین ہی کہ مشہور بسرای محمد بن یوسف نزار ہی اوس عمارت کی اب تک زیارت کرتے ہین اور اوس مقام کو متبرک جانتے ہین اور وہ سرای ایک کوچہ مین واقع ہی کہ اوسکو زقاق المولد کہتے ہین اور وہ کوچہ ایک شعب مین ہی کہ مشہور بشعب بنی ہاشم ہے مدارج النبوۃ اور روضۃ الاحباب مین منقول ہی کہ عادت اہل مکہ کی اب تک زیارت اوس مقام کی اور عمل آداب دیگر مثل خواندن مولود وغیرہ ہی پس جو کہ معمول اصاغر و اکابر حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا و تعظیما ہو صحیح و مستند ہی اور روضۃ الاحباب مین لکھا ہے کہ پیشتر از انکہ آمنہ حاملہ ہون پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے قریش بلای قحط و خشک سالی مین مبتلا تھے چنانچہ درخت انکی باغون کی خشک اور چارپائی لاغر ہو گئی تھی جسوقت یہہ حاملہ ہوئین مینہہ خوب برسا اور نہرین جاری اور درخت سرسبز و شاداب ہوی حق تعالی نے برکت قدوم پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر بسیار قریش پر ارزانی فرمائی چنانچہ وہ سال بسنۃ الفتح مشہور رہا اور آمنہ سے روایت ہی کہ جسوقت یہہ حاملہ ہوئین تو کچھ ثقل اور بوجھ کہ عورتونکو مدت حمل مین ہوتا ہی انکو اصلا محسوس نہ تھا اور کچھ آثار حمل معلوم نہ تھی بعد اسکے جب چھہ مہینے گذری درمیان خواب و بیداری کی کوئی شخص مجھسے کہتا تھا کہ کون تیری پیٹ مین ہی اور کس سے تو حاملہ ہوئی ہی سنکے کہا مین نہین جانتی ہون وہ شخص کہنے لگا کہ تو حاملہ ہوئی ہے سید اور پیغمبر اس امت سے چنانچہ اوس روز سے مجکو یقین ہوا کہ مین حاملہ ہون اور جب زمان ولادت نزدیک ہوا وہ ہی شخص پھر نظر آیا اور آکے مجھسے کہا کہ تو کہہ عربی اعیذہ بالصمد الواحد من شر کل حاسد یعنی پناہ پکڑتی ہون اور سونپتی ہون مین اوسکو صمد و احد کو شر ہر حاسد سے اور محمد نام

بہی رکہا اور نام اسکا توریت مین اور انجیل مین احمد ہی اور قرآن مین محمد اہل آسمان اور زمین کی حمد و ثنا اسکی کرینگے **اور** آمنہ کا قول ہی کہ جبتک حضرت میرے پیٹ مین تہے مینے خواب مین دیکہا کہ ایک نور مجہسے نکلا کہ تمام عالم اوس سے روشن ہوا اور اسقدر روشنی ہوئی کہ محل بصرہ کے مضافات شہر شام سے مین نے اونہین دیکہے **اور** اہل تاریخ لکہتے ہین کہ سوائے آنحضرت کی آمنہ حاملہ نہین ہوئین اور کوئی اور لڑکا اونسے سوا حضرت کے پیدا نہین ہوا محمد بن اسحاق سے روایت ہی کہ حضرت انکے پیٹ مین تہے کہ عبداللہ نے وفات پائی **اور** بعضے کہتے ہین دو مہینہ کے تہے۔ مدارج النبوت مین مرقوم ہے کہ یہ قول اصح اقوال ہی وفات عبداللہ کی مدینہ مین ہوئی قریش کے ساتہ ملک تجارت کو گئے تہے جب یثرب مین داخل ہوئے بیمار ہوئے عبدالمطلب نے بیماری کی سنکر اپنے فرزند اکبر حارث کو اونکے لینے کیواسطے مدینہ کو بہیجا اور یہ اوسکے پہونچنے سے پہلے وفات پاچکے تہے۔ عبداللہ ابن عباس سے روایت ہی کہ جب عبداللہ نے وفات پائی فرشتون نے کہا ربنا یتیم ہو پیغمبر اور حبیب تیرا حق تعالی نے فرشتون کے جواب مین فرمایا مین حافظ اور نصیر اور کفیل اوسکا ہون درود اور سلام اوسپر بہیجو **اور** برکات اوسکے تمہین چاہو اور دعا کرو۔ مولد بن جوزی محدث نے لکہا ہی کہ جسوقت آمنہ کو درد زہ پیدا ہوا تنہائی سے گہبرا کے خدا کی جناب مین رجوع کی اور کہنے لگی کہ کاش بیبیان عبد مناف کی اسوقت میری پاس ہوتین۔ یہ کہتی ہی تہین کہ کیا دیکہتی ہین کہ عورتین خوبصورت کہ بال اونکے سیاہ اور سرخ رخسارے تہے اسقدر حاضر ہوئین کہ سارا گہر بہر گیا اور وہ عورتین کہتی تہین کہ ہم حورین ہین حق تعالے نے بہشت سے تمہاری خدمت کیواسطے ہمکو بہیجا ہی اور ہم سب تیرے فدا ہین **اور** عثمان بن ابی العاص اپنی مان فاطمہ بنت عبداللہ ثقفی سے روایت کرتا ہی کہ جسوقت آمنہ کو آثار وضع حمل ظاہر ہوئے مین اونکے پاس حاضر تہی اتفاقا اوسوقت نظر کی مینے طرف آسمان کی کیا دیکہتی ہون کہ تارے میل جانب زمین کرتے ہین یہانتک کہ زمین پر گر پڑینگے **اور** روایت ہی کہ تارے ایسے نزدیک ہوئے تہے کہ مین خیال کرتی تہی کہ میرے سر پر گر پڑینگے **اور** آمنہ سے روایت ہی کہ وقت درد زہ کی اور قریب زمان ولادت ایک آواز دہشتناک سنی گئی کہ جسکے سننے سے خوف اور ترس نہایت مجکو معلوم ہوا پہر دیکہا مینے ایک مرغ سفید پیدا ہوا اور اوسنے اپنے بازو میرے پیٹ سے ملے وہ خوف اور ترس مجہسے دور ہوا پہر وہ مرغ ایک جوان نرم اور نازک اور خوش شکل ہوگیا اور اوسکے ہاتہ مین ایک پیالہ شراب طہور کا تہا سفید زیادہ دودہ سے اوسکو میرے ہاتہ مین دیا اور کہا کہ پی مینے پیا تو اوسکا مزا اچہا شہد سے تہا پہر کہا کہ سیر ہو کے پی مینے اور پیا پہر کہا کہ خوب سیر ہو کے پی پہر مینے خوب سیر ہو کے پیا پہر اوسنے میرے پیٹ کیطرف ہاتہ پہیلایا اور اوسکو ملنے لگا اور کہنے لگا اظہر یا سید المرسلین اظہر یا سید العلمین اظہر یا خاتم النبیین اظہر یا رحمۃ للعلمین اظہر یا نبی اللہ اظہر یا رسول اللہ اظہر یا خیر خلق اللہ اظہر یا قرۃ عین ابراہیم اظہر یا محمد ابن عبداللہ فظہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کالبدر المنیر۔ چنانچہ بارہوین تاریخ ربیع الاول کی صبح صادق کیوقت کہ روز دوشنبہ تہا آنحضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے

فصل دوسری بیچ فضائل اور شمائل آنحضرت کے ہین۔ مدارج النبوت وغیرہ کتابون سیرہ مین لکہا ہی کہ ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارہوین ربیع الاول کے روز دوشنبہ وقت صبح صادق قبل از طلوع آفتاب [illegible]

اور مواہب لدنیہ سے منقول ہے کہ مولد سب غیرہ دن کا ہی وقت ہی اور ارباب تنجیم ساعت ولادت حضرتؐ کو اسعد ساعات کہتے ہین اور حق یہہ ہے
کہ حضرت مشرف بزمان نہین ہین بلکہ زمان کو شرف آپ کی ولادت سی ہے اور یہی سبب ہی کہ ولادت شریف حضرتؐ کی اون مہینون مین کہ مشہور
بکرامت اور برکت ہین جیسے محرم اور رجب اور رمضان واقع نہوی اور ایام مین اگرچہ جمعہ افضل ہے کہ پیدائش حضرت آدمؑ کی اسی دن مین ہی اور اسدن مین
بالاتفاق ایک ساعت ہی کہ جو کوئی اوسمین دعا مانگے قبول ہو لیکن باین ہمہ کرامت یہہ بہی برابری یوم ولادت حضرت کا کہ روز دوشنبہ تہا نہین کرتا
چنانچہ بلاحظہ شرف اور کرامت ولادت شریف اس دن مین روزہ رکہنا مستحب ہے حدیث مین آیا ہی کہ حضرت دوشنبہ کے دن اکثر روزہ رکہتے تہے اور اسکے
سبب سے جو پوچہا تو فرمایا کہ مین پیدا ہوا ہون اسدن اور نازل ہوئی وحی مجہپر اسدن مین علمای کرام نے اس حدیث سی تعین مولد شریف اور بیان
فضائل اور سائر آداب کو معمول اہل حرمین شریفین کا ہی استنباط کی ہی عبد اللہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہی کہ قریب مکہ کے ایک موضع ہے
کہ اوسکو وادی فاطمہ کہتے ہین اوسمین ایک راہب تہا کہ نام اوسکا عیص تہا وہ کہتا تہا اہل مکہ سی کہ پیدا ہوگا تم مین ایک مولود مسعود کہ اطاعت
کرینگے اوسکی تمام قبائل عرب اور مالک ہوگا عجم کا ہی اور یہی زمانہ اوسکی پیدائش کا ہی اور اوس وقت مین جو لڑکا مکہ مین پیدا ہوتا تہا اوسکا احوال
کو پوچہتا تہا جسدن حضرتؐ پیدا ہوئے عبد المطلب اوس راہب کے پاس گئے اور خبر آپکی ولادت کی بیان کی عیص بولا کہ یہہ وہی لڑکا ہی جسکو مین
کہتا تہا نام اوسکا کیا رکہا عبد المطلب نے کہا محمدؐ عیص بولا کہ قسم ہی خدا کی تحقیق جانتا تہا مین تمہاری درمیان وجود اس مولود کا تین خصلتون سے
کہ مین اونکو پہچانتا ہون ایک طلوع اوسکے ستارہ کا رات مین۔ دوسری ولادت اوسکی دوشنبہ کے دن تیسری نام اوسکا محمدؐ ہے۔ ابونعیم نے حسان
بن ثابت سے روایت کی ہے کہ مین وقت ولادت حضرت کے سات یا آٹہہ برس کا مدینہ مین تہا سنا مینے کہ صبح کو ایک یہودی پکارتا تہا اپنی قوم کو قوم نے کہا کیا
ہوا ہی تجکو کہ فریاد کرتا ہی اور ہمکو بلاتا ہی بولا کہ طلع اللیلۃ نجم احمد یعنی طالع کیا اللہ نے آجکی رات ستارہ احمدؐ کا جب حضرت مدینہ مین تشریف لائے
اوسکو یاد کیا پہر حساب لگایا تو وہی رات آپکی ولادت کی تہی کہ اوس یہودی نے خبر دی تہی مدارج النبوۃ مین مسطور ہی کہ احادیث صحیحہ مین آمنہ سے
روایت ہی کہ دیکہا مینے شب وضع حمل مین ایک نور کہ روشن ہوئے اوس سے قصور شام کے اور عبد الرحمن بن عوف اپنی مان سے کہ شفا اوسکا
نام ہی روایت کرتا ہی کہ جسوقت حضرت پیدا ہوئے میرے ہاتہہ مین آئے سنا مینے کہ کوئی کہتا تہا یرحمک اللہ یعنی رحمت کرے تجکو خدا اور روشن ہوا مشرق
سے مغرب تک کہ دیکہا مینے قصور شام کو اوس روشنی مین اور آمنہ سے روایت ہی کہ جب مجکو درد زہ پیدا ہوا مین اکیلی گہر مین تہی اور عبد المطلب
طواف خانہ کعبہ مین ایک آواز بلند میرے کان مین آئی کہ اوسکے سننے سے مجکو خوف معلوم ہوا پہر دیکہا مینے کہ مرغ سفید اپنے بازو میرے دل پر ملتا ہی مگر وہ خوف
جاتا رہا پہر دیکہا مینے نور بلند اور دیکہین اپنے پاس عورتین بلند قامت مانند درخت خرما کے گویا بیٹیان عبد مناف کی ہین تعجب کیا مینے کہ یہہ کہان
سے پیدا ہوئین ایک بولی مین آسیہ جورو فرعون کی ہون دوسری نے کہا مین مریم بیٹی عمران کی ہون اور یہہ عورتین حور بہشتی ہین اور

آمنہ سے روایت ہی کہ جب حضرت پیدا ہوی چار عورتین آسمان سی اوتری ہین اونکو دیکہہ کر ڈری اور کہا تمنے کون ہو تم کہ ایسی عورتین نہین ہو
اونہون نی کہا کہ ای آمنہ تم نڈرو اور خوف نکرو۔ ایک بولی کہ مین حوا ام البشر ہون۔ دوسری نی کہا مین سارا والدہ اسحق ہون۔ تیسری کو بولی
کہ مین ہاجرہ مادر اسماعیل ہون۔ چوتھی کہنے لگی کہ مین آسیا بنت مزاحم ہون حوا کی پاس طبق سونیکا تہا اور سارا کی پاس ابریق نقرہ اور اوسمین آب کوثر
اور ہاجرہ کی پاس عطر تہا بہشت کا اور آسیہ کی پاس مندیل سبز تہی حضرت کو غسل دیکر آمنہ کی گود مین دیا پہر حضرت نی سجدہ کیا اور کہا یا رب ہبلی امتی
ای پروردگار بخش تو واسطے میرے امت میری کو آواز آئی حق تعالی کی طرف سی و عزتک امتک باعلی ہمتک بخشا مینے تیری امت کو بسبب بڑی ہمت تیری کے
اور پہر فرمایا حق تعالی نی اشہدوا یا ملائکتی ان حبیبی لا ینسی امتہ عند الولادۃ فکیف ینساہا یوم القیمۃ گواہ رہو ای فرشتو میری کہ دوست میرا نہ بہولا
اپنی امت کو وقت ولادت کی پہر کیونکر بہولیگا اپنی امت کو دن قیامت کی **کتب سیر مین** آمنہ سے روایت ہی کہ جب حضرت پیدا ہوی سجدہ کیا اور انگشت
تسبیح آسمان کی طرف اوٹہائی جیسے کوئی عاجزی کرتا ہی پہر آمنہ کہتی ہین کہ مینے دیکہا کہ ایک پارہ ابر سفید آسمان سے اترا اور حضرت کو لپیٹ کر اوٹہا لیگیا
اور میری سامنی سے غایب ہوگیا سنتی ہون کہ منادی ندا کرتا ہی کہ اونکو بطرف مشرق اور مغرب زمین کی پہراؤ اور ارواح انبیا مین رکہو تا اونکی روح
مین دعای برکت کرین اور جامہ ملت حنفیہ کا پہناؤ اور حضرت ابراہیم پر عرض کرو اور دریا اور صحرا پر گذراؤ تا اونکا نام اور صفت پہچانین اور تحقیق
نام اونکا ماحی ہی یعنی مٹانیوالی کفر کا اور شرک اور بدعت کا **اور** ایک حدیث مین آیا ہی کہ آمنہ کہتی ہین کہ جب حضرت پیدا ہوی دیکہا مینے کہ ایک ابر
بزرگ نورانی ہے کہ سنتی جاتی ہی اوسمین آواز گہوڑونکی اور کانپنا بازوکا اور باتین آدمیونکی پہر چہپا لیا اوس ابرنی حضرت کو اور غایب ہوے
میری نظر سے **پہر** سنا مینے کہ گوینده کہتا تہا سیر کراؤ محمد کو تمام زمین کی اور عرض کرو اونکو روحانیات پر اور انس اور جن و ملائک پر اور عرض
کرو طیور و وحوش پر اور دو اونکو کلید نبوت اور نصرت کی اور کلید خزانہ عالم کی اور دو اونکو خلافت اور صفوت اور خلق آدم **اور** معرفت شیث
اور شجاعت اور شکر نوح **اور** خلت ابراہیم **اور** لسان اسمعیل **اور** رضای اسحق **اور** فصاحت صالح **اور** حکمت لوط **اور** بشارت یعقوب
اور جمال یوسف **اور** کلام اور قوت موسی **اور** تحمل ہارون **اور** صبر ایوب **اور** صوت داؤد **اور** عبادت یونس **اور** جہاد یوشع
اور عصمت یحیی **اور** حکمت لقمان **اور** حب دانیال **اور** وقار الیاس **اور** زہد و کرم عیسی **اور** غوطہ دو اونکو دریای اخلاق سب
پیغمبرونمین الغرض جو جو کمال اور خوبی ہر نبی مین تہی سو سب آپکی ذات بابرکات مین جمع ہوئین **رباعی** خط سبز و لب لعل و رخ زیبا داری ٭
حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری ٭ خوبی شکل و شمائل حرکات و سکنات ٭ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ٭ پہر آمنہ کہتی ہی کہ ایکدم ہوا
وہ ابر اور لپیٹا حضرت کو پارہ حریر سبز مین اوس حریر سی مانند پانی چشمہ کی پسینا ٹپکتا تہا **اور** ایک روایت مین یہہ ہی کہ آمنہ کہتی ہین کہ بعد ایک ساعت
کی حضرت کو پہر لای ایک جامہ سفید صوف مین لپٹی ہوی تہے اور گوینده کہتا تہا کیا خوب ظفر پکڑی محمد نی تمام دنیا پر یہانتک کہ باقی نرہی کوئی مخلوق اہل

نیا سے ماہیہ کو دوالی آپ سے بند مین اور مطلع اور شقاداپ کا ہو پھر آمنہ کہتی ہین کہ دیکھا مینے حضرتؐ کو گویا ماہ شب چہاردہم ہین اور بوے مشک
اذفر کی آپ کے بدن سے آتی ہے اور دیکھا مینے تین آدمیونکو ایک کے ہاتھہ مین ابریق چاندیکا۔ دوسریکے ہاتھہ مین طشت زمردکا
تیسریکے پاس حریر سفید تہا پھر نکالی ایک انگشتری کہ اوسکے نظارۂ صفا مین ابصار ناظرین کے خیرہ و حیران ہووین پھر دہویا حضرت کو
سات بار اور مہر کی درمیان شانہ کے اوس انگوٹھی سے اور لپیٹا آپکو اوس حریر مین اور لاے اپنی بازو مین اور رکہا ایکساعت پھر مجکو
سونپا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ اوس طشت زمرد کی چار گوشہ تہی ہر گوشہ مین موتی ابدار لگے تہی اوس حال مین گوینده نے کہا یہ دنیا
ہے مشرق اور مغرب اور بر و بحر اوسکا دست خدا کی ہر گوشہ سے اسکے جو چاہیے سو لے حضرت نے ہاتھہ بیچ طشت کی رکہا غیب سے آواز آئی کہ بخداے
کعبہ اسنے کعبہ کو اختیار کیا کہ حق تعالی نے اوسکو قبلہ نماز اور مولد مبارک اوسکا مقرر کیا۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ہے کہ وہ شخص رضوان اور
داروغہ بہشت تہا اور آمنہ سے مروی ہے کہ ایکساعت کے بعد جب آپکو پرون کے تلے سے نکالا اور اونکے کان مین چند باتین کہین کہ مین کچہہ نسمجہی پھر
درمیان دونو آنکہون کے بوسہ دیکر کہا بشارت ہو تجکو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ علم سب پیغمبرونکا تجکو دیا اور علم اور شجاعت اور
سخاوت اور سب اخلاق تیرے سب سے زیادہ ہین اور کنجیان خزانہ مدد کی تیری ہاتھہ مین ہین اور ہیبت اور عظمت تیری آدمیون کے
دل مین اسقدر ڈالی ہے کہ کوئی شخص ذکر تیرا نسنے گا مگر وہ مغلوب خوف و ترس ہوگا اگرچہ تجکو ندیکہے گا پھر آمنہ کہتی ہین بعد اسکے اوس
شخص کو مینے دیکہا کہ اوسنے منہ اپنا حضرت کے مونہہ پر رکہا جیسے کبوتر اپنے بچہ کو یہ اتا ہے اور مین دیکہتی تہی کہ حضرتؐ اپنی اونگلی سے اشارہ
کرتے تہے اور طلب زیادت فرماتے تہے اور عبد المطلب سے منقول ہے کہ مین شب ولادت حضرتؐ کی خانہ کعبہ مین تہا وقت نیم شب کیا دیکہتا
ہون کہ چارون گوشہ دیوار خانہ کعبہ کے بمقام ابراہیم مائل ہوے اور سجدہ کیا اور آواز تکبیر اونسے بلند ہوئی کہ اللہ اکبر اللہ اکبر
رب محمد ن المصطفی الان قد طہرنی ربی من انجاس الاصنام وارجاس المشرکین یعنی اللہ اکبر اللہ اکبر پروردگار محمد مصطفیٰؐ کا تحقیق
پاک کیا مجکو میرے رب نے ناپاکی بتون سے اور پلیدی مشرکون سے اور بت کہ پیرامون خانہ کعبہ تہے پارہ پارہ ہوے اور
کلان تر سب بتونکا کہ نام اوسکا ہبل تہا مونہہ کے بل گر پڑا اور آواز آئی آمنہ سے محمدؐ پیدا ہوئے اور سحاب رحمت اور طشت
فردوس سے آیا کہ اونکو دہووین عبد المطلب کہتے ہین یہ جو مینے دیکہا اپنی آنکہونکو ملنے لگا کہ یہہ خواب ہے یا بیداری جب تامل کیا معلوم ہوا
کہ مین جاگتا ہون اور جو کچہہ دیکہا سو بیداری مین دیکہا۔ بعد اسکے یہ خانہ کعبہ سے متوجہ خانہ آمنہ ہوئے دروازہ بند پایا پکارا کہ ای آمنہ
دروازہ کہولو۔ انہون نے کہولا۔ عبد المطلب کہتے ہین کہ جب دروازہ کہولا پہلی نگاہ میری موضع نور محمدیؐ کی آمنہ کی مونہہ پر پڑی سو اثر اوس نور کا انکی چہرہ
مین ندیکہا بیطاقت ہوا اور کہا وہ تخشا ای آمنہ وہ نور کیا ہوا آمنہ بولی کہ میرے فرزند پیدا ہوا ہے مینے کہا میرے پاس لاؤ کہ اوسکو دیکہون

نور اوسکے جمال باکمال سے منور ہون ۔ آمنہ نے جوب دیا کہ ابھی آپ اوسکو نہ دیکھ سکینگے اونہون نے کہا کیا سبب آمنہ نے یہہ قصہ کہا کہ جسوقت
حضرت پیدا ہوی ایک شخص میری پاس آیا کہ قد اوسکا مانند درخت خرمی کے تہا کہہ گیا ہی کہ اس لڑکی کو گہر سے باہر نہ نکالنا او تین دن تک کسی آدمی کو
دکہانا مجکو سنکر غصہ آیا اور تلوار کہینچکے کہنے لگا کہ اوس فرزند دلبند کو جلد دکہاو نہین تو تمکو یا آپ کو ہلاک کرتا ہون ۔ جب آمنہ نے یہہ حال میرا دیکہا
لا کہا کہ فلانے مکان مین ہی جا کے دیکہو مینے قصد اوس مکان کا کیا اندر سے ایک شخص نہایت باعظمت و ہیبت ظاہر ہوا کہ اسطرحکا شخص مینے کبہی نہین دیکہا
تہا شمشیر برہنہ اوسکے ہاتہ مین مجہپر حملہ کیا اور کہا تکلتک یعنی رو وی تجکو تیری ماں کہان آتا ہی ۔ مینے جواب دیا کہ گہر مین آتا ہون اپنے فرزند کے
دیکہنے کو وہ شخص بولا اولٹے پاؤن پہر جا کہ جتنے فرشتے مقرب بارگاہ صمدی اوسکی زیارت سے مشرف ہولین گے کوئی بنی آدم اوسکو نہ دیکہیگا ۔
عبد المطلب کہتے ہین کہ اوس وقت لرزہ میری بدن پر طاری ہوا اور ہاتہ سے میری تلوار گر پڑی اور مین باہر آیا کہ قریش کو اس حال سے آگاہ کرون
دلیکن ہرچند چاہا کہ اس حال کی تقریر کرون ہرگز طاقت گویائی نہ پائی کہ اسبات کو بیان کرون ۔ القصہ بعد تین دن کی جب حضرت کو دیکہا
نہایت خوش ہوا اور اوٹہا کے خانہ کعبہ مین لیگیا اور حق تعالی کی پناہ مین سونپا او محمد نام رکہا اور دروازۂ کعبہ پر کہڑے ہوکر شکر خدا تعالی کا بجالائے
پہر انکو وہان سے لاکر آمنہ کو سپرد کیا اور باب محافظت مین نہایت تاکید کی اور کہا میری اس فرزند کی بڑی شان ہوگی **منقول ہے**
کہ جسوقت حضرت پیدا ہوے اثر نجاست مثل خون وغیرہ حضرت کے بدن مطہر پر نہ تہا اور ستر بلباس نور تہی کسی کی نظر آپ کی ستر عورت پر نہ پڑی اور جب
ماں کے پیٹ سے زمین پر آئے سجدہ کیا اور ربا واز بلند کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ انا محمد رسول اللہ اور جب دائی نے قصد نہلانیکا کیا حضرت نے کہا غسل
دیا گیا ہون مین آب رحمت سے تہا مین پہلے ہی سے طاہر اور پیدا ہوا ہون مین طاہر **او**ر صفیہ حضرت کی پہوپہی سے روایت ہے کہ حضرت کی تولد کے
بعد ایسا نور پیدا ہوا کہ اوسکی روشنی مین کئی چیزین عجیب وغریب مینے دیکہین پہلے حضرت نے سجدہ کیا اور امتی امتی کہا دوسرے جسوقت پیدا ہوے آنحضرت کا نور
چراغ پر کے نور پر غالب تہا تیسرے مینے چاہا کہ آپکو غسل دون غیب سے آواز آئی کہ ہمنے اسکو شستہ اور پاک بیجا ہے **او**ر جمہور اہل سیر متفق ہین اسبات پر
کہ حضرت مختون اور مقطوع السرہ پیدا ہوے یعنے ختنہ کیے ہوے اور آنول نال کٹی ہوی **او**ر انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ پیدا ہوا مین مختون اور نہ دیکہا کسینے میری ستر عورت کو **او**ر لکہا ہی کہ حکمت اسمین یہہ بہی تہی کہ کوئی مخلوق اس محبوب خدا کی زیب وزینت دینے مین
شریک نہو ۔ بالجملہ جس قدر آیات اور آثار کہ وقت ولادت حضرت کے ظاہر ہوئے زیادہ اوس سے ہین کہ حیطہ شمار مین آئین بعضے اونمین سے یہہ تہی کہ مختصر
بیان آئی **او**ر از انجملہ اشہر آثار سے یہہ ہے کہ آپکی تولد کے وقت محل نوشیروان کا ہل گیا اور چودہ کنگورے گر پڑے یہہ اشارہ اس امر کا تہا کہ اوسکی
اولاد مین چودہ آدمیون کی بادشاہی رہیگی سو وہی ہوا کہ دس برس تک سلسلہ سلطنت اوسکے خاندان مین رہا باقی تا زمان خلافت امیر المومنین
حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ اوسکی اولاد کی بادشاہی رہی اور چودہ تخت نشین سے اوسکی اولاد مین زیادہ نہوے یہہ مدارج النبوت مین

سواہب لدنیہ سے منقول ہی **اور** صاحب روضۃ الاحباب نی نقل کی ہی کہ تا زمان خلافت امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ زمانہ بادشاہی اولاد نوشیروان کا رہا **اور از انجملہ** یہہ ہی کہ دریاچہ ساوہ خشک ہوا اور جنگل سماوہ مین کہ رودخانہ خشک ہزار برس سی تھا اوس سی پانی جاری ہوا اسمین یہہ اشارہ تھا کہ انہار کفر کی خشک ہو جاوینگی اور دریا اسلام کی جاری رہینگی **اور از انجملہ** یہہ ہی کہ آتشکدہ فارس کہ ہزار برس سی گرم تھا آگ اوسکی بجھہ گئی اور بازار آتش پرستونکا سرد ہوا جب ایسی سوانح بروی کار آی تو کسری کہ فرمان روای ملک فارس تھا گہبرایا اور نہایت خائف اور ترسان ہوا و لیکن ازروی حزم و احتیاط کہ لازمہ مراسم سلطنت تھا خوف مکنونہ ضمیر کو کسی سی نہ کہا اتفاقاً اونہین ایام مین قاضی القضات ہسکی وقت نی کہ سردار موبدان تھا خواب دیکھا کہ شتر شد سرکش عربی گہوڑونکو کہینچتے ہین یہانتک کہ دجلہ سی گذر گئی اور بلاد مین منتشر ہوی اور موبدون نی تعبیر اوسکی خواب کی یہہ کہی۔ کہ بلاد عرب مین ایسا حادثہ ہوگا اوسکے سبب ملک عجم منہزم اور مغلوب ہو جاوی نوشیروان نی دریافت اس حال کی واسطی اپنی آدمی کاہنون کی پاس بہیجی خصوصاً سطیح کی پاس کہ علم کہانت مین یکتائی روزگار تھا اور اپنا نظیر و عدیل اس علم مین نہ رکہتا تھا اور حال اوس شخص کا نہایت عجیب و غریب تھا کہ سانپ ساند کو رہوا القصہ کسری نی عبد المسیح کو سطیح کی پاس بہیجا جسوقت رسول کسری وہان پہونچا اوسکو سکرات موت مین پایا وقت ملاقات بعد عرض سلام ابلاغ تحیت نوشیروان کیا سطیح نی جواب نہ دیا عبد المسیح نی چند بیت پڑہین کہ مشتمل احوال کسری اور اوسکی سوال پر تہین اوسنی اون بیتون کو سنا جنبش کی اور کہا عبد المسیح آیا ہی بجانب سطیح سوار اوپر شتر واماندہ رفتار کی تحقیق کہ سطیح قریب اوسکی ہی کہ قبر مین داخل ہووی بہ ستادہ ملک بن ساسان یعنی نوشیروان کا بسبب اضطراب اور تزلزل ایوان اور گر پڑنی کنگورونکی اور اطفای آتشکدہ فارسیون کی اور خواب قاضی کی کہ دیکہا ہی اونٹ سرکش عربی گہوڑون کو کہینچتے ہین یہانتک کہ دجلہ سی گذر گی۔ ای عبد المسیح جسوقت کہ پیدا ہو تلاوت یعنی قرآن پڑہنا اور ظاہر صاحب شفیع تقی یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور روان ہو رودخانہ سماوہ اور خشک ہو جاوی دریاچہ ساوہ اور سرد ہو آتشکدہ فارس بابل مقام فرس اور شام مقام سطیح نہو یعنی حکومت فرس کی زمین بابل سی منقطع ہو اور سطیح رخت حیات کا سراچہ دنیا سی باہر لیجاوی اور علم کہانت زمین شام مین نرہی اور چودہ آدمی حکومت کرین مردون اور عورتون سی اوسکی نسل مین اور بعد اسکی شدائد امور پیدا ہون غرض کہ جو کچہہ ہونیوالا تھا سو آیا اسکا کچہ علاج نہین سطیح نی یہہ کلام تمام کیا اور گر پڑا اور مر گیا عبد المسیح نی مراجعت کی اور کسری پاس آکر تمام قصہ بیان کیا اہل تاریخ نی ازروی تحقیق لکہا ہی کہ حق تعالی نی مملکت یزدجرد کہ آخر ملوک فارس تھا ہاتہہ سعد بن وقاص کی فتح فرمائی اور اوسکو ایک آسیابان نی آخر زمان سلطنت امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کی مرو مین قتل کیا

احوال ارضاع شریف صاحب مدارج النبوت نی اسطرح لکہا ہی کہ پہلی حضرت کو ثوبیہ کنیز ابو لہب نی دودہ پلایا اور یہہ کنیز وہی ہی کہ جسنی حضرت کی تولد کی خبر سب سی پہلی ابو لہب کو دی تہی اور اوسنی یہہ بات سنکر فرط خوشی سی ثوبیہ کو آزاد کرکی حکم دیا تہا کہ حضرت کو دودہ پلاوے

حق تعالیٰ نے بدل اس سرور کی ابولہب سے روز ولادت کہ دوشنبہ تھا اس دن کا عذاب قبر اوس سے موقوف کیا لہذا مسلمانونکو اس مقام سے بڑی سند ہے
کہ شب میلاد حضرت کی سرور اور بذل اموال کرنا موجب تخفیف عذاب کا ہوگا یعنی ابولہب کہ کافر قطعی تھا اور قرآن مین سورہ تبت اوسکی حال بد حال مین
نازل ہے اور کیفیت اوسکی شقاوت کی بمقام اوسکی لکھی جاویگی جب حضرت کی تولد کی خوشی کی باعث تخفیف عذاب شدید مین ملی خوشحال مسلمانون کا
کہ حضرت کی میلاد کی سرور مین مسرور ہووین اور موافق مقدور کی طعام اور نقد اور جنس خرچ کرین لیکن چاہیے کہ مجالس مولود شریف کی بدعات اور امور ممنوعہ
محرمہ سے خالی اور پاک ہوون تا موجب حرمان طریقہ اتباع سلف سے ہوا اور راجح ہو کہ اسلام ثویبہ مین اختلاف ہے بعض محدثین اسکو صحابیات سے گنتے ہین
اور کتب سیر مین آیا ہے کہ حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم برعایت حق رضاعت اوسکا اکرام کرتی اور مدینہ سے اوسکی واسطے جامہ و انعام ارسال فرماتی اور وفات اسکی بعد فتح
خیبر کی ہوئی آٹھوین سال ہجرت مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ فتح مین مکہ کو تشریف لائے پوچھا کہ اوسکی خویشون مین سے کوئی ہے کسیکو نپایا اور ثویبہ
نے حمزہ بن عبد المطلب کو بھی دودہ پلایا ہے اس جہت سے درمیان آنحضرت اور انمین اخوت رضاعی ثابت ہے اور مروی ہے کہ سات دن حضرت نے اول اپنی والدہ شریفہ
بی بی آمنہ کا دودہ پیا بعد اسکی چند روز ثویبہ کنیز ابولہب نے دودہ پلایا بعد اسکی یہ سعادت نصیب حلیمہ سعدیہ کو ہوئی اور قصہ حلیمہ سعدیہ کا کتب سیر و مواہب مین بتفصیل
تمام بروایات متعددہ منقول ہے بیان بطریق انتخاب و روضۃ الاحباب و مدارج النبوت سے نقل کیا جاتا ہے کہ مکہ کے سردارونکا یہ معمول تھا کہ اپنی اولاد کو دودہ
پلانیکے لیے اطراف و جوانب کی دائیونکو سپرد کرتی تھے اور اوسمین بہت سے فوائد متوقع تھے منجملہ اوسکی یہ کہ اطراف مکہ مین بسبب صفائی آب و ہوا اور کثرت میوہ کے
نشو و نمای اطفال بخوبی تمام ہوتا تھا اور فصاحت و بلاغت قریش کی زیادہ تر شہرہ مشہور تھی اور خاص مکہ شریف مین یہ معمول تھا کہ قبیلہ بنی سعد
کی عورتین شیردار ہر سال دوبار ربیع و خریف مین شہر مکہ مین آتین اور وہان کی سردارونکی اطفال کو بعد تقرر اجرت دودہ پلاتین اور پرورش کیواسطے
اپنے اپنے گھر لیجاتین عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت پیدا ہوے کل کائنات اور سائر مخلوقات حضرت کو دودہ پلانی اور پرورش
کیواسطے راغب ہوتی تھی اور سبب اس رغبت کا یہ تھا کہ بعد پیدا ہونیکے جب حضرت کو آمنہ کے پاس سے اوٹھا لیجا کر تمام مواضع مشرق اور مغرب مین پھرایا
اوسوقت ایک منادی حق تعالیٰ کیطرف سے ندا کرتا تھا کہ ای گروہ خلائق یہ شخص محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہے خوشحال اون چارپایونکا کہ اوسکو دودہ
پلاوین اور خوشحال اون ہاتہونکا کہ اوسکو پرورش کرین اور خوشحال اون مکانونکا کہ یہ شخص وہان رہے جب یہ ندا خلائق نے سنی سب شیردار
آرزومند دودہ پلانیکی اور سائر مخلوقات آرزومند پرورش کی ہوئی اور ہر ایک عالم مخلوقات سے مانند چرند و پرند ابر و ہوا اور سوا انکی دعوی حقیت اور اولویت
اپنی اپنی کا نسبت دوسری کی کرتا تھا کہ غیب سے آواز آئی کہ تم سب اس خواہش اور آرزو سے باز رہو اور یہ تمنا نکرو کہ یہ سعادت ازلی حلیمہ سعدیہ کی نصیب ہوئی ہے
اور اوس بی بی نیکبخت سے بروایت ابن عباس منقول ہے کہ بحسب اتفاق سال ولادت حضرت کی مین اور ہماری اہل قبیلہ کمال سختی اور مشقت مین
مبتلا تھے اور بسبب قحط سالی کی تردد اور پریشانی اوقات بسر ہوتی تھی اور ایسا ہی حال ہماری ناقہ کا تھا کہ بسبب لاغری کی شیر اوسکا بالکل خشک ہو گیا تھا

ولیکن ان سب تکلیفون پر صبر و شکر کرتی تہے اور نوبت افلاس کی یہانتک پونہچی تہی کہ باوجود حمل مجکو تین دن فاقہ رہا تا انکہ بیٹا پیدا ہوا اور مجکو شدت گرسنگی
سے پا تر درد زہ سے ایسی بیہوشی طاری ہوئی کہ زمین و آسمان مین تفرقہ دشوار تہا اور انکو کثرت گریہ طفل اور شدت گرسنگی سے نیند نہ آتی ایک رات کمال ضعف
اور سستی سے آنکہ میری لگ گئی تو خواب مین کیا دیکہتی ہون کہ ایک آدمی نے مجکو اوٹہا کر حوض آب مین کہ پانی اوسکا دودہ سے سفید تر تہا غوطہ دیا اور مجہسے کہا کہ اسکو
پی کہ دودہ تیرا زیادہ اور خیر و برکت تجکو حاصل ہو اور وہ شخص ترغیب و تحریص کرتا تہا کہ اور پی تجہ خدای عز و جل کی اوس پانی کا ذائقہ شہد سے شیرین تر
اور خوشگوار تہا اوسوقت اوس شخص نے کہا کہ مجکو پہچانتی ہے مینے کہا نہین وہ بولا مین تیرا شکر کی شکل مجسم ہون کہ حالت مشقت مین کرتی تہی۔
ای حلیمہ اب جانب بطحا کے روان ہو کہ تیری روزی وہان کشادہ تر ہوگی اور ایک نور روشن وہان سے اپنے ساتہ لاویگی مگر اس راز کو سب سے مخفی رکہنا پہر
اونے اپنا ہاتہ میرے سینہ پر رکہکر کہا کشادہ کریگا حق تعالی تیرا رزق اور جاری کریگا شیر پس جب مین بیدار ہوئی اپنا حال اور ہی دیکہا نہ وہ گرسنگی باقی
رہی اور خشکی پستانون مین بلکہ ترو تازگی ظاہر و باطن مین پیدا ہوئی اور میرے اہل قبیلہ کی جو سختی اور پریشانی مین اوقات گذرتی تہی بعضے
عورات میرے اصلاح احوال کو دفعتا دیکہکر از روے تعجب استفسار کرنے لگین اور مین جو باعث موجب کتمان راز تہی بجز سکوت کسی سے کچہ نہ کہا القصہ مین
اپنے قبیلہ کی عورتون کے ہمراہ مکہ کو روانہ ہوئی اور جب حوالی بطحا مین پونہچی سنا مینے کہ ہاتف غیب ندا کرتا ہے کہ خبردار اور آگاہ ہو کہ خدای عز و جل نے برکت
مولود قریش سے کہ وہ آفتاب وزرا و ماہتاب شب [illegible] اس برس کو [illegible] فراخت کیا ہے خوشا وقت اون چہاتیون کا کہ اوسکو دودہ پلاوین
ای عورات بنی سعد کی دوڑو اور شتابی کرو تا اوس دولت و سعادت کو پہونچو جسوقت عورتون نے یہ مژدہ سنا باتفاق اپنے شوہرون کے شتاب سوے حرم مکہ
ہوئین لیکن میری مادہ خر کہ بہت ضعیف اور لاغر تہی آہستہ سب کے پیچہے چلتی تہی اور ساتہ کی عورتین آگے جاتی تہین اور مین اپنی مرکب کو بسبب تاکید شوہر ہر چند
ہانکتی تہی مگر طاقت نرکہتا تہا کہ قافلہ سے جا ملے اور اونکے ساتہ چلے اس حالت مین جب و راست سے یہ آواز غیبی میرے کان مین آئی کہ گوینده نے کہا ہنیئا لک یا حلیمہ
خوشا حال تیرا ای حلیمہ ناگاہ شگاف میانہ دو پہاڑ سے ہوا ایک شخص مجہپر ظاہر ہوا کہ قد اوسکا مانند نخل باسق تہا اور اوسکے ہاتہ مین ایک حربہ نور کا تہا میرے
مرکب کی پیٹہ پر مارا اور کہا ای حلیمہ حق تعالی نے تجکو بشارت دی ہے اور مجکو حکم ہوا ہے کہ شیطان اور سرکشونکو تجہسے دور کرون چنانچہ اوسوقت مینے اپنے شوہر سے
کہا کہ تم سنتے ہو جو مین سنتی ہون شوہر نے کہا نہین مگر مین تجکو ہولناک دیکہتا ہون کیا ہے مینے مختصر حال کہا پہر میرے مرکب نے چلنے مین شتابی کی جیسے دو فرسنگ
مکہ رہا وہان مقام کیا شب کو اوس منزل مین مینے یہ خواب دیکہا کہ ایک درخت سبز بہت سی شاخون والے نے میرے سرپر سایہ کیا اور ایک درخت خرما دیکہا کہ انواع
رطب اوسمین لگے تہے اور عورتین بنی سعد کی گرد میرے جمع ہین اور کہتی ہین ای حلیمہ تو ہماری ملکہ ہے اور اوس درخت سے ایک خرما میری گود مین گر پڑا مینے اوٹہا کر
کہا لیا زیادہ تر شہد سے شیرین تہا اور اوسکے ذائقہ کی حلاوت میرے منہ سے نگئی جب تک حضرت میرے پاس رہے لیکن مینے اس واقعہ کو بہی کسی سے ظاہر نکیا اور
اپنے دلمین کہا کہ حق تعالی نے جو چاہا ہے بالیقین ظاہر ہوگا بہر کیف جب مین مکہ مین داخل ہوئی دیکہا کہ عورتین میرے قبیلہ کی مجہسے پہلے وہان پہونچی تہین اونہون نے

اونتنی پھر شیردار ہوگئی ہے کل تک ایک قطرہ شیر کا اوسکی پستانون مین نہ تھا اب دودہ سے بھر گئین چنانچہ اوسکو ہمنی دوہا
اور دودہ پیا اور سیراب ہوئی اور نیند بھر سوئے اور رجہ موجب کہنے آمنہ کی مین کئی دن متوقف رہی ایک شب کیا دیکھتی ہون کہ
آس پاس آپکے تمام نور محیط ہی اور ایک مرد سبزپوش حضرت کے سرہانے کہڑا ہے مینے اپنے شوہر کو چپکے سے بیدار کر کر کہا کہ
اوٹہہ اور دیکہہ جو مین دیکھتی ہون شوہر میرا جاگا اور کہنے لگا کہ اے حلیمہ خاموش رہ اور اپنے راز کو پنہان رکھہ کہ جس روز سے یہ لڑکا
پیدا ہوا ہی احبار یہود کو کہانا پینا گوارا اور آرام و قرار نہین ہی اور ہم اس طفل کے طفیل سے امیدوار فضل و کرم حق تعالی کے ہین القصہ
مین تین دن یا سات دن مکہ مین رہی اور ہر روز عجائب کرشمے اور غرائب سانحے دیکھا کی اور اونکو بی بی آمنہ سے آکر کہا کی اور وہ بھی
مجہسے حکایات عجیب و غریب مدت حمل اور وقت تولد کے بیان فرماتین اور اون اسرار کے پوشیدہ رکھنے کو نہایت تاکید کرتین
آخر آمنہ نے حضرت کو میرے ساتھہ رخصت کیا اور خدا کو سونپا مین آپکو لیکر سب عورتون کے ساتھہ اپنے وطن کو چلی اور حضرت کو
اپنے مرکب کے آگے گود مین بٹہا کر روانہ ہوئی اور وہ مرکب جو ضعیف و لاغر تہا بکمال چستی و چالاکی چلتا تہا یہان تک کہ سب
ساتھہ والون کے مرکبون سے آگے رہتا اس چالاکی مرکب سے سب عورتین قبیلہ کی تعجب کر کے پوچھتی تہین کہ یہہ وہی
مرکب ہے کہ آتے وقت طاقت رفتار اسمین نہ تہی مین کہتی کہ ہان وہی ہی۔ ایکدن مینے سنا کہ وہ مرکب کہتا تہا بخدا کہ میری شان
عظیم ہی اور یہہ بھی سنا کہ وہ کہتا تہا زندہ کیا مجکو پروردگار میرے نے اور فربہی اور توانائی میرے پہیرا ای عورتو تم غافل ہو نہین جانتی ہو کہ
مجہپر خاتم النبیین سید المرسلین حبیب رب العالمین سوار ہی اور سوای اسکے اثنای راہ مین داہنی اور بائین طرف سے آوازین آتی تہین
کہ اے حلیمہ تیری قوم مین بسبب اس لڑکے کے تیری قدر بزرگ ہوئی۔ ایکدن اسی سفر مین جو گلہ گوسپند پر میرا گذر ہوا بکریان
میرے پاس آئین اور کہنے لگین کہ ای حلیمہ تو جانتی ہی کہ یہہ رضیع کون ہی یہہ محمد رسول پروردگار زمین و آسمان بہترین فرزندان آدمؑ اور فاضلترین
انس و جان ہی اور ایک روز ناگاہ راہ مین ایک پیر ضعیف کہڑا تہا حضرت کو دیکہہ کر کہنے لگا کہ بیشک یہہ لڑکا ختم المرسلین ہی اور جب وادی سدرہ مین پہنچی
او سمقام مین چند علمای حبش فروکش تہے اونہون نے حضرت کو دیکھکر کہا یہہ لڑکا بلا شبہہ پیغمبر آخر الزمان ہی اور جسوقت وادی سواران مین داخل ہوئی
ایک اور پیر ضعیف حضرت کو دیکھکر کہنے لگا کہ یہ لڑکا خاتم الانبیا ہی اور اسکے پیدا ہونیکی خبر حضرت عیسیٰؑ نے دی ہی اور مین جس منزل مین اوتری اوسمکان کو
حق تعالی نے سرسبز کیا پہر جو اپنے قبیلہ مین پہونچی حق تعالی اسنے حضرت کی قدم کی سعادت سے میری بکریون اور جانورون اور مال مین برکت بخشی جب قوم نے
یہہ حال دیکہا سب اپنی بکریون کو میری بکریون کی ساتھہ چرانے لگی اور میری گہر آکر حضرت کے پای مبارک دہو کر اپنے جانورون کے حوض مین پانی ڈالتے
پہر اونکی بکریون نے بہی بچے دیے اور موٹی تازی ہو کر دودہ بہت دینے لگین حلیمہ کہتی ہی کہ حق تعالی نے حضرت کی محبت اسقدر میری دل مین ڈالی

اسسب کاموں سے غافل ہوکر آپکی خدمت ہزار جان سے کرنی لگی اور رات دن سوای پرورش حضرت کی اور دہیان نرکہتی تہی اور یہہ بات عجیب مشاہدہ ہوئی
کہ حضرت بمقتضای عادت اطفال اپنی کپڑون مین بول و غایط نہین کرتی تہے بستر اور لباس آپکا تمامی مدت رضاعت مین کبہی نجاست آلودہ نہوا ہر روز ایک
وقت معین پر بول و غایط سے فراغت کرتی اور گریہ اور بدخلقی نہین کرتی تہے اور بعد پینے دودہ کی جب مین ارادہ کرتی کہ دہن مبارک کو پاک کرون پانی کو
دہوون غیب سے کفالت اس کام کی ہوتی اور اتفاقاً اگر ستر عورت حضرت کا کبہی ظاہر ہوجاتا تو آپ غصہ فرماتی اور ڈہانپ لیتی اور بعض روایت مین آیا ہے
کہ غیب سے ڈہانپا جاتا اور سرعت نمو کا حال یہہ تہا کہ ایکدن مین اسقدر بڑہتے کہ اور لڑکے ایک مہینے مین اور مہینے مین اسقدر بالیدگی ہوتی کہ اور لڑکونکو ایک برس مین
چنانچہ دوسری مہینے حضرت اپنی ہاتہون کی زور سے زمین پر چلنے لگے اور تیسری مہینے اپنی پاؤن سے کہڑے ہوگئے اور چوتہی مہینے ایکبار ہاتہہ دیوار پر رکہہ کر چلے اور
پانچوین مہینے بقوت تمام پہرنے چلنے لگے اور پہلا کلام جو حضرت نے فرمایا یہہ تہا اللہ اکبر اللہ اکبر الحمد للہ رب العالمین وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا اور یہہ بہی سنا
کہ حضرت نصف شب کو کہتے لا الہ الا اللہ قدوساً قدوساً نامت العیون والرحمن لا تاخذہ سنۃ ولا نوم اور کلام کرتا ساتہہ قمر کے بیچ مہد کی اور اشارہ کرتا جانب مہتاب
اور میل قمر اوس جانب کو کہ آپ اشارہ کرتی اور ہلانا فرشتونکا آپکے مہد کو اور تکلم بوقت تولد معجزات مشہورہ ایام ولادت سے ہے اور حضرت نو مہینے کی ہوئی تہی
کہ بفصاحت تمام کلام بلاغت نظام کرتی تہی اور جب چلنے لگی اطفال کو جو کہیلتے اور لہو و لعب مین مشغول دیکہتی اونسے دور ہوتی اور لڑکون کو کہیلنے سے منع کرتی اور جو لڑکی
آپکو کہیلنے کو کہتی تو آپ فرماتی کہ مجہکو کہیلنے کے واسطے نہین پیدا کیا ہے اور عادت شریف سے لڑکپن مین تہا کہ جو چیز لیتی سیدہی ہاتہہ مین لیتی اور جب بولنے لگی تو جو
چیز لیتی بسم اللہ کہہ کے داہنی ہاتہہ سے لیتی اور ایکدن اتفاق عجیب ہوا کہ حضرت میری گود مین بیٹہی تہی کہ کتنی بکریان اودہر سے گذرین ایک بکری نے آپ
پاس آکر سر زمین پر رکہا اور حضرت کی پیر کو بوسہ دیا اور چلی گئی اور غریب تر یہہ ہی کہ ایکدن حضرت نے مجہسے پوچہا کہ ای مادر مہربان کیا سبب ہے کہ بہائی
ہمارے دنکو گہر مین نہین رہتی ہین مینے کہا بکریان چرانیکو جاتی ہین حضرت نے فرمایا ہم بہی بہائیونکے ساتہہ شبانی کرنے صحرا کو جاوینگے مینے بلحاظ اسکے
کہ خاطر شکنی نہوا سبات کو قبول کیا وقت صبح کی حضرت کا مونہہ ہاتہہ دہلایا اور بالونمین کنگہی کی اور سرمہ چشم مبارک مین لگایا اور کپڑی سفید پہنائی اور ہار مہرہ یمانی کا
واسطے محافظت اور دفع چشم زخم کے حضرت کی گلے مین ڈالا حضرت نے فی الفور اوس ہار کو نکالکر پہینک دیا اور فرمایا جو میرا حافظ و نگہبان ہے وہ میرے
ساتہہ ہے پہر حضرت عصا ہاتہہ مین لیکر بہائیون کے ساتہہ متوجہ صحرا ہوئے اور قریب آبادی بکریونکے چرانیمین مشغول ہوئے دوپہر کے وقت
ضمرہ بیٹا میرا دوڑتا گرتا پڑتا بدحواس روتا ہوا گہر مین آیا اور گریہ و زاری سے کہنے لگا کہ ای مادر بہائی محمد حجازی کی خبر لے کہ قریب ہے تو اوسکو جیتا پاوگی
اور کام اوسکا تمام ہوجائیگا مین یہہ بات سنکر گہبرا گئی اور اوس سے حال مفصل پوچہا اوسنے کہا کہ محمد ہمارے ساتہہ چراگاہ مین تہے کہ ناگاہ
دو شخص اونکے پاس آکر اونکو اوٹہا کر لیگئے اور پہاڑ پر لیجا کر لٹایا اور اونکا پیٹ چیر ڈالا آگے مجہکو معلوم نہین کہ حال کیا گذرا یہہ سنکر مین اور
میرا شوہر سخت سراسیمہ ہوئے اور ترسان و لرزان حضرت کی طرف دوڑے جب اتفاقاً حیران حضرت کی پاس پہونچے حضرت کو زندہ پایا دیکہا

کہ حضرت پہاڑ پر جلوہ فرما اور طرف آسمان کی نگاہ کرتی ہین اور چہرہ مبارک متغیر ہی مجکو دیکھکر تبسم کیا اوس وقت مین دوڑکر آپکو لپٹ گئی اور نہایت پیار سے حضرت کے سر و چشم کو بوسہ دیا اور سب ماجرا پوچھا آپ نی فرمایا ای مادر مہربان بھائیون کے ساتھہ مین کہڑا تھا کہ ناگاہ دو شخص اور بروایتے تین شخص ظاہر ہوئے ہیبت ناک اور سنا مینے کہ نام اونکا جبرئیل اور میکائیل تھا ایک کی ہاتھہ مین ابریق نقرہ اور دوسرے کے پاس طشت زمرد لبریز برف سی تھا وہ مجکو بھائیون کی درمیان سے اوٹھا کر پہاڑ پر لیگئی اور ایک نی بلطف و نرمی تکیہ دیا اور میرا سینہ تا ناف شق کیا اور پھر مینے سب اپنی آنکھہ سے دیکھا مگر کچھہ درد و الم مینے نہین پایا پھر ہاتھہ میری پیٹ مین داخل کرکے رودونکو نکالا اور برف کے پانی سی دھوکی صاف کرکے بجای خود رکھدیا پھر دوسرا شخص اوٹھا اور اپنی ساتھی سی کہنی لگا کہ ہٹ جاؤ جو کچھہ مجکو حکم ہی بجالاؤن اوسنے ہاتھہ میری پیٹ مین ڈالا اور میری دلکو اپنے مقام سے نکالا اور شق کیا ایک نکتہ سیاہ خون آلودہ اوس سے نکالکر پہینکا اور کہا ہذا حظ الشیطان منک یا حبیب اللہ یعنی یہہ حصہ شیطان کا ہی تجہسی ای دوست خدا کی بعد اوسکے میری دلکو معرفت حق اور یقین صادق اور نور ایمان سے بہر کر اوسی مقام مین رکھدیا اور خاتم نور سے مہر کی کہ اوسکی خوشی اور سرور ہنوز اپنے عروق اور مفاصل مین پاتا ہون پھر ہاتھہ میری سینہ کی شگاف پر پہیرا وہ روزن فی الفور بہر گیا اور سینہ میرا جیسا تہا ویسا ہی ہوگیا اور خط باریک سینہ سی ناف تک باقی رہا چنانچہ انس بن مالک سے کہ حضرت کی خدمتگار تھے روایت ہی کہ مینے اثر سوزن کا سینہ مبارک پر دیکھا ہی اور ایک روایت مین یون ہی کہ پہلے شکم مبارک کو آب برف سی دھویا بعد اسکے آب ژالہ سے حضرت کے دل نور منزل کو دھو کر سکینہ سے بھرا اور وہ سکینہ ایک چیز تھی مانند زیرہ گلاب کہ اوسکو حضرت کی دل پر چہڑکا بعد اسکے حضرت کو دس شخص امت کی ساتھہ تولا حضرت وزن اور مقدار مین اون دس پر غالب آئی اسطرحسی تولتی تولتی لاکہہ آدمیون کی ساتھہ تولا اونپر بھی غالب آئی پھر کہا کہ چھوڑ دو اگر انکو تمام امت کے آدمیون کے ساتھہ تولوگے سب پر غالب ہون گی پھر اون سبھون نے حضرت کی دونو آنکھون کو چوما اور کہنے لگے یا حبیباہ لا تخف یعنی ای دوست تو نہ ڈر اور کہا کہ اگر معلوم کرے کہ کیا کیا خوبیان تیری واسطے آمادہ ہین ہر آئینہ آنکہہ تیری کہل جاوے پھر اون سب نی مجکو چھوڑکر آسمان کی طرف پرواز کی اور مین اونکو دیکھتا تھا اور اہل تحقیق نے لکھا ہی کہ یہہ شق صدر حضرت کا چار برس کی عمر مین اور ایکبار قریب بعثت کے اور ایک مرتبہ شب معراج مین واقع ہوا و تفصیل اسکی کتب سیر اور تفاسیر مین مرقوم ہی القصہ جب حلیمہ حضرت کو پہاڑ پر سے لیکر آئین اور زبانی اور شبانون کے حال حضرت کا اور لوگون کو معلوم ہوا اونکی شوہر اور قوم کو آدمیون نی کہا کہ انکو کاہن کی پاس لیچلو تا حال دریافت ہو حضرت نی کہا کچھہ اندیشہ نہین الحمد للہ مین آپکو صحیح اور سالم پاتا ہون پھر آدمیون نی سایہ مین ٹہہراکر حلیمہ کو عزم کیا یہہ جا ہوکر حضرتکو کاہن پاس لیگئین اور تمام ماجرا بیان کیا اوسنے کہا کہ یہہ لڑکا اپنا حال آپ بیان کرے حضرت نی تمام قصہ بیان کیا وہ کاہن اپنے مقام سے کود کر اوٹھا اور حضرت کو زور سی اپنی سینہ سی لگایا اور آواز بلند پکارا کہ ای قوم عرب آ جلد اسکو مار ڈالو اور مجکو بہی اسکی ساتھہ قتل کرو کہ اگر اسکو چھوڑ دوگی اور یہہ بحد بلوغ

پہونچیگا تو عقلمندون کو حقیر کریگا اور تمہارے دین کو باطل کریگا اور تمکو ایسے خدا کی طرف بلائیگا کہ تم اوسے شناسا نہوگے اور ایسے دین کی دعوت کریگا کہ تم اوس دین سے منکر ہوگے حلیمہ نے جو یہہ باتین سنین حضرت کو اوس کاہن سے لیکر کہنے لگین کہ تو دیوانہ ہے جو ایسی باتین کرتا ہے اگر مین تیرا یہہ حال وخیال جانتی تو تیرے پاس ہرگز نہ لاتی اور تو البتہ اس لائق ہے کہ تجھکو کوئی قتل کرے پھر حضرت کو وہان سے گھر مین لائین اور مکہ مین لیجانیکا قصد کیا وقت شب غیب سے آواز آئی کہ مظہر خیر و برکت بنی سعد سے جاتا ہے اور ای بطحا مکہ خوشوقت ہو کہ نور و زینت تجھین پھر آتا ہے القصہ حلیمہ حضرت کو اپنے گھر سے لیکر مکہ کی طرف روانہ ہوئین جب حرم کے متصل پہونچین حضرت کو دروازہ حرم کے پاس بٹھاکر قضای حاجت کو گئین فراغت کرکے جو آئین حضرت کو وہان نہ دیکھا جماعت آدمیون کی وہان بیٹھی تھی اون سے پوچھا کہ میرا لڑکا کیا ہوا اون آدمیون نے کہا کہ اوس لڑکے کا کیا نام ہے یہہ بولین محمد بن عبد اللہ اور مین اسواسطے یہان اوسکو لائی تھی کہ اوسکی مان اور دادا کو سونپ دون اور عہدہ امانت سے فارغ ہون اب مین کیا کرون بخدا ای ابراہیم اگر اوسکو نپاؤنگی تو آپکو ہلاک کرونگی ہرچند حلیمہ نے چپ وراست ڈھونڈھا اور تلاش کیا اور ہر ایک سے پوچھا ہرگز اثر حضرت کا نپایا آخر ناامید ہوکر رونے لگین اور وا محمداہ اور وا ولداہ کہکر چارون طرف پکارتی تہین یہان تک کہ جماعت مردون اور عورتون کی اونکے پاس جمع ہوئی ناگاہ کیا دیکھتی ہین کہ ایک پیر مرد عصا اوسکے ہاتھہ مین اونکے پاس آیا اور کہنے لگا ای زن سعدیہ تجکو کیا ہوا ہے کہ ایسا روتی ہے اور جزع اور فزع کرتی ہے حلیمہ نے کہا کہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب کہ اوسکو مینے دودہ پلایا تہا یہان سے گم ہوا اور سراغ اوسکا معلوم نہین ہوتا وہ پیر مرد بولا کہ ای حلیمہ غم نہ کہا مین تجکو بتاتا ہون اوس شخص کو کہ جانتا ہے کہ وہ لڑکا جس مقام مین ہے اور اوسیکے طفیل سے تیرا لڑکا گم ہوا تجکو ملیگا حلیمہ نے کہا کہ مین تیرے قربان وہ کون شخص ہے اوسکا نام ونشان مجکو بتا اور مجکو اوسکے پاس لیچل اوس پیر مرد نے کہا کہ وہ ہبل ہے کہ سب بتون کا سردار ہے گم ہونیکا سراغ بتاتا ہے چنانچہ وہ پیر مرد حلیمہ کا ہاتہہ پکڑکے ہبل کے پاس لیگیا اور اوسنے سات بار طواف اوس بت کا کیا اور بہت سے ثنا اور صفت اوسکی بیان کی بعد اسکے کہا کہ ای بزرگ تیری احسان قوم قریش پر بہت ہین یہہ عورت قبیلہ بنی سعد سے تیرے پاس آئی ہے اسکا لڑکا محمد بن عبد اللہ گم ہوا ہے اوسکا اگر سراغ ملے تو بہت تمہاری تعظیم وتکریم بجالاے بمجرد سننے نام مبارک حضرت کے ہبل اور تمام بت کہ کعبہ مین تہے سرنگون گر پڑے اور اونکے اندر سے یہہ آواز آئی کہ ای پیر دور ہو ہمارے پاس سے اور محمد کا نام یہان مت لے یہہ وہ شخص ہے کہ ہم بتون کو توڑے گا اور ملت کفر اور شرک کو باطل کرے گا اور بت پرستون کو قتل کریگا یہہ سنکر وہ پیر مرد وہان سے باہر آیا اس حال مین کہ لرزہ اوسکے بدن مین تہا اور دانت اوسکے کانپتے تہے اور عصا اوسکے ہاتہہ سے گر پڑا جب ہوش مین آیا کہنے لگا کہ ای حلیمہ تیرے لڑکیکا حافظ خدا ہے اوسکو ضائع نکرے گا تو خاطر جمع رکہہ تجکو تیرا لڑکا ملیگا جب حلیمہ نے یہہ ماجرا سنا اپنے دل مین اندیشہ کیا اور سوچا کہ اب اطلاع اس حال کی عبد المطلب کو ضرور ہے اون سے اس راز کا چہپانا مصلحت نہین حلیمہ عبد المطلب کے پاس گئی اونہون نے کہ حلیمہ کو نہایت سراسیمہ اور پریشان حال دیکھا کہ گھبرائی ہوئی آتی ہے اور محمد اوسکے

لگایا اور آواز بلند پکارا کہ ای قوم عرب اس لڑکیکو مار ڈالو اور مجکو بہی اسکے ساتہہ قتل کرو کہ اگر اسکو چہوڑ دوگی اور یہہ بحد بلوغ پہونچیگا تو عقلمندونکو احمق کہیگا اور تمہاری دین کو باطل کریگا اور تمکو ایسے خدا کیطرف بلائیگا کہ تم اوسکے شناسا نہوگی او ایسے دین کی دعوت کریگا کہ تم اوس دین کے منکر ہوگے۔ حلیمہ نے جو یہہ باتین سنین حضرت کو اوس کاہن سے لیکر کہنے لگین کہ تو دیوانہ ہے جو ایسی باتین کرتا ہی اگر مین تیرا یہہ حال و خیال جانتی تو تیری پاس ہرگز نلاتی اور تو البتہ اس لائق ہے کہ تجکو کوئی قتل کری پہر حضرت کو وہان سے گہر مین لائین اور مکہ مین لیجانیکا قصد کیا وقت شب غیب سے آواز آئی کہ مظہر خیر و برکت بنی سعد سے جاتا ہی اور ای بطحا مکہ خوشوقت ہو کہ نور و زینت تجہین پہر آتا ہی **القصہ** حلیمہ حضرت کو اپنی گہر سے لیکر مکہ کیطرف روانہ ہوئین جب حرم کی متصل پہونچین حضرت کو دروازہ حرم کی پاس بٹہا کر قضای حاجت کو گئین فراغت کرکے جو آئین حضرت کو وہان ندیکہا جماعت آدمیونکی وہان بیٹہی تہی اونسے پوچہا کہ میرا لڑکا کیا ہوا اون آدمیون نے کہا کہ اوس لڑکے کا کیا نام ہی یہہ بولین محمد بن عبد اللہ اور مین اسواسطے یہان اوسکو لائی تہی کہ اوسکی مان کو دادا کو سونپ دون اور عہدۂ امانت سے فارغ ہون اب مین کیا کرون۔ بخدای ابراہیم اگر اوسکو نپاؤنگی تو آپکو ہلاک کرونگی ہرچند حلیمہ نے چپ و راست ڈہونڈہا اور تلاش کیا اور ہر ایک سے پوچہا ہر گز اثر حضرت کا نپایا آخر ناامید ہوکر رونی لگین اور وا محمداہ و وا ولداہ کہکر چارون طرف پکارتی تہین یہانتک کہ جماعت مردون اور عورتونکی اونکے پاس جمع ہوئی **ناگاہ** کیا دیکہتی ہین کہ ایک پیر مرد عصا اوسکے ہاتہہ مین اونکی پاس آیا اور کہنے لگا کہ ای سعدیہ تجکو کیا ہوا ہی کہ ایسا روتی ہی اور جزع و فزع کرتی ہی حلیمہ نے کہا کہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب کہ اوسکو مینے دودہ پلایا تہا یہان سے گم ہوا اور سراغ اوسکا معلوم نہین ہوتا وہ پیر مرد بولا کہ ای حلیمہ غم نکہا مین تجکو بتاتا ہون اوس شخص کو کہ جانتا ہی کہ وہ لڑکا جس مقام مین ہی اوسکے طفیل سے تیرا لڑکا گم ہوا تجکو ملیگا۔ حلیمہ نے کہا کہ مین تیری قربان وہ کون شخص ہے اوسکا نام و نشان مجکو بتا اور مجکو اوسکے پاس لیچل اوس پیر مرد نے کہا وہ ہبل ہی کہ سب بتونکا سردار ہی گم ہوئیکا سراغ بتاتا ہی چنانچہ وہ پیر مرد حلیمہ کا ہاتہہ پکڑکے ہبل کی پاس لیگیا اور اوسنے سات بار طواف اوس بت کا کیا اور بہت سی ثنا اور صفت اوسکی بیان کی بعد اسکے کہا کہ ای بزرگ تیرے احسان قوم قریش پر بہت ہین یہہ عورت قبیلہ بنی سعد سے تیری پاس آئی ہے اسکا لڑکا محمد بن عبد اللہ گم ہوا ہے اونکا سراغ اگر ملے تو بت تمہاری تعظیم و تکریم بجالاوی بمجرد سننے نام مبارک حضرت کی ہبل اور تمام بت کہ کعبہ مین تہے سرنگون گر پڑے اور اونکے اندر سے یہہ آواز آئی کہ ای پیر مرد دور ہو ہمارے پاس سے اور محمد کا نام یہان نلے یہہ وہ شخص ہی کہ ہم بتونکو توڑیگا اور ملت کفر اور شرک کو باطل کریگا اور بت پرستونکو قتل کریگا یہہ سنکر وہ پیر مرد وہان سے باہر آیا اس حال مین کہ لرزہ اوسکے بدن مین تہا اور دانت اوسکے کلکتے تہے اور عصا اوسکے ہاتہہ سے گر پڑا جب ہوش مین آیا کہنے لگا کہ ای حلیمہ تیرے لڑکے کا حافظ خدا ہے اوسکو ضائع نکریگا تو خاطر جمع رکہہ تجکو تیرا لڑکا ملیگا جب حلیمہ نے یہہ ماجرا سنا اپنی دلمین اندیشہ کیا اور سوچا کہ اب اطلاع اس حال کی عبد المطلب کو ضرور ہی اونسے اس راز کا چہپانا مصلحت نہین حلیمہ عبد المطلب کے پاس گئی اونہون نے کہ حلیمہ کو نہایت سراسیمہ اور پریشان حال دیکہا کہ گہبرائی ہوئی آتی ہے اور محمد اوسکے

پاس نہین ہے مضطرب ہوکر کہا کہ تیرا حال کیا ہی اور محمد کہان ہی اوسنے کہا کہ ای ابوالحارث مین اونکو تمہاری پاس لاتی تہی مگر دروازہ حرم کی پاس بٹہا کر قضای حاجت کو گئی تہی وہان سی جو آئی اونکو ندیکہا اور ہر چند کہ بعد ڈہونڈہ نیکے ہر گز سراغ نہ ملا لاچار ہوکی آپکی خدمت مین نا بر اطلاع حاضر ہوئی ہون عبدالمطلب اس خبر وحشت اثر کو سنکر کوہ صفا پر چڑہے اور قریش کو پکاری کہ یاآل غالب تمام قریش نے انکی ندا کی اجابت کی اور اونکی پاس جمع ہوکر کہنی لگے کہ ای سید کیا حال تمکو درپیش آیا عبدالمطلب نے کہا کہ فرزند میرا محمد گم ہوا ہے پہر مع سرداران قریش سوار ہوکر اعلی سے تا اسفل مکہ ڈہونڈا مگر کہین نپایا تب مضطرب ہوکر اندرون مسجد حرم کی گئے اور سات بار طواف خانہ کعبہ کیا آواز سنی کہ ہاتف غیبی کہتا ہی کہ ای گروہ آدمیونکے غم نکہاو کہ محمد کا خدا ہی کہ اوسکو نچہوڑیگا عبدالمطلب بولی کہ ای ندا کرنیوالے محمد کہان ہی ہاتف نے کہا کہ وادی تہامہ مین درخت کیلے کے تلے بیٹہے ہین یہہ سنکر اوس جانب کو روانہ ہوی اثنای راہ مین ورقہ بن نوفل بہی ہمراہ ہوئے تب وادی تہامہ مین پونہچے دیکہا کہ حضرت کیلے کے درخت کے نیچے بیٹہے تہے اوسکے چن رہے ہین عبدالمطلب نے کہا تم کون ہو فرمایا مین محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہون انہون نے کہا کہ میری جان تم پر فدا ہو مین عبدالمطلب تمہارا دادا ہون پہر یہہ حضرت کو اپنی آگے سوار کرکے روانہ ہوئے اور مکہ مین لائے اور بہت خوشی سے سونا اور اونٹ بہت سے صدقے کیے اور حلیمہ کے ساتھ بکمال احسان و انعام پیش آئے ہمراہ اوسی دن کے رخصت کیا **اکثر** راویان معتبر نے قصہ کو اسیطرح یہ لکہا ہے ولیکن کسی نے کشف اسرار گم گشتگی نہین کیا عالم الغیوب ہی کو خوب معلوم ہے کہ اسمین کیا سر تہا روضۃ الاحباب مین لکہا ہے کہ شیما بنت حارث بن عبدالعزی بندی مین آئین اصحاب نے اونکے ساتھ بے اعتنائی کی شیما نے کہا کہ مین خواہر رضاعی تمہارے نبی کی ہون کسی نے باور نکیا جب حضرت کے پاس آئین آپ نے اونسے احوال پوچہا اور بعض علامات سے پہچانا پہر اونکی تعظیم کی اور چشم پرآب ہوکر فرمایا کہ اپنے مان باپ کا حال بیان کرو شیما نے عرض کی کہ حلیمہ اور اونکے شوہر نے وفات پائی بعد دریافت حال حضرت نے اونکو بخوبی رخصت کیا اور تین غلام اور ایک کنیز اور دو اونٹ اور چند بکریان عنایت کین اور اونکا خدامہ ارشاد کیا اور لقب شیما باقی رہا **لیکن** صحیح یہہ روایت ہے کہ حلیمہ سعدیہ بعد غزوہ طائف کے اپنے شوہر اور بیٹے کی ساتھ حضرت کی خدمت مین مشرف ہوئین حضرت نے اونکی نہایت تعظیم و تکریم کی اور اپنی ردای مبارک بچہا کر اوسپر اونکو بٹہایا اور وہ سب مشرف باسلام ہوے **واضح ہو** کہ روضۃ الاحباب اور مدارج النبوت مین جو تصویر حلیہ مبارک کی بتفصیل مرقوم تہی اوسکا خلاصہ بعبارت سلیس رسالہ مصنفہ خلاصۃ المتقین اور سلالۃ المتورعین شاہ سلامت اللہ صاحب مین مسطور تہا حرف بحرف بنظر اختصار اس مقام مین لکہا جاتا ہے **اول** قد مبارک میانہ تہا نہ بہت بلند دراز اور نہ قصیر وکوتاہ باوجود اسکے آپکی قامت رعنا کا یہہ معجزہ تہا کہ جب کہڑے ہوتے یا چلتے سب آدمیون مین آپکا قد بلند نظر آتا اور کسیکا قد حضرت کے قامت شریف کے برابر نہوتا اور جب مسند ارشاد وہدایت پر جلوہ فرما ہوتی تمام جماعت مین سر مبارک بلند اور اونچا معلوم ہوتا اسیطرح غیرت الہی نے آپکا ہمسر پیدا نکیا تہا یہان تک کہ آپکا سایہ بہی نہ تہا تا شائبہ ہمسری اور برابری کا اوس سے ظاہر ہو اور نہونا سایہ کا دلیل واضح ہے

اسباب پہ کہ کسی چیز کو خدا نے آپکا مثل پیدا نکیا **دوسرے** سر مبارک بزرگ تہا اور بزرگی دلیل زیادتی عقل اور تیزی فکر کی ہے بسبب قوت دماغ کی کہ حامل جوہر عقل ہے اور مراد بزرگی سر سے کہ احادیث مین وارد ہے نفی صغر اور حقارت ہے یعنی سر آپکا چہوٹا اور حقیر نہ تہا نہ یہ معنی کہ بہت بڑا خارج حد اعتدال سے ہو اور یہہ قاعدہ کلیہ تمام اعضاء جسم شریف مین محفوظ رہے کہ کمال اعتدال خلقت مین تہے **تیسرے** موی مبارک آپکے سر کے گہونگروالے نہ نرم و فروہشتہ یعنی سیدہے تہے کہ اصلاح نرکہتے ہون اور نہ بہت پیچدار اور سخت جیسے حبشیون کے ہوتے ہین بلکہ درمیان مین تہے نہ بالکلیہ کہلے ہوے نہ بہت اینٹھے ہوے اور آپکے بال ہمیشہ نو آگین اوسپکتے تہے اور پسینہ خوشبویونکی اونسے آتی تہین **اور** آپکے بالونکا یہہ معجزہ تہا کہ جب اونکو دہو کر بیمار کو پلاتے فی الفور شفا ہوتی **اور** درازی موی سر کا بیچ درمیان گوش اور دوش کے تہے اور گاہی موی شریف کو سدل کرتے یعنی اطراف سر پہ چہوڑ دیتے اور گاہی فرق فرماتے یعنی بعضے بالونکو بعضونسے جدا کرتے اسطرح کہ درمیان مین ایک خط باریک پیدا ہو تا کہ جسکو زبان عربی مین مفرق اور ہندی مین مانگ کہتے ہین اور یہہ مفرق سنت حضرت ابراہیم کی ہے اور دونو جانب گیسو ورکہا ہے دونو طرف چار گیسو چہوڑتے تہے چنانچہ حدیث ہانی مین آیا ہے کہ جب حضرت مکہ مین تشریف لائے آپکے چار گیسو چہوٹے تہے **اور** سر کے بال رکہنا سنت اور عادت قدیم عرب کی ہے لیکن چاہئے کہ خبرگیری بالونکی کرے یعنی روغن ڈالے اور شانہ کرے **اور** حضرت بہت کرتے تہے اور جسکے ژولیدہ و پریشان دیکہتے ناخوش ہوتے اور جسکو دیکہتے کہ روز و شب اپنے بالونکو بناتا ہے اور خوشبو ڈالتا ہے اور شانہ کرتا ہے یعنی بالون کے بنانے سنوارنے مین ہمیشہ مشغول رہتا ہے اوس سے بیزار ہوتے توسط آپکو پسند تہا **اور** حلق سر مبارک کا سواے حج اور عمرہ کے ثابت نہین ہوا **چوتہا** روی شریف حضرت کا مرآت جمال الہی اور آئینہ انوار نامتناہی تہا صحیحین مین براء بن عازب سے روایت ہے کہ تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوبرو اور خوش خوترین مردم **اور** حدیث ابی ہریرہ رضہ مین آیا ہے نہین دیکہا مینے کسی چیز کو بہتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس حدیث مین اشارہ ہے کہ حسن وخوبی حضرت کے جمال کی غالب اور فائق سب اشیا پر تہی کوئی چیز دنیا مین ایسی نہین کہ جسکا حسن وخوبی برابر حسن وخوبی حضرت کے ہو **اور** کہا ابو ہریرہ رضہ نے کہ ایسا چہرہ آپکا روشن اور تابان تہا کہ گویا آفتاب اوسمین سیر کرتا ہے **اور** دوسری حدیث مین آیا ہے کہ جب تو دیکہے آپکے چہرہ کو دیکہے تو کہ گویا آفتاب طلوع کرتا ہے مقصود اس تشبیہ سے بیان روشنی اور اشراق ولمعان روے مبارک کا ہے **اور** حدیث بخاری مین وارد ہے کہ پوچہا براء بن عازب سے کہ تہا روی حضرت کا مانند شمشیر کے کہا نہین بلکہ تہا مثل قمر کے ظاہر ہے کہ تشبیہ شمشیر مین معنی تدویر ہوتی تہی اور قمر جامع لمعان و تدویر دونو کا ہے اسواسطے تشبیہ سے طرف قمر کے عدول کیا خلاصہ احادیث صحاح مین تشبیہ چہرۂ مبارک کی باشیاء متعددہ واقع ہے یعنی آفتاب و ماہتاب و شمشیر و آئینہ ماہ شب چہار دہم پارۂ قمر ہالہ ماہ اور مقصود ان تشبیہون سے براقت اور لمعان و صفا اور تدویر چہرۂ مبارک ہے جاننا چاہئے کہ تدویر چہرۂ مبارک کی نہ ایسی تہی کہ گول مانند دائرہ کے ہو بلکہ مراد یہہ ہے کہ چہرہ مبارک فی الجملہ گول تہا اور بہت دراز نہ تہا معلوم ہوا کہ غرض اثبات تدویر سے نفی زیادت طول ہے اور تشبیہون مین غور درکار ہے کہ وجہ شبہ ہر ایک

چہرہ بین علیحدہ ہے اور فائدہ اختلاف عبارات ابیہ مختلفہ مین یہہ ہے کہ روی مبارک حضرت کا جامع جمیع صفات حسن وجمال تھا اور یہہ نکتہ نہیں دقیق ہے اور اسی کی تطبیق و درمیان احادیث مختلفہ کہ اکثر بیہ روی شریف مین وارد ہین حاصل ہوتی ہے اور ایک بات اور اس مقام مین قابل سُننے اور یاد رکھنے کی ہو کہ یہہ سب تشبیہات لیطف ففہم اور موافق عرف وعادت کہ ہین و الا حقیقت مین کوئی چیز دنیا مین مماثل صفات خلقیہ حضرت کی نہین ہے کہ واقع مین وجہ تشبیہ اور جامع پیدا کرکے تشبیہ دین **بالجملہ** چہرہ مبارک نہایت پرگوشت اور نہ بہت گول تھا بلکہ مائل بتدویر تہا اور رنگ چہرہ شریف کا سفید مائل بسرخی تہا اور ایسی چمک نور کی آپکے چہرہ مین تہی کہ نگاہ کسیکی طاقت اسکا نظر کرنیکی نہ رکہتی تہی اور چہرہ آپ کا مثل آئینہ صاف اور روشن تہا کہ عکس ہر چیز کا اوسمین معلوم ہوتا بلکہ صفائی اس آئینہ خدا نما کی یہان تک پہونچی تہی کہ صورت نور خدا کی صاف اوسمین نظر آتی تہی۔ چنانچہ حدیث من رآنی فقد رای الحق یعنی جس شخص نے دیکھا مجھکو پس تحقیق مشاہدہ کیا حق کو رکاشف اس رمز کی ہے **پانچوین** جبین نورانگین کہ انوار خدا سے مالا مال مانند حوصلہ دل مشتاق واضح اور کشادہ تہی **اور** کعب بن مالک سے روایت ہے کہ جب جبین آپکی پیشانی مین پڑتی ایسا دکہائی دیتا کہ کوئی ٹکڑا چاند کا ہے اور خوشبو آپکی پیشانی نورانی انسان کی مشک وعنبر زعفران گلاب عطر سے زیادہ تہی چنانچہ عورتین بجائی خوشبو اور عوض عطریات کی آپکی پیشانی کے پسینہ کو بدن مین اور بالون مین ملتی تہین **منقول** ہے کہ ایک عورت بمقدور تہی اوسکو بروز نکاح اپنی دختر کے خوشبو میسر نہوئی حضرت کی خدمت مین آئی اور ایک ظرف مین آپکے جبین نورانگین سے چند قطرہ عرق کے لیجا کر اوس عروس کے بدن مین ملے کئی پشت تک اوسکی اولاد مین ویسی ہی خوشبو آتی رہی ابروآپکے قریب بہ پیوستگی مثل کمان گویا محراب سجود عارفون اور عاشقون کے تہے **اور** عبارات احادیث کی اس مقام مین مختلف واقع ہین بعض احادیث مین ملے ہوے ابرو اور بعض مین غیر ملے ہوے وارد ہے وجہ تطبیق ان دونو روایتونمین اسطرح پر ہے کہ مراد نفی نزدیکی اور غایت پیوستگی ہے یعنی نہ بہت ملے تہے اور نہ بہت جدا تہے ان دونو اعتبار سے مقرون اور غیر مقرون کہ حدیثونمین وارد ہے صحیح ہوا ہی اور اسیواسطے قریب بہ پیوستگی کہا گیا کہ دونو روایتون مین تطبیق ہوجاوے **خلاصہ** یہہ کہ ابرو آپکے پتلے پتلے ظاہر مین ملی ہوئی نظر آتی اور حقیقت مین جدا تہے اور درمیان دونو ابرو کے ایک رگ تہی کہ حالت غضب مین نمود ہوتی اور صورت خدا کے قہر کی اوس سے نظر آتی **چہٹے** آنکھین حضرت کی کہ ہمواره نظارہ حق مین مشغول تہین سیاہی اور سپیدی اونکی بکمال اعتدال تہی اور ڈورے سرخ اونمین خوشنمائی کے ساتھہ نمودار تہے **اور** روایات حدیث اس باب مین ہی بہت مختلف وارد ہین۔ بعض روایات مین عظیم العینین آیا ہے یعنی بزرگ چشم اور مراد بزرگی چشم سے نفی خوردی ہے نہ یہہ کہ نہایت بڑی کہ باہر حدقہ کے ہون سابق گذرا کہ کلیہ اعضای جسم شریف مین اعتدال اور توسط ہی **اور** ایک حدیث مین وارد ہے اشکل العینین شکلہ بضم شین معجمہ سرخی کہ سفیدی مین آنکہہ کی ہوا **ور** بعض روایات مین اشہل العینین آیا ہے شہلہ کہ سرخی سیاہی مین ہو۔ شاعرون نے معشوقونکی آنکہہ کی تعریف مین نرگس شہلہ باندہا ہی اور مشہور

اشکل العینین بہی آنکہ اشکل وہ چیز ہے کہ اوسمین سرخی اور سپیدی مختلط ہو یا وہ چیز کہ سفیدی اوسکی مائل بسرخی ہوا اور بعضی روایات مین ادعج العینین وارد ہی اور ادعج بہت سیاہ چشم کو کہتے ہین اور قاموس مین بمعنی فراخ چشم بہی اعتبار کیا ہی اور اکحل العینین بہی آیا ہی یعنی آنکہین حضرت کی ایسی تہین کہ گویا سرمہ لگا ہوا ہے اور سرمگین چشم معشوقونکی آنکہہ کی تعریف مین مشہور ہے بالجملہ جو جو صفات چشم محبوبون مین باندہتے ہین وہ سب بلا تصنع حضرت کی آنکہو نمین مجتمع تہین اور وجہ تطبیق ان روایات مین باعتبار جامعیت حضرت کی آنکہون کے سب اوصاف کو ظاہر ہے اور یہہ سب بیان حدقہ اور شکل اور ہیات حضرت کی آنکہونکا تہا۔ صفت ابصار مین بخاری نے ابن عباس سے اور بیہقی نے حضرت عایشہ صدیقہؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت تاریکی مین ایسا دیکہتے تہے جیسا روشنی مین یعنے اندہیرے اور اوجالے مین برابر نظر آتا تہا اور لکہا ہے کہ حضرت کی نظر پیش روے اور پس پشت سے برابر تہی یعنی آگی اور پیچہے سے برابر دیکہتے تہے چنانچہ حدیث مین آیا ہے کہ حضرت مقتدیونسے فرماتے کہ سبقت نکرو مجہسے رکوع اور سجود مین کہ مین تمکو آگے اور پیچہے سے یکسان دیکہتا ہون اور حق یہہ ہے کہ حضرت کا دل احاطہ اور وسعت ادراک مین اسطرح پر تہا کہ شش جہت کو حکم ایک جہت کا تہا اور بروایت صحیح ثابت ہی کہ حضرت ثریا کی تارے گیارہ یا بارہ دیکہتے تہے اور بوقت بنای مسجد مدینہ مین قبلہ کو چشم خود دیکہکر سمت قبلہ درست فرمائی اور نظر حضرت کی بسوی زمین زیادہ تر نظر سے بسوی آسمان تہی اور جو حدیث مین آیا ہے کہ نگاہ آپکی بجانب آسمان رہتی تہی مراد اس سے انتظار وحی ہے اور نیچی نگاہ رکہنا حالت روزمرہ تہی اور یہہ حبب اسکا حیا اور حضور ہے اور اکثر حضرت کی ملاحظہ تہا یعنی گوشہ چشم سے دیکہنا اور باعث اسکا نہایت حیا اور رعایت وقار ہے الحاصل حضرت کا جو فعل تہا محمود اور محبوب تہا ساتوین پلکین آپکی دراز مثل سائبان بکمال آرایش اور زیبایش تہین اور کلمہ اہدب الاشفار یعنی دراز مژگان حضرت کی پلکونکی تعریف مین وارد ہے —

آٹھوین گوش مبارک نہایت مناسب اور خوبصورت تہی اونکا معجزہ یہہ تہا کہ دور نزدیک سے برابر سنتے تہے حدیث مین آیا ہے کہ مین دیکہتا ہون اوس چیز کو کہ تم نہین دیکہتے اور سنتا ہو تہین اوس چیز کو کہ تم نہین سنتے اور حدیث مین وارد ہی کہ ایکدن حضرت مجمع صحابہ کرام مین بیٹہے تہے ناگاہ طرف آسمان کے نگاہ کرکے فرمایا کہ اسوقت مینی آسمان کی دروازی کہلنے کی آواز سنی اور یہہ دروازہ آگی نہین کہلا تہا اور اوس دروازی سے ستر ہزار فرشتے واسطے متابعت نزول سورۂ انعام کی اوتری اس مقام سی حضرت کی قوت شنوائی اور بینائی دونو معلوم کیا چاہیے - واقعی ہے کہ جو قوت شنوائی اور بینائی کہ حق تعالی نی حضرت کو عنایت کی دوسری شخص کو نصیب نہین ہوئی اور بیداری اور خواب مین برابر سنتے تہی - حدیث مین آیا ہے کہ حضرت نی فرمایا آنکہین میری سوتی ہین اور دل میرا جاگتا ہی اسی سبب سی حضرت کا خواب ناقض وضو نہ تہا نوین بینی مبارک بلند تہی اور اوسپر نور کا ابہار تہا جو کوئی بتامل دیکہتا جانتا کہ بہت بلند ہی حالانکہ بہت نہ تہی وہ بلندی نور کی تہی جو بلند نظر آتی تہی دسوین رخسارہ حضرت کی نرم ونازک بکمال نظارت ولطافت اور نہایت آب وتاب سی رشک کلہای بہشت تہے اور ایسے درخشان

اور درخشان نور الٰہی ہوتی تھی کہ جسکی روشنی چاند کی روشنی پر غالب تھی **گیارھوین** دہن مبارک کشادہ تھا یعنی نہایت تنگ نہ تھا ہونٹ لنبا تھا حدیث جابر
مین آیا ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضلیع الفم یعنی فراخ دہان نکتہ کشادگی دہن شریف مین یہ ہے کہ وسعت دہن نزدیک عرب کے مردون مین ممدوح
ہے اور تنگی دہن خوبی عورتون کی ہے اور تنگدہنی کو کہ شعرا معشوقون کی تعریف مین اعتبار کرتے ہین گویا ایہام اوسکے نزدیک عورتون کے حکم مین داخل ہین
بارھوین لعاب دہن شریف شفای بیمار اور دوای درد دل عاشق زار تھا اور منبع معجزات اوسکو کہتے ہین چنانچہ روز خیبر حضرت مرتضی علی کرم
اللہ وجہہ کی آنکھین دکھتی تھین حضرت نے بذاق دہن مبارک سے اونکی آنکھون مین ڈالا فی الفور اچھی ہوگئین اور ایکبار طفلان شیرخوار کو حضرت کی خدمت
مین لائے حضرت نے اپنا آب دہن اونکے منہ مین ڈالا اسقدر سیراب ہوئے کہ تمام روز دودھ نہ مانگا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ پیاسے تھے حضرت نے زبان شریف
اونکے دہن مین رکھی اونھون نے اوسکو چوسا پیاس جاتی رہی اور تمام روز سیراب رہے اور روز حدیبیہ ایک کنوان تھا کہ کثرت پانی بھرنے سے خالی ہوگیا اور
پانی اوسمین باقی نہ رہا جب یہ حال حضرت کو دریافت ہوا اوس کنوین پر تشریف لائے اور پانی طلب کرکے کلی اپنے دہن مبارک سے اوس کنوین مین ڈالی
اور فرمایا ایکساعت توقف کرو پھر وہ کنوان جوش مین آیا سب آدمیون اور جانورون نے پانی پیا جب تک وہان مقام رہا پانی کم نہوا اور حضرت کے پاس
ایک کنوین مین سے پانی کا ڈول بھر کر لائے آپ نے اوس ڈول سے پانی پیا اور آب دہن شریف سے اوسمین ڈالا پھر اوس ڈول کا پانی اوس کنوین مین ڈالا تو
کنوین کے پانی سے بوی مشک آنے لگی اور انس بن مالک کے گھر مین کنوان تھا کہ اوسکا پانی کھاری تھا اوسمین ایک قطرہ آب دہن حضرت کا ڈالا وہ کھاری
پانی ایسا میٹھا ہوگیا کہ اوس پانی سے کسی کنوین کا پانی مدینہ مین میٹھا نہ تھا اور اسطرح کے معجزے بہت سے کتب سیر مین مرقوم ہین **تیرھوین** دندان نور افشان
کشادہ اور نہایت روشن اور چمکتے تھے بوقت کلام گویا نور چمکتا تھا چنانچہ مفلج الاسنان اور مفلج الثنایا حدیث مین وارد ہے یعنی اگلے دانت آپکے چھدرے
اور کشادہ تھے اور حکمت اسمین یہ تھی کہ شعاع تجلیات کہ دل نورمنزل مین جلوہ کرتی راہ کشادگی دندان مبارک سے چہرہ شریف پر نور افشان ہو اور
حدیث ابن عباس مین وارد ہے کہ جب حضرت ہونٹ کھولکر بات کرتے دیکھا جاتا کہ کشادگی دونو دانتون اگلے سے نور نکلتا ہے اور طبرانی نے اوسط مین
روایت کی ہے کہ ہونٹ حضرت کے مہر دہان شریف اور احسن اور الطف سب آدمیون کے ہونٹون سے تھے **چودھوین** عادات شریف سے اکثر اوقات مین
تبسم تھا تبسم مبادی ضحک سے ہے اور حد ضحک کی یہ ہے کہ دانت خوش ہونے مین ظاہر ہون اور آواز بلند نہو اور اگر آواز حالت مین گوش زد ہو
اوسکو قہقہہ کہتے ہین پھر اگر آواز اصلا پیدا نہو وہ تبسم ہے جسکو ہندی زبان مین مسکرانا بولتے ہین بالجملہ خندہ حضرت کا اکثر اوقات اور احوال مین زیادہ تبسم
سے نہ تھا اور کبھی حد ضحک کو پہونچا ہو لیکن قہقہہ ہرگز ثابت نہین ہے حضرت عائشہ صدیقہ کہتی ہین کہ مین نے نہین دیکھا حضرت کو ہنستے اسطرح کہ دیکھین جائین
لہوات آپکی لہوات بفتحات جمع لہات بفتح لام ہے یعنی اوس پارہ گوشت کو اعلای حنجرہ مین اقصای دہن سے ہے اور مراد اس حدیث سے نفی قہقہہ کی
ہے اور ہمیشہ تھے حضرت کشادہ رو اور تند پیشانی بیہقی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ہنستے تھے دیوارین روشن ہوجاتین

اور منور دانتون کا دیوارون پر ایسا پڑتا تھا جیسے عکس آفتاب پندرہوین گریہ تھی حضرت کا جنس ہمک سی تھا یعنی رونے مین آواز بلند نہوتی فقط آنسو آنکھون سے
حالت گریہ مین گرتے تھے اور سینہ شریف سے ایک آواز مانند جوش دیگ کسی کو مسموع ہوتی اور سبب گریہ حضرت کا شفقت اور رحمت امت پر تھی اور اکثر سماع
قرآن سے اور احیانا نماز شب مین ہوتے تھے سولہوین صورت شریف احسن اصوات تھی کان احسن الناس صوتا واحلاہم یعنی تھے حضرت بہترین مردمان از روی
آواز اور شیرین تر آدمیون کی از روی کلام کہ کوئی آدمی مانند حضرت کے خوش آواز اور خوش کلام نہ تھا اور اصدق الناس لہجۃ کہ آپ کی وصف مین وارد ہے
مراد اوس سے یہہ ہے کہ زبان شریف راست تر اور درست تر زبانون سے تکلم مخارج حروف مین تھے اور صدق لہجہ بمعنی فصاحت آتا ہے۔ انس بن مالک سے
روایت ہے کہ نہین بھیجا حق تعالی نے کسی پیغمبر کو مگر خوش رو اور خوش آواز تا آنکہ بھیجا تمہارے پیغمبر کو خوش رو اور خوش آواز زیادہ تر سب سے اور آواز مبارک
بی تکلف پہنچتی تھی اوس مقام تلک کہ وہان کسیکی آواز پہنچتی نتھی خاص کر خطبہ پڑھنے مین جو وعظ و نصیحت فرماتے اسقدر آواز بلند ہوتی کہ عورتین اپنے گھرون مین سنتی تہین
اور جب خطبہ پڑھا منی مین ایام حج مین سب آدمیون نے حضرت کی آواز سنی اپنی منازل مین اور دور و نزدیک سے کوئی شخص نہ تہا کہ جسکے کان مین اپنی آواز
نہ پہونچی ہو اور وہ جو حدیث مین آیا ہے کہ حضرت منی مین خطبہ پڑھتے تھے اور جناب امیر علیہ السلام اوسکو تعبیر کرتے تھے مراد اس سے تفسیر و توضیح کلام
شریف ہے نہ سنوانا آواز کا سترہوین فصاحت لسان اور جوامع کلم اور بدیع بیان اور غرائب حکم حضرت کی بالاتر اوس سے ہے کہ ہاتھ
فکر و اندیشہ کسی طلیق و ذلیق کا دامن حصر و احصای اوسکی تک پہونچے تعریف اور توصیف آپکی فصاحت و بلاغت کی حیطہ عقل اور تخمین قیاس سے خارج ہے
حق تعالی نے کسیکو فصیح و بلیغ تر آپ سے پیدا نہین کیا۔ ایک بار حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہماری درمیان
مین سے باہر نہین گئے اور کوئی افصح و ابلغ ہماری بیچ مین اور مقام سے نہین آیا اسقدر فصاحت آپکو کہان سے حاصل ہوئی فرمایا کہ زبان اسمعیل محو و مندرس ہوگئی
تہی لائے جبرئیل علیہ السلام میرے پاس اوس زبانکو اور مین نے اوسکو یاد کر لیا اور فرمایا ادبنی ربی فاحسن تادیبی یعنی ادب سکھایا مجھکو میرے رب نے اور نیک کیا
میرے ادب کو۔ علم عربیت کہ متعلق علم فصاحت و بلاغت ہے اوسکو ادب کہتے ہین اور فرمایا پرورش پائی مین نے بنی سعد بن بکر مین کہ قوم حضرت کی مرضعہ
حلیمہ سعدیہ کی تہی یہہ قبیلہ فصیح عرب مشہور تہا اور کلام شریف ایسا واضح منفصل مبین ہوتا تہا کہ اگر سامع چاہتا جدا جدا آپ کی کلمات کو شمار کر لیتا اور
مقام احتیاط مین ایک ایک کلمہ تین تین بار فرماتے تا سامع خوب سمجھ لے اور طرز بیان ہمیشہ نتہا وقت ضرورت باقتضای فہم سامع کلام کو بتکرار ارشاد
کرتے تھے اور خصائص کلام شریف سے ہے کہ حدیث مین آیا ہے اوتیت جوامع الکلم یعنی دیے گئے ہین مجھکو کلمات جامعہ مراد جوامع الکلم سے یہہ ہے کہ لفظ تھوڑے
اور معنی بہت ہون۔ علمای حدیث نے حضرت کی جوامع الکلم مین سے جمع کرکے کتب اور دفاتر مشبع اور مزین کیے ہین اٹھارہوین ریش مبارک
انبوہ تہی یعنے طول و عرض مین مساوات سے بہری ہوئی اور خوبصورتی کی بکمال زیبایش تہی۔ حدیث ابن ابی ہالہ مین وارد ہے کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کث اللحیۃ یعنی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کث اللحیہ۔ مراد کث اللحیہ سے بسیاری انبوہ موی مبارک اور نزد حام بالہ کا ہی

اور شفای قاضی عیاض سے منقول ہے کہ انبوہ ریش مبارک نے سینہ شریف کو بھر لیا تھا اور درازی ریش مبارک مین قدر معین ثابت نہیں —
اور فتح النبی مین لکھا ہے کہ ریش مبارک بقدر چہار انگشت از روی طبیعت یعنی از روی خلقت کی تھی اس قدر سے کم و زیادہ نہیں ہوتی تھی اور شیخ عبد الحق
محدث دہلوی کہتے ہیں کہ اس روایت کی سند پائی نہیں جاتی اور ارسال لحیہ موجب حسن و جمال ہے خصوصًا اس صورت مین کہ انبوہ ہو اور یہ روایت
منافی اوسکی ہے کہ شفای قاضی عیاض سے منقول ہوا اور منافی روایت ترمذی کی ہے کہ کتاب مذکور مین مذکور ہے کہ حضرت لیتے تھے اپنی لحیہ کو یعنی طول و عرض سے قصر کرکے ہموار
فرماتے تھے اور بیسوین قص شارب یعنی سبلت کترتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو کوئی نہ کاٹے اپنی موچھونکو وہ ہمسے نہیں اور صحیحین مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا مخالفت
کرو مشرکون کی اور ایک روایت مین مجوس کی دراز کرو داڑھیونکو اور پست کرو موچھونکو اور مبالغہ کرو پست کرنے موچھون مین اور نافع نے ابن عمر سے روایت
کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مبالغہ کرو قطع اور پست کرنے موچھون مین اور چھوڑ دو داڑھیونکو اونکے حال پر راقم الحروف
کہتا ہے کہ قصر اور ارسال لحیہ مین اختلاف روایات ہے لیکن معمول اکثر مشائخ اور اسلاف کا ارسال معلوم ہوتا ہے اور منقول ہے کہ ریش مبارک
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اونکے سینہ کو پر کیا تھا اور اسیطرح حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ اور اسیطرح عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کی ریش مبارک
تھی اور حضرت محبوب سبحانی کی بھی ریش مبارک طویل و عریض تھی یہ سب مدارج النبوت مین مذکور ہے اور حضرت کی خضاب کرنے مین اقوال
علما مختلف ہین تحقیق یہ ہے کہ آپ نے خضاب نہین فرمایا کسواسطے کہ سفیدی حضرت کی موی مبارک سر اور ریش کی حد خضاب کو نہین پہنچی ہے
تمام سر اور ریش مبارک مین بیس یا سترہ یا اٹھارہ بال سفید ہوئے تھے بہر تقدیر بیس سے کم تھے جب دہان فرماتے سفیدی بالونکی پوشیدہ ہو جاتی پھر
حاجت خضاب کی نہ تھی اور انس بن مالک سے روایت ہے کہ لحیہ شریف مین چند بال سفید تھے اگر چاہتا مین گن لیتا اور اسیقدر آپ کی سر مبارک مین اور
خضاب نہین کیا حضرت نے — قائلین خضاب جو کہتے ہین کہ نکالا انس نے بال شریف کو کہ اونکے پاس تھے وہ مخضوب تھے جواب اسکا یہ ہے کہ وہ مخضوب
نہ تھے بلکہ ممزوج و مخلوط بطیب تھے بسبب اختلاط خوشبو کی ایسے دکھائی دیتے تھے کہ گویا مخضوب ہین اور احتمال ہے کہ اونکو مخضوب کیا ہو انس نے تا محکم ہو جاوین
اور دیر تک ٹھہرین اور اسیطرح بعض احادیث کہ دلالت خضاب پر کرتی ہین ماول ہین تحقیق محققین یہی ہے کہ آپ نے خضاب نہین فرمایا اور موی مبارک
ریش و سر کی اسقدر سفید نہ تھی کہ لائق خضاب ہوتی اور حضرت قص شوارب اور اظفار روز جمعہ فرماتے تھے اور بعض روایات مین پنجشنبہ آیا ہے اور کیفیت
ناخن تراشی مین کچھ ثابت نہین لیکن اسقدر کہ ابتدا سبابہ یمنی سے کرتے اور ختم انگشت پر اوسی ہاتھ کی فرماتے اور مسواک اور شانہ حضرت سے جدا نہین
ہوتا تھا اور جب دہان کرتے ریش مبارک مین شانہ فرماتے اور آئینہ مین جمال شریف کہ مطلع انوار الٰہی اور مظہر اسرار نامتناہی تھا دیکھتے تھے صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور اکیسوین گردن شریف رشک مینای بہشت بکمال خوبی حد اعتدال پر درخشان اور درخشان تھی اور اس قدر صفائی اور
آب و تاب رکھتی تھی کہ آئینہ جسکی صفائی کی روبرو شرمندہ تھا گویا چاند کا ٹکڑا تصویر کا عالم تھا اور حدیث ابن ابی ہالہ مین آیا ہے کان عنقہ جید دمیة

فی صفاء الفضة یعنی تہی گردن آپکی گردن دمیہ کی صفائی چاندی مین — دمیہ بضم دال بت کو کہتے ہین کہ بنایا ہو عاج سی کذا فی النہایہ اور صاحب قاموس کہتا ہی کہ رخام یعنی سنگ سفیدی اور مقصود تشبیہ سی فقط مبالغہ ہی صفت مین اور تحسین مین — اور حاشیۂ شمایل وغیرہ مین ہکہ دمیہ بمعنی غزال آیا ہو کی لکہا ہی سند اوسکی کتب لغت مین نہین ملتی **اکیسوین** شانہ مبارک اونچے اونچے اونپر بال اور دونو مین کچہ جدائی تہی چنانچہ اوسکے بیان مین بعید ما بین المنکبین وارد ہو یعنے درمیان دونو شانونکے بعد اور مسافت تہی **اور** بعضون نے بعید بصیغہ تصغیر پڑہا ہے **اور** بعضون نے اوسکو بعریض الصدر تفسیر کیا ہے عرض صدر اگرچہ وصف جداگانہ ہی لیکن ان دونو وصفون مین تلازم ہے یعنی ایکدوسریکو لازم ہے **بائیسوین** بغل شریف کمال سفیدی سے ہمرنگ بدن کی تہی اور یہہ ازجملہ عجائبات اور خواص حضرت سے ہی کہ بغل سب آدمیون کی مائل بسفیدی ہوتی ہے — اور بعضون نے لکہا ہے کہ بال آپکی بغل مین نہ تہے لیکن اس روایت مین کلام ہے — اور بعض احادیث مین آیا ہے جی ینتف الابطیہ کندہ کرتے تہے اپنی بغلونکے بالونکو اور حضرت کی بغلون سے خوشبو مشک کی آتی تہی چنانچہ بعضے صحابہ سے روایت ہے کہ آپ نے مجکو اپنے ساتہہ سلایا حضرت کی بغل کا پسینا مینے سونگہا بوی مشک اوس سے آتی تہی **تیئیسوین** سینہ مبارک عریض وچوڑا اور فی الجملہ اوبہرا ہوا تہا اور فائدہ اس ترکیب مین یہہ ہے کہ سینہ مبارک مجمع علوم ومعارف اور منبع تجلیات اور معدن اسرار ذات سلطان تہا اس سبب سی وسعت اور کشادگی مناسب ہوئی کہ وسعت ظرف بقدر وسعت مظروف چاہیے **چوبیسوین** شکم مبارک نہایت ہموار اور صاف برابر سینہ کی تہا چنانچہ حدیث مین وارد ہے سواء البطن والصدر برابر شکم اور سینہ مراد اس سے ہموار ہے — حدیث ام ہانی مین آیا ہے کہ دیکہا مینے شکم مبارک رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گویا قرطاس بالائی یکدیگر تہ کئے ہوی رکہی ہین یہہ کنایہ کمال نرمی اور صفائی سی ہے یعنی شکم مبارک کمال نرم اور صاف تہا **اور** حدیث ابن ہالہ مین آیا ہے دقیق المسربۃ مسربہ بفتح میم وسکون سین مہملہ وراء مضموم نقطہ وبار موحدہ وہ بال ہین کہ اوپر سینہ کی تا ناف ہون — یعنی بالونکا ایک خط باریک لنبا ابتدای سینہ سے تا ناف دستکاری نقاش ازل سے کہنچا تہا باقی سینہ اور شکم صاف تہا لہذا حدیث شریف مین آیا ہے عاری الثدیین والبطن سوی ذلک یعنی سوا اوس خط باریک بالونکے چہاتی اور پیٹ پر کوئی بال نہ تہا **پچیسوین** پشت مبارک آپکی گویا نقرہ گداختہ تہی یعنی نہایت سفید اور صاف اور ہموار تہی اور استخوان شانہ مضبوط اور پر گوشت تہو اور دونو شانون مین **مہر نبوت** چنانچہ حدیث مین آیا ہے وبین کتفیہ خاتم النبوۃ وہو خاتم النبیین یعنی درمیان دونو شانونکے مہر نبوت تہی اور آپ خاتم الانبیا ہین اور وہ ایک چیز اوبہری ہوئی تہی اجزای بدن شریف سی رنگ اور صفائی مین مانند بدن کے تہی اوسکو خاتم نبوت کہتے تہے **اور** یہہ مہر نبوت ایک آیت آیات الہی سے تہی — حاکم نے مستدرک مین وہب سی روایت کی ہے کہ مبعوث ہوا کوئی پیغمبر مگر اوسکی علامت نبوت کی دست راست مین تہی الا ہمارے پیغمبر کہ علامت نبوت اونکی درمیان دونو شانونکے تہی اور بعض روایات مین عند کتفہ الیسرے اور بعض مین عند کتفہ الیمنی وارد ہے اور یہہ دونو روایتین منافی روایت بین الکتفین کہ اشہر روایات ہی نہین ہین کسواسطے کہ درمیان دونو شانونکے ہونا مستلزم اسکا نہین

کہ میانہ اوسکے دونو کے ہوا کرتا مائل بائین طرف شانہ کے ہو تب ہی درمیان دونو شانونکے ہونا اوسپر صادق ہے اور تشبیہ مہر نبوت مین
روایات مختلف ہین بعضون نے مانند تکمہ حجلہ عروس اور بعضون مین مثل بیضہ کبوتر یا کبک آیا ہے اور ہمرنگ بدن شریف صفائی اور نورانیت مین تہے
اور اوسپر چند خال اور کچہ بال اسطرح سے جمع تہے کہ صورت حرفونکی نمودار تہی جیسے کہا جاتا ہے کہ اوسپر لکہا ہوا تہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور
بعضون نے کہا اوسپر لکہا تہا اللہ وحدہ لا شریک لہ حیثما توجہت فانک منصور یعنی جس طرف تو متوجہ ہو پس تو فتحیاب ہی محدثین نے لکہا ہے کہ مہر نبوت
علامت حضرت کی معرفت اور تصدیق کی ہے کہ یہ وہی پیغمبر ہے کہ جسکی بشارت اگلی کتابون مین ہے اور صیانت اور حفاظت قدح اور طعن وانکار
سے ہے جیسے کسی چیز پر مہر کر دین تا خلل وفساد اوسمین راہ نپاوی اور رمز یہ ہے کہ نبوت ایک سر عظیم مخصوص حضرت کی تہی حقیقت حال اوسکی حق تعالے
کو معلوم ہے ٢٦ چھبیسوین دونو ہاتہ آپکی دراز تہے اور درازی ہاتہ کی کمال جود وعطا اور قوت اور غلبہ پر دلیل صریح ہے کلائیان چوڑی
اور دراز تہین ہتیلیان پر گوشت اور نرم اور نازک پہیلی پہیلی اور خوشبودار تہین چنانچہ صحیحین مین انس بن مالک سے روایت ہے مامسست دیباجا
ولا حریرا الین من کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا شممت مسکا ولا عنبرا اطیب من رائحۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ہاتہ نہین لگایا مینے دیبا
اور حریر کو کہ نرم زیادہ ہو ہتیلی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ سونگہا مینے مشک اور عنبر کو کہ خوشبودار زیادہ ہو خوشبو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
مروی ہے کہ جب کسیکے سر پہ ہاتہ پہیرتے شفقت سے اوسکا سر خوشبودار ہو جاتا اور صحیح مسلم مین روایت ہے کہ مسح کیا حضرت نے رخسارہ جابر بن
سمرہ کو جابر کہتا ہے کہ پائی مینے دست مبارک کی سردی اور خوشبو کہ گویا باہر لائے ہین اوسکو طبلہ عطار سے اور نزدیک طبرانی اور بیہقی کی آیا ہے
وائل بن حجر سے کہ مصافحہ کرتا ہون مین حضرت سے اور مس کرتا ہے میرا بدن حضرت کے بدن سے سونگہتا ہون اپنے ہاتہ کو اوس سے پاتا ہون خوشبو خوشتر
مشک سے اور سعد بن وقاص سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت میری عیادت کو تشریف لائے اور رکہا دست مبارک میری
پیشانی پر پہر مسح کیا میرے منہ کو اور سینہ کو پس ہمیشہ پاتا ہون مین سردی دست مبارک کی اپنے جگر مین اس ساعت
تک ۔ مستورد بن شداد اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ مین آیا حضرت کے پاس اور مس کیا مینے دست مبارک کو
تہا نرم زیادہ ابریشم سے اور سرد زیادہ برف سے اور مروی ہے کہ ایک دن حضرت نے قتادہ بن ملحان کے منہ کو ہاتہ
لگایا تہا اوسکا چہرہ بقدر روشن ہو گیا کہ عکس ہر چیز کا اوس مین نظر آنے لگا ستائیسوین اونگلیان دست مبارک کی
دراز اور باریک نہایت خوشنما تہین چنانچہ اوسکی تعریف مین مروی ہے سائل الاطراف یعنی کناری اعضا کے کہ عبارت
انگلیون سے ہے دراز اور روان تہی اور بعض روایت مین طویل الاصابع وارد ہے یہ معجزہ حضرت کی انگلیون کا مشہور ہے کہ چاند کو شق کیا
اور سنگریزون نے آپکی انگلیونمین تسبیح کی اور کہائیون سے پانی اوبلا چنانچہ حدیث مین آیا ہے کہ ابریق مین ایک وضو کے مقدار پانی تہا

اور تین سو آدمی اوسوقت حاضر اونکو حاجت وضو کی ہوئی حضرت نے اوسقدر پانی مین ہاتھہ رکھا اوسوقت آپکی انگلیون سے پانی نکلتا تھا یہانتلک کہ اون سبھون نے فراغت تمام سے وضو کیا اور جابر سے روایت ہے کہ ایکبار صحابہ کو روز حدیبیہ مین تشنگی ہوئی اور آپکی ایک چھاگل تھی اوسمین تھوڑا سا پانی تھا حضرت نے دست مبارک اوسمین رکھا فی الفور پانی نے بکثرت تمام انگلیون سے مانند چشمہ کے جوش مارا سبھون نے پیا اور وضو کیا جابر کہتے ہین اگر ایک لاکھہ آدمی ہوتے تو پانی کفایت کرتا اور ہم سب پندرہ سو آدمی تھے **اٹھائیسوین** ساق مبارک کی تعریف مین آیا ہے کان فی ساقیہ حموشۃ بجای حطی باریکی ساق یعنی دونو ساق حضرت مین باریکی تھی اور مروی ہے کانہا جمارۃ جمارہ بضم جیم وتشدید میم میانہ درخت خرما کہ اوسکو شحم النخل عربی مین اور گابہا کھجور کا ہندی مین کہتے ہین بالجملہ دونو ساق کمال لطیف اور باریک اور کم گوشت تھین نہ ورزنہ غرض اس سبب سے رفتار مین سرعت تھی اور چلنے مین قدم رکھتے قوت سی خوب جما کر آگی جھکے ہوی گویا بلندی سے پستی کی طرف اوترتے ہین باوجود اسکے تیز رفتار سبک تاک اسقدر نرم چال تھے **اونتیسوین** قدم مبارک اور اسکے وصف مین روایات مختلف ہین خلاصہ یہہ کہ قدم شریف دونو دراز اور پر گوشت اور اونگلیان پانو کی دراز اور باریک تھین اور انگشت سبابہ سب اونگلیون سے دراز تھی اور خنصر پر گوشت اوپر سے پانو ڈہلکتی ہوئے کہ اون پر پانی نہ ٹھہرتا ایڑیان چھوٹی کم گوشت تھین - جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میرے باپ جنگ احد مین شہید ہوئے قرضدار یہودیون کے تھے ایک باغ خرمے کا اپنی ملک مین چھوڑا جب وہ باغ پھلا یہودیون نے چاہا کہ سارا باغ قرض مین لگالین منع کیا کہ چند سال کی بہار مین قرض اپنا ادا کرلین یہودیون نے نمانا آخر یہہ قصہ حضرت کی حضور مین آیا آپ نے فرمایا کہ خرمے کاٹ کر خرمن کرو - پہر حضرت اوس باغمین تشریف لای اور انبار کلان خرمی کے گرد پہر کر قدم شریف اوسپر رکھا اور فرمایا کہ قرضخواہونکو بلا کر خرمے اس خرمن سے اونکی قرض مین لگادو - جابر کہتے ہین کہ مین ناپ ناپ کر دینے لگا حق تعالی کی قدرت سے سب قرض اونکا اوسی انبار سے ادا ہوگیا اور مین دیکھتا تھا اوس انبار کیطرف گویا اوس مین سے ایک خرما بھی خرچ نہین ہوا - ای مسلمانون دیکھو یہہ ایک شمہ اثر برکت قدم شریف کا ہے اور اسطرح کے معجزے بہت سی کتب سیر مین مرقوم ہین اور حضرت نہایت باوقار و باتمکین تھے اور راہی انداز سے خرامان ہوتے اور جب راہ مین چلتے صحابہ کرام کو اپنی آگے روانہ کرتے اور آپ سب سے پیچھے چلتے اور حدیث مین وارد ہے کہ حضرت فرماتی کہ پیچھا میرا فرشتونکے لیے چھوڑ دو یعنی آپ کی پس رو فرشتے ہوتے تھے اسواسطے اصحاب کو آگے چلنی کا حکم تھا اور حدیث ابوہریرہ رض مین آیا ہے کہ ندیکھا مینے کسیکو شتاب تر راہ چلنی مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گویا نوردیدہ ہوتی تھی زمین آپکے واسطے اور ہم سب مشقت مین ڈالتی تھے اپنی جانکو اور دوڑتے تھے کہ حضرت کی ساتھہ چلین اور آپ بے تکلف بطور خود چلتے تھے اور اضطراب رفتار مین نہین کرتے تھے یعنی آپ باوصف سرعت رفتار بے رنج اور بدون مشقت چلتے تھے اور تمام بدن حضرت کا پر گوشت اور دوہرا اور کنچا تھا کنارون سی گوشت لٹکا نہ تھا **تیسوین** جسم شریف پر اتفاق رکھتے ہین چنانچہ وارد ہے کان ابیض ملیحا یعنی رنگ مبارک حضرت کا سفید نمکین تھا - ملاحت ایک وصف ہی کہ بیان اوسکا حیطۂ تحریر سے خارج ہے

اوسکی کیفیت وجدانی ہے نہ بیانی - بالجملہ رنگ شریف حضرت کا سفیدی خالص نہ تہی کہ ربودگی نہ رکہتے ہو بلکہ سفیدی ملیح تہی کہ اوسکو تفسیر کیا ہے ساتہ مایل بسرخی کے چنانچہ مروی ہے کہ سفیدی رنگ شریف مشرب بحمرت یعنی مختلط بسرخی تہی اور تنکر اس اختلاط کی وصف رنگ شریف مین واقع ہے یعنی گندم گون ظاہر ہے کہ اختلاط سفیدی اور سرخی سے گندمی رنگ پیدا ہو سکتا ہے اور اسیواسطے بعضون نے لکہا ہے کہ مراد سمرت سے حمرت ہی کہ مختلط بہ بیاض ہو اور غرض اس بیان سے رفع تعرض میان احادیث خلاصہ رنگ شریف سفید مختلط بسرخی تہا کہ اسیکو گندم گون بہی کہا ہے اور حق یہہ ہے کہ رنگ بدن مین اس رنگ سے بہتر کوئی رنگ نہین ہے اور نورانیت لون شریف نور ماہ شب چہاردہم پر غالب تہی - براء بن عازب کہتے ہین کہ مینے حضرت کو شب ماہ مین حلہ سرخ یعنی دہاری دار پہنے دیکہا پہر دیکہتا تہا مین حضرت کو ایک نظر اور چاند کو ایک نظر قسم خدا کی کہ جسم شریف حضرت کا چاند سے زیادہ روشن نظر آتا تہا الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ **قاعدہ** اور دستور یہہ ہے کہ جو کوئی حاکم اپنے نائب اور کارندیکو سرفراز کرتا ہے تو ایسا معاملہ مہربانی خاص کا اوسکے ساتہ عمل مین لاتا ہے کہ سب آدمی معلوم کرین کہ یہہ شخص مخصوص اور مصاحب خاص مالک کا ہے اسکا ساختہ پرداختہ بالکلیہ مالک کو منظور و مقبول ہے اور اسکی محبت یا عداوت مالک کی محبت یا عداوت ہے - اسیطرح پاک پروردگار نے کہ مالک اور حاکم سارے جہان کا ہے اپنے پیغمبر حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام مخلوقات سے برسالت منتخب اور برگزیدہ کرکے اپنی خاص مہربانیون کے ساتہ مخصوص کیا تا سب معلوم کرین کہ یہہ پیغمبر محبوب اور مخصوص خالق کون و مکان اور مالک زمین و آسمان کا ہے یہان تک کہ اسکی رضامندی خدا کی رضامندی اور اسکی ناخوشی خدا کی ناخوشی ہے اور فضیلتین حضرت کو جو حق تعالی نے بخشین ہین دو قسم ہین ایک قسم وہ کہ اور انبیا بہی اومین شریک ہین لیکن آپکو اور انبیا سے زیادتی اوس وصف اور صفت مین ہے علاوہ جو جو کمال ایک ایک پیغمبر کی ذات مین جدا جدا تہے وہ سب حضرت کی اکیلی ذات جمع صفات مین مجتمع اور یکجا ہوے فضیلت اس اجتماع کی انفراد پر جو ہے ظاہر ہے مثلا بیس چراغ بیس مکانون مین جدا جدا روشن ہون اور اونہین بیسون کو ایک مکان مین روشن کرین فضیلت اوس مکان کی کہ جسمین بیس چراغ روشن ہین روشنی مین اون مکانون پر کہ وہان ایک ایک چراغ اکیلا روشن ہو معلوم - اور متیقن ہے اسیطرح حضرت کی ذات با صفات نسبت ذوات سایر انبیا کی قیاس کیا چاہیے چنانچہ خلافت اور ملک اور حسن اور خلت اور کلام اور عبادت اور شکر جو آدم علیہ السلام اور داؤد اور سلیمان اور یوسف اور ابراہیم اور موسی اور نوح علیہم السلام کو جدا جدا دیا گیا یہہ سب کمال ذات سرور کائنات مین یکجا فراہم ہوے اور دوسری قسم وہ کہ مخصوص حضرت کی ساتہ ہے اور کسی نبی کو اومین شرکت نہین جیسے انواع ولایات اور محبوبیت مطلق اور اصطفا اور رویت اور قرب اتم اور شفاعت عظمی اور جہاد اور سوا انکے اور کمالات کہ یکجائی خود مصرح ہین اور تفصیل بعضونکی اومین ہے رسالہ تحریر الشہادتین مین مسطور ہے مخصوص حضرت کی ساتہ ہین اور صفات خلقیہ مین جیسے آگے پیچہے سے اور اندہیری اوجالے مین برابر دیکہنا اور بغل شریف کا سفید ہمرنگ بدن صاف ہونا اور جمائی کا تمام عمر مین نہ آنا اور احتلام کا نہونا

اور پسینہ سے عنبر و مشک کی خوشبو کا آنا اور زمین کا بوقت قضاء حاجت شگافتہ ہونا اور بول و غائط کا غائب ہونا اور اوس مکان سے بوی مشک
کا آنا اور اختر قضہ کا زمین پر نہ ٹپکنا اور ختنہ کری کراے اور ناف بریدہ پیدا ہونا اور وقت تولد سجدہ کرنا اور انگشت شہادت بطرف آسمان اوٹھانا
اور کلمہ پڑھنا اور کلام کرنا اور فرشتون کا مہد حضرت کو ہلانا اور چاند کا آپکے ساتھ باتین کرنا اور بوقت اشارہ آپ کی طرف مائل ہونا اور
گہوارے مین کلام کرنا اور پارہ ابر کا وقت گرمی آفتاب کی ہمیشہ آپکے سر پر سایہ کرنا اور سایہ درخت کا آپکی طرف متوجہ ہونا اور حضرت کی بدن اور کپڑون
پر مکھی کا نہ بیٹھنا اور جس جانور پر سوار ہونا اوس جانور کا تا مدت سواری بول و براز نکرنا اوصاف مشہورہ سے ہین اور بروایات صحیح ثابت
ہی کہ حضرت قبر مین زندہ ہین اور قبر مین نماز پڑھتے ہین اور حضرت کی مزار مبارک پر ایک فرشتہ متعین ہے کہ جو کوئی درود اور سلام آپ پر بھیجتا ہے وہ اوسکو
آپکے حضور مین پہونچاتا ہے اور حضرت کے پاس عرض کیے جاتے ہین اعمال امت کے اور آپ اونکے واسطے استغفار کرتے ہین اور مناقب جلیلہ اور
فضائل جمیلہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ہے کہ حق تعالی نے قرآن شریف مین آپکی حیات اور بقا کی قسم کہائی آیت لعمرک انہم لفی سکرتہم یعمہون
قسم حیات تیری کی تحقیق وہ اپنی مستی مین بہکے ہوے ہین جمہور اہل تفسیر متفق ہین اسبات پر کہ یہ قسم ہی پروردگار عزوجل سے بمدت حیات اور بقای حضرت
علیہ الصلوۃ والتحیۃ کے اور یہ غایت تعظیم اور نہایت تکریم ہی جیسے عاشق اپنی معشوق کی قسم کہاوے اور کہے تیری جان کی قسم اے مسلمانون قدر و منزلت
اس قسم کی محرمان اسرار کو کہ اس راز دنیا سے واقف ہین معلوم ہی کہ اس قسم سے کیا تراوش کرتا ہے ابن عباس سے روایت ہے کہ پیدا نکیا
حق تعالی نے کسی ذات کو گرامی تر نزدیک اپنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اوسکی حیات کی قسم کہائی نہ غیر اوسکی اور ابو الجوزا کہ اجلہ تابعین
سے ہین کہتے ہین کہ سوگند نکہائی حق تعالی نے کسیکی حیات کی سوای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اسواسطے کہ حضرت گرامی تر اور بزرگ ترین خلق ہین
نزدیک حق جل و علی کے اور قرطبی نے کہا کہ قسم کہانا حق تعالی کا بحیات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان صریح ہی کہ ہماری واسطے کہ قسم کہائین ہم آپکی
حیات کی اور امام احمد کہتے ہین کہ اگر کوئی قسم حضرت کی حیات کی یمین منعقد ہوتی ہے اور اگر کہائی ہو تو کفارہ واجب ہوتا ہے بسبب ہونے حضرت کے
ایک دو رکنون شہادت کا اور معمول اہل مدینہ ہی کہ حضرت کی قسم کہاتے ہین اور کہتے ہین بحق اوسکی کہ پوشیدہ کیا ہی جسکو اس قبر نے اور بحق ساکن اس قبر کے یعنے
قبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بعنوان سورۃ آیت لا اقسم بہذا البلد وانت حل بہذا البلد یعنی قسم کہاتا ہون مین اس شہر کی اور تو حلال ہونیوالا ہے بیچ اس شہر کی جو بات سے ظاہر
ہے زیادہ تر اوس سی تشریف اور تعظیم متصور نہین کہ مقید کیا حق تعالی نے قسم کو بہ بلد کہ بلد حرام اور بلد امین جسکا نام ہے بوقت حلول اور نزول حضرت کی اوس
شہر مین اس جاسے کہتے ہین کہ شرف المکان بالمکین اور مواہب لدنیہ مین حضرت عمر سے روایت ہی کہ اونہون نے عرض کی حضرت کی خدمت مین کہ بابی انت
و امی پہونچی فضیلت آپکی نزدیک خدا کے اس مرتبہ کو کہ قسم کہائی خدا نے آپ کی حیات کی نہ حیات سائر انبیا کی اور پہونچی فضیلت آپکی
پاس خدا کی اس حد کو کہ سوگند کہائی آپکی خاک پاک کی اور کہا آیت لا اقسم بہذا البلد یعنی قسم کہاتا بلد کی کہ عبارت زمین سے ہے کہ اوس پر چلتے تہین

قسم کہانا خاک پاکی ہی اور یہہ قسم ایک سر مکنون اور راز مکتوم ہی کہ نظر کوتاہ بینون کی اوسکی بوراک سی قاصر ہی جو صاف ہین اور پاک نظر واقف انداز راز و نیاز عاشق
ومعشوق ہین وہی ان باتونکی کیفیت اور لذت پاتی ہین یہہ جو کچہہ مذکور ہوا مدارج النبوۃ مین مسطور ہی اور منجملہ خصایص حضرت کی یہہ ہی کہ عالم ارواح مین اول
آپ پیدا ہوی اور پہلی الست بربکم کیا نہین ہین پروردگار تمہارا کی جواب مین بلے ہان آپ نی کہا اور سیر معراج مخصوص آپکی ساتہہ تہی اور سواری براق ہی مخصوص
آپکی تہی اور راہ پر آسمانون کی جانا اور حد قاب قوسین او ادنی تک پہونچنا اور دیدار الہی سی مشرف ہونا خلاصہ آپکا ہی اور فرشتونکا فوج و حشم ہونا اور آپ کی
ساتہہ ہوکر کافرونسے لڑنا مخصوص حضرت ہی اور شق قمر اور ایسے معجزے عجیب وغریب جو آپسے ظاہر ہوی ہین کسی اور پیغمبر سے ظاہر نہین ہوے اور پہلے قبر سے
سر اوٹہانا اور پہلے قیامت مین بیہوشی سے افاقہ پانا اور سواری براق اور ستر ہزار فرشتونکا جلو مین ہونا اور جانب راست عرش کرسی پر بیٹہنا
اور مقام محمود سی مشرف ہونا اور لوا الحمد کا ہاتہہ مین دینا اور حضرت آدم اور تمام اونکی ذریت کا اوس لوا کی سایہ مین ہونا اور سب انبیا کا ساتہہ
اپنی امتونکے آپ کی پس رو ہونا اور پہلے دیدار خدا آپسے شروع ہونا اور شفاعت خلق مخصوص ہونا اور پہلے پل صراط سے گذرنا اور حضرت فاطمہ
آپکی صاحبزادی کا صراط پر آنا اور سب خلق کو حکم آنکہین بند کرلینے کا ہونا اور پہلے دروازہ بہشت کو آپکا کہولنا اور دن قیامت کی مرتبہ وسیلہ مشرف
ہونا یہہ سب مخصوص حضرت کی ساتہہ ہی اور مرتبہ وسیلہ کا نہایت بلند ہے کہ سوا آپ کی اور کسی پیغمبر کو میسر نہوا اور حقیقت اجمالی اس مرتبہ کی یہہ ہی کہ حضرت
قیامت کی دن حق تعالی کیطرف سی بمنزلہ وزیر کے بادشاہ کی طرف سی ہونگے اور بالجملہ بعد خدا کی سب مخلوقات سی افضل اور اشرف اور اکمل اور اکرم
ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور مناقب و مدائح اور کمالات اور معجزات اور اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ اور شمائل ستودہ
اور خصائل محمودہ حضرت علیہ السلام کی زیادہ از حد اور بیشمار ہین مقدور بشر نہین ہی کہ سب کو احاطہ کرے اور معجزات حضرت کی جو کتب احادیث و متین
قلمبند ہین چونسٹہہ ہزار ہین مسلمانونکو لازم ہی کہ موافق ارشاد حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمل مین لاکر ہمیشہ ذکر خیر آپ کا کیا کرین اور مدام درود
وسلام مین مشغول رہین الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ **فصل** بیچ اخلاق عظیمہ اور صفات کریمہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
بیان مین جاننا چاہیے کہ خلق بضم خا سیرت باطن کو کہتے ہین جیسا کہ خلق بفتح خا صورت ظاہر کو اور قاموس مین ساتہہ دونو پیشون
اور مرم کی معنی سجیہ اور طبع کی لکہا ہی اور خلق کی معنے عقلا کی نزدیک ایک ملکہ ہی کہ نسبت اوسکے افعال بسہولت اور آسانی صادر ہون اور اسکا
بیان کتب معقولات مین کیا گیا ہی اور اختلاف اقوال اسمین ہی کہ خلق غریزی ہی کہ حق تعالی نی ہر شخص کو اوسپر پیدا کیا ہی یا مکتسب کہ ہر آدمی بکسب
وریاضت حاصل کرسکے قول بعضونکا یہہ ہی کہ غریزی ہی ایسا ہی مفہوم ہوتا ہی حدیث مرویہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ جناب حضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ قسمت کیی حق تعالی نی درمیان تمہاری اخلاق جیسے قسمت کی ارزاق اور فرمایا کہ اگر کوئی کہے کہ پہاڑ اپنی جگہہ سی ہل گیا یقین
کرد اوس خبر کو اور اگر بیان کرے کہ فلانی شخص نی خو اپنی چہوڑ دی باور نکرو یہہ روایت بخاری مین ہی مگر ارسال رسل سے یہی ہے کہ تہذیب اخلاق

حاصل ہوا اور یہی نتیجہ صحبت علما اور فقرا متبع سنت سید الوری سے اور اعتقاد کرنا چاہیے کہ مکارم اخلاق و محامد صفات صورت اور سیرت اور جمیع کمالات و فضائل و محاسن حاصل ہین تمام انبیا و رسل کو لیکن بعض کو بعض پر تفضیل و تفوق ہے قال اللہ تعالی تلک الرسل فضلنا بعضہم علی بعض یعنے یہ سب پیغمبر بڑائی دی ہمنے ایک کو اوپر دوسرے کے + اور یہہ بات بہی عقیدے مین داخل ہو کہ کوئی ولی درجہ اور مرتبہ کسی نبی کو نہین پہنچتا اور شفا قاضی عیاض مالکی مین مسطور ہے کہ اخلاق انبیا علیہم السلام کی سب مفطور و مجبول ہین مکتسب و معمول نہین اور حاصل ہین اول فطرت اور اصل خلقت مین بی مدخلیت اکتساب و ریاضت کی بسبب فضل نامتناہی جل جلالہ اور برگزیدگی کے اور بسبب کثرت و قوت و عظمت اور اجتماع مکارم اخلاق و محامد صفات کی ثنا کی ذات باری عز اسمہ نے اپنی حبیب کی قرآن مجید مین اور فرمایا ایت انک لعلی خلق عظیم یعنی تحقیق تو ہر آئینہ خلق بڑا رکھتا ہی :. اور فرمایا ایت وکان فضل اللہ علیک عظیما یعنی اور ہی فضل خدا کا تجہپر بڑا اور خود جناب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین بعثت لاتمم مکارم الاخلاق یعنی اوٹہایا گیا مین تاکہ پورا کرون مکارم اخلاق کو اور جس ذات ستودہ صفات کا معلم رب کریم اور مودب قرآن عظیم ہو کیونکر یہہ مکارم اخلاق و محاسن افعال او مین جمع نہون اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ خلق حضرت رسول کی کئین جواب دیا کان خلقہ القرآن یعنی تہا خلق اوسکا قرآن فرد وصف خلق کسے کہ قرآن است خلق را وصف او چہ امکان است + حقیقت وہ ہو کہ کوئی فہم اور کوئی قیاس علو مقام اور کنہ حال عظیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جیسا کہ چاہیے اور سوای ذات باریتعالی نہین جانتا او رپہچانتا تاویل آیات متشابہات قرآنی سوای خدا کی اور کو معلوم نہین بس باعتبار وسعت او عظمت اخلاق کی بعثت فرمائی حضرت کی طرف کافہ ناس بلکہ ملائکہ اور جن وانس کی تمامہا ایسا ہی ایات قرآنی سے ثابت ہوتا ہے آیت یایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا یعنی ای لوگو تحقیق مین بہیجا ہوا خدا کا ہون تم سب کیطرف + اور ایت لیکون للعلمین نذیرا یعنی تاکہ ہون عالم کی لوگونکو ڈرانیوالا + اور آیت وما ارسلنک الا کافۃ للناس یعنی اور نہین بہیجا ہمنے تجہی مگر واسطے تمام لوگون الاسکو + اور سوای اسکے اکثر ایات واحادیث اسپر دال ہین عقل کامل وعلم شامل حضرت کا معلوم وظاہر ہوا اخلاق شریف سی اسواسطے کہ منبع اور منشا اخلاق کا عقل ہو کہ اوسی علم و معرفت اور ثقوب رای اور جودت فطنت اور اصابت فکر اور نظر عواقب امور مین اور مصالح نفس اور مجاہدہ شہوت اور حسن سیاست اور تدبیر اور اقتنای فضایل اور تجنب رزایل سے حاصل ہوتا ہی اور اختلاف کیا ہے لوگونے حقیقت عقل مین اور کلام اوسمین حد کثرت کو پونہچا ہی اور قاموس مین کہا ہی کہ علم صفات اشیا کا حسن و قبح او کمال ونقصان اونکا ثمرات اور نتائج عقل سے اور عقل نام ایک قوت کا ہی کہ مبدا اور منشا اوسکا علم ہے اور آگاہی عقل ہیات محمودہ انسانی کو حرکات و سکنات مین کہتے ہین اور یہہ بہی خواص وآثار عقل سے ہی + غرضکہ قول محقق یہہ کہ عقل نور روحانی ہی کہ بواسطہ اوسکے معلوم اور دریافت ہوتی ہین علوم ضروریہ و

نظریہ اور ابتداء وجود عقل کا نزدیک اہل تجنان ولد سے ہی رفتہ رفتہ بڑھتی جاتی ہے یہانتک کہ کامل ہوتی ہے سن بلوغ مین پس کمال علم وعقل حضرت کا ایسا مرتبہ تہا کہ نہین پہونچا اوس مرتبہ کو کوئی بشر سواے حضرت کی اور عقل مین اور فکر اکثر اوس افاضہ مین حیران ہین اور جو کوئی تتبع کرے مجاری احوال اور حمایہ صفات اور محاسن افعال اور مطالع کرے جوامع کلام اور حسن شمایل اور بدایع سیر اور سیاست انام اور تقریر شرائع اور تاصیل اداب جلیلہ اور تقریر شیم حمیدہ اور علم حضرت کا کتب سماویہ اور صحف منزلہ اور سیر امم خالیہ اور احوال ایام ماضیہ اور تدبیر حضرت کی عرب کی حق مین کہ مثل وحوش شاردہ صاحب طباع متنافرہ متباعدہ تہے اور مرتبہ جہل ونادانی وجفا مین بلکہ کس قدر تحمل اونکی جفا اور صبر ایذا پر فرمایا کہ رام ومنقاد ہو کر طریق سلوک راہ خلا اور احراز سعادت عقبی اختیار کیا وہ شخص جانے کہ بغیر تعلم ومدارست وممارست و ملازمت کتاب اور بے مطالعہ کتب متقدمین اور جلوس علماء اہل کتاب کی پاس کس درجہ ومرتبہ علم مثل وعقل کامل رکہتی تہے اللہم صل علے محمد والہ بقدر حسنہ وجمالہ اور صبر سید انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم کا ملاء ایذا پر سب سے بہت زیادہ اور سخت تر تہا جیسا کہ فرمایا ہے ما اوذی نبی مثل ما اوذیت یعنی نہین ستایا گیا کوئی نبی میرے برابر اور حدیث مروی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مین آیا ہے کہ جناب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم تفضیہ مال ومنال اور اوسکے مثل مین کسی سے انتقام نفرماتی تہے واسطے اپنے نفس کی مگر اوس صورت مین کہ کوئی شخص حلال کو حرام اور حرام کو حلال سمجہے اوس سے انتقام فرماتی واسطے خدا کی اور سب سے زیادہ بلا اور صعب تر صبر حضرت کا غزوہ احد مین تہا کہ کافر محاربہ ومقاتلہ کرتی تہے اور طرح طرح کی آزار وتکلیف دیتی تہے باوجود اسکے عوض مین اوسکی شفقت ورحم کی راہ سی مد نظر رکہکر اونکی حق مین دعا فرماتی اللہم اہد قومی فانہم لا یعلمون یعنے بار خدایا ہدایت کر میری قوم کو کہ وہ نہین جانتی ÷ اور توریت مین لکہا ہے کہ مقابلہ جہل مین حلم آپ کا زیادہ ہوتا تہا جسقدر کوئی جہل کرتا آپ حلم زیادہ فرماتی چنانچہ ایک یہودی نی بوعدہ معین آپ سے خرما خریدی اور حوالہ اوسکا حوالہ کردیا اگی تسلیم خرما سی اور اباد تین دن پہلی وعدہ سے واسطے لینی خرما کی اور تقاضا شدید کیا اور دامن قمیص مبارک ورداء پکڑلی اور نظر تیز وتندی سے دیکہکر کہا کہ ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم تم حق میرا نہین دیتی اور تم ای اولاد عبد المطلب حیلہ گر سوا ادای حقوق مین پس حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نی فرمایا کہ ای دشمن خدا میرے سامنی پیغمبر خدا کی حق مین ایسے کلمات گستاخانہ وبی ادبانہ کہتا ہی قسم خدا کی اگر مجہے خوف نہ ہی فرمائی حضرت کا تو سر جدا کردیتا سر تیرا اپنی تلوار سے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بآرام وآہستگی دیکہتی تہے اور ازراہ تبسم فرماتی تہے کہ ای عمر رض تمہین لایق تہا کہ مجہکو حسن ادا اور اس مرد کو حسن تقاضا امر کرتی پس جاؤ اور ادا کرو حق اسکا اور بیش صاع زیادہ حق سے اسی دو بسبب ڈرانی اور تہدید کے کہ تمہاری جانب سی واقع ہوئی ہی پس حضرت عمر رض نے موافق حکم پیغمبر خدا کی عمل کیا اور کہا یہودی نے کہ سب علامات نبوت نبی آخر الزمان کی توریت سی مین جانتا تہا مگر یہ دو خصلتین کہ اونکا اب امتحان کیا مین نے اور عمر رضی اللہ عنہ کو گواہ کرکے اونکا کلمہ شہادت زبان پر جاری کیا اور اسلام لایا اور ابی ہریرہ رض سے روایت ہی کہ پیغمبر صلعم

اوسکے اور ہم بہی حضرت کی ساتھہ اوٹہے دیکہا کہ ایک اعرابی نے آکر ردای مبارک حضرت کی کہینچی اور بسبب خشونت چادر کے گردن شریف مین خراشید کی ظاہر ہوئی اوسوقت حضرت نی طرف اعرابی کے متوجہ ہوکر پوچہا کہ کیا غرض ہے تیری کہا یہہ دو نو اونٹ میرے بار دار کردو آپ نی فرمایا جب تک تو مجکو اس حالت کشش سے رہا نکریگا اعرابی نے کہا نجدا مین تمہین نہین چہوڑنے کا تا وقتیکہ یہہ دونو اونٹ میری بار دار نہون گی پس حضرت نی ایک آدمی کو بلا کر حکم دیا کہ ایک مین خرما اور دوسرے مین جو بہردو **اور** منجملہ عفو وصفح حضرت ہی ہے درگذر کرنا لبید بن الاعصم یہودی سے کہ آپکو جادو کیا تہا **اور** ایک یہودیہ خیبریہ ہی کہ بکرے کی اندر حضرت کو زہر دیا تہا **اور** روایت ہی کہ ایکبار حضرت قیلولہ سی بیدار ہو گئیا دیکہتے ہین کہ ایک اعرابی تلوار کہینچے سر مبارک پر کہڑا ہے اور یہہ بات کہتا ہی کہ اب کون روک اور بچا سکتا ہے آپ کو مجہسے فرمایا اللہ پس گر پڑی تلوار اوسکے ہاتہہ سے اور پکڑ لیا حضرت نی اوسکا ہاتہہ اور ارشاد کیا کہ اب کون شخص مانع اور بچانیوالا ہے تجکو میرے ہاتہہ سے پس ڈر اوہ شخص اور کانپا اوسوقت پیغمبر خدا نے ازراہ اتساع خلق کے اوسے عفو فرمایا **اور** ہر چند آپ جہاد اور سختی کفار ومنافقین پر جانب حق تعالی سے مجاز ومامور تہی **ایت** يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ اے نبی جہاد کر ساتہہ کفار کے اور منافقین کے اور سختی کر اوپر اونکے لیکن بسبب محبوبیت ذات شریف کی اخلاق محمودہ پر درگذر فرماتی **اور** شیوہ منافقین کا حضرت کی ساتہہ یہہ تہا کہ غیبت مین ساحر وکاہن ومجنون کہتے اور جب روبرو آتی تملق تعریف کرتے دورو ئی انسان مین ایسی بد خصلت ہی کہ اکثر نفوس اوس ہی متنفر ہوتے ہین اور مکافات اوسکے مین بدی کی ساتہہ پیش آتے ہین کہ جزاء سيئة سيئة مثلہا یعنے بدلا برائی کا برائی ویسی ہی ہے مگر حضرت اوسکی عوض مین عفو رحمت واستغفار فرماتی **بیت** بدی را بدی سہل باشد جزا ✤ اگر مردی احسن الی من اسا ✤ حدیث بخاری مین حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آیا ہے کہ ایک مرد نی اذن چاہا آپ پاس آنیکا آپ نی اذن دیا جب وہ سامنے آیا اور نظر مبارک اوسپر پڑی فرمایا یہہ مرد ہے اپنے قبیلہ مین جب آکر بیٹہا رہا بسطت ومناشطت اوسکے ساتہہ فرمائی جب چلا گیا عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نی اوس راز پر آگاہی چاہی حضرت نی ارشاد کیا کہ مین فحاش اور زشت خو نہین کہ لوگ مجہسے اجتناب اور پرہیز کرین غرض آپ کی تالیف قلوب تہی تا سر گشتگان تیہ ضلالات مستعد خدمت بابرکت ہوکر محلی باسلام اور محلی با ایمان ہووین اور تنبیہ وسرزنش ہی امت مرحومہ کو سرکشی اور تجبر وتکبر سے اور امر ہی مدارا اور تلطف پر لیکن فرق ہے مدارات اور مداہنت مین باعتبار دنیا اور دین کی کہ مدارات امور دنیاوی مین محمود ہی اور مداہنت امور دینی مین مذموم **بیان تواضع** فی الصراح تواضع فروتنی نمودن ونرم گردنی کردن **اور** قاموس مین بمعنی تذلل اور اتضاع جہکانا اونٹ کا اپنی پیٹ کو تو پاؤن اوسکے گردن پر رکہین اور اشتقاق اوسکا وضع سی کیا ہے کہ بمعنی فرونہادن کی مستعمل ہی اور ضد اوسکی کبر ہے اور صنعت کہ مانا ہی ساتہہ تواضع کے لیکن تواضع وسط ہی کبر اور صنعت مین **اور** منجملہ تواضع آپکی ہی ایک یہہ ہی کہ جب مخیر کیا حق تعالی نے اونکو درمیان نبوت ملائکہ اور نبوت عباد کی حضرت نی نبوت عباد اختیار فرمائی **اور** کبہی آپ نی کسی خادم پر غصہ نہین کیا اور نہ مارا واسطے انتقام نفس اپنی کے مگر واسطے دین خدا کے ۔ لوگون نے عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حال خلوت سرائی عالیمقام کا

پوچھا جواب دیا کہ ذات والاصفات حضرت تھی نرم ترین بسام ضحاک اور کبھی آپ نے پاے مبارک دراز نہین فرمائی مجلس اپنی اصحاب کی مین اور جب کسی اصحاب واہل نے آپکو پکارا جواب مین اونکی لبیک فرمایا اور سبکو آپ تالیف کرتے تھے اور اکرام کرتے کریم ہر قوم کو اور اونکو والی کرتے اوس قوم پر اور سب ہمنشینونکو ازراہ عنایت و التفات نفقہ فرماتے اور نصیب و حصہ اونکا دیتے ہرگز کوئی گمان نکرتا افضلیت اور مفضولیت ایک کا دوسرے پر اور جسوقت کوئی شخص آپ پاس حاضر ہوتا مصابرت فرماتے جب تک وہ بیٹھا رہتا آپ بیٹھے رہتے اور جب کوئی سرگوشی چاہتا آپ سے سر مبارک جھکا دیتے جب تک وہ عرض حال اپنے سے فارغ ہوتا سر مبارک بلند نفرماتے اور سب سے تیازہ روئی اور کشادہ پیشانی پیش آتے اور زانوی مبارک اپنا کسیکے زانو سے بڑھا کر نہ بیٹھتے اور انس بن مالک کہتے ہین کہ مین دس برس خدمت آپکی مین مشغول رہا کا ہے آپ نے اف نکہا اور نفرمایا کہ یہ کیون کیا اور وہ کیون نکیا اور اکرام کرتے جو کوئی آپ پاس آتا اور بچھا دیتے کپڑا اپنا واسطے اوسکے اکثر اوقات اور تکیہ سر مبارک ازراہ مکرمت مرحمت فرماتے۔ اور کبھی واسطے خاطر آنیوالیکے نماز کو تخفیف کرتے اور استفسار اوسکی حاجت کا فرماتے اور جب فارغ ہوتے اوس حاجت سے پھر نماز کو تشریف لیجاتے اور عیادت کرتے مساکین کی اور مجالست فرماتے ساتھ فقرا کے اور اجابت کرتے دعوت غلام کی اور بیٹھتے اصحاب مین ملکر اور بیٹھتے آخر مجلس مین اور سوار ہوتے حمار پر اور ردیف و خلف اپنی دوسرے کو سوار کر لیتے اور روایت ہے قیس بن سعد انصاری سے کہ اکابر انصار مین تھا کہ ایکدن حضرت میرے گھر تشریف لائے تھے بوقت مراجعت سعد میرا باپ واسطے سواری آپکے حمار لایا آپ اوسپر سوار ہوے سعد نے مجھے کہا کہ ای قیس آپکے ساتھ جا حضرت نے مجھے فرمایا کہ سوار ہو مینے انکار کیا بلحاظ ادب آپ نے فرمایا سوار ہو لے یا اولٹا پھر جا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ یون فرمایا سوار ہو میرے آگے کہ تو مالک اس دابہ کا ہے اور صاحب دابہ اولی ہے آگے بیٹھنے مین اور اسیطرح ہلک سوار جاتا تھا آپکو دیکھکر نیچے اوترا ادبا آپ سوار ہوے اور اوس صحابی کو آگے اپنے بٹھایا اور عجیب و غریب تر اوس سے یہ ہے کہ محب طبری نے مختصر السیر مین نقل کی ہے کہ ایکدن حضرت حمار بے پالان پر سوار طرف مسجد قبا کے تشریف لیجاتے تھے اور ابوہریرہ رض پیادہ پا حضرت کی رکاب مین ساتھ تھے فرمایا تجھے اپنے ساتھ سوار کر لون مینے عرض کیا جو خوشی آپکی فرمایا سوار ہو پس ارادہ کیا ابوہریرہ رض نے سوار ہونے کا سوار ہوسکا آپ سے لپٹ گیا دونو زمین پر گر پڑے۔ اسیطرح دوسری مرتبہ اتفاق ہوا تیسری مرتبہ پھر آپ نے یہی فرمایا کہ سوار ہو مینے قسم کھائی خدا کی کہ جسنے برسالت مشرف کیا آپکو مین تیسری مرتبہ مجھے آپکو گرانا منظور نہین اور طبری مین یہہ بھی مذکور ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر مین تھے امر کیا یارون کو واسطے اصلاح ایک بکری کی پس اوٹھا ایک اصحاب مین سے اور کہا اسے مین ذبح کرونگا دوسرے نے کہا مین پاک کرونگا تیسرے نے کہا پکانا اسکا مجھپر لازم ہے آپ نے کہا لکڑیان لانا ذمہ میرا ہے صحابہ نے عرض کی کیا ہم اس کام کو کفایت نہین کرتے آپ نے فرمایا البتہ تم کفایت کرتے ہو لیکن مجھے خوش نہین آتا کہ مین ممتاز ہو کر تم سب سے جدا بیٹھون اور اس کام مین ساتھ تمہارے شریک نہون ایسے بندے سے خدا بھی ناخوش ہوتا ہے اتفاقا ایک مرتبہ تسمہ پاپوش مبارک کا ٹوٹ گیا تھا ایک صحابی نے عرض کی کہ مین اوسے درست کردونگا مجھے عنایت کیجیے آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ بات مجھے ناگوار ہے کہ ازراہ امتیاز

مین الگ بیٹہون اور کسی سے کام خدمت لون ایک مرتبہ ایلچی نجاشی بادشاہ حبشہ کیطرف سے آئے تہے آپ بذات خود واسطے خدمت کے مستعد ہوی صحابہ نے خواہش کی کہ ہمین اجازت ہو حضرت نے جواب مین فرمایا کہ ان لوگون نے خدمت وتکریم ہمارے یارون کی بہت سی کی تہی مین چاہتا ہون کہ مکافات اوسکی بذات خود بجالاون غرضکہ اکثر کام آپ بذات خود کرتے تہے مثل دودہ دوہنے بکریون اور سینے کپڑون اور دینے گھانس اونٹ اپنے کو اور اوسے پابند کرنا اور خادم کے ساتہہ کہانا پکانا اور خمیر کرنا اوسکے ساتہہ اور مدد کرنا خدمات مین اور سودا اپنا آپ خرید لانا بازار سے اور سواے اوسکے بہت سی کام کبہی ذات خود اور کبہی بغیر خود اور کبہی بمشارکت غیر کیا کرتے تہے **اور** مواہب مین لکہا ہے کہ صدور ایسے کام کا حضرت سی کبہی کبہی ظہور مین آتا تہا غلام وخادم آپکی اکثر یہ کام سرانجام دیتے تہے **پوشیدن سراویل** کہ جسے تنبان کہتے ہین اوسمین اختلاف ہے ابن قیم جوزی کتاب الہدی مین لکہتا ہے کہ خرید کرنا سراویل کا دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ شاید پہنی ہو مگر یہ روایت ضعیف ہے **اور** ابوہریرہ رض نے آپ سے سقایہ سراویل مین سوال کیا کہ رات دن اور سفر وحضر مین عادت شریف استعمال سراویل کی ہے یا نہین جواب دیا کہ نعم یعنی ہان **اور** ابن حبان وطبرانی وعقیلی بہی اس حدیث کو باسانید ضعیفہ لائے ہین لیکن مدار اوس حدیث کا اوپر یوسف بن زیاد واسطی کے ہے اور وہ راوی بہت ضعیف ہے **اور** کہا ہے امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کو جسدن شہید کیا پاؤن مین اونکے سراویل تہے اور تحقیق اس کلام کی شرح سفر السعادت مین بہت کی گئی ہے جسے منظور ہو وہان دیکہ لے **اور ہیبت** آپکے جمال باکمال مین بدرجہ غایت تہی کہ بڑے بڑے شہور و دلیر وشکا بروقت حضوری زہرہ آب ہوتا تہا لیکن باوجود اسکے تواضع اور خلق اس مرتبہ تہا کہ بمجرد ملاحظہ آثار رعب وہراس حضرت کمال التفات سی تسکین فرماتے تہے چنانچہ لکہا ہے کہ ایکروز ایک شخص آپکے پاس آیا بمجرد نظر جمال باکمال کی مارے ڈر کی کانپنے لگا آپ نے دلاسا دیا اور کہا کانپا ور ڈر مت مین بادشاہ نہین ایک عورت قریشیہ کا بیٹا ہون **اور** حضرت کی پاس ایک عورت کہ اوسکی عقل مین فتور تہا آئی اور کہا مجہے تمسے ایک حاجت ہی حضرت نے فرمایا بیٹہ جس کوچہ مدینہ مین کہ چاہے تو بیٹہون اور تیری قضای حاجت کرون پس بیٹہے رہے حضرت اوس عورت پاس جب تک کہ وہ اپنی عرض حاجت سی فارغ ہوئی **اور روایت** بخاری مین آیا ہے کہ کنیزان مدینہ آتی تہین حضرت کی پاس اور آپکا ہاتہہ پکڑ کر واسطے عرض حاجت اپنی کی جہان چاہتین لیجاتین آپ انکار نفرماتے **اور** آپ بسبب کمال تواضع کی ہر بیوہ ومسکین اور آزاد لونڈی کی ساتہہ جس جگہہ کہ وہ لیجاتی گو باہر مدینہ کی ہو چلی جاتے اور ناخوش اور نارضامند حاجتمندونکو نفرماتے **اور** عادت تہی کہ اکثر ساکنان اہل مدینہ اپنی ظروف وآوند پانی سے بہر کر واسطے بیمارون کی آپکی خدمت مین لایا کرتے اور حضرت بپاس خاطر عین موسم سرما مین ہر ایک ظرف پانی مین جدا جدا ہاتہہ ڈالتے تا دل شکنی کسیکی نہو گو کہ افراط سردی سے گزند دست مبارک کو پونہچے **اور** حسن معاشرت ازواج مطہرات کی ساتہہ بہت رعایت فرماتے تہی لڑکیان انصار کی عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ساتہہ آکر کہیلا کرتین تہین **اور** لیتے استخوان گوشت ہاتہہ عایشہ صدیقہ رض سے اور تناول فرماتے جس طرف ظرف مین کہ عایشہ کہاتین اوسی طرف سے اوسی ظرف مین آپ نوش فرماتے

حالانکہ عایشہ رضی حالت حیض مین ہوتین اور ربا اوقات مسواک اپنے ہاتھ سے دیتے تا عایشہ رضی اپنی لعاب دہن سی اوسے نرم کردیتین پس ناشتہ دہن مبارک مین لیکر مسواک فرماتے یہ نہایت محبت اور تواضع پر دلالت ہی اور تکیہ فرماتے کنار عایشہ مین اور بوسہ لیتے اونکا حالت صوم اپنے مین اور عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رخسار اپنے دوشہای مبارک حضرت پر رکھہ لیتین اور پس پشت حضرت کی اوٹ مین تماشا بازی حبشہ کا دیکھتین اتفاقاً ایک مرتبہ عایشہ رضی صغر السن تہین حضرت نی ازراہ ملاعبت اونکی ساتھہ مسابقت فرمائی عایشہ رضی اللہ عنہا آگی نکل گیئین اور بار دیگر کہ اوس زمانہ مین عایشہ رضی اللہ عنہا اندکی فربہ و تن دار ہوگئی تہین دوبارہ مسابقت فرمائی حضرت آگی نکل گیے اور فرمایا اب ہم تم برابر ہوی اور ایک مرتبہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم رونق افروز خانہ عایشہ ہوی تہے کہ ام سلمہ نے کچہ طعام بیجا عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہاتھہ مارا کہ وہ طعام سب گر گیا اور کاسہ ٹوٹ گیا حضرت نی کچہ نفرمایا اور کاسہ دوسرا گہر سے عائشہ کا لیکر اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہانا بہی اونہی دست لیا اور بعض کہتے ہین اوسی پیالہ کی ٹکڑے جمع کیے اور کہانا زمین سے اوٹہایا اور خادم کو دیا اور فرمایا حاضران مجلس سے ازراہ اعتذار کی کہ ام المؤمنین نے غیرت دی تاملی کی اور اس حدیث مین دلیل ہے اوپر مجبول و مخلوق ہونے عورتون کی بیدانشی پر مردونکو چاہیے کہ بوقت آثار اونکی غیظ و غیرت کی صبر کرین اور مواخذہ سے درگذرین اسواسطے کہ ہر شخص بوقت غلبہ غصہ کی محجوب العقل اور مغلوب الفہم ہوجاتا ہی حدیث مین آیا ہی کہ ایک مرتبہ سودہ رضی اللہ عنہا نے شوربا حضرت کیواسطے بیجا تہا عائشہ صدیقہ رضی نے یہ کہا سودہ سی کہا کہ اول تم کہالو سودہ نے نہ کہانا عایشہ رضی نے کہا نہین سنہ تمہارا اس شوربے سے الودہ کردونگی غرض کہ عایشہ نے اونکی منہ پر شوربا ڈال کر تمام منہ سودہ کا آلودہ کردیا حضرت دیکہہ کر ہنسے اور فرمایا تم بہی عایشہ کا منہ شوربے سے آلودہ کردو یہ تہا معاملہ حضرت کی ازواج مطہرات کی ساتھہ کبہی مواخذہ او رمعاتبہ نفرماتے غیرت و مزاج پر انکی اور سیرت حضرت کی ساتھہ اہل و عیال و اصحاب و فقرا و مساکین و ایتام و ارامل و اصناف و زوار کی اس غایت کمال کو پہونچی تہی کہ فوق اوسکی متصور کسی بشر کا نہ تہا اور تمام اخلاق و اعمال حضرت کی دال اوپر معجزات اور علامات نبوت کی تہے اور معاملہ مباسطت و ملاطفت و مخالطت و ممازحت و مزاح کا کہ اصحاب کی ساتھہ وقوع مین آتا تہا محض بقصد دلجوئی اور خوش خوئی تہی درمیان مزاج و ملاعبہ حضرت کی ہزارون برکات و آثار مضمر تہے ایک بار آپ غسل خانے مین تہے کہ زینب بنت ام سلمہ کہ ربیبہ حضرت کی تہین آئین بطریق مزاح حضرت نے منہ پر اونکے پانی چہڑکا اوسکی برکت سی آبروئے جوانی اور رونق بڑہاپی تک قایم رہی اور تغیر نہوی اور محمود بن ربیع کہ صغار صحابہ سی تہے پانچ برس کا سن اونکا تہا کہ آپ اونکی گہر مین تشریف لائے اور محمود کی گہر مین ایک کنوان تہا ڈول مین اوسکی کچہ پانی باقی تہا حضرت نے دہن مبارک مین لیکر ازروی خوش طبعی کی منہ پر محمود کے ڈال دیا اوسکی برکت سی ایسا حافظہ حاصل ہوا کہ وہ قصہ یاد رکہا اسی سبب سی وہ صحابہ مین گنی جاتی ہین اور اونکی حدیث بخاری مین مذکور ہے اور ایک بات تواضع حضرت کی یہ تہی کہ کبہی طعام کو عیب نفرماتی کہ شوربے یا ترش یا کم نمک ہی یا غلیظ یا رقیق اگر خوش آتا تناول فرماتی اور نہ چہوڑ دیتے اس مقام سی ثابت ہوتا ہے کہ نام رکہنا اور برا کہنا اور عیب نکالنا طعام مین خطا اور خلاف سنت ہی اگرچہ نسبت پکانی والیکے عیب کری کہ کیا برا پکایا ہی مفت ایسا ضایع اور برباد کیا یہ

کہنا روا ہو لیکن اسمین خاطر تسکین بچانیوالی کی ہوتی ہی اور ایسی ہی کہ نہ کہی اور رعایت تواضع حضرت سی یہ ہی کہ کبہی دنیا کو زبان مبارک سی برا نکہتے ہرچند کہ اہانت
وتحقیر ومذمت اوسکی زبان خلق سی بسا اوقات بیساختہ زبان پر آجاتی ہی اور ارشاد کرتے تہے کہ دنیا کو سب ودشنام ندو کہ خوش مرکب ہی واسطے مومن کے
پہونچاتی ہی اوسکو ساتہہ خیر کی اور نجات دیتی ہی شر سے اور ایسا ہی منع فرماتی سب دہر کو کہ حدیث قدسی اوسپر دال ہی لاتسبوا الدہر فانا دہر یعنی دشنام اور برا
نکہو دہر کو کہ خالق دہر کا مین ہون دہر بے حکم میری کچہہ کر نہین سکتا اور در دولت سرای عالی پر کوئی حاجب ودربان متعین نہ تہا جیسے کہ ملوک واغنیا کے
دروازون پر مقرر ہوتی ہین الا آنا دولتخانہ عالی مین موقوف اذن واجازت حضرت پر تہا تا مباد اہل وعیال آپکی اوسکے آنے سے اپنی شغل سے باز رہین
اور یہ ہی قول حضرت کا داخل تواضع مین ہی کہ فرمایا لاتفضلونی علی یونس ابن متی ولاتخیرونی علی موسی یعنی بزرگی ندو مجہے اوپر یونس بن متی کے
اور نہ بہتر کرو انو مجہے موسی پر اور قول حضرت انا سید ولد آدم یعنی مین سردار اولاد آدم کا ہون اور ماننداوسکی اور اقوال دلالت آپکے فضل پر کرتے
ہین سب انبیا اور رسل پر اور تحقیق اس بحث کی اوسکے مقام پر آویگی انشاء اللہ تعالی اور تواضع سے تہا مبادرت ومسابقت کرنا آپ کا سلام علیک
پر ساتہہ ہر وارد کی کہ مبادا وہ تقدیم سلام پر کر بیٹہے اور رد سلام ہر شخص کا فرماتی غرض ذات شریف حضرت سراسر رحمت ہی اپنی امت کی حق مین نشاتین مین
جود وسخا دونو کی ایک معنی ہین یعنی جوانمردی اور کہا ہی کہ سخا صفت عزیزی ہی اور مقابل اوسکے شح یعنے بخل وحرص کہ وہ بہی جبلی ہی لوازم نفس انسانی
سی اور اطلاق سخی کا حق تعالی پر جائز نہین مگر جواد کا کہ معنی اوسکے دینا بے غرض وبے عوض ہی یہ صفات حق تعالی سے ہی کہ تمام نعم ظاہرہ وباطنہ اور کمالات
حسی وعقلی خلایق پر افاضہ فرمائی بعد باریتعالی کی اجواد الاجودین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے ہین اور بعد آپ کی علما ۔ حدیث مین
آیا ہی اللہ اجود جود ثم انا اجود بنی آدم واجودہم من بعدی رجل علم علما فنشرہ یعنی او سبحانہ جل شانہ سخی تر ہی از روی بخشش کی بس مین سخی ترین
پسران آدم ہون اور بعد میری وہ مرد کہ سیکہا علم پس پہیلایا اوسی یعنی لوگونکو تعلیم کیا اور سکہایا اور بخاری ومسلم مین انس سے روایت
ہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کان احسن الناس واجود الناس واشجع الناس یعنی تہے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام سب لوگون کی نیکوتر اور سخی تر
اور دلاور تر اور سبب اسمین یہ ہی کہ نفس آپ کا شریف ترین نفسونکا اور مزاج آپکا عادل ترین مزاجون کا تہا اور جو شخص ایسا ہو فعل اوسکا البتہ
بہترین افعال اور شکل اوسکی بہترین اشکال اور خلق اوسکا بہترین اخلاق ہوا اور کیون نہ ایسا ہو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جامع جمیع کمالات حسی
وروحی اور حاوی خوبی صورت وسیرت تہی اور مستغنی فانیات سی ساتہہ باقیات صالحات کی اور مکتفی باللہ اور جود ماسوی اللہ سے اور
احادیث صحیحہ مین آیا ہی کہ آپ ردسوال کسی سائل کا نفرماتی اور اوسکی جواب مین لفظ لا زبان حق ترجمان پر جاری نہوتا اسی صفت کا بیان ہی کہ کسی شاعر
نی منظوم کیا ہی بیت نرفتہ لا بزبان مبارکش ہرگز ٭ مگر در اشہد ان لا الہ الا اللہ ٭ اور اگر فرضاً اوسوقت کچہہ حاضر نہوتا سکوت فرماتی اور بقول معروف
دلجوئی سی عذر فرماتی صاف انکار نکرتی اور بعضون نی یہ بہی کہا ہی کہ تکلم بلفظ لا بسبب منع کی عطا سی نہ تہا اور اوس سی یہ بہی لازم نہین آتا کہ بقصد اعتذار

یہی زبان سے نکلا ہو اور اسیواسطے معذرت ایک گروہ مین کہ طلب سواری کو خدمت شریف مین حاضر ہوکر عرض کیا تا جہاد کفار مین شریک آپکی ہووین فرمایا لا اجد ما احملکم علیہ یعنی نہین پاتا مین کوئی سواری کہ سوار کرون تمہین اوسپر اور باوجود اسکے اہل تحقیق نے کہا ہی کہ لا اجد ما احملکم اور ولا احملکم مین فرق ظاہر ہی کہ قول اول سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اگر کچہہ سواری موجود ہوتی تمہاری دینے مین دریغ نکرتا اور قول دوسرا صریح رد و انکار پر دلالت کرتا ہی اگرچہ مقدمہ اشعرین مین ہین کہ آپ سے سواری چاہتے تہے لا احملکم اونکے جواب مین ارشاد کیا تہا اور بعض روایات مین بقید قسم آیا ہی کہ واللہ لا احملکم فرمایا محمول اس توجیہ پر ہی کہ باوجود علم سائلین کے اس باب مین کہ حضرت پاس سواری بالفعل موجود نہین گستاخانہ طلب سواری مین مبالغہ کیا اسواسطے تاکید بقسم فرمائی تا طمع سائلین کی قطع ہو جاوے پس یہہ صورت عموم حدیث سے مستثنی و مخصوص ہی ایسا ہی مواہب لدنیہ مین مذکور ہی شیخ عبد الحق قدس سرہ تحقیق اس حدیث مین یہہ بیان کرتے ہین صواب یہہ ہی کہ جریان کلمہ لا کا زبان شریف پر نفی بخل و خست سے میدان عزت حال حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جیسے بخلا و ضعفا کیا کرتے ہین اور یہہ جو آیا ہی ہر شخص جو چیز مانگتا دیا کرتے مراد اثبات جود ہی یعنے دیا ہر چیز کا کہ وہ شخص لایق اوسکے ہو اور بسا اوقات حضرت علیہ الصلوۃ والسلام مصلحت وقت یا مصلحت سائلین نہ دینے مین دیکہتے تہے جیسے طالب عمل و حکومت کو تا انتظام مسلمانون اور حال اوس شخص مین خلل راہ نپاوے اور کبہی منع کرتے تا وہ شخص دریای طمع اور گرداب حرص مین ڈوب نجاوے جیسے حکیم بن حزام کہ مقبول درگاہ اور ہمشیرہ زادہ خدیجہ کبری تہے کچہہ مانگا نہ دیا اور فرمایا دیتا ہون لیکن اوسکے ساتہہ کدورت و کراہت ہوگی ابوذر کہ زہاد و کبیر صحابہ تہے طالب عمل ہوے آپ نے فرمایا کہ تم مرد ضعیف ہو طالب عمل نہو اور کسی سے کچہہ نہ مانگا کرو یہان تک کہ اگر تمہارا تازیانہ زمین پر گر پڑے آپ اوٹہا لو۔ دوسری حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کوئی چیز کسی جماعت پر بخشش فرما رہے تہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کسیکے واسطے کہ اوسکے افلاس پر آگاہ تہے طالب ہوکر عرض کیا ہو مومن فہما اعلم یارسول اللہ یعنی وہ شخص میری دانست مین مومن ہی یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تین مرتبہ تکرار کی آپ نے فرمایا کہ بہت شخص ایسے ہین کہ مین اونہین دوست رکہتا ہون اور نہین دیتا صلاح حال اوسکے نہ دینے مین ہی دوبارہ برابر قول حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کہ مومن کہا تہا حضور والا وسلم فرمایا گویا اس مقام سے مخلق حضرت کا باخلاق الہی معلوم ہوا حق تعالی اپنے بندونکو دوست رکہتا ہی اور نہین دیتا باوجود غنی اور جود کے حسنات دنیوی سے اور بہتونکو دشمن و مبغوض رکہتا ہی اور ایثار نعم فانیہ اسقدر فرماتا ہی کہ محسود ابنای روزگار ہوتے ہین جسطرح طبیب مریض کو روکتا ہی اور منع کرتا ہی استعمال اشیائی مضرہ سے اسی طرح حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ حکیم اپنی امت کے ہین منع و عطا مین اندازہ حکمت رعایت فرماتے تہے۔ بخاری مین یہہ حدیث انس رضی سے مروی ہی کہ ایک مرتبہ بہت سا مال بحرین سے حضرت کی پاس حاضر کیا گیا بعد ملاحظہ حکم فرمایا کہ اسی مسجد مین ڈالدو بعد نماز وہان تشریف فرما ہوکر بیٹہے جو سامنے آیا اوس مال سے اوسے دیا اور محروم نکیا اثنای اس حال مین عباس بن عبد المطلب نے بہی اوس مال سے مانگا حضرت نے اونکے کپڑے مین بہت سا ڈالدیا کہ اوٹہا نہ سکے عرض کیا یارسول اللہ کسیکو اجازت دو کہ یہہ مال

میری ساتہہ لیکر چلے آپ نی فرمایا یہہ نہین ہوسکتا جسقدر تم اوٹہا سکو لیجاؤ یہہ ارشاد واسطے قطع طمع عباس کی اور تہذیب و تادیب اونکی تہا پس اوٹہا یا حضرت عباس نی اپنی دوش پر اور لی چلے حضرت اونکی طرف دیکہتے تہے اور تعجب فرماتی تہے اونکی حرص پر غرض کہ سب مال مستحقین اور سائلین کو دیدیا یہانتک کہ ایک درہم باقی نرہا اور بروایت ابن ابی شیبہ مین آیا ہی کہ وہ لاکہہ درہم تہی بہیجے ہوسے علا بن خضرمی کی خراج بحرین سی اور وہ اول مال تہا کہ لایا گیا تہا حضرت کی پاس اور بظہور اثر جود و فتح باب کرم حضرت کا روز حنین زیادہ حد وحصر قیاس سی تہا ہر شخص کو اعراب سی سو سو اونٹ اور ہزار ہزار بکریان دین اور بمولفۃ القلوب کہ ضعیف الایمان تہی اونکو واسطے تالیف ہدایت کی کہ بسبب مدد دنیا کی انکا دین ثابت و قایم رہی سب سی زیادہ دیا چنانچہ صفوان بن امیہ کہ زمرۂ ضعیف الایمانون سے تہا اوسی سو بکریان ایک مرتبہ دین اور سو دوبارہ اور بمغازی واقدی سی منقول ہی کہ اوسوقت صفوان کو ایک وادی پر از شتر و گوسپند عطا فرمایا واسطے ازالۂ درد و مرض کفر کی کہ اوسکو لاحق تہا اور ابوسفیان اور بیٹے اوسکی بہی اہی قبیلہ سے تہی۔ ایکدن ابوسفیان آیا اور کہا یا رسول اللہ آجکے دن تم قبیلۂ قریش مین سب سی زیادہ مالدار ہو اس مال سی ہمین بہی بہرہ مند کرو یہہ سنکر حضرت علیہ السلام متبسم ہوئی اور بلال کو فرمایا کہ چالیس اوقیہ نقرہ اور سو اونٹ اسی دو۔ ابوسفیان نی عرض کیا کہ یزید میرا بیٹا ہی وہ بہی امید عطا رکہتا ہی فرمایا سو اونٹ اور چالیس اوقیہ نقرہ اوسکو دو پہر عرض کی کہ دوسرا بیٹا میرا معاویہ ہی وہ بہی امید اپنی حصہ کی رکہتا ہی حکم دیا کہ چالیس اوقیہ نقرہ اور سو اونٹ اوسی بہی دو۔ اوسوقت ابوسفیان یہہ بولا کہ میری ماں باپ تمپر قربان ہون خدا کی قسم آپ کریم و رحیم ہین زمان جنگ اور زمان صلح مین خدا تعالی تمہین جزای خیر دیوے اور پہیر دینا حضرت کا اہل ہوازن پر اونکی قیدی کہ چہہ ہزار تہے اور چوبیس ہزار اونٹ اور چالیس ہزار بکریان اور چار ہزار اوقیہ نقرہ اور علیٰ ہذا القیاس کی فتح حنین مین پانچ لاکہہ دینار سواہب لدنیہ سی ثابت ہوتا ہی غرض کہ سخاوکرم حضرت کا ایک طرح پر نہ تہا انواع شتّہ اور انحای متنوعہ سی سائلین کو مالا مال استغنا فرماتی و گاہی بطریق ہبہ و گاہی بطور صدقہ اور کبہی بسبیل قرض و گاہی بطریق ہدیہ چنانچہ اتفاقاً ایک روز کوئی عورت ایک طبق خرمای تر کہ مرغوب الطبع حضرت کا تہا حضور مین لائی آپ نی عوض ہدیہ زر و زیور کہ فتح حنین سی آیا تہا دست مبارک بہر کر اوسی دیا غرض کہ ہر حال مین ذات شریف پا تکلیف و رنج اوٹہاتی اور غیر کو راحت و آرام پونہچاتی اکمل اور اشرف اور ارفع و اعلی اولاد آدم کی صفات و اخلاق مین ذات مقبول حضرت خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تہی **بیان شجاعت و قوت** فی الصراح شجاعت پر دلی و دلیری نمودن در محاوف۔ وفی الشفا فضل قوت غضب والقیاد او لامر عقل را۔ وفی القاموس شجل بفتح تشین سخت دل نزد مردمان۔ زور شجاعت و قوت و دلاوری و مردانگی حضرت کا اندازۂ تحریر او رحیطۂ تقریر سے باہر ہی اکثر مقاسون دشوار و سخت مین دلاور دلیر سراسیمہ و مضطر ہوکر دگرگون و غا ہوتی اور حضرت بذات خود مثل کوہ البرز استقلال و استقامت فرماتی اور استعانت و استمداد حق تعالی سی چاہکر بیک مشت خاک آنکہین اعدای دین اور دشمنان اہل کین خیرہ و تیرہ کرتے کہ وہ تاب مقاومت نلاکر فرار میدان جنگ سی غنیمت جانتی **حکایت** ہے کہ ایک رات مدینہ مین شور ہوا دستبرد کسی چور یا دشمن سی حضرت صلے اللہ

علیہ وسلم تن تنہا سب سے جلد او رآگی او ٹہی اور شمشیر گردن مبارک مین حمایل فرمائی اور گہوڑا ابوطلحہ کا کہ بطی السیر و تنگ گام تہا اوسپر سواری فرما کر بجانب او از قصد و ارادہ کیا اور تشریف لیگئے اور بوقت مراجعت لوگ راہ مین ملے اونسے ارشاد کیا کہ اب کچہ قصہ نہین اولٹی چلے اؤ کہتے ہین وہ گہوڑا ابی طلحہ کا کہ بہت کم قدم اور سست رو تہا برکت سواری حضرت کی ایسا سبک گام اور تیز رو ہوگیا کہ کوئی گہوڑا اوسکی جلد رفتاری اور سبک خرامی کی برابری نکر سکتا تہا اور یہہ امر معجزات حضرت سے تہا اور حقیقت مین جسکو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قوت بخشین اور مدد فرمائین ہرچند وہ شخص کیسا ہی ضعیف و سست و ناتوان و نامراد ہو برکت زبان حق ترجمان حضرت سے ایسا قوی اور توانا اور کامران و کامگار ہو جاوے کہ کوئی ہمسری و برابری اوسکی نکر سکے بیت تو مرا دل دہ و دلیری بین ٭ روبہ خویش خوان و شیری بین ٭ اور حضرت زور بازو اور قوت مین ایسے یکتا دہر تہے کہ کشتی گیران عالم اور پہلوانان بنی ادم آپ کی زور و قوت کی سامنے پشہ و مگس و مور سے کم معلوم ہوتے تہے اور محمد بن اسحاق اپنی کتاب مین لایا ہے کہ مکہ معظمہ مین رکانہ نام ایک شخص تہا کہ صنعت مصارعت و کشتی گیری مین عدیم وسہیم اپنا نرکہتا تہا اکثر لوگ بلاد و امصار سے واسطے کشتی اور زور آزمائی کی آتے اسکو پست و زیر کرتا ناگاہ ایکدن شعب مین شعاب مکہ سے یہہ شخص حضرت کے سامنے آیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ای رکانہ تو خدا سے نہین ڈرتا اور دعوت اسلام قبول نہین کرتا۔ رکانہ نے گستاخانہ و بیادبانہ یہہ کلمہ زبان سے کہا کہ اپنی صدق دعوت نبوت پر اگر کوئی گواہ رکہتے ہو تو لاؤ حضرت نے فرمایا کہ تیرے واسطے یہی کافی ہے کہ مین اور تو کشتی اور آویزش باہم کرین اگر مصارعت مین تو مغلوب ہو اور مین غالب آؤن اوسوقت تو ایمان لاویگا کہا نعم یعنے ہان۔ پس فرمایا آپ نے واسطے کشتی کی طیار و آمادہ ہو رکانہ مستعد کشتی ہوا باوجودیکہ حضرت لباس مبارک بدن شریف پر رکہتے تہے اوسیطرح برابر رکانہ کی آکر بدست سطوت رسالت پکڑ کر زمین پر گرایا کہ وہ بمعاینہ اس حال ندرت اشتمال کی حیران و متعجب ہوگیا اور رہائی اپنی آپکے دست مبارک سے چاہی چنانچہ حضرت نے چہوڑ دیا اور پہر اوسکے اعتقاد استقلال کی واسطے مکرر و سہ کرر مصارعت باہم کی ولیکن ہر مرتبہ حضرت اوسپر غالب آئے آخر الامر اوسنے بمشاہدہ زور بازوے نبوت متحیر و مضطر ہوکر کہا۔ عجب شان حضرت کی ہے کہ کوئی بشر برابری ساتہہ آپکے کسی امر مین نہین کر سکتا اور حال اسلام رکانہ معلوم نہین کہ آیا بعد مشاہدہ ایسے اعجاز کی مشرف باسلام ہوا یا نہو احادیث مین اسی قدر بیان ہے جو لکہا گیا اور اہل تحقیق سے مروی ہے کہ سوای رکانہ کی اور زور آورون اور پہلوانون سے بہی آویزش و کشتی حضرت کی واقع ہوئی ہے چنانچہ ابو الاسعد جمحی ایک مرد تہمتن زور مند شہر زمانہ سے تہا کہ بوقت استادگی اوسکے پوست گاو پر اگر دس مرد قوی چہاتی اوس پوست کو اوسکے زیر پاسے کہینچکر اوسے حرکت و جنبش دیوین ممکن نہ تہا ایکدن اوسنے حضرت کو بلا کر کہا اگر آپ مجہے بزمین لاوین ایمان لاتا ہون حضرت نے اوسیوقت بزور قوت ہاشمی اوسے زمین پر ڈالا مگر وہ بدبخت باوجود اسکے بہی دولت ایمان سے بے نصیب رہا اور یہہ قصہ ابو الاسد کا طوالت رکہتا ہے برسبیل اجمال اس مقام پر لکہا گیا ہے

ذکر حیاء حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حیا بمد شرم کی معنون مین مستعمل ہے اور مادہ اوسکا حیات ہے اور اسی جاسے استعمال حیا کا بارش کی جگہہ آتا ہے کہ سبب حیات ہے لیکن وہ مقصور ہے اور یہہ ممدود ہے۔ اور حیا لغت مین بمعنی تغیر و انکسار استعمال کیے جاتے ہین کہ عارض ہوتی ہے آدمی کو ترس

وقوع اپنی سے اشیاء معیوبہ و مقبوحہ اور یہ اثر ہی حیات قلب کا جسکا دل زندہ ہی خلق و حیا اوسمین زیادہ ہے اور شرع مین حیا نام ایک خلق کا ہے کہ باعث اوسکے آدمی فعل زبون اور تقصیر حق ہر ذی حق سے باز رہے ذات حضرتؐ مین دونو طرح کی حیا علی وجہ الکمال موجود تہی حیات قلب اور اجتناب مکروہات سی بسبب اسی صفت کی آدمی کو حاصل ہوتا ہے الحیاء من الایمان یعنی حیا جز ہے ایمان کا اور بخاری مین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اشد حیاء من العذراء فی خدرہا یعنے تہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سخت تر از روی حیا زن دوشیزہ سے پردہ اپنی مین اور ذکر فی خدرہا کا حدیث شریف مین بحسب عرف و عادت کی ہے اور قید اتفاقی ذکر اس تشبیہ کا ابی سعید سے بہ نسبت حضرتؐ خالی بشاعت سے نہین اور ذائقہ ارباب ادب و تعظیم پر پوشیدہ نہین آتا مسلید بقصد مبالغہ بیان مقصود مین تہی واقع ہوئی ہوا اور مشائخ طریقت و واقفان حقیقت قدس اللہ اسرارہم سی تفسیر حیا مین بہت سی کلمات منقول ہین بعض اونمین سو قید تحریر مین پائی جاتے ہین ۔ ذو النون مصری قدس سرہ نے کہا ہی کہ حیا وجود خوف و ہیبت ہی دل انسان مین یا وحشت و ندامت بسبب پیش پونچانی امور ناشایستہ بجناب باری عز اسمہ کی اور کہا ہے الحب ینطق والحیاء یسکت والخوف یقلق یعنے محبت گویا کرتی ہے محب کو بہ ثنا و مدح محبوب کی اور حیا خاموش کرتی ہی بہ شہود تقصیر ادای حقوق محبوب مین اور خوف مضطرب و بی آرام رکہتا ہے عتاب و عقاب محبوب سی ۔ یحیی بن معاذ نے کہتے ہین جو کوئی شرم رکہتا ہے خدا سی طاعت و عبادت مین حیا رکہتا ہے اوس سے خدا معصیت و تعذیب مین اور صدور حیا کبہی بباعث کرم ہوتا ہی جیسے کہ حیا آپ کی ایک قوم سی طعام ولیمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا مین کہ وہ لوگ حاضر تہے اور بسبب درازی قعود اونکی حضرت بہت متاذی ہوئے لیکن بمقتضائی حیا کہ مجبول ذات شریف تہی کچہہ نفرمایا حق تعالی نی ایذای حضرتؐ سی اوس قوم کو متنبہ فرما کر کہا آیت فاذا طعمتم فانتشروا ولا مستانسین لحدیث ان ذالکم کان یوذی النبی فیستحیی منکم واللہ لا یستحیی من الحق یعنے پس کہانا کہا چکو پس منتشر و پراگندہ ہوا اور نہ بیٹہو آرام و چین سی باہم باتین کرنیکو یہ فعل تمہارا ایذا دیتا ہے پیغمبر کو پس وہ حیا کرتا ہے تمسے اور خدا نہین شرماتا سچ سے ۔ آدمی کو لازم ہی کہ ہر دم عیوب نفس اپنی سے آگاہ و مطلع رہے اور جو بات کہ انسان کو اپنے حق مین بری معلوم ہو دوسرے کے حق مین روا و پسند نرکہے اور ہمیشہ معائب خلق سے چشم پوشی و تغافل کرتا رہے ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک مرد حضرتؐ پاس آیا کہ اثر صفرت و زردی اوسکی کپڑون پر اسقدر نمایان تہا کہ زعفرانی ہو گئے تہے آپ نی دیکہکر کچہہ نفرمایا جب وہ چلا گیا ارشاد کیا کہ اس شخص سی کہدو کہ یہ کپڑے دہو ڈالی اور ایک روایت مین یہ آیا ہی کہ اوتار ڈالی ایسے بات منہ پر کسیکی مجلس مین نفرماتی کہ ہم چشمون مین خجل و شرمندہ ہووے اور روات معتبر نے لکہا ہے کہ حیا حضرت کی ذات مین بمرتبہ کمال تہی گاہی کسیکو خطاب و تعیین سے ٹہرا کر نہی و نصیحت نفرماتی اور نام لیکر منع نکرتی بلکہ بکلام حاملہ و عبارت شاملہ بنا بر منع ارتکاب مناہی بعضی اوقات اسطرح فرماتی کہ وای برحال اون قومون اور گروہون کی کہ سطوت غضب الٰہی سے نہین ڈرتی اور مرتکب افعال منہیہ کی ہوتی ہین اور غرض اس ارشاد و کنایہ سے یہی تہی کہ کوئی مرتکب ملاہی اپنی ہم چشمون مین شرمندہ و خجل نہووے چنانچہ صحیح بخاری مین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت ہی کہ حضرتؐ فاحش یعنی کلام نامشروع اور الفاظ

مکروہ بالطبع اور متفحش یعنے بتکلف ایسے الفاظ زبان مبارک پر نلاتی تھے اور اسواق وبازار و نمین آواز بلند نفرماتی اور نسبت ذات مبارک اگر کوئی بدی وبدگوئی
وبدزبانی پیش آتا عفو و درگذر فرماتی ایسے ہی کلام حکایت کیو گئے ہین توریت مین روایت عبداللہ بن سلام او ر عبداللہ بن عمرو بن العاص سے قلم بریدہ زبان کو
کیا طاقت کہ احاطہ حلم وحیا حضرت کا قرطاس سست اساس پر لکھہ سکی کہ کاتب تقدیر پہلے ہی لوح محفوظ مین کلک قدرت سی لکھہ چکا ہے اب کیا کسی سے بیان
ہوسکا ہو سکے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم **بیان شفقت و رافت و رحمت** سزاوار صفا مین رافت و رحمت اور ممہدان تمہیدات شفقت ذات سید المرسلین
شفیع المذنبین کہ **آیت** وما ارسلنک الارحمۃ للعلمین یعنے نہین بہیجا ہمنے تجہے مگر رحمت واسطے تمام عالم کے **اور** ولقد جاءکم رسول من
انفسکم عزیز علیہ ماعنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم یعنے آیا تمہارے پاس پیغمبر تمہاری جنس سے بہت دشوار ہے اوسپر وہ چیز کہ رنج مین ڈالے
تمہین اور نہایت حرص رکہتا ہے ہدایت مومنین پر اور کمال مہربانی اور رحمت رکہتا ہے تم پر ایسا کہتے ہین کہ معنی رحمت کی بخشودن و مہربانی کرنا ہی اور معنی
رافت بہت بخشنا اور مہربان ہونا۔ امور سہلہ و مخففہ حضرت کی اپنی امت کی حق مین حد احصا سے باہر ہین منجملہ اونکے احکام و شرایع مین اور ترک
فرمانا آپ کا بعض افعال شریف کو دوام والتزام سے کہ مبادا ایسی امت پر فرض ہو جاوے جیسے ترک امر مسواک واسطے ہر نماز کی اور ترک امر تاخیر نماز
عشا اور منع صوم وصال سے اور مانند اوسکے **اور** درخواست کرنا حق تعالی سے کہ سب ولعن اور زبون کرنا کسیکا آن سرور صلے اللہ علیہ وسلم کو
باعث رحمت الہی اور سوجب قرب ناستناہی جناب قدس کبریائی مین ہووی آپکا یہانتک رقیق القلب تہے اگر سنتی آواز گریہ کسی لڑکے کی کہ ماں اوسکی نماز مین
شریک جماعت ہوتی سبک فرماتی قرات حال تصنیع آپ کا اس مرتبہ تہا کہ جب قریش حد تکذیب سی گذر کر لگے ایذا دینے جبرئیل علیہ السلام بامر ملک العلام
آئی اور کہا کہ فرشتہ سوکل جبال کو امر ایزد متعال پہنچا ہے کہ بخدمت سید الکونین حاضر ہوا اور کہہ اگر حکم آپ کا ہو جبل الاخشبین کو کہ مکہ معظمہ اون دونو
پہاڑونمین آبادی اس قوم پر ڈال دون تا سب ہلاک ہو جاوین حضرت نی فرمایا مین نہین چاہتا ہلاکت انکی بلکہ حق تعالی سے یہہ امید رکہتا ہون
کہ پیدا کرے اصلاب آبا انکے سی ایسی اولاد کہ عبادت کرین خدا کی او ر ساتہہ اوسکے کسیکو شریک نکرین **اور** یہہ قصہ دراز ہے سال دوم بعثت مین بالتفصیل
بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی **اور** روایت مین آیا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آکر کہا کہ امر الہی آسمان و زمین اور
پہاڑون کو صادر ہوا ہے کہ سب انقیاد امر سامی کرین اور جو ارشاد ہو بجا لائین اور اعدای حضرت کو ہلاک کرین حضرت نی فرمایا جبکہ حق تعالی
نی صبر و حلم مجہے عطا کیا ہے چاہیے کہ طلب عذاب انکی مین تاخیر کرون بلکہ درگذرون شاید کہ او سبحانہ توفیق توبہ اونکو بخشے اور رجوع برحمت کرے
اونپر **اور** عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نی کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتی تہے کہ جس دو امر مین خدا کی طرف سی مین مخیر ہوا آسان تر
کو اختیار کیا یعنے اپنی امت کی حق مین اور مقتضای شفقت و رحمت مین یہہ بہی داخل ہی کہ حضرت کبہی کبہی لوگونکو پند و نصیحت فرمایا کرتی تہے نہ ہر دم
بجہتہ خوف ملالت و کسالت سامعین کی یہی روایت کی ہی ابن مسعود رضی اللہ عنہ نی **بیان خلق و عہد و وفا و صلہ رحم** ناشران

ثنا میں حسن خلق و عہد و وفا اور ذکر ان تاثیر صلہ رحم و اہتمام سے سید الوری نے ایسی روایت کی ہے کہ جب حضرت پاس کچہہ چیز بطریق ہدیہ آتی فرماتے لیجاؤ
یہہ دوست خدیجہ رضی اللہ عنہا پاس چنانچہ عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہین کہ مجھے بہ نسبت کسی ازواج مطہرات حضرت کی ایسا رشک نہ آتا تھا جیسا
خدیجۃ الکبری سے رضی اللہ عنہا بجہت زیادہ یاد کرنے حضرت کی اونکو اور اگر کوئی بکری ذبح کیجاتی بہیجتے گوشت اوسکا اون عورتون کو کہ جو دوست و اخلاص مند
خدیجہ رضی اللہ عنہا تہین اتفاقاً آئی ایک عورت حضرت پاس کہ آپ اوسکے آنے سے نہایت شادان و فرحان ہوے اور بہت مستفسر حال اوس عورت کے
ہوے جب وہ چلی گئی فرمایا یہہ عورت ہماری پاس آتی تہی زمانہ خدیجہ رضی اللہ عنہا مین اور تکلم بکلام تربیت و موعظت انجام حسن العہد من الایمان یعنے
خوبی وفاء عہد جز ایمان ہی ہوئی اور حال حضرت کی شفقت و رافت کا اولاد امجاد سے حیطۂ تحریر سے باہر ہے اکثر اوقات حضرت مشغول نماز ہوتے
کہ امامہ بنت زینب دوش مبارک پر سوار ہوتین جب حضرت سجدہ مین جاتے پہسل جاتین پہر سوار ہوتین یہہ حال محبت و رافت آپکا تہا اولاد امجاد
کی ساتہہ اور ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ بندیان ہوازن مین شیما بنت حلیمہ کہ بہن رضاعی حضرت کی تہی کہ آپکو تربیت کیا تہا چنانچہ ابن اثیر نے
اوسے صحابیات مین ذکر کیا ہے اور اپنی ماکے ساتہہ بشرف اسلام مشرف ہوئی تہی آئی اور اپنے کو جتایا حضرت نے ردای مبارک اپنی اوسکے واسطے بچہا دی
اور ارشاد کیا اگر خوش آوے یہان رہ مکرم و محبوب تا بہرہ مند کرون تجہے بمال یا اپنی قوم مین چلی جا اوسنے جانا قوم مین اختیار کیا حضرت کچہہ متعرض مانع
نہوئے اور ابو الطفیل نے کہا دیکہا مینے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ اوس زمانہ مین لڑکا تہا آپ کی پاس ایک عورت آئی آپ نے اوسکے واسطے
ردا اپنی بچہا دی وہ اوسپر بیٹہی مینے حضرت سے پوچہا یہہ کون ہے فرمایا میری ما شیردہ ابو البر نے استیعاب مین کہا ہے کہ وہ حلیمہ تہی اور بعضون نے
کہا ہے کہ شیردہ پیغمبر علیہ السلام کی آٹہہ عورتین تہین یہہ کوئی ایک اونہین مین سے تہی اور عمر بن السائب سے بوقت آنے پدر و مادر و برادر رضاعی
کی در باب بسط ردا اور اظہار محبت یہی روایت آئی ہے اور بہیجا کرتے تہے حضرت واسطے ثویبہ مولاۃ ابو لہب کی کہ شیردہ حضرت کی تہی قسم خوراک و پوشاک
سے جب مر گئی پوچہا کوئی اوسکا قرابتی باقی ہے کہا کوئی نہین اور حدیث خدیجہ رضی اللہ عنہا مین آیا ہے کہ حضرت کو کہا ابشر فو اللہ لا یخزیک اللہ ابداً
انک لتصل الرحم و تحمل الکل و تکسب المعدوم و تقری الضیف و تعین علی نوائب الحق یعنے خوش ہوا ہے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پس قسم خدا کی
کہ نہ رسوا کرے تجہے خدا تعالی ہمیشہ تحقیق تو ملاتا ہے رحم کو یعنی حقوق رشتہ دارون کو ادا کرتا ہے اور اوٹہاتا ہے گرانی و رنج لوگون ناتوان کا
اور پیدا کرتا ہے ناپید الوا اعنی معیشت اور مہمانی کرتا ہے مہمان کی اور مدد کرتا ہے اوپر سختیون اور حادثون حق کے ماننا ادای حق قرض و مال اور
تقویت ضعیف اور مثل اوسکے **بیان عدل و امانت و عفت و صدق** حاملان انتقال اخبار اور ناقلان علامات و آثار حال
عدل و امانت و عفت و صدق شفیع گناہ گاران آشفتہ روزگار واسطہ آفرینش زمین با تمکین و گنبد دوار سے یون خبر دیتے ہین کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ
والسلام بہت امانت دار اور بڑے عادل اور نہایت پارسا اور بمرتبہ راست گو مردم تہے کہ دشمن بیگانہ سب مقر تہے کہ صفات ستودہ مین حضرت

اپنا عدیل نرکہتے تھے اور پیش از نبوت آپکو موسوم بہ محمد الامین کرتے تھے یعنی امانت دار ابن اسحاق وجہ تسمیہ یا مین یہہ بیان کرتا ہی کہ جمع کی گئے حضرت مین اخلاق پسندیدہ اور عادات برگزیدہ اور بیان تفسیر قول سبحانہ تعالی مطاع ثم امین یعنی فرمان برداری کیے گئے ملکوت آسمانون مین امانت دار۔ اکثر مفسرین یہہ کہتے ہین کہ مراد محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین چنانچہ قصہ اوٹھانے حجر اسود کا اسپر دال ہے کہ قریش باہم چار قبیلے تھے ہر ایک بوقت بنای کعبہ معظمہ رکھنے حجر اسود مین باہم تنازع واختلاف کرتے تھے آخر الامر سب نے اس بات پر اتفاق کیا کہ اول جو شخص آوے اوراس باب مین حکم کرے ہم راضی ہین ناگاہ جناب سرور انبیا تشریف لائے سب نے کہا یہہ محمد امین ہین جو کچھ یہہ فرماوین ہم سب منقاد وتابع ہین حضرت نے ایک چادر طلب کی اور حجر اسود اوسمین رکھا اور چارون گوشہ چادر کے ہر ایک رئیس قبیلہ قریش کے ہاتھہ مین دیے اور حجر اسود آپ اوٹھا کر جہان مقام رکھنے کا تھا رکھا وقوع اس واقعہ کا پیش از نبوت سال تولد حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا مین ہوا تھا۔ اکثر وقائع پیش از زمان اسلام سے قریش حضرت کو اپنا حکم کرتے تھے چنانچہ یہہ قول حضرت کا واللہ انی لامین فی السماء امین فی الارض یعنے قسم بخدا کہ تحقیق مین ہر آئینہ امانت دار ہون آسمان مین اور امانت دار ہون زمین مین اسپر دال ہے اور روایت ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ ابوجہل ملعون بسا اوقات یہہ سخن زیادہ ونامعقول ونامعزون آپ کی شان مین کہا کرتا تھا کہ ہم لوگ تمہاری تکذیب نہین کرتے اور تمہین جھوٹا نہین جانتے بلکہ تم راست گو ہو الا دین کہ تم لائے ہو وہ نامرضی وناپسندیدہ ہمارا ہے حق سبحانہ جل شانہ نے اس آیہ مین تشفی ودلاسا دل سرور انبیا کو فرمایا اور کہا کہ تم غمگین ومول نہو آیت فانہم لایکذبونک ولکن الظلمین بآیت اللہ یجحدون یعنے وہ کفار بتحقیق تجھے نہین جھٹلاتے ولیکن یہہ ستمگار بنشانیہای خدا انکار کرتے ہین چنانچہ مثل مشہور ہے ضرب الغلام اہانت المولی یعنے مارنا غلام کا اہانت مولی کی ہے سزا اس تکذیب آیات کی جو کرتا ہے مجھپر چھوڑ دے آیت ذرنی ومن یکذب بہذا الحدیث قیامت مین حال تکذیب معلوم ہو جاویگا۔ لائے ہین کہ اخنس بن شریق نے ابوجہل علیہ اللعنۃ والعذاب الیوم الحساب سے روز بدر ملاقات کی اور بعد ملاقات کہا کہ یا ابا الحکم اسوقت یہان میرے اور تیرے سوا اور کوئی نہین سچ کہہ کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دعوی رسالت مین راست گو ہین یا نہین۔ ابوجہل نے کہا واللہ صادق وراستگو ہین اور سوال کیا ہرقل نے ابوسفیان سے اوس حدیث مین کہ پوچھا ہے احوال واوصاف حضرت علیہ الصلوۃ والسلام سے اور دلیل پکڑی ہے اوسکے ساتھہ نبوت حضرت پر کہا یہہ حال بتا کہ تم لوگو نکا تھا کہ دعوی نبوت وابلاغ رسالت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا جانتے تھے اور تہمت دروغ بیفروغ کرتے تھے ابوسفیان نے کہا واللہ وہ سچے تھے ہرقل نے کہا کیونکر ہو سکتا ہے کہ ساتھہ خلق کے راست گو اور خالق پر دروغ وبہتان باندھے اور یہہ حدیث ہرقل بہت مفید وسودمند ہے شناخت نشانیون نبوت حضرت مین کہ اول بخاری کے مذکور ہے اور شرح مشکوۃ مین اس حدیث کو کتاب الجہاد مین لکھا ہے اور باب الکتابۃ الی الکفار مین اور اس جلد مین بیان اوسکا باب ارسال رسل مین مفصل کہا جاویگا انشاء اللہ تعالی اور نضر بن الحارث نے کہ ایک کافر تھا اور بغض وکفر اپنے دل پر رکھتا تھا لیکن بہ نسبت اور کفار کے عاقل ومنصف تھا کہ وہ غلیظ وشدید تھے کفر وحق پوشی مین قریش سے کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خوردسالی اور جوانی سے پیری تک پسندیدہ

ترین افعال و صادق ترین اقوال و عظیم ترین امانت دار تم سب مین رہے اور دین حق اور کتاب صادق لائی اب تم اوسے ساحر کہتے ہو عداوت سی دالعدوہ
ایسا نہین **اور** ولید بن مغیرہ کہ روسائے کفار قریش سے تہا بارہا قرآن سنتا اور روتا اور یہہ بات کہتا کہ بالیقین یہہ کلام بشر و ساختۂ مردم نہین ہے
اس کلام مین وہ شیرینی و دلچسپی ہے کہ اور مین نہین ان لہ لحلاوۃ و طلاوۃ یعنے تحقیق واسطے اوسکے البتہ شیرینی او خوبی ہے **اور** حارث بن عامر
ایک مشرکین سے تہا کہ لوگون کے روبرو حضرت کو برا کہتا اور تکذیب کرتا اور جب تنہا ہوتا یہہ بات کہتا کہ واللہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے ہین لائق
تکذیب نہین یہہ معاملہ کفار و منافقین کا حضرت کی ساتہہ تہا **اور** مشرک اور اہل کتاب یہود و نصاری سے خوب بہ یقین حال رسالت حضرت سی مطلع
تہے **آیت** یعرفونہ کما یعرفون ابناءہم یعنے پہچانتے تہے آنسرور صلے اللہ علیہ وسلم کو جیسے پہچانتے تہے اپنی بیٹونکو اور پشت بہ پشت منتظر پیغمبر آخر الزمان
رہتے تہے اور بوقت پہنچنے وقت سوہود کی اپنے بیٹونکو وصیت کرتے کہ بوقت پانی زمانہ ختم الانبیا کے یہہ عرض کرنا کہ مژدہ آمد آمد حضرت مین اور اشتیاق
جمال باکمال مین ہمنے اپنی جان دی ہمکو مصدقین سے جانکر سلام ہمارا قبول فرماؤ **اور** حدیث مین آیا ہے کہ عفت و پارسائی ذات ستودہ صفات
مین اس مرتبہ تہی کہ دست مبارک آنحضرت صلعم نے احیانا ہاتہہ کسی عورت اجنبیہ کا مس نہین کیا۔ ابو العباس مبرد کہ پیشوا اون علم نحو سے ہے کہتا ہی کہ کسری نے
ایام سلطنت مین اوقات شبانروزی اسطرح پر قسمت کی تہی کہ روز باد و ہوای خنک واسطے خواب و آسایش کے اور روز ابر واسطے صید و شکار
اور روز مطر و باران واسطے شراب نوشی اور روز آفتاب واسطے انجاح حوائج خلق باوجودیکہ کسری دانا بتدبیر و سیاست دنیا نہ تہا اور دین بہی
نرکہتا تہا لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تجزیہ فرمایا تہا ہر ایام اسبوع کو تین جز پر ایک واسطے عبادت خدا اور دوسرا واسطے اہل و عیال اور
تیسرا خاص واسطے اپنے کہ اوسے دو قسمت فرمایا تہا ایک واسطے ذات شریف اور دوسرا واسطے حوائج اہل حاجت کہ اشارہ اسکا آخر باب
حلیہ شریف مین گذرا ہے **اور** حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ابو جعفر طبری نے روایت کی ہے کہ حضرت سے قصد عمل اہل جاہلیت وقوع مین نہین آیا
بجز دو بار سے ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ غلام راعی غنم کہ ساتہہ حضرت کی بکریان چراتا تہا ایک رات اوس سے کہا کہ اس غلہ غنم کو دیکہتا رہ تا مین مکہ معظمہ
مین جاکر مثل جوانان دیگر قصہ و کہانی کہون اور سنون حضرت باہر نکلے اور اتفاقاً وارد ایک گہر کے خانہ کعبہ سے ہوئے اور سنا کہ وہان لوگ سبب
تقریب شادی عروسی بازی کرتے تہے اور دف و مزامیر بجا رہے تہے آپ بارادہ سماع بیٹہے کہ حق تعالی جل شانہ نے حفاظت اپنی حبیب کی فرمائی اور غافل
ایسا کردیا کہ بوقت دوپہر حضرت بیدار و ہشیار ہوئے اور وہان سے پہرے اور سماع و جلوس نفرمایا **اور** دوبارہ بہی ایسا ہی اتفاق ہوا تہا کہ حضرت
بحمایت و توفیق الہی اوس سے باز رہے اور قصد و ارادہ اعمال اہل جاہلیت کا نفرمایا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم **بیان وقار و تؤدہ و**
صمت و مروت و حسن ہدی بتبیان صفات وقار و تؤدہ و صمت و مروت و حسن ہدی سلطان چار بالش اصطفا برگزیدہ
ملک اعلی اکمل و افضل انبیا محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسطرح زیب بیان فرماتے ہین **وقار** بفتح واو رزانت و آہستگی **تؤدہ**

بضم تا و فتح ہمزہ و دال مہملہ بہی معنے رکہتا ہے **صمت** بفتح صاد خاموش شدن **مروت** بمعنی مردمی و انسانیت **ہدی** بفتح ہا و سکون دال سیرت و راہ و روش **ابیات** رسول امین محرم کردگار ❊ کز و گشتہ بنیاد کون استوار ❊ وجود دمش جہان را کلید آمدہ ❊ جہان از پی او پدید آمدہ ❊ بلوح کمالش معانی فزون ❊ بمعنی دو حرف از ان کاف و نون ❊ ہمہ ہستی عالمش زیر دست ❊ کہ ہست از پی او شدہ ہرچہ ہست ❊ چراغ جہان ذات پرنور او ❊ خط شرع شعرای منشور او ❊ حدیث میں آیا ہے کہ وقار حضرت کا سب سے زیادہ تہا مجلس میں کبہی ہاتہ ہلانا پاؤن دراز کرنا عادت شریف نہتی اور نشست حضرت کی اکثر بوضع احتبا تہی یعنے سرین پر بیٹہنا زانو اونچا کرا کر پشت و ساقین ملا کر گاہے بجامہ مثل فوطہ در دا و گاہے بدست **اور** کبہی نشست چار زانو بہی فرمائی ہے **اور** بوضع قرفصا بہی نشست حضرت کا اتفاق ہوا ہے قرفصا بضم قاف وسکون را و ضم فا و صاد مہملہ ممدود و مقصور کی یہہ تفسیر کی ہے کہ بطور احتبا تہی کہ اوپر ذکر ہو چکا گذرا اور یہہ جلسہ اعراب غربا کا ہے **اور** حدیث قسیلہ بفتح قاف و سکون تحتانیہ بنت مخرمہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیٹہے جلسہ قرفصا متخشع بیٹہا دیکہا کہ خوف و ترس سے مین بیتاب و طاقت ہو کر کانپنے لگے اور حضرت علیہ الصلوۃ والسلام کثیر السکوت تہی بے حاجت کلام فرماتے اور سا بیفے اور بیہودہ گوئی سے اعراض ہے اور کلام حضرت فصیح تہا یعنے رشتہ مروارید نہ کم نہ زیادہ **اور** عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا کہ آپ ایسا کلام و جیز و مختصر فرماتے کہ اگر کوئی چاہتا ہر کلمہ جدا جدا گن لیتا **اور** حدیث ابن ابی ہالہ مین آیا ہے کہ حضرت کا سکوت منحصر چار چیز پر تہا حلم و حذر و تقدیر و تفکر **اور** ضحک حضرت تبسم تہا و علی ہذا القیاس ضحک اصحاب بسبب توقیر و تعظیم و اقتدا و اتباع حضرت کی **اور** مجلس شریف ہمیشہ آراستہ بعلم و حیا و خیر و امانت تہی کوئی آواز بلند نکرتا اور تذکرہ کلمات بیہودہ سے اجتناب کرتا اور جب حضرت در رنگ مواعظ و نصائح ہوتے سامعین ایسے سرافگندہ و سرنگون ہوتے گویا اونکے سرون پر جانور پرندے بیٹہے ہین اگر سر بلند کرین ابہی اوڑجاوین **اور** قاضی عیاض عما جسیہ شفا نے یہہ حال صحابہ بقید و مخصوص بوقت تکلم حضرت کیا ہے اور اور اون نے اپنی کتابون مین مطلق **اور** دوسری حدیث مین آیا ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت کے روبرو سنگریزہ منہ مین ڈالکر بیٹہتے تا دم نمار سکین **اور** رفتار شریف با وقار بے اضطراب و کسل ملالت تہی **اور** بہی داخل عادت بد آپ منع کرتے تہے نفخ یعنے پہونکنا طعام و پینے کی چیز کو پہونکنے سے اور حکم کرتے ہر کہانے والے کو کہ طعام آگے سے کہاوے داہنے بائین اوپر سے نکہاوے اور مسواک و پاک کرنے اور پاک رکہنے براجم یعنے بندہای انگشتان حکم فرماتے **اور** سیرت و خصلت حضرت کی بہترین سیرتون اور خصلتون کی تہی **اور** حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ مین آیا ہے خیر الحدیث کلام اللہ و خیر الہدی ہدی محمد یعنے بہترین سخن کلام اللہ ہے اور بہترین سیرت سیرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم **اور** جناب حضرت ختم الانبیا دوست رکہتے تہے خوشبو اور اوسکے استعمال کو اور ترغیب فرماتے اور ونکو اور یہہ کلام معجز نظام ارشاد کرتے حبب الی من دنیاکم النساء والطیب وجعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ یعنے دوست کی گئی ہے میری طرف تمہاری دنیا سے عورتین اور خوشبو کہ حق تعالی نے محبوب و مرغوب کردی ہین نہ مین باختیار خود اونہین محبوب و دوست رکہتا ہون اور کیا گیا ہے قرار و آرام میری

تو ٹھنڈی ہوتی میری آنکھہ کی نماز مین اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم شادی ومسرت وخوشدلی و روشنی چشم کو نماز مین پاتے کسی اور عبادت مین کسی وقت ایسا
ذوق وشہود نہ پاتے اور حدیث مین فی الصلوۃ فرمایا نہ الصلوۃ اسواسطے کہ سرور آرام وذوق شہود مصلے کا نماز مین فقط بمشاہدہ حضرت حق جل وعلی
حاصل ہے کانک تراہ یعنی گویا مصلے حق سبحانہ تعالی کو دیکھتا ہے نہ نفس نماز یا بحصول ثواب وجزای ثواب ہرچند نماز بھی منجملہ نعم جلیلہ حق تعالے
سے ہے لیکن بوقت مشاہدہ جمال محبوب آرام والتفات بغیر نہین ہوتا پس نماز اور چیز ہے اور مشاہدہ حق اور بیان زہد راوی حدیث افراد خصال
حمیدہ و احاد خلال پسندیدہ زہد اوس فصیح لسان فسیح جنان فرستادہ خدا واسطہ آفرینش عرض وسماسے فن سیر مین بقلم تحقیق اور بصفحہ تدقیق کے
یون لکہا ہے کہ زہد یعنے بی رغبتی دنیا سے حضرت کو اس حد تہی کہ بکرات ومرات زبان حق ترجمان سے دعای اللہم اجعل رزق آل محمد قوتا یعنے
بار خدایا کردان اور مقرر کر رزق آل محمد کا قوت یعنی اندک کہ بسبب اوسکے علاقہ جان قایم رہے نکلنے سے اور باوجود اکتفا بقوت وقناعت بکفاف
لایموت بحاجت قوت عیال زرہ مبارک کہ منجملہ اسلحہ جنگ و دغا تہی ایک یہودی پاس گرو کر دی تہی کہ بسبب زہد وسخا وایثار اتفاق انفکاک کا وقت
وفات تک میسر نہوا اور عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جبتک اس سپنجی سرای بیوفا مین رہے کبہی تین دن
متواتر روٹی گیہون کی سیر ہوکر تناول نفرمائی اور بعض روایات مین نان جو بہی آیا ہے اور روایت دوسری مین آیا ہے کہ ایکبار جبرئیل
علیہ السلام نے بفرمان ملک العلام نازل ہوکر آپ کی خدمت مین جانب پروردگار عالم سے بعد ابلاغ سلام ومسرت وتحیت التیام یہہ عرض کیا کہ اگر خوشنودی
ورضامندی میرے حبیب کی ہو تو ان پہاڑونکو سونیکا کردون یہان آپ تحویل ونقل فرما دین خدمت مین حاضر رہین یہہ پیام آزمایش فرجام حضرت سنکر
ساکت وخاموش وسرنگون ایک ساعت تک رہے بعد ازان لسان راست بیان سے یہہ تکلم فرمایا کہ دنیا گہر اوس شخص کا ہے کہ جسکے گہر نہین اور
مال اوسکا کہ جسکے مال نہین جمع کرتا ہے دنیا کو وہ کہ اوسے عقل وانتباہ نہین پس کہا جبرئیل علیہ السلام نے حضرت سے کہ یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
ثابت رکہے تمہین خدا قول ثابت پر اور حضرت عایشہ صدیقہ سے آیا ہے کہ ہم آل محمد کبہی ایسا اتفاق ہوتا کہ مدت ایک مہینہ تک آگ دیگدان مین نہ
ڈالتے فقط خوراک ہماری خرما اور پانی تہا اور عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ خوان بڑا بہرا ہوا کہانے کا عبد الرحمن پاس
لائے یہہ اوسے دیکہکر بہت روئے اور کہا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلبیت اونکے یہانتک فاقون سے جان بلب ہوئی کہ روٹی جو کی بہی
میسر نہ آتی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت اور آپ کی اہل اکثر راتین برابر بہوکے سو رہتے تہے اور طعام شبانگاہ میسر نہوتا تہا
اور عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ حضرت فاقہ کو بہت دوست رکہتے تہے کبہی کسیکے روبرو شکایت نفرماتے فاقہ وگرسنگی سے کہ تمام شب
بیدار رہتے اور صبح اوس شب کی روزہ رکہنے کو کوئی مانع نہوتا سو اگر آپ جناب الہی سے طلب ودرخواست فرماتے عنایت کرتا تمام خزانے زمین اور
سیو سے اوسکا اور فراخ وکشادہ کرتا زندگانی حضرت کی لیکن بہ نہایت شفقت ومہربانی یہہ حال عسرت مآل دیکہکر رویا کرتے اور کہتے روحی فداک

یا رسول اللہ یعنے میری جان تمپر قربان ہو یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا شکے بقدر قوت دنیائی دینہ سے اختیار فرماتے۔ در جواب زبان صدق بیان سے ارشاد کرتے کہ مجھے زخارف دنیای فانیہ سے کچھ طمع و رغبت نہین اور میرے بھائی پیغمبر اولوا العزم دنیا سے یکسوئی و بے رغبتی کرتے رہے ہین تنظر بافزونی ثواب و عظمت و بزرگی نزدیک حق جل وعلی کے پس مجھے شرم آتی ہے کہ تن آسانی دنیا مین کرون اور نعم باقیہ سے محروم اور اپنی بھائیون ست تنہا و جدا رہون میرے نزدیک کوئی چیز فائق و بہتر اس سے نہین کہ اپنے بھائیون سے ملون۔ ایک مہینہ اس بات پر نہ گذرا تھا کہ حضرت نے وفات پائی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ توشک زیر افگندنی حضرت کہ جسپر بوقت شب استراحت فرماتی ایک چیز لیف خرما سے آگندہ تہی اور حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ فرش خانہ رسول خدا پلاس تہا بوقت خواب ہم اوسے دو تہ حضرت کے نیچے بچھا دیا کرتے تہے ایک رات ایسا اتفاق ہوا کہ ہمنے اوسی چار تہ کر دیا جب صبح ہوئی آپ نے پوچھا کہ آج میری نیچے کیا بچھایا تہا عرض کی ہمنے کہ وہی فرش قدیم کہ بچھایا کرتی تہی فرمایا کہ اوسے بحال نخست چھوڑ دو اور کچھ اوسمین تکلف نکرو کہ نرمی اوسکی نے نماز شب سے مجھے باز رکہا اور گاہ گاہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سریر برگ بافتہ برگ خرما سے تہے خواب استراحت فرمایا ہے کہ نقش و نشان اوسکے پہلوی شریف مین تاثیر کرتی تہے غرض کہ حال زہد و بے رغبتی حضرت کا دنیا و ما فیہا سے کتب مطولہ مین مملو و مشحون ہے یہ مختصر گنجایش بیان اوسکا نہین رکھتا صلے اللہ علیہ و آلہ الجسنہ وجمالہ **بیان خوف و خشیت و سختی طاعت و شدت عبادت** ارباب سیر باخبر نے نعت خوف و خشیت و وصف طاعت و عبادت اوس خیر البشر کو سلک تقریر مین یون منتظم کیا ہے **ابیات** ای تو بمرتبہ عالی مقام :. مرتبہ ہائی ہمہ تست از تو دوام :. صبح باو راد تو رخشان شدہ ✤ کفر بارشاد تو ایمان شدہ :. طاعت تو بر ہمہ ہا فرض عین ✤ پیروی امر تو بر جملہ دین :. مائدہ معرفت از خوان تست :. آیت این مرتبہ در شان تست ✤ نہ فلک از قدر تو آراستہ :. ماہ شب قدر تو ناکاستہ :. خوف و خشیت و طاعت و عبادت حضرت کی بقدر علم و معرفت آپ کی ساتہہ پروردگار تعالی و تقدس کی تہی فی الحقیقت جو کوئی داناتر اور شناساتر خدای عز وجل ہوتا ہی بہرا خائف و سعید ہے چنانچہ حق سبحانہ تعالی فرماتا ہے **آیت** انما یخشے اللہ من عبادہ العلماء یعنے سوای اسکے نہین کہ خوف و خشیت اسکی اوسکے بندو نمین سے علما کو حاصل ہے حدیث بخاری مین آیا ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت فرماتی تہے اگر تمہین عرفان و علم و ترس و خوف جسقدر کہ مجھے ہر آن و ہر لحظہ موجود رہتا ہے حاصل ہو تو کبھی ضحک و خندہ سے واقف نہو اور ہمیشہ حالت گریہ و بکا مین گرفتار رہا کرو اور حدیث ترمذی مین آیا ہے کہ دیکھتا ہون مین جو تم نہین دیکھتے اور سنتا ہون مین جو تم نہین سنتے اور فرمایا اطت السماء و حق لہا ان یاط یعنے آواز کرتا ہے آسمان اور سزاوار ہے اوس سے کہ آواز کرے۔ اطیط آواز پالان و نالیدن شتر کو کہتے ہین اور آواز کرنا آسمان کا بجہت کثرت و افزونی اوس چیز کی کہ اوسمین سے ملائکہ اور گرانی و ثقل اونکی سے اور یہ کنایہ و اشارہ بیان کثرت سے ہے اگرچہ وہان آواز نہو اور فرمایا ہے نہین ہے آسمان مین جای چار انگشت کہ جبہہ ملائکہ سے خالی ہو مگر خدا تعالی کو سجدہ کر رہے ہین اور ایک روایت مین آیا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ سے سوال کیا کہ کس چیز کا معاینہ حضرت کو ہوتا ہے

فرمایا بہشت و دوزخ کا کہ علم الیقین اور عین الیقین دو نو جمع کر دیے ہین حق تعالی نے میری واسطے ساتھہ خشیت قلبیہ واختصار عظمت الہیہ کی کہ نہتھا
اور کسیکو سوای میرے ۔ عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک رات حضرت کی خدمت مین حاضر تہا کہ آپ خواب سے بیدار ہوے اور
مسواک و وضو کیا اور واسطے نماز کے قیام فرمایا پس مین بہی بااقتدا آپ کی کہڑا ہوا آپ نے قرأت سورۂ بقر شروع فرمائی جہان آیت رحمت آتی وہان
حق تعالی سے طلب درخواست رحمت فرماتے اور جب آیہ وعید عذاب پر گذرتے تعوذ و پناہ حضرت باری عزاسمہ سے مانگتے عذاب و عقوبت سے پس
مدنگ رکوع مین مثل قیام فرماتے اور بعد از فراغ رکوع قیام مثل رکوع عمل مین لاتے بعد ازان سجدہ اور نشست بین السجدتین مانند اوسکے
اور یہی حال رکعت ثانی کا کہ کبھی سورۂ آل عمران اور گاہی سورۂ نسا اور وقتی سورۂ مائدہ تلاوت فرماتے اور کبھی بتکرار ایک آیہ تمام شب قیام کرتے
اور مروی ہے کہ وہ آیت یہہ تہی **آیت** ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم یعنے اگر عذاب کرے تو انکو پس یہہ بندے
تیرے ہین اور اگر بخش دے تو خاص انکو پس تو غالب استوار کار حکمت والا ہے ۔ اور مقصود تکرار اس آیت سے عرض حال امت اور طلب
درخواست مغفرت اور آمرزش تہا اور آیا ہے کہ نماز مین شکم مبارک سے کبھی آواز جوش دیگ سی اور گاہے آواز آسیا کی سی آیا کرتی تہی اور
حدیث ابن ابی ہالہ مین آیا ہے کہ حضرت پر طریان و درد و غم پیاپے ہوتا تہا اور ازدحام اندوہ و الم متواتر اور آرام و آسایش کم اور آپ نے
فرمایا ہے کہ مین دن مین ستر مرتبہ اور ایک روایت مین ہے کہ سو بار واسطے امت کی حق تعالی سے استغفار کرتا ہون غرضکہ یہہ بہی خالی
غم و محنت و اندوہ سے نہین اور رسالہ مرج البحرین مین وجوہ اور بہی بیان کیے گئے ہین اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ مینے
طریقہ و حال حضرت سے سوال و استفسار کیا فرمایا المعرفۃ راس مالی والعقل اصل دینی والحب اساسی والشوق مرکبی وذکر اللہ انیسی و
الثقۃ کنزی والحزن رفیقی والعلم سلاحی والصبر ردائی والرضا غنیمتی والفقر فخری والزہد حرفتی والیقین قوتی والصدق شفیعی والطاعۃ حسبی
والجہاد خلقی وقرۃ عینی فی الصلوۃ وثمرۃ فوادی فی الذکر وغمی لاجل امتی وشوقی الی ربی یعنے معرفت خدا تعالی اصل و سرمایہ مال میرے کا ہے
اور عقل جڑ میرے دین کی اور دوستی خدا بنیاد میری اور شوق بلقای خدا سواری میری اور ذکر خدا دوست و ہمدم میرا اور اعتماد و
توکل خدا پر خزانہ میرا اور اندوہ رفیق و مصاحب میرا اور علم ہتیار و حربہ میرا اور صبر چادر میری خوشنودی خدا مال غنیمت میرکا اور احتیاج بخدا
بزرگی میری اور بے رغبتی و ترک دنیا پیشہ اور کاریگری میری اور یقین قوت میرا اور راستی شفاعت کرنیوالی میری اور بندگی خوبی و جمال میرا
اور جہاد راہ خدا مین سیرت و خو میری اور خنکی اور آرام میری چشم کا نماز مین ہے اور حاصل و میوہ دل میرکا یادگاری خدا مین ہے اور غم
و اندوہ میرا واسطے امت اپنی کی ہے اور شوق میرا طرف پروردگار اپنی کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **بیان صفات حضرت کہ قرآن شریف**
مین مذکور ہین محرران طوامیر صفات اوس صدر صفحۂ راستی و صفاا ہر سپہر رفق و حیا نقطۂ دایرۂ اصطفے محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہ قرآن صدق بیان اور خالق انس وجان سے نبی ومخبر او سکا ہے یون حیطۂ تحریر مین لائے ہین کہ ایک حدیث مرویہ عطا سے کہ جامع اکثر فضائل حضرت کو ہے صحیح بخاری مین لایا ہے اور کہا کہ وصف کیے گئے حضرت بعض صفات کہ قرآن مین مذکور ہے **آیت** یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا وحرزا للامیین یعنے آگاہ ہو اے پیغمبر ہم نے بیشک بھیجا ہے تجکو گواہ اور بشارت دینے والا اور ڈرانیوالا اور پناہ واسطے ناخواندون عرب کے۔ انت عبدی ورسولی سمیتک المتوکل لیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق لا یدفع السیئۃ ولکن یعفو ویغفر ادفع بالتی ہی احسن السیئۃ ولا یقبضہ اللہ حتے یقیم بہ الملۃ العوجاء بان یقولوا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ویفتح بہ اعینا عمیا واذانا صما وقلوبا غلفا یعنے تو بندہ میرا اور فرستادہ میرا ہے اور نام کہا یعنے تیرا متوکل کہ نہین درشت خو اور سخت گو اور نہ آواز بلند کرنیوالا بازارون مین نہین دور کرتا بدی ساتھ بدی کے ولیکن درگذر تا ہے اور بخشتا ہے دفع کر ساتھ حسن سیرت کے کہ وہ پسندیدہ تر ہے بدی کو اور نہین مارتا او سے خدا تا انیکہ راست کرتا ہے ساتھ او سکے امت کی کجی کو تا انکہ کہین وہ کلمۂ توحید اور اقرار رسالت اور کہولتا ہے اور روشن کرتا ہے بسبب او سکے آنکہین اندہی اور کان بہرے اور دل غافل و پوشیدہ اور بعض طرق اس حدیث مین یہہ زیادہ آیا ہے کہ حق تعالے فرماتا ہے اسدد لکل جمیل واہب لہ کل خلق کریم واجعل السکینۃ لباسہ والبر شعارہ والتقوی ضمیرہ والحکمۃ معقولہ والصدق والوفا طبیعتہ والعفو والمعروف خلقہ والعدل سیرتہ والحق شریعتہ والہدی امامہ والاسلام ملتہ واحمد اسمہ اہدی بہ بعد الضلالۃ واعلم بہ بعد الجہالۃ وارفع بہ بعد الخمالۃ واسمی بہ بعد النکرۃ واکثر بہ القلۃ واغنی بہ بعد العیلۃ واولف بہ بین قلوب مختلفۃ واہواء متشتتۃ وامم متفرقۃ واجعل امتہ خیر امۃ اخرجت للناس راست گفتار اور درست کردار کرتا ہون مین او سے ساتھ ہر خوبی کے اور بخشتا ہون مین واسطے او سکے ہر خوی نیک اور گردانتا ہون مین آرام دل او سکی کو پوشش او سکی اور نیکی کو علامت او سکی اور گردانتا ہون مین پرہیزگاری کو نہانی دل او سکے اور گردانتا ہون مین حکمت کو معقول او سکا اور گردانتا ہون مین راستی اور وفا عہد کو طبیعت او سکی اور گردانتا ہون مین عفو ونکوئی کو خصلت او سکی اور گردانتا ہون مین عدل وانصاف سیرت وخصلت او سکی اور حق شریعت او سکی اور ہدایت اور رہنمائی پیشوا اور اسلام دین او سکا اور احمد نام او سکا ہے راہ راست دکہاتا ہون ساتھ او سکے پیچھے گمراہی کے اور دانا کرتا ہون مین ساتھ او سکے بعد نادانی کے اور بلند کرتا ہون ساتھ او سکے بعد نیچ کرنے کے اور بلند وبالا لیجاتا ہون اور شناسا کرتا ہون بسبب او سکے جماعت ناشناسا کو اور بہت کرتا ہون مین انکو بعد کمی کے اور غنی وبی نیاز کرتا ہون بسبب او سکے بعد فقر واحتیاج کے اور تالیف کرتا ہون مین ساتھ او سکے دلون مختلف مین اور خواہشون اور عقلون پراگندہ مین اور گروہون متفرق مین اور گردانتا ہون مین او سکی امت کو بہترین اوس امت کی کہ نکالی گئی ہین واسطے لوگون کے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ واتباعہ واستہ اجمعین

فضل وشرف حضرت کہ بآیات قرآنی ثابت ہے

موسسان قواعد مہذبہ فروع واصول اور مشیدان معاقد معقول ومنقول رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین فضل وشرف جناب رسالت سلطان مسند قربت کا کہ بآیات بینات

فرقانی نسبت باست ثابت ہوا ہے اسطرح قرطاس سست اساس نکے اوپر بقید تحریر لائے ہین **نظم** پایۂ این کار بقدر ازتست ٭ کار کنی نیست ہمین کار تست ٭ لایق این کار تہا دیدہ اند ٭ زانکہ زاول تو بخشیدہ اند ٭ ہر کہ عطا بخش و کرم خو بود ٭ بر کرم خویش سبب جو بود تو سبب رحمت بیچون شدے ٭ چون غم امت بخوری چون شدے ٭ **فی المواہب** واذا اتی ما اتوبہ من الخصال الحمیدۃ فقد اجتمع فیہ ما کان متفرقا فیہم فیکون افضل منہم وبان دعوتہ علیہ السلام فی التوحید والعبادۃ وصلت الی اکثر بلاد العالم بخلاف سائر الانبیاء فظہران انتفاع اہل الدنیا بدعوتہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اکمل من انتفاع سائر الامم بدعوۃ سائر الانبیاء فوجب ان یکون افضل من سائر الانبیاء انتہی یعنے جسوقت لائے حضرت تمام وہ چیز کہ لاے اوسے یعنے سارے انبیا فصلتون ستودہ سے پس تحقیق جمع ہوئی حضرت مین وہ چیز کہ تہی جدا جدا اون انبیا مین پس ہوے حضرت افضل اون سب سے **اور** دوسرا سبب فضیلت یہہ کہ دعوت حضرت کی توحید وعبادت مین پونہچی اکثر شہرون عالم تک برعکس سارے نبیون کے پس ظاہر ہوا یہہ کہ فائدہ دنیا والون کا ساتہہ دعوت حضرت کی بدرجہ کمال تہا فائدہ ساری امتون سے ساتہہ تمام انبیا کے پس واجب ہوا ہونا آپ کا افضل سب انبیا سے آخر ہوا قول صاحب مواہب کا **اول** اون آیات سے کہ حضرت کی رحمت وشفقت بحال امت خبر وبشارت دیتی ہین یہہ آیت ہے **آیت** لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم یعنے بتحقیق آیا تمہارے پاس ایک پیغمبر تمہین مین سے کہ پہچانتے ہو تم مکان ومحل وصدق امانت اوسکی کہ کبہی تم مین متہم بکذب ودروغ نہین ہوا اور پہچانتے ہو آبا و امہات اوسکے کہ سب ارفع واشرف وافضل قوم عرب ہین اور طاہر ومطہر ہوے ہین کہ اونمین زنا اور نقصان اور زبونی جاہلیت نہ تہی جیسے کہ فرمایا خرجت من اصلاب الطاہرۃ الی الارحام الطاہرات یعنے باہر آیا مین پشتون پاک سے طرف رحمون پاک کی۔ اسی جگہہ سے شرف ذات ومحامد صفات وعظام اخلاق ومحاسن افعال حضرت کے ظاہر وباہر ہوتے ہین **اور** جای دوسری فرمایا **آیت** لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیہم رسولا من انفسہم یعنے ہر آئینہ تحقیق منت واحسان رکہا حق تعالے نے مومنون پر بسبب برانگیختہ کرنے رسول کے اونہین کی جنس سے پس بہیجنا رسول مقبول کا اونکی جنس وقوم سے ادخل واقرب ہے تانیس وتصدیق وایمان واتباع وامتنان مین اور فرمایا **آیت** ہو الذی بعث فی الامیین رسولا منہم یعنے وہ ایسا خدا حکمت والا ہے کہ مبعوث وبرانگیختہ کیا ناخواندگان عرب مین پیغمبر اونکی جنس سے اور فرمایا **آیت** کما ارسلنا فیکم رسولا منکم یعنے جیسکہ بہیجا ہمنے تم مین پیغمبر تمہاری جنس سے۔ امام جعفر صادق سلام اللہ علیہ وعلی آلہ الکرام کہتے ہین کہ حق تعالی نے بعلم غیب اپنی عجز وقصور مخلوقات کا معرفت وطاعت مین جانا اور چاہا کہ تعلیم معرفت اپنی سے اونہین خبردار کرے پس پیدا ومبعوث کیا اونہین کی جنس سے ایک پیغمبر کو مخلع بخلعت صفت رحمت ورافت کیا اپنی صفات مین سے۔ اور پیغمبر صادق القول کہ اوسکی اطاعت وفرمان برداری اپنی

اطاعت وخوشنودی فرمائی کہ آیت من یطع الرسول فقد اطاع اللہ یعنے جس شخص نے فرمان برداری رسول مقبول کی اختیار کی پس تحقیق طاعت
حکم خدا بجالایا آیت وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین یعنے نہین بھیجا ہمنے تجھے مگر رحمت واسطے عالمون کے تمام ہوا مخلص ومحصل کلام امام علیہ السلام کا
پس ذات ہدایت وارشاد سمات مظہر ومصدر رحمت شاملہ ورافت کاملہ ہے عموماً اگر کوئی از راہ انکار وعناد واستکبار گرفتار وپابند شقاوت وضلالت
وحرمان وخذلان رہا اور ظلم وجفا اپنی جان پر گوارا کیا آپکا ارسال کہ واسطے رحمت کے ہے اوسمین کچھہ نقصان وزیان نہین راہ پاتا جیسیکہ آفتاب
واسطے انارت واضاءت وروشنائی عالم کی مخلوق ہے اگر کوئی شخص بپردۂ ظلمت وغشاوۂ حیرت اپنے منہہ پر کھینچ لے اور اوس نور سراپا ظہور سے
بسبب علت کوری وضعف بینائی ستیزہ وستم شد نہو ذات آفتاب مین کچہہ قصور وفتور نہین آتا فرد گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب راچہ گناہ
اور توجیہ آیت مقدمہ سے تقریر آیت چاہیے سمجھنا آیت وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون یعنے نہین پیدا کیے ہمنے جن وانس مگر واسطے
عرفان وشناخت اپنی کے پس ترکیب ہر واحد کی افراد فریقین سے اوپر صورت مستعدہ ومستعد للعبادۃ والعرفان فرمائی اور عقل کامل اور
ادراک شامل کہ مانع غلبہ شہوت وثوران غضب سے ہو عطا کیا گو بوسوسہ شیطانی وہوای نفسانی مورد عذاب وعقاب رحمانی ہو جاوین
پس ذات رفیع الدرجات حضرت رحمت ہے واسطے مومنون کے بالفعل اور سائر الناس کے بالقوۃ یا واسطے مومنون کے رحمت بہدایت
اور منافقون اور کافرون کے امان قتل ونہیب اور تعجیل عذاب دنیوی سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بعثت ورسالت
حضرت رحمت ہی واسطے مومنون اور کافرون کے ورود وقوع عذاب سے کہ امم مکذبہ انبیا بسبب دعای بد اونکی ہلاک ہوگئے ہین اور بعضے
علما بحصول رحمت بوجود ذات سید المرسلین سائر اجزا وابعاض عالم مین کہتے ہین چنانچہ خاک طاہر ومطہر ہوئی اور پانی طوفان سے
باز رکہا گیا اور ہوا ہلاک کفار سے اور آتش جلانے صدقات سے باز رہی اور آسمان صعود شیاطین اور استراق سمع سے حال
امم سابقہ کا یہہ تہا کہ قربانیان اور صدقات اپنے زیر آسمان رکہتے ایک آگ آسمان سے آتی اور جلا دیتی کہ یہہ علامت ونشان قبول صدقہ
وقربانی تہا پس اسواسطے کہ ذات حضرت رافت ورحمت ہے اپنی امت کے حق مین نور تام وسراج منیر فرمایا کہ بواسطہ حضرت وصول الی اللہ
حاصل ہوا اور تنویر جمال باکمال اونکے ابصار وبصائر منور روشن اور فرمایا آیت قد جاءکم من اللہ نور وکتب مبین یعنے
تحقیق تمہارے پاس خدا کیطرف سے آیا نور اور کتاب روشن اور فرمایا آیت یاایہا النبی انا ارسلنک شاہدا ومبشرا ونذیرا وداعیا
الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا یعنے ای پیغمبر بدرستیکہ ہمنے بہیجا تجہے گواہ اور مژدہ پونہچانیوالا اور ڈرانیوالا اور پکارنیوالا خلق کی طرف بحکم خدا اور
چراغ روشن اور اگر کوئی کہے کہ تشبیہ ذات شریف بہ سراج فرمائی بآفتاب ومہتاب کیون نہ ارشاد کی کہا جاوے کہ دو سبب سے ایک یہہ
کہ وجود عنصری آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ارضی ہے سماوی نہین اور دوسرے یہہ کہ ایک چراغ سے چراغہای بیشمار روشن ہوسکتے ہین بخلاف شمس و

قمر سے بیت یک چراغ است درین خانہ کہ از پرتو آن ۔ ہر کجا مے نگری انجمنے ساختہ اند ۔ اور اگر سراج سے مراد آفتاب لیوین تو بہی بعید نہین کہ حق تعالے نے سراج فرمایا ہے آیت وجعل فیہا سراجا وقمرا منیرا یعنے اور گردانا حق تعالے نے آسمان مین آفتاب وماہ کو روشن پس جیسیکہ آفتاب عالم اجسام مین نور بخشتا ہے اور اخذ نور مین محتاج نہین نہین ایسی ذات حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسیطرح اگر تشبیہ ذات شریف بماہ دیجاوے راست آتی ہے کہ ماہ بخر آفتاب محتاج اخذ نور مین دوسرےکا نہین مانند اسکے آنسرور انبیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم استفادہ نور ذات باریتعالے سے حاصل کرتے ہین اور نفوس انسانیہ پر ایثار فرماتے ہین اور تشبیہ ذات مقدس نبوی مین ساتہہ نور کے عجب تلیح ہے کہ حق جل وعلی فرماتا ہے آیت اللہ نور السموات والارض گویا آسمان وزمین اکوان واد وار مین بحر نور الٰہی ساری و طاری نہین کہ وہی ہے سر وجود وحیات وجمال وکمال اور آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام مظہر اتم اور واسطہ ظہور اوس نور کے ہین اور تفسیر مثل نورہ الآیہ مین مفسرین یون بیان فرماتے ہین کہ مثل ایمان قلب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مانند مشکوٰۃ کے ہے کہ اوسمین مصباح ہے مشکوٰۃ صدر شریف حضرت ہے اور زجاجہ مثال قلب آنحضرت ومصباح نور معرفت وایمان کہ آپ کے قلب شریف مین ہے اسیطرح مواہب مین ہے ساتہہ زیادتی تحقیق بیان کے اور آیت الم نشرح لک صدرک یعنے کیا نہ کہول دیا ہمنے تیرے واسطے سینہ تیرا ۔ کہ شرح صدر نعمت عظیم اور امتنان جسیم ہے اور مراد شرح صدر سے توسیع وتفسیح تفتیح صدر مبارک ہے واسطے جمع میان مناجات حق ودعوت خلق بابراز انوار معارف وعلوم وتوحید ومعرفت وابداع اسرار وازالہ ضیق جہل ونکرت واعراض حق سے اور لگاؤ دل کا غیر کے ساتہہ اور آسانی وحی اور اوتہانا اعبار رسالت وابلاغ اور فرمایا آیت ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظہرک یعنی اور دور کیا ہمنے تجہسے بوجہ تیرا وہ شکستہ و گران کرتا ہے پشت تیری ۔ اعلم وارفع اسباب انشراح صدر ایک نور بندہ کے دلمین کہ تابندہ ودرخشان کرتا ہے اوسکو جیسے کہ فرمایا ہے واذا ادخل النور القلب انفتح وانشرح یعنے اور جبکہ نور داخل ہوتا ہے دلمین کہول دیتا ہے دل کو ۔ اور عمدہ سبب انفتاح وانشراح صدر کا پاک ہونا دل کا صفات ذمیمہ ورزیلہ سے پس اتم واکمل واعلی اس صفت مین حضرت سید الثقلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور متابعان وپیروان حضرت بہی اس سے نصیب وبہرہ رکہتے ہین بقدر محبت ومتابعت وبیان شگرف اس سخن کا کتاب سفر السعادۃ اور بعض رسائل فارسیہ مین شرح کیا گیا ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے آیت ورفعنا لک ذکرک اور بلند کیا ہمنے نام آور اوازہ تیرا دنیا وآخرت مین ساتہہ نبوت وشفاعت کے اور مقرون ومتصل کیا ہمنے اپنے نام کے ساتہہ نام تیرا کلمہ اسلام و اذان ونماز مین ایسا کوئی نمازی وتشہدی وخطیب نہین کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ نکہے اور حدیث ابی سعید خدری مین آیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ جبرئیل علیہ السلام نے میرے پاس آکر کہا کہ حق تعالے فرماتا ہے کہ کچہہ بلندی اپنے نام کی تمکو معلوم ہے میں نے کہا اللہ اعلم یعنے اللہ خوب جانتا ہے ۔ کہا اس سبب سے اذا ذکرت ذکرت معی یعنے جسوقت کہ مین یاد کیا جاتا ہون یاد کیا جاتا ہی تو میرے

ساتھہ پس گویا ذکر حضرت کا ذکر خدا اور اطاعت حضرت کی اطاعت خدا ہے آیت ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ یعنے جس شخص نے اطاعت وانقیاد حکم رسول مقبول کیا پس تحقیق فرمان برداری اور بجا آوری امر الٰہی عمل مین لایا پس اتباع و پیروی سنت سید المرسلین کی باعث ہے محبت رب العالمین باسعان نظر و تعمق فکر دیکھنا چاہیے کہ کس قدر اعزاز و تکریم الٰہی دربارۂ حضرت رسالت مبذول و مقرون ہے کہ جابجا بوقت ندا ختم الانبیا کو ساتھہ وصف آیت یاایہا النبی یاایہا الرسول موصوف فرمایا ہے اور اور انبیا ساتھہ نام کے یا آدمؑ یا نوحؑ یا موسیٰؑ یا عیسےٰؑ ندا کیے گئے اور ندای آیت یاایہا المزمل یاایہا المدثر مین آثار محبت و ملاطفت و مہربانی ارباب ذوق پر ظاہر ہو رہا ہے۔ حلیہ مین ابونعیم نے روایت کی ہی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ جب حضرت علیہ السلام نے ارض ہند مین نزول فرمایا متوحش و متفکر ہوے حضرت جبرئیل علیہ السلام بہ تلقین و تعلیم اذان نازل ہوے اور کہا اللہ اکبر دو بار اور اشہد ان لا الہ الا اللہ دو بار اور اشہد انّ محمدا رسول اللہ دو بار کہو الحدیث پس برکت اس نام کے توحش و تفکر آدم علیہ السلام کا زائل و دور ہوگیا اور اسم سامی حضرت کا عرش اور ہر آسمان پر مکتوب و مرقوم ہے اور بہشت مین کوئی حور و قصور اور شجر و برگ و بار تزئین کلمہ طیب سے خالی نہین اور بزار ابن عمر سے روایت کرتے ہین کہ زبانی حضرت کی سنا ہے کہ فرماتے تھے جب مجھے شب معراج عروج آسمانی اور تقرب یزدانی حاصل ہوا کسی آسمان پر نگذرا مین مگر اوسپر نام اپنا محمد رسول اللہ لکھا دیکھا ہے اور اشتقاق کیا حق سبحانہ نے اسم کریم حضرت کا اپنے نامون مین سے جیساکہ حسان بن ثابت قصیدہ مدحیہ اپنے مین بیان کرتا ہے مصرع

فذو العرش محمود وہذا محمدؐ یعنے پس صاحب عرش اسکے حق سبحانہ کا نام محمود ہے اور یہ ہمارا صاحب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حق سبحانہ نے اسماء حسنی اپنے سے حضرت کو بہتر نامون کے ساتھہ یاد فرمایا ہے کہ ذکر اسکا بیان اسماء شریف مین آویگا انشاء اللہ تعالے جاننا چاہیے کہ باری عز اسمہ نے نام اپنے حبیب کے ساتھہ قسم بانواع شتیٰ قران مجید و فرقان حمید مین یاد فرمائی ہین ازانجملہ ایک آیت یس والقران الحکیم ہے مواہب لدنیہ مین کہ کتاب بہت معتبر کتب سیر حضرت خیر البشر سے ہے یون لکھا ہے کہ ذکر حروف تہجی کا اوائل سور قرآنی مین خالی فائدہ و حکمت سے نہین لیکن علم و ادراک انسان اوسکی کنہ و باریکی کو نہین پاتا مگر جسپر کھولدے اللہ تعالے اور مکاشبیہ اور مفسرین سے معانی یس مین چند اقوال منقول ہین ایک اونمین سے یہہ کہ یس بمعنی یا انسان ہے لغت بنی طی مین اور یہہ قول ابن عباس و حسن و عکرمہ و ضحاک و سعید بن جبیر رضی اللہ عنہم کا ہے اور بعضے کہتے ہین لغت حبشہ مین اور بعض لغت کلب مین اور ابن الحنفیہ اور ضحاک نے معنی یس کے یا محمد کہے ہین اور ابو الغالب نے یارجل اور قتادہ نے کہا وہ اسم ہے اسماء قرآن سے اور ابی بکر وراق سے منقول ہے یا سید البشیر اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حق تعالی نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یا سید کر خطاب فرمایا کہ اسمین تعظیم و تمجید بہت ہے اور طلحہ بن عباس سے روایت ہے کہ یس قسم ہے کہ قسم یاد

فرمائی حق تعالے نے اوسکے ساتھہ آپ کے اسمائی اور کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ دو ہزار برس پہلے خلق آسمانون اور زمین سی حق سبحانہ نے قسم یاد فرمائی ہے یا محمد انک لمن المرسلین پھر فرمایا و القرآن الحکیم انک لمن المرسلین اور یہہ رد ہی اوپر کفار کے کہ وہ کہتے تے لست مرسلا یعنے نہین تو فرستادہ خدا پس قسم کھائی اللہ تعالے نے اپنی کتاب مین انہ لمن المرسلین یعنے بدرستی وہ ہرآئینہ پیغمبرون فرستادہ سے ہے علی صراط مستقیم یعنے اوپر راہ سیدہی کے کہ اوسمین کجی اور عدول حق سے نہین نخلصہ اللہ تعالے نے اپنی کتاب مین رسالت کسی نبی کی اپنے انبیا سے قسم یاد نہین فرمائی مگر ساتھہ اسم مبارک حضرت کے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آخر ہوا کلام صاحب مواہب کا اور کہین ساتھہ مدت حیوۃ وعصر وبلد کے جیسے کہ لعمرک انہم لفی سکرتہم یعمہون یعنے سوگند زندگانی تیری کی ای محمد بدرستی وہ کفار گمراہی اپنی مین سرگردان و پریشان ہوتے ہین۔ جمہور اہل تفسیر کے نزدیک یہہ نہایت تعظیم وتشریف ہے جیسیکہ بحسب سروحیات محبوب کی سوگند کہاتا ہے۔ ابن عباس کہتے ہین کہ پروردگار نے پیدا نہین کی کوئی ذات گرامی تر نزدیک اپنے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ سوگند کہائی اوسکی حیات کی ساتھہ نہ ساتھہ غیر اوسکے اور آیت لا اقسم بہذا البلد وانت حل بہذا البلد یعنے سوگند کہاتا ہون مین اس شہر کی کہ تو حلول کرنیوالا ہے اس شہر کا زیادہ شرف رتبت سے ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ مقید کیا قسم کو ساتھہ بلد کے کہ بلد حرام وبلد امین نام اوسکا ہے اور معزز ومکرم ہے خدا کے نزدیک بوقت نزول وحلول علیہ الصلوۃ والسلام کی اوسمین آیت ووالد وما ولد یعنے سوگند کہاتا ہون مین باپ اور بیٹے کی۔ بعضون کے نزدیک مراد والد سے حضرت آدم علیہ السلام اور ما ولد سے ذریت آدم کہ اوسمین حضرت بہی داخل ہین اور بعض کے نزدیک والد سے مقصود حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام ہین اور ما ولد سے مطلوب حضرت سید المرسلین۔ مواہب لدنیہ مین حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا بابی انت وامی یا رسول اللہ یعنے پدر ومادر من فدای تو باد یا رسول اللہ تحقیق پہونچی ہے فضیلت آپ کی اس مرتبہ کمال کو کہ حق تعالے ساتھہ آیت لا اقسم بہذا البلد کی سوگند یاد فرماتا ہی تمام ہوا قول صاحب مواہب کا اور کہا اللہ تعالے نے آیت والعصر ان الانسان لفی خسر یعنے سوگند عصر کی بدرستیکہ انسان ہرآئینہ زیانکاری مین ہے اختلاف اقوال ہے تفسیر عصر مین بقول بعض عصر سے مراد دہر ہے۔ فی الصراح عصر روزگار عصران شب وروز اور دہر ہی شمول ان معانی پر رکہتا ہے کہ اوسمین اعاجیب حوادث ووقائع کہ زبان بیان حصر واحصا اونکے سے قاصر ہے اور بزرگی دیا گیا ہے ساتھہ بزرگی کے لاتسبوا الدہر فانا الدہر یعنے سب ودشنام ندو دہر کو کہ مین خالق دہر ہون اور دہر مین واقع ہوتے ہین منافع ومضار وصحت وسقم وآفات ومخاویف اور حاصل ہوتے ہین برکات وکمالات اسمین اور ضائع ہونا عمر اور بیکار نشینی وکاہلی کسب کمال مین اور اصلاح حال تصدیق وایمان رسول رب متعال کے ساتھہ اور تکذیب وناگرویدگی رسول مقبول کی موجب زیانکاریون اور رسوائیونکا اسیواسطے فرمایا آیت ان الانسان لفی خسر الا الذین آمنوا وعملوا الصلحت یعنے بدرستیکہ انسان البتہ زیانکاری مین ہے مگر جو کہ یقین وباور لاوے خدا اور رسول پر اور کام کیے نیک وستودہ۔

پس سوگند یاد کی حق تعالے نے بزبان خیر البشر والعصر مین اور یکان لا اقسم مین اور بحیات خیر البریات لعمرک مین اور الم الف اشارہ ساتھ اسم اللہ کے ہی اور لام ساتھ جبرئیل علیہ السلام کے اور میم ساتھ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی اور ق مین ساتھ قوت قلب آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اور علی ہذا القیاس والنجم اذا ھوی سے کہ ہوی بمعنی سقط کرنیکے آیا ہے اور الم نشرح اور والفجر اور آیہ وما ادراک ما الطارق النجم الثاقب ہر ایک مین جابجا قسم بہ نجوم وغیرہ یاد فرمائی اور برات و تبریہ حضرت صلوٰۃ اللہ علیہ کی قول اللہ سے اور آیت سورہ ن والقلم وما یسطرون مین قسم کہائی ہے حق تعالی نے اوپر نفی جنون حضرت کے اور ثبوت اجر غیر ممنون یعنی غیر مقطوع کا خاص حضرت کو اوپر تحمل ان مشقتون اور صبر اوپر بلاؤن اور جفاؤن اور ابلاغ رسالت کے اور باوجود وقوع ایسے امور مولمہ و موذیہ کے اثبات و استقرار اوپر خلق عظیم کے یہ خصائص ذات شریف سے ہین اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مراد ساتھ ن کے دوات ہے کہ قسم یاد کی ساتھ دوات قلم کے اور جو کچھ کہ وہ کتابت و تسطیر دوات کرتی ہے اور بقول بعض نون ایک لوح ہے نور سے کہ ملائکہ امر الہی کو اوسپر لکہتے ہین مقدرات کونی سے اور یہ قلم نمونہ اوس قلم اعلے کا ہے اور نشان ہے نشانیون الہی سے کہ بسبب اوسکے احکام شرایع و دین و ملت و علوم عالیہ اور وحی الہی اور بندگان اور اخبار پیشینیان اور اونکی باتین اور کتابین اور صحیفہ آسمانی مرقوم ہوتی ہین اور امور دین و دنیا کہ متعلق بمعاد و معاش ہین بذریعہ اسی قلم کے استقامت و استقرار پذیر ہوتے ہین اور صاحب کشاف نے بیچ تفسیر سورہ اقرأ بیان علم بالقلم مین لکہا ہے کہ دقائق حکمت الہی اور لطف تدبیرات غیر متناہی اور نعت رسالت پناہی اور تفسیر کتاب اللہ و شرح احادیث رسول اللہ اور مقالات اولیا اور مواعظ دین مبین اور نصائح شرع متین اور قبایح ملت بیگانہ لکہنا اور ثبت کرنا کام اسی قلم راستی رقم کا ہے تا مزید یقین و تقویہ و تکمیل ایمان اور رواج و نضارت گلشن دین ہووے اور لوگ کلام فضول اور عندیات نفس نامعقول اور خیالات واہیہ نامقبول کہ اپنی زعم فاسد مین اونہین حقائق و معارف کہتے ہین اور موجب ہدایت انام اور باعث تقویت اسلام سمجہتے ہین اجتناب کرین الغرض کہ اکثر سور و آیات قرآنی آپ کی تعظیم و تکریم کے اوپر دال و شاہد ہین چنانچہ بزرگترین چیزون اور بلند ترین نعمتون غیر متناہی حق تعالی سے آیہ والضحی واللیل اذا سجی ہے یعنی سوگند ساتھ وقت چاشت اور ہنگام شب کی جب ڈہانپ لے ساتھ تاریکی و سیاہی اپنی کے قسم کہائی حق سبحانہ نے ساتھ دن اور رات کے کہ دو نو محل ظہور آیات و نعمات کے باوقات خود ہین اور خبر دی احوال رفعت و محبت اشتمال اپنی حبیب کیساتھ دنیا و آخرت مین اور فرمایا ما ودعک ربک وما قلی یعنے نہین چہوڑا تجہے رب تیرے نے اور نہ دشمن رکہا تجہے بعد برگزیدگی اپنی کے مواہب مین لکہا ہے کہ سوگند یاد کی حق تعالی نے ساتھ دو آیتون عظیمہ کے کہ دلالت کرتے ہین اوپر ربوبیت و وحدانیت و حکمت رحمت کے اور وہ دو نو رات و دن ہین اور تفسیر کیا ہے بعض نے والضحی ساتھ روی شریف اور واللیل کو ساتھ موئی منیف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور نہین کچہ استبعاد و دوری نہین یہانتک کہ کہا دشمنون حضرت کی نے کہ محمد علیہ السلام کو اوسکے رب نے چہوڑ دیا پس سوگند یاد فرمائی
صبح نہار کی ساتہہ بعد ظلمت وتاریکی لیل کے اور ضوء و روشنی وحی کی بعد بند اور رک جانے وحی کے ساتہہ کسی سبب کی اسباب سے یا کسی مصلحت کی مصالح سے
کہ خدا ہی اوسے خوب جانتا ہے۔ عبارت مواہب تمام ہوئی **آیت** وللآخرة خیر لک من الاولی یعنی ہر آئینہ درجے آخرت کے اور نعمتین وہانکی شفاعت و
مقام محمود سے بہتر و بلند تر ہین نعمتون دنیا سے کہ دنیا جائے تنگ ہے گنجائی اور سمائی اون نعمتون عظیمہ کی نہین رکہتی اور نہایت امر تیری ہدایت سے
ہے اور بہتر ہے واسطے ہونے تیرے کے ہر ساعت ترقی مراتب کمال دنیا و آخرت مین **اور** مواہب مین منقول ہے کہ **آیت** ولسوف یعطیک ربک
فترضی ہر آئینہ عنقریب تجہے دیگا رب تیرا یہانتک کہ راضی ہووے تو۔ یہ آیہ دلالت کرتی ہے اثبات پر کہ اللہ تعالی اپنے حبیب کو جو مرضی محبوب
اوسکا ہے عطا کریگا **اور** باتین کہ جہال افترا و بہتان کرتے ہین کہ رضا وخوشنودی حضرت کی دخول امتی اپنا سے دوزخمین نہین یا نہین راضی ہونگے
حضرت کہ کوئی میری امت مین سے دوزخمین جاوے پس یہ بات غرور و بازی ہے ایس تلبیس ہے اسواسطے کہ خوشنودی و رضامندی حضرتکی بیچ
خوشنودی حق تعالی کے ہے اور سبحانہ تعالی کفار و عصات جو کہ مستحق نار ہین اونمین داخل کریگا مگر یہ کہ مراد عدم خوشنودی و رضامندی سے
یہ ہے کہ بعد اذن شفاعت حضرت امتی کو دوزخمین نہین چہوڑینگے پس پروردگار تبارک وتعالی اذن دیگا حضرت کو پس آپ شفاعت فرماوینگے
جسکی شفاعت مشیت ایزدی تقاضا کریگی اور جسکی حق مین مرضی و اذن خدا کا نپاوینگے شفاعت نفرماینگے انتہی **اور** پوشیدہ نرہے کہ مدارج مین یون
لکہا ہے کہ حدیث شفاعت مین آیا ہے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفاعت عصات ترتیب فرماینگے جیسیکہ طوایف زانیون اور گروہ سارقون اور
جماعہ شرابیون کے مثل اسکے ایسے لوگ رہ جاوینگے کہ اونکی ذات مین خیر و نیکی بقدر ذرہ ایمان باعتبار ایقان نہین ہین پروردگار جل وعلی فرماویگا کہ یہ
لوگ میرے خاص ہین انکی شفاعت و بخشش کرونگا پس نکالے جاوینگے آتش دوزخ سے ساتہہ آمرزش پروردگار اور شفاعت
سید الابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے **اور** یہ بات معلوم ہے کہ بدون اذن و رضامندی خدا شفاعت نہوگی مگر یہ کہ حق تعالی نے وعدہ
رضائی حبیب فرمایا ہے اور خدا اپنے وعدہ کو خلاف نکریگا **آیت** ان اللہ لا یخلف المیعاد ہ اور مراد اوس قایل کے ہمیشہ آتش دوزخمین دوام
و ہمیشگی **اور** مقرر یہ بات ہے کہ گناہگار ہمیشہ دوزخمین نرہینگے جیسیکہ قول خواجہ حافظ شیرازی سے ظاہر ہوتا ہے **بیت** نصیب ماست بہشت ای
خدا شناس برو ✤ کہ مستحق کرامت گناہگارانند ✤ اور اوس روایت مین دو عبارتین آئی ہین ایک یہ کہ حضرت راضی وخوشنود نہونگے کسیکے جانیسے
دوزخمین اپنی امت مین سے دوسرے یہ کہ راضی نہونگے حضرت کہ میری امت ہمیشہ دوزخمین رہے پس سمجہ تو ساتہہ باریکی نظر اس نکتہ کو۔
اب تتمہ و بقیہ اس سورہ مین وہ نعمتین کہ ابتدائی حال حضرت مین تربیت کنار عنایت اپنی مین بعد یتیم ہوجانیکے مبذول رہین بیان کیا **اور**
بعضے کہتے ہین کہ مراد در یتیم ہے۔ یعنے پایا ذات شریف کو بے نظیر و عدیل درمیان جہل و ضلالت سے کہ اہل کفر اوسپر قایم و مستقر تہے نکالکر مقام

رہنمائی کو پہونچایا اور ساتہہ بخشش مال وگنج قناعت وغنای دل سکے غنی کیا اور فرمایا **آیت** الم یجدک یتیما فاوی ووجدک ضالا فھدی ووجدک عائلا فاغنی یعنے کیا نپایا تجھے سیے پدر پس جگہہ دی تجھے اور پایا تجھے راہ بہولا ہوا اور پایا تجھے مفلس تنگدست پس غنی ومالدار کیا تجھے تا معلوم ومفہوم ہووے کہ درمیان یتیموں بیکسیں محروم ومایوس نچہوڑا بلکہ بخصاص مرتبہ نبوت ورسالت کیونکر عاطل وبیکار چہوڑیگا **آیت** فاما الیتیم فلا تقھر واما السائل فلا تنھر واما بنعمۃ ربک فحدث یعنے پس جو یتیم ہو اوسکو نہ دبا اور جو مانگتا ہو پس اوسکو نہ جہڑک اور جو احسان ہے تیرے رب کا سو بیان کر۔ اسواسطے کہ اظہار نعمت اور اوسکا بار بار زبان پہ لانا موجب شکرگذاری منعم کا ہے اور پہونچانا احکام شرع اور تعلیم وہدایت خلق منجملہ حدیث نعمت سے ہے **اور** جو فضل وشرف محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آیات سورۂ والنجم سے ثابت ومتحقق ہوتا ہے ممکن نہیں حد واحصا اوسکا اور متعذر ہے وصول بکنہ حقیقت اوسکی۔ اول کہنا قسم کا ساتہہ والنجم کے کہ مراد اوس سے جنس نجوم ہے یا ثریا کہ اطلاق اسم نجم اوسپر غالب ہے یا بنات النعش یا قرآن کہ نجما نجما یعنے تہوڑا تہوڑا نازل ہوا ہے یا محمد مصطفے کہ شب معراج آسمان سے نیچے آئے اور اوترے یا قلب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ منشرح بانوار اور منقطع از اغیار ہے کہ اوترے آسمان قدس سے اوپر زمین انس کے بنابر ثبات وقیام حضرت کے اوپر طریقہ راہ نمائی کے اور پاک ہونا آپ کا گمراہی اور ہوا ونفسانی سے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **اور** مراد ساتہہ **آیت** وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی یعنے نہیں بات کرتا خواہش نفس سے مگر وحی کہ نازل اوسپر کی جاتی ہے اوسکی طرف قرآن ہے **اور** اگر سب کلام وحدیث حضرت کی کہ وحی خفی ہے مراد کہیں سوای دو تین موضع کے کہ اونمیں مستثنی کریں کہ قضیۂ اسارای بدر **اور** قضیۂ ماریہ قبطیہ **اور** تابیر نخل اونمیں مین سے سب درست ہی **اور** مواہب لدنیہ میں کہا ہے کہ یہہ بہتر ہے مراد رکہنی قرآن سے اسواسطے کہ قرآن وحدیث دونو وحی ہیں فرمایا اللہ تعالی نے **آیت** وانزل علیک الکتاب والحکمۃ یعنے اوتاری اوپر تیرے کتاب وحکمت مقصود کتاب سے قرآن اور مراد حکمت سے سنت ہے جیسا کہ اوزاعی نے حسان بن عطیہ سے نقل کی ہے کہ نزول جبریل علیہ السلام کا حضرت کی اوپر واسطے تعلیم سنت کے ویسا ہی تہا جیسے واسطے تعلیم قرآن کے اسی جگہہ سے معلوم ہوا کہ نطق وگویائی حضرت مخصوص بقرآن نہیں بلکہ اجتہاد آپکا بہی داخل وحی خفی ہے اور مناسب تعظیم وتکریم الہی اور اعلای شان واظہار فضل وکرامت ورفع قدر حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہہ آیت ہے **آیت** ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما یعنے بدرستی وراستی خدا تعالی وتمام فرشتگان حق تعالی درود بہیجتے ہیں پیغمبر علیہ السلام کے اوپر ای گروہ مومنان درود وسلام بہیجو اوپر اور درود تمہاری اور فرشتونکی یہی ہے کہ دعا کرو اور چاہو پروردگار سے کہ درود بہیجے اور رحمت کرے اونکے اوپر تمہیں اتنی قوت وقدرت کہاں کہ حضرت کی رفعت شان ورفعت مکان کے موافق درود بہیج سکو کہ اندازۂ ارسال درود بقدر شناخت قدر ومرتبہ آپکے ہی اور اوس مرتبہ کو حق تعالی خوب جانتا ہے اور پہچانتا ہے اللھم صل علی محمد کما تحب وترضی ان تصلی علیہ وصل علیہ کما ینبغی ان تصلی علیہ اللھم صل علی محمد صلوۃ

انت لہا اہل وہو لہا اہل وبارک وسلم یعنے اے بار خدایا رحمت نازل کر اوپر محمد علیہ السلام کے جیسیکہ تو دوست رکہتا اور چاہتا ہے یہ کہ رحمت بہیجی جاوے اوسپر اور
رحمت نازل کر او جیسیکہ سزاوار و لائق ہے کہ رحمت بہیجی جاوے اوپر اوسکے یا اللہ درود و رحمت نازل کر اوپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ تو اوسکے واسطے لائق
ہے اور محمد علیہ السلام اوس رحمت کے سزاوار ہے اور برکت دے اوسکو اور سلامت کر یہ نقائص دنیوی و اخروی سے ادسمین جمع کیا حق تعالی نے عالم
علوی و سفلی کو اوپر ثنا و دعا حضرت کے اور اظہار کیا ذکر اوسکا اولین و آخرین مین ۔ اور نشر و پراگندہ کئے مناقب اوسکے آفاق مین شرقا و غربا
دریا و صحرا اور آسمان اور عرش و کرسی لوح و قلم مین اور ڈالی محبت اوسکی مومنونکے دلون مین جسیکی راحت و لذت پاتی ہین روحین اونکی اوسکے
ذکر سے اور خوش ہوتی ہین ساتھ اوسکے سینے اوسکے ذکر کے اشباح اونکے اور مست ہوتی ہین اوسکی یاد سے دل اونکے اور اوسکے ذکر سے
زبانین اونکی بلند و خوش ہوتی ہین گویا پروردگار نے کہا کہ عالم وجود کو باتباع و پیروی تیرکے بر دیا یعنے کوئی نماز کوئی فرض خالی سنت سے نہین سب
لوگ ادای فرض مین میرا حکم بجا لاتے ہین اور سنت مین تیرا امر پس در حقیقت دونو ساتھ حکم میرے اور امر تیرے کے ہین در حقیقت تیری طاعت میری طاعت
ہے اور تیری بیعت میری بیعت ہے تمام مفسرین اور واعظین تفسیر معانی قرآن کہ تیری شان مین نازل ہوا ہے کرتے ہین اور وعظ و نصیحت
بہونچاتے ہین اور سب ملوک و سلاطین و فقرا و مساکین تیرے آستانہ ملائک آشیانہ کے اوپر حاضر ہو کر درود و سلام عرض کرتے ہین اور مسح تراب
روضہ منورہ تیرے سے سعید دو جہان ہوتے ہین اور سب امیدوار تیری شفاعت کے ہین شرف و رتبہ تیرا تا ابد الآبدین باقی و دائم ہے الحمد للہ رب العالمین

بیان سورہ فتح مین اتمام نعم و اکمل کمال جاہ و جلال اور کرامات و برکات کہ درگاہ رب العزت سے حضرت کے اوپر وارد و فائض ہین
سورہ فتح سے ہے کہ پروردگار تقدس و تعالی اوسمین خطبہ مدح و ثنا آپ بیان فرماتا ہے **آیت** انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک
وما تاخر و یتم نعمتہ علیک و یہدیک صراطا مستقیما و ینصرک اللہ نصرا عزیزا ہمنے کہولا اور ظاہر کیا تیرے واسطے کشایش ظاہر تا بخشے تیرے لیے پروردگار
تیرا اگلے اور پچھلے گناہ تیرے اور پورا اور تمام کرے تجہپر نعمت اپنی اور راہ دکہاوے تجہے راہ سیدہی اور یاری دیوے تجہے یاری دنیا غالب و
قوی ۔ جاننا چاہیے کہ فتوح صوری و معنوی کہ جناب عزت و کبریا سے حضرت خیر الوری کے اوپر فائض ہین غیر متناہی ایک اونمین سے فتح بلاد
و تسخیر عباد و حصول غنائم و تقویت دین و تکثر امت و ترشیح احکام اسلام ہے اور سب اعظم اور بڑے فتوحات سے فتح مکہ معظمہ ہے کہ بعد حصول
اوسکے تمام قبائل عرب اور طوائف انام جوق جوق اور فوج فوج دین خدا مین آئے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم متوجہ عالم قدس ہوئے
اس سورہ مین وعدہ و بشارت ہے ساتھ حصول اوس فتح کے کہ بسبب تحقیق وقوع کے تعبیر بماضی کی گئی اور فتح مبین معنی پیدا و ہویدا کہ ظاہر
و باہر ہے عزت و شوکت اوسکی دین متین مین اور معنی پیدا و ہویدا کنندہ بہی آیا ہے یعنے ظاہر کرنیوالا عزت و شوکت و غلبہ دین اسلام کا ۔ روضۃ
الصفا مین یون لکہا کہ زمرہ اہل تفسیر نے کہا ہے کہ مراد فتح مبین سے حدیبیہ ہے کہ یہ صلح مقدمہ فتوحات کثیرہ تہی اسواسطے کہ بعد از صلح جو لوگ سعادت مند

وارادت مند ایمان اپنا بسبب غلبہ وشوکت وایذائی کفار کے پوشیدہ رکتے تہے مطلق العنان ہوئے اور مشرکون کے ساتھ مباحثہ اور مناظرہ بکار لیجا کر آیات بینات اونپر پڑہنے لگے اور اوس سبب سے ایک جماعت کثیر گمشتون بادیۂ ضلالت وغوایت سے ساتھ راہ سلوک وہدایت کے فائز ہوئے اور اونہین دنون مین فتح خیبر کہ معظمات فتوح اسلام سے ہے ظاہر ہوئی **اور** بعضے مفسرین نے فتح مبین عبارت فتح مکہ سے رکہی ہے واللہ سبحانہ وتعالی اعلم اخیر ہوئی عبارت صاحب روضۃ الصفا کی **اور** آمرزش گناہون حضرت کی کہ آیہ سابقہ مین مذکور ہے بہت قول ہین بعضے کہتے ہین مراد گناہون سے ایک چیز ہے کہ ایام جاہلیت مین پیش از نبوت واقع ہوئی۔ امام سبکی رحمۃ اللہ کے نزدیک یہ قول مردود ہے اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاہلیت مین اور پیش از نبوت وبعد از نبوت معصوم و پاک ہین **اور** مجاہد نے کہا مراد ماتقدم سے قضیہ ماریہ قبطیہ اور ماتاخر سے ارادہ قضیہ زینب بنت جحش ہے کہ اول حبالہ نکاح زید بن حارث مین تہی پس از آن بشرف فراش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرف ہوئی **اور** سبکی نے کہا یہ قول بہی باطل ہے اسواسطے قضیہ ماریہ اور زنیب مین اصلاً ومطلقاً گناہ نہ تہا اور جسنے اعتقاد گناہ کیا خطا کی جار اللہ زمخشری نے کشاف مین لکہا ہے اور قاضی بیضاوی بہی اوسکے تابع ہوا ہے کہ ماتقدم سے مراد جمیع لغزشہائے گذشتہ ہین کہ محل عتاب کیا **اور** امام سبکی رحمہ اللہ علیہ کہتے ہین کہ یہ قول بہی مردود ہے بجہت ثبوت عصمت انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین کے **اور** تحقیق اجماع امت دال ہے اوپر عصمت انبیا کے تبلیغ امر حق مین اور اوسکے سوا کبایر وصغایر رذیلہ کہ خطا کرے انکا مرتبہ اور ہمیشگی سے اوپر صغایر کے یہ چارون قسم عصمت مجمع علیہ ہین۔ اور جو صغایر کہ ساقط مرتبہ انبیا نہین کرتے اوسمین اختلاف کیا ہے معتزلا اور غیر معتزلہ سے بہت طرف جواز کی گئے ہین اور بعض کے نزدیک مختار منع ہے اسواسطے کہ ہم لوگ مامور ساتہہ اقتدا اونکے ہین جو کہ اون سے قول وفعل صادر ہو۔ پس کیونکر واقع ہو اون سے وہ چیز کہ ناشایستہ وناباستہ ہو اور ہم ساتہہ اقتدا اونکے امر کئے جاوین **اور** حشویہ کو تجرد تجاسر ہے اوپر حضرات انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین کے جواز صدور گناہ مین مطلقاً اگر نسبت اس قول کی اونکیطرف صحیح ہے پس وہ جو ہمنے ذکر کیا ہے اجماع سے ساتہہ اوسکے محجوج ہین۔ اور مجوزین صغایر اوسپر کوئی دلیل نہین رکہتے بجز آیہ ماتقدم یا مثل اوسکے اور تحقیق ظاہر ہوا جواب اوسکا **اور** بس جماعت نے کہ صدور صغایر غیر رذیلہ تجویز کیا ہے ابن عطیہ نے اوسمین اختلاف کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیا وقوع ہوا ہے یا نہین قول صحیح یہی ہے کہ وقوع نہین ہوا اور سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ بلا شک وشبہ وقوع نہین ہوا اور خلاف اس قول کے کیونکر خیال کیا جاوے حالانکہ **ایت** وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی صفت اوسکی ہے یعنے نہین کہتا خواہش اپنی سے نہین قول اوسکا مگر وحی **اور** فعل اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم سے قطعاً اور یقیناً اتباع واقتدا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر تہوڑی اور بہت اور چہوٹی اور بڑی مین معلوم ہوتا ہے **اور** جو کوئی احوال صحابہ رضی اللہ عنہم کا حضرت کے ساتہہ تامل کرے اور وہ جو بیجانتے اور دیکہتے تہے حال شریف حضرت کا اول سے آخر تک شرم رکہی خدای عزوجل سے کہ ایسی بات زبان سے نکالے یا خطرہ کرے مثل ان خطرات واہیہ کے **اور** یہ کلام مجمل ہے بیان اوسکا یہ ہے کہ سلاطین وخواقین کا قاعدہ ہے کہ بوقت تکریم وتشریف نیت بعض بندہائی خاص اپنی کے کہتے ہین کہ ہمنے

پہلے پچھلے تیرے گناہ بخشے اور اونسے ہمین سواخذہ نہین باوجودیکہ گناہ ہے اوس بندہ سے صدور خطاؤن اور گناہ آگے پیچھے نہین ہوا لیکن ازراہ محبت وکرم بحال اپنے بندہ کے
یہ کلام کہا کرتے ہین فافہم باللہ والتوفیق یعنے پس سمجھ تو اور اسکے ہاتھ توفیق ہے۔ اور بقول بعض محققین کا یہ ہے کہ مغفرت کنایہ ہے عصمت سے پس معنی آیہ
لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر لیعصمک اللہ فیما تقدم من عمرک وفیما تاخر یعنے چاہیئے کہ بچاوے تجھی خدا تعالی اول عمر اور آخر عمر مین اور یہ ہین نہایت
حسن وقبول سے ہے اس لیے بلغائے اسالیب بلاغت قرآن سے گناہی **اور** اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ حق تعالی اپنے حبیب کو کہتا ہے کہ تو
مغفور ہے ماخوذ گناہ نہین کو بفرض محال گناہ ہوا **اور** بعضون نے کہا ارادہ کیا بخشنا گناہ واقع اور غیر واقع کا **اور** بقول بعضے وہ گناہ کہ بسہو وغفلت
وتاویل ہون اسی حکایت کیا ہے طبری نے اور اس قول کو اختیار کیا ہے قشیری نے **اور** اور کہا گیا ہے پہلے گناہ تیرے باپ آدم علیہ السلام کے
اور اور پچھلی تیری امت کے گناہ ہونے اسی حکایت کیا ہے ثمرقندی نے ابن عطا سے **اور** بقول بعض امت مراد ہے **اور** بعض کے نزدیک گناہ سے
مراد ترک اولی ہے اور ترک اولی گناہ نہین ہے اسواسطے کہ اولی اور اوسکا مقابل مشترک ہین اباحت فعل مین قول ابن عباس سے یہانتک عبارت
سواہب ہے **اور** کنایہ کیا گیا ہے ساتھ لفظ مغفرت وتوبہ وعفو کے تخفیفات عذاب سے جیسے کہ علم ان لن تحصوہ فتاب علیکم فاقرؤا ما تیسر منہ مین یعنے
جانا خدا نے کہ ہرگز تم طاقت قیام تمام شب نہین رکھ سکوگے پس تم پر رجوع برحمت کیا پس پڑھو بقدر آسان میسر ہو قرآن سے **اور** بعض مفسرین نے کہا
ہے کہ جس جگہ پروردگار نے قرآن مین ذکر توبہ وغفران انبیا فرمایا ہے ذکر زلت وخطا کہ اونسے صادر وواقع ہوئی ہین بیان کی ہے جیسے کہ قصہ آدم
علیہ السلام مین فرمایا وعصی آدم ربہ یعنے نافرمانی کی آدم نے اپنے رب کی اور شان نوح علیہ السلام مین آیہ انی اعظک ان تکون من الجاہلین یعنے بدرستی
مین تجھے نصیحت کرتا ہون یہ کہ ہووے تو نادانون سے۔ **اور** قصہ یونس علیہ السلام مین فظن ان لن نقدر علیہ یعنے گمان کیا یونس نے یہ کہ ہرگز قادر
ہونگے ہم اوسپر **اور** داؤد علیہ السلام کو کہا ولا تتبع الھوی یعنی پیروی اور فرمان برداری مت کر تو خواہش نفس کی **اور** قصہ موسی علیہ السلام
مین فرمایا فوکزہ موسی یعنے پس مکا مارا اوسے موسی نے **اور** شان سمو المکان سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین فتح کو مقدم
رکھا اور بعد ازان ذکر غفران ذنوب گذشتہ وآئندہ فرمایا اور ذنب یعنی گناہ کو مستور ومخفی رکھا **اور** شیخ عز الدین عبد السلام نے اپنی کتاب
مین کہ نہایۃ السؤل فیما استح من تفضیل الرسول کہا ہے کہ تفضیل دی ہے خدای عزوجل نے اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سارے
انبیا علیہم السلام کے اوپر بوجوہ کثیرہ اور انہی عدیدہ سے ایک اونمین سے یہ ہے کہ بعفو وآمرزش گناہون اگلے پچھلے حضرت کے خبر دی ہے اور
منقول ومحکی نہین کہ ایزد متعال نے خبر دی ہو ایک کو انبیا علیہم السلام سے مانند اسکے بلکہ ظاہر یہ ہے کہ خبر نہین دی اور اسی جا سے معلوم
ہوتا ہے کہ جسوقت اونسے شفاعت طلب کیجاویگی ذکر اپنی خطاؤن کا کرینگے اور اوسکے ڈر سے اقدام شفاعت پر نکر سکین گے اور جسوقت خلایق مضطرہ
ومضطربہ حضرت شفیع المذنبین سے استشفاع چاہین گے آپ فرماوینگے کہ یہ کام میرا ہے اور بیان اوسکا یہ ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے پہلے ثابت کی ہوا سطے

حضرت سے کہ فتح مبین بعد اوسکے ذکر کیا مغفرت ذنوب کا پس ازان اتمام نعمت واثبات ہدایت صراط مستقیم وبشارت بہ نصر عزیز پس ان سب سے یہ معلوم ومفہوم ہوا کہ مقصود اثبات ذنوب نہین بلکہ نفی ذنوب ہے یہہ سب جلال الدین سیوطی نے لکھا ہے **آیت** ویتم نعمتہ علیک یعنے تمام وکمال گردانا اپنی نعمتونکو تجھپر اہل تحقیق پر پوشیدہ نہ ہے کہ تمامی فضائل وکمالات وکرامات وبرکات اس کلمہ مین داخل وشامل ہین اور جو کچھہ کہ ذکر فیال کیا جاوے خصوصیات وعمومات نعم سے محاسب اندیشہ ومقائیس فکر عدد اوسکے احصا سے عاجز وقاصر ہے اور زبان قال وحال ذکر بیان سے گنگ ولال یعنے اجمال ممکن وتفصیل ممتنع قال الشاعر **شعر** فان فضل رسول اللہ لیس لہ ٭ حد فیعرب عنہ ناطق بفم ٭ فضل رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہین ہے حد کہ فصاحت کرے اوس سے کوئی بولنے والا ساتہہ مونہہ کے **آیت** قل لوکان البحر مدادا لکلمت ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثلہ مددا ٭ یعنی کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر ہووے پانی دریا کا سیاہی واسطے لکھنے کلمات میرے رب کے ہرآئینہ آخر وتمام ہووے پانی دریا کا آگے اس سے کہ آخر ہووین باتین میرے رب کی اگرچہ لاوین ہم مانند اوس آب دریا کے دریا دوسرا واسطے اوسکے مدد کے **آیت** ولو ان ما فی الارض من شجرۃ اقلام والبحر یمدہ من بعدہ سبعۃ ابحر ما نفدت کلمت اللہ یعنے اور جو درخت کہ زمین مین ہین قلم ہووین اور پانی دریا کا اونکی سیاہی اور بعد ازان مدد کرین اوسکو سات دریا نہ تمام ہووین باتین خدا کی ـ مراد ان کلمات سے نزدیک اہل تحقیق کے فضائل وکمالات وحقایق ومعارف ہین کہ حضرت ذی الجلال والاکرام نے اوپر خاصان درگاہ اپنی کے انبیا واصفیا سیما سید انبیا محمد مصطفے علیہ السلام کے اوپر افاضہ کئے ہین والا صفات حق اور شیون ذات مطلق تمثیل وتنظیر سے کہ مبنی تفنید سے اور مشعر تحدید ہین منزہ ومقدس ہے اور بعد از شمول وتعمیم نعمت کے سب نعمتون دنیوی واخروی کو تخصیص نعمت ہدایت صراط مستقیم کہ اصل اصول نعم اور ثمر فوز وفلاح انام اور نتیجہ صلاح عالم وانتظام کارخانہ وجود ہے اور علت غائی بعثت وارسال کی ذکر فرمائی اور کہا **آیت** ویہدیک صراطا مستقیما وینصرک اللہ نصرا عزیزا یعنے ہدایت کریگا تجھکو خدا راہ سیدہی اور نصرت ویاری دیگا تجھے یاری دنیا غالب وبزرگ ٭ ابن عطا رحمۃ اللہ نے کہا ہے کہ جمع کی گئین حضرت کیواسطے اس سورہ مین نعمتین متعددہ کہ فتح مبین نشانیون اجابت سے ہین **اور** مغفرت علامتون محبت سے **اور** اتمام نعمت آثار اختصاص سے **اور** ہدایت مقدمات ولایت سے پس مغفرت جمیع نقایص وعیوب سے تنزیہ حضرت کی ہے اور اتمام نعمت ابلاغ آپ کا ہے بدرجہ کاملہ اور ہدایت دعوت ہے بمشاہدہ **اور** بلند کی شان حضرت کی ایسی چیز کے ساتھہ کہ مرتبہ قرب مین فوق اوسکے کوئی مرتبہ ومقام نہین اور فرمایا **آیت** ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم یعنے تحقیق وہ لوگ کہ بیعت کرتے ہین تیرے ساتھہ اسکے سوا نہین کہ بیعت کرتے ہین ساتھہ خدا کے خدا کا ہاتھہ اونکے ہاتھہ پر ہے اور فرمایا **آیت** ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ یعنے جسنے اطاعت وفرمان برداری اور پیروی رسول مقبول کی حاصل کی پس تحقیق انقیاد حکم خدا تعالی بجالایا ٭ اگرچہ باصطلاح اہل عربیت قبیل مجاز سے ہے یہہ لیکن اہل حقیقت جانین کہ یہہ کیا رمز ہے واللہ اعلم ازان بعد منت رکہی حضرت اور مومنونکے اوپر ساتھہ انزال

اور اوتارنے سکینہ وطمانیت وآرام ویقین سے کہ خلاصہ نعمتو نکا ہے اور مدح وثنا اصحاب کاملین انصاب بغرمائی ساتہ فضیلت ومعیت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ نتیجہ محبت کا ہے اور آپسمین ایتلاف واتفاق ہے اور شدت وسختی کفار نابہنجار بدکردار کے اوپر کہ انتظام کارخانہ دین وملت ساتہ اوسکے منوط ومربوط ہے اور ساتہ اسی صفت کے ماصدق یحبہم ویحبونہ کے ہوئے یعنے دوست رکہتا ہے اونہین خدا اور دوست رکہتے ہین وہ خدا کو اور منقبت آیت اذلۃ علی المؤمنین اعزۃ علی الکفرین کے موصوف یعنی فروتنی کرنیوالے مومنون کے اوپر اور غلبہ وسختی کرنیوالے کافرون پر اور وعدہ کیا انکے ساتہ مغفرت واجر عظیم کا دنیا و آخرت مین اور یہہ سب موجب امتنان وفضل وشرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے جاننا چاہیے کہ تمام فضائل وکرامات وبرکات کہ حضرت کے اوپر درگاہ خالق اکبر سے فایض ہوئے ہین اس کلمہ مین کہ جوامع الکلم سے ہے داخل ہین آیت انا اعطینک الکوثر یعنے عطا کیا ہمنے تجہے ای محمد کوثر کہ مراد ساتہ اوسکے خیر کثیر ہے دنیا وآخرت مین اور یہہ کلمہ ساتہ اس اختصار وایجاز کے متضمن اظہار وابراز اس راز کا ہے کہ اگر تمام عالم وعارف عالم شرح وبیان اس کلمہ کا کرین استیفا واستقصا اوسکا نکرسکین۔ انا اعطینک الکوثر یعنی ہمنے دیے تجہو مناقب متکاثرہ کہ ہرایک اونمین سے اعظم واکبر ہے تمام ملک دنیا سے اور جود دین ہمنے تجہے یہ نعمتین پس مشغول طاعت وعبادت ہماری کا ہو اور رکہنے بدگویون اور حاسدون سے باک وہراس مت رکہہ اور عبادت دو قسم ہوتی ہے ایک مالی دوسری بدنی بدنی اشارہ ہی فصل ایک اور مالی طرف وانحر کی اور ذکر انا اعطیناک ساتہ لفظ ماضی نہ بلفظ مستقبل کہ سنعطیک ہے دلالت رکہتا ہے کہ اعطا حاصل ہوئی ہے پیش از وجود عنصری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جیسے کہ کہا آپ نے کنت نبیا وآدم بین الروح والجسد یعنے مین نبی تہا حالانکہ آدم درمیان روح وبدن کے تہا۔ گویا کہا کہ ای محمد علیہ السلام ہمنے مہیا کیے تیرے واسطے سارے اسباب خیر وسعادت پیش از دخول تیرے دائرہ وجود مین پس کیونکر مہمل ومعطل چہوڑینگے ہم تجہے بعد از وجود اور یہہ فضل عظیم اور عطائے عمیم جہت بندگی وفرمان برداری کے نہین دی بلکہ بمجرد احسان وامتنان بغیر سبب وسبب کے اور یہی معنی اجتبا یعنی برگزیدگی کے ہین اگر کہین کہ سب انبیا اور لوگ جو کچہہ رکہتے ہین پہلے وجود عنصری سے اونہین دیا اور بخشا ہے اسمین کیا فضل حضرت کا پایا گیا۔ جواب اسکا یہہ ہے کہ نبوت وکمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عالم ارواح مین ظاہر کیے تہے کہ ارواح انبیا اوس سے استفادہ واستفاضہ کرتی تہے جیسا کہ حدیث سابقہ سے مفہوم ومعلوم ہوتا ہے اور نبوت انبیاء دیگر کی علم الہی مین تہی وجود خارجی مین نہ تہی۔ مفسرین نے لکہا ہے کہ مراد کوثر سے ایک نہر ہے جنت مین کہ وصف اوسکا احادیث مین آیا ہے اور بسبب کثرت وارد ہونے کے وہ نہر موسوم بکوثر ہوئی ہے انس رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اثنای سیر بہشت ایک نہر مینے دیکہی کہ ہر طرف اوسکے گنبد مین دُر مجوف سے اور گل اوسکی مشک اذفر مینے جبرئیل علیہ السلام سے سوال کیا یہہ کیا ہے کہا یہہ کوثر ہے کہ پروردگار تعالی شانہ نے تمہین عنایت کی ہے۔ رواہ البخاری اور مشہور سلف مین یہی تفسیر ہے اور حدیث مین بہی یہی تفسیر واقع ہوئی ہے اور بعض مفسرون نے کوثر سے مراد اولاد طیبہ اسواسطے کہ یہہ سورہ رد قول اوس شخص مین نازل ہوا ہے کہ حضرت کو طعن کرتا تہا بعدم اولاد اور ابتر کہتا تہا حق تعالی نے کہا کہ ہمنے تجہے ایسی اولاد امجاد عطا فرمائی

کرنا قیامت باقی و دایم رہے ہے **اور** بعض مفسرین کا یہ قول ہے کہ مقصود کوثر سے خیر کثیر ہے اور کوثر لغت مین مصدر ہے بمعنی کثرت **اور** عین المعانی مین کہا ہے کہ کوثر اوپر وزن فوعل کے ہے کثرت سے جیسے کہ نوفل نفل سے کہ مقابلہ رد قول مدعی واقع ہوا ہے **آیت** ان شانئک ہو الابتر یعنے جو کوئی تجھے عیب کرتا ہے اور بے نسل کہتا ہے انجام کار ابتر وہی ہے **اور** ابتر اوسے کہتے ہین جسکی نسل نہو **اور** کشاف مین کہا ہے کوثر فوعل ہے کثرت و مبالغہ پر دلالت کرتا ہے یعنی بہت بہت **نقل ہے** کہ ایک اعرابی کا بیٹا سفر سے آیا تھا لوگون نے پوچھا کس حال مین پھر آیا کہا جا ربالکوثر یعنے آیا ساتھ خیر کثیر کے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ تفسیر کوثر کو خیر کثیر کے ساتھ کرتے تھے سعید بن جبیر نے اونسے پوچھا کہ لوگ یون کہتے ہین کہ کوثر ایک ندی ہے بہشت مین کہا وہ بھی منجملہ خیر کثیر ہے یعنی وہ مین کہ ہمنے تجھے دی ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیکی دو نو سرای بے غایت و نہایت کہ کوئی انبیاء ما تقدم مثل اوسکے نہین دیا گیا سوا تیرے اور دینے والا اوسکا مین ہون کہ پروردگار جہانیان اور واہب بے امتنان ہون **فصل** لربک یعنے پس عبادت و پرستش اپنے پروردگار کی بجا لا کہ عزیز کیا تجھے ساتھ اپنی عطاؤنکے اور نوازا اور نگاہ رکھا سنت خلق سے برعکس تیری قوم کے کہ عبادت غیر خدا کرتے ہین **وانحر** یعنے اور ذبح کر واسطے اوسکے اور بنام اوسکے برخلاف اس قوم کے کہ بنام بتون کے ذبح کرتے ہین ان شانئک یعنے بدرستی و راستی تیرا دشمن کہ تجھے دشمن رکھے تیری قوم سے **ہو الابتر** یعنے وہی ہے بے نسل و بے برکت قیامت تک جو کوئی پیدا ہو گا مومنو نسے سب اولاد معنوی و اعقاب تیرے ہین تیرا ذکر مرفوع و بلند ہے اوپر منابر و زبان اہل عالم ذاکر کے انقراض دہر تک ابتداء بنام خدا کرتے ہین ثنی و دوبارہ تیرے نام کے ساتھ اور آخرت مین ایسی نعمتون کے ساتھ سرفراز و سربلند کرین کہ احاطہ وصف و بیان سے باہر ہے تجھ جیسے کو ابتر کہنا لایق نہین ابتر تیرا عیب کرنیوالا ہے دنیا و آخرت مین کہ کوئی نام اوسکا نہین لیتا مگر ساتھ لعنت و نفرین کے ابو بکر بن عباس نے کہا کہ مراد کوثر سے کثرت ہے **اور** حسن بصری نے قرآن مراد رکھا ہے **اور** عکرمہ نے نبوت **اور** مغیرہ نے اسلام **اور** حسین بن فضیل نے تیسیر و آسانی قرآن و تخفیف شرایع مراد رکھا ہے **اور** بعض نے شفاعت **اور** بعض نے معجزات **اور** بعض نے نبوت و قرآن و ذکر عظیم دفعہ براء ارادہ کیا ہے **اور** بعض نے علماء امت کہ العلماء ورثۃ الانبیاء یعنے عالم وارث پیغمبرونکے ہین روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے **اور** بقول بعض کوثر سے مراد علم ہے بقرینہ ذکر فصل لربک پیچھے اوسکے کہ نتیجہ و ثمرہ علم کا عبادت ہے اور کوئی چیز کثرت و بسطت صفت علم کو نہین پہنچ سکتی **اور** بعضونکے نزدیک کوثر حسن خلق ہے ثواب وہ ہی کہ کوثر مخصوص کسی چیز کے ساتھ نہین بلکہ شامل تمام صفات و کمالات کو ہے **وصل** بیان مین اون چیزون کے کہ دلالت رکھتی ہین اوپر غایت فضل و کرامت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ہونے آپکے نبی الانبیاء اور ہونا انبیا صلواۃ اللہ علیہم اجمعین کا حضرت کی امت سے

پہلی آیہ کریمہ ہے **ایت** واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما آتیتکم من کتب و حکمت ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتومنن بہ و لتنصرنہ قال اا قررتم

و اخذتم علی ذالکم اصری قالوا اقررنا قال فاشہدوا و انا معکم من الشاہدین فمن تولی بعد ذالک فاولئک ہم الفاسقون یعنے یاد کرای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جسوقت کہ لیا اللہ تعالی نے عہد و پیمان نبیون کا کہ ہر آئینہ جو چیز مینے دی تمہین کتاب و حکمت سے پہر آوے تمہارے پاس ایسا رسول کہ تصدیق کرنیوالا ہو اوس چیز کو کہ تمہارے پاس ہے ہر آئینہ ایمان لاؤ اوسکے ساتھ اور ہر آئینہ مددیاری دو اوسکو کہا خدا تعالی نے کیا اقرار کیا تمنے اور لیا تمنے اوپر اوسکے عہد و پیمان میرا کہا انہون نے اقرار کیا ہمنے کہا حق تعالی نے پس گواہ رہو تم اور مین بہی تمہارے ساتھ گواہ ہونیسے ہون پہر جو کوئی اولٹا پہرے اس سے پیچہے پس وہ لوگ فاسق ہونیسے ہین جمہور مفسرین اتفاق رکہتے ہین کہ مراد ساتھ رسول کے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین کہ خدا تعالی نے بار سال ہر ایک نبی اور اونکی امتون سے عہد و میثاق لے لیا تہا کہ جب زمانہ پیغمبر آخر الزمان ادراک پاوے چاہیے کہ اونکی تصدیق و اتباع بجالاوے اور اوس دین و پیغمبر کو سچا جانو اور نصرت و مدد اوسکی کرو **اور آیت** من تولی بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون بہ نسبت باہم ہے پس لینا میثاق کا انبیا سے اور تاکید و تشدید اوسپر اقوی و ادخل ہے مقصود مین۔ امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اس آیہ مین اشارہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تقدیر حیات انبیا کے اونکے زمانہ مین مرسل ہین طرف اوسکے پس رسالت و نبوت حضرت کی عام و شامل ہے تمام خلق کو از زمان آدم علیہ السلام تا روز قیامت اور انبیا اور اونکی امتین ساری امت حضرت کی ہین **اور** اسی جگہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ آخرت مین آدم اور اوسکے سوا ساری نیچے جہنڈے حضرت کے ہووینگے جیسے کہا آدم و من دونہ تحت لوائی یعنے حضرت آدم اور اونکے سوا انبیا یا عموماً سب نیچے جہنڈے میرے کے ہونگے **اور** اگر فرضا انبیا علیہم السلام آپکے زمانے مین ہوتے یا حضرت اونکے وقت مین سب حضرت پر ایمان لاتے اور اونکی نصرت و یاری کرتے اور اسیواسطے فرمایا لو کان موسی حیا ما وسعہ الا اتباعی یعنے اگر ہوتا موسی علیہ السلام زندہ نہ گنجایش تہی اوسے مگر میری پیروی بجہت لینے میثاق کے **اور** اسیواسطے عیسی علی نبینا و علیہ السلام آپ ہی کی شریعت کے اوپر آخر زمان مین نزول فرماوینگے باوجودیکہ وہ نبی کریم ہین اور اپنی نبوت پر باقی ہین اوس سے کچہ نقصان نہین ہوا اور اسیطرح تمام انبیا بفرض جو اونکی زمانہ حضرت مین بافرض وجود با جود آپ کا اونکے زمانہ مین ثابت و مستمر ہین اوپر رسالت و نبوت اپنی کے امتون اپنی پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نبی ہین اونکے اوپر اور رسول ہین طرف اون سب کے پس نبوت حضرت کی اعم و اشمل و اعظم ہے یہہ مقام تامل و فکر ہے تا کوئی یہہ گمان نہ لیجاوے کہ اس جگہ نفی نبوت سائر انبیا علیہم السلام کی ہے ایسا ہی کہا ہے صاحب مواہب لدنیہ نے ساتھ زیادہ تحقیق و تفصیل کے **اور** شیخ عبد الحق قدس سرہ صاحب مدارج النبوت نے کہا ہے یہہ بات پوشیدہ نہین کہ ظاہر آیہ اخذ میثاق ہے انبیا سے بقرینہ ظاہر قول حق تعالے **آیت** لما اتیتکم من کتب و حکمت کی **اور** تصریح حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ظاہر ہے کہ مراد اخذ میثاق سے یہی موافقت و توثیق عہد یا قصد نصرت ہووے کہ سب سے وجود مین آیا **اور** ربیعت شخص پیش از وجود عنصری با آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایمان لائے ہین بلکہ تمام خلق سالف کہ بسماع خبر نبوت و فضایل

وکمالات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمان سابق مین مشرف ہوئے تھے اور اسقدر کافی ہو وافی ہے بیچ ہونے انبیا اور اونکی امتونکے حکم مین امت حضرت علیہ السلام کی اور ہونا آپ کا رسول بہ نسبت اونکے اور انبیا علیہم السلام خود شب اسری مسجد اقصی مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جمع ہوئے اور آپ نے امامت کی سبنے اقتدا کیا اوسوقت مین ایمان لائے اور اتفاق امت ہے اسپر کہ حیات وبقائی انبیا بحیات دنیاوی ہے اور اگرچہ درمیان میثاق لینے انبیا علیہم السلام کے اپنی امتونسے بایمان حضرت کے بہی فضل وشرف آپ کا ہے کہ اور ونکو نہ تہا لیکن درمیان میثاق لینے حق تعالی کے انبیا سے اوسپر اعز واعظم واکبر ہے پس سمجہ تو اور اللہ کے ہاتہہ توفیق ہے **وصل** قال اللہ تعالی تلک الرسل فضلنا بعضہم علی بعض یعنے یہہ جماعت ہے انبیا کی تفضیل دی ہمنے بعض کو اوپر بعض کے وقال ولقد فضلنا بعض النبیین علی بعض یعنے اور کہا ہر آئینہ تحقیق فضیلت دی ہمنے بعض انبیا کو بعض کے اوپر یہہ دونو آیتین نص قاطع اور دلیل ساطع ہین اوپر تفاوت مراتب ومدارج انبیا ورسل کے اور رد ہے اوپر قول معتزلہ کے کہ قایل تفضیل نہین اور سبکو متساوی و برابر جانتے ہین پس ایک قوم یہہ کہتی ہے کہ آدم بحیثیہ ابوت افضل ہین اور یہہ قول فاسد ہے اسواسطے کہ بیان سخن فضیلت من حیث النبوت مین ہے نہ من حیث الابوت مین بسا اوقات بیٹا باپ پر فضیلت و رفعت رکہتا ہے کمالات مین اگرچہ باپ کو باختیار ابوت بیٹے پر تفوق ہے اور ایک قوم یہہ کہتی ہے کہ سکوت وخاموشی اس مقام مین اولی اور انسب ہے لیکن بعد از نطق نص قرآنی تفضیل بعض کی بعض کے اوپر اور جای صمت وسکوت مستحسن ومحمود نہین اور فرمایا اللہ تعالی نے منہم من کلم اللہ اور بعض پیغمبر ونسے وہ ہین کہ کلام کیا حق تعالی نے اونکی ساتہہ مفسرین نے کہا ہے کہ مراد اس سے موسی علیہ السلام ہین کہ حق سبحانہ تعالی نے بیواسطہ اونسے کلام کیا پس یہ آیہ نص نہین ہے اور تخصیص موسی علیہ السلام کی کہ کلام کیا حق سبحانہ نے اونکے ساتہہ بیواسطے اور حالانکہ ثابت اور متحقق ہوا ہے کلام سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یا رب العالمین شب معراج مین بیواسطہ مگر وہ کلام موسی علیہ السلام کا بوجہ خاص ہووے اور بسبب اسی وجہ کے خاص ہے اطلاق کلیم اوسپر جیسے کہ کہتے ہین کلام نفسی سنایا ہر جہت سے سنا اور جسوقت آنحضرت فوق العرش جلوہ افروز ہوئے اور اوس جگہہ پہونچے کہ منتہای علوم خلایق ہے اور کوئی وہان نہین پہونچا پس کلام اور ورائے کلام درجات وکمالات سے جو کچہ کہ آپ کو حاصل ہوا بہ نسبت اور ونکے اعلی واتم واکمل ہے چنانچہ اشارہ فرمایا حق تبارک وتعالی نے ساتہہ اس قول اپنے کے ورفع بعضہم درجات یعنے اور بلند کئے بعضونکے درجے باتفاق مفسرین کے مراد اس بعض سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین کہ اس ابہام مین نہایت تعظیم فضل وبلند قدر اونکی ہے کہ عارف وماہر اسالیب کلام عربیہ اوسی خوب جانتے ہین اور علما نے کہا ہے کہ تفضیل انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین کی تین وجہ سے ہوتی ہے یا باعتبار معجزات یا باعتبار امت یا ذات پس آیات ومعجزات حضرت کے اظہر واقوی وابہر ہین اور امت آپکی ازکی واعلم واکثر اور ذات شریف مخصوص بمراتب علیہ ومناقب سنیہ کلام ذلت ورویت اوسوا اوسکے لطایف وتحف سے ہے اور شک نہین کہ جناب رسالت مآب باعتبار مراتب ومناصب سہ گانہ کے انبیاء سالفہ سے فزیت وشرف رکہتے ہین۔ حدیث شفاعت مین دیکہنا چاہیے کہ

محل محشر مین تمام خلایق استدعای شفاعت کیواسطے آدمؑ نوحؑ ابراہیم موسیٰ وعیسیٰ علیہم السلام کے پاس جاکر التماس شفاعت کرینگے اور ہرایک عجز وناتوانی اپنی کے تحمل اس بار عظیم سے اعتراف واقرار کرینگے اور کہینگے کہ یہ کام ہمارا نہین پس سب لوگ مضطر ومضطرب آپکے پاس مایوس ہوکر حاضر ہونگے حضرت سید المرسلین شفیع المذنبین فرماوینگے کہ البتہ بوعدہ الٰہی آیت ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ کے یہ کام میرا ہے پس بارگاہ عزت مین جاوینگے الی آخر الحدیث اور فرمایا انا سید ولد آدم یعنے مین سردار اولاد آدم کا ہون وانا اکرم ولد آدم یعنی مین بزرگترین ہون اولاد آدم کا وانا سید الناس یوم القیمۃ یعنی اور مین ہون سردار بنی نوع انسان کا دن قیامت کے اور راوی استدلال ساتھ حدیث ومن دونہ تحت لوائی کی ہے کہ ترجمہ اوسکا اوپر گذرا اور بعض نے استدلال ساتھ آیہ کریمہ کے کیا ہے آیت کنتم خیر امت اخرجت للناس یعنی تھے تم بہترین امت علم الٰہی مین کہ باہر لائے گئے واسطے ہدایت لوگون کی شک نہین ہے کہ خیریت امت بسبب کمال اونکے ہے دین مین اور یہ تابع کمال پیغمبر کے ہے کہ اوسکے تابع وپیرو ہین اور امام فخر رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیہ کے ساتھ استدلال کیا ہے کہ حق تعالےٰ نے وصف کیا انبیا علیہم السلام کو باوصاف حمیدہ کے پس ازان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا آیت اولٰئک الذین ہدی اللہ فبہداہم اقتدہ یعنی انبیا ماتقدم ایسے ہین کہ ہدایت کی اونہین اللہ نے پس پیروی اونکی ہدایت کی کر پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو باقتدای تمام انبیائے سالفہ امر کیا اور یہ امر خدا واجب اور جب بجالائے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیروی جمیع اون چیزونکی کہ انبیا دیے گئے ہین خصایل وکمال سے پس تحقیق جمع ہوین حضرت مین وہ چیزین کہ ہرایک نبی مین متفرق تھین پس بالاولےٰ فضیلت حضرت کی اور انبیا کے اوپر ثابت ومتحقق ہوئی اور یہ استدلال لطیف ہے اول نظر مین ایسا آتا ہے کہ آنحضرت باقتدا اتباع انبیا امر کئے گئے پس مفضول ہوئے لیکن مراد اس جگہہ اقتدا سے موافقت ہے بسبب اسکے کہ انبیا پہلے حضرت سے تھے اسی سبب سے لفظ اقتدا اطلاق کیا گیا جیسکہ باتباع ملت ابراہیمؑ امر کئے گئے اور ایک وجہ اور افضلیت حضرت کی یہ ہے کہ دعوت آپکی اکثر بلاد وامصار عالم مین بہ نسبت سائر انبیا زیادہ ساری وجاری ہے پس انتفاع اہل دنیا کا بدعوت حضرت علیہ السلام اکثر واکمل واشمل ہوا انتفاع ساری امم سے بدعوت ساری انبیا ونکے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سارے انبیاؤن سے افضل واکرم ہوئے ساتھ دلیل خیر الناس من ینفع الناس یعنے بہترین آدمیونکا وہ ہے کہ نفع پہونچاوے لوگونکو لیکن وہ جو قرآن مجید مین واقع ہوا ہے آیت لانفرق بین احد منہم یعنے تفریق وجدائی نہین کرتے ہم درمیان کسی ایک کے جماعت انبیا سے اور حدیث صحیحین مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت آئی ہے لاتفضلونی علی الانبیاء یعنے نہ فضیلت دو مجھے اوپر انبیا کے اور ایک روایت مین ہے لاتفضلوا بین الانبیاء یعنے تفضیل نہ دو درمیان انبیا کے کہ ایک کو دوسرے سے بہتر کہو اور ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ نے لاتخیروا بین الانبیاء روایت کی ہے یعنے فیمابین انبیا ایک کو دوسرے سے بہتر مت پکڑو اور یہ حدیث ابن عباس سے کہ مسلم نے روایت کی ہے آیا ہے کہ نہین لایق بندہ کو کہ کہے مین بہتر یونس علیہ السلام بن متی سے ہون اور حدیث ابوہریرہ مین بروایت شیخین یعنی بخاری ومسلم کے آیا ہے کہ جو کوئی کہے مین بہتر

یونس ابن متی سے ہون پس تحقیق وہ جھوٹا ہے جواب دیا ہے علمانے کہ مراد بقول عزوجل آیت لانفرق بین احد منہم تفریق ایمان مین ہے کہ بعض پر ایمان لاوین اور بعض پر نلاوین جیسیکہ فرمایا آیت ان الذین یکفرون باللہ ورسلہ ویریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسلہ ویقولون نومن ببعض ونکفر ببعض یعنے بدرستی و راستی جو لوگ کہ کفر کرتے ہین ساتھہ خدا کے اور اوسکے رسولونکے اور چاہتے ہین یہہ کہ تفریق کرین اللہ اور پیغمبرون اوسکے مین اور کہتے ہین کہ ہم بعض پر ایمان لاتے ہین اور بعض پر نہین۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایمان لانا بعض انبیا کے اوپر اور انکار کرنا بعض کے ساتھہ حقیقت مین تکذیب سب انبیا کی ہے از جہت اتحاد کلمۂ اسلام کے اور اسی پر حمل کیا ہے بعض علمانے قول حق تعالی کو آیت وان یکذبوک فقد کذب رسل من قبلک یعنے اور اگر جھٹلاتے ہین تجھے کافر پس تحقیق جھٹلائے گئے پیغمبر پہلے تجھسے اور تسویہ درمیان پیغمبرون بیچ ایمانکے منافات نہین رکھتے ہین کہ بعض بعض سے افضل ہووین اور جواب دیا گیا ہے احادیث سے بوجوہ متعددہ بعضون نے کہا ہے کہ نہی تفضیل وتخیر سے پیش از آنے وحی کے حضرت پر کہ تم سید انبیا اور افضل بشر و سید ولد آدم ہو لیکن قایل کو واجب ہے کہ اثبات کرے تقدیم کو تاریخ اور بعضون نے کہا ہے کہ تفضیل اس وجہ سے نکرے جس سے تنقیص واہانت مفضول پر فاضل و لازم آوے واللہ اعلم اور بعض نے کہا ہے کہ تفضیل اصل نبوت مین حدو احد پر ہین و رسالت مین ہے اسواسطے کہ انبیا اصل نبوت تفاضل نہین درمیان اونکے بلکہ تفاضل امور زایدہ سے ہے جیسیکہ بعضے رسل ہین اور بعضے اولوالعزم اور یہہ بات خالی خفا سے نہین تفضیل اوسکی وہ ہے کہ بعض نے کہا ہے کہ تفضیل کرتے ہین ہم جسکا بلند کیا ہے رب العزت نے درجہ بخصائص قرب اور بعض نے کہا ہے کہ ہم اعتقاد کرتے ہین خدا تعالی نے تفضیل دی ہے بعض انبیا کو بعض کے اوپر علی الاجمال اور باز رکھتے ہین اپنے تئین تفضیل آرا و عقول سے بلکہ بحکم کتاب اللہ اور احادیث رسول اللہ کرتے ہین ہم جیسیکہ مذکور ہوا دلایل سے فقد بر مسئلہ فضل بشر کا ملک پر کہ جمہور اہل سنت وجماعت اوسپر ہین مشہور ومعروف ہے باین تفصیل کہ خواص بشر کہ انبیا علیہم السلام ہین افضل ہین خواص ملائکہ سے کہ جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل و حملۂ عرش و مقربان و کروبیان و روحانیان ہین ایسا ہی تفسیر کیا ہے مواہب لدنیہ مین اور عبارت عقاید یہہ ہے ورسل البشر افضل من رسل الملائکہ یعنے پیغمبر کہ بشر ہین افضل ہین اون پیغمبرونسے کہ ملائک ہین اور شعب الایمان مین اسپر تصیص کی ہے اور جو قول کہ متقدمین و متاخرین نے نقل کیا ہی وہ یہہ ہے کہ رسل بشر افضل ہین رسل ملائکہ سے اور اولیا بشر افضل ہین اولیا ملائکہ سے انتہی انتہی تمام ہوا قول شعب الایمان والیکا اور قید جمہور اہل سنت وجماعت کی اسواسطے لگائی ہے کہ بعضے اشاعرہ طرف تفضیل ملائکہ کی گئی ہین اور قول مختار قاضی ابوبکر باقلانی کہ عمدہ اہل مذہب اشاعرہ اور شاگرد شیخ ابوالحسن اشعری کا ہے یہی ہے اور ابو عبداللہ حلیمی بھی اسیطرف گیا ہے اور کلام امام غزالی سے بعض مواضع مین ایسا ہی سمجھا جاتا ہے اور بعض کا قول یہہ ہے کہ ملائکہ من حیث التجرد والتقرب افضل ہین اور بشر بہ نسبت کثرت ثواب افضل ہین اور مراد اہل سنت کے ساتھہ فضیلت کی کثرت ثواب سے ہے جیسیکہ پیغمبر کے یار ومین اور شیخ تاج الدین سبکی نے کہ اعاظم علما مذہب شافعیہ کا ہے اور علم مین پایہ بلند رکھتا ہی یون

کہا ہے کہ اگر کسی شخص کو مدت عمر اپنی مین مسئلہ افضلیت مخطور و معلوم نہووے لا نفیا و لا اثباتا امید وار ہو نہین کہ قیامت مین مسئول نہووے اور ظاہر ایہہ بات
مسئلہ فضیلت ملک و بشر مین معلوم ہوتی ہے اور دلیلین طرفین کی کتابون کلامیہ مین مذکور ہین **اور** ملائکہ بھی باہم تفاضل رکھتے ہین سب مین افضل جبرئیل
علیہ السلام ہین کہ اونہین روح الامین و مظہر علم و حامل وحی کہتے ہین اور اور تین فرشتے دوسرے کہ میکائیل و اسرافیل و عزرائیل ہین سب ملائکہ سے افضل
ہین اور روسائی انکے گروہ ملائکہ ہین فاضل و مفضول ہین۔ جاننا چاہیے کہ رسل انبیا سے افضل ہین اور رسل مین بھی باہم تفاضل حاصل ہے لیکن سب
مین ہمارے پیغمبر محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم افضل ہین کہ وہ سید المرسلین خاتم النبیین افضل الخلائق اجمعین ہین اور اونکی آل و اصحاب و اتباع
کہ راہ نمایان راہ حق اور زندہ کرنیوالے علوم دین کے ہین **اور** عدد انبیا مین بھی اختلاف ہے اور مشہور اس باب مین حدیث ابی ذر رضی اللہ عنہ
ہے نزدیک ابن مردویہ کے چنانچہ سوال کئے گئے رسول خدا عدد انبیا سے فرمایا چوبیس ہزار پھر عدد مرسلین سے فرمایا تین سو تیرہ **اور** انبیا کہ قرآن
مین مذکور ہین نام اونکے یہہ ہین آدم علیہ السلام۔ ادریس علیہ السلام۔ اور نوح علیہ السلام۔ اور صالح علیہ السلام۔ اور ہود علیہ السلام۔ اور
ابراہیم علیہ السلام۔ لوط علیہ السلام۔ اسمعیل علیہ السلام۔ اسحاق علیہ السلام۔ یعقوب علیہ السلام۔ یوسف علیہ السلام۔ ایوب علیہ السلام
شعیب علیہ السلام۔ موسی علیہ السلام۔ ہارون علیہ السلام۔ یونس علیہ السلام۔ داؤد علیہ السلام۔ سلیمان علیہ السلام۔ الیاس
علیہ السلام۔ یسع علیہ السلام۔ زکریا علیہ السلام۔ یحیی علیہ السلام۔ عیسی علیہ السلام۔ اور ذو الکفل علیہ السلام نزدیک اکثر مفسرین کے
اور قرآن مجید مین آیا ہے کہ قصہ بعض انبیا حضرت پر ظاہر کیا ہے اور بعض کا نہین جیسا کہ اس آیہ سے مفہوم ہوتا ہے **آیت** منہم من قصصنا علیک الآیہ اس
جا سے معلوم ہوتا ہے کہ سارے انبیا علیہم السلام کا قصہ حضرت کے اوپر ظاہر نہین کیا **وصل** اعظم و اعلی اوس چیز کا کہ اظہار کیا ہے حق سبحانہ تعالی نے
کرامات و مکانات حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کتاب مجید اور فرقان حمید مین قصہ اسری ہے سبحان الذی اسری اور و النجم مین کہ
منطوی و مشتمل ہے اوپر عظم قدر و منزلت اور علو درجت و قرب و مشاہدہ آیات و عجائب قدرت حق جل و علی سے **قطعہ** احمد مرسل کہ نوشتہ قلم
حمد بنام وی و حامیم ہم ؛ ابلق ایام بہ آخر کش ؛ غاشیہ نقر و نفاخر کش ؛ تیغ کشیدہ قلم انداختہ ؛ تیغش علم افراختہ × گوی زمین بردہ
بچوگان خود × عرصہ میدانش ازل تا ابد × نہ فلک از نام محمد مقیم × ہر دو جہان در جہ نامش دو میم × ای سخنش گنج خدا را کلید × گوہر آن
گنج تو کردی پدید × غرہ ماہ از خم ابروی تست × طرہ شام از شکن موی تست × پرتو تو مشعل راہ ہمہ × ظل لوائی تو پناہ ہمہ × از عمل
خویش ندارم امید × بہ کرم تست ہزار اعتمید × این ہمہ گستاخی ما بر گناہ × زان سبب آمد کہ تو ئی عذر خواہ × صلی اللہ علیہ و آلہ و بارک
وسلم و عظم و کرم سے حفظ و عصمت آپکی ہے اعدا سے خصوصا مشرکان مکہ و مدینہ جیسے کہ فرمایا ہے **آیت** وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ اور اللہ محافظت
و پاسبانی کرتا ہے تیری شر لوگون کے سے جسوقت یہہ آیہ نازل ہوئی فارغ ہوے کید اعدا سے **آیت** وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ اَوْ یُخْرِجُوْکَ

الآیہ یعنے یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت مکر کیا تیرے ساتھہ کافرون نے تا قید کرین تجھے یا قتل کرین تجھے یا نکالین تجھے مکہ سے یہ معاملہ ابتدائی ایام ہجرت مین تھا جیسکا قصہ اوسکا معروف ومشہور ہے اور قول حق تعالی کا آیت الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ یعنے اگر تم نصرت ویاری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہین کرتے پس تحقیق یاری دی اوسے حق تعالی نے یعنے دفع اور دور کی حق سبحانہ نے حضرت سے اس قصہ مین ایذا مشرکونکی بعد ازیقین اونکی ہلاک حضرت مین اور اتفاق اونکا اس امر مین اور اندہا کر دینا اونکی آنکھونکا نزدیک خروج آپکے اونکے آگے سے اور غفلت اونکی طلب سے غار مین اور باوجود تیقن کے روگردانی اوسکی طلب حضرت سے اور ظہور آیات ونزول سکینہ وشہود معیت حق سبحانہ وتعالی اور یہ اعاظم معجزات اور آیات بینات کا ہے کہ اپنے محل مین مذکور ہووے اور حفظ وعصمت الہی تعالی شانہ مین سے اپنے حبیب کو یہ آیہ ہے آیت اذ یقول لصاحبہ لاتحزن ان اللہ معنا یعنے وقتیکہ کہتا تہا پیغمبر اپنے صاحب یعنے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو غار مین غم نکر تحقیق اللہ ساتھہ ہمارے ہے اور مثل اسکے موسی علیہ السلام سے بہی ظاہر ہوا ہے بوقت برآمد اونکے بنی اسرائیل کے ساتھہ اور تعاقب فرعون بے عون کا اونکے پیچھے لیکن مشہود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مشہود موسی علیہ السلام مین فرق ہی کہ حضرت کی نظر اول وجود حق تبارک وتعالی پر پڑی کہ ان اللہ معنا فرمایا اور نظر اول موسی علیہ السلام اپنے نفس پر پہیچے اللہ پر کہ ان معی ربی کہا یعنے بدرستی ساتھہ میرے میرا پروردگار ہے ہرچند یہ دونو اقسام شہود وقرب سے ہین لیکن اول اتم واقرب ہے دوسرے سے کہ اول مصداق ما رایت شیئا الا ورایت اللہ قبلہ کا ہے یعنے نہین دیکہی مینے کوئی چیز مگر دیکہا اللہ کو پہلے اوسکے اور ثانی مصداق ما رایت شیئا الا ورایت اللہ بعدہ کا ہے یعنے مین دیکہی مینے کوئی چیز مگر دیکہا اللہ کو پیچہے اوسکے اول طریقہ جذب کا ہے اور ثانی طریقہ سلوک کا اور کہا اللہ تعالی نے آیت ولقد اتینک سبعا من المثانی والقران العظیم یعنے بتحقیق دیا ہمنے تجہے مثانی سے اور قرآن عظیم × مراد سبع مثانی سے سات سورہ دراز کہ مقدم ہین سورتون قرآنی کے اوپر کہ اول اونکا الم ہے اور آخر سورۂ انفال یا توبہ کہ دونو ایک سورہ کے حکم مین ہین اور مراد قرآن عظیم سے ام القرآن یعنے الحمد ہے یا سبع المثانی ام القرآن کہ سات آیتین ہین اونمے سورہ فاتحہ اور قرآن عظیم باقی قرآن اور تسمیہ قرآن کا سات مثانی کے کئی وجہ سے ہے یا بجہت اسکے کہ مثنی مکرر کہی گئی ہین قصہ اوسکے یا باعتبار اوسکے کہ ثنا کرنیوالا ہے حق تبارک وتعالی کی یا اوسپر ثنا کی گئی ہے ساتھہ بلاغت واعجاز کے اور کہا اللہ تعالی نے آیت وما ارسلنک الا کافۃ للناس بشیرا ونذیرا یعنے اور نہین بہیجا ہمنے تجھے مگر طرف تمام خلق کے خوشخبری دینے والا اور ڈرانیوالا اور فرمایا آیت قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا یعنے کہہ ای محمد صلے اللہ علیہ والہ وسلم بدرستی مین بہیجا ہوا خدا کا ہون تم سب کیطرف × یہ بہی خصائص حضرت سے ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لہم یعنے اور نہین بہیجا ہمنے کوئی پیغمبر مگر ساتھہ زبان اوسکے قوم کی تا بیان کرے احکام خدا ساتھہ اونکے پس تخصیص کیا اور رسولونکو ساتھہ اونکی قوم کے اور بہیجا حضرت کو طرف کافۂ خلق کے جیسکہ حضرت فرماتے ہین بعثت الی الاسود والاحمر یعنے بہیجا گیا مین طرف سیاہ وسرخ کے کہ سیاہ عرب ہین اور عجم

سے ہو مفید اور فرمایا حق تعالی نے **آیت** النبی اولی بالمؤمنین من انفسہم وازواجہ امہاتہم یعنے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت نزدیک ہین مومنون کے ساتھہ ذاتون
اونکی سے اور ازواج حضرت اونکی مائین ہین یعنی حکم حضرت کا نافذ و جاری ہے جیسے کہ خواجہ کا اپنے غلام پر **اور** بعضون نے کہا ہے کہ اتباع حضرت کے حکم کا اولی ہے
اتباع رای اپنی نفس سے اور یہ معنی باب وجوب اتباع محبت حضرت مین تفصیل واضح و روشن ہوئین انشاء اللہ تعالی **اور** ازواج مطہرات حضرت کی مائین مومنون کی ہین
حرمت نکاح مین بعد حضرت کے بجہت کرامت خصوصیت حضرت کے اور سبب اوسکے کہ یہہ ازواج حضرت کی ہین آخرت مین **اور** قراۃ شاذہ مین آیا ہے وہو اب لہم یعنے اور حضرت
باپ ہین خاص مومنون کے **اور** فرمایا اللہ تعالی نے **آیت** وانزل اللہ علیک الکتب والحکمۃ وعلمک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما یعنے اوتاری
اللہ نے اوپر تیرے کتاب وحکمت اور سکھلایا تجھے جو چیز کہ تو نجانتا تھا اور ہے فضل خدا کا تجھپر بڑا کہ دریافت کسی شخص کی اوسکی کنہ کو نہین پہنچتی **اور** آیات قرآنی
کہ متضمن فضل وکرامت آنحضرت کے اوپر دال ہین بہت ہین احاطہ تحریر مین نہین آسکتی اور حقیقت مین سارا قرآن بعد حمد وثنائی الہی مین اوصاف وکمالات
حضرت رسالت پناہی ہے اوسکے بیان مین درازی کلام بہت ہوتی ہے اسواسطے چند آیات بطور اختصار لکھی گئین **وصل** بیچ بیان دور کرنے شبہات کے
بعض آیات بیمات وموہمات قرآنی سے کہ بادی النظر مین زیغ ونادانی مشعر تنقیص وانحطاط درجہ اوس حبیب ربانی کے ہین اور حقیقت مین قبیل متشابہات سے
کہ علما نے معانی لائقہ وتاویلات رائقہ کے ساتھہ راجع محکم کیا ہے اونمین سے ایک یہ قول حق تعالی ہے **آیت** ووجدک ضالا فہدی کہ نسبت ضلالت
سابقہ حضرت کیطرف اور رفع اور دور کرنا اوسکا ساتھہ ہدایت کے کرتا ہے جاننا چاہیے کہ سارے علما اس بات پر متفق ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ پہلے
نبوت سے اور نہ پیچھے نبوت کے متصف وموسوم بضلالت وگمراہی ہوئے ہین اور بشارت وپیدایش حضرت کی توحید وایمان وعصمت کے اوپر واقع ہوئی ہے
اور اسیطرح تمام انبیا ومرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین اوسپر مفطور ومجبول ہین اور کسی اہل اخبار نے نقل نہین کیا کہ کوئی انبیا ومرسلین سے کہ
ساتھہ صفت نبوت ورسالت کے اصطفا واجتبا پایا ہے پہلے اس منصب جلیلہ سے ساتھہ کفر وشرک وفسق وضلالت موصوف ومعروف ہوا ہو اور مستند اس بات
مین نقل ہے البتہ اختلاف اسمین ہے کہ آیا — عقلا جایز ہے یا نہین۔ فرقہ معتزلہ اسطرف گئے ہین کہ عقلا جایز نہین کہ یہہ بات موجب تبعید اور باعث تنفر ہے **اور**
نزدیک اہل سنت وجماعت کے جایز ہے کہ حق تعالی ایک شخص کو جادہ ضلالت وگمراہی سے نکال کر اور بذروہ ہدایت پہونچا کر مرتبہ نبوت ورسالت پہونچاوے
لیکن نقل ودلیل سمعی اسپر پائی نہین گئی اسواسطے کہ سب انبیا پیش از نبوت جہل وکفر وتشکیک بہ نسبت باری اور فسق ومعاصی سے کہ موجب نفرت ونقص
کا ہے معصوم ومبرا رہے ہین اور بعد از نبوت کبائر سے مطلقا اور صغائر سے عمدا وسہوا ونسیانا اور استدامت واستمرار غلط وغفلت پر بیچ حالت رضا وغضب و
وجد وہزل اوس چیز مین کہ تعلق بہ تشریع ملت وتبلیغ امت رکھی معصوم ومحروس ہین سیما سید انبیا وافضل رسل صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین
کہ عصمت آپکی سب سے اتم واکمل اور رتبہ اعلے وارفع ہے اور جو کوئی بہ نسبت حضرت کے ساتھہ چیز ناپسندیدہ اور سوء ادب کے دم مارے کوئی ضلالت وگمراہی مین
پڑیگا اسواسطے کہ ذات حمیدہ صفات حضرت کی اول سے پاک وآراستہ وپیراستہ مخلوق ہوئی ہے تاکہ کسی عیب ونقصان کو بدامان عزت وجلال حضرت کے

محال بحصول نہین ہیبت بہ تعلیم واداب اور راحۂ حاجت۔ کہ او خود ز آغاز آمد مؤدب۔ جاننا چاہیے کہ بیان ادب دو قاعدہ ہے کہ بعضے اصفیائی اہل تحقیق نے ذکر کیا ہی کہ شناخت ورعایت اوسکی موجب حل اشکال اور سبب سلامت حال ہے اور وہ یہ ہی کہ اگر جناب ربوبیت سے کوئی خطاب وعتاب وسطوت وسلطنت واستغنا واستعلا واقع ہوا بہ نسبت حضرت کے انک لاتہدی اور لیحبطن عملک اور ولیس لک من الامر شئی اور ترید زینۃ الحیوۃ الدنیا یا مانند اسکے یعنے بدرستی تو اے محمد اختیار ہدایت نہین رکہتا اور ہر آئینہ حبط وضایع ہو جاوینگے عمل تیرے اور نہین واسطے تیرے کوئی چیز امر سے اور چاہتا ہے تو آرایش وزیبایش زندگانی دنیا کی یا جناب نبوت سے عبودیت وانکسار اور افتقار وعجز ومسکنت وجود مین آئی ہے مثل انما انا بشر مثلکم و اغضب کما یغضب العبد ولا اعلم ما وراء ہذا الجدار و ما ادری ما یفعل بی ولا بکم یعنے سوا اسکے نہین کہ مین آدمی ہون مانند تمہارے اور غصہ کرتا ہون مین جیسیکہ بندہ غصہ کرتا ہی اور نہین جانتا مین کہ پیچھے دیوار کے کیا ہے اور نہین جانتا مین قیامت کو کیا معاملہ کیا جاوے میرے ساتھ اور نہ یہ کہ تمہارے ساتھ کیا معاملہ پیش آوے اور ماننا اوسکے ہمین نہین لازم کہ اوسمین دخل کرین بلکہ او پر حد ادب اور سکوت وتحاشی کے توقف کرین خواجہ کو اختیار ہے کہ اپنے بندے کے ساتھ جو کچھ چاہے سو کرے اور کہے اور استعلا واستیلا ظاہر کرے اور بندہ بہ نسبت اپنے خواجہ کے بندگی وفروتنی وعجز وانکسار دکہلاوے غیر کو کیا مجال وطاقت ویارا کہ اس مقام راز ونیاز مین دخل کرے اور حد ادب سے باہر آوے کہ یہ مقام پاؤن پھسلنے اکثر ضعیف الایمان اور جاہلون اور نقصان اوٹہانیکا ہے اور اللہ سے ہے امید توفیق عصمت وہ ہدی جاننا چاہیے کہ مفسرین نے بیچ تفسیر وتاویل اس آیت ووجدک ضالا فہدی کے وجوہ کثیرہ بیان کی ہین اول یہ کہ پایا حضرت کو ضال اور نادان معالم نبوت اور احکام شریعت سے پس ہدایت بہ تعلیم وتلقین فرمائی اور یہ قول ابن عباس اور حسن وضحاک اور شہر بن خوشب سے مروی ہے اور موید اس قول کا یہ قول ہے آیت ماکنت تدری ما الکتب ولا الایمان یعنے پہلے وحی سے طرز دعوت خلق الی الایمان اور روش قرات قرآن تجہے حاصل ومعلوم نہ تہی اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد ساتھ ایمان کے فرایض واحکام ہین والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے نزول وحی سے بہی مومن تہے ساتھ توحید حق تعالی کے اوس سے پیچہے فرایض نازل ہوئی کہ علم اوس کا آپکو نہ حاصل تہا یا مراد ایمان تفصیلی ہے بشرایع یا مراد ایمان سے صلوۃ ہے بیچ اس قول سبحانہ وتعالی کے آیت ماکان اللہ لیضیع ایمانکم مراد صلوۃ ہے طرف بیت المقدس کے اور حدیث مین آیا ہے کہ حضرت خیر البشر خدا کی توحید کرتے تہے اور بتونکو برا جانتے تہے اور حج وعمرہ ادا کرتے تہے زمانہ جاہلیت مین۔ ثانی یہ کہ روایت کی گئی ہے مرفوعا کہ اتفاقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ اپنے جد امجد عبد المطلب کی پاس سے گم ہوئے تہے بچپن مین حضرت فرماتے ہین کہ مارے بہوک کے قریب بہلاکت ہو گیا تہا کہ راہ دکہائی مجہے میری پروردگار نے ایسا ہی ذکر کیا ہے امام فخر الدین نے اور اسیطرح ہے مواہب مین اور مشہور یون ہے کہ حلیمہ شیردہ آپکی اپنے گہر سے حضرت کو مکہ مین لاتی تہین تا اہل وعشایر مین لا کر سونپ دے راہ مین سے حضرت کہوئی گئے اور ظاہر امراد امام کی یہی ہے۔ ثالث یہ کہ ضلال اس جگہ ضل الماء فی اللبن سے ہے یہ کب بولتی ہین جبکہ پانی مغلوب ومغمور ہو جاوے دودہ مین مراد یہ کہ تہا تو مغلوب کفار مین پس قوت وغلبہ عطا کیا تا ظاہر کیا تو نے دین خدا کا۔ رابع وہ

کہ جو درمحنت جنگل مین یکہ او ر اکیلا ہو اوسے ضالہ محاورہ عرب مین بولتے ہین گویا حق سبحانہ فرماتا ہے کہ تو اے محمد یگانہ و یکتا و بے ہمتا تھا تو اون شہرونمین مثل ایک درمحنت کے کہ وحید و فرید ہے جنگل مین اور ایمان و توحید تیرا میوہ ہے کہ ہدایت کیا حق تعالیٰ نے خلق کو تیری طرف تا بہرور ہووے ساتھ تیرے۔ خامس یہ کہ بسا اوقات سردار و سرگروہ کو مخاطب کرتے ہین اور مراد اوسے قوم ہوتی ہے یعنے ہمنے تیری قوم کو گمراہ پایا پس ہدایت کیا بسبب تیرے اور شرع تیری کے رسادس یہ کہ مراد ضال سے محبت ہے یعنے پایا ہمنے تجھے مستغرق محبت اور طالب معرفت اپنی کا اور وجہ تسمیہ محبت کا ضال کے ساتھ بہت کم آیا ہے کہ گم ہوتا ہے ہستی و قرار و اختیار اپنے سے لقائی محبوب و معشوق مین جیسیکہ یہ دو نو آیتین اسپر دال ہین آیت انا لنریہا فی ضلال مبین یعنے بدرستی کہ ہم دیکھتے ہین اوس زلیخا کو گمراہی ظاہر مین آیت وانک لفی ضلالک القدیم یعنے بتحقیق کہ تو اے یعقوب گمراہی پہلے مین واقع ہے تو اعنی محبت قدیم بہ نسبت یوسف علیہ السلام اور یہی وجہ خاص مروی ہے عطا سے کہ وہ تابعین مین سے ہے۔ سابع وہ کہ پایا تجھے فراموش کنندہ پس یاد دلایا تجھے اور اس توجیہ کو حالت لیلۃ المعراج پر حمل کرتے ہین کہ دہشت و وحشت و ہیبت اوس مقام سے آپ سب بھول گئے تھے کہ کیا کہین اور کیا چاہین اور کس طریق پر حمد و ثنائی الٰہی بجا لاوین پس ہدایت کیا اونمین حق تعالیٰ نے کیفیت ثنا سے او کہا لا احصی ثناء علیک کما اثنیت علی نفسک یعنے شمار نہین کر سکتا مین ثنا و تعریف کا تیری اوپر تو ویسا ہی ہے کہ ثنا کی تو نے اپنی ذات کو اور شاید کہ بعض کسی اور وقت مین بھی حضرت سے سہو و نسیان وقوع مین آیا ہو جیسیکہ خطا اجتہادی مین بعض نے کہا ہے پہر آگاہ کر دیا حق تعالے نے حضرت کو اوسپر اور ثابت کر دیا حق و ثواب کے اوپر کہ یہ آیہ کریمہ اوسکے امتنان و احسان مین نازل ہوئی۔ ثامن مراد وہ ہی کہ پایا تجھے درمیان اہل ضلال کے کہ مظنہ وقوع ظلال اور پڑنا ورطہ میل و اختلال مین اوس سے متصور تھا پس معصوم و محفوظ رکھا اوس سے اور ہدایت کی واسطے ایمان ابرار شاد اونکی جیسیکہ اشارہ کیا طرف اوسکے ان دونو آیتون سے آیت وان کادو لیفتنونک یعنے ہر آئینہ قریب تھا کہ فتنہ مین ڈالین تجھے اور لقد کدت ترکن الیہم یعنے ہر آئینہ قریب تھا کہ میل کرے تو طرف اونکے یا مثل اسکے اور آیات کہ دلالت اسی مطلب پر رکھتی ہین۔ تاسع کہ پایا تجھے متحیر بیان لطایف سے مرسولہ یعنی قرآن مین طرف تیرے پس ہدایت و رہنمائی اور تشفی اور دلاسا فرمایا ساتھ ان آیات کے آیت ثم ان علینا بیانہ یعنے پس تحقیق ہمپر ہے بیان اوسکا اور فرمایا وانزلنا علیک الذکر یعنے اوتارا ہمنے تجھپر ذکر اور یہ وجہ مروی ہے جنید رضی اللہ عنہ سے عاشر مروی ہے حضرت امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مینے کسی وقت و حال مین قصد و ارادہ عمل اہل جاہلیت کا نہین کیا الا دو مرتبہ کہ ہر مرتبہ باز رکھا حق تعالیٰ نے اپنے حول و قوت و فضل سے میرے تئین اوس سے اور حایل اور ساتر ہوئی عصمت و ہدایت اوسکی مجہ مین اور اوس عمل مین تا ارتکاب اوس عمل سے باز رہا مین پہر مکرم و مشرف کیا مجھے حق تعالیٰ نے ساتھ رسالت اپنی کے اور رند کو اعمال جاہلیت کا کہ حضرت بہدایت الٰہی اونکے ارتکاب سے

یاز رہے اوپر بالتفصیل بیان ہو چکا ہے اسواسطے بیان تکرار لاطایل ہے **وصل** اور آیات موہمہ مین سے ایک یہ آیہ ہے **آیت** ووضعنا عنک
وزرک الذی انقض ظہرک یعنے اور اوتارا اور رکھسور کہا ہتنے تجہسے بوجہ تیرا کہ باعث شکستگی پیٹہہ تیری کا تہا۔ کہ ظاہر مین موہوم اثبات بار گناہ کہ
سبب شکست پشت طاقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے معلوم ہوتا ہے اسکے ازالہ مین علما و مفسرین نے بہت سے وجوہ و تاویل لکھے اور
بیان کیے ہین کہ اونکے لکھنے سے بسط کلام ہوتا ہے ایک اونمین سے لکھی جاتی ہے کہ مراد وزر سے گناہ امت ہین کہ ایذا دل رؤف و رحیم حضرت
شفیع المذنبین مغموم مخزون رہا کرتا تہا پس مطمئن و مستمال فرمایا خاطر رافت مظاہر حضرت کو دنیا و آخرت مین آیہ سابقہ اور آیات لاحقہ کے ساتہ اور
فرمایا **آیت** وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم یعنے نہین منظور آلہی کہ عذاب کرے اونکو دنیا مین باوجود ہونے تیرے بیچ اونمین **اور** فرمایا بعد قبول
شفاعت آخرت مین **آیت** ولسوف یعطیک ربک فترضی یعنے قریب ہے کہ دیوے تجہے پروردگار تیرا پس راضی و خوشنود ہو ویگا تو **اور** قول سبحانہ
تعالے لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر یعنی چاہیے کہ بخشے اللہ تیرے واسطے اگلے گناہ تیرے اور پچھلے یہ آیت عمدہ اور مشہور ہے اس مطلب
مین لیکن تاویلین اسکی علما نے ذکر کین ہین۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مراد ذنوب سے بر تقدیر وقوع اور فرض امکان عقلی ہین
نہ ازروی وجود فعلی **اور** بعضون نے کہا ہے کہ مراد وقوع و صدور ذنوب سہو و غفلت اور یہی تاویل طبری نے حکایت کی اور قشیری نے اختیار
کی ہے **اور** بعض نے کہا ہے کہ مراد ما تقدم سے خطیہ آدم علیہ السلام اور ما تاخر سے ذنوب امت یہی حکایت کیا ہے سمرقندی نے۔ **اور** قول
بعض کا یہ ہے کہ مراد ساتہ ذنب کے ترک اولی ہے اور ترک اولی حقیقت مین گناہ نہین ہے اسواسطے کہ اولی اور اوسکا مقابل دونو شریک ہین
اباحت مین قول محقق اور مسلم اس باب مین یہ ہے کہ یہ کلمہ تشریف و تکریم کا ہے سب اوسکے کہ اس جگہہ کوئی گناہ ہو وے **اور** تمام تحقیق
اس کلام کی ذکر فضل حضرت کی مین آیات قرآنی گذر چکی ہے فلیطلع ثمہ وہان دیکہلے **اور آیت** یا ایہا النبی اتق اللہ ولا تطع الکفرین
والمنفقین یعنی اے نبی پرہیز کر اور ڈر خدا سے اور اطاعت و فرمانبرداری کفار و منافقین کی مت کر۔ کہ موہم امکان عدم تقوی اور
وجود اطاعت بمقتضای صیغہ امر و نہی ظاہر ہے کہ مراد استدامت اوپر تقوی کے اور عدم اطاعت کے ہے **اور** بعض نے کہا ہے کہ ظاہر مین
خطاب ساتہ نبی کے ہے اور مراد امت ہے اسیواسطے فرمایا **آیت** ان اللہ کان بما تعملون خبیرا یعنے بدرستی اللہ تمہارے عملون پر
خبردار ہے اور نکما یا تعمل عجب نادان اور نافہمون سے کہ اس آیہ کو ظاہر پر عمل کرتے ہین اور نسبت توہم نقص اور صدور ذنوب بعلو جناب
رسالت مآب اعاذنا اللہ منہا ہم سبکو خدا اوس سے مامون و محفوظ رکہے **اور** اس قول حق سبحانہ تعالی مین کہ **آیت** فان کنت فی
شک مما انزلنا الیک فاسل الذین یقرءون الکتب من قبلک لقد جاءک الحق من ربک فلا تکونن من الممترین ولا تکونن من الذین کذبوا
بایات اللہ فتکون من الخسرین یعنے اگر ہے تو شک مین اوس چیز سے کہ اونارا ہے تیری طرف پس پوچہہ اون لوگون سے کہ پڑہتے ہین

کتاب تجھسے پہلی البتہ تحقیق آیا ہے تیرے پاس راست اور ٹہیک تیرے رب کے پاس سے یعنی قرآن پس نہو وے تو ہر آئینہ شک کرنیوالونسے اور ہر آئینہ نہو وے تو اون لوگونمین کہ جہٹلایا اونہون نے ہماری نشانیونکو پس ہوگا تو زیان کارونسے ۔ مفسرین نے اختلاف کیا ہے کہ مخاطب اس کلام کے ساتھ کون ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا اونکے سوا کوئی اور جو کہ مخاطب آنحضرت علیہ السلام مراد لیتے ہین اونہون نے تین وجہ کے اوپر اختلاف کیا ہے اول یہ کہ خطاب اگرچہ طرف حضرت کے ہے لیکن مراد تعریض بغیر ہے جیسے کہ اس آیت مین **آیت** لئن اشرکت لیحبطن عملک یعنی ہر آئینہ اگر شریک کرو اسنے تو ہر آئینہ ضایع و نابود ہو جائینگے عمل تیرے **اور** جیسے کہ قول حق سبحانہ تعالی عیسی بن مریم علیہما السلام کے باب مین **آیت** ءانت قلت للناس اتخذونی وامی الہین من دون اللہ یعنے کیا تو ہی نے کہا ہے لوگونکو کہ پکڑو مجہے اور میری مانکو معبود خدا کے سوا غرضکہ اس روش کے کلام بہت مستعمل ہین جیسے کہ بادشاہ کسی امیر کو ایک قوم کے اوپر مسلط کرے اور کہے ایسا ایسا کر اگر ایسا اور ایسا کرے تو تیرے حق مین ایسا کرونگا ظاہر مین خطاب امیر کیطرف ہوتا ہے اور مراد رعیت ۔ ثانی یہ ہے کہ خدا خوب جانتا ہے کہ اوسکا رسول مقبول شاک یعنے شک کرنیوالا نہین ہے لیکن بسا اوقات راہ محبت اور پیار سے باپ اپنے بیٹے کو اور مولی اپنے غلام کو کہتا ہے کہ اگر تو میرا بیٹا اور میرا غلام ہے تو میرا حکم بجا لا اور اطاعت میری کر باوجودیکہ یقینا جانتا ہے کہ یہ میرا بیٹا اور وہ میرا غلام ہے لیکن تشدد و تاکید آیہ بات کہتا ہے اسیطرح حق تعالی تعریضاً وکنایتاً فرماتا ہے ۔ ثالث کہ مراد اس جگہ ضیق صدر اور تنگدلی ہے ایذا و عداوت کفار سے یعنی اونکی ایذا رسانی اور دشمنی پر صبر کر اور پوچہ اس حال کو پہلی کتابین پڑہنے والونسے اور احوال انبیا ما تقدم سے کہ کیونکر اونہون نے صبر کیا اور استقلال رکہا اپنی قوم کی ایذا رسانی اور عداوت رانی کے اوپر پس انجام کار تائید سبحانی و نصرت یزدانی نے اونکی دستگیری فرمائی اور معاندین انبیا کو مخذول و منکوب کر دیا چنانچہ قرآن مصدق و محقق ان قصص کا ہے اسیواسطے بوقت نزول اس آیہ کے حضرت نے فرمایا لا اشک ولا اسئل یعنے نہین شک کرتا ہون اور نہ مین پوچہتا ہون ۔ ابن عباس کہتے ہین سوگند بخدا کہ آپ نے نہ شک کیا اور نہ پوچہا شیخ عبدالحق بن سیف الدین خصہ اللہ بمزایا الصدق والیقین وعصمہ من الشک والتخمین کہتے ہین کہ یہان مراد شک سے وہ معنی ظاہری نہین ہین کہ منافی و مباین تصدیق کی ہو دین بلکہ ایک حالت ہے کہ بیش از معائنہ و مشاہدہ کہ موجب اطمینان قلب ہو وے حاصل ہوتی ہے **اور** جو یہ حمل خطاب پر غیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قول حق تعالی کا ہے **آیت** قل یا ایہا الناس ان کنتم فی شک من دینی الایہ یعنے کہ اے محمد اے لوگو اگر ہو تم شک مین دین میرے سے ۔ ولیکن قول خدا تعالی کا **آیت** ولو شاء اللہ لجمعہم علی الہدی فلا تکونن من الجاہلین یعنے اگر چاہتا خدا ہر آئینہ جمع کرتا سب آدمیونکو ہدایت کے اوپر پس نہو تو نادانون سے قاضی عیاض نے کہا ہے مراد یہ نہین کہ نہو تو نادان باوجودیکہ اگر مشیت الہی تقاضا کرے جمع کرے سب لوگونکو اوپر ہدایت کے اسواسطے کہ اثبات جہل ہے ساتہ ایک صفت کے صفات حق تعالی سے اور جہل بصفات الہی جایز نہین اوپر انبیا کے سیما اوپر سید الوری پس مقصود بیان وعظ و پند حضرت کی ہے کہ اسیطرح امور مین تشبہ بسمات جہال

مگر یہ دلیل اس آیہ مین نہین کہ حضرت مین صفت جہل ہے کہ اوس سے منع کیا ہے بلکہ امر کیا ہے اوپر التزام صبر کے مخالفت اور اعراض قوم سے کہ باہر آنا اثبات
وصبر سے عادت وخصلت جاہلونکی ہے **اور** بعضون نے کہا ہے کہ خطاب امت کو ہے کہ تم جاہلونسے نہو جیسا کہ دوسرے مواضع مین کہا ہے اور مثل اسکے قرآن
مین بہت ہے **اور** ایسا ہی قول حق تعالی مین **آیت** وان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل اللہ یعنے اور اگر اطاعت کرے تو اکثر اونکی
کہ زمین مین ہین یعنی کفار گمراہ کرینگے تجھے راہ خدا کی سے کہ مراد حضرت نہین بلکہ غیر حضرت اور ایسا ہی **آیت** وان تطیعوا الذین کفروا الآیہ یعنی اور اگر اطاعت
کرو تم اونکی جو کافر ہوئی **اور آیت** فان یشاء اللہ یختم علی قلبک یس اگر چاہے اللہ مہر کردے اوپر دل تیرے کے ساتھ صبر کرنیکے اوپر اذیت کفار کے
اور مثل اسکے اور آیتین کہ مراد سب جگہہ غیر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین جیسے کہ گذرا **اور** اللہ تعالی امر و نہی کرتا ہے اپنے حبیب کو ساتھ جس
چیز کے کہ چاہتا ہے حالانکہ حضرت سے کبھی وہ چیز وقوع مین نہین آئی جیسا کہ کہا **آیت** ولا تطرد الذین یدعون ربہم الآیہ یعنی اور دور مت کر اور مت
ہانک اونکو کہ پکارتے ہین اپنے پروردگار کو صبح اور شام حالانکہ حضرت نے کبھو اونہین طرد نہین فرمایا اپنے پاس سے **اور** قول حق سبحانہ
آیت وان کنت من قبلہ لمن الغفلین یعنے اگرچہ تہا تو پہلے اسکے غافلونسے مراد نہ غفلت ایات حق سے ہے بلکہ مقصود غفلت قصۂ یوسف
علیہ السلام سے کہ کبھی مخطور دل مبارک و مسموع گوش شریف نہوا تہا مگر بوحی الہی اور سوا اسکے بہت آیات فرقانی اور اقوال سبحانی ایسے مضامین
موہمہ کے اوپر دال ہین کہ اون سب کے بیان مین طوالت کلام حاصل ہوتی ہے اسی واسطے بعض پر اختیار کیا گیا **وصل** بیان مین ذکر حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کتب سابقہ مین اور تعظیم وتبجیل اونکی اور اخبار اونکی رسالت و کمالات کا توریت وانجیل مین اور اقرار اہل کتاب کا
اوسکے ساتہ قال اللہ تبارک وتعالی **آیت** الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندہم فی التوریۃ والانجیل یامرہم بالمعروف
وینہاہم عن المنکر یعنے کہا خدا با برکت و برتر نے وہ لوگ کہ پیروی کرتے ہین بہیجے گئے خبر دینے والے ناخواندہ کی ایسا ناخواندہ کہ پاتے ہین
تعریف اوسکی لکہی ہوئی اپنے پاس توریت وانجیل مین حکم کرتا ہے اونہین ساتہ امور شرعیہ کے اور روکتا ہے اونہین اشیاء نامشروعہ
سے اور یہ بڑی دلیل ہے اوپر صدق آنحضرت کے کہ خبر دیتی ہے ساتہ ہونے احوال وصفات اونکی کتاب یہود ونصاری مین اور الزام
اونکا اوسکے ساتہ کہ اگر مطابق واقع نہوتا البتہ موجب نفرت وتکذیب اونکی ذات خاص حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور حالانکہ وہ حقیقت مین
خوب جانتے اور پہچانتے تہے احوال صدق نبوت حضرت کا اور ایسا کوئی یہودی نہ تہا کہ وصف آپکا توریت وانجیل مین نہ پڑہا تہا **اور** مدینہ طیبہ
مین بہوائے دریافت سعادت ملازمت حضرت اور دیکہنے علامات ظہور اوسکے مین بیٹہے تہے اور ہمیشہ منتظر طلوع کوکب دولت پیغمبر آخر الزمان
رہتے تہے اور نصاری کہ معادات ومخالفت رکہتے تہے ساتہ بعثت پیغمبر آخر الزمان کے استفتاح واستنصار کرتے تہے اور کہتے تہے کہ نزدیک
پہونچا ہے وہ وقت کہ سایۂ دولت نبی آخر الزمان مین دمار روزگار تم مخالفین ومعاندین ومکذبین کا نکالین ہم اور اونکے باپ دادا بوقت ارتحال

اس عالم سے وصیت نامی لکھکر اپنی اولاد کو دیتے تھے اور یہ بات کہتے تھے کہ ہمارا اسلام پیغمبر علیہ السلام کو پہونچانا اور کہنا کہ ہمنے تمہارے اشتیاق مین جان دی اور بایمان اس جہان سست بنیان سے کوچ کیا ہے قولہ تعالی یعرفونہ کما یعرفون ابناءہم حق تعالی فرماتا ہے کہ یہ کافر آنحضرت کو پہچانتے ہین جیسیکہ پہچانتے ہین اپنے بیٹونکو ۔ کہ بوجود انکی علم یقینی شہودی رکھتے ہین بخلاف باپ دادا کے کہ علم اونکا بسماع اخبار حاصل ہے لیکن جب اس نور نے ظہور کیا سابق شقاوت ازلی نے کشان کشان اونہین حسد وعناد وتکذیب مین ڈالا اور کفر انکار اختیار کیا اور دیدہ ودانستہ براہ کتمان حق جاکر تحریف وتغیر کتاب اللہ کردیا اور محبت دنیا و دون اور حب ریاست وا ثروت مین بدرک اسفل شقاوت وخسارت وذلت پہنچی گئے اور باوجود تحریف وتغیر انکے دلائل نبوت ورسالت اور اعلام شریعت اونکی کتاب مین واضح ولائح ہین اور روایت ہے کہ نام حضرت کا سریانی زبان مین مشفح اور مشفح ہے کہ معنی اوسکے محمد ہین اسواسطے کہ شفح اونکی زبان مین بمعنی حمد ہے جب حمد خدا تعالی کی کرتے ہین اور کہتے ہین شفحا لالاہا بمعنی الحمد للہ پس جو شفح بمعنی حمد ہوا مشفح بمعنی محمد ہووے اور احوال وصفات وعلامات وامارات نبوت حضرت اور زمان بعثت وخروج اونکا متیقن ومتعین تھا جس روز کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ مین تشریف لائے عبد اللہ بن سلام کہ احبار واشراف یہود اور اولاد یوسف علیہ السلام سے تھا ایمان لایا اور جس روز سے کہ خروج آنحضرت صلعم مکہ مین سنتا تھا اوسیدن سے منتظر حصول سعادت لقای شریف تھا بیت مدتی بود کہ مشتاق لقایت بودم ۔ لاجرم روی ترا دیدم وازجان رفتم ۔ اور جب بلقای شریف مشرف ہوا آپ نے پوچھا کہ ابن سلام توہی ہے عالم اہل یثرب نے کہا نعم یعنی ہان فرمایا مین تجھے سوگند خدا کی دیتا ہون کہ جسنے توریت بھیجی ہے آیا پاتا ہے تو ذکر وتوصیف میری کتاب خدا مین کہا البتہ گواہی دیتا ہون مین کہ تو رسول خدا ہے اور خدا ظاہر وغالب کرنیوالا تیرا ہے اور دین تیرا سب دینون کے اوپر غالب ہی اور پاتا ہون مین صفت تیری کتاب خدا مین کہ خدا نے بھیجا ہے شاہد اوپر امت کے بتصدیق وتکذیب ونجات وہلاک اونکی اور بشارت دینے والا مطیعون کا ساتھ ثواب کے اور ڈرانیوالا عاصیون کا ساتھ عقاب کے اور حرز امیین کہ مراد اوس سے عرب ہین کہ اکثر خط وکتابت نہین رکھتے اور تعلیم وتعلم نہین جانتے باوجودیکہ جناب حضرت سید الوری بعثت وپناہ تمامہ عالم مین تخصیص بعرب بجہت بعثت حضرت کے اونمین اور قرب اونکا آپکے ساتھ دیا بجہت غلو وانہماک اس قوم کے جہل وقساوت مین اور بعد مقام علم وہدایت سے دوسری روایت مین آیا ہے کہ ابن عباس نے کعب سے پوچھا کہ کیونکر پاتا ہے تو نعت رسول مقبول کی توریت مین کہا یون لکھا ہے محمد صلعم بن عبد اللہ عبدی المختار مولدہ بمکۃ ومہاجرہ بالمدینۃ وملکہ بالشام لافظ ولاغلیظ ولاسخاب بالاسواق ولایجزی السیئۃ بالسیئۃ ولکن یعفو ویغفر یعنے محمد بیٹا عبد اللہ کا بندہ میرا ہے مختار کہ مولد اوسکا مکہ ہے اور مہاجرت اوسکی مدینہ اور ملک اوسکا شام نہین ہے درشت خو اور نہ سخت دل اور نہ فریاد برلانیوالا بازارونمین اور نہین جزا دیتا بدیکو ساتھ بدی کے لیکن عفو فرماتا ہے اور درگذر تا ہے ۔ اور اس روایت مین مدح امت مرحومہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی ہے کہ فرمایا ہے کہ امت اوسکی شکرگذار ہوگی غم وشادی خوشی وناخوشی مین تکبیر کہنے والے ہر بلندی مین حمد کہنے والے ہر پستی مین

رعایت کرتے ہین آفتاب کی نمازمین اور جب پونہچے وقت نماز ادا کرتے ہین اگرچہ خاک روبہ مین ہووین ازار باندہتے ہین نصف ساقون اپنی کے اوپر اور وضو کرین
اوپر اطراف اعضا اپنی کے موذن اونکا ندا کرتا ہے جو آسمان مین یعنے جای بلند پر صفین اونکی قتال و نماز مین یکسان ہووین اور اونہین رات مین زمزمہ
ہووے مثل زمزمہ زنبور مراد اس سے اوراد شب ہین اور روایت ابوہریرہؓ مین آیا ہے کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا
جب اوتری موسی علی نبینا وعلیہ السلام کے اوپر توریت اور پڑہا اوسے پایا اوسمین ذکر امت حضرت کا کہا خداوندا پاتا ہون مین الواح مین ذکر اس امت کا
کہ وہ آخر و سابق ہین یعنے آخر وجود مین اور سابق فضل مین شفاعت کیجاتی ہے اونکی واسطے برستا ہے مینہہ اونکی دعا سے اور کہاتی ہین غنائم اور
یہ خواص اس امت سے ہے کہ آسان کیا گیا کام اونکا اوپر اور حلال ہوئین غنائم اونکیواسطے اور صدقات بخلاف امم سابقہ کے اور جب ارادہ کرتا ہے
ایک انمین سے بدیکا اور نہین کرتا وہ بدی مخطورہ لکہی نہین جاتی بوقت عمل البتہ لکہی جاتی ہے ایک اور جب کرتا ہے ایک نیکی لکہی جاتی ہین دس اور
دیا گیا ہے اونہین علم اول و آخر اور مارینگے مسیح دجال کو اور بعض روایت مین آیا ہے کہ موسی علیہ السلام نے الواح توریت سے قریب بیشتر صفت کی اس
امت سو کہ آخر مین آویگا ذکر کین اور کہا ای خداوندا وس امت کو میری امت گردان فرمان الہی آیا کہ یا موسی اوس امت کو تیری امت کیونکر کردون کہ وہ
امت میرے حبیب کی ہوگی پہر دعا کی موسی نے کہ یا رب مجہے اوس امت مین گردان پس دیئے گئے موسی نزدیک اس کلام کے دو خصلت کہ آیت یموسی انی
اصطفیتک علی الناس برسالاتی وبکلامی فخذ ما آتیتک وکن من الشاکرین یعنے ای موسی بتحقیق مینے برگزیدہ و اختیار کیا تجہے سب لوگونکے اوپر
ساتہ رسالت و کلام اپنی کے پس لے اور پکڑ جو چیز کہ دی ہے مینے تجہے اور رہو شکر گذارونمین سے پس کہا موسی نے خداوندا مین راضی ہوا ساتہ اوسکے اور
ابونعیم سالم بن عبداللہ بن عمر بن الخطاب سو روایت کرتا ہے کہ ایک مرد نے کعب احبار سے کہا کہ مینے دیکہا خواب مین کہ گویا لوگ واسطے حساب کے جمع کیے گئے
ہین پس پکاری گئے کئی انبیا اور آئی ہر نبی کی ساتہ امت اوسکی اور دیکہی گئے ہر نبی کیواسطے دو نور اور اونکے متابعون اور پیرو نکے لیے ایک نور کہ جاتا تہا
اونکی ساتہ پس پکارے گئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تہا ہر موی شریف کہ اونکی بدن مبارک مین تہے اوس سے ایک نور اور ہر ایک کو اونکی متابعین و معتقدین
سے دو نور پس کعب نے کہا اور وہ نہ جانتا تہا کہ یہ مرد اپنی خواب سی خبر دیتا ہے ای مرد تجہے اس حدیث سے کسنے خبر دی ہے اوس مرد نے خدا کی قسم یاد کی اور
کہا مینے اپنی خواب مین یہ معاملہ دیکہا ہے پس کعب نے کہا سوگند بخدا کہ جان کعب کی اوسکے دست قدرت مین ہے یہ صفت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اوسکی
امت کی ہے اور یہ صفت انبیا اور اونکی امتونکی کتاب خدا مین کیا تو نے توریت مین پڑہا ہی غرضکہ کتب سابقہ و صحائف سالفہ سب آپکی فضیلت و بعثت کی اوپر مخبر ہین
وصل اخبار بیشمار سبق علم یہود مین ساتہ صدق اور نبوت حضرت سید ابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور عناد و انکار اون اشرار نابکار کا بعد از ظہور اس
دولت پایدار کے بکہ وہ لوگ کہ توفیق و ہدایت قرین حال اونکی ہوئی اکثر ہین کہ ہمیشہ ذکر آنحضرتؐ توریت مین درس کہتے تہے اور تکرار کرتی تہے اور اپنی اولاد کو
تعلیم و تلقین کرتے تہے اور حلیہ شریف بیان کرتے تہے اور وقت خروج و بعثت حضرت تعین کرتی تہے اور کہتے تہے کہ خروج اونکا مکہ سے اور ہجرت طرف مدینہ کے

ہوگی اور جب حضرت مبعوث ہوئی از راہ حسد وعناد یہ بات لگے کہنے کہ یہ وہ شخص موعود نہیں ہے کہ جسکے حال کی ہم خبر دیتے تھے بلکہ از روی اعراض وانحراف
تحریف لگے کرنے لیکن باوجود تحریف وتغیر اتنک دلائل وشواہد اوسکے توریت مین لائح و واضح ہین۔ ابو عامر راہب ایک شخص تھا قبیلہ اوس سے
اور کوئی شخص اوس و خزرج مین سے زیادہ تر وصاف راہب کے خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ تھا۔ حال اوسکا یہ تھا کہ یہود مدینہ کی ساتھ موانست
ومصاحبت رکھتا تھا اور پوچھا کرتا تھا اونسے باتین دین کی اور یہود اوسی صفات رسول رب العالمین سے آگاہ وخبردار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ
مدینہ دار ہجرت اوسکا ہے از ان بعد یہود تیما پاس گیا اونھون نے بھی مثل اوسکے خبر دی پھر بطرف شام گیا اور نصاری سے سوال کیا اونھون نے بھی
یہ نعت وصف آنحضرت خبر دی پس باہر آیا اور نکلا وہانسے ابو عامر اور ترہب اختیار کیا اور پلاس پہنا اور کہا کرتا تھا کہ مین اوپر ملت حنفیہ اور دین ابراہیم
علیہ السلام کے ہون اور منتظر خروج پیغمبر آخر الزمان کا اور بسا اوقات اسی ابو عامر مخذول نے جینون سے بھی صفات ومشخصات حضرت کی سنے تھی
لیکن بوقت ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے حال نکبت مآل پر رہا اور نفاق وانکار اختیار کیا اور کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کس چیز کے
اوپر تو مبعوث ہوا ہے آپ نے فرمایا اوپر ملت حنفیہ کے کہا نہین بلکہ خلط وآمیزش کر دیا تو نے اوسکو اوسکے غیر کے ساتھ حضرت نے جواب دیا اور فرمایا بلکہ لایا
مین اوس دین کو بیضا ونقی پاک وصاف تجھے کیا ہوا ای ابو عامر وہ احبار کہ تجھے خبر دیتے تھے احبار یہود میری صفات سے کہا تو وہ نہین ہے کہ جسکی
توصیف وتعریف یہود بیان کرتے تھے آپنے فرمایا تو جھوٹا ہے ای ابو عامر کہا مین دروغ گو نہین ہون تمہارا دعوی دروغ ہے حضرت نے فرمایا خدا دروغ گو حیلہ
وطرید وغریب مارے بعد ازان رجوع کی ابو عامر نے مکہ مین اور متابعت اختیار کی دین قریش کی اور تدین وترہب کہ پہلے رکھتا تھا چھوڑ دیا پس
ازان ملحق بشام ہوا اور وہان جا کر غریب طرید ووحید مرا بدعای آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ اوسکے حق مین کی تھی اسی جگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ علم ودانش
کچھ کام نہین آتی بغیر توفیق وہدایت کہ آیت واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم یعنے اور حق تعالی ہدایت کرتا ہے جسے چاہے طرف راہ سیدھی کی بیت
این سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدای بخشندہ۔ اور بیٹا ابن ابی عامر حنظلہ کہ اوسی غسیل الملائکہ کہتے ہین بملازمت خدمت بابرکت حضرت
مین حاضر ہوا اور ایمان لایا اور سادات صحابہ سے ہوا اور قصہ اوسکے تسمیہ کا بغسیل مشہور ومعروف ہے۔ ابن حبان اپنی صحیح مین اور حاکم مستدرک
مین لائے ہین کہ وہ نو کتخدا تھا بلکہ اوسی دن تزوج کیا تھا اور اپنی زوجہ سے مضاجعت کی ناگاہ آواز شدت حرب وجنگ کفار روز احد مین سنی بیطاقت ہوا
اور فرصت غسل جنابت نپائی باہر نکلا اور شریک جنگ ہو کر شہید ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر مکشوف ہوا کہ فرشتے اوسے غسل دیتے
ہین فرمایا حقیقت حال حنظلہ کیا ہے اور کس سبب وسی شہدا مین سے مخصوص بغسل کیا ہے اور روایات مین یون آیا ہے کہ جنب تھا یاد اوسکی
زوجہ سے پوچھو جو روزہ نے حقیقت حال عرض وبیان کر دی اور اسی جگہ سے ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ شہید جنبی کو حکم غسل فرماتے تھے اور امام شافعی
اور صاحبین امام صاحب کے ساتھ خلاف رکھتے ہین اور کہتے ہین وہ غسل کہ جنابت اوسکا موجب تھی بجہت خروج دائرہ تکلیف سے ساقط ہوا اور وہ غسل کہ

بسبب موت تھا مسقط اوسکی شہادت ہوئی پس اوز غسل واجب نہووے اور امام صاحب اسی قصۂ حنظلہ کو دلیل وسند لاتے ہین اپنے قول کی اور قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بعض روایات مین آیا ہے کہ وہ جنب تھا اول واقوی دلیل ہے اوسپر ابیات مثنوی کہ در ہزار مجلد تو ان نوشت + دیباچہ صحیفۂ مدح وثنای تو + در ہر طرف کہ عقل کند استراق سمع + ذکر جمیل میشنود از برای تو + کروبیان عالم علوی نمی برند + از سینہ ہای اہل تولا دعای تو + رضوان برسم سر مگرش دسترس بود + در دیدہای خویش کند خاکپای تو + نظم دوسرا صفت وثنائی سید دوسرا مین نظم سید انی علوم وسن لدنی اقتباس شاھاوادنی ریرب دنی التماس + سعی وحی اوشستہ چرک شرک از ثوب دل + امر و نہی او نہادہ قصر ملت را اساس + راز او در نقا تقاہ لی مع اللہ بیشمار + ناز او در بارگاہ تب الی اللہ بیقیاس + طبل فضل دولتش در آسمانہا میزدند + در تواضع در زمین او مشت جو میکرد داس گفت حق ای گنج رحمت رنج تو از بہر کیست گفت یارب از برای عاصیان بیقیاس + بکذانی درج الدرر و آثار النبوۃ ومدارج النبوۃ یون ہی ہے درج الدرر اور آثار النبوۃ اور مدارج النبوۃ مین۔ اب وہ اخبار کہ توریت وانجیل اور زبور اور صحف ابراہیم وآدم وغیرہا سے صفت ومدح حضرت مین آئی ہین نقل کرتے ہین وصل دانشوران عقل بلند اور طالبان سیرار جمند پر مخفی وپوشیدہ نرہے کہ بعد از اخبار قرآن صحیح البیان کہ صفات واحوال شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ناطق ہے اثبات اس مدعا مین حاجت کسی کتاب سالفہ اور دلیل قاطعہ کی نہین ہے لیکن واسطے الزام وافحام آن کفار معاند شعار کے وارد کرنا اوسکا در کار ہے تا مومنین موقنین کو بھی زیادہ موجب اطمینان ومزید نورانیت ایمان وایقان ہووے۔ جاننا چاہیے کہ توریت مین بعد انصرف وتحریف وتبدیل دخیانتہا کہ جانب اون اشقیا سے وقوع مین آئی یون لکھا ہے کہ تجلی کی خدا تعالی نے سینا سے اور چمکا وہ نور ساعیر سے اور آشکارا ہوا فاران سے معلوم کرنا چاہیے کہ سینا نام ایک پہاڑ کا ہے کہ اوسے طور سینا اور طور سنین کہتے ہین تجلی کی حق سبحانہ نے اوس کوہ پر اور کلام کیا اوسکے اوپر عیسی علیہ السلام سے اور ظاہر ہوئی نبوت اور نازل ہوئی انجیل اوسپر اور فاران نام عبرانی ہے جبال بنی ہاشم سے مکہ مین کہ ایک مین اونمین سے حضرت تعبد فرماتے تھے اور بدو وحی وہین ہوا ہے اور وہ تین پہاڑ ہین۔ ابن ابی قتیبہ کہ علمای امت سے ہین اور پڑہے والا کتب سالفہ اور مترجم اونکا اعلام النبوۃ مین لکھتا ہے کہ اسمین کچھ غموض وخفا نہین ہے کسیکو اوپر کہ تامل وتدبر کرے اوسمین ثابت ہوا ہے کہ مراد تجلی خدا سینا سے انزال توریت ہے اوپر موسی علیہ السلام کے طور سینا مین اور مقصود اشراق حق سبحانہ ساعیر سے انزال انجیل عیسی علیہ السلام کے اوپر ہے کہ وہ وہان سکونت رکھتے تھے ساعیر مین بیچ ارض خلیل کے ایک گانو مین کہ اوسے ناصرہ کہتے ہین اور وجہ تسمیہ اس قوم کی یہ نصاری یہی ہے اور ایسا ہی ثابت ہے کہ استعلان اوسبحان جبل فاران سے بانزال قرآن ہووے اوپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور توریت کی سفر خامس مین آیا ہے کہ خطاب کیا پروردگار عالم نے موسی علیہ السلام کے ساتھ کہ تیرا پروردگار پیدا کرتا ہے اور برپا کرتا ہے واسطے بنی اسرائیل کے ایک پیغمبر تیرے بھائیون سے اور ایک روایت مین اونکے بھائیون سے۔ پس اس کلام سے دلالت واضح ہے اوپر نبوت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور بعضے یہود کہتے ہین کہ مراد ساتھ اس نبی موعود کے یوشع بن نون ہے یہ قول باطل ہے اسواسطے کہ

یوشع کہ مثل موسی کا نہ تھا بلکہ خادم اونکی حیات مین اور سو کہ وہ موید اونکی دعوت کا پیچھے وفات موسی کے ثابت و تحقیق ہے [illegible]
علیہ وآلہ وسلم کہ وہ مماثل موسی علیہ السلام کی تھے نصب دعوت مین اور تحدی بمعجزہ و تشریع احکام و اجرای نسخ اور شریعت سابقہ کے اور بہت دلیلین ظاہر
و زاہر مین کہ پیغمبر آخر الزمان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین کہ اومین کچھ شک و شبہ نہین اور یہ فرمانا حق سبحانہ کا کہ رکھتا ہون مین اپنا کلام اوسکے منہ مین دلیل
واضح ہی کہ مراد اوس سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اسواسطے کہ غرض اوس سے یہ ہی کہ وحی کرتا ہون مین طرف اوسکے کلام نہ صحف و الواح اسواسطے کہ وہ
امی ہی لکھہ پڑہ نہین جانتا **وصل** وہ جو ذکر کیا ہی ابن ظفر نے کہ نا قل قول یوحنا ہی کہ وہ حواریون میں سے ہے انجیل مین مسیح سے یون لاتا ہی کہ مسیح نے کہا کہ طلب
کرتا ہون مین اپنے باپ سے کہ دیوی تمہین فارقلیط دوسرا کہ ثابت و قایم رہے تمہارے ساتھہ ابد تک وہ روح حق ہی تعلیم کریگا تمہین ہر چیز **اور** کہا یسر جانیوالا ہی کنایہ کیا اپنی
ذات سے اور آتا ہی بعد اوسکے فارقلیط زندہ کریگا اسرار کو واسطے تمہارے اور تفسیر دیگا ہر چیز کو اور گواہی دیگا میرے واسطے جیسے کہ مین گواہی دیتا ہون واسطے اوسکے
اور لاتا ہون مین تمہارے واسطے امثال اور وہ لاویگا تاویل اوسکی کہ مراد بتاویل **قرآن** ہے کہ محتمل تاویلات و معانی بہت کا ہی بخلاف اور کتابون کے
پس اگر مجھے دوست رکھتے ہو اطاعت کرو اور نگاہ رکھو میری وصیت اور مین مانگتا ہون اپنے باپ سے کہ دیوے تمہین فارقلیط دوسرا کہ ہووے تمہارے ساتھہ انقراض دہر تک
اور اختلاف کیا ہی نصاری نے فارقلیط مین بعضے کہتے ہین معنی حامد ہے اور بعضے معنی مخلص پس مخلص رسول ہی کہ آتا ہی واسطے خلاص عالم کے اور یہ تفسیر موافق
ہماری غرض کے ہے اسواسطے کہ ہر نبی خلاص کنندہ امت کا ہے تقوی و شرک سے اور اسی بات پر شاہد ہی قول مسیح کا انجیل مین کہ آتا مین واسطے خلاص عالم کے ہے
اور جب ثابت ہوا کہ مسیح نے اپنے کو فارقلیط کہا اور باپ سے دوسرا فارقلیط طلب کیا پس مشارکت لفظی و معنوی حاصل ہوئی — اور اگر فارقلیط معنی حامد ہووے تو
پس کو نسا لفظ قریب تر ہے ساتھہ احمد و محمد ہی اس لفظ سے **اور** اطلاق لفظ پدر کا بنسبت باری عز اسمہ محرفات اہل کتاب سے ہے اور اشارہ ہی ساتھہ پروردگار
سبحانہ و تعالی کے اسواسطے کہ یہ لفظ تعظیمی ہے کہ خطاب کرتے ہین ساتھہ اوسکے معلم کو کہ استفادہ علم اوس سے حاصل کرتے ہین نہ معنی حقیقی پدر کا **اور** ہمیشہ
عادت بنی اسرائیل اور بنی عیص کی تھی کہ کہتے تھے نحن ابناء اللہ یعنے ہم بیٹے خدا کے ہین اپنی سوہ فہم تدبیر سے **اور** یہ جو مسیح نے کہا کہ بھیجتا ہے اوسی سے باپ نام سے میرے
اشارت ہی بشہادت مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے حق مین ساتھہ صدق و رسالت کے کہ متضمن ہی اوس سے قرآن مدح و تنزیہ اوسکی سے کہ افترا و بہتان
کیا گیا ہی اوسکے حق مین **اور** دوسری ترجمہ انجیل مین آیا ہی کہ کہا مسیح نے نہین آتا فارقلیط جب تک کہ نجاؤ مین اور جبکہ وہ آوے توبیخ و تشدید کریگا عالم کو اوپر
تخطیہ کے اور نہین کہتا وہ کلام اپنی طرف سے بنا کر اور خبر دیتا ہی حوادث آئندہ **اور** دوسری روایت مین آیا ہی کہ نہین کہتا وہ اپنے نفس سے بلکہ تکلم کرتا ہی جو کچھ سنتا ہے
خدا کی طرف سے یوحی جیسے کہ فرمایا ہی اوسکے حق مین **آیت** وما ینطق عن الہوے ان ہو الا وحی یوحی یعنے اور نہین کہتا خواہش نفس سے وہ کہنا اوسکا مگر
یوحی کہ وحی کیا گیا ہی طرف اوسکی **اور** کہا ہی کہ سے تمجید و تقدیس نہین کی بابت مسیح مین جیسے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی ہی کہ وصف کیا اوسے برسالت اور
پاک و بری کیا اوسے اور اوسکی ماکو نسبت ظن فاسد اوسکی امت سے پس یہ تمام صفات حضرت کی ہین کہ مسیح نے خبر دی ہی **اور** کون ہی جسنے توبیخ کیا ہی علمائی

بنی اسرائیل کو اوپر کتمان حق کی اور تحریف کلم کے اونکی مواضع سے اور بیع دین سے ساتھ ثمن قلیل کے اور انجیل مین حق تعالی نے وحی کیا عیسے علیہ السلام کو
کہ تصدیق کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اپنی امت کو آگاہ کر کہ جو کوئی اونہین سے ادراک زمان حضرت کا کرے ایمان لاوے اوسپر اے پسر بکر بتول یہ جان لے کہ
اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہوتا آدم و بہشت و دوزخ کو مین پیدا نکرتا اور جب مینے عرش کو ایجاد و پیدا کیا اضطراب تھا قرار نکرتا تھا پس عرش کی اوپر
لکھا مینے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ساکن ہوا اور قرار پکڑا اور مواہب لدنیہ مین بیہقی اور ابن عباس سے روایت ہے کہ جب جارود نصرانی ملازمت حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آیا اور اسلام لایا کہا سوگند بخدا کہ بیجا ہے تجھے بحق بتحقیق پایا مینے وصف و تعریف تیری انجیل مین اور بشارت دی ہے تیرے ساتھ
ابن بتول نے اور بیہقی دلایل النبوۃ مین ابو امامہ باہلی سے اور وہ ہشام بن العاص اموی سے لایا ہے کہ بھیجا گیا مین اور ایک شخص دوسرا طرف ہرقل قیصر روم کے
تا اوسے دعوت باسلام کرین ہم پس ایک رات ہرقل نے ہمین اپنے پاس بلایا اور ایک صندوق زر اندودہ کہ اوسمین بہت خانہ چھوٹے چھوٹے تھے منگا کر کھولا کہ اوسمین
تصویرین آدم سے تا محمد مصطفے تک سب انبیا علیہم السلام کی موجود تھین ہمکو ہر ایک تصویر دکھا کر پوچھا کہ آیا اس تصویر کو جانتے ہو ہمنے جواب دیا کہ نہین
جسوقت تصویر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دکھائی اور کہا اسے پہچانتے ہو ہمنے کہا ہان یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین پس رونا کیا ہمنے
اور اوٹھا ہرقل واسطے تعظیم شبیہ حضرت کے اور بیٹھا اور کہا کیا یہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین ہمنے کہا ہان اس شبیہ کو کہ تونے دکھایا گویا زیارت حضرت سے مشرف ہوا تو
پس ایک ساعت اوس صورت کو بغور دیکھا اور کہا واللہ یہ آخر نبوت ہے اس صندوق مین تصاویر انبیا علیہم السلام ہین اور سوای اونکے کہا ہمنے
کہا تمنے کبھی یہ حاصل ہوئی ہین کہا آدم علیہ السلام نے جناب باری عز اسمہ سے درخواست کی تھی جو انبیا علیہم السلام کہ اوسکی اولاد مین ہونگے اونکو مجھے
دکھلا پس بھیجین حق تعالی نے صورتین اونکی آدم کے پاس اور تھین یہ صورتین خزانہ آدم مین جہان کہ سورج چھپتا ہے پس نکالا اونکو ذو القرنین نے اور سونپا
دانیال کو **بیان ذکر شریف در زبور** داؤد چوالیسوین مزمور زبور مین حق تعالی نے پیغمبر آخر الزمان خطاب کیا اور فرمایا یہ ہے فاضت النعمۃ
من شفتیک یعنے ٹپکتی ہے نعمت دنیا و آخرت دونو ہونٹون تیرے سے من اجل ذلک بارک اللہ لک الی الابد اسی سبب سے برکت دی اللہ نے تیرے واسطے ابد تک
تقلد ایہا الجبار السیف حمایل کر اے بزرگ شکستہ بنا اپنی شمشیر کو فان شرائعک وسنتک مقرونۃ بہیبت یمینک یعنے پس بدرستیکہ تیری شریعتین اور
حکمتین ملی ہوئی ہین ساتھ بزرگی اور رعب داہنے ہاتھ تیرے کے وسہامک مسنونۃ اور تیر تیری تیز کئے گئے ہین وجمیع الامم یخرون تحتک اور ساری
امتین اور تمام عالم منھہ کے بل گر کے نیچے تیری غرضکہ مراد اس مزبور سے نبوت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ فیضان نعمت شیرین کلامی اور برکت
ابد تک اور تقلد سیف کہ عادات عرب سے ہے اور آنحضرت عربی ہین اور کسی امت مین بجز عرب شمشیر کو اپنی گردنون مین حمایل نہین کرتے اور حضرت صاحب
شریعت وسنت ہین کہ ظلمت کفر ساتھ سیف اسلام کے دور کر دی اور بیچ زبور مین آیا ہے کہ داؤد علی نبینا وعلیہ السلام نے گریہ وزاری بجناب حضرت
باری عرض کیا کہ یارب جلد بھیج ظاہر و پیدا کرنیوالے سنت کو تا لوگ جانین کہ مسیح بشر ہے اور یہ دعا داؤد نے پیش از وجود محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور حضرت مسیح علیہ السلام کی تھی مراد وہ ہی کہ خداوند احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیج تا لوگونکو خبر دی اور آگاہ کری کہ مسیح بشر ہے نہ الہ مراد اونکی یہ ہی کہ لوگ
باپ بیٹے مسیح مین دعوی الوہیت کرینگے اور زبور داود علیہ السلام مین بھی آیا ہی کہ آنحضرت کو حق تعالی نے برگزیدہ کیا ہی ساتھ راستی و درستی کردار و گفتار کے اور دیا
ہے اوسے ظفر و نصر اوپر اعدا کے اور اوسکی امت کو برگزیدہ کیا ساتھ کرامت کے تسبیح کرتے ہین حق تعالی کو اپنی خواب گاہ مین اور تکبیر کہتے ہین ساتھ آواز
بلند کے اونکے ہاتھون مین شمشیرین تیز ہین واسطے انتقام دشمنون خدا کے اونسے کہ عبادت نہین کرتے اوسکی اور قید و بند کرتے ہین بادشاہون اونکو ساتھ قیدون کے
اور اونکے اشرافونکو ساتھ طوقونکے اور زبور مین آیا ہی کہ خدا تعالی نے صیہون سے کہ مراد اوس سے مکہ ہی ظاہر کیا ہی تاج مرصع محمود کہ مقصود تاج سے
ریاست و امامت رکھی ہی اور محمود سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دوسرے مزمور مین آیا ہی کہ وہ مالک ہوتا ہی اور جود و بخشش کرتا ہی دریا سے دریا تک
اور انہار سے انقطاع ارض تک پہنچتی ہین اہل جزایر آگے اوسکے بزانوی ادب کے اور چاٹتے ہین دشمن اوسکی خاک کو ساتھ زبان کے آتے ہین ملوک سلطنت نشینون
اور خواصون اپنی کے اور سجدہ کرتے ہین اور سر زمین پر رکھتے ہین اور فروتنی ظاہر کرتے ہین اوسکے روبرو ساتھ فرمان برداری و گردن نہی کے خلاص کرتے
ہین اندوہ و ستم دیدہ کو اوس شخص سے کہ قوی و زبردست ہے اوس سے اور رہائی دیتے ہی ایسے ضعیف کو کہ اوس کا کوئی نصیر و یاور نہین ہی اور مہربانی
کرتی ہی ضعیفون اور مسکینون پر اور درود بھیجی جاتی ہی اوپر اوسکے اور دعا کیجاتی ہی ہر وقت اور ہمیشہ رہتا ہی ذکر اوسکا ابد تک وصل عیسی کے کتب ثلثہ
توریت و انجیل و زبور مین وصف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مذکور ہوا مذکور ہی صحف اور انبیا مین بھی مسطور و مرقوم ہی حتی کہ بیچ صحیفہ حضرت آدم
ابو الانبیا کے نقل کیا ہی کہ پروردگار تعالی و تقدس نے وحی بھیجی طرف آدم علیہ السلام کے کہ مین ہون خدای مکہ اور اہل مکہ کہ میری ہمسایہ مین اور
زایر اور جانیوالی کعبہ کے میری مہمان اور کنف عنایت و حمایت اور سایہ حفظ و رعایت میری مین ہین معمور و آباد کرونگا مین وہ خانہ ساتھ اہل آسمان
و زمین کے آوین گے وہان گروہ گروہ پریشان بال غبار آلودہ آواز نکالنے والے لبیک کہنے والے اور اشک آنکھونسے گرانیوالے اور جو کوئی بزیارت اوس گھر کے آوے
اور مقصود اوسکا بجز زیارت خانہ کعبہ اور رضا و خوشنودی میری کے نہو کہ صاحب خانہ ہون ایسا ہووے کہ گویا میری زیارت کی اور میرا مہمان ہوا سزاوار
و لایق میرے کرم کے وہ ہی کہ اوسکی تکریم کرون مین اور محروم نپھیرون اور کام اوس گھر کا ایک پیغمبر کو سونپ دون تیرے فرزندونسے کہ اوسے ابراہیم کہین اور صحف
ابراہیم مین آیا ہی کہ اے ابراہیم تیری دعا شان اسماعیل تیرے فرزند مین سنی قبول کی اوسپر اور اوسکی نسل پر برکات فایض کرونگا مین اور اوس سے
ایک فرزند پیدا کرون بہت معظم و مکرم کہ نام اوسکا محمد ہووے اور بلند قدر اور برگزیدہ ہووے اور امت اوسکی بہتر سب امتون سے اور کتاب حیقوق مین کہ ایک
پیغمبر تھے معاصر دانیال پیغمبر منقول ہی کہ کہا لاتا ہی اللہ تعالی جبال مکہ معظمہ سے احمد کو کہ پر ہوتی ہی زمین اوسکی تعریف و توصیف سے اور مالک ہوتا ہی سب زمین
و گردنون کا اور کتاب مین یہ بھی آیا ہی کہ ہر آئینہ منیر و روشن ہوتا ہی آسمان بہائی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اوسکی روشنی سے اور نہایت کو پہنچتا ہی کام
دین و ملت کا اوسکے زمانہ نبوت مین جیسے کہ قرآن شریف مین آیا ہی اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی پس پورا کیا مینے تمہارے واسطے دین تمہارا اور تمام

کہیں تم پر اپنی نعمتیں ۔ وہب بن منبہ سے منقول ہے کہ میں نے کتب قدیمہ میں پڑھا ہے کہ خدا تعالی و تقدس اپنی عزت و جلال کی سوگند یاد کرتا ہے کہ بھیجوں میں جبال عرب پر ایک نور کہ بھر دے مابین مشرق و مغرب کو اور پیدا کروں میں اولاد اسماعیل سے پیغمبر عربی امی کہ ایمان لاویں اوسپر سب ستارے آسمان کے اور روئیدگان زمین کے اوپر پیغمبری ربوبیت اور اوسکی رسالت پر سب ایمان لاویں اور اپنے دین آبائی سے بیزار ہوں اور بھاگیں اور موسی علیہ السلام نے کہا کہ پاکی تجھے خدا اور تیرے ناموں کو یہ تحقیق گرامی رکھا تو نے اس پیغمبر کو کہ انتقام کھینچونگا میں اوسکے دشمنوں سے دنیا و آخرت میں ظاہر و غالب کرونگا اوسکی دعوت ہر دعوت پر اور اوپر اوسکے خوار و ذلیل کرونگا اوسکے مخالفین شنیعہ کو اور عدل تربیت کیا ہے میں نے اور واسطے عدل و داد کے برانگیختہ کیا میں نے قسم بعزت اپنی کہ خلاص کروں میں بسبب اوسکی امتوں کو آتش دوزخ سے آغاز کیا میں نے دنیا کو ساتھ ابراہیم کے اور ختم کیا میں نے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جو کوئی پاوے اوسے اور ایمان نلاوے اوسپر اور اوسکی شریعت میں نہ آوے پس وہ خدا سے بیزار ہے

فصل اور صحف اشعیا پیغمبر علیہ السلام میں آنحضرت کا مذکور ہے کہ حق تعالی فرماتا ہے کہ وہ بندہ محبوب میرا ہے کہ شاد و خورم ہے ساتھ اوسکے دل میرا بندہ مختار میرا خوشنودی میری نفس کی افاضہ کرتا ہوں اوسپر روح اپنی اور بھیجتا ہوں وحی پس ظاہر ہوتا ہے اوپر امتوں کے عدل ایسا بندہ کہ خندہ نہیں کرتا میں نہیں جاتی آواز اوسکی بازاروں میں مہیا کرتا ہے آنکھیں اندھوں کی شنوا کرتا ہے کان بہروں کی زندہ کرتا ہے دلوں مردوں کو ۔ دونگا میں اوسے جو کسیکو نہیں دیا احمد کہ حمد کرتا ہے میری حمد تازہ و تو ضعیف و مغلوب نہیں کیا جائیگا اسیل در غبت نہیں کرتا بسوائی نفس خود نہیں رکھتا صالحین کو اور سوائی اسکے بہت تعریف و توصیف اوسکی مذکور ہے **اور** یہ بھی آیا ہے ای محمد میں خدا ہوں کہ عظیم و منیع و قوی کیا میں نے تجھے بحق اور کیا میں نے نور امتوں کا تا واکرے آنکھیں کوروں کی اور خلاصی بخشے تو اسیران نفس اور مقیدان ہوا و ہوس کو تاریکیوں جہل سے طرف نور ایمان کے **اور** یہ بھی اوسی صحیفہ اشعیا میں آیا ہے کہ کہا مجھے پروردگار نے اوٹھ اور دیکھ اور خبر دے جو کہ دیکھتا ہے تو پس اوٹھا میں اور دیکھا میں نے دو سوار سامنے سے آتے ہیں ایک سوار حمار اور دوسرا سوار جمل کہتا ہے ایک دوسرے کو گرا بابل اور وہاں کے بت کہ تراشے تھے ۔ ابن قتیبہ کہ علمای متتبع اور متفحص اور مصنف کتب ہے اوسنے کہا ہے کہ مراد بصاحب حمار مسیح بن مریم ہیں باتفاق ہمارے اور نصاری کے پس کیوں نہ مراد بصاحب جمل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوویں اسواسطے کہ سقوط بابل اور بتوں اونکا اوپر ہاتھ ہمارے پیغمبر کے ہوا نہ اوپر ہاتھ مسیح کے **اور** کہا ابن قتیبہ نے کہ کتاب اشعیا میں ذکر مکہ بیت و حجر اسود کا ہے جسے بوسہ دیتے ہیں **اور** کہا ہے واسطے مکہ کو خوش ہو ای عاقر اور نطق کر بہ تسبیح کہ تیرے اہل بہت ہووینگے میرے اہل سے مراد اپنے اہل سے اہل بیت المقدس رکھتے ہیں بنی اسرائیل دحاج سے بھر رکھا ہے بیت ہوویں اونمیں سے **اور** تشبیہ بعاقر اسواسطے کیا کہ نہ تھا اوسمیں پہلے مگر اسماعیل کہ اوسپر کتاب نہیں نازل ہوئی بخلاف بیت المقدس کے کہ انبیا وہاں بہت اور مہبط وحی تھی ۔ حاصل کلام صفات آنحضرت و احوال شریف کتب متقدمہ میں بہت ہے کہ اوسمیں کچھ خفا و اشتباہ نہیں یہ نسخہ وجیزہ حامل اوسکا نہیں ہو سکتا ہر چند اعدای دین و متبع شیاطین نے نام شریعت مصطفوی اپنی کتابوں سے تغیر و تحریف کر دیا ہے باوجود اوسکے دلایل و شواہد اوسکے ظاہر و باطن میں **آیت** یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواہہم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون یعنے چاہتے ہیں کہ بجھا دیں اپنے موہوں کو پھونک سے خدا کی نور کو حالانکہ خدا تمام کرنیوالا اپنے نور کا ہے اگرچہ مکروہ کہیں کافر صلے اللہ علی سید الاولین والآخرین خاتم الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین

وصل مجملا معلوم ہوا کہ ذکر شریف حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتب سالفہ سماویہ مین مذکور و مسطور ہی اور اہل کتاب کو اوسکا علم قطعی حاصل تہا لیکن براہ حسد و عناد و غلبہ شقاوت و خسارت جانکر استنکار و استبعاد کرتی تہی اور تحریف و تغییر دیتی تہی پس اگر اس جگہ بعض حکایات و روایات کہ متضمن اوپر تبیین و تفصیل اوسکی ہی لائی جاوین مناسب ہی اگرچہ تطویل کلام ہوتا ہی لیکن ذکر اوسکا موجب مزید علم الیقین ارباب دین اور ذوق و نشاط محبان سید المرسلین کا ہوتا ہی سو ذکر اوسکے سی نچاہیے گنتا **مصرع** کز ہر چہ بگذری سخن دوست خوشتر است ۔ ابو سعید خدری اپنی باپ مالک بن سنان کہ شہدای احد سے ہین ناقل ہین کہ کہا آیا مین بنی عبد الاشہل پاس ایکدن واسطے سننے کی احادیث کرون مین اور تہی ہم اوس ایام مین صلح کرنیوالے یہود کی ساتہہ پس سنا مینے یوشع یہودی کو کہ کہتا تہا نزدیک پہونچا ہی زمانہ خروج اوس پیغمبر کا کہ نام اوسکا احمد ہی حرم سے اور ہجرت گاہ اوسکی مدینہ ہی پس آیا مین اپنی قوم کیطرف متعجب قول یوشع سے پس سنا مینے ایک مرد کو اپنی قوم سے کہ کہتا تہا یوشع قایل اس قول کا نہین بلکہ تمام یہود یثرب یہی کہتے ہین وہانسے باہر نکلا مین تا بنی قریظہ پاس جاؤن کیا دیکہتا ہون کہ وہ ساری تذکرہ آنحضرت کر رہی ہین اور زبیر باطانی کہ رؤسای یہود ہی کہتا ہی کہ ستارہ سرخ نہین طلوع کرتا مگر بخروج و ظہور اوس پیغمبر کے کہ نام اوسکا احمد ہی اور اب زمانہ خروج اوسکا عنقریب آیا ہی اور یہ شہر مدینہ جای ہجرت اوسکا ہی ۔ ابو سعید خدری کہتا ہی کہ بوقت قدوم رسول خدا کی مدینہ منورہ مین قول زبیر یہودی سی خبردار کیا مینے فرمایا کیا خوب ہوتا اگر زبیر بشرف اسلام مشرف ہوتا کہ تمام رؤسای یہود اور سارے اوسکے تابع اسلام لاتے **اور** قتادہ سے روایت ہی کہ کہا کرتی تہی یہود خداوندا اپنی امی کو کہ ذکر اوسکا توریت مین ہم پاتی ہین مبعوث فرما تا عذاب کری کفار عرب کو اور قتل کری آرزو اونکی یہ تہی کہ وہ نبی اونکی جنس سے ہو بنی اسرائیل مین سی جو مبعوث ہوی اونکی غیر سے حسد کرنے لگے اور کفر و انکار کیا روایت ہی سعد بن زید سے کہ نکلا اوسکا باپ زید بن عمرو طلب و جستجوی دین مین پس آیا ایک راہب کے پاس کہ موصل مین تہا اور زید کو کہا کہ کہانسے آتا ہی تو کہا بیت ابراہیم سی کہا کس چیز کا تو طالب ہی مینے کہا دین کا کہا راہب نے اولٹا پہر جا قریب ہی کہ جسکا تو طالب ہی تیری ہی زمین مین ظاہر ہووے **اور** یہ زید بن عمرو بن نفیل دوران جاہلیت سو ... کہ ذبیحہ مشرکون کا نکہاتا تہا اسکا ذکر صحیح بخاری مین ہے **اور** ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ خدا تعالی نی برانگیختہ کیا اپنی پیغمبر کو واسطے بہشتی کرنے ایک شخص کے اور قصہ اوسکا یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایکدن کنیسہ مین تشریف لائی ایک یہودی کو دیکہا کہ توریت اپنی قوم پر پڑہ رہا ہے جب اوپر مقام صفت پیغمبر آخر الزمان کی پہونچا خاموش ہوا پڑہنے سی اتفاقا گوشہ کنیسہ مین ایک بیمار پڑا تہا اوسنے پوچہا کس واسطے باز رہا تو پڑہنے سے پس وہ بیمار شل و سنے لڑکہڑاکی اور آیا یہودی پاس اور لیا نسخہ توریت اور پڑہی صفت آنحضرت اور کہا یہ ہی صفت تیری اشہد ان لا الہ الا اللہ و انک رسول اللہ یہی کلمہ پڑہ جان دی پس فرمایا حضرت نی اپنے یارونکو کہ تیاری تجہیز کرو اپنی بہائی کی **اور** رہتے یہود قریظہ و نضیر و فدک و خیبر کہ پاتے تہی صفت آنحضرت اپنی پاس بیچ نسخہ زبور ہونیکے اور کہتے تہی کہ مدینہ اوسکا دار ہجرت ہی جب حضرت متولد ہوی کہا آج کی رات طلوع کوکب اقبال ولادت باسعادت آپکا ہوا ہی اور جسوقت مبعوث ہوے کافر ہوگئے اور منع اور باز رہکر کہا اونہین ایمان سی مگر بغض و حسد و عناد نی **اور** ہشام بن عروہ نی اپنی باپ سے اور اوسنے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سی روایت

کی ہے کہ مکہ مین ایک یہودی آرہا تھا جب شب ولادت تھی وہ یہودی ایک مجلس مین مجالس قریش سے بیٹھا تھا کہا آیا آجکی رات تمہارے بیچ مین کوئی لڑکا وجود مین آیا ہی کہا ہم نہین جانتے کہا دیکھو اور دریافت کرو ای معشر قریش اور تحقیق کرو میری اس خبر کو کہ پیدا ہوا ہی آج رات پیغمبر اس امت کا احمدؐ درمیان دوشانون اوسکے کی ایک علامت ہی کہ اوسمین بال ہین لوگونکی زبانی معلوم ہوا کہ عبد اللہ بن عبد المطلب کے گھر رات کو ایک لڑکا پیدا ہوا ہی اوسکا نام محمدؐ رکھا ہی پس آکر یہودی کو خبر دی اوسنے کہا مجھے لیچلو پس لیگئے اوسے آمنہ پاس دیکھا یہودی نے علامت کو پشت مبارک مین اور بیہوش گر پڑا جب ہوش مین آیا پوچھا سبب بیہوشی کا کہا اب نبوت بنی اسرائیل مین سے اور کتاب اونکے ہاتھ سے گئی یہ ایسا مولود ہے کہ اونہین ماریگا اور ہلاک کریگا اب نبوت عرب مین آئی تم خوش ہوا ای معشر قریش اور خبردار ہو خدا کی قسم تمہارا غلبہ وسطوت ہوگا مشرق سے مغرب تک **اور** اسیطرح ابوہریرہ اور طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما سے روایتین مثل شریف اور دعوی نبوت نبانی یہود وراہبون کے بانحاء مختلفہ ثابت ومحقق ہین **اور** جبیر بن مطعم سے روایت ہی کہ بوقت بھیجنے حق تعالی کی اپنے پیغمبر کو اور ظاہر ہو جانا ہونا اوسکے امر کا مکہ مین اتفاقا بجانب شام مین ہو جاتا تھا جب بصرہ مین پہونچا میری پاس ایک جماعت نصاری آئی اور کہا تو مکان حرم سے ہے مینے کہا ہان پوچھا پہچانتا ہی تو صورت اس پیغمبر کی جسنے دعوی نبوت کیا ہی تم مین سے مینے جواب دیا کہ پہچانتا ہون پس میرا ہاتھ پکڑکر اپنی دیر مین لیگئے اور کہا نظر کر آیا ان صور وتماثیل مین سے اوس مرد مدعی نبوت کی کہ تم مین پیدا ہوا ہی کون سی صورت ہی پس نگاہ کی مینے اور صورت حضرتؐ کی اون صورتون مین نہ دیکھی بعد ازآن لائے مجھے ایک اور دیر بڑی مین کہ وہان بہی تصاویر کثیرہ بہ نسبت دیر اولی تھین پس کہا دیکھ آیا پاتا ہی تو صورت اوسکی اس جگہ پس نگاہ کی مینے دیکھی صورت وصفت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ دونو زانو حضرت کی پکڑے ہوئے ہین کہا صفت حضرت پہچانی مینے کہا البتہ پھر کہا یہ شخص کہ دونو زانو پکڑے ہے اسے بھی پہچانا کہا مینے ہان یہ یار وخلیفہ اوسکا ہی بعد اوسکے مینے کہا مجھے یہ خوف ہی کہ مبادا قریش اسے مار ڈالین کہا خدا کی قسم اسے نہ مار سکینگے وہ پیغمبر آخر الزمان ہی غالب کریگا اوسے خدا تعالی سب کے اوپر صفیہ بنت حیی بن اخطب یہودی سے کہ امہات المؤمنین ہین روایت ہی کہ بوقت قدوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نزول اونکے قبا مین گیا میرا باپ حیی بن اخطب صبح کو اور میرا چچا ابو یاسر بن اخطب بوقت تاریکی شب مین حضرت پاس اور نہ آئے یہانتک کہ ہنگام شام ہو گیا جسوقت گھر مین ثقیل وکسل وغم واندوہ آگھر مین پڑ رہے اور مین محبوب ترین اولاد تھی نزدیک اونکے پس بعادت مالوف اون پاس گئی یہانتک نہ بار غم واندوہ شکستہ ومحزون تھے کہ اصلا وقطعا ایسے ترے التفات متوجہ وملتفت نہوے اثنای اس حال مین چچا نے میرے باپ سے پوچھا آہو آہو آیا یہ مرد وہی ہے جو پیغمبر آخر الزمان ہی کہ نعت اوسکی توریت مین سنتے پڑہتے ہے میرے باپ نے چچا سے کہا نعم واللہ ہو ہو ہان سوگند بخدا وہ وہی ہے کہا تجھے یقین ہے کہ وہ وہی ہے کہا قسم بخدا یقینا وہی ہے پوچھا کہ بہ نسبت اوسکے تو اپنے دل مین کیا پاتا ہی محبت یا عداوت جواب دیا کہ عداوت واللہ جب تک مین زندہ ہون عداوت سے باز نہین رہونگا پس دونو شقی ازلی بعداوت آنحضرتؐ گرفتار وبال ونکال ابدی ہوے نعوذ باللہ من ذلک **اور** بعضے ان اشقیا جہنم بادانی حیلہ ونفاق کو وسیلہ طمع واخذ حطام دنیاوی اور سیادت حیات فانی سمجھکر بدرک اسفل السافلین گئے **اور** بعض علما واحبار یہود کہ سابقہ رحمت ازلی نے ناصیہ اقبال اونکے پر حرف سعادت لکھا تھا طرف دین

اسلام کی سبادرت کی اور اعزاز دولت سعادت حاصل کیا جیسیکہ عبداللہ بن سلام اور اشال اوسکی رضی اللہ تعالی عنہم **اور** مخریق کہ حبر اعالم وغالب تشیر الال
تہا ہمیشہ منتظر تہا جب روز جنگ احد ہوا کہا ای معشر یہود مجہ ذاتم جانتے ہو کہ نصرت دیاری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تم سب پر واجب حق ہی پس حاصل کرو
اس سعادت کو کہا آج یوم السبت ہی یعنی روز شنبہ ہی مخریق نے کہا کہ کچہ مانع نہین پس مسلح ہو کر آپ نکلا اور ایمان لایا اور شہید ہوا اور وصیت کیا کہ اگر مین مارا
جاؤن اس جنگ مین سارا مال میرا واسطے **محمد** صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے جو کچہ چاہی کرے جسے چاہی دیوے پس مارا گیا وہ رضی اللہ عنہ پس وہ مال حضرت کی قبضہ
مین آیا اکثر صدقات اوس مال سی فرماتے تہے **اور** قصہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا حضرت کی طلب مین ساتہ سننے خبر بعثت کے مین سو برس تک اور ایک روایت مین
زیادہ اوس سے اور دیکہنا منہ مقصود کا مشہور ہی غرض کہ بعث اخبار اسمین مشہور ہین الا بقدر المقدار و یکفی **وصل** ذکر فضائل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین
کہ مشترک ہین درمیان حضرت اور ورائی حضرت اور انبیا مین اور فضائل و کمالات مخصوصہ کہ اوسمین کوئی سہیم و شریک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دنیا و
آخرت مین نہین جاننا چاہیے کہ حق جل و علی نے جواہر نفوس مختلف پیدا کیے ہین بعضے نہایت مرتبہ صفا اور غایت جودت و بہا مین اور بعضے متوسط اور بعضے
غایت کدورت و نہایت ردارت مین اور ہر قسم مین مراتب و درجات متفاوت نفوس انبیا علیہم السلام ساری صاف تر و جید تر اور بدن اونکے بہی پاک تر
نقصان اور سلیم تر عیب سے نسبت بسیار نفوس بشر کے **اور** با وجودیکہ سب دائرہ کمال مین داخل اور اپنی غیر سے فاضل و کامل ہین لیکن اونمین بہی
تفاضل و تفاوت حاصل ہی **اور** سیدنا او شفیعنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے اصح و اعدل مزاج ہین اور اتم و اسلم بدن مین اور اصفی جواد کی
روح مین اور اکمل و اعلی خلق مین اور الطف و اشرق نور مین اور کچہ خلاف نہین کہ حضرت افضل البشر اور سید ولد آدم اور افضل الناس منزلت مین
اور اعلی الناس درجہ مین اور جو کچہ اور انبیا کو حاصل تہا اونکو بہی مثل اوسکے یا زیادہ اوس سے حاصل اور وہ جو آنحضرت کو حاصل اونہین بہی حاصل ۔ آدم
علیہ السلام کو دئی گئی یہ فضیلت کہ حق تعالی نے پیدا کیا اونہین ساتہ قدرت اپنی کے اور نفخ روح اونمین کیا **اور** ہمارے پیغمبر علیہ السلام کو دیے گئے یہ کمال
کہ متولی شرح صدر اونکا ہوا خود ذات باری عز اسمہ اور رکہا اوسمین ایمان و حکمت پس متولی ہوا آدم سے خلق وجودی کا اور ہمارے پیغمبر سے خلق نبوی کا
اور سجود ملائکہ آدم کو کہ حقیقت مین وہ سجدہ ابداع نور محمدی کو تہا جو ہر روح مین اور ظاہر کرنا اوس نور کا جبہہ شریف مین اور تشریف و تکریم حضرت
بہ **آیت** ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یعنی بدرستی خدا اور اوسکے فرشتے درود بہیجتے ہین اوپر نبی کے ۔ اتم و اجمع ہی تشریف آدم سے بسجود
ملائکہ اسواسطے کہ حق تعالی ساتہ ملائکہ کی شریک سجود نہ تہا کہ یہ حق تعالی پر جائز نہین **اور** صلوۃ و سلام مین شریک بلکہ مقدم فرشتون پر **اور** سجود
ملائکہ مین تعظیم و تشریف ایک مرتبہ اور صلوۃ و سلام مین افاضہ انوار رحمت و اسرار قدس دایم و مستمر و متجدد ہی جمیع ازمنہ مین اور مومن بہی اس اشتراک
مین مامور ہین **اور** فضیلت تعلیم اسما آدم کو اسکا بیان دیلمی نے مسند الفردوس مین حدیث ابو رافع سے یون کیا ہی کہ حضرت کی امت ماء و طین
مین آپ پر متمثل کی گئی ہے اور سب کے نام تعلیم کر دیے تہے پس جیسے کہ آدم کو تعلیم اسما فرمائی ایسی ہی حضرت کو ساتہ زیادتی ذوات و سمیات سکے

اور شک نہیں کہ رتبہ سمیات رتبہ اسماء سے زیادہ ہی بیان دونو موجود او ر ادریس علیہ السلام کے حق مین فرمایا آیت و رفعنٰہ مکانا علیا یعنی اوٹھایا اور دیا ہمنے اوسے
مکان بلند اور حضرت کو شرف دنو مقرب بمعراج فرمایا کہ یہ مرتبہ کسی او رکو بجز حضرت کے نہین عطا فرمایا او ر نوح علیہ السلام او رجو شخص کہ اوسکے اوپر ایمان لائے
تہے طوفان غرق سے نجات بخشی اور حضرت کی امت کو عذاب نازل کی گئے آسمان سے قال اللہ تعالی وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم یعنے اور نہین
اللہ کہ عذاب کرے اونہین حالانکہ ہو تو اونمین موجود۔ امام فخر رازی اپنی تفسیر مین لائے ہین کہ اکرام حق تعالی کا نوح کو یہ تہا کہ نگاہ رکہا سفینہ اونکا پانی پر او ر
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہ اوس سے عظیم تر چنانچہ روایت کی گئی ہے کہ تہے آنحضرت ایکدن کنارہ آب پر او ر بیٹہا تہا عکرمہ بن ابی جہل اوس جگہہ پس کہا
عکرمہ نے اگر تو دعوی نبوت مین سچا ہی تو بلا اس پتہر کو کہ دوسرے کنارے پر ہی پانی کے تا شنا کرے او رنہ ڈوبی او راسطرف چلا اوے پس اشارہ فرمایا آنحضرت نے تہا منقلع
ہوا حجر اپنے مکان سے اور سباحت و شناوری کی او ر آگئی حضرت کے آگے کہڑا ہوا او رشہادت دی آپکی رسالت و نبوت کی اوپر پس فرمایا حضرت نے آیا خاطر جمع ہوئی
تیری ای عکرمہ کہا اس پتہر کو کہو تا رجوع کرے جہانسے آیا ہی پس شنا کی سنگ نے اور گیا جس جگہہ کہ تہا پس شنا کرنا سنگ کا او رنہ ڈوبنا اوسکا پانی مین عظیم تر
و غریب تر ہو۔ قایم رہنے کشتی کے پانی کے اوپر اور نہ ڈوبنا اوسکا کہ خاصیت چوب کی ہی او ر برد و سلام ہونا نار نمرودی کا ابراہیم صلواۃ اللہ وسلامہ کے اوپر اس سے
عجیب و غریب نہین کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر نار حرب کفار کا اطفاء و خاموش ہونا کما قال اللہ تعالی کلما اوقدوا نارا للحرب اطفاہا اللہ جیسے کہ فرمایا
خدا تعالی نے جسوقت افروختہ کرتے کفار آتش واسطے جنگ کے سرد کرتا اوسے پروردگار اور ہرچند چاہتے کہ سرد کرین نور دین ساتہ نار کفر کے پس اباوا نکار لایا
اللہ جبار و قہار مگر یہ کہ تمام کرے اپنا نور او رسرد کرے نار شرور او رلیوے واسطے محمد کے سرور و ظہور آیت و یابی اللہ الا ان یتم نورہ ولو کرہ الکفرون
یعنی او ر انکار کرتا ہی خدا مگر یہ کہ پورا کرے اپنا نور او راگرچہ مکروہ جانین کافر۔ او ر بندگو رہی کہ شب معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دریائی آتش پر گذرے
کہ حکم اوسے کرہ نار کہتے ہین او ر سلامت و محفوظ رہے اوس سے او ر روایت کیا ہی نسائی نے کہ محمد بن حاطب نے کہا کہ ایام طفولیت مین میرے اوپر دیگ جوشان
آن پڑی تہی اور تمام پوست میرے بدن کا سوختہ ہو گیا بس لیگیا مجہے میرا باپ حضرت کے پاس او رڈالا آپ نے میرے بدن پر کہ جل گیا تہا آب دہن مبارک اور
کہا اذہب الباس رب الناس یعنے لیجا اور دور کر بیماری کو ای پروردگار آدمیونکے پس شفا پائی مینے گویا کوئی آفت مجہے نہ پہونچی تہی او ر وہ کہ
ابراہیم علیہ السلام کو ساتہ خلعت خلت ممتاز کیا حضرت کو ساتہ مقام محبوبیت کہ مقام محبت بالاتر مقام خلت سے ہے اور اختصاص ساتہ شفاعت
عام برگزیدہ کیا او ر بعض کہتے ہین کہ آنحضرت جامع مقام خلت و محبت ہین اور خلت حضرت کی ارفع و اکمل و افضل و اعلی خلت ابراہیم سے ہے او ر
تحقیق اس کلام کی آخر بیان تخصیص آنحضرت بفضایل آخرت مین آویگی انشاء اللہ تعالی او ر ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام کہ بکسر اصنام موصوف ہین
کہ ساتہ تبر کے بتونکو توڑا سیدنا و مولانا و مولی الثقلین نے اصنام مضبوط دیوار ہای کعبہ کو باشارہ ایک چوب کے۔ او ر یہ نہین مگر ساتہ قوت ربانیہ
او ر بقدرت الٰہیہ کے او ر کہا آیت جاء الحق و زہق الباطل یعنے آیا حق اور گیا باطل او ر یہ ابراہیم علیہ السلام کو ساتہ بنا ء بیت الحرام شرف حاصل ہوا

حضرت کو ساتھ وضع حجر اسود کی اوس مقام مین جیسے کہ قضیہ بنا قریش مین مذکور ہے اور جو موسی علیہ السلام کو عصا دیا گیا کہ وہ سانپ بن جاتا تھا لیکن جو
نطق نہ تہا ہمارے حضرت کی جدائی مین رو رو فریاد کرتا چوب ستون کا کہ مسجد مین تہا زیادہ فضل و بزرگی رکہتا ہی کہ قصہ اسکا باب معجزات مین آویگا اور امام فخر رازی نے
اپنی تفسیر مین بیان کیا ہی کہ ایکدن ابوجہل لعین نے چاہا کہ حضرتؐ کو بضرب سنگ مجروح و خستہ کرے کیا دیکہتا ہی کہ نعلین شریفین کے اوپر دو اژدہے ہین مارے ڈر کے بہاگا
اور روشنی ید بیضا ہو گئی کہ اوسکے نور سے چشم بینندہ خیرہ ہوتی تہی ذات حضرتؐ سر سے قدم تک نور ہی تہی کہ دیدۂ حیرت جمال با کمال حضرت مین خیرہ ہوتا تہا
اور مثل ماہ و آفتاب تابان و درخشان اگر نقاب حجاب بشری مین وہ نور احمدی مستور و محجوب نہوتا کیا تاب و طاقت کسی مین کہ بنظر حسن و ادراک اودہر
نظر کرتا اور قتادہ بن النعمان ذکر کہ صحابہ کرام سے ہین ایک رات نماز عشا حضرتؐ کی ساتہ ادا کی اوس رات تاریکی ابر و باران بہت تہا حضرتؐ نے شاخ خرما
اونکے ہاتہ مین دی اور فرمایا اسی لیجا روشنی بخشیگی آگے سے اور پیچہے سے بمقدار دس گز اور جب گہر مین آوگے وہ مار سیاہ معلوم ہوگا اوسی مار کر باہر نکالنا
روایہ ابونعیم اور صحیح بخاری اور کتابون مین مذکور ہی کہ عباد بن بشر اور اسید بن حضیر شب تاریک مین بملازمت شریف آئے اور ہر ایک کے ہاتہ مین عصا تہا
پس روشن ہوا عصا کہ ہاتہ مین ایک کے اون دو مین تہا کہ اوسکی روشنی مین قطع مسافت راہ وقوع مین آیا اور جب جدا ہوئے عصا کہ دوسرے شخص کے ہاتہ مین تہا
روشن ہوا اور بخاری تاریخ مین اور بیہقی اور ابونعیم حمزہ اسلمی سے لائے ہین کہ تہے ہم حضرتؐ کی ساتہ ایک سفر مین پس متفرق و جدا ہوئے ہم رات اندہیری
روشن ہوگئین میری انگلیان تا سب اوس روشنائی مین جمع ہوئے اور ایک کوئی ہلاک نہوا اور وہ انگلیان میری روشن تہین اور حدیث مین آیا ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صحابی کو واسطے دعوت اوسکی قوم کی بہیجا تہا اوسنے ایک نشان چاہا کہ حجت ہووے اوسے پس حضرتؐ نے انگشت مبارک
اوسکی دونو آنکہون مین ماری اوس جگہ سے ایک سفیدی اور نور پیدا ہوا پس اوس صحابی نے عرض کیا کہ مجہے خوف ہی کہ لوگ برص خیال نکرین پس
نقل کیا اوسے حضرتؐ نے ساتہ تازیانی اوسکے اور یہ حدیثین دلیل ہین حضرت کی نورانیت پر اور سرایت نورانیت حضرت خادمان درگاہ مین اور منکشف
ہونا دریا کا واسطے موسی علیہ السلام کے اور شق القمر اوس سے زیادہ تر ہے کہ وہ تصرف عالم ارض مین ہے اور یہ تصرف عالم سما مین اور فرق ان دونو مین
ظاہر ہے والفرق بینہما واضح اور بہت روایتون مین آیا ہے کہ درمیان آسمان و زمین کے ایک دریا ہی کہ نام اوسکا مکفوف ہی اور دریای زمین اوسکی نسبت
حکم ایک قطرہ کا رکہتا ہے نسبت ساتہ بحر محیط کی ایسا دریا منفلق و منکشف ہوا واسطے حضرت کی شب معراج مین یہ امر بہت بڑا ہی انفلاق بحر سے واسطے موسی علیہ السلام
کے اور وہ جو موسی علیہ السلام کو معجزہ مار حجر سے اور بہنا چشمون کا اوس سنگ سے دیا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انفجار آب اصابع مبارک سے اور یہ
اوس سے ابلغ و اکمل ہی اسواسطے کہ سنگ جنس زمین سے ہے کہ باہر آتی ہین اوس سے چشمین بخلاف روان ہونے چشمون کے گوشت و پوست سے اور وہ جو
فرمایا حق تعالی نے وکلم اللہ موسی تکلیما یعنے اور کلام کیا حق تعالی نے موسی کی ساتہ کلام کرنا مشرف ہوئی حضرت ہمارے اوس سے زیادہ شب اسری مین دو قوس کے
ساتہ اور یہی مقام مناجات حضرت فوق سموات علی و سدرۃ المنتہی ہے اور مقام مناجات موسی علیہ السلام طور سینا اور وہ جو دی گئی ہارون

علیہ السلام کو فصاحت لسانی جیسا کہ آیا ہی واخی ہارون ہو افصح منی لساناً یعنی میرا بہائی ہارون وہ فصیح تر ہے مجسے از روی زبان کی عطا ہوئی ہمارے
حضرت کو ایسی فصاحت و بلاغت کہ بالاتر اوس سے بلکہ مانند اوسکے متصور نہیں اور فصاحت ہارون غایت اوسکی یہ تہی کہ ازروی زبان عبرانی افصح ہے
اسیواسطے موسی علیہ السلام نے افصح منی کہا نہ افصح مطلق اور زبان موسی علیہ السلام مین لکنت تہی جیسے کہ قصہ اوسکا مشہور ہے اور یوسف علیہ السلام کو
بسبب حسن شہرت رکہتے مین ہمارے حضرت تمام حسن وجمال وصباحت وملاحت وجہ تہا کہ اور کوئی نہین تہا اور تعبیر رویا و تاویل منام کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو
عنایت ہوئی تہی اوسکے تین چیزین منقول و معلوم ہین ایک اونمین سے دیکہنا کواکب و شمس و قمر کا سجدہ کنندہ واسطے اپنے۔ دوسرا دیکہنا صاحبی السجن کا تیسرا
خواب بادشاہ کا اور حضرت کی فضائل و شرایف اس باب مین زیادہ از حد و عد ہین جو کوئی تصفح اخبار و تتبع آثار کرے اوسی بخوبی معلوم ہووے اور نرم
وہ جو داؤد علیہ السلام کو دیا گیا تہا یعنی حدید کہ بوقت مسح نرم ہوجاتا تہا اور چوب خشک اونکے ہاتہ مین سبز اور برگ آور ہوتی تہی ۔ شاۃ ام معبد کہ بہت دبلی
و بیمار و خشک ہو گئی تہی ببرکت دست مبارک شیر اوسکی پستانون سے جاری و ریزان ہوا زیادہ معجزاتی عادت سنہ یہی ہی گویا ایک طرح کی سخت چیز کا نرم کرنا ہی
اور آپکے واسطے بہی سنگ سخت نرم ہو گیا ہو حافظ ابونعیم نے روایت کی ہی کہ جب حضرت مائل غار ہوئے اور سر مبارک فرو کیا طرف سنگ کی تا پنہان کرین
اپنی جسد شریف کو بس نرم کیا حق تعالی نے سنگ کو تا لائی سر مبارک غار مین اور ہستند راح حاصل کیا سا تہہ سنگ سخت کی بس نرم ہوا واسطے حضرت کی اور
اثر کیا بازوی شریف نے اوسمین اور بعد دیوار بیت المقدس کے شکل خمیر کہ باندہا اوسکے ساتہہ اپنا اداب آور تسبیح کی جبال نے داؤد کی ساتہہ اور تسبیح کی سنگ نے
دست شریف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور وہ جو دیا گیا سلیمان علیہ السلام کو کلام طیر اور تسخیر شیاطین و ریح و ملک کہ نہین دیا گیا بعد اون کے
کسی کو دیا گیا ہمارے سید و سلطان پیغمبر آخر الزمان کو مانند اوسکے اور زیادہ اوسپر اما کلام طیر کہ فرمایا و علمنا منطق الطیر یعنے اور سکہائی گئے ہمکو گویائی
جانورونکی سخن کیا حضرت کی ساتہہ سنگ نے اور تسبیح کی اوسپر ہاتہ آپکے حصی نے کہ جمادی اور یہ اعلی واعجب ہے کلام طیر سے اور کلام کیا حضرت کی ساتہہ ذراع
شاۃ مسمومہ نے اور یہ کلام کیا اہو نے اور شکایت کی بعیر نے جیسا کہ باب آویگا اور روایت کیا گیا ہی کہ ایک طائر آیا اور گرد سر مبارک پہرا اور کچہ سخن کہا
آپ نے فرمایا کہ ستایا ہی کسینے تم مین سے اس طائر کو بچہ اوسکے بچونکے چاہیے کہ پہیر دی اوسکی طرف بچے اوسکے اور قصہ کلام گرگ حضرت کی مشہور ہی اور ریح
کہ پہیراتی تہی تخت سلیمان کا جس جگہ کہ وہ ارادہ کرتے تہے اقطار زمین سے حضرت کو براق عنایت ہوا تہا کہ شریف تر ریح سے بلکہ تیز تر برق خاطف سے کہ لیگیا
حضرت کو فرش سے عرش تک ایک ساعت مین اور مسخر کی گئی واسطے سلیمان علیہ السلام کی زمین تا دیکہا مشارق و مغارب ارض اور ہمارے پیغمبر
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سطے کی گئی اور گردلائی گئی واسطے اونکے زمین تا دیکہا مشارق ارض اور اوسکے مغارب کو اور تسخیر شیاطین کہ حدیث
صحیح مین آیا ہی کہ سامنے آیا حضرت کی شیطان نماز کی اندر پس قدرت عطا فرمائی اللہ تعالی نے حضرت کو اوسکے اوپر اور چاہا کہ اوسے باندہ دین ساتہہ
ایک ستون کے ستونون مسجد سے کہ بازی کرین اوسکے ساتہہ لڑکے کوچہ کے اور وہ جو دیے گئے عیسی علیہ السلام ابرای اکمہ و ابرص و احیاء موتی ـــ

دی گئی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روی آنکھ ابو قتادہ کی کہ باہر نکل پڑی تھی پس ہو گئی بہتر اوس سے کہ پہلے تھی اور روایت کی گئی ہے زن معاذ بن عفرا برص رکھتی تھی پس شکایت اس امر کی حضرت کے پاس لائی حضرت نے چوب دستی سے مسح اوسپر فرمایا پس دور کیا حق تعالی نے برص اوسکا نقل کیا اسے مواہب لدنیہ میں امام فخر نے اور بیہقی نے دلایل النبوۃ میں قصہ ایک مرد کا نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ میں ایمان لاتا ہوں اگر زندہ ہو جاوے یہ میری بیٹی مردہ پس جناب محمد مصطفے اوسکی قبر پر تشریف لائے اور کھڑے ہوئے اور ندا کی یا فلانہ اوسکی قبر سے آواز آئی لبیک وسعدیک یا رسول اللہ الحدیث احیاء موتی جناب آنسرور سے بمواضع متعددہ واقع ہوا ہے کہ باب معجزات میں آویگا غرضکہ وہ جو فضایل وکمالات ومعجزات تمام انبیا ورسل میں متفرقہ تھے ذات شریف میں موجود تھی بلیت خوبی وشکل وشمایل حرکات وسکنات ؎ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری × وصل یہ فضایل ومعجزات کہ ذکر ہوے مشترک تھے درمیان اور انبیا اور حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیکن وہ فضایل کہ مخصوص بذات شریف ہیں اور اونمیں خصایص نبوی کہتے ہیں خارج حد وعد وحصر سے ہیں لیکن وہ جو قید وضبط میں محصور ہیں مذکور ہوتے ہیں خصایص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قسم ہیں ایک قبیل احکام شرع سے اور دوسری قسم صفات واحوال ومعجزات سے اور بعضوں نے لکھا ہے کہ تکلم قسم احکام میں اور بحث کرنا اوس سے بیفائدہ ہے اور متعلق نہیں ساتھ اوسکے ساتھ کوئی حکم وہ ایک امر ہے گذرا اور صواب یہ ہے کہ فائدہ اوسپر مترتب ہے اول علم بحال شریف حضرت کی اور تحقیق وہ ایک سعادت اور ایک نوع کمال سے کہ اتباع واقتدا اوسپر اوسکے موقوف ہے سبب تک کہ نجانا جاوے عمل اوسپر نہیں کیا جاتا ہے پھر یہ قسم چار قسم ہے قسم پہلی وہ جو مخصوص آپکے ساتھ ہے واجبات سے اور حکمت اوسمیں زیادتی قرب ودرجات ہے جیسا کہ وجوب نماز ضحی میں بیچ ایک قول کے اور صواب اوسکے خلاف ہے اور قول عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مارایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یسبح سبحۃ الضحی محمول اسی نماز پر ہے یعنی نہیں دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسبیح کرتے تسبیح ضحی اور جیسے کہ نماز تہجد حضرت کے اوپر فرض تھی اور بعضوں نے کہا کہ امت کے اوپر بھی فرض تھی پس منسوخ ہو گئی اونسے جیسے مسواک اور حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت مامور بوضو تھے واسطے ہر نماز کی جب شاق ودشوار آیا اوپر مامور ہوے مسواک واسطے ہر نماز کی اور حدیثیں اور بھی شان مسواک میں آئی ہیں کہ دلالت اونکی وجوب قطعی پر نہیں اور قسم دوسری خصایص آنحضرت حرمت میں یعنی احکام کہ حضرت پر حرام ہیں اونکے غیر پر حرام نہیں جیسے کہ تحریم زکوۃ اور تحریم صدقہ اوپر قول صحیح ومشہور کے منصوص بقول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انا لا ناکل الصدقۃ یعنے ہم نہیں کھاتے صدقہ۔ روایت کیا اسے مسلم نے پس بعضونکے نزدیک امتناع اکل سے جہت حرمت ہے اور بعضونکے نزدیک تنزہ سے بہر حال امتناع اکل صدقہ سے خواہ تحریما ہو خواہ تنزیہا خصایص حضرت سے ہے جیسے کہ تحریم زکوۃ آل وموالی حضرت پر اور جیسا کہ کھانا چیز کریہ الرایحہ کا مانند سیر وپیاز کے احادیث میں آیا ہے اور جیسے کہ تحریم نکاح کتابیہ اسواسطے کہ ازواج مطہرات حضرت امہات المومنین ہیں اور زوجات حضرت بہشتی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعز واشرف ہیں اس بات سے کہ رکھیں نطفہ پاک اپنا رحم کافرہ میں اور جیسے کہ تحریم نکاح امتہ مسلمہ لیکن تسرے یعنی کنیز گردانا جایز ہے باتفاق قسم تیسری وہ کہ مخصوص ہے آنحضرت کے ساتھ

مباحات سے جیسکہ نہ ٹوٹنا وضو کا ساتہ نوم کے اور بعضون نے کہا ہے یہ حکم عام ہے سب انبیا علیہم السلام کو اور جیسکہ اباحت صلوۃ بعد العصر اور جواز نماز وتر اوپر راحلہ کے باوجود وجوب وتر اور نماز جنازہ اوپر غائب کے نزدیک حنفیہ کے اور شافعی کے نزدیک عام ہے ساری امت کو اور صوم الوصال کہ تحقیق اوسکی باب الصیام مین آویگی انشاءاللہ تعالی اور اباحت نظر باجنبیات اور جواز خلوت باجنبیہ اور اس جگہہ کلام ہے کہ اوسکی محل مین مذکور ہوگا اور نکاح زیادہ چار عورتون سے اور اسیطرح اور انبیا کو اور نو سے زیادہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسمین خلاف ہے اور جواز نکاح بلفظ ہبہ جانب زن سے کہ بخشے ایک عورت اپنے نفس کو اور مہر طلب نکرے بغیر ولی و شہود کی نسبت بآنحضرتؐ نہ اونکی غیر کے اور آنحضرتؐ کو جائز تہا کہ تزویج کردین کسی عورت کو ساتہہ کسی مرد کے بدون اذن اوسکے اور اوسکے اولیا کے اور نکاح زن بے رضائی زن اور رغبت فرمانے حضرت طرف نکاح ایک کے کہ شوہر نہین رکھتی لازم ہوتا تہا اوس عورت کے اوپر اجابت اوسکی اور حرام ہوتی تہی دوسرے پر خواستگاری اوس زن کی اور اگر شوہردار ہوتی واجب ہوتا شوہر پر طلاق دینا اوسے اور اس جگہہ امتحان ایمان اوس شخص کا تہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لایومن احدکم حتی اکون احب الیہ من نفسہ واہلہ وولدہ والناس اجمعین یعنے مومن نہین ہوتا ایک تم مین سے یہانتک کہ ہو نہین محبوب تر طرف اوسکے اوسکی ذات اور اہل اور اولاد اوسکی اور سب آدمیون سے اور اسیواسطے واجب تہا اوپر اوس مرد کے کہ احتیاج رکہتا ہو طرف طعام و شراب کے صرف کرے اوسی صورت احتیاج مین حضرت کے اوپر اور فدا کرنا اپنے نفس کو اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فان النبی اولی بالمومنین من انفسہم پس تحقیق نبی بہتر ہے مومنین کو اونکی ذاتون سے اور مصداق اسکا قصہ زید و زینب کا ہے اور حاصل اس قصہ کا یہ ہے کہ حق تعالی نے تزویج کیا زینب کو پیش خود حضرتؐ کے ساتہہ اور ڈالی کراہیت اوسکے دل زید مین اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ڈرتے تہے اوسکی اظہار سے تا ضعیف الایمان ورطہ ہلاک مین نہ پڑین پس وحی نازل ہوئی جانب حق تعالی سے کہ تو خدا سے ڈر اور خلاف اوسکے امر کے نہ کر لوگون سے خوف و شرم بیفایدہ ہے پس تزویج فرمایا آنحضرتؐ نے اور اپنے گہر مین لائے اور بعضے مفسرون اور ارباب سیر کو اس مقام مین کلام ہے کہ نہین لائق بمنصب نبوت اور اہل تحقیق نے اسی زلات مفسرین سے شمار کیا ہے اور قصہ یوسف علیہ السلام کا ساتہہ زن عزیز یعنی زلیخا کے اور قصہ داؤد علیہ السلام ساتہہ زن اوریا کے اور مقرر کرنا عتق کا بجائی مہر جیسکہ مقدمہ صفیہ مین واقع ہوا اور وجوب نفقہ زوجات مین حضرتؐ کے اوپر اختلاف ہے۔ نووی نے کہا اصح وجوب ہے اور واجب نہ تہا حضرت پر رعایت قسم درمیان زنان نزدیک اکثر علما اور حنفیہ بہی اسیطرف گئے ہین اور وہ جو حضرتؐ بہ نسبت ازواج رعایت فرماتے بطریق تفضیل تہا نہ بسبیل وجوب اور حلال ہوتا حضرت پہ جمع درمیان زن و عمہ و خالہ کے دو وجہہ ہین اصح ہمشیرہ و مادر و دختر ہین کہ یہ درست نہین اور اہل تحقیق نے کہا ہے کہ موضع ان سب خصایص کا اسطرف ہے کہ نکاح آپکے حق مین حکم تسری رکہتا تہا۔ یعنی کنیزکی اسواسطے کہ سب مرد و عورت حکم داہ و غلام حضرت مین تہے اور مباح تہا حضرت کو کہ لین مال غنیمت سے پیش از قسمت جو چاہین لونڈی و شمشیر وغیرہ سے اور مباح تہا حضرتؐ کو قتال مکہ مین اور دخول مکہ مین بلا احرام کہ تحقیق اور تفصیل اوسکے باب فتح مین آویگی انشاءاللہ تعالی اور خصایص حضرت سے تہا کہ حکم کرین ساتہہ علم

اسنے کے اور حاکم کرین اپنے واسطے اوسکا لاوا اپنی گے اور گواہی دیوین واسطے نفس اپنے کے اور ولد اپنے کے اور رشتہ داروں اونکا قرابت و رحمت اور
مباح تہا خاص حضرت کو کہ قسمت کرین اراضی بہشت از منجملہ مالک املاک نے مالک کر دیا تہا حضرت کو تمامہ اراضی و ممالک کا کما امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے
جبکہ حضرت کو اختیار قسمت ارض جنت حاصل ہووے پس قسمت ارض دنیا بطریق اولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **فصل** اور خصائص آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کہ قبیل احکام سے نہین بلکہ قبیل صفات و احوال سے ہین لاتعد ولاتحصی ہین خصوصاً صفات و احوال باطن کہ علم کسی فرد انسانی کا اوسکی
کنہ کو نہین پہونچتا اور مذکور اون بعض صفات کا ظاہر ہے کہ علما نے اونکا شمار کیا ہی اور معجزات سارے اسی قبیل سے ہین کہ کسی ایک انبیا علیہم السلام سے
ظاہر نہین ہوئے لیکن اونکے واسطے جدا باب وضع کیا گیا از جہت عظمت و کثرت اونکی اور فضیلت اعلیٰ و اکمل حضرت کی وہ ہی کہ پروردگار تعالیٰ نے اونکی
روح پہلے ارواح خلائق سے پیدا کی اور ارواح سائر مکونات کی اونکی روح مبارک سے شعب کین اور سبکو آپکے نور سے پیدا کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نبی تہے اور آدم ہنوز درمیان روح و جسد جیسیکہ روایت کیا ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور عالم ارواح مین ہی فیض بارواح انبیا
روح سے انوری سے پہونچا تہا اور جب تک کہ آفتاب وجود حضرت پردہ غیب مین تہا کواکب ثواقب حضرات انبیا کے ستور نور حضرت مین تہے ظہور کیا اور
جب آفتاب عالمتاب نبوت حضرت نے ظہور کیا سب محو و مخفی ہوئے بعینہ جیسے رات مین یا وقت طلوع آفتاب کے **اور** ابو ہریرہ رضہ نے روایت کیا ہی
کہ حضرت نے فرمایا ہین اول انبیا پیدایش مین ہوں اور آخر اونکا بعثت مین **اور** فضائل عظیمہ حضرت کی سے وہ ہی کہ جوامع الکلم عطا کیے گئے کہ مراد
اوسسے کلمات مختصر شامل و حاوی معانی کثیرہ کو **اور** حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول اوس شخص کے ہین کہ لیا گیا اوس سے میثاق روز الست مین اور
کہنے قول بلی مین اوس روز جیسا کہ آیا حدیث مین **اور** عالم و آدم سب واسطے اونکے پیدا کیا گیا کہ مقصود اصلی پیدایش عالم سے وجود حضرت ہے
اور لکہا گیا اسم مبارک حضرت کا اوپر عرش اور ابواب جنت و ما فیہا کے **اور** لیا حق تعالیٰ نے عہد انبیا سے اگلے باب مین کہ بوقت بعثت حضرت کے
اوپر ایمان لاوین اور نصرت و تایید اونکی کرین جیسا کہ سابق گذرا **اور** واقع ہوئین اخبار و تبشیر بوجود شریف حضرت کتب سالفہ مین اور نسب شریف
مین تا زمان آدم علیہ السلام سفاح یعنی زنا جیسیکہ عہد جاہلیت مین عادت تہی جیسا کہ حدیث مین آیا ہی کہ برگزیدہ کیا حق تعالیٰ نے کنانہ کو اولاد اسمعیل
سے اور برگزیدہ کیا قریش کو کنانہ سے اور قریش سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے حضرت کو پس برگزیدہ او بہتر و معتبر سبکے حضرت ہووین صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم **اور** بوقت ولادت شریف سارے بت سرنگون پڑے **اور** جنون نے اشعار پڑہے **اور** پیدا ہوئے شکم آمنہ سی مختون نظیف بدرجہ
وناف بریدہ ولادت کے وقت **اور** رافع نظر طرف آسمان **اور** رافع انگشت شہادت **اور** دیکہا ماں نے اوسکے کہ ایک نور اوسسے خارج ہوا
کہ سبب اوس نور کے کوشک شام کے روشن ہوئے **اور** متحرک تہا مہد مبارک ساتہ تحریک ملائکہ کے **اور** کلام کیا مہد مین **اور** لکہا ہے سخن کرنا
قمر کا ساتہ حضرت کی **اور** میل کرنا جسطرف کہ حضرت اشارہ کرتی تہے **اور** سایہ کرنا حضرت کے اوپر ابر کا تمازت آفتاب مین اور یہ امر ہمیشہ نہ تہا بلکہ

اوقات متعددہ مین واقع ہوا ہے۔ اول زمان صغر مین کہ ہمراہ اپنے عم ابوطالب کے سفر مین نکلے تھے اور بحیرا راہب نے آپکو پہچانا اور بعضون نے اسیواسطے سایہ نہ رکھنے ابر کو جدا خصائص مین ذکر کیا ہے اور شق صدر شریف سے کہ صحاح مین آیا ہے اور وقوع اوسکا چار بار اتفاق ہوا۔ اول اوسوقت کہ صغیر السن تھے بنی سعد مین۔ دوسری دس برس کی عمر مین۔ تیسری قریب بعثت کے۔ چوتھے شب معراج مین اور فشار دن جبرئیل کا حضرت کو ابتدائی وحی مین اور تصرف کرنا وجود مبارک مین اسے بھی خصائص سے شمار کیا ہے اور کہا ہے کہ کسی ایک کو انبیا سے یہ نہین ہوا اور تفاصیل ان معانی کی اونکے مواضع و مواقع مین آویگی اور حق تعالی نے ہر عضو آنحضرت کو قرآن مین ذکر کیا ہے قلب کو اس اپنے قول مین **آیت** نزل به الروح الامین علی قلبک یعنے نازل کیا جبرئیل امین نے قرآن کو تیرے دل پر اور لسان کو **آیت** فانما یسرناه بلسانک یعنے پس سوا اسکے نہین کہ آسان کیا ہمنے قرآن کو تیری زبان پر **آیت** وما ینطق عن الھوی یعنی اور نہین نطق کرتا اپنی خواہش نفس سے اور بصر ساتھ **آیت** مازاغ البصر وما طغی یعنے کجی و میل نکیا بصر نے اور نہ تجاوز اور روی مبارک کو ساتھ **آیت** قد نری تقلب وجھک فی السماء کے تحقیق دیکھتے ہین ہم رو گردانی تیری طرف آسمان کے۔ واسطے انتظار وحی کی اور عنق کو ساتھ **آیت** ولا تجعل یدک مغلولة الی عنقک کے یعنے اور نہ بند کر اپنے ہاتہ کو اتفاق سے اور صدر وظہر مبارک کو ساتھ **آیت** الم نشرح لک صدرک ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظہرک کے یعنے کیا نہ کہولا ہمنے سینہ تیرا اور اوتارا ہمنے تجھسے بوجھ تیرا وہ کہ توڑی اوسنے پشت تیری۔ اور یہ دلالت رکھتا ہے کمال محبت و عنایت حق جل و علی پر حضرت کو اور رکھا حق تعالی نے اپنا اسم کہ محمود ہے احمد و محمد سے کہ پہلے اسکے اس اسم کے ساتھ کوئی تسمیہ نہین کیا گیا اور کہلاتا پلاتا تہا آپکو حق تعالی طعام و شراب بہشت سے کہ ذکر اوس کا صوم وصال مین آویگا ان شاء اللہ تعالی اور دیکھتے تھے حضرت پیچھے سے جیسے دیکھتے تھے آگے سے اور شب و تاریکی مین جیسے کہ دن اور روشنی مین اور ذکر اوسکا حلیہ شریف مین گذرا ہے اور جسوقت حضرت سنگ پر چلتے نشان دونو پائی مبارک کا اوسمین پڑجاتا جیسے کہ مقام ابراہیم مین متواتر ہے اور اثر مرفقین شریفین کا سنگ مکہ مین مشہور ہے اور اثر جا نعلہ شریف کا مسجد بنی معاویہ مین مدینہ مین واقع ہے اور آب دہن مبارک شیرین کر دیتا تہا آب شور کو اور کفایت کرتا تہا طفل شیر خوار کو جیسا کہ باب حلیہ مین گذرا اور بغلین حضرت کی صفید تہین بال نرکھتی تہین بعضون نے کہا ہے یہ اعتقاد کرنا چاہیے کہ ابطین شریفین مین رایحہ کریہ نتہی بلکہ نظیف و طیب الرایحہ جیسا کہ ثابت ہوا ہے صحیح مین اور آواز حضرت کی دور رس تہی کہ وہان کسیکی آواز نہ پہونچتی تہی اور مگس بدن مبارک پر نہ بیٹہتی تہی اور شپش یعنی جون لباس مبارک مین نہ پڑتی تہی اور حضرت کو اتفاق احتلام نہین ہوا ہرگز اور ایسی ہی اور انبیا کو روایت کیا ہے اسے طبرانی نے اور بعض علما نے انزال تجویز کیا ہے کہ شاید بجہت غلبہ مادہ کے ہوتا ہو نہ خواب شیطانی سے اور تہا عرق شریف خوشبودار زیادہ مشک سے اور سایہ حضرت کا زمین پر نہ پڑتا تہا از محل کثافت و نجاست ہو اور نہین دیکھا گیا سایہ حضرت کا آفتاب و ماہتاب مین۔ ایسا ہی بیان ہے علما سے لیکن مقام استعجاب و استغراب ہے کہ کسی نے

ذکر چراغ نہین کیا اور حدیث طویل مین کہ پڑہنا اوسکا بعد از نماز شب آیا ہے اور بعض مشائخ درمیان سنت فجر کے پڑہتے ہین درخواست کیا ہے حضرت نے
خدا سے کہ سائر اعضا آپکے مین نور بخشے اور اس حدیث کے آخر مین فرمایا واجعلنی نورا یعنے تمام جسم میرا انور کردے پس آنحضرت سب نور ہووین نور کا سایہ نہین
ہوتا اور حب بیٹہے فرماتی دراز قدون کی ساتہہ اون سب مین دراز معلوم ہوتے اور یہ مگس جامہ مبارک پر نہ بیٹہتی تہی ذکر کیا اسے فخر رازی نے
پس اندام شریف پر نہ بیٹہنا مگس کا بطریق اولی ہووے اور کاٹا اور چوسا نہین خون حضرت کا پشہ نے اور نہین ستایا جون نے یہی ہے عبارت قوم کی
اور مراد عدم وجود قمل ہے اور یہ کہ بعض احادیث مین آیا ہے کہ کان یفلی ثوبہ یعنے تہے حضرت کہ ڈہونڈہتے تہے جون اپنے کپڑون مین سے مراد
اس سے حقیقت نہین ہے اسیطرح کہا لوگون نے اور جملہ خصائص حضرت سے انقطاع کاہنون کا ہے نزدیک مبعث آپکے اور حراست وحفاظت
آسمان کی استراق سمع اور رمی شہاب سے۔ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ محجوب ومطرود نہ کیے جاتی تہے شیاطین آسمان سے اور آتی تہے آسمانون پر
اور لاتی تہے خبرین اور سکہاتی کاہنون کو کہ اونکی ارواح کو ساتہہ ارواح خبیثہ جنون کی علاقہ ومناسبت روحانی تہا اور بسبب اس علاقہ کے اون سے
کسب علوم کرتی تہے اور دروغ اپنی طرف سے اوسپر بڑہاتی تہے جیسا کہ حضرات انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کو ساتہہ ارواح طیبہ ملائکہ کے
کہ اوس مناسبت سے مورد وحی اور اخبار صادقہ ہوتی تہے جب حضرت سید الثقلین امام القبلتین پیدا ہوئے ممنوع ومزجور ہوئی اور باز رکہی گئے
عروج وولوج سموات سے اور کہا ہے کہ تولد عیسے علیہ السلام کی ممنوع ہوئی تہے تین آسمانون سے اور ساتہہ تولد حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے تمام آسمانون سے جو کوئی قصد وارادہ کرے عروج آسمان واستراق سمع کا رمی شہاب کہ شعلہ نار ہے روکا جاتا ہے کہ ہرگز خطا نہین
کرتا بعض کو مارتا ہے اور بعض کا منہہ جلاتا ہے اور بعض کو فاسد وتباہ کرتا ہے اعضا وعقل معمر نے کہا مینے پوچہا زہری سے کہ آیا رمی شہاب
وسقوط نجوم ایام جاہلیت مین بہی تہا کہا البتہ لیکن تغلیظ وتشدید وقت بعثت حضرت سے شروع ہوی اور ابن قتیبہ نے کہا کہ رجم پیش از بعثت
حضرت تہا لیکن بعد از مبعث شدت کی گئی حراست مین اور بعضون نے کہا ہے کہ سقوط نجوم اور رمی شہاب شیاطین کو کیا جاتا تہا لیکن پہیر
عود کرتی تہے اپنی جگہہ ذکرہ البغوی اور ایک شب لیگئے حضرت کو مسجد حرام سے طرف مسجد اقصی کے اور مرفوع ہوی محل اعلی اور ظاہر کی گئین اوسپر
آیات کبری اور محفوظ رکہی گئے نظر سے طرف ماسوی کے اور حاضر کیے گئے واسطے حضرت کے انبیا اور امامت کی اونکی اور ملائکہ کی اور
مطلع اور خبردار کیا حضرت کو بہشت ودوزخ پر اور رسیدہ ہوئے ایسی جگہہ کہ علم وقیاس کسیکا وہان پرواز نکرسکے اور دیکہا پروردگار کو بچشم سر جیسا کہ ذکر
معراج مین آویگا انشاء اللہ تعالی اور جمع کیا حق تعالی نے درمیان رویت وکلام کے اور مشرف کیا حضرت کو اسی عالم مین برویت جمال اپنی کے کہ ملک
ونبی وولی کو یہ فضیلت حاصل ومیسر نہین ہوئی اور ملائکہ ہمراہ حضرت سیر ومشی کرتی تہے پس پشت جیسا کہ آپ فرمایا کرتے تہے صحابہ کرام کو واسطے میرے
رہو کے ناپس پشت ملائکہ کے لیے باقی رہے اور قتال کیا ملائکہ نے آپکے ہمراہ ہوکر غزوہ بدر وحنین مین اور نگاہ رکہی گئی حضرت کی کتاب تصنیف قرآن

تبدیل نہ تحریف ہے ہر چند کہ سعی کی بہت سی ملاحدہ و معطلہ و قرامطہ نے تغییر و تبدیل اوسکی مین لیکن راہ یاب نہوے اوسطرف اور قادر نہوئی اوسکے اطفاء نور پر اور نہ تغییر ایک کلمہ کلیہ اوسکے کلمات سے اور کلمہ ایک حرف مین اوسکے حروف سے اور باوجود وفور دواعی ملاحدہ اور یہود و نصاری کے اوپر تغییر و تبدیل و افساد و ابطال اوسکے فرمایا اللہ تعالی نے آیت لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ و لا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید یعنے نہین آتا قرآن مین باطل روبرو اوسکے سے اور نہ پیچھے اوسکے سے نازل کیا گیا ہے حکمت والی ستودہ سے یہ کتاب عزیز مشتمل ہے اوس خیر پر کہ مشتمل ہین اوسپر جمیع کتب اور جامع ہے اخبار قرون سابقہ اور احوال امم ماضیہ پر اور ادن شرائع و احکام کو کہ نشان اونکا ظاہر ہو بیدا نہین اور نہین جانتا اوسے مگر ایک احبار اہل کتاب سے کہ قطع کری عمر عزیز اپنی اوسکی تعلیم مین باوجود اتمام ایجاز و اختصار کے اور سارا کلام صفات اس کتاب عزیز مین معجزات مین آویگا انشاء اللہ تعالی اور آسان کیا حفظ اوسکا جو کوئی چاہی بعجلات اور اسکو آسان کیا حتی کہ ایک کو بھی بیچ انبیاء علیہم السلام کے اپنی یاد نہ تھی کیا انکو مع غفیر کی باوجود مرور قرون و سنین کے اوسپر اور قرآن میسر و آسان ہے سبیا اطفال و غلمان کو مدت قریب قلیل مین اور نازل کیا گیا ہی اوپر سات حروف کہ واسطے تسہیل و تیسیر و ترحم و تفضل کے اور تحقیق سبع احرف کی شرح مشکوۃ مین کی گئی ہے اور پروردگار تعالی خود متکفل ہوا ہے اوسکی حراست و حفاظت کا اور یہی سبب ہے اوسکی سلامت تحریف و تبدیل و زیادت و نقصان سے جیسے کہ فرمایا ہے آیت انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون یعنی بدرستی ہمین نے نازل کیا قرآن کو اور تحقیق ہم اوسکے واسطے البتہ نگاہبان ہین اور حفظ توریت و انجیل کا انبیاء و احبار پر چھوڑا اسیواسطے راہ پائی اوسمین تحریف و تبدیل نے اور بعضے شافعیہ نے کہا ہے کہ اس جگہ دلیل قوی ہے اوپر ہونے بسملہ کی جزو ہر سورہ کا سورہ قرآن سے بجہت اثبات اوسکے قرآن مین اور نہین تو لازم آوے زیادتی پس جب زیادتی متحقق ہوے کہاں نقصان بھی متصور ہے جواب اوسکا یہ ہے کہ لکھنا بسملہ کا اوپر سر ہر سورہ کی باجماع صحابہ ثابت ہے اور بسملہ نازل واسطے فصل و جدائی کے درمیان سورتوں کے ہے اور یہ داخل تغییر نہین ہے کہ موجب شبہ کا ہووے اور مخصوص کیا حق تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ساتھ فاتحۃ الکتاب اور آیۃ الکرسی کے اور آمن الرسول خزانون تحت العرش کے سے سے کہ نہین دیا گیا کوئی ایک پیغمبر درمیان مثل اسکے اور حدیث ابن مسعود مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نہین تم مین سے کوئی مگر یہ کہ موکل کیا گیا ہے ساتھ اوسکے قرین اوسکا جن سے اور قرین اوسکا ملائکہ سے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آپکے واسطے بھی فرمایا البتہ لیکن اعانت و یاری دی مجھے میرے پروردگار نے اوسپر پس اسلام لایا اور امر نہین کرتا مجھے مگر ساتھ خیر کے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد اسلام لانے سے انقیاد و اطاعت اور نہ تصرف کرنا آنحضرت کی باب مین اور ظاہر قول اکثر کا یہ ہے کہ مراد حقیقت اسلام ہے اور یہ غیریت نہین خصوصیات آنحضرت صلعم سے ہے اور یہ کہ جائز نہین آنحضرت پر ذکر کیا ہے اسے باوردی اور مجازی نے مختصر مین اور ایک قوم نے یہ کہا ہے کہ نسیان بھی جائز نہین حکایت کیا ہے یہ قول نووی نے شرح مسلم مین اور اسیطرح ذکر کیا ہے صاحب مواہب لدنیہ نے تفصیل اور ذکر اختلاف و تفصیل یہ ہے کہ اجماع کیا ہے اوپر ہونے نسیان کی اقوال و افعال مین کہ متعلق ہے تبلیغ شرائع اور وحی کے ہین اور بعضون نے

اخبار مین اختلاف کیا ہے اور نسیان جائز رکہا ہے یہ قول ضعیف ہے اسواسطے کہ اخبار خلاف واقع کذب ہے اور منقصت کہ واجب ہے تنزیہ ساحت عزت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوس سے اور مذہب جمہور علمائی ہے ہے لیکن نسیان افعال مین جائز ہے اور وقوع اوسکا نماز مین ساتھہ صحت کے پہونچا ہی پس چارہ نہین قایل ہونے سے ساتھہ اوسکے باوجودیکہ فراموشی اس مقام مین متضمن حکمت تقرر حکم شریعت اور مشتمل اوپر فائدہ بیان مسئلہ واسطے امت کے اور اور اک امت کا سعادت اقتدا آنحضرت کو اس امر مین اور باقتضا حصہ بشریت اور احکام جبلیت کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ساتھہ احتمال حصول شہود خاص اور استغراق اوسمین کہ موجب نسیان اس عالم کا سوائی حق ہوتا ہو اور افعال اعضا اور حرکات جوارح اسی عالم سے ہین واللہ اعلم بحقیقۃ الحال اور خطا اگر مراد ساتھہ اوسکے خطا فی الاجتہاد ہے بعض مواضع مین واقع ہوئی ہے جیسکہ فدیہ لینا اسیران بدر سے لیکن آنحضرت کو خطا پر نرکہتے تھے بلکہ آگاہ وخبردار کرتے تھے اور ایسا ہی نسیان مین لیکن شک حضرت سے ہرگز واقع نہین ہوا کہ متردد ہووین کہ دو رکعت ادا کین ہین یا تین اور زعم یا شک شیطان سے ہے اور یہ ہی کہ میت سوال کیا جاتا ہے آنحضرت سے قبر مین اور کہا جاتا ہے کہ کیا کہتا تہا تو حق مین اس مرد کے کہ درمیان تمہارے مبعوث ہوا الحدیث جیسا کہ کہا ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امتین اور انبیا کی مسئول نہین ہوتین اور انبیا سے قبر مین اور حرام کی گئین ازواج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیچہے حضرت سے قال اللہ تعالی وازواجہ امہاتکم فرمایا اللہ تعالی نے اور زنان حضرت تمہاری مائین ہین یعنے حرمت مین حکم ماؤنکا رکہتی ہین جہت تکریم وتعظیم آنحضرت کے اور فرمایا آیت وما لکم ان تؤذوا رسول اللہ ولا ان تنکحوا ازواجہ من بعدہ ابدا یعنے اور نہین تمکو کہ اذیت دو رسول خدا کو اور نہ یہ کہ نکاح کرو زنان حضرت کے ساتھہ بعد حضرت کے کبہی۔ روضۃ الاحباب مین کہا ہی کہتے ہین کہ طلحہ بن عبید اللہ نے کہا کہ جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے رحلت فرماوین مین عائشہ صدیقہ کے ساتھہ نکاح کرون پس یہ آیت نازل ہوئی اور بعضی کتابون مین لکہا ہے کہ یزید مریانے طمع کی درباب عائشہ رضی اللہ عنہا کی پس پڑہی یہ آیت اوسکے سامنے پس ممنوع ہوا اوس ارادہ سے اور یہ حکم سب ازواج مطہرات کا نہین غیر مخیرات کا ہے جنہون نے دنیا وزینت اوسکی چاہی یا خدا ورسول کو چاہا پس جن ازواج نے دنیا چاہی اور آنحضرت سے جدا پڑین اونکی حل مین خلاف ہی۔ امام الحرمین اور غزالی نے جزم کیا ہے ساتھہ حل اونکے لیکن وہ ازواج کہ وقت وفات تک حضرت کے ساتھہ تہین حرام ہین غیر حضرت پر اور جواز نظر مین دو وجہ ہین اشہر منع ہے اور حکم امومت احترام واطاعت وتحریم نکاح مین ہے نہ جواز خلوت ونفقہ ومیراث مین اور تعدیہ وتجاوز نہین کرتا یہ حکم غیر ازواج سے جیسا کہ نہین بنات حضرت اخوات مومنین ہین اوپر قول اصح کے اسیطرح مجوۃ ابیہ مین ہے اور حقیقت مین سبب حرمت ازواج کا یہ ہی کہ آنحضرت قبر شریف مین حی اور زندہ ہین اسیواسطے کہا ہے کہ عدت وفات اونپر واجب نہین وصل اور اولاد بنات نسبت کیجاتی ہے حضرت کیطرف جیسے کہ آپنے فرمایا ہے ہر پیغمبر کی اولاد اوسکی صلب سے ہوئی اور اولاد میری صلب

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور حدیث شان حسنین رضی اللہ عنہما مین آئی ہی ہذان ابنای وابنا ابنتی اللہم انی احبہما فاحبہما واحب من یحبہما

یعنے یہ دونوں دو بیٹے میرے ہیں اور دو بیٹے میری بیٹی کے بار خدایا میں دوست رکھتا ہون ان دونون کو پس دوست رکھ تو ان دونون کو اور دوست رکھ جو ان دونون کو دوست رکھے اور دوسری حدیث مین آیا ہے ان ابنی ہذین ریحانتان من الدنیا یعنے بدرستی یہ دونون فرزند میرے دو ریحان میرے ہین دنیا سے اور یہی حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو فرماتے تھے بلاؤ میرے پاس میرے دونون فرزندون کو پس گلے سے لگاتے اور پیار کرتے انہین اور شان امام حسن مین فرمایا ان ابنی ہذا سید یعنی تحقیق یہ بیٹا میرا سید ہے اور دوسری حدیث مین آیا ہے کہ حضرت امام حسن حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما ایک ان دونون صاحبزادون سے سجدہ مین حضرت کی پشت مبارک پر سوار ہوا آپنے سر مبارک سجدہ سے نہ اوٹھایا اور سجدہ دراز کیا پس صحابہ نے سبب درازی سجدہ سے سوال کیا اور کہا اگر وحی تمہارے پر نازل ہوئی یا رسول اللہ فرمایا میرا بیٹا سوار ہوا میرے پر پس ناخوش جانا مینے شتابی کو جب تک وہ اپنی قضای حاجت کرے اور از انجملہ یہ ہے کہ ہر نسب و سبب روز قیامت منقطع ہو یعنے سود مند نہین الا نسب و سبب حضرت اور مراد نسب اولاد ہے اور مقصود سبب ازواج اور اسیواسطے تزویج کیا امیر المومنین عمرؓ نے بنت فاطمہ زہرا کو بامید داری اتصال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ایک یہ ہے کہ تزویج نکیا جاوے اوپر بنات حضرت کے یعنے اگر کوئی دختر دختران حضرت سے نکاح مین کسی مرد کے ہووے نہین روا واسطے اوس مرد کو کہ اوسپر دوسری زن خواستگاری کرے اور اصل اس باب مین قصہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا ہے کہ علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے دختر ابو جہل کو کہ مسلمان ہوکر مدینہ مین آئی تھی خواستگاری فرمائی جب یہ خبر فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے سنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئین پس آنحضرت اوٹھے اور اوپر منبر کے تشریف لیگئے اور خطبہ پڑہا اور کہا کہ فاطمہ جگر گوشہ میری ہے اور مین روا نہین رکہتا اور خوش نہین آتا مجھے کہ ستاوین اور فتنہ مین ڈالین اوسے اور مجھے ایذا دیتا ہے جو کوئی ستاتا ہے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اور مینے سنا ہے کہ علی خواستگاری کرتا ہے دختر ابی جہل کو سوگند بخدا کہ جمع و فراہم نہین ہوتی دختر رسول خدا اور دختر دشمن خدا ایک مرد کے نکاح مین چاہیے کہ علی طلاق دیوے فاطمہ کو بعد ازان نکاح کرے دختر ابی جہل کو پس علی مرتضی آئے اور عذر چاہا اور ترک کیا خواستگاری دختر ابی جہل کو پس آنحضرت نے حرام کیا حضرت علی پر نکاح اوپر حضرت فاطمہ کی تا مدت حیات فاطمہ تک اور فرمایا اے علی مین تجکو دوست رکھتا ہون اور ڈرتا ہون کہ آزار دیوے تو فاطمہ کو کہ لازم آوے آزار اوسکی آزار میرا اور تعلق اس حدیث کا مخصوص بفاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے ہے لیکن چونکہ علت ایذای جاری کیجاتی ہے سب بنات مین فقد برا اور یہ کہ اجتہاد و تحری نکیجاوے قبلہ محراب جنکی مین کہ جیسے جہت راست اور روایات مین آیا ہے کہ دو رکیا گیا حجاب کہ درمیان تہا پس دیکہا حضرت نے کعبہ کو اور بنایا محراب بسامت عین کعبہ کو اور منجملہ خصایص حضرت سے ایک یہ ہے کہ جسنے دیکہا حضرت کو خواب مین دیکہا اوسنے حق و راست بیشک و شبہ اسواسطے کہ شیطان بصورت شریف متمثل نہین ہوتا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ فرمایا من رانی فقد رای الحق یعنے جسنے دیکہا مجھے پس تحقیق دیکہا حق و راست مراد یہی دیکہنا خواب مین اور روایت جابر مین آیا ہے من رانی فی المنام

فقد رآنی یعنی جسنے دیکھا مجھے خواب مین پس تحقیق مجھی کو دیکھا اگرچہ حق تعالی نے شیطان کو قدرت بخشی ہے ہر صورت کہ چاہے متمثل ہووے لیکن
قادر نہین کیا اوسکو کہ بصورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر ہووے اسواسطے کہ آنحضرت مظہر ہدایت ہین اور شیطان مظہر ضلالت اور ہدایت
وضلالت مین تضاد ہے اور بعضون نے ذکر کیا ہے کہ یہ فضیلت شامل ساری انبیا کو ہے کہ شیطان متمثل نہین ہو سکتا بصورت کسی پیغمبر کے لیکن صاحب
مواہب لدنیہ اسی خصائص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین لایا ہے اور دیکھنے حضرت رسول مقبول مین یہ شرط نہین کہ بصورت خاص حضرت مشرف
بزیارت ہو بلکہ جس صورت مین دیکھا حضرت ہی کو دیکھا بعضون نے تعریف مراد رکھی ہے اور بعض نے تنکیر اور کہتے ہین کہ جو کوئی ابن سیرین پاس
کہ معبرین خواب سے تہا آتا اور کہتا کہ مینے خواب مین حضرت کو دیکھا ہے پوچہتا کس صورت پر میرے سامنے ظاہر کر اگر ایسی صورت بیان کرتا کہ حضرت
اوس صورت پر نتہی ابن سیرین کہتے کہ تو نے حضرت کو نہین دیکھا اور سند اس حدیث کی صحیح ہے واللہ اعلم اور کسی نے روبرو حضرت عباس کے
کہا کہ مینے حضرت کو خواب مین دیکھا ہے پوچھا کس صورت پر عرض کیا بصورت حسن بن علی کہا سچ دیکھا تو نے قول جمہور محدثین یہ ہے ہر صورت کہ دیکھا
گویا حضرت ہی کو دیکھا لیکن دیکھنا بصورت خاص اتم واکمل ہے اور تفاوت حال فرمایا ہے جیسا آئینہ خیال صاف تر اور بنور اسلام منور تر
رویت اوسکی درست تر اور کامل تر غرض کہ تحقیق اس مقام کی بہت ہے تمام وکمال شیخ نے شرح مشکوۃ مین لکہی ہے وہان دیکھنا چاہیے اور بعض
روایات مین آیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت پاس آکر عرض کیا کہ میرا باپ بوڑہا ہے ملازمت شریف مین حاضر نہین ہو سکتا لیکن خواب مین مشرف بزیارت
ہوا ہے فرمایا من رآنی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ یعنے جسنے دیکھا مجھے خواب مین عنقریب ہے کہ دیکھے مجھے بیداری مین علما کو رویت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مین حالت بیداری مین بعد از وفات شریف اختلاف ہے صاحب مواہب لدنیہ نے اپنے شیخ سے نقل کیا ہے کہ کہا نہین پہونچا ہمین
کسی ایک صحابہ و من بعدہم سے یہ قول صحت کو باوجود دیکہ رنج و اندوہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا اوپر فوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شدید
سخت ہوا انتہا تک یہ کہ وفات پائی اوسی اندوہ نہانی مین بعد از حضرت چہہ مہینے پیچھے حالانکہ گہر فاطمہ زہرا کا قریب قبر شریف تہا نقل نہین کیا اونسے
رویت حضرت اس مدت فراق مین لیکن صلحا سے حکایتین اس باب مین ۔ توثیق عری المارزی اور بہجۃ النفوس بن ابی جمرہ ۔ اور روضۃ الریاض
عفیف یافعی ۔ اور رسالہ شیخ صفی الدین بن ابی منصور ۔ اور سوا اسکے اور تصانیف مین اور بہی مواہب مین عبارت ابن ابی جمرہ سے نقل کیا ہے
کہ کہا یہ تحقیق ذکر کیا گیا ہے جماعہ خلف وسلف سے کہ تصدیق کی ساتھہ اس حدیث من رآنی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ کے دیکھا اونہون نے
حضرت کو خواب مین پس ازان دیکھا بیداری مین اور حضرت سے پوچہین وہ چیزین کہ اونمین متشوش تہے پس خبر دی اونہین کشود کار اونکا اور ظاہر کین
راہین کہ اونسے کشود حاصل ہوا اور ویسا ہی وقوع مین آیا بے زیادت ونقصان اور کہا ہے کہ منکر رویت آیا بکرامات اولیا تصدیق رکھتا ہے
یا نہین اگر نہین رکہتا اوس سے بحث نہین چاہیے کرنا جو چیز ہم اثبات کرین وہ تکذیب کریگا اور اگر تصدیق رکہی کہنا چاہیے کہ یہ اونہین مین سے ہے

اسواسطے کہ کشف کیا جاتا ہے اولیا کو بحرق عادات اشیای غریب عالم علوی وسفلی مین کہ سایرالناس کو اوسطرف راہ نہین **اور** یہی صاحب مواہب سے
کہا کہ شیخ ابو المنصور نے اپنے رسالہ مین کہا ہے سکتے ہین شیخ ابو العباس تسطلانی ایک مرتبہ آئے حضرت پاس پس فرمایا حضرت نے اونہین اخذ اللہ بیدک
یا احمد یعنے دستگیری کری خدا تعالی تجھے ای احمد **اور** کہا شیخ ابو العباس حران نے کہ آیا مین نزدیک پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایکبار دیکہا مینی کہ آنحضرت
مناشیر اولیا ردلایتون کو لکھتے ہین اور لکھا آنحضرت نے واسطے میری بہائی کے کہ محمد نام رکھتا تہا ایک فرمان کہا مینی یا رسول اللہ میری واسطے نہین
لکھتے جیسا میرے بہائی کے لیے لکہا آپ نے فرمایا کہ اوسکو ایک مقام ہے سوائی اسکے **اور** امام حجۃ الاسلام کتاب المنقذ من الضلال مین کہتے ہین کہ
ارباب قلوب مشاہدہ کرتے ہین بیداری مین ملائکہ اور ارواح انبیا کو اور سنتے ہین اونسے آوازین اور اقتباس کرتی ہین اونسے انوار اور استفادہ کرتی ہین
حکایت کیا گیا ہی سید نور الدین ریجی والد سید صفی الدین اور سید عفیف الدین سے کہ سنا بعض زیارات مین جواب سلام علیک السلام یا ولدی داخل قبر
شریف سے **اور** مواہب لدنیہ مین اسی قبیل سے حکایات لاتا ہے **اور** حکایت کرتی ہین شیخ ابو العباس مرشی سے کہ کہا اگر پوشیدہ ہو جمال مبارک آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک طرفۃ العین مین اپنی کو مسلمانون سے نہین شمار کرتا اور یہ محمول اوپر دوام مشاہدہ اور حضور اور رعایت سنن و اداب
سلوک مناہج حضرت اوپر طریقہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ فرمایا ہے الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ یعنے احسان وہ ہی کہ عبادت
کرے تو خدا کی گویا کہ تو اوسے دیکہتا ہی۔ حاصل کلام یہ کہ دیکہنا آنحضرت کا بعد از وفات بمثال ہی جیسا کہ خواب مین دیکہا جاتا ہے بیداری مین بہی
اور وہ شخص شریف کہ مدینہ منورہ مین قبر مقدسہ مین آسودہ و زندہ ہین وہی شخص بصورت مثال ایک آنمین ساتہہ صورتون بہت کی متصور ہوتا ہی عوام کو
خواب مین اور خواص کو بیداری مین **اور** مواہب مین کہا ہے جو کوئی تصدیق بکرامات اولیا رکھتا ہی قایل ہی اسبات کا کہ منکشف ہوتا ہی اون پر
احوال اشیاء عالم علوی وسفلی مین مشکل و مشتبہ نہین ہوتی اوسپر کوئی چیز اس باب مین **اور** امام غزالی نے کہا ہے کہ جو چیز عوام خواب مین دیکہین خواص
بیداری مین پاوین اور جو کچہہ کہ وہ بکسب حاصل کرین خواص بموہبت **اور** جملہ خصایص حضرت سے وہ ہی کہ نام رکہنا ساتہہ نام شریف کی میمون مبارک
و نافع ہے دنیا و آخرت مین۔ روایت کیا گیا ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ ایستادہ کیے جاوینگے دو بندے
درگاہ حق مین اور حکم ہوگا کہ انہین بہشت مین لیجاوین وہ دونون عرض کرینگے کہ ہم کس سبب مستحق و سزاوار بہشت کی ہوی حالانکہ ہمسے کوئی عمل استحقاق
بہشت کا وقوع مین نہین آیا رب العزت جل جلالہ فرماویگا انہین بہشت مین لیجاؤ کہ مینی سوگند بنفس خود یاد فرمائی ہے کہ آتش مین نہ آوی جسکا کہ نام احمد
و محمد ہے **اور** علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت ہی کہ کہا کوئی مائدہ نہین کہ حاضر ہووے اوسپر وہ شخص کہ نام اوسکا احمد یا محمد ہے مگر یہ
کہ پاک کرے خدا تعالی اوس منزل کو کہ کہا گیا ہے دو مائدہ اوسمین ہر روز دو بار روایت کیا اسے ابو المنصور دیلمی نے **اور** آیا ہے کہ اگر جمع ہوا ایک
قوم واسطے مشورت کی اور اوسمین نام کسیکا محمد ہے البتہ برکت ہووے اوس مشورت مین **اور** آیا ہے جسکا نام محمد ہوا آنحضرت اوسکی شفاعت

ہماری

فرماوین اور بہشت مین لاوین۔ اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہین کہ مینے حضرت غوث الثقلین کو ایک مرتبہ خواب مین دیکھا کہ آگے اونکے بنا بر تعظیم کے کہڑا
ہوگیا مصاحبان مجلس شریف نے عرض کیا کہ محمد عبدالحق سلام کرتا ہے پس حضرت غوث پاک کہڑے ہوئے اور معانقہ فرمایا اور ارشاد کیا کہ وہ شیخ تیر حرام نے ظاہرا
یہ بشارت تہی اس تسمیہ با برکت کا ہے۔ اور علما کو جواز تسمیہ اسم مبارک آنحضرت اتفاق ہے اور کنیت مین اختلاف کہ وہ ابوالقاسم ہے خواہ محمد نام اوسکا ہو یا نہو
بعضون نے جمع کرنے سے درمیان نام و کنیت کے منع کیا ہے۔ اور بعضون نے نام یا کنیت کو جائز رکہا ہے اور یہ قول صحیح تر ہے۔ اور نووی نے ذکر کیا کہ اس مسئلہ مین چند
مذہب ہین۔ مذہب شافعی منع مطلق ہے۔ اور مالک نے مطلق بجواز حکم کیا ہے۔ اور مذہب ثالث یہ کہ جائز ہے اوسے کہ جسکا نام محمد نہو۔ اور رجوع کوئی
کہ قائل بتجویز مطلق ہے مخصوص کرتا ہے منع کو بحیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور یہ قول نزدیک تر بصواب ہے انتہی۔ اور ازانجملہ یہ ہے کہ مستحب ہے
غسل و تطیب واسطے قرأت حدیث آنحضرت۔ اور چاہیے کہ نزدیک پڑہنے حدیث کی آواز پست کیجاوے جیسے کہ حالت حیات مین جب آپ تکلم فرماتے تہے قولہ
تعالے یا ایہا الذین آمنوا لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی اے ایمان والو نہ بلند کرو تم اپنی آوازونکو اوپر آواز پیغمبر کے۔ اسواسطے کہ کلام حضرت
کہ مروی و ماثور ہے بعد حضرت کے و رفعت مین مثل کلام آپکے ہے کہ سنا جاتا ہے لفظ شریف حضرت سے اور چاہیے کہ پڑہا جاوے اوپر مکان عالی مرتفع کے۔ روایت ہے
مطرف سے کہ جب لوگ مالک رحمۃ اللہ علیہ پاس آتے باہر بہیجتے کنیز کو اور کہلا بہیجتے کہ تم کیا چاہتے ہو حدیث یا مسائل اگر کہتے مسائل جلد باہر آتے گہر سے اور تعلیم مسائل
کرتے اور غیر اس روایت مین آیا ہے کہ کہہ بہیجتے انہ سے جواب مسائل کا اور اگر کہتے کہ ہم خواہان و طالب حدیث ہین غسل خانہ مین جاتے پس غسل کرتے اور
جامہ سفید پہنتے اور عمامہ سفید سر پر رکہتے اور طیلسان پہنتے اور تطیب کرتے اور رکہی جاتی کرسی پس باہر آتے اور بیٹہتے اوسپر اور تبخیر عود کرتے اور تحدیث
کرتے بخشوع و وقار اور نہ بیٹہتے کرسی پر مگر وقت تحدیث مین اور کہتے ہین کہ امام مالک نے یہ روش سعید بن المسیب سے اخذ کی تہی۔ اور بتحقیق مکروہ رکہا ہے قتادہ
اور مالک اور جماعت نے تحدیث اوپر غیر طہارت کے۔ اور تہا اعمش کہ جب بے وضو ہوتا تیمم کرتا اور شک نہین کہ احترام و تعظیم و توقیر آنحضرت بعد از وفات نزدیک
ذکر حضرت و سماع حدیث و سماع اسم مبارک و سیرت حضرت لازم مین لازم تہا۔ اور چاہیے کہ وقت قرأت حدیث واسطے آنیکے کسیکے تعظیم نکرے کہ اسمین
قلت ادب اور قلت احترام اور قطع حدیث حضرت کا ہے واسطے غیر کے خصوصا واسطے فاسقون کے اور بدعتیونکے اور تہے کہ قطع حدیث نکرتے تہے
اور نہ حرکت اگرچہ کوئی ضرر و آفت لاحق ابدان اونکے ہوتی صبر کرتے اوسپر بسبب احترام حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سنا ہے کہ ایک مرتبہ سترہ بار عقرب
نے امام مالک رحمہ کو اثنای قرأت حدیث مین کاٹا اونہون نے جنبش نکی اور صبر و تحمل کیا اوسپر اور قطع نکیا حدیث نبوی کو از جہت تعظیم و توقیر حدیث پیغمبر کے
اگرچہ ایسی حالت مین معذور تہے پس حرکت و قیام بے ضرورت کیا گنجایش رکہتی تہی کہ منافی ہو ساتہ اوسکے کلام بیہودہ ذکر کیا اسے ابن الحاج نے
مدخل مین۔ اور تحفۃ القلوب مین لکہا ہے کہ بیہودہ پہرنی نظر کی اوپر جمال ہدایت تمثال حضرت کی وہ کشایش کار دشوار حاصل ہوتی ہے کہ اوروں کو
اربعینات ملین نہین حاصل ہوتی۔ اور یہ معجزات و خصائص سید انبیا سے ہوسکے اور انبیا مین نہ تہے اور اسے خصائص حضرت سے لکہا ہے قال الشاعر

قطعات منت خدا ہیرا کہ بجا آمدی و بردہ نور ہدایت تو ظلام ضلال را ٭ بودی گراستی و گر یتیم از رخت ٭ بر خویشتن محبتہ و خفتہ و نعال مشکر توکی قیال
وسعادت یا ہم ٭ مقبل آن روز شود بندہ کہ گردد مقبول ٭ دارم امید کہ نا امید نگردم ز درت ٭ چون منم سائل و تو اکرم مسئول ٭ اور خصائص آنحضرت میں
مرقوم ہے کہ صحابہ حضرت سب عدول تھے باعتبار ظواہر کتاب و سنت کی کہ جرح و تعدیل ونکی بین وقع ہوئے ہیں پس بحث و تکرار نکی عدالت کسی ایک
کی اونمین سے جیسا کہ سائر رواۃ حدیث سی اور حدیث کو بانفراد صحابی فرد و غریب نہیں کہتے بلکہ غیر اونکے تابعین و من بعدہم سے اور اہل سنت و جماعت
نے اجماع کیا ہے اوپر تعدیل صحابہ کی اگرچہ بعضے اونسے ملابس فتنہ ہوئی ہیں اور حسن ظن کہتے ہیں کہ ملابست فتنہ اونسے اور وقوع اونمیں بخطا
در اجتہاد اور تاویل میں تھا اور نظر کرتے ہیں فضائل و مآثر اونکے میں بیچ امتثال و انتہا او امر و نواہی آنحضرت کے او حضور اونکا آپکے ساتھ غزوہ جہاد
و فتح اقالیم و بلاد میں اور تبلیغ احکام و ہدایت ناس ساتھ حسن النیۃ ملازمت کی اوپر نماز و روزہ و زکوۃ اور انواع قربات و صفات کمال کی شجاعت
و براعت و کرم و اخلاق حمیدہ کہ نہ تھا کسی امت میں امم سالفہ سے اور جمہور علما اس بات پر ہیں کہ صحابہ خیار امت اور افاضل تھے نہیں درجہ کوئی
اونسے پیچھے ہے انکی مرتبہ کو نہیں پہنچا اور قول بعض محدثین کا یہ ہے کہ خیریت و افضلیت مخصوص اون صحابہ کے ساتھ ہے کہ مدت دراز تک صحبت انکی اور
بہت تھا استفاضہ و استفادہ اونکا حضرت سے لیکن مختار اول ہے اور حق یہ ہے کہ فضل رویت حضرت بحصول ایمان عیانی اور یقین کی مخصوص
بصحابہ ہے کہ اور کوئی نہیں رکھتا اور احادیث کہ فضل آخر امت میں وارد ہیں بحیثیت دوسری سے ہیں کہ ایمان بالغیب ہے جیسا کہ یومنون بالغیب میں ساتھ
اس وجہ کی تفضیل کیا ہے واللہ اعلم اور خصائص آنحضرت ایک یہ ہے کہ نمازی خطاب کرتا ہے حضرت کو السلام علی اللہ السلام علی جبریل السلام علی میکائیل
السلام علی فلان پس آنحضرت نماز سے پہر کر منہ ہماری طرف کیا اور فرمایا السلام علی اللہ نکہو اسواسطے کہ خدا خود سلام ہے یعنی سالم نقائص و حوادث
سے اور سلامتی بخشنے والا بندونکا پس سلام دینیکا موہم خوف و احتیاج ہے بیجا ہے اور کچہ معنی نہیں رکھتا اور جب تم نماز میں بیٹھو کہو التحیات للہ
والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین جسوقت یہ کلمے ذکر کیا پہنچا ہر عبد صالح
کو کہ آسمان و زمین میں ہے الحدیث پس اس جگہ تخصیص واقع ہوئی ساتھ سلام کی آنحضرت پر علی الخصوص اور اوروں پر علی العموم اور کرمانی نے
شرح صحیح بخاری میں کہا ہے کہ صحابہ بعد از فوت حضرت السلام علی النبی کہتے تھے نہ بصیغہ خطاب واللہ اعلم اور از انجملہ یہ ہے کہ جسے حضرت پکاریں
اجابت کرے اگرچہ نماز میں ہو اور منشا اس حدیث کا سعید بن المعلی سے ہے کہ کہا در حالت نماز مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکارا میں نے جواب ندیا آپ نے
فرمایا کیا نہیں کہا خدا تعالی نے استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم یعنی جواب دو خدا اور رسول کو جسوقت پکاریں تمہیں اسواسطے کہ نہ عذر آئی
نہیں پس اجابت دعوت فرض ہے گناہگار ہوتا ہے تارک اوسکا اور اختلاف ہے کہ آیا نماز باطل ہوتی ہے یا نہیں قول صاحب مواہب یہ ہے کہ صحیح کیا ہے
ایک جماعت نے شافعیہ وغیرہ سے کہ باطل نہیں ہوتی اور بقول بعض باطل ہوتی ہے لیکن حدیث سے کوئی چیز معلوم نہیں ہوتی واللہ اعلم اور

از انجملہ یہ ہے کہ جو شخص کہ آنحضرتؐ پر غلط دروغ بستہ کرے بیزاری پاوے جو کوئی دروغ باندہے آنحضرتؐ پر قبول نہیجاوے روایت اوس سے کبھی اگرچہ توبہ کرے
جیسا کہ ذکر کیا ہے جماعت محدثین نے اور سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضرتؐ کی اوپر دروغ کہا پس بہیجا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی ابن ابیطالب
اور زبیر رضی اللہ عنہما کو اور فرمایا اگر پاؤ اوس شخص کو مار ڈالو اور شیخ محمد جوینی پدر امام الحرمین اس طرف گئی ہین کہ تعمد کذب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کفر ہے
لیکن ائمہ حدیث نے اونکی موافقت اس قول مین نہین کی اور حق وہ ہے کہ دروغ باندہنا حضرتؐ پر فاحشہ عظیمہ اور موبقہ کبیرہ ہے لیکن کافر نہین ہوتا صاحب
اوسکا تا استحلال نکرے اور توبہ اگر صحیح ہو اور آثار اوسکے عیان ہووین مقبول ہے اور نہین شہادت و روایت مین اور از انجملہ یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اور جمیع انبیا علیہم السلام گناہون صغیرہ و کبیرہ سے معصوم ہین خواہ عمداً خواہ سہواً مذہب مختار یہی ہے اور کتب کلامیہ مین تفصیل اسکی ہے لیکن
حق یہی اجمال ہے اور از انجملہ یہ کہ حضرتؐ اور جمیع انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین پر جنون اور اغماء طویل جائز نہین اور تنبیہ کیا ہے سبکی نے اوپر
کہ اغماء انبیا کا مخالف اغماء اور ونکے ہے اور غلبہ اوجاع سے ہے اوپر حواس ظاہرہ کے نہ اوپر قلب کے اسواسطے کہ وارد ہوا ہے کہ آنکہین انبیا کی خواب کرتی ہین
نہ دل اور جب نگاہ داشت انکے دلونکی خواب سے کیسکتے اغماء سے بہ کی گئی پس اغماء سے بطریق اولی اور یہی سبکی نے کہا ہے کہ انبیا پر کوری جائز نہین
کہ یہ نقص ہے اور اعمی نہین ہوا کوئی پیغمبر ہرگز اور وہ جو مذکور ہوا ہے شعیب سے ثابت نہین ہوا اور یعقوب علیہ السلام کی بصر پر ایک پردہ حائل ہوا تہا بسبب
شدت حزن لیکن مرتفع ہو گیا اور امام فخر رازی نے تفسیر قول حق سبحانہ وابیضت عیناہ من الحزن مین یعنی اور سفید ہو گئین دونو آنکہین اوسکی غم سے
کہا ہے کہ غالب ہوا یعقوب علیہ السلام پر بکا کہ بسبب اوسکی سفیدی معلوم ہوتی تہی اور دلیل صحت اس قول پر یہ کہ تاثیر حزن غلبہ بکا مین ہے نہ حصول عمی مین
بعد ازان کہا کہ اختلاف کیا ہے بعض کہتے ہین کہ یعقوب علیہ السلام اندہے ہو گئے تہے بالکل پس کیا حق تعالی نے اونہین بصیر بیچ وقت القای قمیص یوسف
علیہ السلام کے اور بعضے کہتے ہین کہ بصر اونکی کثرت بکا سے ضعیف ہو گئی تہی بوقت القای پیرہن یوسف علیہ السلام یعقوب علیہ السلام کے منہہ پر قوی
و تیز ہو گئی بصر اونکی اور نقصان جاتا رہا اور قصہ عمی شعیب علیہ السلام کا مشہور ہے ہم ساتہہ عدم ثبوت اوسکے تکلم ہے اور صحیح باب یعقوب مین
عمی ہے اسیواسطے فرمایا فارتد بصیرا یعنے پس ہو گیا بینا اور مقاتل نے کہا ہے کہ مدت چہ برس تک یعقوب علیہ السلام نابینا رہے تا بقمیص یوسف
علیہ السلام انکشاف بصر حاصل ہوا اور از انجملہ یہ ہے کہ جو کوئی دشنام گوئی یا تنقیص جناب آنحضرتؐ کرے ساتہہ کسی وجہ کے وجوہ سے بصریح
یا بکنایہ واجب ہے قتل اوسکا اس قول مین اتفاق ہے اختلاف اسمین ہے کہ یہ قتل بطریق حد ہے بالفعل مار ڈالنا چاہیے طلب توبہ نہین چاہیے
یا بجہت ردت کے تو چاہیے طلب کرنا اگر توبہ بجالایا عفو کرین لیکن مختار قول اول ہے اور یہ اوس صورت مین ہے کہ مسلمان ہووے اگر کافر ہے
اور اسلام لایا ہے درگذر کرین اور یہ بحث آخر کتاب مین بتفصیل آویگا انشاء اللہ تعالی اور از انجملہ خصائص حضرتؐ سے یہ ہے کہ جبرئیل علیہ السلام بفرمان
ملک العلام تین مرتبہ مرض حضرتؐ مین واسطے عیادت و پرسش کے آئے اور مواہب مین مذکور ہے کہ تمام درد کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

فوج فوج مسلمانون نے بی امام پڑھی دعای جنازہ کے کہ مشہور ہے ذکر کیا اس روایت کو بیہقی اور ابن سعد وغیرہما نے اور مدفون ہوئے حضرتؐ بعد تین دن کے اور
بچھایا گیا واسطے آنحضرتؐ کی لحد مین قطیفہ کہ بچھاتے تھے نیچے آپکے اور یہ دونو امر جائز نہین غیر آنحضرتؐ کیواسطے انتہی اور بعضون نے لکھا ہے کہ قطیفہ شقران نے
کہ موالی آنحضرتؐ سے تھا بچھا دیا تھا بے علم واطلاع صحابہ کی تا کوئی اور بعد از حضرت نیچے اپنے نہ بچھوا دے کہ اوسکے حق مین مکروہ ہے اور زمین ظلمت و تاریک
ہوئی بعد موت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جیسا کہ محل اوسکے مین آویگا اور از انجملہ یہ ہی کہ زمین جسد مبارک حضرت و دیگر انبیا کو نہین کھاتی اسیطرح
مواہب مین بہی مرقوم ہے اور بعض اولیا اللہ سے بہی نقل کرتے ہین جیسے کہ قبر شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کی بعد چودہ برس کے کسی تقریب سے کہولی تہی بدن و
کفن باقی تہا لیکن تعجب یہ ہے کہ لوگ چاہتے تھے کہ برادر زادہ انکی کو کہ جوان صالح تہا اونکی قبر مین دفن کرین چنانچہ مکہ معظمہ مین عادت ہے کہ اموات کو
ہمراہ قبر بزرگون مین دفن کرتے ہین اور ظاہر وہ ہی کہ نکہانا زمین کا جسد شریف کو لکنا یہ ہی حیات ہے اور یہ مخصوص با آنحضرتؐ اور حضرات انبیاء ہی اور
خصائص حضرتؐ سے یہ ہی کہ میراث مال حضرتؐ مین جاری نہین ہوتی بسبب باقی رہنے ترکہ حضرتؐ کے اونکی ملک مین اور بعض نے لکھا ہے کہ وہ مال صدقہ
ہوجاتا ہی اور یہی قول صواب ہے جیسا کہ حدیث مین آیا ہے ما ترکناہ صدقۃ یعنے ترکہ ہمارا صدقہ ہے صرف کیا جاوے جس مصارف مین کہ آنحضرتؐ
صرف فرماتے تھے اہل و عیال و فرزندان و فقرا و صلحا اور مصالح مسلمین مین اپنی حیات مین اور مباح ہے حضرتؐ کو وصیت کرنا بجمیع مال اپنے کے
اور غیر کو جائز نہین مگر ثلث اور اسیطرح حکم سارے انبیا کا ہے کہ اونکی اموال مین ارث نہین ہوتی اور اس طریق پر جواب دیا جاتا ہی قول حق تعالے کے
وورث سلیمان داود یعنے میراث لیگیا سلیمان داود سے اور قول حق سبحانہ سے رب ہب لی من لدنک ولیا یرثنی یعنے ای رب میرے
بخش مجھے اپنے پاس سے کوئی ولی کہ میراث لیجاوی مجہسے مراد ارث سے نبوت و علم ہے کذا فی المواہب والمدارج اور از انجملہ یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم زندہ ہین اپنی قبر مین اور اسیطرح سارے انبیا علیہم السلام اور آنحضرتؐ نماز پڑہتے ہین اپنی قبر مین باذان و اقامت اور حکایت کیا
ابن زبالہ نے اور ابن النجار نے کہ اذان ترک کی گئی ایام حرہ مین تین دن اور باہر گئے لوگ اور سعید بن المسیب مسجد مین تہا کہتا ہی سعید کہ متوحش ہوا مین
جب وقت ظہر ہوا نزدیک قبر شریف کے گیا مین آواز اذان سنی مین اور نماز ظہر مین ادا کی پیشتر سنی تہی اذان و اقامت قبر مین واسطے ہر نماز کے
تا کہ گذر گئے تین دن رات اور پہرے لوگ اور عود کیا موذنون نے پس سنی مین اذان اونکی جیسکہ سنی تہی قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کہتا ہے
قول صاحب مواہب و مدارج کا تنبیہ جاننا چاہیے کہ بعد از اتفاق حیات پیغمبر مین اختلاف کیا ہے کہ زندہ قبر مین ہین یا نہین جای معین مین
بلکہ جس جگہ خدا چاہے بہشت یا آسمان یا عرش یا اور جگہہ مین کہ مقید بجای معین ہو وی بعضے کہتے ہین کہ مذہب شریف قبر مین رکہا اور لوگی
خروج پر دلیل نہین رکہتے ہم پس ظاہر یہ ہی کہ اسی بقعہ مین ہو اور اگر کہین یہ بقعہ تنگ ہو متناسب نہین جسد شریف و ہین جواب اوسکا
یہ ہے کہ حدیث مین آیا ہی کہ وسعت و فراخی کیجاتی ہے قبر مومن مین منتہی درستر کیا جگہہ قبر شریف سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ وسعت اوسکی دائرہ

قیاس سے باہر ہے اور اگر کہین کہ فردوس اعلی انسب واولی ہی واسطے تمکین واستقرار آنحضرتؐ کے بقعہ قبر سے جواب اوسکا یہ ہی کہ کوئی بہشت بہتر و شریف تر شریف سے
نہین اگر حضرتؐ اوس جگہ ہووین ۔ امام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی اگر اس بقعہ کو کہ ضم اعضائی شریفہ حضرتؐ کیا ہے تمام اماکن و مواضع پر تفضیل
و ترجیح دیوین حتی کہ کعبہ معظمہ اور عرش مجید پر نہین جانتا مین کسی مومن کو کہ توقف کرے اوسمین اور حدیث شب معراج کہ آنحضرتؐ نے فرمایا دیکھا مینے موسی کو کہ نماز
ادا کرتا تھا اپنی قبر مین موید اس قول کا ہی اور حدیث دیکھنا انبیا کا شب معراج مین آسمان پر اور حدیث دوسری کہ دیکھا مینے موسی کو کہ ساتھ ستر ہزار
بنی اسرائیل کے حج مین آتے تھے اور تلبیہ کہتی تھے ناظر اطلاق مکان مین ہے اور اگر کہین قرآن مجید ناطق ہے بموت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قال
اللہ تعالے انک میت وانہم میتون یعنے بدرستیکہ تو مرنیوالا ہے اور یہ سب مرنیوالے اور یہ فرمایا آنحضرتؐ نے انی رجل مقبوض یعنی بدرستی کہ مین ایک
مرد مقبوض ہون اور صدیق اکبرؓ نے فرمایا فان محمدا قد مات یعنے پس بدرستی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تحقیق فوت ہوی اور اجماع امت اسی پر ہے
جواب اوسکا یہ کہ حضرتؐ نے مزہ موت چکھا بعد ازآن زندہ کیا اونہین حق تعالی نے جیسیکہ حدیث مین آیا ہی کہ مین گرامی تر ہون خدا کی نزدیک کہ چھوڑے مجھے قبر مین
زیادہ اوپر چالیس دن کے اور بہی حدیث مین آیا ہی کہ خدا تعالی نے حرام کیا ہے اجساد انبیا کو زمین پر پس آنحضرتؐ زندہ ہین بحیات جسمانی دنیاوی کے
ساتھ اوس بدن کے کہ حیات شریف مین رکھتے تھے اور یہ اکمل ہی حیات شہدا سے کہ روحانی آخروی ہی اور حق تعالی قادر ہی کہ نگاہ رکھے ارواح کو بے
ابدان ولیکن نقل وارد ہوئی ہی بوجود ارواح ابدان مین جیسا کہ ہونا موسی علیہ السلام کا نماز گذار زندہ قبر مین اور اس سے یہ لازم نہین آتا کہ جیسے دنیا مین
حاجت بطعام و شراب وغیر ذلک صفات جسمانی سے مشاہدہ و محسوس تہا وہان کا معاملہ بہی مقیس علیہ ہی پر ہوے بلکہ اونہین عالم برزخ مین اور احکام ہووین اور
احتیاج بطعام و شراب و امثال اوسکے امر عادی ہی اور وہانکا حال برخلاف عادت ہووی اور ہوسکتا ہی کہ بروایح ونسایم اور مانند اونکی ارزاق روحانی سے
ہووی جیسا کہ شان شہدا مین واقع ہوا ہی یرزقون فرحین یعنے روزی دیے جاتے ہین اوس حال مین کہ خوش و خرم ہین اور اگر طعام بہشت سے
مراد ہو تو بہی عجب نہین جیسیکہ حدیث مین آیا ہی یطعمنی ویسقینی یعنی مجھے کہلاتا اور پلاتا ہی ۔ لیکن علم و ادراک و سماع انبیا مین شک نہین بلکہ سائر موات
مین تصریح کیا ہی اوسے علما نے ایسا ہی پایا جاتا ہی مواہب و مدارج مین اور احادیث مین آیا ہی کہ حج ادا کرتی ہین اور تلبیہ کہتے ہین اور ذکر و تسبیح کرتی ہین
اور اگر کوئی معترض اعتراض کرے کہ آخرت دار عمل نہین اور وہان تکلیف نہین یہ اعمال کسواسطے کرتی ہین جواب اعتراض یہ ہی کہ عالم برزخ پر احکام
دنیا جاری ہین استکثار اعمال و زیادت اجور سے اور کاہی حاصل ہوتا ہی عمل بے تکلیف اوپر راہ تلذذ و ذوق و شوق کی جیسے کہ نوافل و تطوعات کا
حال ہی اور اسیواسطے بہشت مین تسبیح پڑہتے ہین اور قرآن خوانی اور جملہ خصایص حضرتؐ سے یہ ہے کہ معین و مقرر روضہ مبارک حضرت پر ایک
فرشتہ ہی کہ پہونچاتا ہی صلواۃ و سلام طرف زائر سے روایت کیا ہی اس حدیث کو احمد اور نسائی اور حاکم نے اور تصحیح کیا ہی اوسے حاکم نے ساتھ اس
لفظ کے ان اللہ ملئکۃ سیاحین فی الارض یبلغونی عن امتی السلام یعنے بدرستی واسطے خدا کی فرشتے ہین کہ پہرتے ہین زمین مین پہونچاتے ہین مجھے میری

امت کی طرف سے سلام اور از انجملہ وہ ہی عرض کیے جاتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعمال امت کے اور استغفار فرماتے ہین خاص اوسکے لیے اور روایت کیا ابن المبارک نے سعید ابن المسیب سے کہ کوئی دن نہین مگر یہ کہ عرض کیے جاتے ہین حضرتؐ پر اعمال امت کے صبح وشام پس پہونچاتے ہین اونکو حضرتؐ ساتھ نشانون اونکے اور اعمال اونکے اور بعض روایت مین یون آیا ہی کہ عرض کیے جاتے ہین حضرتؐ پر اعمال امت کے جو اونمین بد ہین اونکو مین ستر و پوشش کرتا ہون اور وہ جو نیک ہین عرض کرتا ہون بدرگاہ رب العزت اور مراد اس سے عرض نکرنا گناہونکا ہوگا گویا سنت الٰہی جاری ہی اوسپر کہ اعمال بعد از عرض ثبت ہوتے ہین اور جو عرض نہین کیے جاتے محو وساقط ہوتے ہین درجہ اعتبار سے فافہم وباللہ التوفیق اور مدارج مین ہے کہ حدیث کعب الاحبار مین آیا ہی کہ ہرگاہ وبیگاہ ستر ہزار فرشتے قبر شریف پر نازل ہوتے ہین اور طواف کرتے ہین اور مارتے ہین بازو اپنا اور جب آپ مبعوث ہوتے ہین قبر سے باہر آتا ہے درمیان ان فرشتونکے اور لیجاتے ہین آنحضرتؐ کو بدرگاہ رب العزت اور از انجملہ وہ ہے کہ منبر آنحضرتؐ کہ مسجد شریف مین ہے بالاے حوض حضرتؐ کے ہے اور ایک گروہ اسطرف گئی ہین کہ یہ اخبار ہی اوس منبر سے کہ اوس دن واسطے حضرتؐ کی بنا کرین نہ یہ منبر کہ مسجد شریف مین ہی اور یہ قول نہایت بعید ہے سیاق لفظ حدیث سے کہ فرمایا ہی مابین حجرہ میری اور منبر میرے کے ایک باغ ہے باغون جنت کے سے اور منبر میرا اوپر حوض میرے کے ہے ظاہر ومتبادر اس کلام سے وہی منبر ہے کہ واسطے تجدید روضہ مقدسہ کے مذکور ہی ایسا ہی مذکور ہے تاریخ مدینہ مین اور صاحب مواہب نے کہا ہی کہ اختلاف نہین کیا کسی ایک نے علما سے بیچ اسکے کہ یہ محمول اوپر ظاہر کے ہے اور یہ حق ہی اور محسوس وموجود اور قدرت شامل ہی سب چیز کو اور جس چیز کی خبر دی ہی مخبر صادق نے امور غیب سے ایمان اوسپر واجب ہے اور از انجملہ وہ ہی درمیان منبر اور قبر شریف حضرت کے ایک روضہ ہی ریاض جنت سے روایت کیا اسے بخاری نے ساتھ لفظ مابین بیتی ومنبری کے یعنی درمیان میرے گھر اور میرے منبر کے اس جگہہ تکلم کیا ہی بعض نے کہا ہی کہ مراد تشبیہ بقعہ شریفہ ہی بروضہ جنت نزول رحمت اور حصول سعادت اور بعض نے کہا ہی کہ طاعت وعبادت اس مقام مین موصل الی الجنۃ ہی اور یہ دونو قول ضعیف ہین اور بعید اسواسطے کہ تشبیہ بریاض جنت نزول رحمت وایصال خیر بروضہ بہشت اور ترتب ثواب اوسپر شامل تمام مساجد اور کل بقاع خیر کو ہی اور مخصوص ساتھ اس مسجد شریف ومنبر منیف کے نہین اور اگر حمل اوپر رحمت خاص اور روضہ مخصوص کے جنت سے کرین یہ بھی خالی بعید سے نہین اور تکلیف سے اور در حق وہ ہی کہ کلام محمول اوپر حقیقت ظاہر اپنی کرتے ہے کہ مابین حجرہ آنحضرتؐ ومنبر شریف ایک روضہ ہی ریاض جنت سے باعتبار اس معنی کے کہ فردای قیامت اوسی بہشت برین مین نقل کرین اور مانند سائر بقاع ارض فانی ومستہلک نکرین جیسا کہ ابن فرحون اور ابن جوزی نے امام مالک سے نقل کیا ہی اور اتفاق جماعہ علما کو اوسکے ساتھ منضم کیا ہی اور شیخ ابن حجر عسقلانی اور اکثر علمائے حدیث نے اس قول کو ترجیح دیا ہے اور ابن ابی جمرہ کہ کبائر علما مالکیہ سے ہی فرمایا ہی کہ احتمال رکھے کہ مین یہ بقعہ شریفہ روضہ ریاض جنت سے ہووے کہ اوس جگہہ سے دار دنیا مین پہونچا ہو جیسا کہ شان حجر اسود اور مقام ابراہیم مین واقع ہے اور بعد از قیام قیامت بہی بمقام اصلی اوسکی لیجاوین اور نزول رحمت واستحقاق جنت لازم مزید فضل اور علو مرتبت اس مقام کو ہے اور حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ آتا ہون مین باب جنت کے تئین دن قیامت کی اور استفتاح کرتا ہون مین پس کہتا ہی خازن جنت بک امرت ان لا افتح لاحد قبلک یعنی ساتھ تیرے امر کیا گیا مین کہ کھولون نہین دروازہ بہشت

واسطے کسی ایک کے پہلے تجہسے اور یہ جائز ہی کہ سب کے بیچ مین واسطے قسم کہ ہووی اور یہ معنی احسن الذہین اور ازانجملہ وہ ہی کہ محشور ہووین حضرت سوار اوپر براق کی اور کسوت و خلعت دیا جاوی اعظم و انفس حلل جنت سے۔ حدیث مین آیا ہی کہ حشر کیے جاوین لوگ قیامت کی دن پس ہونین اور میری امت مقام بلند پر اور پہناوی مجھے میرا پروردگار حلہ سبز اور ایستادہ ہون حضرت اوپر دستان کرسی کی نہین کہڑا ہوتا وہان کوئی ایسے مقام مین کہ رشک لیجاوین اوسپہ اولین و آخرین اور ازانجملہ یہ ہی کہ دیا جاوی اونہین مقام محمود۔ مجاہد نے کہ ائمہ تفسیر سے ہی کہا کہ مراد مقام محمود سے جلوس حضرت کا ہی اوپر عرش کے اور عبداللہ بن سلام سے منقول ہی جلوس اوپر کرسی کے اور تفسیر بیضاوی مین کہا ہی کہ ایسا مقام کہ تعریف اوسکی کرین جو کوئی وہان کہڑا ہی اور جو کوئی اوسے بیچانے اور یہ مطلق ہی ہر تمام مین کہ متضمن ہی کرامت کو اور مشہور یہ ہی کہ وہ مقام شفاعت ہی کذا فی المواہب اور ازانجملہ یہ ہی کہ دیا جاوے حضرت کو لوا الحمد قیامت کی دن اور حضرت آدم علیہ السلام اور ماسوای اونکی نیچے اوس لوا کی ہووین اور عطا کیا جاوی وسیلہ کہ اعلی درجہ بہشت مین

وہ بھی مخصوص ساتہ آنحضرت ہی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کہ فرمایا انا سید ولد آدم یوم القیمت وانا اکرم الاولین والاخرین وبیدی لواء الحمد ولا فخر وما من نبی یومئذ آدم فمن سواہ الا ہو تحت لوائی یعنے مین ہون سید اولاد آدم قیامت کی دن اور مین ہون کریم تر دین پہلون اور پچھلونکا اور میرے ہاتہ مین ہے نشان حمد اور نہین فخر اور نہین کوئی نبی اوسدن آدم اور غیر اوسکے مگر وہ نیچے نشان میرے ہی اور ازانجملہ وہ کہ مخصوص کیا آنحضرت کو حق تعالی نے ساتہ کوثر کے کہ سیلان کرتے ہین اوسمین دریا یاقوت اور پانی اوسکا بہت شیرین ہے شہد سے اور بہت سفید ہی دودہ سے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ بہت سفید ہی برف سے اور کوزی اوسکے ستارون سے زیادہ اور بعضون نے کہا ہی کہ ہر پیغمبر کے لیے آخرت مین ایک حوض ہووی اوپر قدر فضل و مرتبت اوسکے اور کوثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے عظیم تر اور شریف تر ہے اور ازانجملہ وہ ہی کہ جو چیز انبیا ماسبق کو بعد از سوال عطا فرمائی حضرت علیہ الصلوۃ والسلام کو بے سوال ارزانی کیا۔ ابراہیم خلیل اللہ نے کہا ولا تخزنی یوم یبعثون یعنے رسوا نکر مجھے دن بعث کے اور آنحضرت کی شان اور اون کی امت کے حق مین فرمایا یوم لا یخزی اللہ النبی والذین آمنوا معہ الآیۃ یعنے دن یہ ہے کہ نہین رسوا کریگا اللہ نبی کو اور جو کہ ایمان لاے اوسکے ساتہ اخر آیہ تک اور موسی علی نبینا وعلیہ السلام نے کہا رب اشرح لی صدری یعنے ای رب میرے کہول میرے لیے سینہ میرا اور شان پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمایا ہے الم نشرح لک صدرک یعنی کیا نہین کہولا ہمنے تیرے لیے سینہ تیرا اور اونہین سے یہ ہی کہ حق تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بمقام محبت برگزیدہ کیا اور ابراہیم علیہ السلام کو بمقام خلت اور مقام محبت بالاتر مقام خلت سے ہے کہ اول ذکر اوسکا گذرا اور آخر مین بہی کلام اوسکے بیان مین آویگا اور بعضے عارفین نے علماء سے فرق بین درمیان خلیل و حبیب کے ایک کلام لطیف کہا ہی کہ خلیل خلت سے ہی بمعنی حاجت اور ابراہیم علیہ السلام محتاج و مفتقر تہا طرف خدا کی اسی جہت سے اوسے خلیل کہا اور حبیب فعیل ہے بمعنی فاعل یا مفعول پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من وجہ محب ہین اور من وجہ محبوب بے وساطت غرض کے اور بعض نے کہا ہے کہ خلیل کا فعل برضای حق ہوتا ہے اور فعل حبیب رضا و خوشنودی

حبیب اور خلیل کا ہی شتابی نہین کرتا واسطے لقای محبوب کی جیسے کہ جوقت آئی ملک الموت کی ابراہیم علیہ السلام پاس قبض روح کی لیے توقف کیا ابراہیم
علیہ السلام نی اور کہا پروردگار سے پوچھہ جو اوسکا حکم ہو بلا توقف بجالاؤ اور آنحضرتؐ نی فرمایا اخترت الرفیق الاعلی یعنے اختیار کیا مینی رفیق اعلی کو اور
ازانجملہ وہی کہ نماز نافلہ حضرتؐ کہ بیٹھکر ادا فرماتی ثواب اوسکا برابر ثواب ایستادہ نماز کی تھا بخلاف اوروں کے کہ فرمایا من صلی قاعدا فلہ نصف اجر القائم
یعنی جو کوئی بیٹھکر نماز پڑہے اوسکے لیے ثواب آدہا بنسبت قائم کے ہے اگرچہ ظاہر اس حدیث کا عام ہی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکے ساتھہ
مخصوص ہین اور منجملہ خصایص یہ ہے کہ جیسا حضرتؐ روبرو سے دیکھتے ویسا ہی پیچھے سے اور جیسا تاریکی مین دیکھتے ویسا ہی روشنی مین اور
کلام اسکی تحقیق مین ذکر بصر شریف مین پہلے گذرا ہی یونہین ہے مواہب و آثار النبوت مین اور رازانجملہ یہ ہی کہ جو کچھ دنیا مین سے زمان آدمؑ
تا نفخہ اولی تک سب حضرت پر منکشف وہویدا کردیا تا سب اول سی آخر تک معلوم ہو دے اور حضرت نی بہی یارون اپنی کو بعض اون احوال سے مطلع وآگاہ
فرمایا اور بعض صلحاء اہل فضل سے سنا گیا ہی کہ بعض عارفون نی ایک کتاب لکہی ہی اور اوسمین اثبات کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
تمامی علوم الہی تعلیم ومعلوم کروا دیے تہی ایک ہی مرتبہ اور یہ بات بظاہر مخالف بہت دلیلونکی ہے تا قائل اوسکے نی کیا قصد کیا ہو واللہ اعلم
وصل فضایل وخصایص امت مرحومہ محمدیہؐ بہی بیشمار ہین اور یہ بہی راجع طرف فضائل آنحضرتؐ کی ہے کہ ایسی امت اور ایسے پیرو رکہتے ہین جیسے کہ فضائل
آنحضرتؐ داخل امت مین ہین کہ ایسا پیغمبر رکہتے ہین اور متبع اور مقتدی ساتھہ ایسی ذات کامل الصفات کی ہین جاننا چاہیے کہ جب پیدا کیا پروردگار تعالے
وتقدس نے اور ابراز واظہار کیا عنصر لطیف نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالم عیان مین نہایت احکام واتقان کی ساتھہ متوجہ ولاحسر ہوئی
عنایات ربانیہ ساتھہ امت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اگرچہ جن وانس ساری امت حضرت کی ہین بجہت خصوصیت وقابلیت ذکہ انکو نہ ظہور کیا
اور دوسری جا ہی ظہور نکیا اور فرمایا **آیت** کنتم خیر امۃ اخرجت للناس یعنے تہے تم بہترین امت نکالی گئی واسطے لوگونکے اور یہ خطاب بواسطہ ساتھہ
اوائل اس امت کی ہی کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سابقان اور مقربان درگاہ ہین اور ان صفات مین کہ **آیت** تامرون بالمعروف
وتنہون عن المنکر یعنے امر کرنے ہو تم ساتھہ معروف کی اور منع کرتی ہو منکر سے، درحقیقت سبب اور شرط خیریت مین اتم واکمل واسبق ہین اور ساتھہ فضل
صحبت رسول مقبول اور مشاہدہ جمال جہان آرای حضرتؐ اور اقتباس واستفاضہ انوار وآثار اونکے بواسطہ مخصوص ہین اور اسی جگہہ سے معلوم ہوا
کہ اول اس امت کا افضل ہے مابعد اپنے سے کہ اس باب مین شارع سے ترتیب بہی واقع ہوئی ہے کہ فرمایا خیر القرون قرنی الذین انا فیہم
ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم یعنے بہترین اہل زمانہ ہم زمانہ میرے ہین کہ مین اونمین ہون پہر وہ کہ متصل ہین اونکے ساتھہ پہر وہ کہ پیوستہ ہین
ساتھہ اونکے مشہور یہ تین مرتبہ ہین صحابہ وتابعین وتبع تابعین اور ایک حدیث صحیح بخاری سے مرتبہ چوتہا بہی معلوم ہوتا ہی کہ او تین
اتباع تبع کہتے ہین ثم یفشو الکذب یعنی پہر ظاہر واشکارا ہوگا جہوٹ، وضبط وربط دین اور صدق وتقوی ویقین کہ اوائل مین تہا نرہا اور ایک

ایسے

جماعت صحابہ سے وہ کہ ایک لحظہ بدیدار شریف حضرت مشرف ہوے اور ایمان لاے اور چلے گئے اور ساتھ کاروبار اپنے کی مشغول ہوے اور ساتھ استمداد صحبت اور طول خدمت کی استفادہ اور استفاضہ حاصل کیا جو لوگ ساتھ تفضیل صحابہ رضوان اللہ علیہم کی مطلق قائل ہین کہتے ہین کہ اونہین بہی کمال حاصل ہوا کہ موجب افضلیت ہی من بعدہم سے اور معلوم نہین ہوتا کہ مقصود اس طائفہ کا کیا ہی اگر چاہتے ہین کہ برکت رویت و مشاہدۂ آنحضرت تمام کمالات حاصل ہوتی ہین جیسا کہ متاخرین کہتے تہے پس یہ محل توقف ہی اور مستلزم عدم تفاضل و تفاوت کو ہی درمیان صحابہ کی اور خلاف واقع ہے۔ یا چاہتے ہین کہ وہی رویت و مشاہدۂ آنحضرت فضیلت ہی کہ اکمل و اتم ہی سب فضائل و کمالات سی اور کوئی فضیلت اوسکے ساتھ برابری نہین کرتی اور حاصل کلام صحابہ من حیث الصحبۃ اگرچہ مدت قلیل اوسکی ہو افضل ہین من ورا اپنے سے اور جماعہ اصولیین اطلاق اسم صحبت کا بہی مخصوص رکہتے ہین ساتھ جماعہ اولی کی اور یہ خلاف مذہب محدثین کی ہے کہ صحبت مین ساتھ رویت و ملاقات ایکبار کی اکتفا کرتے ہین اور پہلے بہی تہوڑا سا اس باب مین مذکور ہوا ہے اور چاہیے کہ بعد بہی بتقریب مذکور ہو اور فضائل و خصائص اس امت کے علی الاطلاق بیشمار ہین اور اخبار و آثار اوسمین بہت وارد ہے بڑا اون سب فضائل مین ہونی امت محمد مین جیسکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیا اور جامع فضائل و کمالات جمیع انبیا کی ہین اور مکارم اخلاق و محامد صفات حضرت پر منتہی ہوئی امت آپکی خاتم الامم ہے اور مخصوص ہے ساتھ کمال دین اور اتمام نعمت کے کہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی یعنے آجکے دن کامل کیا مینے تمہاری لیے دین تمہارا اور تمام کین تمپر نعمتین اپنی اور صفتین اس امت کی کتب سابقہ مین مذکور ہین جیسکہ ذکر انکے پیغمبر کا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا موسی علیہ السلام نے ای رب آیا کوئی ہی امتون مین گرامی تر امت میری سے کہ سایہ کیا تو نے اونپر ساتھ غمام کی اور نازل کیا اونپر من و سلوی پس فرمایا خدا تعالی نے یا موسی نہین جانا تو نے کہ فضل امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب امتون پر مانند فضل میرے ہے سب مخلوقات پر کہا موسی نے یا رب کہ مجہے وہ امت کہ نہ دیکہا تو نے مینے لیکن سنواتا ہون تجہے کلام اونکا پس ندا کی حق تعالی نے اونہین پس جواب دیا سب نے بیک آواز لبیک اللہم لبیک اور حالانکہ وہ اصلاب آبا اور ارحام امہات مین تہے پس فرمایا حق سبحانہ نے صلواتی علیکم ان رحمتی سبقت غضبی و عفوی سبق عذابی یعنی درود و رحمت میری تمپر اور رحمت میری نے سبقت کی میرے غضب پر اور عفو میرے نے پیشی کی میرے عذاب پر اور جو کوئی پاوے مجہے اس حالت مین کہ گواہی دیتا ہے لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ بخشتا ہون مین گناہ اوسکے فرمایا حضرت نے پس چاہا حق سبحانہ نے کہ منت رکہی مجہپر اس نعمت کی ساتھ کہا و ماکنت بجانب الطور اذ نادینا یعنے نہ تہا تو ای محمد یعنے تن عنصری مین وقتیکہ ندا کیا ہمنے تیری امت کو تا سنوا دین ہم موسی کو کلام اونکا روایت کیا اس حدیث کو قتادہ نے اور زیادہ کہا یہ کہ کہا موسی علیہ السلام نے یا رب کیا عجب نیک ہی آواز امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجہے دوبارہ سنوا اور ابو نعیم نے حلیہ مین انس سے روایت کیا اور کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ وحی نازل کی حق تعالی نے موسی پیغمبر بنی اسرائیل پر کہ جو کوئی مجہے پاوے اس حال مین کہ منکر ہے ساتھ احمد کے لاؤنگا مین اوسے آتش دوزخ مین

کہا موسی نے یارب احمد کون ہے خدا تعالی نے کہا احمد وہ شخص ہے کہ پیدا نہین کیا مینے کسی پیدایش کو گرامی تر اپنے نزدیک اوس سے لکھا ہے مینے نام اوسکا اپنے نام کے ساتھ عرش پر پہلے اس سے کہ پیدا کرون زمین آسمان کو زمین اور جنت حرام ہے تمام خلق پر جب تک آوین حضرت اور اونکی امت پس اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ امت حضرت کو بہ تبعیت حضرت کے پہلے اور انبیا سے بہشت مین لاوین اور کیا عجب کہ جو مہمان عزیز ہے اوسکے طفیلے بھی عزیز ہووین۔ مگر وہ کہ مراد خلق سے غیر انبیا ہووین اگرچہ کہا ہے جمیع خلق ہی پر یہ کہ امت افضل انبیا سے ہووے یا برابر ساتھ اونکے پس حاشا و کلا اسواسطے کہ کوئی ولی مرتبہ نبی کو نہین پہنچتا کہا موسی نے اور کون لوگ ہین امت محمد اور کیا ہین صفات اونکی پس ذکر کیا حق تعالی نے صفات اونکی کا پس کہا موسی نے خداوندا مجھے نبی اوس امت کا گردان فرمایا خدا تعالی نے نبی اوس امت کا اونہین کی جنس سے ہوگا پس کہا موسی نے خداوندا گردان مجھے امت اوس نبی کی اور بعضون نے کہا ہے کہ وضو بھی خصائص امت سے ہے بنسبت باامم سالفہ اگرچہ اونکے پیغمبرونکو یہ صفت حاصل تھی اور استدلال کیا اسپر ساتھ اس حدیث کہ ان امتی یدعون یوم القیمۃ غرا محجلین من آثار الوضوء یعنے امت میری پکاری جاویگی دن قیامت کے سفید رو سفید دست و پا نشانیون وضو سے کہ یہ جزاء وضو مخصوص ساتھ اونکے ہوا اور فتح الباری مین قصہ سارا مین ساتھ اوس جبار کے کہ پکڑا اوسے بظلم و تعدی کہا ہے کہ جب چاہا اوس کافر نے قربت سارا۔ سارا اوٹھی اور وضو کیا اور نماز ادا کی اور ایک روایت مسلم مین ابو ہریرہ سے آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سیما ہے کہ نہین غیر تمہارے کو اور ظاہر حدیث احمد سے بھی کہ مشکوۃ مین بیچ کتاب الطہارت کی لایا ہے۔ ایسا ہی مفہوم ہوتا ہے اور مجموع صلوۃ خمس بھی خصائص اس امت سے ہے کہ امت سابقہ مین چار نمازین تھین سوا عشا کی پیغمبر ہمارے اول گذارندہ عشا تھے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا تاخیر کرو نماز عشا کی اسواسطے کہ تمہین تفضیل عطا ہوئی ہے ساتھ اس نماز کی سائر امم پر اور نہین ادا کیا اس نماز کو کسی نے پہلے تمہارے اور اذان و اقامت بھی خصائص اس امت سے ہے اور بسملہ بھی کسی امت پر نازل نہین ہوئی پہلے اس سے مگر سلیمان علیہ السلام پر اور آمین کو خصائص امت محمدیہ رکہا ہے اور حدیث عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مین آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا یہود حسد نہین لیجاتی اوپر ہمارے کسی چیز پر جیسا کہ حسد لیجاتی ہین اوپر جمعہ کے اور ہدایت کیا ہمکو خدا تعالی نے اور پر کہنے آمین کی پیچھے امام کے اور خصائص اس امت سے ہی رکوع نماز مین۔ روایت ہے علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا پہلی وہ نماز کہ رکوع کیا ہمنے اوسمین نماز عصر تھی پس کہا ہمنے یا رسول اللہ کیا ہی یہ رکوع کہ ہرگز نہین کیا تمنے اور آگلے دن کیا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ اسکے امر کیا گیا مین اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اول ہمارے دین مین بھی رکوع نہ تھا جیسا کہ نماز یہود و نصاری مین پیچھے اوسکے حکم ہوا اور واقع مین انتقال قیام سے طرف رکوع اور رکوع سے سجود اور تدریج اوسمین ادخل ہے حدوث حضور اور وجود خشوع مین و لیکن اس جگہ اشکال لازم آتا ہے کہ قول حق سبحانہ تعالی یا مریم اقنتی لربک واسجدی وارکعی مع الراکعین یعنے اے مریم قنوت کر اپنے رب کی لیے اور سجدہ کر اور رکوع کر ساتھ رکوع کرنیوالونکے۔ دلالت رکھتا ہے اوپر وجود رکوع کے امم سابقہ مین اور کہتے ہین کہ مراد قنوت سے دوامت طاعت ہے اور

یعنی طاعت و قیام و خشوع بھی مستعمل ہے **اور** خصائص اس امت سے وہ ہی کہ صفوف انکی نماز و قتال مین مانند صفوف ملائکہ کی ہین قدر و منزلت اور قرب درگاہ مین **اور** خصائص اس امت سے تحیہ سلام اور جمعہ اور ساعت جمعہ ہی کہ جو چیز اوس ساعت مین حق تعالی سے چاہین حاصل ہووے۔ اور اس مقام مین اقوال ہین قریب چالیس کے کہ شرح سفر السعادت مین وہ اقوال بالتطبیق منقول ہین اور صحیح ترین اونمین سے دو قول ہین کہ وہ ساعت بعد از خروج امام کے خطبہ کے لیے فراغ نماز تک اور قول دوسرا آخر ساعت مین روز جمعہ سے **اور** از انجملہ یہ ہے کہ اول شب رمضان سے کہ ہوتی ہے نظر کرتا ہی حق سبحانہ طرف اونکے نظر عنایت اور جو شخص کہ نظر کرے خدا تعالی طرف اسکے نظر عنایت عذاب نکرے اوسے کبھی **اور** زینت دیتا ہے اور آراستہ کرتا ہے بہشت کو اوس مہینہ مین **اور** کرتا ہے بوی فم صائم خوشبو اپنے نزدیک بوی مشک سے **اور** استغفار کرتے ہین واسطے صائمین کی ملائکہ ہر شب بوقت افطار **اور** رحب آخر شب رمضان سے ہوتی ہے بخشتا ہی سب روزہ دار انکو **اور** دی گئین اس امت کو شہر رمضان مین پانچ خصلتین کہ نہین دی گئین امت کسی پیغمبر کو **اور** بند و زندان مین کیے جاتے ہین مردۂ شیاطین **اور** از انجملہ استحباب سحور اور تعجیل افطار اور اباحت اکل و شرب و جماع رات مین کہ ناجائز و حرام تہا اون لوگون پر کہ پہلے ہم سے تہے بعد از خواب اور ایسا ہی ہم پر بہی ابتداء اسلام مین بعد ازان منسوخ ہوا **اور** از انجملہ شب قدر ہی اور روایات مین آیا ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک مرد تہا کہ ہزار مہینہ راہ خدا مین لڑا تہا اور سلاح بدن سے نکہولی تہے۔ صحابہ نے کہا کسے طاقت ہی ہم مین سے کہ ایسا کرے پس نازل ہوئی سورۂ قدر کہ شب قدر بہتر ہزار ماہ سے ہی اور قیام اس ایک رات مین فاضلتر عبادت سے ہی راہ خدا مین ہزار مہینے باقی کلام تحقیق اس مقام مین اپنے محل مین آویگا **اور** اختلاف کیا ہی کہ صیام رمضان خصائص اس امت سے ہے یا امم سابقہ بہی شریک اس خطاب مین ہین **اور** آیت کریمہ کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم یعنی فرض کیا گیا تمپر روزہ جیسا کہ فرض کیا گیا اوپر اون لوگون کے کہ پہلے تمسے تہے ۔ کہ مراد صیام ماہ رمضان ہین ظاہر یہ ہے کہ امم سابقہ پر بہی مکتوب تہی **اور** ابن ابی حاتم نے ابن عمر سے مرفوعا روایت کیا ہی کہ صیام رمضان امم سابقہ پر مکتوب تہے جیسا کہ ہم پر اور اسناد اس حدیث مین ایک مرد مجہول ہی اور اگر کہین ہم کہ مراد مطلق صیام ہین نہ قدر اور وقت اوسکا پس تشبیہ واقع اوپر مطلق صوم کی ہے اور قول جمہور یہی ہے **اور** خصائص اس امت سے استرجاع اونکا ہے وقت مصیبت کے کہ مستوجب و مستجاب صلوۃ و رحمت ہی پروردگار تعالی سے اور سبب ابتدا کا ہے خاص اونکو **اور** سعید بن جبیر سے روایت ہی کہ کہا تحقیق دیا گیا ہے اس امت کو نزدیک مصیبت کی وہ کہ نہین دیا گیا انبیا کو مانند اوسکے اور وہ قول **آیت** انا للہ وانا الیہ راجعون ہے یعنی نزدیک مصیبت کی اور اگر دیا جاتا انبیا کو دیا جاتا یعقوب علیہ السلام کو وقتی کہ کہا یا اسفی علی یوسف اور بدرستی کہا یعقوب نے فصبر جمیل واللہ المستعان اور یہ معنی استرجاع ہے اور قول یعقوب یا اسفی علی یوسف منافی اوسکا نہین **اور** از انجملہ وہ ہی کہ خدا تعالی نے اوٹہایا اس امت سے اصر و اغلال کہ امم سابقہ کے اوپر تہا مثل تعیین قصاص عمد و خطا مین اور قطعہ اعضا خاطیہ اور قطع موضع نجاست اور مارنا نفس کا توبہ مین اور تہے بنی اسرائیل کہ کرتے تہے گناہ رات مین اور رکہا پاتے تہے صبح کو اپنے گہر کے دروازہ پر کہ کفارہ اس گناہ کا یہ ہی کہ نکالی تو دو آنکہین اپنی پس نکال ڈالتے اور مروی ہے

ابن عباس سے کہ کہا جو کچھ کہ تہا اوپر بنی اسرائیل کے شدائد و مکارہ سے اوتارا حق تعالے نے اس امت سے اور انہی جملہ
یہ سے ہے کہ خدا تعالے نے رفع کیا ہے اس امت سے مواخذہ بخطا و نسیان اور جس چیز پر کہ اکراہ کیا جاوے اور حدیث نفس کہ اوسے
خاطر اور وسوسہ کہین اور تہے بنی اسرائیل کہ نسیانا یا خطاءً مرتکب کسی چیز کہ ہوتے اوسیوقت عقوبت اوس گناہ کی اونپر ہوتی اور بقدار اوس گناہ کے
طعام و شراب سے اور تحقیق فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان اللہ تعالی رفع عن امتی الخطاء والنسیان وما استکرہوا علیہ یعنے بدرستیکہ اوٹہایا
اللہ تعالی نے امت میری سے خطا اور فراموشی اور وہ چیز کہ اکراہ کیجاوین اوسپر روایت کیا اسے احمد اور ابن حبان اور حاکم اور ابن ماجہ نے اور
خصائص کاملہ اس امت سے وہ ہی کہ شریعت انکی اکمل ہے جمیع شرائع متقدمہ سے اور یہ ظاہر و واضح ہے محتاج بیان نہین اور چونکہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہین واسطے پورا کرنے مکارم اخلاق و محامد افعال کی لاجرم دین اور شریعت اونکی اتم و اکمل ادیان و شرائع ہوے اور
یہ شریعت غرا جامع ہے میان جلال و جمال و قہر و لطف غایت مرتبہ توسط و اعتدال مین نظر شریعت موسی علیہ السلام کرنا چاہیے کہ کیا تکالیف شاقہ
اوسمین تہی قتل نفوس و تحریم طیبات و تعجیل عقوبات و تحمیل اغلال و بار گناہان اور اظہار آثار قہر و جلال اور تہے موسی علیہ السلام اعظم و اشد
خلق اللہ ہیبت و غضب و بطش مین کہ خلق اللہ اونکیطرف دیکہہ نہ سکتی تہی۔ لائے ہین کہ جسوقت سے موسی علیہ السلام مشرف بتکلم و تجلی مخصوص
ہوے برقع روے مبارک پر رکہتے تہے تاتاب قہر و جلال اونکے سے لوگ بیتاب نہون اور نفوس اونکی امت کی بہی شدید و غلیظ و معوج کہ سواے
تکالیف غلیظہ اور احکام شدیدہ اصلاح و استقامت نہین قبول کرتے تہے جیسیکہ حق تعالی فرماتا ہے آیت ثم قست قلوبکم من بعد ذلک فہی کالحجارۃ
او اشد قسوۃ یعنے پہر سخت ہوگئے دل تمہارے اس سے پیچہے پس وہ دل مانند سنگ کی ہین یا سخت تر تہی ہین اور تہے علیہ السلام مظہر صرف
جمال و لطف و احسان جیسیکہ تہے موسی علیہ السلام مظہر محض جلال و قہر و سطوت لیکن ہماری پیغمبر صلوات اللہ علیہ مظہر کمال اور جامع میان جلال
و جمال تہے قوت عدل و شدت و لین و رافت و رحمت مین اور شریعت اونکی اکمل شرائع اور امت اونکی اکمل امت اور احوال انکی اکمل
احوال اور مقامات انکے ارفع مقامات اور اسیواسطے آیا ہے کہ شریعت حضرت غایت توسط و اعتدال اور نہایت جامعیت و کمال مین تہی
کبہی وارد ہوا الزام و ایجاب اور کبہی ندب و استحباب موضع شدت مین شدید اور جاے لینت مین نرم کسی جگہہ شمشیر مارتے اور کہین عطا کرتے
کبہی عدل کرتے اور کبہی فضل اور کسیوقت آیت جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا یعنے بدلا بدی کا بدی ہے مثل اوسکے کرتے تہے اور یہ عدل ہے اور کہا ہے
آیت فمن عفی و اصلح فاجرہ علی اللہ یعنے پس جسنے بخشا اور اصلاح کیا پس اجر اوسکا اوپر خدا کے ہے اور یہ فضل ہے آیت انہ لا یحب
الظلمین یعنے بدرستی حق تعالی نہین دوست رکہتا ظالمونکو تحریم ظلم ہے آیت وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ یعنے اور اگر عذاب کرو تم پس
عذاب کرو مانند اوسکے کہ عذاب کیے گئے تم ساتہہ اوسکے یہی ایجاب عدل اور یہی تحریم ظلم ہے آیت ولئن صبرتم لہو خیر للصبرین یعنے اور

ہر اینہ اگر صبر کرو تم البتہ وہ بہتر ہے واسطے صبر کرنیوالونکے تنبیہ ہے اوپر فضل کے اور خصائص اس امت سے وہ ہی کہ مجتمع نہین ہوتی اوپر ضلالت کی اور یہ حدیث مشہور ہے باسانید کثیرہ اور واسطے اوسکے ہین شواہد عدیدہ اور حدیث مین آیا ہے کہ سوال کیا مینی پروردگار اپنے سے کہ جمع نہووے میری امت اوپر گمراہی کی پس سوال میرا مجھے دیا اور یہ دلیل ہے اوپر حجیت اجماع اور اجماع حجت ہی اور اختلاف و تکرار رحمت اور اختلاف امم سابقہ کا عذاب تہا اور حدیث مین آیا ہے اختلاف اصحابی لکم رحمۃ یعنے اختلاف میرے اصحاب کا تمہاری لیے رحمت ہی اور مشہور اس لفظ کے ساتھ ہی کہ اختلاف امتی رحمۃ اور بعض نے اس حدیث سے اختلاف امت حرف و صناعات مین مراد رکہا ہے کہ موجب تیسیر و تسہیل امور دنیا و انتظام کارخانہ معیشت کا ہی جیسیکہ اختلاف علما کا مسائل فقہیہ مین سبب ترخیص و توسع امر دین کا ہے اور خصائص اس امت مرحومہ سے وہ ہی کہ طاعون شہادت و رحمت ہی اس امت کے لیے اور اوپر امم پر عذاب تہا جیسا کہ ایک روایت مین آیا ہے الطاعون شہادۃ لامتی و رحمۃ لہم و رجز علی الکافر یعنے وبا شہادت ہی واسطے امت میری کے اور رحمت ہی اونکے لیے اور عذاب ہی اوپر کافر کے اور فرار اوس سے بیچ حکم فرار کی زحف ہی جیسیکہ حدیث عائشہ رضی اور جابر رضی مین آیا ہی بیشک معصیت اور گناہ کبیرہ ہی اور خصائص اس امت سے ہی کہ نزدیک گواہی دو شخص کی انہین سے کسی بندے کے حق مین خیر واجب ہوتی ہی واسطے اوس بندے کے جنت اور امم سابقہ مین جبتک گواہی دیوین سو آدمی اور حدیث مین آیا ہے من اثنیتم علیہ بخیر وجبت لہ الجنۃ ومن اثنیتم علیہ بشر وجبت لہ النار یعنی جسکو ثنا کرو تم ساتھ خیر کے واجب ہوئی اوسکے لیے جنت اور جسکو ثنا کرو تم ساتھ بدی کے واجب ہوئی اوسکے لیے آتش دوزخ ۔ اور کہا گیا ہے کہ معتبر شہادت اہل عدالت و صدق کی ہے کہ بی آمیزش غرض اور کذب کی ہووے اور خصائص اس امت سے ہی کہ عمرین انکی اقصر اور اعمال انکے اقل نسبت با امم سابقہ کی اور اجر انکا اکثر اور وافر جیسا کہ حدیث مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ داستان تمہاری اور داستان اونکی کہ پہلے تمسے تہے یہود و نصاری اسے مانند داستان اوس شخص کے ہے کہ لیے تین اجیر ایک صبح سے پیشین تک اور ایک پیشین سے عصر تک اور ایک عصر سے شام تک اور واسطے ہر ایک کی ایک درہم اجرت مقرر کی جب وقت دینے مزدوری کا ہوا مزدور کہڑی ہوے کہ کیونکر روا ہووے کہ کام ہماری متفاوت اور مزدوری برابر اوس شخص نے کہا مین جو شرط اور دینا تمہین کیا تہا دیا باقی میرا فضل ہے جسے چاہون دون اول مثال یہود اور ثانی مثال نصاری اور ثالث مثال اس امت مرحومہ کی ہے اور جملہ خصائص اس امت سے وہ ہی کہ دیے گئے ہین یہ اسناد کہ ساتہ اوسکے سلسلہ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باقی ہے اور دور قیامت تک ایسا ہی باقی رہیگا اور یہ خصوصیت فاضلہ اور سنت سنیہ ہی کہ اکرام کیا حق تعالی نے اوسکے ساتہ اس امت کو اور تشریف و تفضیل دی اونہین اوسکے ساتہ کہ کسی ایک کو امم سابقہ سے نہین دیا اور تہی صحیفے انبیا کی اونکے ہاتہ مین اور خلط کیا اوسکے ساتہ اپنی اخبار کو کہ لیا ہے اوسے غیر ثقات سے اور نہین اونکے پاس تمیز و تفرقہ درمیان توریت اور انجیل کے اور درمیان اوس چیز کے کہ لاحق کیا اخبار سے اور اس امت فاضلہ شریفہ نے اخذ کیا احادیث کو ثقات سے کہ معروف

ومشہور تھے اپنے زمانہ مین ساتھہ صدق وامانت کی اور اونہون نی اورونسے تلقی ہوا سلسلہ معرفت تک اور بحث وتفتیش حاصل کی تا پہچانا حفظ و
ضبط کو مرتبہ مین اور تمیز وتفرقہ کیا اونمین کا طول تھے مصاحبت ومجالست اوسکی ساتھہ شیخ اپنے کے اوس شخص سے کہ قصیر وقلیل تھی صحبت
اوسکی اور لکھا احادیث کو بطریق سند دو اور ضبط کیے حروف وکلمات اوسکے غلط وخطا وزلل وخلل سے اور تہذیب وتنقیح کیا خصوصا صحاح
صحاح نی کہ عمدہ اونمین سے بخاری اور مسلم ہین کہ نیرین آسمان جلالت وعدالت کے ہین۔ ابو حاتم رازی نی کہا ہے کہ نہ تھا کسی امت مین امم سابقہ سے
ہنگام پیدایش آدم علیہ السلام سے علما اور امتین کہ نگاہ رکھین آثار رسولون اپنے کو مگر اس امت مرحومہ مین اور معرفت تواریخ وانساب بہی خصائص
اس امت سے ہے کہتے ہین کہ عارف ترین صحابہ بعلم انساب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ لائی ہین کہ بیت
کرتے تھے ساتھہ التزام اور حفظ دواوین شعرا اور لغات عرب کیواسطے معرفت وجوہ تفسیر قرآن اور اوسکے اعراب کی اور منجملہ خصایص سے یہ ہے
کہ یہ امت مخصوص وموفق ہوئی ساتھہ تصنیف کتابونکے اور اس کام مین مصداق حدیث کی ہین لا یزال طائفۃ منہم ظاہرین علی الحق حتی یاتی امر
اللہ ومجاہدین فی سبیل اللہ ومتمسکین بسنۃ رسول اللہ یعنی ہمیشہ اونمین سے ہوگی ایک جماعت مددگار اوپر حق کی یہانتک کہ آوی حکم خدا کا اور
لڑنیوالی راہ خدا مین اور چنگل مارنیوالی ساتھہ سنت رسول خدا کی اور قرن اول اور مبادی قرن ثانی تک قاعدہ تصنیف درمیان نآیا تہا اگرچہ کتابت
علم اور جمع احادیث نہ اوپر وجہ تصنیف وترتیب کی موجود تہا لیکن یہ منہاج بہ تبویب وتفصیل اور وضع واصطلاح اور تدوین علوم اور تعیین موضوع
اور مسائل سلوک نہ تہا بعد ازان اسقدر ہوا کہ حد وحصر سے باہر آیا کہ بجز علم علام الغیوب کے احاطہ اوسکا نہین کرسکتا اور خصائص امت محمدیہ سے
وجود اقطاب واوتاد ونجبا وابدال کا ہے اونمین ہے حدیث مرفوع مین انس سے آیا ہی کہ ابدال چالیس مرد وزن ہین جب مرتا ہے ایک اون مرد
یا زن سے پیدا کرتا ہے حق تعالی بدل اوسکا مرد یا زن دوسرا اور روایت کیا ہے طبرانی نی ساتھہ اس لفظ کی کہ خالی نہین ہوتی زمین چالیس مرد سے
مانند خلیل الرحمن علیہ الصلوۃ والسلام کے کہ ساتھہ اونکے قایم ہے زمین اور ساتھہ برکت اونکی سیراب ہوتی ہین لوگ نہین مرتا ایک کوئی اونمین سے
مگر وہ کہ بدل کرتا ہے اللہ تعالی اوسکی جگہہ دوسرے کو اور تسمیہ ابدال اسی جہت سے ہی اور بعض مشائخ عظام نی کہا ہے کہ اس لیے ابدال کہتی ہین
کہ صفات ذمیمہ اونکی مبدل بصفات حمیدہ کی گئی ہین اور منسلخ ہوئی ہین صفات بشریت سے اور مراد ہونی انکے سے مانند خلیل الرحمن کے
ہونا اونکا ہے بیچ ایک صفت کی صفات کمال سے کہ اخص صفات بہی شریک ساتھہ اوس علیہ السلام کے اور یہی معنی ہین قول اوس قوم کے
کہ کہتے ہین کہ ہر ولی اوپر قدم نبی کے ہے نہ مثل نبی کے جمیع صفات مین حاشا اور ابن عدی نے کامل مین بیان کیا ہے کہ بائیس ان
چالیس سے شام مین ہوتے ہین اور اٹھارہ عراق مین اور جب مرالی ہوگا کہ سب مقبوض ہووین قایم ہووے قیامت اور اسیطرح مروی ہے نزدیک
امام احمد کے مسند مین اور ابو نعیم حلیہ مین ابن عمر سے مرفوعا آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اخیار میری امت سے کے

ہر قرن مین پانچسو مرد ہین اور ابدال چالیس ہین نہ پانچسو کم ہوتے ہین نہ چالیس جسوقت کہ ایک مرتا ہی دوسرا اوسکے بدل آتا ہے اور یہ مرد تمام روی زمین ہوتے ہین اور بیچ حلیہ کے ہی ابن مسعود سے مرفوعاً لایا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا چالیس مرد ہین میری امت سے کہ دل اونکے اوپر دل ابراہیم کے ہین دفع کرتا ہی خدا تعالی ساتھ برکت اونکی بلا کو خلق سے کہا جاتا ہی انہین ابدال اور اونہون نے پایا یہ درجہ بسبب نماز و روزہ و صدقہ کے پوچھا ابن مسعود نے پس یہ درجہ کس چیز کے سبب پایا فرمایا ساتھ سخاوت و خیرخواہی مسلمانونکے یعنی نماز و روزہ مین شریک ہین مسلمانونکے ساتھ لیکن صفت خاص اونکی کہ جسکے سبب یہ درجہ پایا ہی یہی دونون صفتین ہین اور نقل ہی معروف کرخی رضی اللہ عنہ سے کہ جو کوئی ہر روز کہے اللھم ارحم امۃ محمد لکھین اوسے ابدال سے اور آیا ہی کہ نشان ابدال وہ ہے کہ پیدا نہین ہوتی اونکی اولاد اور وہ تعریض نہین کرتے کسی چیز کو اور یزید بن ہارون نے کہا کہ ابدال اہل علم ہین اور امام احمد نے کہا کہ اصحاب حدیث اور تاریخ بغداد خطیب مین ایک کتاب سے منقول ہی کہ نقبا تین سو ہین اور نجبا ستر اور ابدال چالیس اور اخیار سات اور عمد چار اور غوث ایک مسکن نقبا مغرب مین ہے اور مسکن نجبا مصر مین اور ابدال شام مین اور اخیار سیاح ہین زمین مین اور عمد گوشہ ہای زمین مین اور مسکن غوث مکہ مین اور جب کچھ عارض ہوتا ہے امر عامہ سے دعا و ابتہال کرتے ہین نقبا اوس حاجت کے لیے نقبا بعد ازآن نجبا بعد ازآن اخیار اوسی پیچھے عمد اونکے پیچھے ابدال اگر مستجاب ہوی دعا اون سب کی فبہا نہین تو ابتہال کرتے ہین غوث اور اجابت کیجاتی ہے دعا غوث کی پہلے تمام ہونے مسئلت سے اور خصائص اس امت سے وہ ہی کہ داخل ہوتے ہین قبور مین بگناہ اور خارج ہوتے ہین بیگناہ پاک کیجاتی ہین گناہونسے باستغفار مومنین کے اونکے لیے۔ روایت کیا اسے طبرانی نے اوسط مین حدیث انس سے اور ساتھ اس حدیث کے استیناس حاصل ہوتا ہی وہ جو بعضے علمانے لکہا ہی اگرچہ قول شاذ ہے کہ عذاب قبر خواص اس امت سے ہی تا اونہین پاک و صاف آخرت مین لیجاوین اور یہ عذاب دنیہ ہوا اور ازانجملہ وہ ہی کہ پہلے سب امم سے یہ اپنی قبور سے بسبب شگافتہ ہونے زمین کے باہر آوین اور حدیث مین آیا ہے کہ فرمایا انا اول من تنشق الارض عنی و عن امتی یعنی مین اول اوس شخص کا ہون کہ شگافتہ ہوتی ہی زمین مجہسے اور میری امت سے اور ازانجملہ وہ ہی کہ یہ موقف مین مکان بلند پر ہووین۔ حدیث جابر مین آیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا ہونگا مین اور میری امت اوپر جای بلند کی مشرف اوپر خلائق کے اور نہین کوئی مرد مگر یہ کہ دوست رکھتا ہے کہ ہے ہووین او نہین کوئی پیغمبر کہ تکذیب کیا اوسے اوسکی امت نے مگر وہ کہ گواہی دونگا مین اوسکے حق مین اوپر ابلاغ رسالت پروردگار کے اور حدیث دوسری مین آیا ہے کہ فرمایا پس ہونگا مین اور امت میری اوپر تل کے اور ازانجملہ وہ ہے کہ اونکے واسطے علامت و نشان ہوگا اوپر منہہ کے اثر سجود سے قال اللہ تعالی سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود یعنی نشانیان اونکی اونکے مونہون پر اثر سجود سے ۔ آیا یہ علامت دنیا میں ہی یا آخرت مین پس دو قول ہین۔ ایک وہ کہ یہ سیما دنیا مین ہی اور مراد ساتہہ اوسکے سمت حسن ہے اور سیمای اسلام اور خشوع اور بعضون نے صفت یہ اثر بیداری سے کہ گمان لیجاوے دیکھنے والا کہ یہ بیمار ہین حالانکہ بیمار نہین۔ قول دوسرا یہ کہ یہ سیما آخرت مین ہوگا کہ موضع

سجود اونکے مونہوںسے روشن وتابان ہونگے تا امتیاز وشناخت حاصل ہو کہ یہ ساجد تھے دنیا مین اور از انجملہ وہی کہ دیے جاوینگے اونکے نامہ اعمال
داہنے ہاتہ مین روایت کیا اوسے احمد وبزار نے اور یونہی ہے مواہب ومدارج وانماء النبوت مین اسی جگہ سے معلوم ہوتاہے کہ دنیا نامہ اعمال کا داہنے
ہاتہ مین خصائص اس امت مرحومہ سے ہے اور مشکوۃ مین بہی حدیث احمد ابی الدرداء سے لاتاہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مین
اپنی امت کو پہچانتا ہون دن قیامت کی مین علامت سے ایک تحجیل غرہ اور دوسرا ہونا کتاب کا داہنے ہاتہ مین اونکے اور تیسرے سعی کرتی ہوگی اونکے
ذریت اونکی شیخ ابن حجر شرح مین لکہتاہے کہ ظاہر حدیث اسپر دال ہے کہ دینا کتاب کا داہنے ہاتہ مین خصائص امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے ہے اور وہ جو دلالت کرتے ہین اوپر اوسکے آیات وبقیہ احادیث عموم ہے مگر یہ کہ حمل کیا جاوے اوسپر کہ دیے جاتے ہین پہلے اور دونسے یا اوپر ایسی
صفت کہ نہین حاصل ہوئی اونکے غیر کو ولیکن سعی ذریت ہوسکتا ہے کہ خصائص سے ہو اسواسطے کہ نہین پائی جاتی کوئی چیز کہ معارض اوسکی ہو انتہی اور از انجملہ
وہ ہے کہ نور اونکا دوڑتا ہے آگے اونکے اور جانب راست اونکے جیسا کہ منطوق کتاب مجید کا ہے۔ اور امام احمد نے باسناد صحیح اوسے اخراج کیا ہے اور
جملہ خصائص اونکے سے وہ ہے کہ وہ جو اونہون نے سعی وکوشش کی اپنی حیات مین بذات خود اور وہ جو سعی کیجاوی واسطے اونکے اور نہ تہا اون لوگون کیلیے
کہ پہلے اونسے تہے مگر وہ چیز کہ سعی کرتی تہی بذات خود ایسا ہی کہا ہے عکرمہ نے اور اس مقام مین اشکال وارد ہوتاہے ساتہ قول حق سبحانہ وتعالی کے
آیت وان لیس للانسان الا ما سعی یعنی اور بیشک نہین واسطے آدمی کے مگر وہ کہ کیا اپنی حیات مین اسواسطے کہ یہ آیت دلالت رکہتی ہے اسپر کہ آدمی کو
نفع نہین بجز اس بات کے کہ بذات خود سعی کی اور عمل کیا اور جواب اس اشکال سے بچند وجہ ہے ایک یہ کہ منسوخ ہے ساتہ قول حق تعالی کے آیت
واتبعتہم ذریتہم بایمان الحقنا بہم ذریتہم یعنی اور تابع ہووین مومنونکی اولاد اونکے ایمان مین لاحق کرین ہم ساتہ اونکے اولاد اونکی پس کیا جاوے
ولد طفل میزان والدین مین اور بہروسے فرمادواسطے والدین کے اور قبول کرتاہے حق تعالی شفاعت آبا حق ابنا مین اور شفاعت ابنا کی حق آبا مین
بدلیل اپنی قول کے آیت اباؤکم وابناؤکم لاتدرون ایہم اقرب لکم نفعا یعنی باپ ودادا تمہارے اور بیٹے تمہارے کون اونمین سے نزدیک ترہے
تمہارے واسطے از روی نفع کے۔ قرطبی نے کہا احادیث بہت دلالت کرتی ہین اوپر اس قول کے اور مومن کو پہونچتاہے ثواب عمل صالح کا
غیر اوسکے سے اور بیچ صحیح کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیاہے کہ جو کوئی مرا اور رہا اوسکے روزہ روزہ رکہے اوسے ولی اوسکا
اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی حج کرے غیر اپنے سے حج کرے پہلے اپنی طرف سے پیچہے غیر کیطرف سے اور عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا سے آیاہے کہ اعتکاف کیا اور اعتاق اپنے بہائی عبد الرحمن کیطرف سے اور کہا سعد بن عبادہ نے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم میری ماں مرگئی آیا تصدق کرون مین اوسکی طرف سے فرمایا ہان کونسا صدقہ فاضلتر ہے فرمایا پانی پلانا پس بنایا سعد نے ایک چاہ
اور کہا یہ واسطے ام سعد کے ہے اور عبد اللہ بن ابی بکر کی دادی نے نذر کیا تہا کہ پیادہ جاوے طرف مسجد قبا کے پس مرگئی اور وفا نکرسکی

پس فتوی دیا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ کو کہ حج کرے اوسکی طرف سے اور مفسرین سے بعض نے کہا ہے کہ مراد انسان سے وان لیس
للانسان الا ما سعی مین ابوجہل ہے اور بعض نے کہا مراد یہان انسان اس جگہ جمیع سے ہے نہ میت اور بعض نے کہا ہے کہ عقبہ بن ابی معیط اور بعض نے
کہا ولید بن مغیرہ اور بعض نے کہا ہے کہ یہ اخبار ہے شرائع من قبلنا سے اور دلالت کیا ہے ہماری شریعت نے کہ انسان کو سعی اوسکی اور واسطے
غیر کی دونون ہین اور صاحب کشاف نے کہا ہے کہ سعی غیر کی نافع نہین بننے اوپر سعی نفس اپنے کے ساتھ ہونے اوسکے مومن مصدق پس ساتھ
اس اعتبار کے ہووے سعی غیر کی بیچ حکم سعی نفس کے واسطے ہونے اوسکے تابع اور قائم مقام۔ اور بہی سعی غیر نافع نہین جبتک وہ عمل کرے واسطے
نفس اپنے کے ولیکن جو نیت کی غیر کے لیے موافق شرع کے وکیل اور قائم مقام اوسکا ہو انتہی۔ اسیطرح سے مواہب و مدارج و آثار النبوت مین
اور تحقیق اختلاف کیا ہے علماء نے بیچ ثواب قرات قرآن کے آیا پہونچتا ہے میت کو یا نہین اکثر اوسپر ہین کہ نہین اور مشہور مذہب
شافعی اور مالک اور جماعہ حنفیہ سے یہ ہے اور اکثر شافعیہ اور حنفیہ اسپر ہین کہ پہونچتا ہے اور ساتھ اسکے قائل ہین امام احمد بن حنبل بلکہ قول امام احمد سے
وہ ہے کہ میت کو ثواب ہر چیز کا صدقہ اور نماز اور حج و اعتکاف و قرات قرآن و ذکر و غیر ذلک پہونچتا ہے ولیکن کہا ہے کہ قرات قرآن قبر کے اوپر بدعت ہے
اور ذکر کیا ہے شیخ شمس الدین قسطلانی نے کہ صحیح وصول ثواب قرات ہے قریب و اجنبی وارث و غیر وارث سے جیسے کہ نافع ہے صدقہ اور دعا و استغفار
باجماع اور امام عبد اللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے تکملہ روضۃ الریاحین مین ذکر کیا ہے کہ شیخ عز الدین ابن عبد السلام کو خواب مین دیکھا کہتے ہین کہ ہم حکم
کرتے تھے دنیا مین ثواب قرات میت کو نہین پہونچتا اب معلوم ہوا کہ پہونچتا ہے پڑہا اور ثواب اوسکا پہونچا اور فتوی دیا ہے قاضی حسین نے کہ استیجار واسطے
قرات قرآن کی قبر پر جائز ہے جیسے کہ استیجار اذان و تعلیم قرآن کے لیے۔ اور چاہیے کہ دعا کرے میت کے لیے بعد از قرات اسواسطے کہ لاحق ہونے ہو اوسی دعا
بعد از قرات بالاجابت اور اکثر ہے از روی برکت کے اور ذکر کیا ہے شیخ عبد الکریم سالوسی نے اگر نیت کرے قاری ساتھ قرات اپنی کے کہ ہووے ثواب اوسکا
واسطے میت کے نہین پہونچتا اسواسطے کہ نیت کرتا ہے پیش از تلاوت قرآن عبادت بدنی ہے پس غیر سے نافع نہین ہوتی لیکن اول پڑہا بعد اوسکے کہا دعا
اوسے حاصل ہوا ہے اجر سے واسطے میت کے اور یہ دعا ہے بحصول اوس اجر کے خاص میت کو نفع کرتا ہے میت کو اور کہا ہے کہ موضع قرآن موضع
برکت ہے اور نزول رحمت ہے اور میت بیچ حکم زندہ حاضر کے ہے پس امید رکہا جاتا ہے اوسکے لیے نزول رحمت اور حصول برکت وقتی کہ بہیجے قاری
ثواب اوسکے لیے اور ذکر کیا ہے صاحب عدہ نے اگر بنا کرایا چشمہ یا کہودا کنوان یا لگایا درخت یا وقف کیا مصحف حال حیات اپنی مین یا کین یہ باتین
غیر اوسکے نے بعد از موت اوسکی پہونچتا ہے ثواب اوسکا میت کو جیسا کہ وارد ہوا ہے خبر مین اور مخصوص نہین حکم وقف مصحف کا بلکہ ملحق ساتھ اوسکے
ہر وقف اور یہ قیاس تقاضا کرتا ہے جواز اضحیہ طرف میت سے اسواسطے کہ وہ ایک نوع صدقہ سے ہے ولیکن تہذیب مین کہا ہے کہ جائز نہین
اضحیہ غیر سے بدون اذن و امر اوسکے اور ایسا ہی میت سے مگر اوس حال مین کہ وصیت کیا ہو ساتھ اوسکے اور تحقیق روایت کیا گیا ہے

امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے کہ قربانی کرتے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بعد از وفات حضرت کے اور ابی العباس محمد بن اسحق سراج سے
آیا ہے کہ کیا تصحیح کیا ہے مینے آنحضرت سے ستر ختمی لیکن اہدای ثواب قرات طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہیں پہچانتے ہم اوسمین کوئی امرو اثر و
انکار کیا ہے اوسکا ایک جماعت نے اور کہا ہے کہ نہیں کیا یہ صحابہ نے اور بعض فقہای متاخرین نے مستحب کہا ہے اور بعضے اوسے بدعت جانتے ہیں اور
کہا ہے کہ آنحضرت غنی ہیں اوس سے اسواسطے کہ مغفرت کی لیے ثابت ہے اجر ہر شخص کا کہ عمل خیر کیا امت میں سے بدون اسکے کہ نقصان ہووے اجر عامل کی کچھ چیز
امام شافعی نے ذکر کیا ہے کہ کوئی چیز نہیں کہ عمل کرتا ہے ایک امتی اوسکی سے مگر وہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصل ہیں اوسمین اور تمیع حسنات مسلمین و اعمال صالحہ
اونکے صحائف پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہیں زیادہ اوسپر کہ عامل کو اجر سے ہے یا مضاعف کہ نہیں جانتا اوسے مگر خدای تعالی اور اسی قبیل سے ہے
وہ جو مشروع ہے نزدیک رویت کعبہ کہ کہتے ہیں اللہم زد ہذا البیت تشریفا و تعظیما یعنے ای پروردگار زیادہ کر اس گھر کی تشریف و تعظیم یہ سب مذکور ہے مواہب
اور مدارج و آثار النبوۃ میں اور اسی جگہ سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ کیا ہے ساتھ قول اپنے کے من سن سنۃ حسنۃ فلہ مثل
اجر من عملہا یعنے نکالی راہ و روش نیک پس اوسکے لیے مانند اجر اوسکے ہے کہ عمل کیا اوسپر بعد از ترغیب و تحریص امت کی اوپر سنن سنت حسنہ کی بفعل و کمال اتباع
اثبات اجور غیر متناہی میں خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور خصایص اس امت سے ہے کہ بہشت میں اوس سے پیش انبیا کرام سے روایت کیا ہے
طبرانی نے اوسط میں روایت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مرفوعا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حرام کیا گیا بہشت اوپر انبیا کے جبتک
کہ داخل ہوں میں اور حرام کیا گیا امتوں پر جبتک کہ نہ ہووے میری امت اور از انجملہ وہ ہے کہ داخل ہوں بہشت میں اونسے ستر ہزار بغیر حساب کے روایت
کیا اسکو شیخین نے اور نزدیک بیہقی و طبرانی کے آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ وعدہ کیا میرے ساتھہ پروردگار میرے نے کہ لاوے امت میری سے ستر ہزار کو بہشت میں
بحساب پس سوال کیا مینے زیادتی کا پس دیا مجھے ساتھہ ہر ایک کے ستر ہزار ستر ہزار اور حاصل کلام کہ دیا ہے پروردگار تعالی نے اس امت کو وہ جو نہیں دیا
اور امتوں کو جیسا کہ دیا ہے اونکے پیغمبر کو وہ جو نہیں دیا اور پیغمبروں کو **وصل** اوز خصایص اور اشرف فضائل و کمالات اور ابہر معجزات و کرامات
تخصیص حق تعالی عز و جل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھہ فضیلت اسری اور معراج کے ہے کہ کسی شخص کو انبیا و رسل سے ساتھہ اوس تشریف کی مشرف
و مکرم نہیں کیا اور جس جگہ کہ حضرت کو پہونچایا اور جو کچھ کہ حضرت کو دکھایا کوئی نہیں پہونچا اور نہیں دیکھا **آیت** سبحن الذی اسری بعبدہ لیلا من
المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ لنریہ من ایتنا یعنے پاک و منزہ ہے وہ کہ لیگیا بندے اپنے کو رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصی تک
کہ برکت دیا ہمنے گرد اگرد اوسکے تا دکھلادیں ہم اوسے آیتوں اپنی سے۔ اسری کہ لیجانا حضرت کا ہے مکہ سے مسجد اقصی تک ثابت بکتاب اللہ اور منکر اوسکا
کافر ہے اور اوس جگہ سے آسمان پر لیجانا کہ معراج نام اوسکا ہے ثابت ہے باحادیث مشہورہ کہ منکر اوسکا مبتدع اور فاسق و مخذول ہے اور
ثبوت جزئیات عجائب غرائب احوال کا باخبار احاد ہے کہ منکر اوسکا جاہل و محروم ہے اور صحیح وہ ہے کہ وجود اسری و معراج سب بیداری میں بجسد تھا

اور جمہور علماء صحابہ و تابعین و اتباع و من بعدہم محدثین و فقہا و متکلمین اسپر متفق ہین اور متواردہین اوسکے ساتھ احادیث صحیحہ اور اخبار صریحہ اور بعضے یہ کہتے ہین کہ بروح تھا منام مین اور ایک جماعت اوسپر ہے کہ قضیہ متعدد تھا ایک وقت مین بیداری مین بجسد اور اوقات دیگر مین بمنام و بروح بعض مکہ مین تھا اور بعض مدینہ مین اور باوجود اوسکے سب اتفاق رکھتے ہین کہ رویای انبیا وحی ہے کہ اونہین شب کو اونگھ مین اور بیدار رہے دل اون کا اونگھ مین اور پوشیدہ ہی چشم اونکی جیسا کہ پوشیدہ ہوتی ہے چشم وقت حضور و مراقبہ مین تا شاغل نہووے کوئی چیز محسوسات سے اور قاضی ابوبکر بن العربی نے کہا کہ وقوع اوسکا نوم مین واسطے توطیہ و تیسیر کے تھا جیسے کہ ابتدای نبوت مین رویای صادقہ دیکھتے تھے تا سہل و آسان ہووے پھر اوٹھانا تحمل وحی کا کہ ایک امر عظیم ہے اور عاجز ہین اوسے قوای بشریہ اسیواسطے معراج اول منام مین واقع ہوئی تا قوت و استعداد وصول اوسکا بیداری مین حاصل ہووے بلکہ بعض قائلین اس قول نے کہا ہے کہ وقوع اوسکا منام مین پیش از بعثت تھا واللہ اعلم اور بعض عارفین نے کہا ہے کہ آنحضرت کی اسرات و معاریج بہت تھے اور بعضون نے چونتیس کہے ہین ایک اونمین سے بجسم تھا اور بیقظہ مین اور باقی بروح منام مین اور ایک قوم کہتی ہے کہ اسری مسجد حرام سے مسجد اقصی تک بجسد بیداری مین تھا اور معراج وہان سے سموات تک بروح منام تھا اور بتحقیق شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری کی مدارج النبوت مین یہ ہے کہ اشارہ قول حق سبحانہ لنریہ من آیتنا بمعراج ہے یعنی مسجد اقصی لیگئے پہر وہانسے سموات لیجا کر آیات دکھائی اسواسطے کہ ارائت آیات بالظہور رغایت کرامات و معجزات سموات مین تھا نہ مقصود مسجد اقصی مین اور لیجانا مسجد اقصی مین مبدا اوسکا ہے اسواسطے ذکر کیا مسجد اقصی کو اور واقع مین اگر معراج منام مین ہوتی استبعاد نکرتے اوسے کفار اور فتنہ مین نہ پڑتی ضعفاء اور مومنین اور یہی وقوع ان سب وقایع اور قضایا کا خارج حصر و احصار غیر متعارف ہے نوم مین اور یہی اسری نوم مین اطلاق نہین کرتے اور جب اسری یقظہ مین ہوا معراج کہ پیچھے اوسکے واقع ہوئی بھی بیداری مین ہووے اور کوئی دلیل نہین ہے منام پر پیچھے اوس سے اور شبہہ قائلین کا بوقوع معراج منام مین کئی چیزین ہین ایک قول حق سبحانہ تعالی **آیت** وما جعلنا الرؤیا التی اریناک الا فتنۃ للناس یعنے اور نگردانا ہمنے خواب کہ دکھلایا ہمنے تجھے مگر آزمایش لوگونکے لیے۔ کہ بعض مفسرین نے اوسکو حمل اوپر قضیہ معراج کے کیا ہے اور رویا نام رویت کا منام مین ہے اور جواب اوسکا وہ ہے کہ یہ رویا محمول اوپر رویای قضیہ حدیبیہ یا رویای واقعہ بدر ہے اور کہا ہے کہ رویا بمعنی رویت بصر بھی آیا ہے اور استشہاد لاتے ہین ساتھ قول متنبی کے کہ کہا ہے **مصرع** ورؤیاک احلی فی العیون من الغمض یعنے اور رویت اور دیکھنا تیرا شیرین تر ہے آنکھون مین چشم پوشی سے۔ بعضون نے کہا ہے کہ تسمیہ برویا بجہتہ وقوع اوسکے رات مین ہے اور وہ کہ حدیث مین آیا ہے کہ فرمایا فاستیقظت اس جگہہ بھی دلیل اوپر ہونے اسری و معراج کے منام مین نہین ہے جیسیکہ واقع ہوا ہے ثم استیقظت وانا فی المسجد الحرام یعنی ہوگیا مین بیدار حالانکہ مین مسجد حرام مین تھا اور محققین نے کہا ہے کہ مراد باستیقاظ افاقہ و ہشیاری اور بحال خود آنا ہے اوس حالت سے کہ سخت پکڑ لیا تھا حضرت کو مطالعہ عجائب و غرائب ملکوت سموات و ارض اور مشاہدہ ملاء اعلی سنے اور جو وہ دیکھا آیات کبری

ہمی اور انوار اسرار نامتناہی سے دلیکن تکلم کرنا اور زبان تاویل اور اثبات اوسکے امکان کا ساتھ دلائل کلامیہ کے کہولنا اور گرفتار عقل اور حیلہای عقلیہ کا ہونا مقام ایمان و عبودیت سے بعید ہے اور ہم مومنین کو کوئی دلیل ورای قول خدا اور رسول خدا کے نہین جو کچہ کہ اونسے سنا ایمان لاے ہم اور بیشک و شبہ دل مین ٹہرگیا اور فرقہ اسی تقلید کہتے ہین اور اس بات کو نہین سمجہتے کہ یہ تقلید کس شخص کی ہے یہ تقلید ایسے شخص کی ہے کہ ثابت ہے تحقیق اوسکی بمعجزات باہرہ اور تقلید محقق عین تحقیق ہے اور حقیقت مین یہ تقلید نہین یہ اتباع صراط مستقیم ہے تم لوگ مقلد ہو کہ تقلید عقل کی کرتے ہو اور عقل کے کہے پر کہ ثابت نہین ہوئی تحقیق اوسکی باور کرتے ہو کہ تمام شکوک و شبہات اوسکی راہ مین ہین فلاسفہ خود دراصل منکر انبیا کے ہین اونسے کیا کام اونکا پیغمبر اونکے عقل ہے ان متکلمان خانہ خراب کو کیا ہوا کہ باوجود راہ راست راہ کو گم کیا اور راہ گفتگو اور شبہ وجدل پڑی اگرچہ نیت مین اونکی مخالفت فلاسفہ اور رد اونکے قول پر تہا لیکن سلوک راہ عقل مین پڑ اور موافق اونکے ہوے اور گمراہ ہوے اور اورونکو بہی گمراہ کیا فضلوا واضلوا واللہ الہادی یعنے بس بہکے اور بہکایا اور اللہ ہدایت کرنیوالا ہے **نظم** شاہ معراج نبی وافراست * آنکہ بدین نیست بقر کافراست * دستگہ سلطنت این وصال * نیست بپا مردی خیل خیال * طبع بمالیعہ زمعارج فریج * لیس علی الاعرج فیہا حرج * غلق چہ داند کہ مدام است این * عشق شناسد کہ چہ دام است این جام کشان ساغر جم می کشند * خاک خوران درد شکم میخورند * قصہ قوسین کجا و کمان * نیست بیازوی کمان این کمان * **نظم** ای زرفتہ شبی بکام اسری * از حجرہ مکہ تا باقصی * از شوق ہوای پای بوست * رفتہ دل سنگ صخرہ از جا * بر بام سپہر راندہ از شام * چون صبح براق سدرہ پیما جبریل زسرعت رکابت * واماندہ نشستہ پای برجا * تو تاج تقدر آی نہادہ * بر تارک لامکان زبطحا * از جام مراد خوردہ ہر دم * در بزم دنی مدام ادحی ویدہ ہمہ رازہای پنہان * در جام جہان نمای پیدا **نظم** ای بردہ منت بعرش محمل * وارد ہنوز گرم منزل * نیم شبان کان مہ گردون غلام کرد بدولت سوی گردون خرام * ولولہ در عالم بالا فتاد * غلغلہ در گنبد مینا فتاد * تا تتق ہفت خیم خاستند * ہفت و نہ خویش بیار استند ثابت و سیارہ دران انتظار * ماندہ زبیرون و درون بیقرار * روضہ براوردہ غبار بخور * ساختہ جاروب زگیسوی حور * حور برہ داشتہ چشم سیاہ کردہ زدیدہ درم افشان راہ * سدرہ طوبی سوی بدرچیان * سجدہ کنان در شب قدر چیان * **وصل** جان کہ حدیث معراج کو جمع کثیر نے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے روایت کیا ہے بمرتبہ تواتر معنوی اگرچہ بعض خصوصیات مین روایات مختلف آئی ہین اور مشہور اوس سے حدیث طویل ہے کہ بخاری اور مسلم اپنی صحیح مین قتادہ سے اور قتادہ انس بن مالک سے اور انس بن مالک اور مالک بن صعصعہ سے لائے ہین اور اس حدیث مین ذکر شق قلب نبوی اور دہونا اوسکا آب زمزم طشت ذہب مین اور پر کرنا بحکمت و ایمان اور رکہنا اوسکا سینہ شریف مین اور التیام اوسکا واقع ہوا ہے اور شق صدر شریف چار مرتبہ ہوا۔ اول عہد طفولیت مین کہ پاس حلیمہ سعدیہ کے تہے۔ دوسرا دس برس کی عمر مین کہ قریب بوقت بلوغ پہونچے تہے۔ تیسرے نزدیک بعثت کے۔ چوتہے اس وقت مین کہ وقت اسری تہا۔ تا بکمال طہارت و صفا

مستعد و متوجہ دریافت عالم ملکوت کے ہووے اور پر قیاس وضو و تطہیر کے کہ پیش از نماز کریں کہ نمونہ معراج کا ہے اور یہ بھی ایک مواضع دقیقہ سے ہے
کہ حکماء طبعیین اس سے انکار کرتے ہیں اور تعجب کرتے کہ شق صدر و قلب موت ہے کہ حیات کے ساتھ جمع نہیں ہوتی اور ارباب عقل تاویل کریں اور کہیں کہ
مراد تطہیر و تنظیف باطن آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے لوث حدوث و امکان سے اور اہل ایمان تصدیق کریں بے تاویل و صرف ظاہر سے
اور کہیں یہ سب اسباب عادی ہیں اور خدا پر کوئی چیز محال نہیں اور لانا طشت ذہب کا اور دھونا اوسمیں ایک نوع تکریم ہے بحسب عرف و
عادت کے اور اشارہ ہے کہ حضرت مکرم و معظم ہیں سب عوالم میں اور بردہ کہ استعمال ذہب شریعت محمدیہ میں حرام ہے اور دار آخرت میں مومنوں کے
واسطے خالصا ہووے باشارہ قول حق تعالیٰ کے آیت قل ہی للذین آمنوا فی الحیوۃ الدنیا خالصۃ یوم القیمۃ یعنے کہا وہ اون لوگوں سے جو
ایمان لائے زندگانی دنیا میں خالص دن قیامت کے اور قضیہ امر حقیقت میں عالم آخرت سے ہے یا یہ کہ استعمال و استمتاع ذہب بذاتہ حضرت سے
حاصل نہیں ہوا بلکہ ملائکہ سے کہ غیر مکلف ہیں ساتھ اوسکے یا یہ کہ احتمال ہے کہ یہ واقعہ پہلے حکم تحریم سے ہووے اور فی الحقیقت یہی ہے اسواسطے
کہ تحریم اسکی مدینہ میں ہوئی ہے بعد قضیہ اسریٰ کے اور حکمت ہووے تشبیہ [illegible] میں آب زمزم وہ کہا ہے کہ آب زمزم تقویت کرتا ہے قلب کو
بس دھویا قلب شریف کو تا قوی ہووے دیر مشاہدہ عالم الملکوت کے اور بعض علماء نے استدلال کیا ہے اوسپر کہ آب زمزم افضل ہے آب کوثر سے
کہ دھویا گیا قلب مکرم حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اوسکے ساتھ افضل میاہ کے اور بقول بعض کہ آب زمزم قریب و حاضر تھا اور آب کوثر بعید و غائب
نہایت ضعیف ہے اسواسطے کہ قرب و غنیمت یہاں معقول نہیں سب برابر ہے واللہ اعلم بعد ازاں لائے جبرئیل علیہ السلام آپکے واسطے دابہ سفید کہ نام
اوسکا براق ہے نیچا خچر سے اور اونچا حمار سے کہ رکھتا تھا قدم کو باندازہ نظر ابیات اسپی از باد سبکپای تر + آتش از آب تن آساے تر
مرقع فردوس چراگاہ او + آئینہ خور خورد ماہ او + ظل تصور شدہ بادای خواب + حور زچاہ ذقنش دادہ آب + بال و دم خویش چو برمی فشاند
بر سر شب عنبر تر می فشاند + کرد شہ مکہ وداع حرم + دیدہ کہ زمزم شد دزان عین نم + از غم مویش شب مشک بیز + اشترہ سان شد حجر مکہ تیز + بیر حرم مکہ
چو دامن فشاند + تا حرم قدس مقدس براند + منادی عنایت کو کوش جان میں یہ لطیفہ عجیبہ پہونچاتا ہے پس مقتضی حال و زمان اور مناسب عہد
و آوان یہ ہے کہ وظیفہ جریدہ اس روز کا وصف شب معراج میں پڑہا جاوے اور پیچ عرض جوہریان مجامع فضل و فصاحت اور صیرفیان اقالیم فہم و
بلاغت کے پہونچایا جاوے ا آرام و قرار شب میں حاصل ہے ب بہجت افطار شب میں ہے ت تجلیات آثار شب میں ث ثواب
ہزار ساله شب میں ج جود عاشقان بختیار کے شب میں ح حلاوت طاعت ابرار شب میں خ خزائن عبادات اخیار شب میں د
دیدبہ تسبیح سبحان عالی مقدار شب میں ذ ذوق قرأت مقربان شیرین گفتار کا شب میں ر راحت متعطشان دیدار شب میں ز زینت تکمیل
و وقار شب میں کل سودا و خواب بیخ خلوت خانہ آتش دل طالبان انوار کے شب میں ش شرف نزول قرآن کو ہر بار شب میں [illegible]

دہیبت علول اسرار شب مین **ض** ضیا ربواطن بندہای نماز گذار شب مین **ط** طرب راکعان وساجدان شب بیدار شب مین **ظ** ظہور روشنای آشنایان
بااعتبار شب مین **ع** عشرت دوستان روزہ دار شب مین **غ** غبطہ مواعدت مشتاقان جمال پروردگار شب مین **ف** فتح وظفر جانبازان
وفادار شب مین **ق** قافلہ نافلہ مخدوم مہاجر وانصار شب تہے **ک** کفایت کار لوط پیغمبر بزرگوار شب مین ہوا ہے **ل** لذت سیر وسلوک واختیار
شب مین **م** معرفت حقائق ومرگ معنوی پوشیدہ وآشکار شب مین **ن** نور روز قیامت اثر بیداری شب ہی اوپر رخسار بردبار کے ہو دیگا
و وسیلہ قسم سلطان جبار کے شب مین **ہ** ہیبت دلہای اشرار مثبتہ بظلمت شب سے **لا** لاآئی تدبیر وتفکر صنایع کردگار شب سے **ی** یمین سفر
احمد مختار بعالم افتخار شب مین **نظم** شب چیست چراغ جاودانی ۔ از شعلۂ شمع آن جہانے ۔ شب برقع اطلس سیاہ ست ۔ برچہرہ
شاہد معانے ۔ در ظل شب است موسیٰ جان ۔ سرمست مدام لن ترانے ۔ با عاشق اشک ریز شب خیز ۔ شب راست کرشمۂ نہانے
ای دولت مین سرجانت ۔ گر لذت شین شب بدانے **اور** حدیث مین آیا ہے پس سوار کیا گیا مین اور لیگیا مجھے جبرئیل آسمان پر اور
ظاہر اس حدیث مین معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت تا آسمان براق پر سوار تہے اور ہوا مین جاتے تہے جیسیکہ زمین پر چلین اور یہ بہی خارق عادات
ہے کہ بشبہہ ہوا پر نہین جاتا اور خصوصًا بوقت سواری چارپایہ بہر غرضکہ سب وسعت قدرت الٰہی مین ہے اور قدرت مقید نہین بجریان عادت **اور**
بعض روایات مین آیا ہے کہ اوس براق کے دو بازو تہے کہ اونکے ساتہہ اوڑتا تہا **اور** حکمت بیچ بہیجنے براق کے تعظیم وتکریم حضرت محبوب
رب العالمین کی تہی جیساکہ محب محبوب کے لیے گہوڑا بہیجے اور اخص خواص کہ محرم وانیس مجلس خاص کا ہے واسطے بلانیکے بہیجے اور
رات مین کہ زمان خلوت خاص ہے پوشیدہ چشم اغیار سے بلاوے **اور** حکمت ہونے براق مین پست تر خچر سے اور بلند تر حمار سے اوپر
شکل فرس کے اشارہ ہے کہ بلانا مسلم وامن مین تہا نہ حرب وخوف مین اور واسطے اظہار معجزہ کے ساتہہ وقوع اسراع شدید کے ساتہہ
دابہ کے کہ موصوف نہین ہے اوسکے ساتہہ بعرف وعادت مین **اور** بعض روایات مین آیا ہے کہ جب حضرت نے پاے مبارک رکاب مین رکہا
براق نے سرکشی کی پس جبرئیل علیہ السلام نے براق کو کہا کہ کیا ہوا تجہے کہ سرکشی کرتا ہے تو سوار نہین ہوا تجہپر کوئی گرامی تر محمد صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے پس عرق کیا براق نے اور زمین پر بیٹہا اور رام ہوا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکی پیٹہہ پر بیٹہے اور یہ سخن دلالت
کرتا ہے اسپر کہ براق آمادہ تہا واسطے سواری انبیا علیہم السلام کے **اور** بعض نے کہا ہے کہ ہر نبی کو براق تہا اوپر اندازہ قدر ومرتبہ اوسکے
جیساکہ روایات مین آیا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام آتے تہے سوار اوپر براق کے بیت المقدس سے مکہ مین واسطے زیارت اسمعیل علیہ السلام کے
اور گویا اشارہ جبرئیل کا بجنس براق کے ہے واللہ اعلم **اور** وجہ استصعاب براق یا اس جہت سے تہی کہ ہرگز کوئی اوسپر سوار نہوا تہا
یا جہت بُعد عہد سے **اور** بعضون نے کہا ہے کہ یہ استصعاب براق بجہت ناز وطرب وافتخار تہا نہ بطریق استبعاد وسرکشی **اور** کہتے ہین

کہ رکاب براق کی جبرئیل کے ہاتھ مین تہی اور زمام میکائیل کے ہاتھ مین اور بعض روایات مین آیا ہے کہ جبرئیل ردیف آنحضرت تھے اور شاید کہ اول رکاب مین ہووین بعد ازان اثنای راہ مین محبت وعنایت حضرت نے یہ اقتضا کیا ہو کہ اونہین ردیف اپنا کر لیا یا پہلے ردیف ہون ازان بعد برعایت طریقہ ادب اور تکریم آنحضرت اتر لیے ہون واللہ اعلم اور روایت مین آیا ہے کہ گذرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موسے علیہ السلام پر کہ نماز ادا کر رہے تھے اپنی قبر مین پس کہا اشہد انک لرسول اللہ یعنی گواہی دیتا ہون مین بدرستیکہ تو البتہ رسول اللہ ہے اور جو انبیا زندہ ہین اپنی قبر مین خدا کے نزدیک تعبد کرتے ہین جیسیکہ ذکر کرتے ہین اہل جنت جنت مین بی آنکہ تکلف ہون ساتھ اوسکے۔ بعد ازان گذرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہ مین اوپر اقوام وطوائف انام کے نیکون اور بدون سے کہ عالم برزخ ومثال مین ساتھ آثار وثمرات وافعال احوال اپنے کے مشغول وگرفتار ہین اور ذکر اوسکا طول رکھتا ہے۔ بعد ازان پہونچے بیت المقدس مین اور باندہا براق کو ساتھ حلقہ باب مسجد کے کہ اب اوسے باب محمد کہتے ہین پس آئی مسجد مین اور ادا کین دو رکعت کہ ظاہرا یہی دو رکعت تحیۃ المسجد ہون اور حاضر ہوئے ملائکہ اور متمثل کی گئین ارواح انبیا آدم علیہ السلام سے عیسی علیہ السلام تک وثنا کی خدا کے لیے اور درود بہیجی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اعتراف واقرار کیا سب نے ساتھ فضل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس اذان کہی اور تکبیر واسطے نماز کے اور مقدم کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پس آنحضرت نے امامت فرمائی اور سب انبیا اور ملائکہ نے آپکا اقتدا کیا اور اختلاف کیا ہے علما نے کہ یہ نماز نفل تہی یا فرض اور اگر فرض تہی نماز عشا تہی یا صبح اور ظاہر اسیاق حدیث سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنا بیت المقدس مین پیش از عروج بآسمان ہووے پس نماز عشا تہی اور اوپر قول اوس شخص کے کہ کہتا ہے یہ قضیہ بعد از نزول ہے نماز صبح ہووے شیخ کبیر عماد الدین ابن کثیر کہ اعلم علما حدیث وتفسیر سے ہین کہا ہے کہ نماز ادا کرنا آنحضرت کا انبیا کے ساتھ پیش از عروج وبعد ازان دونو حال مین تہا اور جب باہر آئے حضرت مسجد سے لائی جبرئیل ایک ظرف خمر اور ایک ظرف لبن اور مخیر کیا کہ ان دونو مین سے جسے چاہو اختیار کرو پس اختیار کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لبن کو۔ کہا جبرئیل نے اختیار فرمایا آپ نے فطرت کو اور مراد فطرت سے اس جگہہ دین واسلام ہے اور استقامت اوسپر اسواسطے کہ شیر اسہل وطیب وطاہر وسائغ ہے پینے والونکو جو کوئی خواب مین دیکہے کہ شیر پیتا ہے تعبیر اوسکی وہ ہے کہ علم دین پاوے بخلاف خمر کہ ام الخبائث اور جالب انواع شر ہے حال ومآل مین اگرچہ اوسوقت مین مباح تہی اسواسطے کہ قضیہ اسری مکہ مین تہا اور تحریم خمر مدینہ مین لیکن انجام کار حکم اوسکا حرمت تہا اور حدیث ابن عباس مین دو قدح آئی ہین ایک لبن سے اور دوسرا عسل سے اور ایک روایت مین تین اوانی لبن وخمر اور ذکر عسل نہین کیا۔ اتیان ان اوانی کا متصل وصول سدرۃ المنتہی بہی آیا ہے تصریح کیا اسے حافظ عماد ابن کثیر نے اور تحقیق ظاہر ہوا اثر شفقت موسی علیہ السلام کا اس امت مرحومہ پر تخفیف صلوۃ مین بجاے پچاس کے ساتھ پانچ کے

اور کہا ہے کہ یہ رحمت و شفقت موسی علیہ السلام سے اس امت مرحومہ پر بسبب اوسکے تھی کہ موسی علیہ السلام نے توریت مین صفات امت کی پڑھی تھین اور آرزو کی کہ اونہین میری امت گردان حق تعالی نے فرمایا کہ یہ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو ویگی اس آرزو کو قطع کر پس کہا مجھے امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گردان **وصل** ازان بعد برداشتہ ہوئے آنحضرت طرف سدرۃ المنتہی کے کہ اوسی طرف منتہی ہوتے ہین اعمال و علوم خلق کے اور اوسی جگہہ سے اوترتا ہے امر اور رہیے جاتے ہین احکام اور اوسکے نزدیک وقوف کرتے ہین ملائکہ اور کسیکو مجال تجاوز و عروج اوس سے نہین اور اوسی طرف منتہی ہوتا ہے جو کچھ صعود کرتا ہے عالم سفلی سے اور نزول کرتا ہے عالم علوی سے اور تجاوز نہین کیا اوس مقام سے کسی نے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور باز رہے اور جدا ہوئے حضرت سے جبرئیل علیہ السلام حضرت نے فرمایا ای جبرئیل یہ کیا جگہہ باز رہنے اور جدا ہونیکی ہے یہ وہ جگہہ نہین کہ دوست دوست کو تنہا چھوڑ دے جبرئیل علیہ السلام نے کہا اگر مقدار یک سر انگشت نزدیک ہو نہین سوختہ ہو نہین **ابیات** بگفتا فراتر مجالم نماند * بماندم کہ نیروی بالم نماند * اگر یک سر موی برتر پرم * فروغ تجلی بسوزد پرم *

بعض روایات مین آیا ہے کہ آنحضرت نے کہا جبرئیل علیہ السلام کو اگر تمہین کچھ حاجت ہو کہو تاکہ حضرت رب العزت عرض کرون نہین جبرئیل نے کہا حاجت میری وہ ہے کہ درخواست و خواہش کرو درگاہ حق سے کہ فراخ کرونمین بازو اپنے اوپر پل صراط کے قیامت کے دن تا اوس پر امت تمہاری گذرے اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سدرۃ المنتہی آسمان ششم مین ہے اور دوسری روایت مین ساتوین آسمان مین ہے اور تطبیق بین الروایتین یہ ہے کہ بیخ اوسکے آسمان ششم مین ہے اور شاخین آسمان ہفتم مین اور وجہ تسمیہ بسدرۃ کہ معنی کنار ہے مفوض و موقوف ہے بر علم شارع کے ہے اور کہتے ہین کہ اس درخت مین تین طرحکی منفعت ہے ظل مدید و طعم لذیذ و رائحۂ طیب و بمنزلہ ایمان کے ہے کہ جمع کرتا ہے قول و نیت و عمل ظل بمنزلہ عمل ہے اور طعم مشابہ نیت اور رائحہ بمنزلہ قول کذا قالوا اور ہوسکتا ہے کہ یہ درخت لگایا گیا ہو آسمان مین جیسے کہ لگائی جاتے ہین زمین مین اور قدرت شامل ہے جیسا کہ اور درخت زمین مین لگائے جاتے ہین یہ درخت ہوا مین ہو جیسے کہ سیر فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہوا مین اور ہوسکتا ہے کہ مغروس ہو تراب مین جیسے کہ درخت جنت کے اور درخت کا بوی احتمال ہے کہ مغروس نہون اور اللہ خوب جانتا ہے حقیقت حال کو جاننا چاہیے کہ سدرۃ المنتہی سے چار نہرین نکلی ہین دو باطن مین اور دو ظاہر مین دو باطن کی بہشت مین جاتی ہین اور ظاہر نیل و فرات ہین اور حدیث ابی ہریرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ چار نہرین جنت سے ہین نیل و فرات و سیحان و جیحان پس بعضے کہتے ہین کہ ہونا انکا جنت سے باین معنی ہے کہ منافع و ثمرات انکے دائم و بیشمار ہین واللہ اعلم اور احوال نیل مین جو کہ عجائب و غرائب لکھے ہین عقل اونمین حیران ہے اور نہرین ماء و لبن و عسل و خمر جدا ہین کہ بہشت مین جاری ہین جیسا کہ منطوق قرآن عظیم کا ہے اور روایت کی ہے ابن ابی حاتم نے حدیث انس سے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آسمان ہفتم پر تشریف لیگئے ایک

نہر دیکہی اوسپر سنگریزون یاقوت وزمرد کے جاری ہے اور اوانی اوسکی ذہب وفضہ ویاقوت ولولو وزبرجد کے ہین اور پانی اوسکا سفید زیادہ شیر سے اور شیرین زیادہ شہد سے اور حدیث ابی سعید مین آیا ہے کہ بہشت مین جاری ہوتا ہے ایک چشمہ کہ اوسے سلسبیل کہتے ہین کہ نکلتی ہین اوس سے دو نہرین ایکو کوثر کہتے ہین دوسرے کو نہر رحمت اور یہ وہ نہر ہے کہ جسوقت عقبات دوزخ سے سیاہ و سوختہ ہوکر نکلین جب اوسمین نہائین اوسیوقت تروتازہ ہو جاوین اور سدرۃ المنتہیٰ کو انوار ہین پوشیدہ مانند ملخ و پروانہ کے طلا سے اور ہر ایک پر ایک فرشتہ ہے اور وصف اس مقام کا باہر حد قیاس عقل سے ہے اور اس جگہہ یہی آیا ہے کہ واسطے آنحضرت کے اوانی ہین خمر ولبن وعسل سے پس اختیار فرمایا لبن کو جیسا کہ بیت المقدس مین معلوم ہوا اور درمیان یہی نماز پڑہی انبیا کے ساتہہ اور امامت کی جیسی کہ بیت المقدس مین۔ بعد ازان دکہایا گیا حضرت کو بیت المعمور اور اوٹہایا گیا اوس سے پردہ میرے لیے یہی سے ہے لفظ حدیث کا ثم رفع الی البیت المعمور اور تفسیر کیا اوسے ان معنون کے ساتہہ کہ درمیان اوسکے اور بیت المعمور کے عوالم تہے کہ قدرت اوپر ادراک اونکی نہتی پس اوٹہایا گیا حجاب اور ملتبہ کیا گیا اور لایا گیا بیچ بصر و بصیرت حضرت کے تا دیکہا اوسے اور بیت المعمور ایک مسجد ہے محاذی کعبہ کے تا اگر فرض کیا جاوے گرنا اوسکا زمین پر گرے اوپر کعبہ کے اور کہتے ہین یہ وہ گہر ہے کہ بہیجا گیا واسطے آدم علیہ السلام کے بعد از ہبوط اور اوٹہایا گیا ازان بعد اوپر آسمان کے اور قدر و منزلت اوسکی اوپر آسمان کے مانند خانہ کعبہ کے ہے زمین بین اور طواف کرتے ہین آدمی اور نماز پڑہتے ہین وہان ملائک جیسی کہ طواف کرتے ہین کعبہ کو آدمی اور آتے ہین بیت المعمور مین ہر روز ستر ہزار فرشتے کہ نہین آتی اوسطرف پہر دوسری مرتبہ اور دوسرے دن پہر ستر ہزار اور آتے ہین کہ نہین آئے اس سے پہلے اور یہی حال ہے جس روز سے کہ پیدا کیا ہے ابتک اور یہ دلیل ہے اوپر عظمت قدرت پروردگار تعالی وتقدس کے اور کوئی خلق عظیم تر او بیشتر ملائکہ سے نہین اور روایت ہے کہ نہین آسمانون اور زمینون مین جگہہ ایک بالشت کی مگر وہ کہ رکہی ہے فرشتون نے پیشانی اپنی واسطے سجدہ کے اور نہین کوئی قطرہ دریا ہے مگر وہ کہ موکل ہے اوسپر فرشتہ اور آیا ہے کہ آسمان مین ایک نہر ہے کہ اوسے نہر الحیوۃ کہتے ہین آتے ہین جبرئیل علیہ السلام وہان ہر روز اوسمین نہاتے ہین اوس نہر مین پہر باہر آتے ہین اور جہاڑتے ہین پروبال اپنے اور جدا ہوتے ہین اوس سے ستر ہزار قطرے اور پیدا کرتا ہے پروردگار تعالی ہر قطرہ سے فرشتہ پس یہی فرشتے ہین کہ نماز پڑہتے ہین بیت المعمور مین اور پہر دوبارہ اوسطرف نہین آتے۔ اسیطرح ہے مواہب اور آثار النبوت مین اور نقل کیا ہے امام فخر الدین رازی نے تفسیر قول حق تعالی مین ویخلق ما لا تعلمون یعنے پیدا کرتا ہے وہ چیز کہ تم نہین جانتے + عطا ومقاتل وضحاک کہ ائمہ تفسیر ہین روایت کیا ہے ابن عباس سے کہ کہا داہنی عرش کی ایک نہر ہے نور سے باندازہ ہفت آسمان وہفت زمین وہفت دریا کے اوسمین جبرئیل علیہ السلام ہر صبح غسل کرتے ہین اور زیادہ کرتے ہین نور پر نور اور جمال پر جمال اپنا اور جہاڑتے ہین پر اور پیدا کرتا ہے حق تعالی ہر قطرے سے کہ گرتا ہے اونکے پر سے کئی ہزار فرشتے قیامت تک اور روایت کیا گیا ہے کہ اوس جگہہ فرشتے ہین کہ تسبیح کرتے ہین خدا تعالی کی اور پیدا کرتا ہے حق تعالی ساتہہ تسبیح کے فرشتہ واحد علی کل

سنی تقدیر یعنے اور حق تعالی ہر چیز پر قادر ہے ۔ صاحب مواہب لدنیہ نے کہا ہے کہ یہ باعداد اون فرشتون کے ہین کہ واسطے تعقب کے ہین اور ماسوا
اون ملایک کے کہ موکل اوپر نباتات اور ارزاق اور حفظ اور موکل اوپر تصویر بنی آدم اور ملایک کہ نازل ہوتے ہین سحاب مین اور فرشتے کہ لکہتے ہین
حسنات لوگونکے جمعہ کے دن اور خزنہ جنت اور فرشتے کہ آتے ہین تعاقب لیل و نہار تا ضبط کرین اعمال بندون کے رات دن مین اور فرشتے
کہ اوپر قبر شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتے ہین اور مخفوف کرتے ہین اوسے اور وہ کہ آمین کہین اوپر قرأت مصلی کے اور وہ کہ کہین
ربنا ولک الحمد اور وہ کہ دعا کرتے ہین منتظران نماز کو اور وہ کہ لعنت کرتے ہین عورتون مہجوران جامہ خواب مردونکو اور اوپر ہر ایک کے آسمانون کے
فرشتے ہین کہ ہر طرف انکو تسبیح جدا ہے اور آیا ہے کہ ہر فرشتے کو حملہ عرش سے مونہ ہین حسب مین کہ مشتبہ نہین ہوتے بعض بعض کے ساتھہ اور
اگر ایک فرشتہ پہیلاوے بازو اپنا اوڑہانک لیوے دنیا کو پر و بازو اپنے سے اور حملہ عرش اللہ فرشتے ہین ساتھہ اس عظمت و بزرگی کے
کہ مسافت نرمہ گوش سے دوش تک اونکی دو سو برس کی راہ اور ایک روایت سے سات سو برس کی اور کتاب العظمہ مین کہ ابی الشیخ کی ہے
وہ چیزین ذکر کی ہین کہ اعجب العجائب ست ہین اور اوسی جگہہ سے عظمت و کبریائی خالق تعالی کی تصور کرنا چاہیے اور آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب صعود کیا مینے اوپر آسمان ہفتم کے ابراہیم خلیل کو دیکہا مینے کہ تکیہ ساتھہ بیت المعمور کے کیے بیٹھے ہین اور پاس
اونکے ایک قوم ہے خوش رو پس سلام کیا مینے اونپر اور سلام کیا اونہون نے ہمپر اور اپنی امت کو دو قسم پایا مینے ایک جماعت لباس سفید
رکہتی ہین مثل قراطیس اور ایک گروہ لباس چرکین پس آئے میرے ساتھہ وہ کہ لباس سفید رکہتے تہے بیت المعمور مین اور محجوب رہے وہ
کہ لباس چرکین رکہتے تہے پس نماز پڑہی مینے بیت المعمور مین اونکے ساتھہ کہ لباس سفید رکہتے تہے اور سفیدی جامہ کنایہ حسن اعمال سے ہے
اور آیا ہے کہ فرمایا نزدیک ابراہیم علیہ السلام کے ایک قوم دیکہی مینے سفید رو خوش رنگ مانند قراطیس کے اور دوسری کہ اونکے رنگونمین تیرگی تہی
پس آئی وہ قوم ایک نہر مین غسل کیا پس اونکے رنگون سے کچہ خالص ہوا پہر دوسری نہر مین آئی اور خالص ہوئے اونکے رنگ تمام مثل اس
قوم کے کہ سفید رو خوش رنگ تہے پس پوچہا آنحضرت نے وہ سفید رو کون لوگ ہین اور یہ تیرہ رنگ کون اور یہ مرد کہ بیٹہا ہے کون ہے اور
یہ نہرین کہ جن مین نہائی کیا ہین حضرت جبرئیل نے کہا کہ یہ مرد باپ تمہارا ہے ابراہیم علیہ السلام اور یہ سفید رنگ ایک جماعت ہے کہ نہ ملایا
ایمان اپنے کو ساتھہ ظلم کے اور یہ تیرہ رنگ وہ لوگ ہین کہ خلط کیا اعمال صالحہ کو ساتھہ اعمال بد کے پس توبہ کی اور رحمت فرمائی حق تعالی نے
اونپر یہ نہرین اول نہر رحمت اور ثانی نہر نعمت اور ثالث نہر شراب طہور بعد ازان بالا تر گئے اور اوس جگہہ پہونچے کہ سنی جاتی تہی آواز اقلام کہ
کتابت کرتے تہے ساتہہ اوسکے فرشتے انفاذ ارادہ الہی کو اگرچہ قضا و تقدیر الہی قدیم ہے ولیکن کتابت اوسکی حادث ہے اور کتابت لوح محفوظ کے
کہ کائنات و معین ثبت ہین پیش از پیدا کرنے آسمان و زمین کے ہے و جف القلم بما ہو کائن یعنے خشک ہوا قلم ساتہہ اوس چیز کے کہ ہونیوالی ہے

اشارہ ہے ساتھ اوسکے ولیکن یہ کتابت صحف ملائکہ مین مثل فروع منتسخہ کے ہے اصل سے جیسا کہ شب نصف شعبان مین اور دیگر ایام و لیالی مین
لکھتے ہین اور محو و اثبات اوسمین جاری ہوتا ہے یمحوا اللہ ما یشاء و یثبت یعنے نابود کرتا ہے خدا جو چاہتا ہے اور ثابت رکھتا ہے ۔ عبارت
اوس سے ہے جیسا کہ آثار مین آیا ہے اور صاحب مواہب لدنیہ نے ابن قیم سے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ اقلام بارہ ہین اور متفاوت
ہین درجہ اور رتبہ مین اعلی و اجل قلم قدر ہے کہ لکھا ہے پروردگار جل و علی نے ابان مقادیر خلائق کو جیسے کہ سنن ابی داؤد مین عبادۃ ابن الصامت
سے آیا ہے کہ کہا سنا مینے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تہے اول ما خلق اللہ القلم یعنے اول چیز کہ پیدا کی خدا تعالی نے قلم ہے ۔ کہا
قلم کو لکہ ۔ اوسنے کہا کیا لکھون کہا لکہ مقادیر خلائق قیامت تک پس یہ قلم اول اقلام ہے اور اجل و اعلا اوسکا اور تحقیق کیا ہے بہتون نے علما تفسیر سے
کہ یہ قلم ہے کہ سوگند کہائی حق تعالی نے ساتھ اوسکے ۔ ثانی قلم وحی سے ۔ ثالث قلم توقیع عن اللہ و رسولہ ۔ رابع قلم طب بدان کہ حفظ ابدان
ساتھ اوسکے متعلق ہے ۔ خامس قلم توقیع ملوک اور اونکے نائبون کا کہ اوسکے ساتھ اصلاح کیجاتے ہین امور ممالک ۔ سادس قلم
حساب ہے کہ ضبط کیا جاتا ہے ساتھ اوسکے مال مستخرج و مصروف اور مقادیر اوسکی اور یہ قلم ارزاق ہے ۔ سابع قلم حکم کہ ثابت کیجاتی ہین
ساتھ اوسکے حقوق اور جاری کیے جاتے ہین اوسکے ساتھ قضایا ۔ ثامن قلم شہادت کہ نگاہ رکہی جاتی ہین اوسکے ساتھ حقوق ۔ تاسع
قلم تعبیر اور وہ کاتب وحی منام اور تفسیر و تعبیر اوسکی کا ہے ۔ عاشر قلم تواریخ عالم اور وقایع عالم ۔ حادی عشر قلم لغت اور اوسکی تفاصیل کا
ثانی عشر قلم جامع اور وہ قلم رد اوپر مبطلین اور دفع شبہات محرفین کے ۔ بعد ازان دکھائی گئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہشت اور دوزخ جیسکہ
مذکور ہین کتاب و سنت مین پس دیکہا بہشت کو کہ مظہر رحمت الہی ہے اور دوزخ محل غضب حق تعالی اور کہولا گیا بہشت اور بند کیا گیا دوزخ
پس غسل فرمایا چشمہ سلسبیل مین اور دہوئی گئین آلایشین کون و حدوث کی ظاہر و باطن حضرت سے اور بعض روایات مین آیا ہے کہ اوٹہا لیا
آپ کو اوپر ایک درخت کے درختون بہشت سے کہ نہ تہا بہشت مین کوئی درخت احسن و اطیب اوس سے کہایا میوہ اوسکا ہوا نطفہ مبارک حضرت سیدہ
اور جب نیچے اترے زمین پر مواقعت فرمائی ساتھ خدیجہ کے پس باردار ہوئین ساتھ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اور اس جگہ اشکال صحیح
کہ ولادت حضرت فاطمہ پیش از نبوت سات برس کچہ اوپر ہے اور اسری بعد از نبوت مگر وہ کہ التزام کرین کہ آنحضرت کو پیش از نبوت بہی اسری منام
مین ہووے اور یہ حکایت اوس منام کی ہے آنحضرت کو پیش از نبوت بہشت مین لیگئی ہون بہ اسرے اور یہ واقعہ ہا نکاست ولیکن ذکر اسکا
بیچ قصہ اسرے کے درست نہووے واللہ اعلم **وصل** اور جب رویت آیات الہی اور نوبت انکی مشہد قرب و حضور مین پہونچی اور سب سے
انقطاع قبول کیا اور تنہا رہے اور کوئی فرشتہ اور انیس آپکے ساتھ نرہا اور ہنوز حجاب ہای نورانی کہ بکثرت تہے اور ہر حجاب پانچسو برس
کی راہ تہا درپیش رہے اور سب حجاب بامداد و اعانت حق جل و علی قطع کیے حیرت و دہشت جلال و عزت کبریا سے پیش آئے اور منادی نے

یہ لغت ابی بکر ہے ادی کہ قف یا محمد فان ربک یصلی یعنے ٹھہر ای محمد پس بدرستی پروردگار تیرا نماز ادا کرتا ہے حضرت تفکر مین گئے کہ یہ آواز ابی بکر کی کہان
سے آئی اور انس کہ ساتھ اوس آواز کے پایا باہر آئے وحشت و تحیر سے کہ حاصل ہوا تہا پس حضرت پروردگار سے ندا آئی ادن یا خیر البریہ ادن
یا احمد ادن یا محمد یعنی پاس آ ای بہترین خلائق پاس آ ای احمد پاس آ ای محمد پس نزدیک کیا مجہے اپنے ساتھہ میرے پروردگار نے اور ایسا ہوا
مین کہ فرمایا ہے ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی یعنے نزدیک ہوا پس نیچے آیا پس تہا بعد فاصلہ دو کمان کا یا کمتر اور پوچہا مجہسے میرے پروردگار نے
کچہ پس مین جواب نہ دے سکا پس رکہا دست قدرت اپنا درمیان دو شانون میرے کے بی تکیف و بی تحدید پس پائی مینے خنکی اوسکی اپنے سینے مین
پس دیا مجہے علم اولین و آخرین - اور جمیع انواع علم تعلیم فرمائے - ایک علم تہا کہ اوسکے کتمان کا مجہسے عہد لیا کہ کسی سے نکہون مین اور
کوئی شخص طاقت برداشت اوسکی نرکہے میرے سوا اور ایک علم دوسرا کہ مخیر کیا اظہار و کتمان اوسکے مین اور ایک علم تہا کہ امر کیا مجہے
ساتہہ تبلیغ اوسکی بخاص و عام میری امت سے پس کہا آنحضرت نے ای پروردگار میرے متوحش ہوا مین پہلے قدوم اپنے سے تیری پاس ناگاہ
ندا سنی مینے ساتہہ لغت کی کہ شاید لغت ابی بکر ہے کہ کہتا ہی قف فان ربک یصلی پس تعجب کیا مینے اس سے کہ ابو بکر یہان کہانسے پہونچا اور پروردگار
بی نیاز ہے نماز ادا کرنیسے حکم ہوا کہ مین بی نیاز ہون نماز پڑہنے سے واسطے دوسرے کے اور مین کہتا ہون سبقت رحمتی علی غضبی یعنی پیشی لیگئی
رحمت میرے غضب پر پڑہ ای محمد یہ آیہ ہو الذی یصلی علیکم وملئکتہ لیخرجکم من الظلمت الی النور وکان بالمومنین رحیما یعنے وہ خدا
ایسا ہے کہ رحمت نازل کرتا ہے تم پر اور فرشتے اوسکی تاکہ نکالین تمہین تاریکیون سے طرف روشنی کی اور ہے اوپر مومنون کے رحم کرنیوالا - پس
صلوات میری رحمت ہے تجہپر اور تیرے امت پر اور سنوانا میرا تجہے آواز یار تیرے کی کہ ابی بکر ہے اوس واسطے ہے تا انس پکڑے تو اور بحال خود
آوے تو اوس مقام پر ہیبت سے ای محمد اور رعب چاہا تہا مینے کہ کلام کرین ہم تیرے بہائی موسی کی ساتھہ پس پکڑا اوسے ہیبت عظیم نے
پس پوچہا مینے اوس سے وما تلک بیمینک یا موسی یعنے اور کیا ہے یہ داہنے ہاتہہ مین تیرے ای موسی پس حاصل ہوا موسی کو انس
ساتہہ ذکر عصا کے اور بحال ہوا - ایسے ہی تو ای محمد چاہا مینے کہ انس پکڑے ساتہہ آواز یار اپنے کے کہ وہ انیس تیرا ہے دنیا و آخرت مین پس
پیدا کیا مینے فرشتہ کو اوپر صورت ابی بکر کے کہ ندا کرے تجہے بلغت اوسکے تا زائل ہووے استیحاش تجہسے اور لاحق نہووے ہیبت سے کچہ کہ
باز رکہے تجہے سمجہنی اوس چیز کے سے کہ چاہا ہے مینے تجہسے - بعد از ان پوچہا حق تعالی نے کہ کیا ہوئی وہ حاجت جبرئیل کی کہ تجہسے چاہی تہی
کہا مینے ای خداوند تو خوب جانتا ہی اوسے - فرمایا قبول کی مینے حاجت اوسکی لیکن اوس شخص کی حق مین کہ تجہسے دوست رکہے پس بہیجا گیا
میری واسطے رفرف سبز کہ غالب تہا نور اوسکا اوپر نور آفتاب کے پس چمکی اوس نور سے میری آنکہہ اور رکہا گیا مین اوپر اوس رفرف کے اور اوٹہایا
گیا مین تا پہونچا مین اوپر عرش کے پس دیکہا مینے ایک امر عظیم کہ زبانین اوسکا وصف نکر سکین پس نزدیک ہوا میرے ساتہہ ایک قطرہ عرش سے

اور پڑا میری زبان پر پس چکھا مینے وہ کہ نہ چکھا کسی چکھنے والے نے شیرین زیادہ اوس سے اور حاصل ہوا مجھے خبر اولین اور آخرین کی اور روشن
کیا دل میرا اس اور ڈھانکی نور عرش نے بصر میری پس دیکھا مینے سب چیز کو اپنے دل مین۔ اور دیکھا مینے نیچے سے جیسا کہ دیکھتا ہون مین آگے سے
اور رفرف بساط کو کہین اور اصل مین اوس بساط کو کہین کہ رقیق ہو دیبا سے اور اوسکے سوا اور جاننا چاہیے کہ یہ دنو وتدلی کہ مذکور ہوے
اور تعبیر کیا گیا اوس سے ساتھ قاب قوسین او ادنی کے اور مذکور رہے احادیث معراج مین غیر دنو وتدلی کے کہ مذکور سورہ والنجم مین ہے کہ و نسبت
ساتھ رویت اور نزدیکی جبرئیل کی ہے ساتھ قول برگزیدہ کی اور سیاق وسباق آیۂ کریمہ ظاہر ہے اوسمین اور بعضے اوپر رویت وقرب حق تعالے
کے بھی حمل کرتے ہین جیسے کہ کتابون تفسیر مین مذکور ہے اور تمام ترین کمال ادب اور بزرگ داشت جناب ربوبیت اور نگاہداشت حد بندگی
اور نہایت سکون دل اور اطمینان باطن اور بلندی ہمت اور سو اخلقت بینائی اور بصیرت کا وہ کہ باوجود ظاہر ہونے ان کرامات وآیات کے
ساتھ کسی ایک کے اوسنے توجہ اور التفات نفرمایا اور دیدہ خواہش ورغبت نکھولا جیسا کہ حق سبحانہ نے فرمایا ما زاغ البصر وما طغی یعنی نہ کج
ہوئی چشم اور نہ حد سے گذری جیسے کہ نوکر بارگاہ سلطانی مین نگاہداشت آداب کرتے ہین اور یہ کمال ہے کہ سوائی کامل ترین بشر اور سید
وسرور انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین کے کسی اور کو میسر نہین عادت نفوس اوسپر ہے کہ جب بمقام عالی اقامت کرین مقام اعلی کو مستطاع
وستشرف ہوتی ہین جیسے کہ کلیم جب بمقام مناجات وتکلیم پہونچے طالب رویت ہوے اور یہ ایک نوع سکر وانبساط سے ہے کہ مقام قرب مین
رعایت ادب سے دور پڑتا ہے اور سید وسرور ہمارے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت مقام قرب مین مقیم کیے گئے اوسکا حق وفا کیا اور باوجود
قربت التفات نکیا بشر نے بجز اوس چیز کے کہ اقامت ہوئی اوسمین اور ارادہ وخواہش دوری اوسکی نفرمایا اسیواسطے تجمیع مرادات ومراتب
ودرجات کہ اقصے اور اعلی اوسکا رویت حق ہے اور اقامت فیما اقام اللہ اعلی مقامات اہل صحو اور ارباب تمکین کا ہے فائز ہوی اور فرمایا
ما کذب الفواد ما رای یعنی دروغ نجانا دل نے وہ جو دیکھا آنکھ سے نے بصر وبصیرت دونون متواطی ومتصادق ہوی جو کچھ کہ چشم نے دیکھا دل نے اوسکی
تصدیق مین ارتیاب نکیا سب حق وتصحیح تھا پس پہونچے آنحضرت بکمال کہ سبقت لیگئے اولین وآخرین کو اوپر اور ہوی مقتدا انبیا ومرسلین کے
اور مستقیم ہوسے صراط مستقیم پر دنیا وآخرت مین آیت ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم یعنے یہ فضل خدا کا ہے دیتا ہے
جسے چاہے اور اللہ صاحب فضل بزرگ کا ہے۔ اور فرمایا آیت فاوحی الی عبدہ ما اوحی یعنے وحی بھیجی طرف بندی اپنے کے جو وحی بھیجی
تمام علوم ومعارف اور حقوق وبشارات واشارات اور اخبار وآثار اور کرامات وکمالات حیطۂ اس ابہام مین داخل ہین اور کثرت وعظمت اونکی
سے ہے کہ مبہم لایا اور بیان نکیا اشارہ اسواسطے کہ علم کسیکا بجز علم علام الغیوب اور رسول محبوب کے اوسپر محیط نہین ہوتا مگر وہ جو آنحضرت نے بیان فرمایا
یا وہ جو مقابلہ اور محاذات روح اقدس حضرت سے اوپر بواطن بعضے اکمل اولیا کی کہ بجہۃ اتباع حضرت کے مستعد اور مشرف ہین چمکا واللہ اعلم

وصل اور جب چاہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مراجعت فرماوین طرف اس عالم کی کہا خداوند اہر قادم کو سفر سے تحفہ ہوتا ہے میری امت کا تحفہ اس سفر سے کیا ہے فرمایا تبارک وتعالی نے مین اونکے واسطے کافی ہون مدت حیات ممات اور قبور ونشور مین سب حال مین ممد ومعین اونکا ہون پس خوشحال تمہارا ای امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بشارت تمہارے لیے وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین — اور جب رجوع فرمایا آنحضرت نے اسری سے اور صبح ہوی بیان کیا لوگون کے روبرو — مرتد ہوئی ایک جماعت ضعیف ایمانون سے اور دوڑے بعضے مشرک طرف ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اور کہا کچہ تمہین خبر ہے اپنے یار کی کہ کیا کہتا ہے مجھے آج رات طرف بیت المقدس کے لیگئے کہا ابوبکر نے آیا تحقیق کہتا ہے وہ یہ بات کہا البتہ اور یہ تکرار کرتا ہے کہا پس جو کچہ وہ کہتا ہے سچ کہتا ہے ایمان لایا مین ساتہہ اوسکے کہا تصدیق کرتا ہے تو اوسکو کہ شب بیت المقدس کی طرف گیا اور پیش از صبح پہان آیا کہا البتہ تصدیق کرتا ہون مین اوسے دورتر مین اوس سے اور اگر کہے کہ آسمان پر گیا مین اور پہر آیا مین باور کرون مین کیا جای بیت المقدس پس اوسی دن سے اوسکا لقب صدیق ہوا پس آئی ابوبکر رضی اللہ عنہ خدمت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور کہا حدیث کرتے ہو تم یا رسول اللہ ساتہہ انکے خبر بیت المقدس سے فرمایا البتہ کہا وصف بیت المقدس میرے سامنے بیان کرو کہ مین وہان گیا ہون پس وصف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور کہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مین گواہی دیتا ہون کہ تم رسول اللہ ہو **او**ر حدیث ام ہانی مین آیا ہے کہ حضرت سے پوچہا بیت المقدس کی در کتنا ہے فرمایا آپ نے کہ مینے نہین گنا تہا اب کہ مرفوع ومکشوف ہوا میرے اوپر گنا مینے اور خبر دی مینے **او**ر لائی ہین کہ آنحضرت نے جسوقت رجوع کیا سفر اسری سے گذری ایک قافلہ پر قریش سے کہ غلہ اوٹہایا تہا اور اوسمین دو غرارے تہے ایک سیاہ اور دوسرا سفید اور جب اونٹ زمین مقابل شتر کے لاتے ڈرتا اور بہاگتا پس گر دلایا اوسے ایک اونمین سے کہا حضرت نے پس سلام کیا مینے اونکے اوپر کہا کہ یہ آواز محمد کی ہے پس آئے محمد تعجیل صبح اور خبر دی قوم کو وہ جو دیکہا تہا اور کہا نشانہ اوسکا وہ ہے کہ گذرا مین اوپر شترون انکا سکے کہ فلانی جگہہ مین آتے تہے اور گم کیا ایک شتر کو اور لایا اوسے ایک فلانا مرد اور آگے آتا تہا قافلہ کے شتر سیاہ سفید رنگ کا اوپر اوسکے پلاس سیاہ ہے اور دو غرارے فلانے روز یہان پہونچتے ہین جب وہ دن ہوا نہ آسے قوم نے انتظار کیا اور دروازہ گفتگو کا کہولا قریب نصف نہار تہا کہ قافلہ پہونچا جسطرح پر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصف کیا تہا اور منہہ مین دشمنون اور منکرون کے خاک پڑی **او**ر ایک روایت مین آیا ہے کہ خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ روز چہارشنبہ قافلہ آویگا آفتاب نزدیک غروب پہونچا اور ہنوز قافلہ نہ آیا آنحضرت نے دعا فرمائی اور حبس کیا گیا آفتاب کہ قافلہ آگیا **وصل** اختلاف کیا ہے اگلے پچہلے صحابہ اور تابعین ومن بعدہم نے بیچ رویت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پروردگار کو شب معراج مین **او**ر عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ایک جماعت صحابہ اور سلف سے جانب نفی مین ہین **او**ر بخاری حدیث مسروق سے لایا ہے کہ کہا مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ای مادر میری آیا دیکہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پروردگار کو

پس کہا عایشہ رضی اللہ عنہا نے تحقیق بہرے بال کہڑے ہوگئے اس بات کہنے تیرے سے اور کہا جو کوئی حدیث کرے کہ محمد نے دیکھا پروردگار اپنے کو پس تحقیق
دروغ کہا بعد ازان پڑہی عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت آیت لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر یعنے نہین پاتین اوسے بینائیان
اور وہ پاتا ہے بینائیون کو اور وہ لطیف ہی خبردار اور روایت مسلم مین آیا ہے کہ کہا عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے من حدثک ان محمدا رای ربہ فقد اعظم
الفریۃ یعنے جو کوئی حدیث کرے تجہے کہ بدرستی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دیکھا پروردگار اپنے کو پس افترا بزرگ کیا اور دروغ اور یہ درستی مخالفت کی بعضے
صحابہ نے اوسکو اور صحابی جو کہے ایک قول اور مخالفت کرے اوسکی غیر اوسکا صحابی سے نہین ہوتا وہ قول حجت باتفاق اور آیہ مین تاویلات ہین ادراک
اخص ہے رویت سے اور لازم نہین آتا نفی اوسکی سے نفی رویت ادراک معرفت حقیقت ہے اور وہ منفی ہے جیسا کہ کوئی تم کو دیکھتا ہے اور ادراک
حقیقت اور کنہ اوسکی نہین کرتا اور بعض نے کہا ہے کہ ادراک احاطہ ہے اور عدم احاطہ سے عدم رویت لازم نہین آتی جیسا کہ عدم احاطہ علم سے عدم علم
لازم نہین آتا اور منقول ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ ملا بہیجا ابن عباس کے پاس کہ آیا دیکہا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پروردگار کو کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ
نے نعم اور کہا دی خدا نے خلت ابراہیم علیہ السلام کو اور کلام موسی علیہ السلام کو اور رویت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اور حسن بصری سے منقول ہے
کہ اون نے سوگند کہائی اور کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دیکھا اپنے رب کو اور انس رضی اللہ عنہ سے بہی آیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے
پروردگار کو دیکھا اور روایت کیا ہے ابن خزیمہ نے عروہ ابن الزبیر سے کہ اثبات و جزم کیا ہے ساتہ اوسکے کعب احبار اور زہری و معمر اور اونکے سوا نے
اور یہی ہے قول اشعری کا اور مسلم حدیث ابی ذر سے لایا ہے کہ اونے پوچھا حضرت سے حال رویت پروردگار کا پس کہا نورانی اراہ یعنے نور ہے کیونکر دیکہون
مین اوسے اور یہ حدیث معارض ہے ساتہ حدیث دوسری کے کہ واقع ہوا ہے رایت نورا یعنے دیکہا مینے نور کو اور امام احمد سے بہی اثبات
رویت منقول ہے اور اوس سے کہ قول عایشہ رضی کو کس چیز سے دفع کرین ہم کہا بقول پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ فرمایا رایت ربی یعنی دیکھا مینے اپنے رب کو
اور قول پیغمبر اکبر ہے قول عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور ایک قوم کا یہ قول ہے کہ دیکھا بدل نہ بچشم اور مراد ساتہ دیکھنے دل کے نہ علم و جاننا ہے کہ وہ ہمیشہ
اوپر وجہ اتم کے حاصل تہا بلکہ مراد وہ ہے کہ حق سبحانہ نے پیدا کیا رویت کو حضرت کی دل مین جیسا کہ چشم مین کذا قیل پس جاننا بدل اور ہے اور دیکھنا
بدل اور تطبیق کرتے ہین ساتہ اس توجیہ کے قول عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما مین اور ظاہر یہ ہے کہ اختلاف رویت بچشم مین ہے نہ رویت
بدل مین اور دیکہنا بدل چاہیے کہ متفق علیہ ہووے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال والیہ المرجع والمآل اور اسیطرح ہے مواہب لدنیہ مین شیخ عبد الحق بن سیف الدین
نصرہ اللہ بمزید الصدق والیقین یعنے خاص کرے اوسے خدا ساتہ زیادتی راستی اور یقین کے کہ کلام علما نظر بدلایل و اخبار و آثار ویسا ہی کہ مذکور
ہوا لیکن یہ خلجان کرتا ہے کہ معراج اتم مقامات اور اقصی کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تہا کہ کوئی انبیا سے اوس جگہ حضرت کے ساتہ
شرکت نہ رکہتا اور کسی بشر و ملک کو گنجایش اوس مقام کی نہ تہی نہیں عجب ہے کہ اوس مقام مین لیگئے اور خلوت خاص مین لائے اور ساتہ علیحدہ ...

اور اقصی ما رب دیدار کے مشرف نکیا اور آپ اس بات پر راضی ہوے اگرچہ کمال بندگی اور ادب سطوت کبریائی حق اسکو تقاضا کرتا ہے کہ سوال نکر سکے اور ذوق کلام سے مست ہو کر انبساط انہ ظاہر کیا اور دیدار نہ طلب کیا جیسا کہ موسی علیہ السلام نے کیا لیکن کمال محبت و محبوبیت کہ حضرت جناب قدس سے رکھتے ہین کہاں چھوڑے اور روا رکہے کہ حجاب درمیان رہے یہ دولت بطلب ہاتہ نہین آتی اور کہتے ہین کہ مانع دیدار موسی کو طلب و سوال و انبساط ہوا اگاہی ناخواستہ دیتے ہین کہ مانع دیدار موسی کو طلب و سوال و انبساط ہوا اور اگر چاہین خواستہ بہی ندیوین - قول غریب وہ ہے کہ ایک قوم کہتی ہے کہ جب موسی علیہ السلام طلب سے باز رہے اور بیہوش ہوے دیکہا وہ جو دیکہا اور لن ترانی خطاب عتابی اور رد بیتابی کی تہی اور تحقیق وہ ہے کہ سبب ناکامی موسی علیہ السلام کا وہ تہا کہ ہنوز سید المحبوبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتہہ دولت دیدار کے مشرف نہین ہوے دوسرے کی کیا طاقت کہ طالب رویت ہووے اور دیکہے اور علما بالتحقیق متفق ہین اوپر امکان رویت کے دنیا مین اور بعد از امکان کون مانع ہوا اور خود مقام معراج درحقیقت عالم آخرت سے ہے اور جو کچہ عالم آخرت مین دیکہنا اور حاصل کرنا چاہیے دیکہا اور پایا تا دعوت خلق بحکم عین الیقین کرے جیسا کہ کہا ہے مصرع اندیدہ بسی فرق بود تا بشنیدہ ۔ واللہ اعلم **وصل معجزات آنحضرت مین** کہ دلائل و آیات صحت نبوت اور صدق رسالت حضرت کی ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **معجزہ** امر خارق عادت ہے کہ ظاہر ہووے اوپر ہاتہہ مدعی رسالت کے کہ مقرون ہووے ساتہہ تحدی کے اور معنی تحدی کی برابری کرنا کسی کام مین اور آگے بلانا خصم کو اور غلبہ ڈہونڈہنا اور تحقیق یہ ہے کہ معجزہ مین تحدی شرط نہین ہے اتنے معجزات حضرت رسالت سے ظاہر ہوتے تہے کہ تحدی اوس جگہہ نتہی مگر وہ کہ کہین مراد وہ ہے کہ شان اوسکی سے تحدی ہووے اور اوپر تقدیر اس قید کے وقوع ہاتہہ مدعی رسالت سے کافی ہے اور سخن مشہور وہ ہے کہ وہ جو مدعی رسالت سے واقع ہوا اوسے معجزہ کہین اور وہ جو غیر نبی سے واقع ہووے اگر مقرون بکمال ایمان و تقوی اور معرفت و استقامت ہووے کہ ولایت عبارت اوس سے ہے کرامت ہے اور وہ جو عوام مومنین اہل صلاح سے وقوع پاوے اوسے معونت کہین اور وہ جو کافرون اور فاسقون سے صادر ہووے استدراج کہین مگر وہ کہ باعث اوپر توبہ اور اسلام کے ہووے اور سخن تحقیق معجزے بیچ علم کلام مین بہت ہے اگر ساتہہ اوسکے اکتفا کرین ہم اور جو غرض کہ اس جگہہ رکہتے ہین ہم آدین ہم بہتر ہے اور تمام انبیا اور رسل صلوات اللہ علیہم اجمعین کو معجزات ہین اور کوئی پیغمبر بے معجزہ نہین اور معجزات ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اکثر و اوفر و اقوی اور ابہر و ازہر و اشہر معجزات ہین اور تعبیر معجزات سے کلام ائمہ مین بدلائل و آیات بہت واقع ہوئی ہین اور دلائل نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ اخبار ہین کہ واقع ہوئی ہین توریت و انجیل اور سائر کتب منزلہ مین ذکر و نعت اور خروج اونکا ارض عرب سے جیسیکہ تہوڑا اوس سے گذرا اور وہ جو ظاہر ہوا ہے ایام مولد و بعثت مین امور غریبہ عجیبہ کہ ماحی آثار کفر اور موہن ارکان شرک ہین جیسا کہ ذکر اونکا اونکے محل مین بتفصیل آویگا جیسے کہ قصہ اصحاب فیل اور خمود نار فارس اور سقوط شرفات ایوان کسری اور خشک ہونا آب دریاچہ ساوہ و از خواب موبدان اور سماع ہواتف

صاحب نبوت وصفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہ جو نقل کیا گیا ہے اخبار مین مشہور رہے ظہور عجائب ولادت شریف مین اور ایام رضاعت مین اور بچپنے
اوس سے زمان بعثت تک اور ظہور غلبہ وتصرف بعد از بعثت اور حالانکہ نہ تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مال کہ استمالت کرین وہ قلوب کو اور طمع مین پڑین
لوگ اوس مال کی اور نہ قوت کہ غالب وقاہر ہووین ساتہہ اوسکے لوگون پر اور نہ اعوان وانصار کہ ساتہہ مال وعقل کے مظاہرت کرین اور پردین کو ظاہر کیا
اور بلایا لوگونکو طرف اوسکے حالانکہ سب مجتمع ومتفق تہے اوپر عبادت اصنام اور التزام ازلام تمکن اوپر عادت جاہلیت بیچ عصبیت وحمیت اور تمادی بیچ بغی
اور فسق وفساد اور سفک دماء اور الفت دغلو اور انہماک دین جاہلیت مین اور عدم اتفاق امر خیر مین اور سازش کرتا تہا اونکو سوء افعال سے نظر طرف عاقبت کے
اور نہ خوف عقوبت اور ملاحظہ ملامت پس اصلاح کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احوال وافعال اونکے اور تالیف کیے دل اونکے اور جمع کیے
کلمہ اونکے تا آنکہ متفق ہوئین آراء اور مجتمع ہوئے دل اور سب منقاد مسخر اور یکدل ویک رو ہوئے نصرت حضرت مین اور عاشق ہوئی اوپر طلعت حضرت کے
اور چہوڑ دیے بلاد واوطان وخانمان اور قوم وعشائر اپنی محبت ومودت حضرت مین اور فدا کیا جان ومال اپنا نصرت حضرت مین اور قائم کیا اپنی
ذاتونکو مقابلہ سیوف مین بیچ اعزاز کلمہ حق کے اور دلائل نبوت حضرت سے وہ ہے کہ تہے امی ناخواندہ کہ اصلا خط وکتابت نہ جانتے تہے اور جاہل
وناخواندہ مولود ہوئے اوس قوم مین کہ سب امی وجاہل وناخواندہ تہے اور نشو ہوئے درمیان اونکے ایسی بلد مین کہ نہ تہا اوسمین کوئی کہ جانتے
اخبار ماضیہ اور سفر نکیا شہر دوسرے مین کہ وہان کوئی عالم ہووے تا ملازمت اوسکی کرین اور پڑہین اوسکے آگے اور جانین اخبار توریت اور احوال امم ماضیہ
اور جاتی رہتے تہے عالمان کتب کو مگر قلیل ونادر پس حجت ودلیل آپکے سامنے نہ آ سکے اور عاجز وساکت ہوئی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا اچہا کہا
شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے **بیت** یتیمی کہ ناکردہ قرآن درست ۔ کتب خانہ چند ملت بشست **وصل** اور اونمین سے قرآن ہے کہ اعظم ترین معجزات ہے
تا آنکہ عاجز ہوئی ہین فصحا معارضہ اوسکے سے اور قاصر رہے ہین بلغا اوسکے مثل لانے سے پس نہ لا سکے کوتاہ ترین سورہ مانند اوسکے اگرچہ بعض اونکے
بعض کو معاون ومددگار ہوئے اور قرآن مشتمل ہے اوپر بہت وجوہ اعجاز کے تا آنکہ تقریبا ساٹہہ ہزار معجزے اوسمین شمار کیے ہین اور متعرض ہوا ہے
قاضی ابو الفضل عیاض مالکی شفا مین جہت ضبط انواع واقسام اوسکے بکذا فی نثر الجواہر اور معارج مین مذکور ہے کہ معجزہ دوسرا انشقاق قمر ہے
جیسا کہ روایت کیا امیر المومنین علی ابن طالب رض اور ابن مسعود اور ابن عباس اور ابن عمر اور انس بن مالک اور حذیفۃ الیمان اور جبیر بن المطعم رضی اللہ
عنہم اجمعین کہ ایک جماعت مشرکین حوالی کعبہ مین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جمع ہوئے اور کہا اگر دعوی نبوت مین تم صادق ہو چاند کو آسمان مین
دو نیم کرو اور وہ شب چہار دہم تہی ماہ بمرتبہ کمال کو پہونچا تہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر ایسا کردون ایمان لاتے ہو کہا آرے ایک روایت
مین ہے کہ آنسرور نے دو رکعت نماز ادا فرمائی اور بعد ازان ہاتہہ بدعا بلند کیا اور حق تعالی سے درخواست کر کے ساتہہ انگشت مسبحہ اپنی کے اشارہ طرف
ماہ کے کیا ماہ دو ٹکڑے ہوا ادہا آسمان پر رہا اور آدہا پس کوہ نہان ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایک کو بلاتے تہے اور فرماتے تہے ای فلان

وفلان کو اہ رہو **اور** ایک روایت مین وہ کہ آدہا ماہ اوپر پہاڑ قیعقان اور آدہا دوسرا اوپر پہاڑ ابو قبیس کے ظاہر ہوا **اور** ایک روایت وہ کہ دونون شق آپس سے ایسے جدا ہوے کہ کوہ حرا کو درمیان اون دو شق کے دیکہا اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ معجزات اونکو دکہای کہا محمد نے ماہ پر سحر کیا ہے اور ابو جہل لعین فریاد برلایا سحر مستمر یعنے یہ سحر ہے کہ سب کو پہونچا اہ مراد استمرار سے عموم ہے نہ استمرار بحسب دوام اور بعضون نے کہا کہ اگر نسبت ہمارے سحر کیا ہی لوگون پر سحر نکر سکے لاجرم جو مسافر کہ آتے تہے پوچہتے تہے وہ کہتے تہے کہ البتہ فلانی رات مین انشقاق قمر ہوا اور ہر نیمہ اوس سے ایک جانب گیا انہون نے کہا محمد نے ہم پر سحر کیا ہے یہ آیت نازل ہوئی **آیت** اقتربت الساعۃ وانشق القمر وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر یعنی نزدیک ہوئی قیامت اور شگافتہ ہوا قمر اور اگر دیکہتے تہے کوئی نشانی روگردانی کرتے تہے اور کہتے تہے جادو ہے جو سبکو پہونچا **نظم** در چرخ رماہ قفل زر است کلید وی انگشت پیغمبر است کلید فرازش چو در مشت اوست ہمہ از داغداران انگشت اوست ہم از نور آن پنجہ شگاف صف بدر شکست روز مصاف اور صاحب مواہب لایا ہے کہ علامہ ابن سبکی شرح مختصر ابن حاجب مین کہتا ہے کہ صحیح میرے نزدیک وہ ہے کہ انشقاق قمر متواتر ہے منصوص علیہ قرآن مین اور مروی ہے صحیحین وغیرہما مین بطریق کثیرہ صحیحہ کہ شک نہین کیا جاتا تواتر او صحت اوسکی مین اور انکار کیا ہے اس معجزہ کو بعضے مبتدعہ نے کہ موافق ہین مخالفان ملت کے ساتہہ نہ قبول کرنے اجرام علویہ کے خرق والتیام کو **اور** علما اور متبعان ملت کہتے ہین کہ عقل کو انکار نہین اوسمین اور شمس وقمر مخلوق خدا ہین کرتا ہے اونمین جو کچہ چاہتا ہے جیسا کہ احوال قیامت مین نصوص مین مذکور ہے **تنبیہ** مواہب لدنیہ مین کہتا ہے کہ وہ جو بعض قصاص ذکر کرتے ہین کہ قمر جیب نبی مین در آیا اور باہر آیا آستین شریف سے کچہ اصل نہ رکہے جیسا کہ شیخ بدر الدین زرکشی نے اپنی شیخ عماد بن کثیر سے نقل کیا واللہ اعلم اور رد شمس یعنے پہیرنا اوسکا بعد از غروب بہی معجزہ آنحضرت تہا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت کیا ہے اسما بنت عمیس نے کہ وحی نازل ہوئی حضرت پر اور سر مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنار حضرت علی رضی اللہ عنہ مین تہا پس اتفاق ادای نماز عصر علی ابن ابیطالب کو نہوا تا آنکہ آفتاب نے غروب کیا پس آنحضرت نے پوچہا آیا نماز عصر پڑہی تونے یا علی کہا نہین پس کہا آنحضرت نے خداوندا یہ بندہ تیرا تیری طاعت اور تیری رسول کی طاعت مین تہا پس اولٹا پہیر لا اوسپر آفتاب کو کہا اسما نے دیکہا مینے آفتاب کو کہ بعد از غروب طلوع کیا اور پڑی شعاع اوسکی جبال وارض پر اور یہ واقعہ صہبا مین تہا خیبر سے اور تمام کلام اس حدیث کا غزوۂ خیبر مین آویگا انشاء اللہ تعالی **وصل** اور ایک معجزہ مشہورہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ مکرر واقع ہوا ہے مواطن عدیدہ اور مشاہد عظیمہ مین اور روایت کیا گیا ہے طرق کثیرہ سے اونہین سنا گیا ہے کسی ایک انبیا علیہم السلام سے اگرچہ باہر آئی چشمی سنگ سے اوپر ہاتہہ موسی علیہ السلام کے اور شک نہین کہ باہر آنا پانی کا اصابع سے ابلغ ہے اور اعجاز مین رواں ہونے پانی کے حجر سے کہ باہر آنا پانی کا اوس سے معہود ومعتاد ہے بخلاف باہر آنیکے گوشت وپوست واستخوان سے اور بتحقیق روایت کیا ہے اس حدیث کو جماعہ صحابہ سے اور مشہور اوس سے حدیث انس وجابر وابن مسعود رضی اللہ عنہم ہے لیکن حدیث انس صحیحین مین واقع ہوئی کہ کہا دیکہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ وقت

نماز دیگر قریب آگیا اور لوگ طالب آب ہوئے اور نپایا آخرالامر لایا گیا حضرت پاس آب وضو اور رکہا آپ سنے دست مبارک اپنا ظرف آب مین اور امر کیا لوگونکو کہ
وضو کرین اوس سے پس دیکہا مینے پانی کو کہ باہر آتا تہا مانند چشمہ کے میان انگشتان مبارک حضرت سے پس وضو کیا قوم نے تا آخر حدیث کہا ہمنے انس سے
تم کتنے لوگ تہے کہا تین سو اور حدیث ابن شاہین مین انس سے روایت ہے کہ گیا تہا مین ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غزوۂ تبوک مین پس
کہا مسلمانون نے یا رسول اللہ ہم اور اونٹ اور چرواہے ہمارے پیاسے ہین فرمایا آیا ہے کچہ بچا ہوا پانی سے تمہارے پاس پس لایا ایک مرد تہوڑا سا پانی
بچا ہوا ایک مشک کہنہ مین پس فرمایا لاؤ ایک کاسہ اور ڈالا پانی اوس کاسہ مین اور رکہا کف دست مبارک اپنا پانی مین کہا انس نے کہ دیکہا مینے باہر آنا چشمو نکا
میان انگشتان حضرت سے پس سیراب کیا ہمنے اپنے شترون اور چرواہونکو اور اوٹہا رکہا باقی پانی اور حدیث جابر صحیحین مین آئی ہی کہ کہا جابر نے
پیاسے تہے ہم روز حدیبیہ اور لگے حضرت کے رکوہ تہا کہ وضو کرتے تہے اوس سے اور گرد آئے لوگ آپکے پاس پوچہا حضرت نے کیا حال رکہتے ہو اور کسواسطے
آئی ہو عرض کیا یا رسول اللہ پانی پینے اور وضو کو نہین رکہتے ہم مگر یہی پانی کہ آپکے پس دہرا ہے پس کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنے ہاتہ اپنا رکوہ مین پس
جوش مارنا پکڑا پانی نے مانند چشمون کے پس پیا ہمنے پانی اور وضو کیا کہا جابر سے تم کتنے ادمی تہے کہا اگر لاکہ ادمی ہوتے کفایت کرتا ہمکو اور تہے ہم پندرہ سو ادمی
اور روایت کیا ہے حدیث جابر کو امام احمد و بیہقی اور ابن شاہین نے لیکن حدیث ابن مسعود صحیح مین روایت علقمہ سے آئی ہے کہ کہا ابن مسعود نے اثنائے
اوس حال مین کہ تہے ہم ساتہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور نہ تہا ہمارے پاس پانی پس فرمایا ہمکو حضرت نے کہ طلب کرو کسی پاس کچہ تہوڑا سا پانی ہو
پس لائے پانی اور ڈالا حضرت نے پانی کو ایک ظرف مین اور رکہا دست مبارک اپنا پانی مین اور اون احادیث کو اگرچہ ایک صحابہ سے روایت کیا ہی مثل انس
یا جابر کے مثلاً حقیقت مین گویا وہ سب جماعہ کہ حاضر تہے راوی وحاکی ہین اور اگر انکار رکہتے سکوت نکرتے جیسے کہ جبلت انسانی اور عادت صحابہ تہی اور ساتہ
اس نکتہ کے خبر واحد اگرچہ جماعہ صحابہ کے مثلاً روایت کرین اور وہ سکوت کرین حکم اوسکا رکہے کہ گویا سب نے روایت دی ہین فقد بر صحیح مسلم مین معاذ بن جبل سے
غزوۂ تبوک مین لایا کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بدرستی تم وقت روشن ہونے دن کے بمشیت الہی چشمہ تبوک پر آتے ہو
پس جو کوئی وہان اوے چاہیے کہ ہاتہ نڈالے اور مساس نکرے پانی اوسکا جب تک مین آؤن کہا معاذ نے پس آئی ہم اوس چشمہ پر اور حالانکہ ہمسے
پہلے دو مرد وہان پہونچے تہے اور چشمہ مثل تسمہ شمشیر چمکتا تہا اور ٹپکتا اوس سے پانی پس پوچہا آنحضرت نے اون دونون مردسے آیا مساس کیا تمنے اور
ڈالا اپنا ہاتہ پانی مین کہا نعم پس زبون کیا اونہین اور کہا وہ جو چاہا تہا خدای عزوجل نے پس کہود اصحابہ نے اپنے ہاتہو نسے چشمہ کو تا جمع کیا اوسے
کچہ پانی اور جدا ہوی پانی سے ایک ہوا کہ اوس سے آواز ہی مثل آواز صاعقہ پس دہویا آنحضرت نے منہہ اور دونو ہاتہ اپنے پہر ڈالا اوس پانی کو چشمہ مین
پس روان ہوا پانی بہت کہ پیا لوگون نے بعد ازان فرمایا حضرت نے ای معاذ نزدیک ہے اگر دراز ہو تیری حیات دیکہے تو اس جگہہ بساتین و عمارات
پس ایسا ہی واقع ہوا اور یہ خبر دینا بہی معجزات حضرت سے ہے اور اخبار بغیبت ایک قسم اوفی و اوفر ہے معجزات سے اور قصہ حدیبیہ مین آیا کہ چودہ سو

آدمی تھے اور چاہ اونکا سیراب نکرتا تھا پچاس بکریون کو پس نکالا پانی اوس کا اور چھوڑا اوسمین ایک قطرہ پس بیٹھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اوپر ایک جانب چاہ کے اور کشیدہ کیا اوس سے ایک ڈول پانی اور وضو کیا اور ڈالا اوسمین لعاب دہن مبارک اپنا اور دعا کی پس جوش مارا پانی نے اور بلند ہوا پس سیراب ہوے لوگ اور سیراب ہوے اونٹ اونکے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ نکالا ایک تیر اپنی ترکش سے اور ڈالا چاہ مین پس جوش ملا پانی نے تا آنکہ سیراب ہوے اور حدیث جابر مین جیسا گذرا حدیبیہ مین نکلنا چشمو نکا میان اصابع سے آیا ہے اور درمیان ان دونون قضیونکے مغائرت ہے اور کہا کہ توفیق ہے میان قضیتین یہ کہ ہر کدام ایک وقت مین تھا پس حدیث جابر نزدیک حضور وقت نماز تھی جب حضرت وضو کر چکے اور باقی پانی رکوہ مین ڈالا پس زیادہ ہوا پانی چاہ مین اور حدیث عمر رضی اللہ عنہ مین در باب جیش عسرت آیا ہے کہ لوگونکو عطش سے یہان تک ایذا پہونچی کہ نحر کرتے تھے اپنے شتر اور فشردہ کرتے اونکے شکنبے اور پیتے پس چاہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہ حضرت دعا فرماوین پس اوٹھائے حضرت نے دونون ہاتھ اور ہنوز باز نلائے تھے ہاتونکو کہ برسا مینہ اور بہرے لوگون نے وہ جو اونکے پاس ظروف و آوند تھے اور تجاوز نکیا اوس مینہ نے لشکر کو۔ لائے ہین کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ردیف ابی طالب تھے ذی المجاز مین پس کہا ابوطالب نے مین تشنہ ہون یا ابن اخی اور نہین میرے پاس پانی پس آنحضرت نیچے اوترے اور مارا قدم اپنا اوپر زمین کے پس باہر آیا پانی اور کہا پی ای عم اور صحیحین مین عمران بن الحصین لایا ہے کہ تھے ہم ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک سفر مین پس شکایت کی لوگون نے نزدیک حضرت کے عطش سے پس اوترے حضرت اور بلایا دو شخص کو صحابہ سے کہ ایک اونمین سے علی بن ابیطالب تھے کہا جاؤ اور طلب کرو پانی اور آگاہ کرو اونکو کہ پاتے ہو تم ایک عورت کو سوار اوپر اونٹ کے کہ اوسکے ساتھ دو مزادہ مین پس روان ہوے وہ دونو اور سامنا ہوا اونکے ایک عورت کہ دو مزادہ یا دو سطیحہ رکھتی تھی پانی سے پس لائے اوس عورت کو حضرت کے پاس اور اوتارا اوسے اوسکے اونٹ سے اور طلب کیا حضرت نے ایک آوند اور ڈالا اوسمین پانی اور پکارا لوگونکو کہ آؤ اور پیو اور پلاؤ پانی اور وہ عورت کھڑی دیکھتی تھی کہ کیا ہوتا ہے۔ راوی کہتا ہے قسم خدا کی پھر چھوڑ دیا اوسکو اور حالانکہ خیال کرتے تھے ہم کہ زیادہ ہے پانی اوس سے کہ پہلے تھا پس کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمع کرو اوس عورت کے واسطے ہر جنس طعام سے کہ ہووے پس جمع کیا صحابہ نے اوسکے لیے تمر و دقیق و سویق سے اور گردانا اون سبکو ایک کپڑے مین اور سوار کیا اوسکو اوسکے شتر پر اور کہا بار لگے اوسکے اور کہا آنحضرت نے جانتی ہے تو کہ ہمنے کم نہین کیا پانی تیرے سے کچھ ولیکن خدا نے پانی عنایت کیا ہمکو اپنی قدرت سے پس آئی وہ عورت اپنے لوگون پاس اور کہا ہوا عجب پیش آیا مجھے دو مرد لیگئے پاس ایک مرد کے کہ کہا جاتا ہے اوسے صابی پس ایسا ایسا کہا اور تمام قصہ بیان کیا اور کہا بخدا سوگند یہ مرد یا ساحر ترین مردم ہے یا رسول خدا ہے اور کہا اپنی قوم کو آیا ہے تمہین رغبت طرف اسلام کے الحدیث ایسا ہی ہے مواہب لدنیہ مین اور بعض روایات مین آیا ہے کہ اطاعت کی اوس عورت نے اور آئی اسلام مین اور احادیث

استسقا ہے اسی باب سے جیسا کہ اپنے محل مین مذکور ہو وینگے **وصل** جیسے کہ احادیث تکثیر آب قلیل مین آئی ہین تکثیر طعام یسیر مین بھی بہت ہین اور
بیہودہ نہ تواتر تربیت اور ولی نعمتی سید کائنات کا ہے جیسا کہ بحسب روحانیت مربی و مکمل قلوب و ارواح کے ہین عالم جسمانیت مین بھی پالنے
والے اور خورش دینے والے ابدان و اشباح کے **بیت** شکر فیض تو چمن چون کند ای ابر بہار + کہ اگر خار و گر گل ہمہ پروردہ تست
اور مشہور اس باب مین حدیث جابر ہے رضی اللہ عنہ غزوہ خندق مین کہ روایت کیا ہے اوسکو بخاری اور مسلم نے کہا آیا مین آگے اپنی بی بی کے
اور کہا مینے آیا ہے کچہ تیرے پاس طعام سے کہ دیکہا مینے روی مبارک رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اثر گرسنگی سخت کا پس باہر لائی
بی بی ایک انبان کہ اوسمین ایک صاع جو تہے اور ہمارے گہر مین ایک بزغالہ تہا فربہ پس ذبح کیا مینے اوسے اور پیسا اوسنے جو کو اور ڈالا مینے
گوشت کو دیگ مین اور آیا مین نزدیک حضرت کے اور عرض کیا مینے یا رسول اللہ ذبح کیا مینے بزغالہ اور طحن کیا میری جورو نے ایک
شعیر کہ میرے گہر مین تہے تشریف لاؤ ساتہہ چند نفر کے صحابہ سے حضرت نے فرمایا کہ جابر نے سور تیار کیا ہے آؤ اور مجہے فرمایا دیگ کو نہ اوتارنا
اور خمیر کو نگاہ رکہنا جبتک کہ مین آؤن پس آئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتہہ ہزار آدمی کے اور باہر لائے ہم خمیر اور دیگ حضرت کی روبرو
پس ڈالا اوسمین آب دہن مبارک اور دعای برکت فرمائی اور کہا جورو میری سے پکار و تی اور شریک کر اپنے ساتہہ دوسری عورت کو
پکانے مین اور نکالتی جا دیگ سے گوشت کو اور نیچے نہ اوتار و دیگ کو اور نگاہ نکرو اوسمین پس سوگند بخدا اون ہزار شخص نے کہایا
اوس طعام سے اور ہنوز دیگ جوش مین تہی اور خمیر باقی **اور** حدیث انس کہ اوسے بہی بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے کہ کہا ابو طلحہ نے
ام سلیم سے قسم بخدا سنا مینے آواز رسول خدا کو سست پہچانا مینے اوسمین آثار جوع آیا ہے تیرے پاس کچہ پس کہا باہر لائی ام سلیم قرص چند جو سے
اور لپیٹا کپڑے مین اور مجہے دیا پس لیگیا مین پاس آنحضرت کے اور تہے حضرت کے ساتہہ لوگ پس آپ نے کہا بہیجا ہے تجہے ابو طلحہ نے کہا مینے
ہان یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پس فرمایا حضرت نے اون لوگونکو کہ آپ کے ساتہہ اوٹہو پس روان ہوئے آنحضرت اونکے ساتہہ
اور روان ہوا مین آگے آگے اونکے تا آیا مین اور آگاہ کیا ابو طلحہ کو کہ آتے ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پس ابو طلحہ نے ام سلیم سے
کہا ای ام سلیم آئی رسول خدا ساتہہ جماعت مردون کی اور نہین ہمارے پاس کچہ چیز کہ کہلا وین ہم اونہین سوا ان چند قرص کے کہ ہم نے
بہیجے تہے اونکی خدمت مین کہا ام سلیم نے خدا اور رسول اوسکا دانا تر ہے یعنے جو واقع ہونے والا ہے گویا دریافت کیا ام سلیم نے
کہ آنا رسول خدا کا ساتہہ جماعت کے باوجود علم کے ہمارے حال سے خالی از حکمت نہوگا پس گیا ابو طلحہ واسطے استقبال کے اور
آئے رسول خدا اور کہا ای ام سلیم جو تیرے پاس ہے حاضر کر وہ جو تیرے پاس ہے پس لائی ام سلیم وہ روٹیان کہ بہیجین تہین پس
فرمایا کہ توڑی جاوین روٹیان اور نچوڑا ام سلیم نے اوس ظرف کو کہ اوسمین روغن تہا اور نان خورش کیا اوسے پس فرمایا اوسمین خدا

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اوسمین جو کچہ کہ خدا نے چاہا یعنی دعای برکت بعد ازان کہا کہ بلاو دس آدمی پس آئے اور کہایا پیٹ بہرکر اور باہر نکلے
بہر فرمایا بلاو دس آدمی تا آئی اور سب نے کہایا اور سیر ہوئے نشتریا اسی شخص شک راوی سے ہے **اور** ایک روایت مین مسلم سے
اسّی ہیشک وار دہوسے ہین **اور** یہی آیا ہے کہ آپ نے تناول فرمایا اور اہل بیت ابو طلحہ نے اور باقی رہا پس خوردہ **اور** بعض روایات مین
آٹھ آٹھ بہی آیا ہے اور ظاہر وہ ہے کہ یہ دو سرے قضیہ مین ہے اسواسطے کہ اکثر روایات صحیحین مین دس دس ہین - کذا فی المواہب واللہ اعلم
اور حکمت جماعت جماعت بلانیمین نہ سبکو ایکبارگی وہ کہا ہے کہ اگر سب یکبارگی آتے طعام اونکی نظر مین قلیل معلوم ہوتا اور کافی نکہائی
دیتا اور یہ سواظن ہوجب ذہاب برکت ہوتا یا جگہہ تنگ تہی گنجایش سبکی اوسمین نہ تہی یا کاسہ ایک تہا تناول جماعۂ کثیر کا اوس سے دشوار آتا
اور موجب اژدحام ہوتا **اور** روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ جب بیچ غزوہ تبوک کہ آخر غزوات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تہے
گرسنگی لوگون پر غالب ہوئی عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ امر کر لوگونکو تا بقایای توشے اپنونکی جمع لاوین اور دعا کرو ساتھہ
برکت کے اوسمین فرمایا ارے پس فرمایا تا نطع بچہاوین اور بقایای ازواد لاوین ایک شخص ارزن لایا اور دوسرا روٹی کے ٹکڑے اور اعلے
اونکا وہ تہا کہ لایا ایک صاع تمر سے تا گردائی نطع پر تہی اندک میں دعا فرمائی حضرت نے برکت اور فرمایا ڈالو اپنے ظروف مین پس نہ رہا
لشکر مین کوئی ظرف مگر یہ کہ بہر گیا اور کہایا سب نے اور سیر ہوئے اور ہنوز بقیہ اوس سے رہا تہا اور لشکر غزوہ تبوک میں بروایتے ستر ہزار
مرد تہے اور جب مشاہدہ کیا حضرت نے یہ معجزہ کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ ملاقات نکرے خدا تعالی سے ساتہہ ان دو شہادتونکے
کوئی بندہ کہ باز رکہا جاوے بہشت سے **اور** ایک روایت مین ہے انس سے کہ آنحضرت زینب کو عروسی مین لائی تہے پس بہیجا ام سلیم نے
واسطے حضرت کے ایک بڑے کاسہ مین طعام خرما اور روغن و قروت سے کہ تیار کرتے ہین اور کبہی بجای قروت سویق بہی ڈالتے ہین
اور کہا انس کو حضرت کے پاس لیجا اور کہہ یا رسول اللہ اسکو میری مان نے آپ کے واسطے بہیجا ہے اور آپ کو سلام کہا ہے اور عذر
قلت اس طعام کا عرض کیا ہے پس انس اوسکو روبرو آنحضرت کے لایا فرمایا رکہہ اور جا فلان فلان جماعت کہ جنکا نام لیا بلا لا اور جسے آ
جو کوئی تجہے اثنای راہ مین پیش آوے پس باہر گیا مین اور بلایا جسکا کہ حضرت نے نام لیا تہا اور جو کوئی میرے روبرو آیا جب پہرا مین دیکہا
کہ گہر لوگونسے پر ہے پوچہا انس سے کہ کس قدر آدمی ہین کہا بقدر تین سو کے پس دیکہا مینے کہ رکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
دست مبارک اپنا اوس طعام پر اور کچہ پڑہا اور طلب کیا دس دس آدمیونکو اور فرمایا کہاو بسم اللہ کہکر اپنے اپنے آگے سے پس کہایا اور
سیر ہوئے اسیطرح طائفہ طائفہ آتے تہے اور کہا تے تہے تا سب نے کہایا پس فرمایا ای انس اوٹہا پس اوٹہایا مینے مجہے نہین معلوم کہ
وہ طعام رکہتے وقت زیادہ تہا یا اوٹہاتے وقت روایت کیا اسے بخاری اور مسلم نے **اور** حدیث ابو ایوب مین آیا ہے کہ اوسنے طیار کیا

حضرت کے واسطے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے طعام بقدر کفایت ان دونون صاحبونکے پس فرمایا حضرت نے طلب کر
تیس آدمی اشراف انصار سے پس طلب کیا ابوایوب نے اونکو پس کہایا اونہون نے اور بچ رہا پھر فرمایا طلب کر ساٹھ آدمی اور اونمین سے
کہایا سب نے اور بچ رہا پھر فرمایا طلب کر ستر آدمی اور اونمین سے اونہون نے کہایا اور باہر نہ آیا اونمین سے کوئی مگر اسلام لایا اور بیعت کیے
کہا ابو ایوب نے کہایا اس طعام میرے سے ایک سو اسی مرد نے اور مروی ہے سمرہ بن الجندب سے کہ کہاتے تہے ہم پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ
کہ نوبت بنوبت ہم کہاتے تہے صبح سے رات تک دس اٹھے رہتے تہے اور دس بیٹھتے تہے اور کہاتے تہے کہا کسی نے یہ برکت کہانے تہی
پس اشارہ کیا سمرہ نے طرف آسمان کے اور کہا یہان سے تہی روایت کیا اس حدیث کو دارمی اور ابن ابی شیبہ اور ترمذی اور حاکم اور بیہقی اور
ابو نعیم نے اور حدیث عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما مین آیا ہے کہ تہے ہم حضرت کے ساتہہ ایک سو تیس تن اور خمیر کیا گیا ایک صاع طعام سے
اور ذبح کی گئی ایک بکری پس بریان کیے گئے جگر و دل اور گروے اور جو پیٹ مین ہوتا ہے اور سوگند بخدا نہ تہا کوئی ان ایک سو تیس تن سے
مگر دیکہ کاٹا آنحضرت نے اوسکے واسطے ایک پارہ اوس سے پس کیا اوس شاة سے دو کاسہ بزرگ مین اور طعام سے پس کہایا ہم سب نے
اور باقی رہا وہ جو کاسہ مین تہا پس اوٹہایا ہمنے اوسے اونٹ پر اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ امر کیا مجہے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ طلب کرون مین اہل صفہ کو پس ڈہونڈہا مینے اونکو اور جمع لایا مین پس رکہا گیا ہمارے آگے ایک کاسہ طعام پس
کہایا ہمنے جسقدر چاہا اور فارغ ہوئے ہم اور کاسہ ویسا ہی پر تہا کہ رکہا گیا تہا مگر اتنا کہ اوسمین نشان اصابع تہا اور بہی ابو ہریرہ رض سے
روایت ہے کہ مین نہایت گرسنہ تہا ایک کاسہ شیر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آیا فرمایا طلب کرو اہل صفہ کو پس مینے اپنے دل مین کہا
یہ شیر کیا مقدار ہے اگر مجہے دیتے مین پیتا اور آسودہ ہوتا لیکن آپ کے فرمانے اور حکم سے چارہ نہین پس بحکم آنحضرت باہر آیا مین اور
یارونکو بلایا مینے پس سب آئے اور کہایا اور باقی نرہا میرے سوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی پس مجہے دیا بعد ازان آپ پیا
اور فرمایا ساقی القوم اخرہم یعنے ساقی قوم کا آخر اونکا ہے اور مروی ہے علی رض بن ابیطالب سے کہ جمع کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
بنی عبد المطلب کو کہ چالیس شخص تہے کہ کہاتے تہے جذعہ اور پیتے تہے فرق پس تیار کیا حضرت نے ایک پیمانہ طعام سے کہ کہایا سب نے اور
سیراب ہوئے اور باقی رہا جیسا تہا اور طلب کیا ایک قدح پانی سے سب نے پیا اور سیراب ہوئے اور ویسا ہی باقی رہا روا فی الشفا اور
جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام مالک انصاریہ بہیجتے تہے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عکہ مین روغن پس آتے فرزند
اوسکے اور طلب کرتے نان خورش اور گہر مین اوسکے کچہ نہوتا پس قصد کرتے ام مالک طرف اوس عکہ کے کہ اوسمین روغن حضرت کی واسطے
بہیجتے تہے پاتی اوسمین روغن پس ہمیشہ ہوتا اوسکو روغن اوس عکہ مین تا ایکدن اوسے نچہوڑا پس ای ام مالک نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کی اور بیان کی صورت حال فرمایا حضرت نے نچوڑا تو نے اوس عکہ کو اور اگر نہ نچوڑتی اور چھوڑتی بحال خود ہمیشہ ہوتا روغن تمہارے لیے
اوس عکہ میں شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کوئی خدمت کرے حضرت سید المرسلین کی اور
انفاق کرے محبت اونکی میں کچھ چیز برکت دیوے حق تعالی رزق اور مال اوسکے میں اور سب چیز میں رزقنا اللہ محبتہ یعنے نصیب کرے ہم سب کو خدا
محبت و اتباع سید المرسلین محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور یہ بھی جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آیا ایک مرد حضرت پاس اور طعام طلب کیا
پس دیا اوسکو نیم وسق شعیر پس ہمیشہ کہاتا وہ اور جورو اوسکی اور مہمان اوسکے اوس شعیر سے تا وہ کہ پیمانہ کیا اوسے پس آیا وہ آگے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور عرض حال کیا فرمایا اگر پیمانہ نکرتا تو قائم رہتی برکت اوسکی تیرے پاس اور کہاتے اوس سے ہمیشہ اور
کہا ہے حکمت جاتی رہنے برکت روغن کی وقت افشردن عکہ کے اور معدوم ہونا شعیر کا وقت پیمانہ کے وہ ہی کہ نچوڑنا اور پیمانہ کرنا مضاد
تسلیم و توکل اوپر خدا کے ہے اور متضمن تدبیر و اخذ بحول و قوت کی پس سزا دیا گیا فاعل اوسکا ساتہ زوال نعمت کے کما نیوے نے اور
مثل اسکی ہے نگاہ کرنا دیگ و خمیر میں درمیان حدیث تکثیر طعام کی کہ گذرا اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی درباب قرضدار مرنے اوسکے باپ
عبد اللہ انصاری کی کہ بخاری نے روایت کیا ہے اس باب میں مشہور ہے کہ چھوڑا تھا قرض اور بدل کیا واسطے غرما اپنے باپ کے اصل مال کو
اور قبول نکیا اور نہ تہا تمام نخیل اوسکے میں کفاف اونکے دین کا پس آیا جابر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور کہا تحقیق حضرت جانتے ہیں
کہ باپ میرا روز احد شہید ہوا اور چھوڑا دام بہت اور میں چاہتا ہوں کہ دیکھیں تمہیں غرما فرمایا جا اور خرمن تمر کو ایک گوشہ میں رکہ پس کیا میں نے جس طرح
حضرت نے امر فرمایا اور بلایا آنحضرت کو جب غرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا لپٹ گئے مجہسے جب دیکہا آنحضرت نے اونکو پہرے گرد خرمن کے
کہ بڑا تہا سب سے اور بیٹھے اوپر اوسکے اور کہا طلب کر اپنے غرما کو پس کیل کیا اونکے واسطے تا ادا کیا حق تعالی نے والد میرے سے امانت اوسکی
اور میں راضی تہا کہ امانت والد ادا کیجاوے اور کچہ واسطے خواہروں کے نرہے اور جابر رضی اللہ عنہ کی نوبت نتہی کہ اوسکے باپ نے چہوڑا تھا
تمام خرمن ہی باقی و سالم رہا اور قرض بہی ادا ہوا اور میں دیکہتا تہا اوس خرمن کو کہ اوسپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے تہے گویا ایک
خرما اوسسے کم نہیں ہوا پس تعجب کیا غرمانے اور روایت کیا ہے ابو ہریرہ نے کہ لوگ بہوک سے سخت عاجز ہوے پوچہا آنحضرت نے مجہسے
کچہ چیز رکہتا ہے تو یا ابا ہریرہ میں نے عرض کیا البتہ تہوڑے خرما رکہتا ہوں نہیں توشہ دان میں لائی اور نکالا اوس سے انگشت خرما اور دعا برکت
فرمائی اور طلب کیا دس دس آدمی کو تا تمام لشکر اوس سے سیر ہوا اور کہا مجہے لے جو کچہ لایا تہا تو نے اور ڈال اپنا ہاتہ توشہ دان میں اور
نکال اوس سے ایک مشت بوقت حاجت اور تمام مت کر اوس سے پس لیا میں نے زیادہ اوس سے کہ لایا تہا میں پس کہایا میں نے اور کہلایا اوس
فرماتے مدت حیات رسول خدا اور ابو بکر اور عمر تک تا کہ وہ شہید ہوے عثمان اور غارت کیا گیا میرا گہر گم ہو گیا مجہسے وہ خرما اور روضۃ الاحباب میں

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک بیت منقول ہے شعر للناس ہم ولی فی الیوم ہمان * ہم الجراب وہم الشیخ عثمان سیعنے لوگونکو ایک ہم ہی اور مجھے آج دو ہم
ہین * ہم توشہ دان وہم شیخ عثمان * واللہ اعلم اور مروی ہے کہ آنحضرت نے عمر بن الخطاب کو امر فرمایا تھا اندک خرما سے چار سو شتر سوار کو زاد و توشہ
ترتیب کیا اور وہ خرما باقی تھے گویا ایک خرما اوس سے کم نہوا تھا اور احادیث تکثیر طعام مین بہت وارد ہین اور رفائق سب مین حکایت غزوہ تبوک ہے
کہ بقایائی ازواد کو باوجود قلت ایسی برکت بخشی تھین کہ ستر ہزار آدمی آوس سے سیر ہوے اور تمام لشکر نے ظروف پر کیے جیسا کہ گذرا پروردگار تعالی
ہم سبکو برکات سید کائنات علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات سے محروم نہ کرے اور فقیر وخانہ کو نعمت ظاہر و باطن آنحضرت سے محبور کرے **حکایت**
یاد رکھو نہین کہ بازار مکہ معظمہ زادہا اللہ تعظیما وتکریما مین ایک ترہ فروش اوپر ترہ ہون اپنی کے پانی چھڑکتا تھا اور کہتا تھا یا برکۃ النبی تعالی وانزلی تنزلی
ثم لا ترتحلی اللہم صل علی محمد وعلی ال محمد وبارک وسلم اسی برکت پیغمبر آتو اور اوتر میرے گہر مین پہر نہ کوچ کر تو **فصل** کلام حیوانات اور اطاعت اونکی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جیسے آدمی مطیع ومسخر ومنقاد امر دین وشریعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونہین کہ ثمرہ سعادت انام اونکے پڑا اہل ایمان
سے ہین ایسی ہی سائر حیوانات کو کہ مطیع ومنقاد امر اوسے الہی کے ہین بطریق اعجاز اور خرق عادات منقاد ومطیع حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
کیا اسی جگہ سے ہی کہ بعضے ارباب تحقیق اور اہل باطن نے کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکافہ خلق حیوانات ونباتات وجمادات سے مبعوث
ہین لیکن یہ موجود اثر عقل اور تکلیف امر ونہی سے باہر ہین اور نسبت بجز لاعت وبیان اونکے اور منا بصدق رسالت نہ آوے اور موسوم معصیت نہوین
جیسے آدمی لیکن حیوانات اونکے سجود وتحمل وشکایت اونکی سے طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جیسا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت
کی ہے کہ انصار ہر ایک کو اہلبیت انصار سے ایک شتر تہا پس آئی وہ پاس آنحضرت کے اور عرض کیا یا رسول اللہ تھا ہمارے پاس ایک اونٹ کہ کہینچتے تہے ہم اوپر اوسکے
پانی اب تندی اور سرکشی کرتا ہے ہمپر اور منع کرتا ہے ہمکو پشت اپنی سے اور نخل وزرع ہمارے پیاسے ہین پس اوٹھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع اصحاب
اور گئے طرف اوس شتر کے پس آئے باغ مین اور کہڑے رہے اور شتر ایک کونہ مین بیٹھا تھا کہا یا رسول اللہ یہ شتر مانند سگ گزندہ ہوا ہے اور ہم
خوف کرتے ہین کہ ذات شریف پر مبادا گزند پہونچے فرمایا مجھے اوس سے کچھ خوف وخطر نہین پس جب دیکھا شتر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منہ لایا
آپکی طرف اور سجدہ مین گیا آگے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس پکڑے حضرت نے موی پیشانی اوسکے اور کام مین لائی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ
اس حیوان لا یعقل نے آپکو سجدہ کیا پس ہم سزاوار تر ہین ساتھ اوسکے فرمایا نہین سزاوار ولائق آدمی کو کہ سجدہ کرے آدمی کو اور اگر ہوتا امر کرتا مین
زن کو کہ سجدہ کرے اپنے شوہر کو بسبب بزرگی حق شوہر اوپر زن کے رواہ احمد والنسائی اور بعض روایات مین آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے اس مقام مین
نہین ما بین آسمان وزمین کوئی چیز کہ میری رسالت کا اوسے علم نہو مگر عاصیان جن وانس اور دوسری خبر مین آیا ہے کہ وہ چاہتے تھے کہ اوسکو ذبح کرین پس
وہ شکایت لایا آگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دوسری حدیث مین آیا ہے کہ ایک شتر نے اگر اپنی گردن آگے آنحضرت کے خاک پر رکہی اور فریاد کی

ساتھ اوس آواز کے کہ نکلتا تھا سینے سے پس کھڑے ہوئے اوسکے سر پر اور فرمایا صاحب شتر کو کہ اسے میرے ہاتھ بیچ ڈال کہا اوسنے کہا یا رسول اللہ نذر و پیشکش حضور کی ہے
لیکن یہ شتر اہل بیت میرے والون کا ہے کہ وجہ معیشت بجز اس شتر کے اور نہیں رکھتے فرمایا کہ شکوہ کیا اوس شتر نے کثرت عمل اور قلت علف کا احسان کرو اسکے
ساتھ اور نگاہ رکھو حق اوسکا اور یہ حدیث بطریق متعددہ بالفاظ مختلفہ آئی ہے اور حدیث صحیح ہے امام احمد انس سے آیا ہے کہ کہا ہے رسول خدا اور ابوبکر و عمر
رضی اللہ عنہما باغ میں ایک کے انصار سے اور تھی اوسمین ایک گوسفند پس سجدہ کیا اوسنے حضرت کو کہا ابوبکر نے یا رسول اللہ ہم سزاوار ترہین کہ سجدہ
کرین آپکو فرمایا آنحضرت نے نہیں سزاوار کسی کو کہ سجدہ کرے کسی کو الحدیث اور ایک مرتبہ ایک شتر آنحضرت کے پاس آیا اور شکوہ کیا اپنی قوم کا کہ یہ قوم پیش
از ادای زحمت سوہتی ہے اور مین ڈرتا ہون کہ خدا تعالی اوس قوم کو عذاب کرے پس آنحضرت نے اوس قوم کو بلایا اور اس عمل سے منع فرمایا
اور عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ ہمارے گھر مین ایک بکری تھی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر مین تشریف لاتے یہ بکری ساکن و ثابت
وآرمیدہ ہوتی اور جب باہر تشریف لیجاتے بیقرار و پریشان و مضطرب ہوتی اور آیا ہے کہ آنحضرت شترونکو قربانی فرماتے پس دفع کرتا ایک دوسرے کو
اور نزدیک آتا آپ سے تا پہلے اوسے ذبح کرین اور مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک اپنا پشت پر ایک گوسپند کے
پھیرا کہ [illegible] سے متصل نہ دیا تھا پستان اوسکی پرشیر ہوئے حضرت نے شیر دوہا اور آپ پیا اور ابوبکر کو پلایا اور قصہ دوشیدگی شیر شاۃ
ام معبد کا [illegible] اور شیر [illegible] مشہور ہے [illegible] تفصیل بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی روایت کیا ہے امام احمد نے حدیث
ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا [illegible] ایک گرگ [illegible] پس بیٹھا
گرگ اوپر دم اپنی [illegible] اور کہا [illegible] تعجب ہے [illegible] رزق کہ [illegible] تعالی نے میری
[illegible] اگر تم [illegible] تجھے [illegible] تعجب تر اس سے کہ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ [illegible] پس آیا راعی [illegible] اور چھوڑا
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible] انس سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

درمیان تیرے اور اوسکے گھر ہی وہ پہاڑ سے جاتا ہے تو اوسکے مقصود مین اور ہوتا ہے تو جنو خدا سے کہا اوس نے پس غنم میری کو کون چراوے
کہا ذئب نے مین چراتا ہون پس آیا نزدیک حضرت کے اور اسلام لایا اور ذبح کیا واسطے ذئب کے ایک شاۃ اوسمین سے اور مثل اسکے حکایت
ابی سفیان بن حرب اور صفوان بن امیہ سے بھی لاتے ہین کہ ایک گرگ کو دیکھا کہ آہو کو پکڑا ہے جب آہو حرم مین آیا اور تعجب کیا پس کہا گرگ نے
عجب تر اس سے وہ ہے کہ محمد بن عبد اللہ پکارتا ہے تمکو طرف جنت کے اور پکارتے ہو تم اوسکو طرف آتش دوزخ کے یدعوکم الی الجنۃ وتدعونہ
الی النار پس ابو سفیان نے صفوان سے کہا سوگند لات وعزی کی اگر ذکر کرتا ہے تو یہ حکایت مکہ مین چھوڑتا ہے تو زنان مکہ کو بے مردون کے اور ابوجہل
اور اصحاب اوسکے سے بھی مثل اوسکے روایت کیا ہے اور اسی باب سے ہے حدیث ضب یعنی سوسمار اور کلام کرنا اوسکا یہ حدیث بھی مشہور ہے
اور روایت کیا ہے اوسے بیہقی نے احادیث کثیرہ مین اور ذکر کیا ہے قاضی عیاض نے شفا مین حدیث عمر رضی اللہ عنہ سے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ایک محفل مین اصحاب اپنے سے ناگاہ آیا ایک اعرابی بنی سلیم سے کہ شکار کیا تھا ضب کو اور رکھتا تھا اوسے اپنی آستین مین تا لیجاوے
منزل گاہ اپنی مین اور بریان کرے اور کہاوے پس جب دیکھا اعرابی نے ایک جماعت کو کہا کہ یہ کون ہے کہ ساتھ جماعت کے بیٹھا ہے کہا رسول خدا
ہین پس باہر لایا اپنی آستین سے ضب کو اور کہا سوگند بہ لات وعزی کہ ایمان نہین لاؤنگا مین تجھ پر جبتک ایمان لاوے یہ ضب اور ڈالا ضب کو آگے
پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس فرمایا آنحضرت نے ضب کو اور کہا ای ضب جواب دیا ضب نے ساتھ ایسی زبان روشن کہ سنا سب قوم
نے لبیک وسعدیک کہا اور کہا ای زینت تمام خلق کی پس فرمایا آنحضرت نے ضب کو کسکی عبادت کرتا ہے تو کہا خدا کو کہ آسمان مین ہے عرش اوسکا اور
زمین مین ہے سلطنت اوسکی اور دریا مین ہے راہ اوسکی اور جنت مین ہے رحمت اوسکی اور آتش مین ہے عقاب اوسکا فرمایا آنحضرت نے مین
کون ہون کہا رسول رب العالمین خاتم النبیین قد افلح من صدقک وخاب من کذبک یعنے بدرستی فیروزی حاصل کی جسنے تجھے سچا جانا اور بے بہرہ
اور ناامید ہوا رحمت خدا تعالی سے جسنے تجھے جھٹلایا پس اسلام لایا اعرابی الحدیث بطولہ و اشعار بھی نقل کیے ہین کہ اس ضب نے آپ کی
نعت مین پڑہے اور از انجملہ حدیث غزال ہے کہ روایت کیا اوسے ائمہ نے بطریق متعددہ کہ تقویت کرتا ہے بعض اوسکا بعض کو ذکر کیا ہے قاضی
عیاض نے شفا مین اور ابو نعیم نے دلائل مین ام سلمہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحرا مین پھرتے تھے ناگاہ سنی آواز ایک ہاتف کی تین بار
یا رسول اللہ پس اوسطرف دیکھا آنحضرت نے کیا دیکھتے ہین کہ آہو مادہ بستہ بند مین پڑی ہے اور اعرابی نے اوسی کپڑے مین لپیٹا ہے پس فرمایا
آنحضرت نے آہو کو کیا ہے حاجت تیری کہا صید کیا ہے اس اعرابی نے مجھے اور میرے دو بچے ہین اس پہاڑ مین رہا کر مجھے تا جاؤن اور دودھ پلا کر
پھر اولٹی چلی آؤن مین فرمایا آنحضرت نے ایسا ہی کریگی تو کہا اولٹی چلی آؤنگی کہا عذاب کرے مجھے خدا تعالی عذاب عشار اگر اولٹی نہ آؤن مین پس رہا کیا
اوسے آنحضرت نے اور گئی اور پھر آئی اور باندھا اوسے آنحضرت نے پس بیدار ہوا اعرابی اور کہا یا رسول اللہ کچھ حاجت رکھتا ہے تو فرمایا حاجت ہے

کر رہا کر تو اس ظلبیتہ کو پس رہا کیا اعرابی نے اوسے پس دوڑتی تھی صحرا مین خوش خوش اور پاؤن کو بلی کرتی تھی اور کہتی تھی اشہد ان لا الہ الا اللہ وان
محمدا رسول اللہ اور بھی آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک لشکر مین تھے اور سب لوگ پیاسے ہوئے باوجودیکہ پانی کے اوپر اونتر تھے
پس آہو مادہ حضرت پاس آئی اور آنحضرت نے اوسکا دودہ دوہکر سبکو سیراب کیا کہ باندازہ تین سو آدمی کے تھے پس رافع کو کہ مولی حضرت کا تہا
فرمایا کہ اسے نگاہ رکھو پس رافع نے اوسے باندہا بعد ایکساعت کے کیا دیکھتے ہین کہ چلی گئی فرمایا ان الذی جاء بہا ہو الذی ذہب بہا یعنے بدرستی
جو لایا تہا اوسے وہی اوسے لیگیا اور از انجملہ وہی کلام حمار روایت کیا ہے ابن عساکر نے کہ جب فتح کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
خیبر کو تکلم کیا ایک حمار نے اور کہا آنحضرت نے نام تیرا کیا ہے کہا میرا نام یزید بن شہاب کہ پیدا کیے ہین پروردگار تعالی نے میرے دادا کی نسل سے
سات حمار کہ سوار نہین ہوا او پر سوای پیغمبر کے اور مین امیدوار تہا کہ حضرت مجہپر سوار ہون اور باقی نہین رہا نسل سے میرے سوا اور انبیا سے
بجز حضرت اور کہا کہ تہا مین اس سے پہلے ایک یہودی کے قبضہ مین اور تہا مین عمدا کانپتا اوسکی سواری مین اور تہا وہ یہودی کہ مجھے شکم سیر کرتا تہا
پس فرمایا آنحضرت نے کہ نام تیرا یعفور رہو دے اور تہا یعفور خدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور آنحضرت دروازے پر اوسے بھیجتے تھے
کسیکے تا خبر کرے اور بلا لادے اوسے پس آیا یعفور او پر دروازہ کے اور کوٹتا در کو ساتھ سر اپنے کے جب باہر آتا صاحب دار اشارہ کرتا
کہ اجابت کر رسول خدا کو تجھے بلاتا ہے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی یعفور او پر چاہ ابو الہیثم بن التیہان کے آیا اور اپنے کو
اوس چاہ مین ڈالا بسبب جزع اور حزن کے او پر فراق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور بھی اسی باب سے ہے تسخیر اسد اور تابع ہونا
ساتھ سفینہ کے کہ صحرا مین لشکر سے دور پڑا اور راہ بہول گیا اور کہا اوسنے کہ مین مولا رسول اللہ کا ہون پس راہ بتائی اور
پہونچایا اوسے شیر نے لشکر مین اور یہ معجزہ آنحضرت تہا اور فی الحقیقۃ آیات اولیا معجزہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے اور ابن وہب
نے روایت کیا ہے کہ کبوتروں نے مکہ مین او پر حضرت کے سایہ کیا روز فتح پس دعا سے فرمائی اونکے حق مین ساتھ
برکت کے اور تنسیج عنکبوت او پر بیض حمام او پر در غار کے مشہور ہے اور کہتے ہین کبوتر حرم کے نسل اون کبوتروں کے
سے ہین کہ غار مین ساکن رہتے ہین اور روایت کیا گیا ہے کہ امر کیا آنحضرت نے شجرہ کو لفقدر آدمی کے روئیدہ ہوا اور پوشیدہ
کیا در غار کو ذکرہ فی الشفا اور قاضی عیاض نے کہا کہ احادیث در باب کلام حیوانات اور اطاعت اونکی خاص آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو بہت ہین وہ جو مشہور اور واقع کتب ائمہ مین تھین بیان کین ہمنے **وصل** جیساکہ حیوانات سب مطیع و منقاد
امر آنحضرت تھے نباتات بہی ہمیشہ فرمان برداری اور اطاعت مین حاضر تھے اور اسی جگہ سے ہے کلام و سلام شجر او پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو اور اطاعت و شہادت رسالت آپکی حدیث مین آیا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب وحی بہیجی گئی طرف میرے

نہ گذرتا تہا مین کسی سنگ و درخت پر مگر وہ کہ سلام کہتا تہا السلام علیک یا رسول اللہ اور حضرت علی رض سے آیا ہی کہ کہا تہا مین ساتھ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
مکہ مین پس باہر آئے ہم بعض نواحی اوسکی مین اتنا راہ مین پیش نہ آیا کوہ اور درخت کہ کہتا تہا السلام علیک یا رسول اللہ رواہ الترمذی اور یہ حال
ابتدای وحی مین تہا جیسا کہ حدیث سابق مین گذرا یا اور ہی اور زمانون مین واللہ اعلم اور حاکم مستدرک مین لایاہے باسناد جید ابن عمر سے کہ کہا
تہی ہم ساتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک سفر مین پس پیش آیا اعرابی اور جب نزدیک حضرت صلعم کے آیا کہا اوسکو خاص حضرت رسول اللہ صلعم نے
کہان جاتا ہی تو کہا جاتا ہون طرف اہل اپنے کے فرمایا آیا تجہے رغبت ہی طلب خیر مین یعنے چاہتا ہے تو کہ نیکی اور سعادت حاصل کرے تو واسطے
انکے کہا وہ کیا ہے فرمایا شہادت اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یعنے نہین کوئی معبود بحق سوا اللہ کے
واحد ہے وہ نہین انباز واسطے اوسکے اور بدرستی محمد بندہ اوسکا اور فرستادہ اوسکا ہے ۔ اعرابی نے کہا آیا کوئی اسپر شاہد ہے
جو کہتا ہی تو فرمایا یہہ درخت میرا شاہد ہے پس بلایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس درخت کو اور وہ نہ کرانہٖ وادی پر تہا پس
شگاف کرتا تہا زمین کو اور آتا تہا حتے کہ پیش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آکر کہڑا ہوا پس شہادت چاہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اوس سے تین مرتبہ اور گواہی دی اوس درخت نے بعد ازان پہر گیا اپنی جگہہ الحدیث اور دارمی نے بہی روایت کیا مانند اسکے۔
اور روز احد مین کہ کافرون نے رخسار مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خون آلودہ کیا اور دندان شریف مین آزار پہونچایا آنحضرت
ایک گوشہ مین بیٹہے تہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور حال پوچہا پس محزون وغمگین پایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا آیا دوست
رکہتا ہی تو کہ دکہلاؤن تجہے ایک آیہ کہ موجب تسلی وتشفی خاطر تیری کا ہووے پس دیکہا جبرئیل علیہ السلام نے طرف ایک درخت کے
کہ پس وادی تہا کہ طلب کرای محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس درخت کو درخت نے مشے کی اور آیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس اور کہڑا رہا
کہا جبرئیل علیہ السلام نے امر کر کہ پہر جاوے اپنی جگہہ پس امر کیا اور پہر گیا وہ اپنی جگہہ پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
حَسْبِیْ حَسْبِیْ یعنے کفایت ہی مجہے کفایت ہی مجہے + رواہ الدارمی من حدیث انس روایت کیاہے دارمی نے حدیث انس سے
اور بریدہ اسلمی سے آیا ہے کہ سوال کیا ایک اعرابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معجزہ پس کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ساتہ اعرابی کے کہہ اس درخت کو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تجہے بلاتا ہی پس میل کیا اوس درخت نے راست وچپ اور پیش وپس اپنے سے
اور جدا ہوئین رگین اوسکی پس آیا اوس حالت مین کہ پارہ کرتا تہا زمین کو اور کہینچتا تہا رگین اپنی اور کہڑا رہا آگے آنحضرت صلعم کے اور السلام علیک یا رسول اللہ
کہا اعرابی نے امر کر اس درخت کو کہ جاوے اپنی جگہہ پس بیٹہین رگین اوسکی اپنی جگہہ اور ہموار ہوا پس کہا اعرابی نے آنحضرت صلعم کو کہ اذن دے مجہے تا سجدہ کرون مین
اذن نہ پایا پس کہا اذن دے تا دست وپای بوسی کرون مین اسکا اذن دیا ۔ لاتے ہین کہ آنحضرت صلعم ایک سفر مین شب تاریک مین شتر پہ سوار متصل درخت کنار سے کے

پونہچی خواب کو وہ وہ سدرہ دو نیم ہوا تھا آنحضرت بسلامت درمیان اوسکے سے گذرے اور وہ ویساہی منفرج رہا اور معروف بسدرۃ النبی ہوا
اور ابن عباس سے آیا ہے کہ کہا ایک اعرابی حضرت پاس آیا اور کہا ساتھ کس چیز کے پہچانین ہم آپکو کہ رسول خدا ہو فرمایا ساتھ اوسکے کہ پکارون مین
اس شاخ خرما کو کہ گواہی دیوے کہ مین رسول خدا ہون پس بلایا اوس شاخ کو جدا ہوئی وہ درخت سے اور گری زمین پر پس فرمایا حضرت نے پھر جا اپنی جگہہ
پھر گئی اور بجا اپنے گئی پس اسلام لایا اعرابی رواہ الترمذی وصححہ اور آنا درخت کا نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور سلام کرنا
اور اولٹا پھر جانا اپنی جگہہ بہت احادیث مین آیا ہے اور صحیح مین حدیث طویل جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا فرود آیا مین ایک صحرای کشادہ مین
پس تشریف لیگئے حضرت واسطے قضاے حاجت کے اور گیا مین پیچھے حضرت کو ساتھ چھاگل پانی کے نہین دیکھی کوئی چیز ساتر ناگاہ دو درخت کنارے وادی
نظر پڑے پس گئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم طرف ایک درخت کے اور پکڑی ایک شاخ اوسکی شاخون سے اور فرمایا میرا انقیاد واطاعت کر باذن خدا عز وجل
پس منقاد ہوا وہ درخت مثل انقیاد شتر کے مہار اوسکی ناک مین ہے پس نزدیک درخت دوسرے کے گئے اوسے بھی کھینچکر لائے اور کہا میرا تو
چسپیدہ ہو پس چسپیدہ ہوے اور یہ روایت دوسری مین آیا ہے کہ فرمایا جابر او کہہ اس درخت کو کہ رسول خدا تجھے کہتا ہے کہ ملحق ہو تجھ صاحب
اپنی کے بیٹھون مین پیچھے تیرے پس گیا مین اور کہا مین نے درخت کو جو رسول خدا نے کہا تھا پس آیا اور ملا وہ درخت ساتھ صاحب اپنے کے
اور بیٹھے آنحضرت پیچھے اونکے اور باہر آیا مین اور دیکھا [illegible] اپنی نفس سے [illegible] ناگاہ التفات کیا مین کیا دیکھتا ہون
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم چلے آتے ہین اور دونو درخت اپنے سے جدا ہوکر [illegible] ایستادہ ہین اور یہ
حدیث اسامہ بن زید مین بھی مانند اسکے آیا ہے کہ کہا مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض مغازی اپنے مین آیا دیکھتا ہے تو واسطے حاجت
رسولخدا کے کوئی مکان کہا مین نے نہین وادی مین کوئی جگہہ خالی آدمیون سے فرمایا دیکھتا ہے تو کوئی درخت فرمایا سنگ کہا مین دیکھتا ہون نخلات
متقارب فرمایا حضرت صلعم نے جا اور کہہ ان نخلات کو کہ رسول خدا امر کرتے ہین کہ آؤ واسطے حاجت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اور احجار سے بھی
مانند اسکی کہہ پس گیا مین اور کہا مین نے سوگند ہے اوس کی کہ بھیجا آنحضرت صلعم کو حق دیکھا مین نے نخلات کو کہ باہم متصل ہوئے اور احجار آپس مین قریب جب
حضرت قضاے حاجت فرما چکے کہا کہ اونکو کہ جدا ہو وین [illegible] اور امثال ان چیزون کی بہت آئی ہین **وصل** جیساکہ نباتات کو اطاعت
وانقیاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا جمادات بھی ویسی حکم کرتین سلام کرنے پتھر اور تکلم کرنا اونکا ساتھ آنحضرت صلعم کے جیساکہ گذرا
کوئی شجر وحجر نہ تھا کہ گذرتا کہ سلام کرتا تھا حضرت کو اور کہتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ اور علی مرتضی کرم اللہ وجہہ اور عائشہ صدیقہ سے
رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث [illegible]
ابتدای امر نبوت مین پیشتر از بعثت کہا [illegible] انشاء اللہ تعالی یہہ قصہ اپنی محل مین ـــ

اور جیسا کہ روایت کیا ہی مسلم نے حدیث جابر مین مرفوعاً کہ کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدرستی مین پہچانتا ہون اوس سنگ کو مکہ مین کہ سلام کرتا تھا مجہپر پہلے مبعوث ہونے میرے سے بدرستی تحقیق مین اوسی پہچانتا ہون اور لوگونکو اختلاف ہی اوس حجر مین کہ کونسا ہے بعضون نے کہا ہی کہ حجر اسود ہی اور بعضون کے نزدیک سوای اوسکے کوچہ مین کہ اوسے زقاق الحجر کہتے ہین راہ مین خانہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے استوار کیا گیا ہی ایک دیوار مین اور لوگ تبرک جانتے ہین لمس اوسکا اور کہتے ہین یہہ وہی سنگ ہی کہ سلام کرتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جسوقت گذرتے تھے اوس اسی شیخ ابن حجر مکی ہیتمی نے کہا متواتر آیا ہی اہل کہ سے یہہ حجر کہ زقاق الحجر مین ہی وہی حجر ہی کہ سلام کرتا تھا اوپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مقابلہ اوسکے دوسری دیوار مین اثر مرفق شریف آنحضرت صلعم ہے اور کہتے ہین کہ سنگ و آہن واسطے انبیا کے نرم کیا جاتا ہی اور مکہ معظمہ مین ایک جبل ہین کہ آنحضرت رعی غنم کبھی کرتے تھے اثر قدمین شریفین بیان کرتے ہین واللہ اعلم اور صاحب مواہب لدنیہ ابو حفص میانشی سے لایا ہے کہ کہا خبر دیتا تھا مجہے جو کوئی کہ ملاقات کرتا تھا مین ساتھہ اوسکی اہل مکہ سے کہ یہہ حجر مذکور وہی حجر ہے کہ سلام کرتا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر اور ازانجملہ آمین کہنا آستانہ اور درو دیوارون کا ہی جسوقت دعا فرمائی آنحضرت صلعم نے خاص عباس اور اوسکی بیٹونکو واسطے روایت کیا اسے بیہقی نے دلائل مین اور ابن ماجہ نے مختصراً کہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص عباس بن عبد المطلب کو یا ابا الفضل نجا اپنے گھر سے تو اور تیرے بیٹے کل جبتک آؤنمین تمہارے پاس اسواسطے کہ مجہے تمسے کچہ کام ہے پس منتظر رہی تا آنکہ تشریف لای حضرت صلعم اون پاس بوقت چاشت اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ جواب دیا علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ فرمایا کیونکر صبح کی تمنے کہا صبح کی ہمنے بخیر و اَلْحَمْدُ لِلّٰہ فرمایا نزدیک ہو آپسمین اور ملصق ہو ایکدوسرے سے پس اوڑہائی اونہین حضرت صلعم نے چادر اپنی اور کہا یارب یہہ عم میرا ہی اور صنو پدر میرا اور یہہ اہلبیت میرے ہین پس محجوب کر انکو آتش دوزخ سی جیسا کہ محجوب کیا مینے اونکو ساتھہ اس چادر کے پس آمین کہا آستانہ اور دیوارون خانہ نے اور کہا آمین آمین آمین اور ایک مرتبہ عقیل بن ابیطالب سفر مین خدمت آنحضرت صلعم مین سے تھے تشنہ ہوی پس آنحضرت صلعم نے اونہین ایک کوہ پر کہ وہان تہا بہیجا اور کہا کہ اس کوہ کو کہ تجہے پانی دیوے کوہ متکلم ہوا اور کہا پیغمبر خدا سے کہہ کہ جبدن سے یہہ آیت نازل ہوئی فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ یعنی پس ڈرو اوس آتش سے کہ ہیمہ اوسکا آدمی اور سنگ ہین ستنار ہوا مین ترس خدا سے کہ پانی میری اجزامین نرہا اور مشہور اس باب مین حنین جذع ہی اور حدیث حنین جذع جماعہ کثیر صحابہ سے مروی ہی کہ مفید قطع اور یقین ہی اوسکی ساتھہ مواہب مین تاج الدین سبکی لایا ہی کہ شرح مختصر مین ابن حاجب نے کہا صحیح میرے نزدیک وہ ہی کہ حدیث حنین جذع متواتر ہی روایت کیا ہی علماء حدیث سے بخاری اور مسلم وغیرہ نے بطرق کثیرہ متعددہ خارج حد وحصر احصا سے اور ہوسکے کہ متواتر ایک قوم کے نزدیک غیر متواتر ہو دوسری قوم کے نزدیک اور شیخ ابن حجر نے فتح الباری مین کہا ہی کہ حنین جذع اور انشقاق قمر نقل کیا گیا ہے

ع [illegible] ع [illegible] ع [illegible]

ہر ایک دو نوسی نقل شائع کہ مستفیض ہی قطع و یقین کو نزدیک اوس شخص کے کہ مطلع ہی اوپر طرق حدیث کی نہ غیر اوسکا کہ ممارست نرکہی اس کلام مین واللہ اعلم
اور بیہقی نی لکھا کہ قصہ حنین جذع امور ظاہرہ سی ہے کہ نقل کیا ہی اوسی خلف نی سلف سی اور بیچ اکبر آیات اور اباہر معجزات سی ہے کہ دلالت کرتا ہی اوپر
نبوت ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور شافعی نے کہا کہ نہین دیا ہی حق تعالی نے کسی پیغمبر کو وہ جو دیا ہی ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
پس کہا شافعی کو کہ دیا ہی خدا تعالی نی عیسے علیہ السلام کو احیا ر موتی اٹھا دیا پیغمبر صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم کو حنین جذع تا سنی گئی آواز اوسکی اور یہ اعظم
واکبر ہے اوس سے بعد ازان شمار کیا ہی علما ر حدیث نی صحابہ کو کہ روایت کیا ہی اور روایت و اسانید اور طرق اوسکی کہ ذکر اونکا طویل ہے
روایت کیے گئے ہین کہ تھے نبوی مستوف اوپر جذوع نخل کے اور تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیش ازانکہ بنایا جاوی واسطے اونکی منبر کھڑے
رہتے تھے واسطے خطبے کے متکی بجذع اون جذوع سی اور جب بنایا گیا منبر مفارقت فرمائی اوس جذع سے پس سنی گئی اوس جذع سی آواز مانند آواز ناقہ
اور روایت انس مین آیا ہی کہ جنبش ولرزہ آیا مسجد کو اوسکی آواز سی اور بہت ٹپکا کیا لوگون نی بہت مشاہدہ حال غریب اوسکی اور ایک روایت مین
آیا ہی شگافتہ اور پارہ ہوئی جذع پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکھا دست مبارک اپنا اوسکی اوپر اور گلے سے لگایا پس تسکین و سکوت حاصل ہوا اوسے
اور فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ اس چوب نے گریہ کیا از جہت اوس چیز کے کہ گم کیا ذکر خدا سی اور اگر اوسے گلے نہ لگاتا مین ہمیشہ یونہین رہتا حال اوسکا روز قیامت تک
واسطے اظہار حزن کے اوپر میرے۔ پس امر کیا آنحضرت صلعم نی کہ دفن کیا جاوی زیر منبر پس نماز پڑہتے تھے آنحضرت صلعم طرف اوسکی اور
ایک روایت مین آیا ہی کہ بلایا اوسی آنحضرت صلعم نے اپنی طرف پس زمین پارہ کرتا آیا پس گلے سی لگایا اوسی اور فرمایا پھر چلا جا اپنے مکان کو اور
حدیث مین آیا ہی بروایت بریدہ کہ فرمایا آنحضرت صلعم نی اوس چوب کو اگر چاہی تو سر سبز کر دون مین تجکو جس باغ مین کہ تو تھی تا روئیدہ ہون
رگ ریشہ تیری اور کامل ہو خلقت تیری اور تر ہون شاخین تیری اور پیدا ہو میوہ تیرا اور اگر چاہی تو سر سبز کرون مین تجہی بہشت مین تا کہاوین دوست خدا کی میوہ تیرا
بعد ازان گوش مبارک بسماعت اوسکی قول کی متوجہ فرمایا کہ کیا کہتی ہی پس فرمایا کہتی ہی سر سبز فرما مجہی یا رسول اللہ صلعم بہشت مین تا کہاوین مجہسے دوست خدا کی اور مین اوسمین کہنہ
اور فانی نہون مین کہ سنا اس آواز کو جو کہ اوسکی متصل تھا پس فرمایا آنحضرت صلعم نی ایسا ہی کیا مینی اور فرمایا اختیار کیا اسنی دار بقا کو اوپر دار فنا کی اور تہی حسن بصری رضی اللہ عنہ
جب تحدیث کرتے ساتھ اس حدیث کی کہتے تھی ای بندگان خدا چوب نالہ کرتی ہی شوق پیغمبر خدا صلعم سی پس تم زیادہ سزاوار ہو کہ مشتاق لقای آنحضرت صلعم کی ہو بیت
سنگ و گیاہی کرد و منفعتی ہست ✤ بہ زاد می دان کہ دریہ معرفتی نیست ✤ اور اس حدیث کو با الفاظ مختلف روایت کیا ہی جسقدر کہ ذکر کیا ہمنی کافی ہی اور اسی باب سی ہے
کلام کرنا آنحضرت صلعم کا جبل کے ساتھ اور کلام کرنا جبال کا اونکی ساتھ روایت کیا ہی انس نی کہ نکلی آنحضرت صلعم اور ابو بکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم جبل احد کیطرف کہ کوہ مدینہ سے
اور اوسکی شان مین واقع ہوا ہی احد جبل یحبنا و نحبہ یعنی احد ایک پہاڑ ہی دوست رکہتا ہی ہمکو اور ہم دوست رکہتی ہین اوسکو پس جنبش کی احد نی پس آنحضرت صلعم نی اوسی پای مبارک اپنا اور کہا ثابت
رہ جا اوپر تیری نہین مگر نبی اور صدیق اور دو شہید رواہ احمد والبخاری والترمذی وابو حاتم اور حدیث دوسری مین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سی آیا کہ تہی آنحضرت صلعم اوپر جبل

ثبیر کے کہ جبل مناسی ہی اور آپکے ساتھ ابو بکر اور عمر اور مین تھا پس جنبش کی جبل نے تا انکہ گری اوسکی سنگ حضیض مین پس مارا انحضرت نے
پای مبارک اپنا اور فرمایا اپنی جگہہ ثابت و قائم رہ یا ثبیر نہین تیرے اوپر مگر نبی او صدیق اور دو شہید رواہ البخاری واحمد والترمذی و ابو حاتم اور ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ تہے انحضرت اوپر حرا کے اور ابتداء وحی مین اوسجگہ مشغول رہتے تہے اور وحی وہان نازل ہوتی تھی اور تہے حضرت کے ساتھ ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ و
طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم پس ہلا صخرہ پس کہا حضرت نے آرمیدہ ہوای حرا نہین اوپر تیرے مگر نبی یا صدیق یا شہید اور ایک روایت مین سعد بن ابی وقاص سے
مذکور ہے نہ علی اور ایک روایت مین تمام عشرہ مبشرہ مذکور ہین مگر ابو عبیدہ بن الجراح واللہ اعلم اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جب طلب کیا انحضرت
کو قریش نے کہا ثبیر نے اوتر یا رسول اللہ اسواسطے کہ مین ڈرتا ہون کہ مارین تجکو میری پشت پر پس عذاب کری مجہے خدائی عزوجل پس کہا حرا نے مجہہ پر آ یا
رسول اللہ او ثبیر اور حرا دونو کوہ ہین مکہ مین مقابل آپس مین اور کہا ہی کہ جنبش ان جبال کی نہ جنس رجفہ سے تھی کہ ساتھ قوم موسی علیہ السلام
واقع ہوئی جسوقت تحریف و تبدیل کلمہ کیا تھا اسواسطے کہ وہ رجفہ غضب تہا اور یہہ رجفہ طرب اور اسیواسطے تنصیص فرمایا انحضرت نے اوپر مقام نبوت او
صدیقیت و شہادت کے کہ موجب سرور و اہتزاز جبال ہینا اور اسی باب سے ہی تسبیح حصی اوپر دست مبارک انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جیسیکہ روایت
کیا انس رضی اللہ عنہ نے کہ لیا انحضرت نے ایک کف حصی سے پس تسبیح کی انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتہہ مین او سنی ہمنی آواز تسبیح پس دیا اونکو
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتہہ مین او تسبیح کی بعد ازان ہمارے ہاتہہ مین دیا پس تسبیح نکی اور قاضی نے شفا مین کہا کہ روایت کیا مثل
اسکے ابو ذرؓ اور ذکر کیا کہ تسبیح کی کف عمرؓ و عثمانؓ رضی اللہ عنہما مین بہی اور حدیث طبرانی مین آیا کہ کہا ابو ذر نے پستر رکہی گئی وہ سنگریزے
اوپر زمین ہمارے پس تسبیح نکی ساتہہ کسی ایک کے ایسا ہی لایا اس حدیث کو مواہب لدنیہ مین اور روضۃ الاحباب مین تمہید ابو شکور سالمی
سے نقل کیا ہی کہ کہا علی مرتضی رضی اللہ عنہ اوس مجلس مین تہی اور راویہ اونکے ہاتہہ کے بہی تسبیح کہی اور از انجملہ ہی تسبیح طعام بخاری نے ابن مسعود
سے روایت کیا ہی کہ کہا تہی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طعام کہاتے تہی اور تسبیح طعام سنتے تہی اور جعفر بن محمد باقر بن علی زین العابدین
سلام اللہ علیہم اجمعین سے روایت ہی کہ کہا بیمار ہوے انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس آئے آپکی پاس جبرئیل علیہ السلام ساتہہ ایک طبق کے کہ جسمین انگور
و انار تہی پس تناول فرما حضرت نے اور تسبیح کی غذا کہ سے اوپر دست مبارک کے اور روایت ہی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ پڑہی انحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ایکدن منبر پر یہہ آیت کہ وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهٖ یعنی اور نہ جانچا اونہون نے اللہ کو پورا جانچنا بعد ازان کہا اتنا کہتا ہی جبار بزرگ ذات
اپنی کو اور فرماتا ہے اَنَا الْجَبَّارُ اَنَا الْجَبَّارُ اَنَا الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالُ یعنی مین ہون زبردست مین ہون زبردست مین ہون بزرگ برتر پس ہلا منبر
تا کہا ہمنی کہ زمین پر گرے حضرت اور اسی حکم مین ہی تکلم صبیان اور شہادت اونکی ساتہہ رسالت حضرت کے روایت ہی معیقیب یمانی سے کہ حج کیا
مینے حجۃ الوداع اور آیا مین سرای مین بیچ مکہ کے دیکہا مینے او سمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو او مشاہدہ کیا مینے حضرت سے ایک امر عجیب کہ آیا

آیا اونکی پاس ایک مرد اہل یمامہ سی لڑکا لیکر کہ گویا اوسیدن پیدا ہوا ہے پس کہا اوسکو رسول خدا نے مَنْ اَنَا مین کون ہون کہا اَنْتَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ
تو محمد رسول اللہ ہی فرمایا حضرت نے صَدَقْتَ بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکَ یعنی راست گوہی تو برکت وکرامت فرمائی خداتعالی تجہین بعدازان اوس
لڑکی نے تکلم نکیا جوانی تک اور نام رکہا ہمنی اوسکا مبارک الیمامہ اور فہد بن عطیہ سے روایت ہے کہ لائی ہین حضرت پاس ایک لڑکے کو کہ جوان
ہوا اور ہرگز تکلم نکیا آپنے پوچہا مین کون ہون کہا رسول اللہ رواہ البیہقی وصل ابرا ذوی العاہات اور احیا موتی مین یعنی تندرست کرنا
بیمارونکو اور زندہ کرنا مردونکو روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سی کہ کہا ایک عورت خدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آئی اور چہوٹے
بیٹے اپنی کو ہمراہ لائی اور کہا یا رسول اللہ یہ بیٹا میرا جنون رکہتا ہی اور غلبہ کرتا ہے اسی جنون وقت طعام چاشت اور طعام شام کے اور مکدر
کرتا ہی ہمپر وقت کو پس مسح فرمایا آپنی اوسکا سینہ پس قے کی اور باہر آئی اوسکے شکم سی مثل سگ بچہ سیاہ کہ دوڑتے تہی رواہ الدارمی اور
آئی حضرت پاس ایک عورت خشعم سی اور اوسکی ہمراہ ایک طفل تہا کہ تکلم نکرتا تہا پس پانی طلب کیا حضرت نے اور مضمضہ فرمایا اور دہوئی دونو ہاتہ اپنے
اور پلایا پانی لڑکے کو تندرست ہوا فی الفور اور عاقل کہ فاضل ہوئی اوسکی عقل لوگونکی عقلون پر اور پہونچا روز احد ایک زخم قتادہ النعمان
کی آنکہ پر کہ رخسارہ پر نکل پڑی پس آیا قتادہ حضرت پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ میری زوجہ ہے دوست رکہتا ہون اوسی ڈرتا ہون مین
کہ دیکہے مجہے اور اوسکی آنکہ مین قبیح وزشت آوے مین پس پکڑا حضرت نے اوسکی آنکہ کو بدست مبارک اپنی کے اور رکہا بغولہ مین اور کہا
خداوندا پہنا اوسکی چشم کو حلیہ پس تہی وہ آنکہ بہترین اور زیباترین اور بیناترین اوسکی آنکہون سے درد نکرتی تہی جسوقت کہ درد کرتی تہی
آنکہ دوسری اور روایت کیا طبرانی نے اور ابونعیم نے قتادہ سے کہ کہا تہا مین نگاہ کہتا تیرونکو اپنی مونہہ پر روے مبارک پیغمبر خدا سے
یعنے اپنی کو سپر آنحضرت کیا تہا مینے آخر کو تیر مجہے پہونچا کہ بغولہ میری آنکہ کا نکل پڑا پس پکڑا مینے اوسکو ہاتہ سے اور دیکہا مینے طرف رسولخدا کے
جب دیکہا حضرت نے میری چشم کو میرے ہاتہ مین روئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کہا خداوندا قتادہ نے جیساکہ نگاہ رکہا مونہہ تیری پیغمبر کا
اپنی مونہہ کے ساتہ اور پہونچی آفت اوسکی چشم کو پس کردی یہہ چشم اوسکی بہترین چشمان اور روایت کیا گیا ہی کہ ایک شخص گرفتار علت
استسقا ہوا حضرت پاس کسیکو واسطے استشفا کی بہیجا پس لیا حضرت نے دست مبارک مین ایک کف خاک سی اور ڈالا اوسمین پانی دہن مبارک اپنی سے
اور اوس مرسل کو دیا وہ متعجب ہوا اور گمان لیگیا کہ حضرت نے استہزا فرمایا اوسکی ساتہ پس لایا اوسکو نزدیک اوس مریض کے کہ قریب المرگ تہا اور پلایا پس
شفا پائی اور ایک شخص ورتہا کہ دونو آنکہین اوسکی سفید ہوگئی تہین یہانتک کہ کچہہ معلوم نہوتا تہا پس دم کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونو
آنکہونکو بینا ہوا اور اتنی برس کی عمر میں سوئی پرو لیتا تہا اور امثال اسکی بہت ہین اور غزوہ خیبر مین پوچہا کہ علی رض کہان ہے عرض کیا کہ بسبب
درد چشم حاضر نہین پس کسیکو بہیجکر بلایا اور رکہا سر اونکا اپنی بغل مین اور تفل فرمایا دونو آنکہون اونکی مین اور دعا کی پس فی الحال درد جاتا رہا گویا کہ کبہی تہا

اور ہرگز درد نکیا چشم علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے **اور** دم فرمایا تین کرت اوپر ضربت ساق سلمہ بن الاکوع کے روز خیبر پس فی الحال اچھا ہوگیا
اور ہرگز درد نکیا **اور** بای یزید بن معاذ مین شمشیر لگی تہی پاشنہ پا تک جبکہ مارا کعب بن الاشرف کو پس تفل کیا درحال اچھا ہوگیا **اور صحیح بخاری مین**
آیا ہی کہ جب عبد اللہ بن عتیک نے ابو رافع یہودی کو مارا شب مہتاب تہی جسوقت پانو زینہ پر رکہا سمجہا کہ زمین ہے پس گرا اور ٹوٹ گئی ساق اوسکی
پس آنحضرت پاس آیا حضرت نے دست مبارک اپنا اوسکی ساق پر ملا فی الحال شفا پائی اور امثال ان حکایات کی نہایت کثرت اور شہرت سے ہین اور کتب
حدیث مین مذکور و مسطور ہے ولیکن احیای موتی ۔ روایت کیا ہی بیہقی نے دلائل مین کہ آنحضرت نے بلایا ایک مرد کو باسلام پس کہا اوس مرد نے مین
ایمان نہین لاتا تیرا اوپر تا زندہ کرے تو بیٹی میری کو کہ مرگئے ہے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دکہا مجہ قبر اوسکی پس دکہائی قبر اوسکی **اور** ایک روایت
مین آیا ہی کہ کہا ڈال آیا مین بیٹی کو وادی مین پس فرمایا آنحضرت نے دکہا مجہ وہ وادی پس ندا کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس دختر کو پس جواب دیا
اوسنے اور کہا لبیک وسعدیک پس فرمایا آنحضرت نے آیا تو دوست رکہتی ہی کہ رجوع کرے تو دنیا مین کہا نہین یا رسول اللہ پایا مینے آخرت کو بہتر دنیا سے
اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ باپ اور مان تیرے ایمان لای ہین اگر دوست رکہتی ہی رجوع کر دیوین تجہ اوپر اونکے
کہا حاجت نہین مجہ مان باپکی پایا خدا کو بہتر اور مہربان زیادہ اونسے یہہ حدیث دلالت رکہتی ہی کہ اولاد مشرکین کو عذاب نہین ہے **اور** قصہ زندہ کرنے
بیٹون جابر کا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے گہر مہمان آئے اوسنے بزہ بسمل کیا اور پسر بزرگ اوسکے نے ساتہ دیکہنے اس حال کے چہوٹے بہائی اپنے کو
ذبح کیا جسوقت مان اوسکی پیچہے دوڑی وہ کوٹہی پر چڑہ گیا اور اپنے کو زمین پر ڈالا اور مرگیا پس دونو بیٹے اوسکے بدعای حضرت زندہ ہوے ۔ شواہد النبوت
مین تفصیل مذکور ہی **اور** احیا حضرت کا اپنی ابوین کو اور ایمان لانا اونکا جیسا کہ احادیث مین آیا ہی اسی قبیل سے ہی ولیکن محدثین کو صحت
ان احادیث مین کلام ہی اور بعض متاخرین نے اونہین بپایۂ اثبات دیکر بدرجۂ اعتبار پہونچایا **اور** انس رضی اللہ عنہ سے آیا کہ ایک جوان انصار مین سے مرگیا تہا
تہا اور اوسکی مان تہی اڑہیا اندہی پس تجہیز و تکفین کیا ہمنے اوس مردہ کو اور تعزیت کی ہمنے اوس عورت کی کہا اوسنے آیا مرگیا میرا بیٹا لوگون نے کہا البتہ مرگیا کہا خداوندا
تو جانتا ہے کہ مینے ہجرت کی ہی طرف تیرے اور تیرے پیغمبر کے بامید اوسکے کہ یاری اور فریادرسی کرے تو میری ہر شدت و محنت مین پس نرکہہ مجہپر بار اس مصیبت کا ۔ پس ہم
اوس جگہہ سے نگئی تہے تا دور کیا ہمنے جامہ مونہہ مردہ سے پس زندہ ہوا اور طعام کہایا اپنی مان کی ساتہہ ۔ روایت کیا اس حدیث کو ابن عدی
اور ابن ابی الدنیا اور بیہقی اور ابو نعیم نے **اور** یہہ ببرکت التجا اور استغاثہ اوس زن کے تہا ساتہہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پس معجزہ حضرت کا ہووے **اور** ایسا ہی روایت کیا ہی ابو بکر بن الضحاک نے سعید بن المسیب سے کہ ایک مرد انصار مرگیا تہا جب تکفین کر چکے اور آئے لوگ
اوٹہانیکو تکلم کیا اور کہا محمد رسول اللہ **اور** ایسا ہی آیا ہے کہ زید بن خارجہ انصاری خزرجی نے کہ بدر اور بیعۃ الرضوان مین حاضر ہوا تہا وفات پائی
خلافت عثمان رضی اللہ عنہ مین اور تکلم کیا بعد موت کے وہ کلام کہ محفوظ رکہا گیا اوس سے کہا اَحْمَدُ اَحْمَدُ فِی الْکِتٰبِ الْاَوَّلِ صَدَقَ صَدَقَ اَبُوْبَکْرِنِ الصِّدِّیْقُ

الضعیف فی نفسہ القوی فی امر اللہ فی الکتب الاول صدق صدق عمر ابن الخطاب القوی الامین فی الکتب الاول صدق صدق عثمان بن عفان علی منہاجہم
مضت اربع سنین وبقیت سنتان اتت الفتن واکل الشدید الضعیف وقامت الساعۃ یعنے احمد تعریف وستائش کیا گیا لوح محفوظ مین راست راست ہے
ابوبکر صدیق ناتوان اپنی ذات مین زور آور ہے اپنے امر مین لوح محفوظ مین راست راست ہے عمر بن الخطاب قوی اور امین لوح محفوظ مین راست راست ہے
عثمان بن عفان اونپر طریق اور راہ اونکی کے ہے گذری ہین چار سال اور باقی رہے دو سال آوین فتنے اور کہاوے زور آور کمزور کو اور برپا ہووے قیامت ایسا ہی
مذکور ہے جامع الاصول مین ــ اور مواہب لدنیہ مین یون بیان کیا ہے کہ نعمان بن بشیر نے کہا کہ تہا زید بن خارجہ سرداروں انصار سے درمیان مشی کے
راہ مین بیچ مدینہ کے میان ظہر وعصر مونہہ کے بل گرا اور مر گیا پس آئین زنان انصار اور رووین اوپر اوسکے اور مرد اونکے پس بحال خود تہا تا آنکہ تہا
مابین المغرب والعشا سنی آواز کہ کہتا تہا خاموش ہو پس دیکہا لوگون نے کہ ناگاہ آتی ہے آواز زیر جامہ کے کفن سے پس کہولا مونہہ اور سینہ اوسکا
کہتا تہا محمد رسول اللہ النبی الامی خاتم النبیین لا نبی بعدہ کان ذلک فی الکتاب الاول ثم صدق صدق ہذا رسول اللہ السلام علیک یا رسول اللہ
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یعنے محمد رسول اللہ نبی ہے ناخواندہ خاتم الانبیا نہین کوئی نبی بعد اوسکے اور یہ مسطور لوح محفوظ مین ہے راست راست ہے یہ
رسول اللہ ہین سلام اوپر تیرے ای رسول اللہ اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی روایت کیا ہے ابوبکر بن ابی الدنیا نے کتاب من عاش بعد الموت مین
انتہی اور روایت کیا گیا ہے عبداللہ بن عبید اللہ انصاری کہا تہا مین اوس جماعت مین کہ دفن کیا ثابت بن قیس بن شماس کو اور داخل کیا تہا وہ بیچ
قبر کے پس سنا ہمنے جسوقت داخل کیا ہمنے اوسکو قبر مین کہتا تہا محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق عمر الشہید عثمان بن عفان البر الرحیم یعنے
محمد رسول ہین ابوبکر صدیق عمر شہید ہے عثمان بن عفان نیکوکار مین رحیم پس نگاہ کیا ہمنے اور دیکہا کہ مردہ ہے کذا فی الشفا اور اگر شک کرین
اورکہین کہ شاید زندہ ہوا اور غشی واقع ہوئی ہو اور یہی حضرت کا تہہ پر واقع نہین ہوا تا معجزہ ہے اورکہین جواب اوسکا وہ کہ موت ایسا امر نہین
کہ پنہان رہے اور ذکر آنحضرت اور مدح اونکی ناظر ہے اس طرف کہ یہہ سب برکت دعوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تہا اور اگر کرامت ہے تو بہی
معجزہ حضرت کا ہے اور ابو نعیم نے روایت کیا کہ ذبح کی تہی جابر نے ایک شاۃ اور پکائی اور نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لایا پس کہلایا
حضرت نے قوم کو اور فرمایا کہاؤ ولیکن ہڈی نہ توڑو بعد ازان جمع فرمایا ہڈیون کو اور رکہا دست مبارک اپنا اونپر اور تکلم فرمایا بکلام ناگاہ اوٹہہ
کہڑی ہوئی شاۃ کان جہڑ جہڑا کر اپنے اور بعضے اکمل اولیا کہ مظہر قادریت خدای جل شانہ کے تہے بشرف متابعت رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ایک پرتو اس خارق عادت سے پڑا کہ ایک مرغ کہایا اور رہا تہا اوپر ہڈیون اوسکی کے رکہا اور نام اللہ ورسول کا لیا مرغ اوٹہہ کہڑا
ہوا اور بانگ دینے لگا پس یہہ بہی معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے اور معلوم ہوا کہ تکلم شاۃ مسمومہ کہ خیبر مین ہوا بعض اسی قبیل سے ہوا ہے
کہتے ہین اور بعضے کہتے ہین وہ تکلم کہ پیدا کیا حق تعالے نے اوس شاۃ میت مین جیسا کہ شجر وحجر مین حروف واصوات پیدا کرتا ہے پروردگار تعالی اور سنوایا

اور بعضے کہتے ہین کہ بطریق ایجاد اونسے بی تغیر اشکال اور نقل ہیات اون کے ۔ اور مذہب شیخ ابو الحسن اور قاضی ابو بکر باقلانی کا یہی ہی
حیات کی ہے اوسمین اولًا اور تکلم ثانیًا اور کہتے ہین کہ حق تعالی نے پیدا کیا اوسمین حیات اور شگافتہ کیا واسطے اوسکے موبنہ اور زبان اور قدرت دیکہ
اوسی اوپر کلام کے اور ظاہر قول اول ہی واللہ اعلم **وصل** اور ایک انواع معجزات اور اقسام اوسکے سے اجابت دعای آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہے اور شفا مین کہا ہی کہ یہ باب بہت واسع ہی جدًا اور اجابت دعای آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاص جماعت کو لفظًا وخبرًا
متواتر المعنی اور معلوم ہی ضرورۃً اور حدیث خدیفہ مین آیا ہی کہ تہے رسول خدا کہ جب دعا کرتے کسیکے لیے ادراک کرتی دعا حضرت کی اوسکو مین بشت
تک اور اشہر اخبار کی اس باب مین دعای آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی انس بن مالک کو کہ دس سال بخدمت حضرت حاضر رہے اور انواع
نعم و کرامات ظاہر و باطن مخصوص ہوے اور لائی مان اونکی حضرت پاس اور کہا یا رسول اللہ دعا کرو واسطے انس خادم اپنے کے پس دعا
کی آنحضرت نے اور کہا خداوندا زیادہ کر مال اور ولد اور برکت دی خاص اوسکو جس چیز مین کہ عطا کیا ہی نعمت سے ۔ اور روایت کرتا ہے
عکرمہ کہ کہا انس نے سوگند بخدا مال میرا بہت ہی اور اولاد میری زیادہ سو تن ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہا نہین جانتا مین کسی شخص کو
کہ پہونچا سا تہہ خدا اور فراخی عیش اور خوش زندگانی کے جیسا کہ مین پہونچا اور کہا بتحقیق دفن کیا مینے ساتہہ اپنے دو ہاتہہ اپنے کے سو تن اپنے اولاد
اور سقطا اور پوتے ولد مین بیان کرتا مین اور آیا ہے کہ نخل اوسکے دو بار ثمر دیتے تہے اور از انجملہ ہے دعا حضرت کی عبد الرحمن بن عوف کے حق مین
ساتہہ برکت کے اور رضی اللہ عنہ کہتا تہا اگر اوٹہاتا مین بالفرض سنگ کو امید وار ہون کہ پاتا نیچے اوسکے زر اور کہولے گئے اوسکے واسطے
دروازے رزق کے اور حجرت کی تہی فقر مین کہ کچہ چیز نرکہتا تہا اور صلح کی اوسکی زوجہ نے کہ چاہتی مین ربع پر کہ حق اونکا ثمن ہے اسی ہزار چار
ایک روایت مین لاکہہ پر اور ایک روایت مین آیا کہ صلح کیا گیا ساتہہ ایک ان کے اونمین سے کہ اوسے طلاق دی تہی حالت مرض مین اوپر تراسی
اور چند ہزار کے اور وصیت کی ساتہہ پچاس ہزار کے ورا صدقات عظیمہ کے کہ اپنی حیات مین رکہتا تہا اور آزاد کرتا تہا ایکروز مین تیس غلام
اور تصدق کیا ایک مرتبہ کاروان اپنے کو کہ اوسمین سات سو شتر تہے اور ہر جنس کا مال ساتہہ سامان اونکی اور باعث اوسکا یہہ تہا کہ عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا نے خبر دی اوسکو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دیکہا مینے عبد الرحمن بن عوف کو بہشت مین کہ داخل ہوتا تہا مانند کودک کے
پس بشکرانہ اس نعمت کے تصدق کیا تمام کاروان اپنا اور دعا کی آنحضرت نے واسطے معاویہ بن ابی سفیان کے ساتہہ تمکین کے بلاد مین پس پائی خلافت
و امارت اور دعا کی واسطے عروہ بن ابی الجعد کے پس بیان کرتا ہی عروہ تہا مین کہ کہڑا رہتا تہا مین کناسہ مین کہ نام ایک موضع کا ہی تا آنکہ فائدہ حاصل کرتا
چالیس ہزار درہم ایکدن مین اور بخاری نے اپنی حدیث مین کہا کہ اگر وہ خاک خرید کرتا اوسمین بہی فائدہ ہوتا اور بہاگے ایک مرتبہ ناقہ آنحضرت پس دعا کی
اور آواز دی ناقہ کو پس آئی ایک ہوا تند اور سونپا آنحضرت کو اور دعا کی واسطے مادر ابو ہریرہ کی باسلام پس مسلمان ہوئی اوسیوقت باوجودیکہ برا

کہا کرتی تہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور دعا فرمائی واسطی علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے کہ نگاہ رکہی گئی گرمی وسردی سی پس تہی حضرت علی
کہ پہنتے تہی شتا مین ثیاب صیف اور صیف مین ثیاب شتا اور سردی وگرمی مضرت نکرتی تہی اور دعا فرمائی فاطمہ زہرا کے حق مین کہ گرسنہ
نہو وین پس گرسنہ نہوئین بعد ازان ہرگز اور درخواست کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی عقیل بن عمرو نی ایک آیت وکرامت واسطے
قوم اپنی کے پس دعا کی آنحضرت نے اوسکے لیے اور کہا خداوندا بخش اوسے نور پس ساطع ہوا نور درمیان ہر دو چشم اوسکے پس کہا یا رسول اللہ
ڈرتا ہون مین کہ لوگ برص خیال نکرین پس پہر گیا اور آیا نور بجانب تازیانہ اوسکے اور روشن ہوتا تہا تازیانہ اوسکا شب تاریک مین اور نام
کیا گیا اوسکا ذوالنور اور دعا کی اوپر مضر کے پس قحط پڑا اونپر پس مہربانی طلب کی قریش نے حضرت سی اور دعا کی دور ہوا قحط اونکا اور دعا کی
اوپر کسریٰ کے جسوقت کہ پارہ کیا کتاب آنحضرت کو کہ پارہ ہو ملک اوسکا پس باقی نرہا اوسکے لیے کوئی ملک اور باقی نرہی فارس کو ریاست
اقطار مین اور دعا کی ایک شخص پر کہ قطع کی اوپر حضرت کی نماز کہ قطع کری حق تعالی اثر اوسکا پس جا ماندہ ہوا وہ شخص اور دیکہا ایک
مرد کو کہ بائین ہاتہ سی کہاتا تہا فرمایا سیدہے ہاتہ سے کہا کہا سیدہے ہاتہ سے نہین کہا سکتا اور دروغ کہا فرمایا کبہی نکہا سکیگا پس
نہ اوٹہا سکا ہاتہ اپنا سیدہا اور کہا عتبہ بن ابی لہب کو خداوندا مقرر وموکل کر اوپر اوسکے ایک سگ اپنی سگون مین سی پس کہایا اوسی شیر نے
اور حدیث دعای آنحضرت اوپر قریش کے کہ رکہا شکنبہ اوپر گردن مبارک کے مشہور ہے اور کشتہ ہوئی وہ لوگ غزوہ بدر مین اور
کج کرنا حکم بن العاص کا اپنی مونہہ کو اور پوشیدہ کرنا اپنی چشم کو نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بقصد تہکم اور استہزا کے
اور فرمانا آپکا ایسا ہی ہوو تو پس ایسا ہی تہا جبتک موا اور دعا کی اوپر محلم بن جثامہ کے کہ قبول نکری اوسے زمین اور جب
اوسی قبر مین رکہتے تہی باہر ڈالتی تہی زمین چند مرتبہ ایسا ہی اتفاق ہوا آخر الامر رکہا اوسے دو طرف وادی مین اور اوٹہائی دیوار
ساتہ پتہرون کے اور ایسی ہی دعا کی اوپر ابن عامر ہے کہ یموت طریدا وحیدا یعنے مری راندہ شدہ تنہا اور ایسا ہی ہوا اور کہا ہے
صاحب شفا نے کہ شمائل اسکی بہت ہین اندازہ حصر واحاطہ سی وصل کرامتون اور برکتون آنحضرت مین جس چیز کو کہ لمس ومباشرت
فرماتی صحیح مین آیا ہی کہ باہر لائین اسما بنت ابی بکر نو جبہ طیالسہ اور کہا یہ جبہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہنا ہی اور ہم اسے
دہوتے ہین واسطے بیمارون کے اور طلب شفا کرتے ہین اور تہی چند اشعار شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلاہ مین خالد بن الولید کے
جس جنگ مین حاضر ہوتا فتح اور فیروزی پاتا اور ڈالا آنحضرت نے بقیہ آب وضو اپنے سی بیر قبا مین پس خشک ورکم نہوا پانی اوسکا
ہرگز اور ڈالا آب دہن مبارک الابیر مین کہ دار انس مین تہا پس نتہا مدینہ مین کوئی چاہ شیرین تر پانی اوسکے سی اور گذری آنحضرت
اوپر ایک چشمہ آب کی اور پوچہا نام اوسکا کیا ہی کہا نام اوسکا بیسان ہی اور پانی اوسکا شور ہی فرمایا بلکہ نام اوسکا نعمان ہی اور آب اوسکا

خوش بین خوشبو ہوا پانی اوسکا اور لایا گیا حضرت پاس ایک ڈول آب زمزم سے اور ڈالا آب دہن مبارک اپنا اوسمین پس ہوا خوشبو زیادہ
مشک سے اور ڈالا آب دہن مبارک ایک ڈول مین چاہ سے اور ڈالا اوس چاہ مین فایح ہوئی اوس سے بوے مشک اور دی زبان
شریف اپنی حسنین رضی اللہ عنہما کے دہن مین پس چوسی اونہون نے اور ساکت ہوے حالانکہ روتی تہی قبل اوسکے عطش سے اور
ڈالتے تہے آب دہن مبارک اپنا لڑکون شیرخوارہ کے موہنہ مین بس کفایت کرتا اونکو تا بشب اور گذرا ہی ذکر اوسکا باب حلیہ شریف مین
اور ازانجملہ ہی برکت دست مبارک شریف اور لمس اوسکا اور غرس نخل واسطے یہود کے اور ثمر دینا اوسکا اوسی سال قصہ اسلام سلمان
فارسی مین کہ مکاتب کیا تہا اونہین یہود نے اوپر چالیس وقیہ کے اور غرس نخیل جبتک کہ بلند ہوویں اور راوے گئے مگر ایک نخل کہ کسی اور نے
تعزیس کیا تہا اور روایت کیا ہی ابن عبد اللہ نے کہ وہ غارس حضرت عمر رضی اللہ عنہ تہے اور بخاری نے کہا کہ سلمان اور شاید دونو
شریک ہون اوسمین اور راوس ایک نخل کو بہی آنحضرت نے قلع فرمایا اور غرس کیا اونے بہی ثمر دیا اوسی سال مین اور دیا حضرت نے
مثل بیضہ دجاجہ کے ذہب سے بعد ازان کہ گذارا اوسے زبان مبارک اپنی پر پس دیا اوسے چالیس اوقیہ اور باقی رہا اوس پاس مثل اوس
چیز کے کہ دیا تہا اور اوقیہ وزن اربعین کو کہین اور خنس بن عقیل کہ ایک صحابہ سے ہین کہتے ہین کہ دیا مجہے آنحضرت نے شربت سویق
کہ پیا تہا اول اوس سے آپنے اور پلایا مجہے آخر اوسکو پس ہمیشہ رہتا مین کہ پاتا تہا سیرابی اوسکی جب تشنہ ہوتا مین اور سردی اوسکی جب
گرم ہوتا تہا مین اور منجملہ برکت حضرت سے ہے شیر مین گوسپندون کے مثل قصہ شاۃ ام سعید اور شاۃ انس اور غنم حلیمہ اپنی مرضعہ کے
اور اونٹنون اوسکی مین اور شاۃ عبد اللہ بن مسعود کہ نہ متصل ہوا تہا اوسکی ساتھ نر اور شاۃ مقداد اور سوای اوسکے اور
ازانجملہ ہی توشہ دینا حضرت کا اصحاب کو مشک آب سے بعد ازانکہ باندہ دیا تہا موہنہ اوسکا اور دعا فرمائی جب حاضر ہوا وقت نماز
نزول کیا اور کہولا اوسے ناگاہ دیکہا کہ اوسمین شیر خوش و شیرین ہی اور کف اوسکی موہنہ پر اور ہاتہ پہیرا حضرت نے اوپر سر بن سعد کے
اور دعا برکت فرمائی پس اسّی برس عمر اوسکی ہوئی اور ہنوز جوان تہا اور جوان اس عالم سے گیا۔ شفا مین کہتا ہی کہ مثل ان
قصص کے بہتون سے روایت کیے ہین اور مسح کیا حضرت نے اوپر سر قیس بن زید خدامی کے اور دعا کی اوسکو پس سو برس کا ہوا
اور تمام سر اوسکا سفید ہوا تہا الا موضع کف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جہان دست مبارک گذرا تہا اور پاک کیا تہا آنحضرت نے موہنہ
عابد بن عمر سے کہ مجروح ہوا تہا روز حنین اور دعا فرمائی اوسکے حق مین پس تہا غرہ مثل غرہ فرس اور نام کیا اوسے اغر اور مسح کیا موہنہ
قتادہ بن ملحان کو پس تہا اوسکے موہنہ کو براقت و لمعان یہانتک کہ دکہائی دیتا تہا موہنہ اوسکی موہنہ کے اندر جیسا کہ معلوم ہوتا ہی
آئینہ مین اور مسح کیا راس عبد الرحمن بن زید بن الخطاب کا اور وہ قصیر تہا اور بدبر اوسکا طویل پس دعا کی اوسکو

ساتھ برکت کی پس سرآمد مردون تھا ہو اطول اور حسن و جمال مین اور برکت پاشیدگی آب سی اوپر مونھ زینب بنت ام سلمہ کے
پہچانا نجاتا تھا مونھ کسی عورت مین وہ جو پہچانا جاتا تھا اوسکے مونھ پر حسن و جمال سی اور رکھتے ہین کہ وہ پاشیدگی آب از روے
مزاح اور ہزل تھا تعالی اللہ جو حال مزاح و ہزل یہ تھا غم وجد کو کیا تاثیر ہوگی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عتبہ ابن فرقد
ایک مرد تھا کہ زنان متعدد رکھتا تھا اور وہ متعصب یکدیگر خوشبوئین ملتی تھین اور عتبہ طیب مین سب غالب و فائق ہوتا تھا اور
سبب و منشا وہ تھا کہ آنحضرت نے مسح کیا تھا شکم اور پشت اوسکا بجہت عارضہ نملہ کے اور پیدا ہونا جودت و جلادت کا فرس
ابی طلحہ مین ساتھ برکت سواری آنحضرت کی ازان بعد کہ بغایت تنگ گام تھا اور ایسا ہوا کہ کوئی فرس مماشات و مجارات اوسکے
ساتھ نکرسکتا تھا اور پیدا ہونا سرعت سیر کی کا شتر جابر مین بعد از سستی و ماندگی کے ساتھ برکت خلانیدن چوب کے دست شریف
مین حتی ایسا تیز ہوا کہ کوئی زمام اوسکی نروک سکتا تھا اور جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ کہ پشت اسپ پہ نہ بیٹھ سکتا تھا
اور آنحضرت نے اوپر سینہ اوسکے کے مارا پس ہوا فارس ترین عرب و ثابت ترین اونکا اور از انجملہ دینا حضرت کا ہے عکاشہ کو تیغ درخت
وقت شکستہ ہونے اوسکی شمشیر کے روز بدر اور ہو جانا اوسکے ہاتھ مین اوس تیغ کا تیغ بران او قتال کرنا اوسکا ساتھ اوس
شمشیر کے ہمیشہ مواقف و مشاہد مین تا وقتیکہ شہید ہوا قتال اہل ردت مین اور نام اس سیف کا عون تھا اور ایسا ہی دینا حضرت کا
عبد اللہ بن جحش کو روز احد شاخ خرما اور ہو جانا اوسکا ہاتھ اوسکے مین شمشیر اور شکایت کرنا ابو ہریرہ کا نسیان احادیث
کو اور امر کرنا اوسکو ساتھ بسط ردا کے اور رکھنا دست مبارک اپنا ردا اوسکی مین اور امر کرنا ساتھ ضم ردا کے اور جاتا رہنا
نسیان اوسکا ساتھ برکت دست شریف کے مشہور ہے اور انتقال آن عالم سی نفرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تا فتح کیا
حق تعالی نے مکہ و خیبر و بحرین اور باقی جزیرہ عرب کو اور ارض یمن تمامہ اور لیا جزیہ کو مجوس ہجر سے اور بعض اطراف شام اور بھیجے
پیشکش بھیجی حضرت کو ہرقل بادشاہ روم نے اور صاحب مصر و اسکندریہ کہ مقوقس ہے اور ملوک عمان اور نجاشی ملک حبشہ
اور ایمان لایا بجہت ملت فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عالم سی اور اختیار کیا حق تعالی نے اوسکے واسطے جو کچھ
حق تعالی کے نزدیک تھا کہ بہت دقیام کیا بامر بعد از حضرت خلیفہ راستین اوسکی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پس اصلاح
کیا اور جمع اور قوی وہ جو متفرق تھا اور پریشان اور سست ہوا بعد از حضرت اور ایسی شجاعت بروی کار لاکر کوئی
ایک صحابہ عظام سی مانع نہو سکا اونکو اوس سی باوجودیکہ سب اوسی توقف مارتی تھی خلیفہ اول نے کمر ہمت و شجاعت باندھی اور
طی کیا جزیرہ عرب کو اور عدل گستری کی اور برانگیختہ کیا جیوش اسلامیہ کو اوپر بلاد فارس کے بمصاحبت خالد بن الولید کے پس فتح کیا

اندک اوس سے اور لشکر دوسرا بصحابت ابی عبیدہ بن الجراح طرف شام کے اور جیش دیگر بصحابت عمرو بن العاص طرف مصر کے اور فتح کیا
جیش شامی کو ایام خلافت اوسکی مین بصرا اور دمشق اور مخالیف اوسکی کو بلاد حوران اور توابع اوسکی سے - پس طلب اختیار کیا اوسکو
اپنے پاس حق تعالی نے برحمت و منت رکھی اسلام و اہل اسلام پر ساتھ الہام کرنے اور استخلاف عمر فاروق رضی کے اور قیام کیا بامر بعد از خلیفہ
اول قیام تام قوت سیرت اور تمام وکمال عدل مین اور فتح کیے اوسنے بلاد شامیہ بالتمام اور دیار مصر تا انتہا اور اکثر اقلیم فارس اور کسریٰ کیا
کسریٰ کو اور خوار کیا اوسے نہایت خوار اور دیا تا اقصی مملکت اوسکی اور قصر کیا دست قیصر بلاد شام سے اور ایجاز کیا تا قسطنطنیہ اور انفاق
کیا مال اوسکا راہ خدا مین درمیان مسلمانون کے جیسا کہ خبر دی تھی اور وعدہ کیا تھا ساتھ اوسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور
بعد ازان دولت عثمانیہ ممتد ہوئی ممالک اسلامیہ پر اقصای مشارق ارض اور مغارب اوسکی تک پس مفتوح ہوئی بلاد مغرب تا اقصی اندلس
اور قیروان اور سبتیہ اوس چیز سے کہ متصل بحر محیط تھی اور ناحیہ مشرق سے تا اقصی بلاد چین اور مارا کسریٰ کو اور ہلاک ہوا وہ اور زوال قبول کیا
اوسکی ملک نے بالتمام اور مفتوح ہوا مدائن عراق و خراسان و اہواز اور قتال کی مسلمانون نے ساتھ ترک کی قتال عظیم اور آیا خراج مشارق
و مغارب سے اور یہہ سب بہ برکت تلاوت درست اوکی قرآن عظیم کو اور جمع کرنا امت کو اوپر حفظ قرآن عظیم کے کہ فتح اسلام ساتھ
قرآن عظیم کے ہے اور تہی ملازمت اور خدمت اوس رضی اللہ عنہ کی قرآن کو عظیم تر اور فتح ہوئی اوسپر بلاد اسلامیہ اکثر و وافر بعد ازان
خلیفہ مطلق اور امام برحق حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہ ہوئے لیکن لوگون نے قدر و منزلت اور مرتبت اونکا نہ پہچانا اور براہ خلاف
و نزاع اونکے چلے اور کمر اوپر مخالفت اونکی محکم باندہی پس ہوا وہ جو ہونا تھا انا للہ و انا الیہ راجعون ٥ یعنی ہم سب واسطے خدا کے
ہین اور ہم اوسکی طرف رجوع کرنیوالے ہین توربشتی نے کہ علماء فقہ و حدیث اور حنفی المذہب ہے کتاب عقائد مین لکھا ہے کہ مخالفان
علی مرتضی تین قسم ہین — ایک جماعت نے اونکو نہ پہچانا اور ایک قوم نے محبت دنیا اختیار کی اور ایک گروہ نے خطا در اجتہاد کی
اور کہا ہے کہ حق عائشہ صدیقہ اور طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم مین اسکے سوای اور اعتقاد نکرنا چاہیے اور از انجملہ قول حق سبحانہ ہے
آیہ ہُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْہُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْہِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ ٥ اور وہ ایسا خدا ہے کہ بھیجا اپنے
رسول کو ساتھ ہدایت اور دین راست کے تاکہ غالب گردانے اوسے سب دینون پر اور اگرچہ ناخوش رکھین مشرک اور یہہ امر
ظاہر و عیان ہے کہ دین اسلام جیسا کہ خبر دی ہے غالب و فائق ہے اوپر سب ادیان کے اور از انجملہ قول حق جل و علا ہے آیہ
اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا ٥ یعنی جسوقت آئی یاری اور فیروزی خدا کی اور دیکھا تونے
لوگونکو کہ داخل ہوتے ہین خدا کے دین مین فوج فوج پس گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نرہا بلاد عرب مین کوئی موضع کہ نہ آیا ادہمین

حکم اسلام و للہ الحمد اور قسم دوسری اخبار ہی کہ واقع ہوئی ہین احادیث مین ازانجملہ روایت ہے حذیفہ بن الیمان کہ کہا خطبہ پڑھا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایکدن پس چھوڑی کوئی چیز کہ واقع ہوئی ہے قیامت تک مگر وہ کہ حدیث فرمایا اوسکو جسنی یاد رکھا تھا اوسے
یاد رکھا اور جسنی فراموش کرنا تھا اوسنی اوسکو فراموش کیا او تحقیق جانا ہی اوسکو یارون ہمارے نی اور کبھی ظاہر ہوتی ہی کوئی چیز اوس سے کہ مین
بھول گیا ہون اوسکو پس دیکھتا ہون مین اوسی اور پہچانتا ہون اور یاد کرتا ہون جیسیکہ یاد رکھی ایک مرد صورت وشکل مرد غائب کی اوسکی اور جب
دیکھی پہچانی اوسکو اور کہا حذیفہ نی نہین جانتا مین کہ فراموش ہوئی ہو یارون ہمارے سے کوئی چیز یا دیدہ و دانستہ اوسی بھلادیا ہو بخدا اوسنے نہ ترک
نفرمایا کچھ فتن آیندہ سے اور پر گردیدہ ہونیوالون کے تمام گذرنی دنیا تک کہ تین سو مرد اوسکی ہمراہ تھی مگر وہ کہ ذکر فرمایا نام اونکا اور باپ اور قبیلہ
اونکے کا اور کہا ہی ابوذر رضی اللہ عنہ نی کہ ترک نہین کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمسے اوس چیز سے کہ ہلاتا ہی پرندہ بازو اپنے آسمان میں
مگر وہ کہ بیان کردیا ہی ہمارے لیے اوس سے علم اور روایت کیا ہی مسلم نی حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے درباب ذکر دجال کہ بھیجین مسلمان دس
سوار طلیعہ اور مین پہچانتا ہون نام اونکی باپون کی پہچانتا ہون رنگ ونکی اور اوس کی اور وہ بہترین سوارون کی ہوونگی روئی زمین پر اور
بتحقیق ذکر کیا ہی ائمہ نی اخبار صحیحہ نی اوس چیز سے کہ جتایا ہی آنحضرت نی اپنی اصحاب کو اور وعدہ فرمایا اونکو غلبہ سے اوپر اعدا کے اور فتح مکہ اور
بیت المقدس و یمن اور شام اور عراق اور ظہور امن طریق تا سفر کری ایک عورت تنہا حیرہ سے طرف مکہ کی نہین خوف کرتی مگر خدا سے جیسا کہ حدیث
مین آیا ہی اور نزول مدینہ مین اور فتح خیبر اوپر ہاتھ حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے اور فتح کرنا خدا تعالی کا اوپر امت آنحضرت کی دنیا کے
اور قسمت کرنا اوسکا کنوز کسری او قیصر کو اور ذہاب کسری او فارس کا یہانتک کہ نہون بعد ازان کسری اور نہ قیصر لیکن کسری پس منقطع
ہوا ملک وسکا بالکلیہ اور پارہ پارہ ہوا جیسا کہ پارہ پارہ کیا تھا اوسنی منشور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم او قیصر منہزم ہوا شام سے اور آیا اقصے
بلاد اسلام مین اور فتح کیے مسلمانون نے بلاد اوسکی اور تھا یہہ زمانہ خلافت حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مین جیسا کہ آویگا اور خبردار و
آگاہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی بحدوث فتن واختلاف ہوا اور سلوک سبیل شینیان یہود و نصاری سے اور افتراق ہت کا اوپر
تہتر فرقون کی اور نجات ایک فرقہ کی اور پہنانا اہل نعم اور اعراف کا امت سے فروش اور پہننا حلون کا صباح ومسا مین اور رکہنا یعنی منعجنے
کاسہ کا اور اوٹھانا اور تکلف و تنعم طعامون مین اور پوشش دیوارون کی مثل پوشش کعبہ کے اور خراش بنا اور خدمت کرنا دختران
فارس وروم کا اور فرمایا جب لوگ ایسا کرینگے پیدا لاویگا خدا تعالی عذاب ورجنگ درمیان اونکی اور موکل و معین کریگا اونکی بد فکروں اوپر اونکے
نیکوکارون اور جاوینگے نیک درمیان اپنی دینی اور آگاہ و خبردار کیا تقارب زمان اور جلد گذرنا اوسکا نزدیک قرب قیامت کے اور اوٹھ جانا
علم کا اور موت علما کی اور ظہور فتن اور پیدا ہونا ہرج ومرج کا اول وسکا واقعہ عثمان رضی اللہ عنہ تھا تا واقعہ حرہ تک واقعہ حرہ

شنیع شنائع سی ہی کہ زمان یزید و مرید مین واقع ہوا و قد ذکرنا فی تاریخ المدینہ یعنی بدرستی یاد کیا ہمنی تاریخ مدینہ مین اور خبر دی ساتھ
واقعہ مسیلمہ کذاب کے اور انداز فرمایا ساتھ ردت اونکی اور فرمایا وای اہل عرب کو اوس شر سی کہ نزدیک پہونچا ہی اور فرمایا لپیٹی گئی
میری واسطی زمین اور دکھائی گئی مشارق و مغارب مین کی اور نزدیک ہی کہ پہونچی ملک میری امت کا وہان تک کہ پیچیدہ ہوا ہی زمین سے
اور ایسا ہی دراز ہوا ملک مشرق و مغرب مین مابین ارض ہند کی اقصی مشرق ہی تا بحر طنجہ تک کہ ورای اوسکی عمارت نہین ہی اور ممالک نہین
ہوی اوسی کوئی امت ہو تو نسی اور ممتد و دراز نہین ہوا جنوب و شمال مین مانند اوسکی اور فرمایا ہمیشہ ہوین اہل غرب غالب اوپر حق کے
تا آنگہ برپا ہووی قیامت اور مراد باہل عرب بعضی غرب کہتی ہین اسواسطی کہ غرب بغین معجمہ و سکون را معنی ڈول ہی اور عرب مخصوص ساتھ پانی
دینی بڈول کی ہین کذا قیل بعضی نے مراد باہل غرب اہل دیار مغرب کہی ہی کہ غلبہ برحق اونمین زیادہ ہووے اور بعض روایات مین اہل مغرب واقع ہوا
اور یہہ روایت متقوی اس معنی اخیر کی ہی اور حدیث دوسری مین روایت ابی امامہ سی آیا ہی کہ ہمیشہ ہووی طائفہ امت میری سے
غالب برحق اور قاہر برا عادی مین تا آنگہ آوی اونکو امر خدا یعنی قیامت اور حال آنکہ وہ اسی حال پر ہووین کہا یا رسول اللہ کہان
ہووین وہ فرمایا بیت المقدس مین۔ اور خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ ملک بنی امیہ اور ولایت معاویہ کی اور فرمایا
آگاہ ہو قریب ہے کہ تو والی ہوگا امر امت میری کا اور جب ایسا ہووی قبول کر نیکو نکو اور عفو و درگذر کر بدون کو کہا معاویہ نے اوس
روز سی امیدوار ہون مین کہ مبتلا ہونگا ساتھ ملکداری کے اور مواہب لدینہ مین بروایت ابن عساکر لایا ہی کہ آنحضرت نے
فرمایا مغلوب نہین ہوتا معاویہ ہرگز اور علی مرتضی رض روز صفین کہتی تہی کہ اگر سنتی ہم اس حدیث کو قتال نکرتے ہم ساتھ معاویہ کے
اور لینا بنی امیہ کا مال خدا کو دولت دنیا اور فرمایا ساتھ مادر ابن عباس کے کہ تیری شکم مین لڑکا ہی جب پیدا ہووی آ اوسی میری پاس جب
پیدا ہوا اوسکو حضرت پاس لائی پس اذان کہی گوش راست اوسکی مین اور اقامت گوش چپ مین اور چکہایا اوسی لعاب دہن اپنا اور نام
رکھا عبد اللہ اور فرمایا لیجا ابو الخلفا کو اور خبر دی ساتھ غالب آنی ترک کی عرب پر اور خبر دی ساتھ خروج بنی عباس کی بعلمہای سیاہ
اور پہونچنا اونکی ملک کا زیادہ اوس سی کہ مالک ہوے اور وہ جو دیکھا اہلبیت آنحضرت نے اونکی ہاتھ سی قتل و سختی و پراگندگی سی اور خبر دی ساتھ قتل
علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے اور یہہ کہ بدبخت ترین قوم وہ کوئی ہی کہ رنگین کریگا سر و لحیہ اونکا ساتھ خون کی اور یا آنگہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ
قاسم جنت و نار ہین لاتے ہین دوستون اپنی کو جنت مین اور دشمنون کو نار مین اور یہہ خبر دیتے ہین اوس چیز پر کہ اور احادیث مین واقع ہوا ہے
کہ علی رضی اللہ عنہ حکم نائب رکہتی ہون روز محشر درپیش حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کہ ساقی کوثر اونکی باب مین واقع ہوا ہی اور
شفا مین لکھا ہی کہ دشمن حضرت علی کے خوارج اور ناجیہ اور ایک طائفہ ہی کہ نسبت کیے جاتی ہین طرف اونکی روافض سی اور تکفیر کی ہی اونکی اور

حدیث دوسری بین منقبت حضرت علی رضی اللہ عنہ مین واقع ہوا کہ تجہ مین مشابہت ہی عیسیٰ ابن مریم کے ساتھ کہ دشمن رکھا اوسی یہود نی تا بہتان کیا
اوسکی مان کو اور دوست رکھا نصاری نی تا فرود لای اونکو اوس مرتبہ مین کہ نہین حال اونکو اور فرمایا علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے ہلاک ہونگی مین
میری سبب دو مرد - محب مفرط کہ مدح کرتا ہی میری وہ جو نہین مجہ مین اور مبغض کہ باعث ہوتا ہی اوسکو بہتان کرنا میری اوپر عداوت کو اور
خبردی آنحضرت نی شہادت عثمان رضی اللہ عنہ درحالت تلاوت فرقان حمید اور فرمایا کہ پڑیگا خون اوسکا اوپر آیۂ فسیکفیکہم اللہ کی اور فرمایا
کہ مارا جاے گا مظلوم اور خبردی کہ خدا تعالی پہناویگا عثمان کو پیراہن اور وہ چاہین کہ اوتارین اوسے اور ایک روایت مین آیا کہ فرمایا
عثمان کو پہناتا ہی تجہے خدا تعالی چاہئی کہ نہ اوتارنا تو اوسے بدن اپنی سی اور خبردی عثمان کو بہشت اوپر بلا کہ پہونچی اوسکو اور فرمایا کہ حیات عمر
ظہور فتن نہوگا اور خبردی بمقتل عمار اور کہا وہ مارا جاویگا شہید اور خبردی بمحاربہ زبیر ساتھ علیؓ کے اور پشیمان ہونا اوسکا اور ساتھ آواز
کرنی سگون کی اوپر بعض ازواج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جواب مین کہ نام ایک موضع کا ہی میان مکہ اور بصرہ کی کہ کشتہ ہونگی مین گرد اوسکے
کشتگان بہت اور ظاہر ہونا اس حال کا اوپر عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بوقت نکلنی اونکی طرف بصرہ کی واقعہ جمل مین اور خبردی عمار یاسر کو
کہ ماریگا اوسی فئۂ باغیہ پس مارا اوسکو اصحاب معاویہ نی اور خبر نزدیک تبوا تر ہی اور عبداللہ بن زبیر کو کہا وای لوگونکو تجہسے اور وای تجکو
لوگونسی پس تہا امر اوسکا ساتہ حجاج کی وہ جو تہا اور کہا ابن عباس کو کہ کم کرتا ہی تو اپنی بصر کو اور پہر ہیری جاتی ہی طرف تیری روز وفات تیری کی
ولد تہا اور خبردی ساتہ شہادت زید بن حارثہ اور جعفر بن ابیطالب اور عبداللہ بن رواحہ اور فتح کرنا خالد کا قتال مین غزوہ موتہ مین
کہ مسافت یکماہ تہی جیسا کہ بیان اوسکا مجمل آویگا اور قزمان کہ آنحضرت نی خبردی کہ وہ اہل نار سی ہی اور واقعہ خیبر مین اتنا لڑا کہ لوگ حیران رہی
اور شاید کہ باطن بعض صحابہ مین خبردینی آنحضرت مین شک نی راہ پائی ہو آخر سخت زخم کہائی اور بیتاب ہوا اور اپنی تئین اپنی ہات سی آپ مارا پس خبر
حضرت کو پہونچائی فرمایا اشہد ان لا الہ الا اللہ و انی رسول اللہ ؐ اور فرمایا آنحضرت نی درمیان جماعت کی کہ اونمین ابوہریرہ اور سمرہ بن
جندب اور حذیفہ تہی وہ کہ آخر جو مریگا تم مین سی آتش مین جاویگا مراد یعنے آتش دنیا اور تہا آخر اونکا سمرہ کہ پیر و خرف ہوا تہا آتش افروختہ کی تہی
تا گرم ہووے پس چلا اوسمین اور خبردی آنحضرت نی غزوہ مین کہ حنظلہ کو ملائکہ غسل دیتی ہین فرمایا اوسکی زوجہ سی پوچہو کہ حقیقت حال کیا ہی کہا جنب تہا
جب سنا آواز کارزار آنحضرت پر سخت ہی فرصت غسل کی نپائی اور مارا گیا ابوسعید خدری کہتا ہی پایا مینی سر اوسکا کہ اوسسے پانی ٹپکتا تہا اور خبردی
کہ قبیلہ ثقیف مین کذاب سفاک ہوگا پس پائی گئی دو شخص ان دوصفت کی ساتہ کذاب - مختار ابن عبیدہ کو کہین اور سفاک - حجاج بن یوسف
اور قصہ مختار کا مشہور ہی اور فرمایا امام حسن رضی اللہ عنہ کے حق مین کہ یہہ فرزند میرا سید و سردار ہی اور قریب ہی کہ صلح دیوی خدا تعالی بسبب اوسکے
درمیان دو گروہ کی مسلمانونسی اور مصداق اسکا صلح کرنا حضرت امام برحق کا ساتہ معاویہ کی جیسا کہ مشہور ہی اور خبردی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو

کہ تم پہلے سب اہلبیت سے میرے پاس پہونچوگی پس وفات پائی بعد آٹھ یا چھ مہینے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور فرمایا زودترین ازواج کا لحوق مین
ساتھ میرے وہ کہ ہاتھ اوسکے دراز ہوویں کہ مراد ساتھ اوسکے زینب رضؓ تھین کہ ہاتھ انکے کاروبار اور تصدق مین دراز تھے الحدیث اور خبر دی ساتھ قتل
امام حسین علیہ السلام کے طفلی مین اور نشان دیا کہ قاتل اوسکا کلب ابقع کہ نام اوسکا شمر ہوگا اور مٹی باہر لائے دست مبارک مین خاک مضجع مرقد اونکی کی
اور مواہب لدنیہ مین لایا ہے جب قتل کیا اشقیای جہنم ماوای امام حسین علیہ السلام جگر گوشہ رسول اللہ کو بھیجا اونہون نے سر امام کو طرف یزید مرید پس شروع
کی اونہون نے تحقیر وتکذیب سر مبارک کی ناگاہ نکلا اوس دیوار سے ایک ہاتھ کہ اوس پاس قلم تھا حدید اور لکھی سطر شعر اترجو امۃ قتلت حسینا شفاعۃ جدہ
یوم الحساب ہ کیا امید رکھتی ہے وہ امت کہ قاتل حسین ہے شفاعت جد امجد اوسکے کی دن قیامت کے پس بھاگی اور چھوڑا سر مبارک کو اور خبر دی کہ
خلافت بعد از حضرت تیس برس رہیگی اور بعد ازان بادشاہت اور ایک روایت مین بادشاہ گزندہ اور خبر دی حال اویس قرنی سے اور نشان دیا اون کا
کہ تاخیر کرین نماز کو اوسکے وقت سے اور فرمایا قریب ہے کہ پیدا ہوویں میری امت مین تیس دجال کذاب ونمین سے چار عورتین ہونگی اور وہ سب دروغ کہینگے
اوپر خدا اور رسول خدا کے آخر اونکا دجال کذاب یعنی وہ کہ آخر زمان مین نکلیگا اور ایک روایت مین آیا کہ سب دعوی نبوت کرین اور فرمایا نزدیک ہے
کہ بہت ہوویں درمیان تمہارے عجم کھاتی ہین تمہارے بیچ مین اور مارتے ہین گردن تمہاری اور برپا نہین ہوتی قیامت تاآنکہ ہانکتا ہے لوگون کو
ساتھ عصا اپنے کے قحطان سے یعنی بادشاہ اور حاکم ہووے تمہارے پر اور فرمایا خیرکم قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ہ یعنے بہترین تمہارے
ہمزمان میرے ہین پستر وہ لوگ کہ متصل اور نزدیک انکے ہین پھر وہ کہ اونسے ملحق ومتصل ہین ۔ مراد صحابہ اور تابعین اور اتباع تابعین ہین اور روایت
بخاری سے تا چہار مرتبہ آیا ہے بطریق شک بعد ازان ظاہر وفاش ہووے کذب ودروغ اور ایک روایت مین آیا ہے کہ آتی ہین ایک گروہ کہ گواہی دیتے ہین بغیر طلب
گواہی کے اور خیانت کرتے ہین اور امانت نہین اختیار کرتے اور نذر کرتے ہین اور وفا نہین کرتے اور فرمایا نہین آتا کوئی زمانہ مگر وہ کہ زمانہ پسین اوسکے سے
بدتر ہے اور اوسکو نقض کیا ہے ساتھ زمانہ عمر بن عبد العزیز کے کہ بعد از جماعہ سابقہ بنی مروان سے آیا اور جواب دیا ہے کہ یہ حکم باعتبار اغلب کے ہے اور فرمایا
ہلاک امت میرے کا اوپر ہاتھ کودکان کے ہوگا قریش سے اور ابو ہریرہ کہ راوی اس حدیث کے ہین کہتے تھے اگر چاہون مین ذکر کرون انکو نام بنام اور
کہتے تھے ابو ہریرہ رضؓ اعوذ باللہ من امارۃ الستین ہ یعنی پناہ چاہتا ہون مین ساتھ خدا کے امیری وسرداری سال ششم سے ۔ پس گذر گئے وہ
رضی اللہ عنہ اس عالم سے پیشتر از سال ششم کے کہ پادشاہی یزید عنید کی اوسمین تھی اور خبر دی آنحضرتؐ نے ظہور قدریہ ومرجیہ ورافضیہ وخوارج کے
اور فرمایا درباب خوارج کہ وہ خروج کرتے ہین اوپر بہترین فرقہ کے اور مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اصحاب انکے ہین رضی اللہ عنہم اجمعین اور فرمایا علامت
اونکی ایک مرد سیاہ رنگ کہ اوسکو ذو الثدیہ کہین ایک بازو اوسکا مانند پستان زن ہے کہ ہلتا اور حرکت کرتا ہے اور پیدا اونکا تحلیق ہے اس ہوویگا اور مارا
اونکو امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ نے اور حدیث دوسری مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ اگر پاؤ مین انکو مارونگا مانند عاد وثمود کے اور خبر دی ساتھ

سب آخر اس امت کی اول امت کو جیسا کہ رفضہ کرتے ہین اور خبر دی ساتھ قلت انصار کے تا انکہ ہووین باندازہ نمک کی طعام مین اور ہمیشہ ہووے امرا اونکا
متفرق تا آنکہ باقی نہو وی واسطے اونکی جماعت اور ہووین اوپر اونکی بکر زدگی اور اختیار کرنا امرا اور ولاۃ کا اور لوگون کو ولایت و حکومت رعایت مین
کہ ساتھ اوسکی گیرین اور اونکی ساتھ نکرین اور یہہ زمان معاویہ مین تھا اور خبر دی کہ آخر زمانہ مین مردم ازاول ورعی غنم او برہنہ تن اور
برہنہ پا تطاول کرین عمارتون مین اور جنیہ داہ ربہ کو یعنی بی بی اپنی کو کنایہ ہی کثرت تسری سے اور خبر دی کہ بعد ازین قریش و احزاب جنگ نکرین ساتھ
آنحضرت کی اور وہ غزا کرین ساتھ اونکی اور یہہ غزوہ خندق مین فرمایا کہ بعد ازین کافر ہم پر چڑھکر نہ آوین اور ایسا ہی واقع ہوا اور خبر دی ساتھ وقوع
موتان کی بعد از فتح بیت المقدس اور مراد ساتھ اوسکی وبا اور طاعون ہے اور اکثر استعمال موتان کا موت مواشی مین ہے اور ظاہر مراد طاعون عمواس ہے
کہ زمان امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ مین پڑی تھی کہتے ہین کہ تین روز مین ستر ہزار آدمی مرے واللہ اعلم اور وعدہ کیا سکونت بصرہ اور خبر دی کہ
صحابہ جنگ کرتے ہین بحر مین اور بیٹھتے ہین جیسا کہ ملوک بیٹھتے ہین کہا ہی کہ وقوع اوسکا امارت معاویہ مین تھا در زمان خلافت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ
اور خبر دی کہ اگر ہووی دین معلق بہ ثریا پاوین اوسکو لوگ ابنای فارس سے اور اکثر لوگ اسی حمل اوپر سلمان فارسی اور امثال اوسکی کرین اور بعضے اوپر
امام ابو حنیفہ رح اور امثال اوسکی کہ حمل ابنای فارس سے ہین فرود لاوین اور ایک روایت مین رجل من فارس آیا ہی واللہ اعلم اور خبر دی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ عالم مدینہ کی ایک جماعت علماسے اوپر اوسکی ہین کہ مراد ساتھ اوسکی امام مالک ہین ایک کہین کہ مراد وجود عالم ہی کہ مدینہ مین ہووے
اور سوای اوسکی اوس زمانہ مین دوسرا نہووے جیسا کہ سوق حدیث اوسپر دلالت رکہی اور یہہ زمانہ اخیر مین ہوگا اور خبر دی بعالم قریش ابن مسعود سے
آیا ہی کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لَا تَسُبُّوا قُرَیْشًا فَاِنَّ عَالِمَهَا یَمْلَأُ طِبَاقَ الْاَرْضِ علماً یعنی دشنام ندو قریش کو پس بدرستی عالم قریشی کرتا ہے
طبقوان زمین کو از روی علم کے اور امام احمد وغیرہ اوسپر ہین کہ مراد ساتھ اوسکی امام شافعی رح ہین اور جوزقانی حدیث انس سے لایا ہی کہ یَکُوْنُ فِیْ
اُمَّتِیْ رَجُلٌ یُقَالُ لَہٗ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ ھُوَ سِرَاجُ اُمَّتِیْ یعنے ہوویگا میری امت مین ایک مرد کہا جاتا ہی اوسی ابو حنیفہ وہ چراغ ہی میری امت کا - تنزیہ الشریعہ
مین کہا اسناد اس حدیث مین احمد جویباری ہے اور راوی اوسکا مامون سلمی اور ایکی ان دو سے وضع کیا اس حدیث کو اور صاحب سفر السعادت
کہتا ہی کہ درباب فضائل شافعی اور ابو حنیفہ اور اونکی مذمت مین کوئی چیز صحیح نہین اور جو کچھ اس باب مین ہے موضوع اور مفتری ہے واللہ اعلم اور
خبر دی کہ ہمیشہ ہوگا ایک طائفہ امت میری سے غالب اوپر حق کی یہانتک کہ آوی امر خدا یعنی قیامت اور خبر دی کہ خدا تعالی برانگیختہ کرتا ہی اس
امت مین اوپر سر ہر سو برس کے ایسا شخص کہ تجدید کرتا ہی دین کو اور خبر دی بند باب الامثال فالامثال او حاکم کی روایت کیا بلفظ الخیر فالخیر کے اور تصحیح کیا
اوسکو اور بعض غزوات مین ایک ہوا چلی تند فرمایا چلی ہی یہہ ہوا جہت موت ایک منافق کے کہ مدینہ مین ہوا اور جب پہونچے ایسا ہی پایا اور خبر دی حال
ایک مرد کی کہ خیانت کی غنیمت مین ایک مہرہ کی مہرون یہود سے پس پایا گیا جای سکونت اوسکی مین اور ایسی ہی چرائی گلیم ایک مرد نے پس خبر دی

اور پائی گئی وہ اوسکی متاع مین اور اتفاقاً ایک مرتبہ ناقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گم ہوئی تھی پس خبر دی کہ فلانی وادی مین ہے
اور لپٹی ہے مہار اوسکی شاخ درخت مین اور خبر دی نشان کتاب حاطب کا اہل مکہ کو لکہا تھا اور نشان دیا کہ ایک زن ایسی اور ایسی فلانی وادی مین
اوس کتاب کو لیے جاتی ہے پس گئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور ایک دو آدمی اور پیچھے اوس زن کے اور پایا اوسی جگہہ کہ نشان دیا تھا
اور قصہ اوسکا مذکور و مسطور ہے کتب احادیث و تفسیر مین اور سبب نزول سورۂ ممتحنہ کا یہی قصہ ہے اور فرمایا خاص سعد ابی وقاص کو
اوسوقت مین کہ آرزو کی موت کی اوسنے شاید کہ تو بہت باقی رہے اور زندہ رہے تا نفع پاوے ساتھ تیرے ایک قوم یعنی مسلمان اور زیان پاوے دوسری
قوم یعنی کافر اور بشارت دی ہوسی بطول عمر اور تہا وہ رضی اللہ عنہ آخر عشرہ مبشرہ کا موت مین اور موت ۵۵ خمس و خمسین یا ۵۸ سبع و خمسین مین اور
بعضون نے کہا ثمان و خمسین مین اور خبر دی کہ مارا جاویگا ابی بن خلف ساتھ میرے ہاتھ کے اور کہا عتبہ بن ابی لہب کے حق مین کہ کہاوے
اوسکو کلب اللہ پس کہایا اوسے ایک شیر نے اور خبر دی مواضع ہلاک اہل بدر اور تعین کیا موضع ہر ایک کو اور خبر دی بموت نجاشی
جسدن کہ وہ مرا اور وہ حبشہ مین تھا اور تشریف لائے مصلے پر اور نماز ادا فرمائی اوپر اوسکے ساتھ چار تکبیر کے اور خبر دی فیروز دیلمی کو
جسوقت آیا برسالت جانب کسریٰ سے ساتھ موت کسریٰ کے اوسیدن پس جب تحقیق کیا فیروز نے قصہ کو اسلام لایا اور خبر دی
ابا ذر کو ساتھ نکال دینے لوگون کے اوسکو مدینہ سے اور دیکہا اوسے ایکدن سوتا مسجد مین کہا کیا ہوویگا حال تیرا اے ابا ذر وقتیکہ نکالا
جاوے اس مسجد سے کہا سکونت کرونگا مسجد حرام مین فرمایا جب وہانسے بھی نکالا جاوے تو کیا کریگا الحدیث اور خبر دی بزندگانی ابوذر کے
تنہا اور مرنا اوسکا تنہا اور قصہ ابوذر اور جانا اوسکا ربذہ مین کہ جگہہ اوسکی تھی اور جانا اوسکا عالم سے مشہور و مذکور ہے کتب سیر مین
انشاء اللہ تعالیٰ آخر کتاب مین آویگا ذکر ابوذر مین اور فرمایا سراقہ کو کیا حال ہوویگا تیرا جسوقت کہ پہنیگا تو دو سوار کسریٰ کو
پس جب آیا مال و اموال کسریٰ زمان خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ مین کنگن بھی اوسمین تھے پس پہنائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
سراقہ کو وہ سوار یعنی واسطے تصدیق خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہا شکر خدا کا کہ اوتارا اوسکو ہاتھ کسریٰ سے اور پہنایا سراقہ کو
اور خبر دی ساتھ بنا ہونے ایک شہر کے میان دجلہ اور جبل کے کہ مراد ساتھ اوسکے بغداد ہے اور فرمایا پیدا ہوگا اس امت مین
ایک شخص کہ اوسے ولید کہینگے اور وہ بدتر ہے اس امت مین فرعون سے اپنی قوم کے حق مین اور خبر دی کہ قیام قیامت نہین ہوتا
تا آنکہ قتال کرین دو گروہ کہ دعویٰ ہر دو کا ایک ہے یعنی دونو مسلمان مین کہا ہے کہ مراد اس سے واقعہ صفین ہے اور قاضی ابوبکر بن العربی نے
کہا کہ یہہ اول امر ہے کہ ناگاہ اسلام مین آیا اور قرطبی نے کہا اول حادثہ کہ پڑا اسلام مین بعد از وفات پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قتل عمر رضی اللہ عنہ ہے اور ساتھ موت آنحضرت کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منقطع ہوئی وحی اور ظاہر ہوا ارتداد عرب غیر ذلک اور ساتھ

موت عمر رض کی کھینچی گئی تیغ فتنہ اور ماری گئی عثمان رض پس بقضا و قدر الٰہی جو ہوتا تھا سو ہوا اور سہیل بن عمرو کہ اشراف قریش اور خطیب ونکا تھا اور سب آنحضرت اور صحابہ کی کرتا تھا جب قید ہوا ارادہ کیا عمر رضی اللہ عنہ نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اسکے دانت توڑ ڈالون مین پس فرمایا آنحضرت نے عمر رضی اللہ عنہ کو کہ قائم ہووے یہہ شخص ایسے مقام مین کہ شاد کرے تمکو وہ اے عمر رضی اللہ عنہ اور ایسا ہی ہوا کہ وہ بعد از اسلام مکہ مین تھا پس خبر موت آنحضرت اور خلافت ابی بکر رض پہونچی پس خطبہ پڑھا اور ثابت و قوی کیے دل مسلمانونکے اور روشن کین بصائر اونکی اور کہا ثابت بن قیس بن شماس کو تَعِیشُ حَمِیدًا وَتُقتَلُ شَہِیدًا یعنے جیئیگا تو ستودہ اور مارا جاویگا تو شہید پس مارا گیا روز جنگ مسیلمہ کذاب یمامہ مین اور کہا خالد کو جسوقت کہ بھیجا اوسے اوپر اکیدر کے بد رستیکہ پاویگا تو اوسے کہ شکار کرتا ہے گائونکو اور جو کچھ خبر دی آنحضرت نے اسرار و بواطن لوگون سے اور مطلع ہوئی اوپر اوسکے اسرار منافقین اور مومنین سے بھی واقع ہوا حیات آنحضرت مین اور بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے یہانتک کہ کہتے تھے لوگ آپس مین واللہ اگر نہووے حضرت کے پاس کوئی کہ خبر دیوے اونکو دیتے ہین سنگریزے بطحا کے اور اعلام کیا آنحضرت نے ساتھ اوس سحر کے کہ کیا تھا آپکے اوپر لبید بن عاصم یہودی نے اشعار آنحضرت مین کہ وقت شانہ کرنیکے گرے تھے اوسنے شگوفہ نخل تر مین بیچ چاہ ذروان کے اور پایا گیا ساتھ اوسی صفت کے اور نکالا گیا اور خبر دی ساتھ کہا جانے کرم کے صحیفہ کو کہ لکھا تھا قریش نے بنی ہاشم کو مگر خدا کے نام پس پایا گیا ویسا ہی کہ آپنے فرمایا تھا اور وصف کرنا آنحضرت کا بیت المقدس کو جسوقت کہ تکذیب کی قریش نے اونکی لیلۃ الاسریٰ مین اور پہونچنا اونکی قافلہ کا ذکر معراج مین گذرا اور خبر دی بظہور صفات قبیحہ کے امت مین آخر زمانہ مین رفع امانت اور قرآن اور شیوع خیانت وحسد قرآن اور قلت رجال و کثرت نسوان اور خبر دی با فزونی مال اور وقوع فتن و ملاحم و زلازل اور ظہور نار حجاز اور قصہ اوسکا تاریخ مدینہ مین مذکور ہے اور اخبار اشراط ساعت و حشر و نشر اور باقی احوال آخرت اور احوال قیامت سے ایک باب بڑا ہے کہ کتاب جدا چاہتا ہے اور وقوع اوسکا منتظر و متوقع ہے اور جسقدر ذکر کیا گیا کافی ہے ظہور معجزہ اور صدق آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا

وصل اور ایک بواب ظہور معجزات عظیمہ آنحضرت سے حفظ عصمت الٰہی عز اسمہ و جل جلالہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو شر مردم اور کید اعدای دین سے **قال اللہ تعالیٰ** وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور خدا نگہہ رکھتا ہے تجھے لوگون سے آیہ وَاصْبِرْ لِحُکْمِ رَبِّکَ فَاِنَّکَ بِاَعْیُنِنَا یعنی اور صبر کر واسطے حکم پروردگار اپنے کے پس بدرستی تو آنکھون ہماری مین ہے یعنی حفظ و حراست ہماری مین اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے آیہ اِنَّا کَفَیْنٰکَ الْمُسْتَہْزِئِیْنَ الَّذِیْنَ یَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰہًا اٰخَرَ یعنے بدرستی ہم کافی ہین تجھے استہزا اور سخریہ کرنیوالون سے کہ گردانتے ہین ساتھ خدا کے معبود دوسرا اور فرمایا آیہ وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا الآیہ یعنی ہر گاہ مکر کرتے ہین تیرے ساتھ کافر لوگ بد اور تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کہ حراست و پاسبانی فرماتے تھے بنفس نفیس اپنے کے اور صحابہ رضوان اللہ علیہم تا نازل ہوئی یہہ آیہ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ پس باہر

سر مبارک اپنا خیمہ سے اور کہا اون لوگون سے کیا بہلائی آپکی کرتے تہے اونکو پہیر دو اور جاؤ کہ حرمت میری کی پروردگار عز وجل سے ہی اور احتیاج
تھوڑی میری تمہارے ساتھ اور روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سفر مین نیچی ایک درخت کے نزول فرمایا تھا اور عادت شریف
ایسی تھی کہ جب نزول واقع ہوتا کسی منزل مین تو اختیار کرتے صحابہ حضرت کی پہی کوئی درخت کہ قیلولہ فرماتے اوسکے سایہ مین پس آیا ایک اعرابی اور کہینچی شمشیر اپنی
اور کہا کون ہی کہ باز رکہی تجھی مجھسے فرمایا اللہ پس کانپا اعرابی اور گر پڑی شمشیر اوسکے ہاتھ سے اور مارا سر اپنے کو ساتھ شمشیر کے تا ازاں ہوا دماغ اوسکا
پس نازل ہوئی یہہ آیت اور بتحقیق روایت کیا گیا ہی یہہ قصہ حدیث صحیح مین کہ آنحضرت نے عفو کیا اوس اعرابی کو اور گیا طرف اپنی قوم کے
اور کہا آیا ہون مین تمہارے پاس آگے بہترین مردم سے اور یہہ بھی حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت نے لی شمشیر اوسکے ہاتھ سے اور کہا تجھکو کون بچاوے میرے ہاتھ سے
اور رہا نہ دیا اوسکو اور آیا مثل اس حکایت کے غزوہ بدر مین کہ جدا ہوئے تھے حضرت صحابہ سے واسطے قضای حاجت کے پس گیا پیچھے حضرت کے ایک منافقین سے اور
ذکر کیا مثل اسکے غزوہ غطفان مین اور آیا ہی کہ اسلام لایا وہ مرد اور جب رجوع کیا اپنی قوم کی طرف باوجودیکہ وہ سب مین اشجع اور سید تہا کہا کیا ہوا تجکو
تو کہتا تھا کہ ہلاک کرونگا مین اوسکو اور ہو سکتا تھا کیون جرأت نکی تو نے کہا دیکہا مینے ایک مرد سفید رو بلند قامت کہ مارا اوسنے میرے سینہ پر کہ گرا مین
اوپر پشت اپنی کے اور گر پڑی شمشیر میری ہاتھ سے اوپر زمین کے پس جانا مینے کہ وہ فرشتہ ہی اور اسلام لایا مین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ آیا شمشیر
کہینچی اوپر سر آنحضرت کے اور کہڑا رہا پس کہا حضرت نے خداوندا کفایت کر مجھکو شر اوسکی سے جس طور کہ چاہی تو پس گرا موہنہ کے بل بسبب درد کے
کہ پیدا ہوا اوسکی کمر مین اور اسی جگہہ نازل ہوا ہی قول حق سبحانہ آیہ یا ایہا الذین آمنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ ہم قوم ان یبسطوا الیکم
ایدیہم یعنے ای ایمان والو یاد کرو نعمت اللہ کی اوپر تمہارے جب ارادہ کیا قوم نے کہ دراز کرین طرف تمہارے ہاتھ اپنے ۔ اور خطاب مومنونکی طرف
اوس جہت سے ہی کہ نفع اور ضرر اوسکا راجع بحقیقت اونکی طرف ہی اور لائے ہین کہ جب سورۃ تبت یدا ابی لہب نازل ہوئی زن ابی لہب
کہ ام جمیل بنت حرب خواہر ابی سفیان تھی کہ حمالۃ الحطب اوسکی شان مین ہی آئی تا پیغمبر خدا کو ایذا دیوے اور دشنام دے اور ابو بکر صدیق رض
خدمت مین حاضر تہے دیکہا کہ ام جمیل آتی ہی کہا یا رسول اللہ وہ عورت نہایت بی حیا اور بی ادب اور بدزبان ہی اگر یہان سے
آپ اوٹہہ کہڑے ہوئین بہتر ہی آنحضرت نے کہا وہ مجھے نہ دیکہیگی پس ام جمیل آئی اور کہا ای ابو بکر صاحب تیرے نے میری ہجو کہی ہی کہا صاحب میرے
شعر نہین کہتا اور ہجو نہین کرتا پس وہ زن خائب و خاسر پہر گئی اور آنحضرت کو کہ اوسی جگہہ بیٹہے تہے نہ دیکہا اور آنحضرت نے فرمایا کہ حق تعالی نے
ایک فرشتہ بہیجا تہا مجہی ساتھ بازو اپنے کے ڈہانکا اور محمد بن اسحاق نے ذکر کیا ہی کہ ہاتھ مین اوس زن کے سنگ تہا کہا ای ابو بکر دیکہتی مین
محمد کو مارتی یہہ سنگ اوسکی موہنہ پر اور نہ ذکر کیا تفسیر مین کہ ایک مرد بنی المغیرہ سے آیا تا آنحضرت کو مار ڈالے پس کور ہوئین اوسکی آنکہین پس آیا پاس
یاران اور گیا طرف قوم اپنی کی اور نہ دیکہا حضرت کو اور نہ دیکہا اور نہ پہچانا قریش نے آنحضرت کو ابتدای قصہ ہجرت مین کہ آنحضرت درون خانہ کے

اور اونسی باتین کین اور گزری اور اونهون نی اونکو نه دیکها اور اگر دیکهتی نه پهچانتی اور خاک اونکی سر پر ڈال کر نکل آنا بهی اسی باب سی ہے چنانچه اپنی محل مین بیان وسکا آویگا انشاء الله تعالی **اور** نه دیکهنا اور نه پهچاننا غار ہجرت مین بهی قریب اسی حال کے ہی **اور** روایت ہی عمر رضی الله عنه سی که کها وعده کیا مینی اور اتفاق ساته ابو جهیم بن حذیفه کے ایک رات اوپر قتل رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم کے پس آئی ہم منزل آنحضرت مین پس سنا ہمنی اونکو که افتتاح کیا اور پڑها **آیه** اَلحَاقَّةُ مَا الحَاقَّةُ وَمَا اَدرٰکَ مَا الحَاقَّةُ تا فَهَل تَرٰی لَهُم مِن بَاقِیَةٍ پس ابو جهیم نے اوپر بازو عمر کے مارا اور کها نجات دی ہمکو پس فرار کیا دونونی اور بهاگی اور تهی یه حکایت مقدمات اسلام عمر سی اور قصه اسلام عمر رضی الله عنه عجائب و احسن قصص ہے جیسا که محل وسکی مین مذکور ہوگا انشاء الله تعالی **اور** قصه سراقه بن مالک بن جعشم وقت ہجرت که اہل مکه نے اوسکو طلب آنحضرت اور پکڑنے آپکی مقرر کیا تها اور پہونچنا اوسکا آنحضرت پاس اور دهنس جانا پاؤن اوسکی گهوڑے کا زمین مین اور نکلنا بدعای آنحضرت اور پهرنا اوسکا مشهور ہے **اور** خبر دیگئی ہے آیا ہی که ایک اعمی نی پهچانا آنحضرت اور ابوبکر کو اور دوڑا تا جاوی قریش کو جب مکه مین پہونچا بهول گیا که کیا کری اور کیا کہی اور بهلا دیا گیا اوسکو جس راه سی نکلا اور باہر آیا تها تا پهر گیا اپنی جگه - ابن اسحاق وغیره نی روایت کیا ہی که ایکدن آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم مسجد مین تهی ابو جهل لعین نی ایک سنگ لیا اور ملاعین بیٹهی تهے چاہا که حضرت پر ڈالی پس لپٹ گیا سنگ وسکی ہاته سی اور خشک ہوی دونو ہاته گردن تک اور پهرا بطریق قهقرا اور حضرت سی دعا چاہی که عفو فرماوین پس کهل گئی دونو ہاته **اور** بار دیگر ابو جهل نی ایک شتر دیکها بہت بڑا که ہرگز بزرگی مین مثل اوسکے نه دیکها تها پس قصد کیا اوس شتر نی که کها جاوی اوسکو فرمایا آنحضرت نی که وه جبرئیل علیه السلام تهی ساته اس صورت کی ظاہر ہوی اگر نزدیک آتا کها جاتا اوسکو **اور** ایک مرتبه آنحضرت نیچے دیوار کے بیٹهے تهے ایک نے اشقیا سی سنگ سیاه اوٹهایا اور چاہا که بالای سر مبارک ڈالی پس اوٹهے آنحضرت اور بجانب مدینه پهری **اور** روایت کیا ابو ہریره نی که ابو جهل نے وعده کیا قریش سی اگر دیکهون مین محمد صلی الله علیه وآله وسلم کو نماز مین پامال کرون مین اوسکو پس بقصد نماز آنحضرت تشریف لای اور اوس شقی کو آگاه کیا اور جب وه نزدیک پہونچا بهاگا ڈرتا ہوا اور بچاتا ہوا اپنی کو ساته دونو ہاتهون کے پس پوچها کها جب پاس گیا مین دیکها مینی ایک خندق پر آتش کو که گرتا ہونین مین اوسمین اور دیکها مینی ہول عظیم اور آواز اجنحه یعنی پرونکی کیا ہی زمین کو فرمایا آنحضرت نی وه ملائکه تهی اگر نزدیک آتا لیجاتی اعضا وسکی اور پاره پاره کرتے اور نازل ہوا کَلَّا اِنَّ الاِنسَانَ لَیَطغٰی یعنی حقا بدرستی انسان ہر آئینه سرکشی اور نافرمانی کرتا ہی اس قول تک اَرَاَیتَ الَّذِی یَنهٰی عَبدًا اِذَا صَلّٰی تا آخر یعنی آیا دیکها تونی منع کرتا ہی بندی کو جب نماز ادا کری **اور** روایت کیا ہی که شیبه بن عثمان حجبی که قوم اوسکی دربان بیت الله تهی اور کلید کعبه اونکی ہاته تهی اوس سی پہلی که بشرف اسلام مشرف ہووی روز حنین مین حضرت پاس بهیجا اور حمزه بن عبد المطلب نے باپ اور چچا اوسکیکو حضرت نی مارا تها کها آجکے دن کینه اپنا محمد سی لیتا ہونین که باپ اور چچا میرکو مارا ہی پس جب درہم ہوی لوگ اوٹهائی اپنی شمشیر بارا ده مارنے حضرت کے

کہتا ہی جب نزدیک ہو مین آنحضرت سی بلند ہوا میری طرف زبانہ آتش عظیم سی سریع و شتاب تر برق سی پس بھاگا مین اونکی آگی سے اور حبیب دیکھا مجھی آنحضرت نی پکارا اور رکھا دست مبارک اپنا میری سینہ پر اور حالانکہ حضرت دشمن ترین مردم تھی میری نزدیک پس اوٹھایا ہاتھ کو مگر وہ کہ حضرت محبوب ترین خلق ہوی طرف میری فرمایا پاس آ قتال کر دشمنون رسول خدا کی ساتھ پس آیا مین آگی آنحضرت کی در حالیکہ مارتا تھا مین شمشیر اور اگر بالفرض اوسوقت میری روبرو باپ میرا آتا مارتا مین اوسی ساتھ شمشیر کے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے **اور** فضالہ بن عمر سے روایت ہی کہ کہا چاہا مینے قتل آنحضرت سال فتح مین اور آنحضرت طواف مین تھی جب پاس آیا مین حضرت کی کہا ای فضالہ اپنی دل مین کیا باتین کرتا ہی تو ارادہ رکھتا ہی تو کہ ماری رسولخدا کو مینی کہا لا یعنے نہین یا رسول اللہ پس خندہ فرمایا آنحضرت نی اور استغفار کیا میری واسطی اور رکھا ہاتھ اپنا میری سینہ پر پس آرام پایا میری دل نی پس سوگند بخدا کہ نہ اوٹھایا ہاتھ تا پیدا نکیا خدا تعالی نی کسی چیز کو محبوب تر میری نزدیک حضرت سی **اور** مشاہیر اخبار سے اس باب مین خبر عامر بن الطفیل اور اربد بن قیس ہنگامی کی ہے کہ اوتری آنکی پاس اور کہا عامر نی اربد کو مین مشغول رکھتا ہون تجھسے روی محمد پس مار او سپر شمشیر اپنی پس نہ دیکھا عامر نی اربد کو تا کام کری پس کہا کیا ہوا تجھی کہ کام نکیا تو نی کہا بخدا سوگند کہ قصد نکیا مینے کہ مارون اوسکو مگر وہ کہ پایا مینی تجکو درمیان اپنی اور حضرت کی چاہتا ہی تو کہ مارون مین تجھی **اور** عصمت حق عزوجل سے ہی نگاہداشت حبیب اپنی کی کہ بہت یہود اور کاہنون نی آگاہ و خبردار کیا قریش کو اور ڈرایا اونکو ساتھ اوسکی اور معین کیا حضرت کو بغلبہ و سطوت اوپر اونکی اور بہکایا اونکو اوپر قتل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور بچایا اوسی حق سبحانہ تعالی نے تا پہونچی امر باری تعالی اوسکی باب مین آیہ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّاۤ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۵ یعنے ارادہ کرتے ہین کہ بجھا دین نور خدا کو ساتھ ہاتھون اپنی کے اور نہین چاہتا اللہ مگر یہہ کہ تمام کری نور اپنا ہرچند مکروہ رکھین اوسی کافر **وصل** اور معجزات باہرہ اور آیات بینہ علوم و معارف سی ہے کہ جمع کیا حق تعالی نی ذات جامع الکمالات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور مخصوص کیا اونکو اوسکی ساتھ کہ مشتمل ہین اوپر تمام مصالح دنیا و دین کی اور معرفت اونکی ساتھ امور شرائع اور قواعد دین اور سیاست عباد کی اور احوال و اخبار امم سابقہ اور قرون ماضیہ کا زمان آدم علیہ السلام سی اپنی وقت تک اور حفظ شرائع اور کتب و سیر اونکا اور صفات اعیان اور اختلاف آرا اور مذاہب اونکی کا اور معرفت مُدد اور اعمار اونکا اور حکم حکما اونکی کا اور حجت کفار ہر امت کی اور معارضہ ہر فرقی کا اہل کتب سی ساتھ اوس چیز کے کہ اون کتابون مین تھا اور اعلام باسرار اور مخفیات علوم و اخبار ساتھ اوس چیز کی کہ پوشیدہ کرتے تھی اور تغیر دیتے تھے اوس سے اور احتوا اوپر لغت عرب اور غریب الفاظ فرق کی اور احاطہ ساتھ ضروب فصاحت اور حفظ حکمتون کا اور بیان امثال صحیحہ اور حکمون بینہ کا بجہۃ آسانی فہم غوامض کے اور بیان کرنا اوسکی مشکلات کا باوجود اشتمال شریعت غرای حضرت کی اوپر محاسن اخلاق اور محامد آداب اور قواعد

و اصول کی حفظ نفس و اغراض و اموال مین کہ مستحسن ہی نزدیک ارباب عقول کے حتی کہ نزدیک کفار و جہال اور ملاحدہ کی کہ عقل سلیم اور
انصاف رکہتی ہون مگر معاند مخذول اور مخالف نامعقول اور تکلم بجوامع کلم محتوی اوپر صنوف علوم اور فنون معارف کی مثل طب
اور تعبیر خواب و فرائض و حساب و سوای اوسکی علوم سی کہ نہین جانتا بعض اوسکو مگر جسنی کہ ممارست کی درس و تدریس کو ور عکوف کیا
اوپر کتب کی اور مجالست کی اوسکی اہل کی ساتھ اور ریاضت کی اوسمین اور آنحضرت نی نہ لکہا اور نہ پڑہا اور نہ صحبت رکہی ساتھ کسی لکہی
پڑہی کے اور نہ پیدا ہوی قوم اہل علم مین اور نہ باہر آے اور نہ سفر کیا اوسکی طلب مین اور غایت معارف عرب علم انساب و اخبار اور اوائل اشعر و بیان
اور حصول اوسکا بہی موقوف ہی اوپر سیکہنی اور اخذ کرنیکے اوستادون سی اور اشتغال ساتھ طلب مباحثہ اور تکرار کے اور مجالست ساتھ اہل اوس
فن کی اور یہہ فن ایک قطرہ ہی بحر علم اور ایک نقطہ ہی کتاب فضل آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سی اور دلائل نبوت اور علامات رسالت
آنحضرت سی ترادف و تواتر اخبار کا ربانیون و احبار اور علماء اہل کتاب سی آپکی صفت اور آپکی امت کی صفت مین اور اسماء اور علامات
اوسکی جیسا کہ حلیہ شریف اور خاتم نبوت اور مثال اوسکی اور اور وقوع اوسکا اشعار موحدین متقدمین مثل تبع اور قس بن ساعدہ اور
سیف بن ذی یزن وغیرہ کی اور تعریف کیا آنحضرت کو زید بن عمرو بن نفیل نی اور اوسکو موحد جاہلیت کہین اور ورقہ بن نوفل نی کہ تنفر کرتا تہا
اور وقوع ذکر شریف حضرت کا کتب سابقہ مین اور اعتراف علماء یہود کا ساتھ اوسکی مگر وہ کہ براہ حسد و عناد کی اور بالتفصیل ابواب
سابقہ مین تبیین و تفصیل بیان کی گئی اور وہ جو سنا گیا ہواتف جن سی اور ظاہر ہوا اوپر السنہ اصنام اور ذبایح اوثان اور اجواف طیور سے
اور دیکہا گیا کتابت نام شریف اور شہادت رسالت حضرت احجار و قبور مین بخط قدیم اور اسلام لانا جسنی کہ مشاہدہ کیا اوسکو ندکور و مسطور ہی
اور سوای اوسکی اور آیات و علامات کہ وقت ولادت شریف و وفات مین و اسفار و غزوات مین ظاہر و ہویدا ہوئین محل و مقام
اوسکی مین مذکور ہوویگی انشاء اللہ تعالی اور اجملہ خصائص و کرامات و آیات آنحضرت سی ہی اخبار فرشتون اور جن سی اور امداد رب العزت کی اونکو
ساتھ ملائکہ اور طاعت جن اور دیکہنا اکثر صحابہ کا اونکو جیسا کہ غزوہ بدر مین اور سوای اوسکی ظاہر ہوا اور ایک ومین سی دیکہنا صورتون
جبرئیل علیہ السلام کا ہی کہ واسطے بیان معنے اسلام و ایمان و احسان کی آئی مین اور بہی دیکہا ابن عباس و اسامہ نی جبرئیل علیہ السلام
کو حضرت پاس صورت دحیہ کلبی مین اور دیکہا سعد نی اوپر یمین و یسار آنحضرت کی جبرئیل و میکائیل علیہم السلام کو صورت دو مرد مین کہ اوپر
اونکی لباس سفید ہی اور دیکہا بعض نی اونمین سی ہانکنا ملائکہ کا اپنی افراس کو روز بدر اور بعضون نی کاٹنا سر کا فرونکا دیکہا اور ضارب کو
نہ دیکہا اور دیکہا ابوسفیان بن الحارث نی مردوان سفید جامہ کو اوپر افراس ابلق کی درمیان زمین و آسمان کی اور مصافحہ کرتی تہی
ملائکہ عمران بن الحصین کو کہ مشاہیر صحابہ سی ہین اور دکہایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی ساتھ حمزہ کی جبرئیل علیہ السلام کو کعبہ مین

پس بیہوش ہو گئی حمزہ رض **اور** دیکھا عبد اللہ بن مسعود نے ایک جن کو لیلۃ الجن مین اور سنا کلام اونکا اور یہہ سب معجزات آنحضرت کی سبب
اور روایت کیا گیا ہی کہ جب مارے گئی مصعب بن عمیر روز احد لیا رایت ایک فرشتہ نے کہ اوپر صورت اونکی کی تھا پس نداکی آنحضرت نے
اور فرمایا آگی آ ای مصعب کہا مین مصعب نہین ہون پس جانا آنحضرت نے کہ وہ ایک ملک ہی ملائکہ سی **اور** ذکر کیا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے
کہ ہم ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے ناگاہ آیا ایک پیر کہ اوسکی ہاتھ مین ایک عصا تھا اور سلام کیا اوپر حضرت کی اور جواب دیا
حضرت نے اوسکی سلام کا اور فرمایا یہہ آواز جن کی پوچھا تو کون ہی کہا ہطن نام بن الہیم بن لاقیس بن ابلیس ہون اور ملاقات کی مینی نوح کے
ساتھہ اور جو پیغمبر کہ بعد اونکی ہوا اور تعلیم کیا اوسی ایک سورۃ قرآن کا **اور** دیکھا ابو ہریرہ رض نے شیطان کو کہ تین روز آکر طعام صدقہ فطر سی کہ حوالہ
اوسکی تھا چرایا اور تعلیم کی ابو ہریرہ کو آیۃ الکرسی **اور** ذکر کیا ہی واقدی نے کہ دیکھا خالد نے نزدیک بدم عربی کی ایک زن سیاہ کو کہ نکلا اوسکے
درمیان سی برہنہ پریشان مو پس دو پارہ کیا اوسکو ساتھہ شمشیر اپنی کی اور فرمایا آنحضرت نے کہ یہہ عربی تہی **اور** حدیث ارادہ کرنے ایک
شیطان کی شیاطین سی قطع کرنی نماز آنحضرت اور چاہنا آپکا کہ باندہین اوسی ساتھہ ستون مسجد کی اور یاد آنا دعای سلیمان علیہ السلام کا
کہ مقدمہ تسخیر جن مین کی تہی اور چھوڑ دینا اوس شیطان کو مشہور ہے **وصل** وہ جو ظاہر ہوا معجزات اور آیات سی وقت ولادت اور بعد
اوسکی تین رضاع مین اور صغر سن مین وقت بعثت تک وقت ظہور نور نبوت اور تمام زمان عمر شریف غیر اوس چیز کے کہ ذکر کیا گیا وقت
وفات تک خارج حد و حصر اور احصاسی ہے بخوہستہ خدا کچہہ اوس کی محل اوسکی مین مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالے۔ کہا قاضی ابو الفضل عیاض
مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے تحقیق لایا مین اس باب مین ایک چیز معجزات واضحہ اور جملہ علامات متقدمہ سے کہ وہ ہین کفایت کی نیازی سی زیادت کی
اور بحقیقت معجزات ہمارے پیغمبر کے اظہر و اوضح معجزات رسل اور اکثر و اوفر اونکی ہین لیکن اکثر اوس جہت سی کہ کوئی پیغمبر معجزہ نہین لایا مثل اسکی
یا ابلغ اوس سی سید ہمارے سے ظاہر ہوا اور ایک وجہ اکثریت کی وہ ہی کہ قرآن عظیم تمامہ معجزہ ہی اور اقل اوس چیز کا کہ واقع ہوتا ہی ساتھہ اوسکی
اعجاز بعضے ائمہ کے نزدیک انا اعطیناک الکوثر ہی یا کوئی آیت کہ باندازہ اوسکے ہی پہر اعجاز قرآن جیسا کہ سابقاً ذکر ہوا ساتھہ دو وجہ کی ہے ایک
بطریق فصاحت و بلاغت اور دوسرا الطریق نظم و تالیف پس ہر چیز مین ان دو سی معجزہ ہی پس مضاعف ہو عدد اوسی وجہ سی پہر اوسمین اور دو وجہ ہین
اعجاز سی خبر دینا ساتھہ علوم غیب کی اور وضوح معجزات آنحضرت اوس جہت سی ہے کہ اکثر معجزات رسل کی بقدر ہمہ اہل زمان اونکی ہوتے تھی اور اوپر
اندازہ اوس فن کی کہ وہ قرن اوسپر مشتمل تہا **اور** جو زمانہ موسی علیہ السلام کا ساتھہ ایسی معجزہ کی کہ مشابہہ اوس چیز کا تہا کہ دعوی کرتے تہے
اہل اوس زمانہ کی قدرت کو اوپر اوسکی پس لائی موسی علیہ السلام ایسی چیز کہ خارق اونکی عادت کی تہی اور نہ تہی اونکی قدرت مین اور باطل کیا
سحر اونکا **اور** زمانہ عیسی علیہ السلام مین صنعت طب بہت سا قدر و مرتبہ رکہتی تہی اور اہل اوس زمانہ کے اوس مین تفاخر کرتے تہے

پس لاتی عیسے علیہ السلام وہ امر کہ قادر نہ تھی وہ اوسپر اور لاتی ایسی چیز کہ گمان اوسکے ایتان کا نہ رکھتے تھی احیای موتی سے اور ابرای اکمہ و ابرص
بی معالجہ طب در ایسی ہی معجزات اور انبیا علیہم السلام کے پس بھیجا خدا تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور سب معارف عرب در علوم اونکی چار تہی
بلاغت و شعر اور خبر و کہانت پس نازل کیا گیا حضرت پر قرآن کہ خارق ان چار کا ہی کہ مشتمل ہے اوپر فصاحت و ایجاز و بلاغت کی کہ خارج ہے
نمط کلام اونکی سی اور نظم غریب در اسلوب عجیب کہ راہ نپائی کسی منظوم مین ساتھ اوسکے اور نجانا اسالیب زمان مین منہج اوسکا اور اوپر اخبار کے
کو این حوادث و اسرار و خفایا و ضمائر کہ پائی گئی جیسا کہ خبر دی تہی اور اعتراف و اقرار کیا اعدا نی ساتھ صحت و صدق اوسکے اور ابطال کیا کہانت
کو کہ کبہی ایک بات دس مین سی راست ہوتی تھی اور باقی کاذب در جڑسے اوکھاڑا اوسکو ساتھ منع شیاطین کے کہ القا کرتے تہی اوپر اخبار
ساتھ رجم شہب و رصد نجوم کے اور خبر دی قرون سالفہ اور امم ہالکہ و حوادث ماضیہ سے اوپر ایسی وجہ کے کہ عاجز آیا جو کوئی کہ
اوس علم مین متفرع اور متفرد تہا بعض اون وجوہ سی بعد ازان رہا یہ معجزہ جامع ان وجوہ کو ثابت و باقی تا روز قیامت ہر ہر مہتر کہ آی او نظر
کری اوسمین اور تامل کرین اوسکی وجوہ اعجاز مین پس کوئی عصر اور زمانہ نہین گذرتا کہ صدق اون اخبار کا اوسمین ظاہر ہوتا ہی پس متجدد ہوتا ہے
ایمان اور منظاہر ہوتا ہی برہان اور مشاہدہ کو تاثیر ہی زیادت ایقان مین اور نفس اشد ہی طمانیت اوسکی ساتھ عین الیقین کے علم الیقین سے
ہر چند خفا نہین اور یقین ہر صورت مین حاصل ہی اور تمام معجزات رسل علیہم السلام کے منقرض ہوے ساتھ انقراض اونکے اور معدوم ہوے ساتھ عدم ازمان اونکے
[illegible] حضرت کا [illegible] ہوا اور متجدد نہین آیات اوسکی **وصل** جان کہ مواہب لدنیہ مین بعد از مقصد سابع کہ کتاب انہی مین وجوب
[illegible] اور اتباع سنت آنحضرت [illegible] اور محبت آل و اصحاب و قرابت و عشیرت حضرت مین اور حکم صلوات و سلام اوپر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہا ہی مقصد ثامن طب و تعبیر رؤیا و اخبار مغیبات مین اور حقیقت مین تمام افعال مستقیمہ و اعمال قویمہ و معارف
و محاسن آداب و شیم و بدائع حکم و جوامع کلم آنحضرت کی اور قواعد تدبیر انام خارج طاقت بشر اور خرق عادت سے ہے **مقدمہ** آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بیمار پرسی فرماتے تھی اور نزدیک ونکی جاتے تھی اور بیٹھتے متصل سر بیمار کے اور ہاتھ رکہتی اوپر پیشانی کے اور کبہی اوپر جگہہ درد کے
اور پوچہتی حال اوسکا کہ کیونکر ہے اور کہتی تھے بسم اللہ اور یہ بھی ایک نوع ہی طب سی اور علاج ہی بادخال سرور دل بیمار مین اور تصرف کرنا اونکی
باطن مین **بیت** گر قدم رنجہ کند یار بہ پرسیدن ما ✦ خوش طبیبی ست بیا تا ہمہ بیمار شویم ✦ اور تفریح نفس مریض اور تطییب دل قلب کا اور ادخال
سرور کو تاثیر عجیب ہے حصول شفا و تخفیف علت مین اسواسطے کہ ارواح و قوی قوت پکڑتے ہین اوس سے اور مساعدت کرتے ہین طبیعت کو دفع موذی
مین خصوصاً اعزہ و اکبرا و احبا سی اور اسی جگہہ سی ہے لِقَاءُ الْخَلِيلِ شِفَاءُ الْعَلِيلِ یعنے دیکہنا اور ملاقات دوست کی تندرستی ہی بیمار کی
ایک غلام تھا یہودی کہ خدمت کرتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناگاہ بیمار ہوا پس آنحضرت واسطے عیادت کی تشریف لائی اور بیٹہے اوسکی پاس ۱۱

اور عرض کیا اوپر اوسکی اسلام پس مسلمان ہوا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْقَذَہٗ مِنَ النَّارِ یعنی شکر و سپاس اوس خدا کو کہ نکالا اوسی آتش دوزخ سی ۔ جابر نے کہا بیمار ہوا مین اور بیہوش پس آئی آنحضرت اور وضو کیا اور ڈالا آب وضو اپنا مجھپر پس ہوشیار ہوا مین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ دم کیا میری مونھہ پر پس صحت پائی مینی فی الحال اور فرمایا عُوْدُوا الْمَرِیْضَ یعنی عیادت اور پوچھو مریض کو اور بعض نے استثنا کیا ہی اوس سی رمد اور دنبل اور درد دندان اور روایت سی کہ بیہقی لایا ہی اور صحیح خلاف اوسکی ہے اور یہی یہہ حکم مطلق ہی ہر زمانہ مین اور بعض نی کہا ہی کہ عیادت بعد تین روز کے ہی اور فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی بھی ایسا ہی روایت کیا ہی اور ترک عیادت روز شنبہ خلاف سنت ہی اور اصل اوسکی ایک طبیب یہودی سی ہے کہ ایک بادشاہ بیمار ہوا اور امر کیا اوسکو ساتھ التزام خدمت کی اور چاہا یہودی نے کہ برآوی واسطی عیادت روز سبت کی افترا کیا کہ بیمار پر روز شنبہ کو آنا نچاہیی بعد ازان شائع ہوا لوگون مین اور بعضون نی کہا ہی کہ عیادت مستحب ہی شتا مین راتکو اور صیف مین دنکو بجہت تضرر مریض کے بطول لیل شتا مین اور بطول نہار صیف مین اور مکروہ ہی طبیب ساتھ اعدای دین کی مگر عند الضرورۃ اور حدیثین فضل عیادت مین بہت ہین اور آداب اوسکی کتابون مین مسطور اور جاننا چاہیی کہ مرض دو قسم ہے مرض قلوب و مرض ابدان اور طب قلوب خاصہ رسول اللہ کا ہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ممکن نہین تلقی اوسکی مگر جانب آنحضرت سی اور طب ابدان غیر آنحضرت سی بھی حاصل ہوتی ہی اور حصول اوسکا آنحضرت سی بطریق تبع اور طفیل کے ہی اور مقصود اصلی بعثت سی طب قلوب و اصلاح اوسکی ہی امراض سے اور ضرر ذنوب کا قلوب مین مثل ضرر سموم ہی ابدان مین ساتھ اختلاف اوسکی درجون کے ضرر مین اور نہین پہونچتا بندہ کو کوئی شر اور ضرر غالب احوال دنیا و آخرت مین مگر بسبب ذنوب و معاصی کے اَعَاذَنَا اللّٰہُ مِنْہَا یعنی پناہ مین رکھی ہم سبکو خدا اوس سی اور آثار معاصی شامل ہین قلب و بدنکو اور ازانجملہ حرمان علم سے ہی کہ نور علم ساتھ ظلمت معصیت کی جمع نہین ہوتا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین **شعر**

شَکَوْتُ اِلٰی وَکِیْعٍ سُوْءَ حِفْظِیْ	فَاَوْصَانِیْ اِلٰی تَرْکِ الْمَعَاصِیْ	فَاِنَّ الْعِلْمَ نُوْرٌ مِنْ اِلٰہٍ	وَنُوْرُ اللّٰہِ لَا یُوْتٰی لِعَاصِیْ
گلہ کیا مینی طرف وکیع کی بدی حافظہ اپنی کا	پس وصیت کی مجھے طرف چھوڑنی گناہونکے	پس بدرستی کہ علم نور ہی خدا تعالی کا	اور نور خدا نہین دیا جاتا گناہگار کو

اور ازانجملہ حرمان رزق ہی اور حدیث مین آیا ہے کہ بندہ محروم کیا جاتا ہی بسبب گناہ کی کہ پہونچتا ہی اوسکو اور تقوی باعث ہی مزید رزق کا ۔ **قولہ تعالی** وَلَوْ اَنَّ اَہْلَ الْقُرٰی اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْہِمْ بَرَکَاتٍ مِنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ یعنی فرمانا حق تعالی کا اور اگر بدرستی اہل قری ایمان لاتی اور پرہیزگاری کرتے البتہ کہولتی ہم اونپر برکتین آسمان و زمین سی اور جیسے کہ وارد ہوا ہی نَوْمُ الصُّبْحَۃِ تَمْنَعُ الرِّزْقَ یعنی خواب صبح کا منع کرتا ہے رزق کو اور اس جگہہ محل خلجان ہی اگر کوئی کہی کہ اکثر عاصی کو ناعم بوقت صبح دیکھتی ہین ہم کہ اوسدن مرزوق و منعم زیادہ ہین جواب اسکا یہ ہی کہ یہہ وعید مومنون اور مصدقون کے حق مین ہی پس اس جگہہ خوف اوسکا کہ بیخ ایمان زمین دل اوکھڑے اور گھٹ گئی ہی یا مہلت دنیا حق تعالی کا عاصیونکو مکر اور استدراج ہے

اور ظلمت و وحشت کہ دلمین ارتکاب معصیت سے پائی جاتی ہے نظیر اوسکے مرض ہے اور کبھی یہہ ظلمت و سواد اوپر موتہہ کے سرایت کرتا ہے اور یہہ بھی
فرع ایمان ہے اور سستی طاعت اور ایمان کی بھی معاصی سے ہے اور نیز معصیت سبب کوتاہی عمر ہے جیسا کہ طاعت سبب زیادتی اوسکا اور بعضے
اوسکو حمل اوپر زوال برکت کرتے ہین اور موجب زوال و فساد عقل و زوال نعم اور حلول نقم اور جیسے کہ صحت بدن ساتھہ حفظ قوت اور حمیہ
اور استفراغ مواد فاسدہ اور اخلاط ردیہ کے ہے حال قلب کا بھی ایسا ہی ہے اور اصلاح اوسکی توبہ اور حمیہ اور اجتناب نواہی سے ہے اور
حدیث مین بروایت انس آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دلالت کرونمین تمہین اوپر درد اور دوا تمہاری کے درد تمہارا
ذنوب ہین اور دوا استغفار و توبہ پس ظاہر ہوا کہ معرفت طب قلوب و معالجہ اوسکا جانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے اور وہ بواسطہ
وحی کے اور طب اجساد غالباً راجع تجربہ اور گاہی بوحی بھی ہوتا ہے جیسے کہ رخصت افطار سفر و مرض مین اور شرعیت تیمم خوف مرض اور اشتمال
اوسکی مین ظاہر و ہویدا ہے اور یہہ بھی وہ معالجے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائے مین ظاہر یہہ ہے کہ بوحی ہووین اور اگر تجربہ اور
قیاس ہوں مستبعد نہین اور تجویز علاج مین اثبات اسباب ہے اور وہ منافی توکل نہین جیسا کہ دفع جوع و عطش باکل و شرب اور دلیل اوپر
جواز تداوی کے حال سید المتوکلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے باوجودیکہ ایسے توکل کے تداوی اور مباشرت اسباب فرماتے تھے اور
فرمایا نہین بھیجا ہے حق تعالی نے کوئی درد مگر ساتھہ اوسکے دوا اوسکی بھی بھیجی ہے اور ایک روایت مین لفظ شفا وارد ہوا ہے الا الموت کہ وہ مرض
معدی ہے اور بعض احادیث امر ہے بمداوات اور اشارہ ہے کہ نفع مداوات مین اوپر حکم الہی اور تقدیر کے ہے نہ اوس دوا کو علت شفا سمجھنا چاہیے اور اتفاق ہے بر آنکہ
برای وجوب نہین اور ملابست سبب باعتماد اوپر تقدیر الہی کے منافی اور مضاد توکل نہین اور کبھی ترک اسباب کرتے ہین واسطے تحقیق حال
نفس و تحصیل مقام توکل کے اور اسیطرف ہے اشارہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِی سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنْ غَیْرِ حِسَابٍ
هُمُ الَّذِیْنَ لَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَتَطَیَّرُوْنَ وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ یعنے داخل ہونگے بہشت مین میری امت سے ستر ہزار بغیر حساب کے وہ وہ لوگ ہین
کہ تعویذ و افسون نہین کرتے اور نہ فال بد سمجہتے اور پروردگار اپنے کے اعتماد و توکل کرتے ہین اور یہہ روایت دوسری مین
لَا یَکْتَوُوْنَ بھی زیادہ کیا ہے یعنے داغ نہین کرتے اور لکھا ہے کہ مراد وہ ہے کہ یہہ افعال بطریق اعتقاد اور اعتماد علیت نہین کرتے
اور مواہب لدنیہ مین حارث محاسبی صوفی سے باب ہَلْ یَتَدَاوَی الْمُتَوَکِّلُ مین نقل کیا ہے کہ کہا منافی توکل نہین ازجہت وجود اوسکے
سید المتوکلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس کہا گیا حارث رضی اللہ عنہ کو کہ خبر مین آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
مَنِ اسْتَرْقٰی وَاکْتَوٰی بَرِئَ مِنَ التَّوَکُّلِ یعنے جسنے تعویذ و افسون کیا اور داغ دیا بیزار ہوا توکل سے پس جواب دیا کہ مراد براءت اوس توکل سے کہ حدیث
سابق مین یدخل الجنة الی آخرہ مین مذکور ہے اور کہا بعض توکل بعضے افضل ہین تمام ہوا کلام حارث کا اور تمہید مین لکھا ہے کہ مراد

بر آت توکل سی اوس وقت ہی کہ تیہ کری برقاء مکروہہ شرعیہ اور مخالف اوسکا اور اکتوی کرے اور حال مین کہ رغبت اوسکی متعلق بوجود شفا کی
مین ہووے اور یقین کری ساتھ اوسکے اور معرض ہو فعل الہی سی اور غافل ہوا وس سے کہ شفا اوسکی طرف سی ہے بدلیل جواز استرقا بقرآن اور
فاتحۃ الکتاب کے جیسا کہ آویگا بیان اوسکا اور تحقیق اس باب مین وہ ہی کہ اسباب تین قسم ہین ایک اسباب یقینیہ کہ رعایت اونکی بحکم
الہی اور تقدیر ربانی واجب ہی جیسا کہ مضغ لقمہ اور بلع اوسکا اکل مین اور رکھنا کوزہ کا موہنہ مین اور مص اوسکا شراب مین پس ترک اوسکا
داخل توکل نہوی بلکہ موجب اثم ہے - دوسری اسباب ظنیہ کہ بحکم تجربہ صحیحہ مدخلیت اوسکی ثابت و متحقق ہوتی ہی مثل استعمال ادویہ حارہ اور
باردہ کی تسخین و تبرید مزاج مین اور رعایت اس قسم کی منافی توکل نہین مگر واسطے تحقیق حال نفس کے اور تحصیل مقام توکل کہ بعض نے
اس قوم سی کہا ہی اور باوجود اوسکے فتوی شریعت مین محل عتاب ہوتی ہین - تیسری اسباب وہمیہ کہ ایسی نہین اور ارتکاب اوہ استعمال
اونکا منافی توکل ہے باتفاق اور علاج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اجساد کو تین طرح پر تھا - ایک ساتھ ادویہ طبیعہ کے کہ عبارت
ہی اجزای حیوانی نباتی جمادی سے - دوسرا ادویہ الہیہ روحانیہ کہ ادعیہ اور اذکار اور آیات قرآنی ہین - تیسرا ساتھ ادویہ مرکبہ کے
ان دو قسم سی اور جاننا چاہیے کہ کوئی شفا اعم و انفع و اعظم قرآن سے نہین اوتری جیسا کہ فرمایا آیۃ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ
شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ یعنی اور اوتارتے ہین ہم قرآن سے وہ چیز کہ وہ شفا اور رحمت ہی واسطے ایمان والون کے -

اور قرآن تمام شفا ہی امراض روحانی سے اسواسطے کہ امراض روحانی اعتقادات فاسدہ اور اخلاق ذمیمہ اور اعمال قبیحہ ہین
اور قرآن مشتمل ہی اوپر دلائل صحیحہ قطعیہ کے اوپر اسباب عقائد حقہ اور بیان اور ارشاد اخلاق فاضلہ اور اعمال محمودہ کے اور ہونا اوسکا
شفا امراض جسمانیہ سے بجہت اوسکے ہے کہ تبرک و تیمن ساتھ قرات اوسکے نافع ہے بہت امراض و علل سے اور مزیل اور دافع ہے خاص اونکو
اور [illegible] پڑہنا اور [illegible] لکھنا افسون مجہولہ کا کہ معانی اونکے مفہوم نہین اور وارد ہین جانب اہل فسق وفجور سی کہ ثابت ہی بحس بصر نجاست
و کثافت اونکی حسب آثار عجیبہ جلب منافع اور دفع مفاسد مین ظہور کرتے ہین پس قرآن عظیم سے کہ مشتمل ہی اوپر ذکر جلال و کبریای الہی اور
ذات و صفات اوس تقدس و تعالی کی او ثابت ہوا جانب ایسی شخص سے کہ ثابت ہوئی ہی صفا و نزاہت و عظمت و کمال اوسکا بیان
او معجزات قاہرہ کیونکر نہووے اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو کوئی شفا نہ دیوے قرآن سے اوسکو خدا تعالی شفا نہ دیوے
ہرگز اور آیا ہی کہ فاتحۃ الکتاب دوا ہر درد کا اور رقیہ [illegible] الکتاب [illegible] حدیث [illegible] اور حدیث
امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ مین مرفوعا واقع ہوا ہی کہ خیر الدوا القرآن یعنی بہتر دوا قرآن ہی اور [illegible]
حق سبحانہ تعالی آیۃ وننزل من القرآن ما ہو شفاء و رحمۃ مین آیات شفا کا ذکر کیا ہی اور [illegible] اون آیات کو [illegible]

تعین کیا ہے اور کتب معتبرہ مین مثل مواہب لدنیہ وغیرہ کے ایک حکایت درباب ان آیات کی امام طریقت ابو القاسم قشیری سے
لاے ہین کہ بیمار ہوا تہا لڑکا اوسکا بیماری سخت سے تا مشرف بر موت ہوا اور شدید ہوا امر اوسکا کہا دیکہا مینے پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین اور شکایت کی مینے پاس آنحضرت کے حال ولد اپنے سے فرمایا آنحضرت نے اَیْنَ اَنْتَ
مِنْ آیَاتِ الشِّفَاءِ یعنے کہان ہے تو غافل آیات شفا سے اور کیون نہین تمسک کرتا ہے تو ساتہہ اوسکے اور شفا نہین ڈہونڈہتا
تو اوسکے ساتہہ پس بیدار ہوا مین اور فکر کیا مینے اوسمین ناگاہ پایا مینے اون آیات کو چہہ جگہہ کتاب خدای عز وجل مین اول آیہ
وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ یعنے اور شفا دیتا ہے سینون مومنین کو دوسری آیہ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ یعنے اور شفا ہی واسطے
اوس چیز کے کہ سینون مین ہے تیسری آیہ یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِیْهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ یعنے نکلتا ہی شکمون اون کے سے
شراب رنگارنگ کہ اوسمین شفا ہی واسطے لوگون کے چوتہی آیہ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ اور نازل
کرتے ہین ہم قرآن سے وہ چیز کہ وہ شفا اور رحمت ہی مومنین کے لیے پانچوین آیہ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ یعنے اور جب بیمار ہوتا ہون مین
پس وہ شفا دیتا ہے مجہے۔ چہٹے آیہ قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ آمَنُوْا هُدًی وَّشِفَاءٌ یعنے کہہ ای محمد وہ ایمان والون کے لیے ہدایت وشفا ہی رکہا پس لکہا مینے
ان آیات کو اور گہولا اونکو پانی مین اور پلایا مینے اوس لڑکے کو پس شفا پائی اوسیوقت گویا کہ بندہا ہوا تہا اوسکے پانو سے کہل گئی اور شیخ تاج الدین سبکی ذکر اعلام
علما شافعیہ سے بہی نقل کیا ہے کہ کہا ہماری اکثر مشائخین کو کہ کہتے تہی یہ آیات طلب شفا کے واسطے بہت مجرب ہین لیکن یہان ایک سخن کو جاننا اور دریافت
کرنا چاہیے کہ آیات اور اذکار اور ادعیہ کہ تعویذ کیا جاتا ہی اونکے ساتھ اور استشفا نافع اور شفا اونکی ذات مین ہے لیکن صلاحیت محل
وقبول اوسکا اور قوت ہمت فاعل اور تاثیر اوسکی شرط ہے اوسمین اور جب تخلف کرے شفا پس یا جہت ضعف تاثیر فاعل کے ہوگا یا بسبب
عدم قبول محل یا کوئی مانع قوی ہے کہ باوجود قوت فاعل اور صلاحیت محل کے حاجب اور حاجز وصول اثر اور تاثیر سے آیا اور
علی ہذا القیاس ادویہ حسیہ مین بہی پیدا ہوتا ہی کہ عدم تاثیر اوسکا یا جہت عدم قبول طبیعت ہوئی اوس دوا کو یا بہی جہت
وجود مانع کے وصول اثر دوا کے ساتہہ اوسکی بہ حسب قبول محل کے ہوگا ایسا ہی قلب بیوی رد او [illegible] قبول تام اور ہمت قوی کے نفس فعالہ
تاثیر کرتا ہی [illegible] مین اور [illegible] دعا کا [illegible] وصول مطلوب مین لیکن گاہی تخلف اثر اوس دعا کا یا جہت ضعف
اوس دعا کا [illegible] ذات مین [illegible] دعا ہو [illegible] خدا تعالی اس جہت سے کہ اوسمین تجاوز ہی حد حقانیت والتفات
[illegible] عدم اقبال اوسکا [illegible] عدم حضور وجمعیت قلب وقت دعا کے یا حصول کسی
[illegible] مانع کے مثل [illegible] حرام [illegible] اوسکا قلب [illegible] استیلا غفلت [illegible] ہوگا [illegible]

قبول نہین کرتا دعا کو قلب لاہی اور ساہی غافل سے اور دعا مد و بلا ہی مدافعہ اور معالجہ کرتے ہین اوسکو اور دفع کرتے ہین بعد از نزول یا تخفیف
کرتے ہین اوسمین اور دعا سلاح مومن ہی اگر با حضور قلب و جمعیت کلیہ ہووے اور مطلوب کے اور مصارف ہووے او اوقات اجابت کو ساتھ خشوع
اور خضوع اور انکسار و ذل اور تضرع و طہارت اور رفع یدین اور ابتدا بحمد و صلوۃ اور بعد توبہ و استغفار اور صدق و الحاح اور تملق
اور توسل باسما اور صفات الٰہی کے اور توجہ صادق ساتھہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور تمام شروط اور آداب
اوسکے اوپر مثال ری کی کہ تیر رہست اور کمان درست اور زور بازو بحال اور ہدف مقابل اور قابل اور صالح اوسکی ہووے اور حاجب
واقع وصول درمیان نہووے اور علم ساتھہ صنعت تیر اندازی کے اور تمام شرائط اور آداب اوسکے سے حاصل ہووے ۔ ولیکن استشفا
معوذات وغیرہ کے اسما الہیہ سے بہی قسم طب روحانی سے ہی اگر جاری ہووے اوپر لسان ابرار کے ساتھہ توجہ تام اور ہمت تمام کے
لیکن جو وجود اس نوع کا عزیز و نادر ہی لوگ ہاتھہ ساتھہ طب جسمانی کے مارکر اوس سے غافل بیٹھتے ہین اور مراد ساتھہ معوذات کے
کہ حدیث مین وارد ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دم کرتے تھے نفس کریم اپنی کو ساتھہ معوذات کی اور مراد ساتھہ اوسکے
قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہی اور بعضون نے قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون بہی مراد کہی ہے
یا جن جگہہ کہ قرآن مین متضمن استعاذہ واقع ہوئی ہین مثل اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ
اور یہہ سب قرآن سے ہین اور اس باب مین کہ سخن لیتے ہین ہم عام تر اوس سے مراد ہی اور اذکار اور ادعیہ باب استعاذہ مین بہت وارد ہین
تحقیق اتفاق کیا ہی علمای اوپر جواز رقیہ کے نزدیک اجتماع تین شرط کے ایک یہہ کہ کلام خدا اور اسما و صفات حق تعالی کے ہووے
دوسری یہ کہ بزبان عربی یا اوس زبان ہو کہ جانتا ہو معنے اوسکے اور اعتقاد اوسکا کہ موثر حقیقی خدای عز اسمہ ہے اور تاثیر رقی کی ساتھہ تقدیر
اوسکی ہی جیسا کہ حدیث مین آیا ہی کہ پوچھا لوگون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ یہہ رقا اور دوا اور اسباب دیگر کہ ہم کرتے ہین
اونکو کیا ہی تقدیر خدای جلشانہ کو فرمایا یہہ بہی تقدیر الہی سے ہی اور حدیث مسلم مین عوف بن مالک سے آیا ہی کہ رقیہ کرتے تھے
ہم زمان جاہلیت مین پس کہا ہم نے یا رسول اللہ کیا فرماتے ہین اس باب مین فرمایا عرض کرو رقیون اپنی کو میرے اوپر اگر اوسمین
شرک نہو تو کرو کچہہ باک نہین اور جابر سے روایت ہی کہ نہی کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رقا سے پس آئے بعضے صحابہ
اور کہا یا رسول ہمارے پاس رقیہ تہا کہ واسطے لدغ عقرب کرتے تھے ہم اور عرض کیا اوس رقیہ کو حضرت پر فرمایا کچہہ باک نہین کرو اور فرمایا
جو کوئی نفع پہونچا سکے بہائی اپنے کو پہونچا وے اور تمسک کیا ہی ایک قوم نے ساتھہ اس عموم کے اور تجویز کیا ہی ہر رقیہ کو کہ تجربہ
منفعت اوسکی کیا گیا ہی اگرچہ معلوم نہوں معنے اوسکی لیکن احتیاط اوسمین ہی کہ بغیر معلوم کئے نہ کرین مبادا کہ متضمن شرک کا ہووے اور [illegible]

اور نہین تو جو کہ ماثور ہو وی جیسا کہ رقیہ حمہ عقرب مین آیا ہے بِسْمِ اللّٰہِ شَجَّۃٌ قَرْنِیَّۃٌ مِلْحَۃٌ بَحْرٍ قَفْطَا ہ جائز ہوگا بے شبہ **اور** تحقیق معلوم ہوا
حدیث عوف بن مالک سی کہ ہر رقیہ کہ متضمن ہووے شرک کو جائز نہین اور ایسی ہی دعوات و اسما بزبان سریانی و عبرانی کہ معلوم نہین
معانی اونکی نہ پڑھا چاہیے **اور** حکایت مشائخ مین لائی ہین کہ ایک شخص دعا پڑھتا تھا شخص دوسرا اوس جگہہ حاضر تہا کہا کیا ہوا اس کو
کہ دشنام دیتا ہی خدا اور رسول کو اتفاقاً مضمون اون کلمات کا یہہ تہا اور وہ شخص نادانستہ پڑہتا تہا یا مگر بعض کلمات ہو وین کہ ثقات
سی معلوم ہوا اثر ہنا اونکا اور مشائخ سی متوارث آیا ہی جیسا کہ حرز یمانی مین کہ اوسی سیفی کہتے ہین اور مانند اوسکی پڑھتے ہین واللہ اعلم
اور حدیث ابی داؤد اور ابن ماجہ مین آیا ہی اور تصحیح کیا ہی اوسکو حاکم نے ابن مسعود سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
رقا **اور** تمائم **اور** تولہ شرک ہی۔ تمائم جمع تمیمہ ہے اور وہ حرزہ یا قلادہ ہی کہ گردن مین لٹکاوین اور اوسکو جاہلیت مین واسطے
دفع آفات کی کرتے تھے **اور** تولہ بکسر مثناۃ اور فتح واو اور لام ایک چیز ہے کہ عورتین واسطے جلب محبت مردون کی کرین اور یہہ
ایک نوع ہی سحر سے **اور** دعا و حزب اور رقیہ کہ پارہ پر لکھین کہ اوسی تعویذ کہین اور گردن اور بازو مین باندہین بعضے علما اوسی بہی
منع کرتے ہین ولیکن حدیث عبداللہ بن عمر سے اوسکی ایک سند ہی کہ آنحضرت نے اوسکو واسطے دفع فزع اور وحشت اور بیخوابی کی یہہ کلمات
سکہائی تھے کہ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ہَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنَ لہ یعنے پناہ لیتا ہا
ہون مین ساتھ کلمون خدا کے کہ پورے ہین غضب وسکے سے اور عذاب وسکے سے اور بدی بندون اوسکے سی اور بہکانے سے
وسواس شیاطین سی اور یہہ کہ حاضر ہووین میری پاس + پس وہ رضی اللہ عنہ تلقین کرتے تہی اون لوگونکو کہ عاقل تہی اولاد
اونکی سی اور وہ کہ عاقل نہ تہی لکھتے تہی پارہ کاغذ وغیرہ پر اور ڈالتی تہی اونکے گلی مین **اور** لفظ تعویذ کا احادیث مین واقع ہوا ہے
مثل تعوید الطفل اعوذ بکلمات اللہ التامہ **الحدیث** اور تعویذات النبی جیسا کہ ذکر اونکا آویگا بمعنے استعاذہ اور طلب پناہ کے
ہین شر سی ساتھ خدای عزوجل کے **اور** زینب زن عبداللہ بن مسعود بیان کرتی ہین کہ دیکہا عبداللہ نے میری گردن مین رشتہ کو پوچہا
یہہ کیا ہی کہا مینے یہہ ایک خط ہی کہ افسون کیا گیا ہی میری واسطے اوس مین پس لیا اوسی عبداللہ نے اور پارہ کیا اور کہا ای آل عبداللہ تم بی نیاز
شرک سے اور محتاج نہین اوسکی سنا مینے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تہی کہ رقا اور تمائم اور تولہ شرک ہی کہا مینے کس واسطے یہہ ارشاد فرماتے ہو تم
تہی میری آنکھ کہ باہر نکلی پڑتی تہی غایت درد سے اور نکلتی تہی ہمیشہ اوس سے پس گیا مین پاس ایک یہود کے پس پڑہا اوپر یہودی نے ایک افسون
اور درد جاتا رہا اور آرام پایا نے کہا عبداللہ نے وہ درد کہ تیری آنکہ مین تہا عمل شیطان تہا کہ تیری آنکہ مین تصرف کرتا تہا جب پڑہی گئی
اوسپر افسون باز رکہا اوسکو اور لازم تہا اوپر تیری کہ کہتا تو جیسا کہ رسول خدا کہتے تہی اَذْہِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِی

الشفاء الا شفاءک شفاء لایغادر سقما یعنی دور کر سختی کو ای پروردگار آدمیون کی او شفا دے تو شفا دینوالا ہے نہین شفا مگر تیری ایسی شفا کہ نچہوڑے بیماری کو روایت کیا اوسے ابو داؤد نے **اور** کہا ہے کہ ان رقا اور افسون کو شرک سے اسواسطے شمار کیا ہے کہ اہل جاہلیت اعتقاد موثریت اوسکا رکھتے تھے اور بنام غیر خدا کرتے تھے پس وہ بنام خدا او راوسکے کلام کے ہووے او سکے حکم مین نہو وے اور کیونکر داخل ہووے حال انکہ وارد ہوئی ہین او سمین احادیث اور اخبار صحیحہ صریحہ **اور** بعض نے کہا ہے کہ تہا اون رقا سے ہی کہ رکھتے ہین اہل عزائم اور مدعیان تسخیر جن اور بلاتے ہین ساتھ امور مشتبہ مرکبہ کے حق و باطل سے اور جمع کرتے ہین ساتھ ذکر خدا اور اسمار اوسکی کی اسمار شیاطین اور استعانت و پناہ طلب کرتے ہین ساتھ اونکے **اور** رکھتے ہین جن از بسبب علاقہ عداوت کی بالطبیعہ ساتھ انسان کے رکھتے ہین ساتھ شیاطین کے دوست ہین او نسے جب پڑہی جاوین عزائم باسمار شیاطین اجابت کرتے ہین اونکو اور بار ہا بہت ہین پچہ جگہ **او**ر یہا مجملا اجماع رکہتے ہین علماء امت اوپر کراہت رقا بغیر کتاب اللہ و اسماء اور صفات الہی کے **اور** ہیا تا ہے احوال مقام مرقاۃ کرفقیہی کے مشاہیر علماء فقہ اور حدیث سے کہ رقا تین قسم پر ہی ایک وہ کہ رقیہ کیا جاتا تہا ساتھ اوسکی جاہلیت مین او معلوم نہین معنی اوسکی پس واجب ہے اجتناب اس قسم سے مبادا کہ اوسمین شرک ہو یا موودی بشرک - دوسری وہ کہ کتاب اللہ اور اسماء اللہ تعالی سے [illegible] ہو اور اگر کوئی چیز اوس سے ماثور ہو تو مستحب ہے - تیسرے وہ کہ باسمار غیر خدا کے ہو و فرشتہ یا نبی یا صالح یا عظم مخلوقات مثل عرش وکرسی او ریہ قسم واجب ہے اجتناب اوس سے اور ترک اوسکا اولی ہی اور جہت وجود استعانت بغیر خدا کے اور اگر متضمن تعظیم مرقی بہ ہو تو لازم ہی اجتناب اوس سے جیسا کہ حلف بغیر خدائے عزوجل شیخ عبد الحق دہلوی بخاری قدس سرہ العزیز مدارج النبوۃ مین لکھتے ہین کہ توسل و تمسک ساتھ دوستان خدا او راونکی اسمار کی کرتے ہین نہ ساتھ استقلال او ر استمداد کے اونکو قیاس اوپر حلف بغیر اللہ کے نکرنا چاہیے بلکہ اوس طریق توسل اور تشفیع کے نہ بطریق اشتراک کے جیسا کہ جہال اور عوام الناس کرتے ہین پس اسکا حکم حلف کا رکھے اللہم صل علی محمد وآلہ کما لا یخفی ؀ ربیع رحمۃ اللہ علیہ سے نقل ہے کہ کہا پوچہا مینے امام شافعی کو رقیہ سے کہا لا باس ان یرقی بکتاب اللہ وما یعرف من ذکر اللہ ؀ یعنی باک نہین کہ افسون کیا جاوے ساتھ کتاب اللہ کے اور ساتھ اوس چیز کے کہ معروف و مشہور ہے ذکر اللہ سے کہا [illegible] رقیہ کرین اہل کتاب مسلمانونکو کہا البتہ وقتیکہ رقیہ کرین ساتھ چیز معروف کی کتاب اللہ اور ذکر اللہ سے انتہی **اور** [illegible] مراد یہی کہ مراد کتاب اللہ قرآن ہووے ورنہ جو توریت وغیرہ مین تحریف و تغیر واقع ہوا ہے اعتماد اوسپر نکرنا چاہیے تا مگر معلوم ہووے مضمون اوسکا کہ موافق او مطابق قرآن ہے امام مالک موطا مین لائے ہین کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا یہودیہ کو کہ رقیہ کرتی تہی عائشہ رضی اللہ عنہا کو رقیہ کر اونکو بکتاب اللہ **اور** نووی نے ذکر کیا ہے کہ اختلاف کیا گیا ہی قول مالک مین بیچ رقیہ یہودی اور نصرانی کے مسلم کو اور امام شافعی بجواز اوسکے

قائل ہے **اور** روایت کیا ہی ابن وہب نے مالک سے کراہت رقیہ بحدید اور ملح او عقدہ خیط کے اور وہ جو لکھتے ہین خاتم سلیمان کا ہی کہنا تھا وہ عادت ناس سے زمانہ قدیم مین یعنے بدعت ہی اور مکروہ **تنبیہ** بیشتر پای لغزش عوام الناس کی اوس سبب سے ہی کہ ان فسونون باطلہ اور شگونون باطلہ کو تاثیرات عجیبہ پاتے ہین کہ حیران ہوتے ہین کہ رقای مشروعہ سے گاہی ظاہر نہین ہوتین اور اسی جگہہ سے مزلہ انکار اور ورطہ حیرت مین پڑتے ہین جیسا کہ قول زینب امراۃ ابن مسعود سے ظاہر ہوتا ہی کہ کہا مین کیا کرون کہ اہی میری آنکھہ درد سے نکلی پڑتی تھی فلانی یہودنے افسون کیا درد فی الفور جاتا رہا اور نہین جانتی کہ معنی فساد اور بطلان کے وہ ہین کہ شارع نے اوس سے نہی کیا اور حکمت و فائدہ اوسکا نزدیک شارع کے ہے اور ظاہر یہہ ہی کہ مقصود اخراج ورطہ کفر او شرک سی ہے پس وہ لوگ کہ قدم اونکا مقام صدق ایمان مین ثابت ہی ارتکاب نہین کرتے ان امور نامشروعہ کا اگرچہ سبب ہلاک و زوال حیات فانی کا ہووے اور جانتے ہین کہ سعادت ابدی اور حیات باقی امتثال امر شارع مین ہے اور جنہون کی مطمح نظر زندگانی دنیا ہی مقام استقامت سے پھسل جاتی ہین اور ورطہ کفر و معصیت مین پڑتے ہین اعاذنا اللہ من ذلک و ہم سبکو اللہ تعالی پناہ دیوی اس سے **اور** ہمارے ملک مین ایک فسون ہی کہ اوسکی نسبت بشیخ اشرف الدین یحیی منیری کے کرتے ہین کہ لوگ ... فریفتون و شغوف ہین اور چونکہ ... بشیخ موصوف پاتے ہین زیادہ تر فریفتون و والہ ہوتے ہین اور وہ مین ایسی اسمار ہین کہ متعارف زبان ہنود کے ہین ... لازم ہے واللہ اعلم بصحتہا اور اللہ خوب جانتا ہی صحت انکی

وصل ... آنحضرت سے ہر باب مین مروی ہین خصوصاً عین اور حمہ تا آنکہ حدیث مین واقع ہوا ہی کہ افسون کرے چشم زخم اور حمہ اور نملہ سے یعنے وہ ریش کہ اوپر پہلو کے ظاہر ہوتے ہین **اور** حدیث دوسری مین آیا ہی کہ لَا رُقْیَۃَ اِلَّا فِی نَفْسٍ وَحُمَۃٍ ۵ یعنے نہین رقیہ مگر چشم زخم اور حمہ مین **اور** مراد نفس عین ہی یعنے چشم زخم **اور** ایک روایت مین وَلَدْغَۃٍ زیادہ کیا ہی اور مراد حمہ نیش سے ہی مار سے عقرب اور مانند اوسکی **اور** لدغہ ساتھہ دانتون کے کاٹنا جیسا کہ سانپ وغیرہ اوسکی مانند **اور** مراد حصر مبالغہ ہی بہ تخصیص رقیہ ساتھہ ان اشیاء کے اس واسطے کہ رقیہ مخصوص ساتھہ ان چیزون کے نہین بلکہ جمیع امراض و آلام مین مشروع اور مسنون ہی جیسی کہ تپ اور درد سر اور درد دندان اور امثال و نظائر مین **اور** فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَلْعَیْنُ حَقٌّ ۵ یعنے چشم زخم اور کام کرنا اوسکا موجود و ثابت ہی نفس الامر مین اور حق تعالی نے یہہ خاصیت بعض نفوس مین رکھی ہی کہ جب نظر کرے کسی چیز کی طرف اوپر وجہ استحسان کے ضرر پاوی وہ چیز جیسی کہ سحر مین اور فرمایا لَوْ کَانَ شَیْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ لَسَبَقَتْہُ الْعَیْنُ ۵ یعنے اگر ہوتی کوئی چیز کہ پیش دستی کرتی اور غلبہ قضا و قدر پر ہر آئینہ سبقت کرتی اوسکی عین یہہ مبالغہ ہی اوسکی عین مین **اور** حدیث دوسری مین آیا ہی کہ اکثر مرنا آدمیونکا بعد از قضا و قدر الہی ساتھہ چشم زخم کے ہی اور اکثر علماء دین اوسیپر ہین کہ عین حق ہی اور جماعہ مبتدعہ سے مثل اہل

اعتزال اور جو کوئی کہ اونکی طریق پہ چلتا ہی منکر ہوئے ہین اوسکو اور جو مخبر صادق نے ساتھ اوسکی خبر دی ہے اعتقاد اوسکا واجب اور انکا اوسکا باطل اور رد ہو جو کہین کہ سبب تقدیر الٰہی ہر چشم زخم کیا اعتبار رکھے جواب اوسکا وہ کہ یہ بھی بتقدیر الٰہی ہے اور یہ معین کو تاثیر دانے نہین اور جو کوئی اوپر طریقہ اہل سنت کے ہے کہتا ہی کہ وہ اسباب عادی سے ہی ساتھ اون معنون کے کہ عادت اللہ جاری ہوئی کہ احداث ضرر کرتا ہی نزدیک مقابلہ شخص ساتھ شخص کے اور نظر کرنا اسکا طرف اوسکے اوپر وجہ استحسان کے ولیکن جو دکہ ایک جیسہ چشم عاین سے نکلتی ہی اور ساتھ معیون کے پونہچتی ہی یقین ساتھ کسی جانب اثبات اور نفی اوسکی نکرنا چاہیے دونون جانب محتمل ہین اور بعضے اہل طبائع نے لکھا ہی کہ جواہر لطیفہ غیر مرئیہ منبعث ہوتے ہین عاین سی اور متصل ہوتے ہین ساتھ معیون کے اور آتے ہین مسامات چشم اوسکے مین پس پیدا کرتا ہی باری تعالی ہلاک کو نزدیک اوسکے جیسا کہ پیدا کرتا ہی ہلاک نزدیک پینے زہر کے اور یہ محتمل ہے پس خوی اوسکے یقین کا خطا ہی اور نقل کیا گیا ہی بعض اونکی کہ منسوب تھا ساتھ نظر لگانے کے ہوئی ہین کہتے تھے کہ جب ہم دیکھتی ہین ایک چیز کو خوش آتی ہی ہمکو پاتے ہین ہم ایک حرارت کہ باہر آتی ہی آنکھون سی اور بعضون نے لکھا ہی کہ منبعث ہوتی ہی چشم عاین سے قوت سمیہ کہ متصل ہوتی ہے ساتھ معیون کے کہ باعث ہلاک و فساد ہوتی ہے مثل زہر کے کہ افعی سے ساتھ لدغ کے پونہچتا ہے اور بعض افاعی سے بوساطت نظر زہر پونہچتا ہے اور بالجملہ اوپر مثال تیر کے ایک چیز جانب عاین سی بجانب معیون روانہ ہوتی ہے اگر کوئی مانع کہ حفظ اور رد وقائع اوسکا کہے درمیان ہووے پونہچتی ہی اور کارگر ہوتی ہی اور اگر مانع درمیان ہووے کہ عبارت حرز و تعویذ اور دعا سی ہے اور مانند سپر کے ہی وصول اور نفوذ نہین پاتی اور اگر سپر سخت اور قوی ہو ہو سکتا ہی کہ بھی بجانب عاین کے عود کرے اوپر مثل تیر کے اور علاج نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاص اس علت چشم زخم کے لیے تعویذات ہو وین یعنی آیات اور کلمات کہ اونمین استعاذہ ہے شرور سے مثل معوذتین اور فاتحۃ الکتاب و آیۃ الکرسی اور کہا ہی کہ بزرگترین رقیونکا قرات فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور معوذتین کا اور جملہ تعویذات نبوی سی کہ احادیث صحیحہ مین ثابت ہوا ایک یہ ہی اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُ ہُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَ بِاَسْمَاءِ الْحُسْنٰی مَا عَلِمْتُ مِنْہَا وَ مَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَ ذَرَاَ وَ بَرَاَ وَ مِنْ شَرِّ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَ مَا یَعْرُجُ فِیْہَا وَ مِنْ شَرِّ مَا ذَرَاَ فِی الْاَرْضِ وَ مِنْ شَرِّ مَا یَخْرُجُ مِنْہَا وَ مِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّیْلِ وَ النَّہَارِ وَ مِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّیْلِ وَ النَّہَارِ اِلَّا طَارِقًا یَطْرُقُ بِخَیْرٍ یَا رَحْمٰنُ ۔ یعنے پناہ لیجاتا ہون مین ساتھ کلمون خدا کے کہ پوری ہین ایسی کہ نہین تجاوز کرتے نیک کا اور نہ بدکار سے اور ساتھ نامون نیک کی وہ جو جانتا ہون مین اونسی اور وہ جو نہین جانتا مین بدی اوس چیز کی کہ پیدا کیا اور وہ چیز کہ ظاہر کیا اور بدی اوس چیز کی کہ اوترتی ہی آسمان سے اور وہ چیز کہ چڑہتی ہی اوسمین اور بدی اوس چیز کی کہ پیدا کی زمین مین اور برائی اوس چیز کی کہ نکلتی ہی اوسے اور برائی فتنون رات

اور دن آنا [illegible] سختیون اور تاریکیون رات اور دن سی مگر سختی کہ راہ پاوے ساتھ نیکی کے ای بخشنے والے اور از انجملہ کلمات
[illegible] دفع ہو وی چشم زخم کہنا ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ کا اور اگر عاین کہ ڈرتا ہی ساتھ پونہچنے چشم زخم کے اپنی کو اللھم بارک علیہ
کو چشم زخم دفع کرے اور حدیث مین آیا ہی کہ عامر بن ربیعہ نے سہل بن حنیف کو دیکھا کہ غسل کرتا ہی اور تہا وہ ابیض حسن الجسم عامر نے
حسن بدن اوسکے سے تعجب کیا اور استحسان اور کہا واللہ مینی مثل اس پوست کی مردون اور عورتون مخدرہ مین نہین دیکھا سہل اوسیوقت
مرکے [illegible] پس خبر پونہچی آنحضرت کو فرمایا کیا تہمت کرتے ہو کسیکو کہا عامر کو کہ دیکھا اوسکے بدن کو اور تحسین کیا پس
[illegible] کیون نہ کہا [illegible] دیکھا اور [illegible]
[illegible] اللھم بارک علیہ [illegible] سہل بن حنیف کے پس [illegible] ہوا عامر نے اپنا مونہہ اور دونون ہاتھ اپنے
[illegible] اعضای تناسل اپنی کو ایک قدح مین پہر ڈالا [illegible] سہل کے پیچ پشت [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] پانی عامر پاس [illegible]
[illegible] قدح مین پہر لاتا بائین ہاتھ کو
قدح مین اور [illegible] پانی قدح سے اور ڈالتا داہنے ہاتھ پر پہر لاتا داہنے ہاتھ کو بائین مین اور ڈالتا بائین ہاتھ پر پس لاتا دست چپ کو
اور ڈالتا پانی مرفق ایمن پر پس لاتا دست راست کو اور ڈالتا مرفق ایسر پر پس لاتا دست چپ اور ڈالتا پانی قدم یمنی پر پس لاتا
دست راست کو اور ڈالتا قدم یسری پر پہر لاتا دست چپ اور ڈالتا پانی زانوی راست پر پہر لاتا دست راست اور ڈالتا زانوی
چپ پر پہر دہوتا اعضای تناسل اپنی اور نہ رکہتا قدح زمین پر پس ڈالتا وہ پانی مستعمل اوپر سر سہل کے جانب پس سے اوسکے
پس تندرست ہوتا تہا باذن خدا تعالی پوشیدہ نہو کہ ابن کثیر نے عادت قوم ذکر کی اور ظاہر وہی ہی کہ [illegible] پاس بہی یہی کرتے تہے
واللہ اعلم اور [illegible] کے سر اوسکا از راہ عقل نہین معلوم ہوتا معلوم کرنا چاہیے کہ مراد داخل آزار سے کیا ہی بعض نے
کہا فرج ہی قول دوم وہ کہ طرف ازار [illegible] پونہچتی ہی جانب راست ہی اور قاضی عیاض نے کہا کہ مراد جسد اوسکا ہی کہ متصل ہو ازار سے
موضع ازار [illegible] اور بعضون نے کہا مراد [illegible] ہی کہ [illegible] ہی اور ایک جماعت نے سلف سے [illegible] کہا ہی کہ آیات قرآن لکہین اور
[illegible] دن کو پلاوین اور مجاہد کہتا ہی کہ باک نہین لکہنے اور دہو کر [illegible] مطلق قرآن مین بیمارونکو یا آیات کہ مناسب شفا یا مشتمل اوپر ذکر
اسماء اور صفات کے ہو وی اور یہی انسب ہے اور ابن عباس سے مروی ہی کہ ایک زن درد زہ مین گرفتار تہی فرمایا لکہ دو آیت قرآن سے

لکھین اور گھولین اور پلاوین اوسی اور وہ جو سابقاً مذکور ہوا حکایت شیخ ابو القاسم قشیری نے آیات شفا مین موید اس معنی کا ہی

حکایت ابو عبد اللہ نیاحی سے روایت ہے کہ کہا سفر مین اوپر شتر خوش خوب رفتار کے سوار تھا مین اور درمیان ہمراہون ہمارے

ایک شخص تھا منسوب ساتھ چشم زخم لگانیکے جس چیز پر نظر استحسان ڈالتا تلف ہوتی ۔ ابو عبد اللہ نیاحی کو کہا شتر اپنے کو اوسکی نظر

بچا نیاحی نے کہا اوسکو میری شتر پر قدرت نہین یہ خبر عاین کو پہونچی منتظر رہا تا نیاحی اپنی منزل سے کہین گیا پس عاین آیا اور شتر اوسکی نظر

نگاہ کی شتر مضطرب ہوا اور گر پڑا مثل درخت آگ کے جو سے اوکھاڑین ۔ نیاحی کو خبر کی کہ عاین نے تیرے شتر کو نظر لگائی آیا اور جو عاین کو دکھایا

یہ رقیہ پڑھا بِسْمِ اللّٰہِ حَبْسٌ حَابِسٌ وَشَجَرٌ یَابِسٌ وَشِهَابٌ قَابِسٌ رَدَدْتُ عَیْنَ الْعَائِنِ عَلَیْهِ وَعَلٰی اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیْهِ فَارْجِعِ الْبَصَرَ

هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِیْرٌ یعنی ساتھ نام خدا کے ہی بند کرنا بند کرنیوالے کا اور درخت

خشک و ستارے چمکنے والے کا رد کیا مینے چشم زخم نظر لگانیوالے کا اوپر اوسکے اور اوپر دوست ترین مردون کے طرف اوسکی پس پھیر آنکھ کو

آیا دیکھتا ہے تو کچھ شگاف سے پس پھیر آنکھ دوبارہ اولٹی پھرے طرف تیری آنکھ اوس حال مین کہ ذلیل ہے اور وہ منقطع ہے دیکھنے خلل سے ۔

جب نیاحی نے یہ دعا پڑھی فی الفور آنکھہ اوس عاین کی نکل پڑی اپنی محل سے اور شتر تندرست ہو کر کھڑا ہو گیا **اور** یہ بھی رقیون

چشم زخم سے ہے **اور** مواہب مین ابن قیم سے منقول ہے کہ کہا اور حیلہ علاج عین سے احتراز اور اجتناب ہے اوس سے اور ستر محاسن اوس

شخص سے کہ ڈرایا جاتا ہے نظر اوسکے سے ساتھ ایسی چیز کے کہ رد کرے نظر کو جیسا کہ بغوی نے شرح السنہ مین لایا ہے کہ عثمان ابن عفان

رضی اللہ عنہ نے دیکھا لڑکے خوبصورت کو اور کہا سیاہ کرو نون اوسکا تا اوسے چشم زخم نہ پہونچے **اور** مراد ساتھ نون کے گڑہا ہے کہ زنخدان مین

ہوتا ہے لڑکے کے **اور** پوشیدہ نہ ہے کہ سیاہ کرنے نون مین کو دکھ سے شہر حال اوسکا نہین ہے اور ظاہر وہ ہے کہ یہ بھی ایک سحر ہے کہ خاصیت اوسکی

دفع ضرر مین کا ہے اور حکم رقیہ کا رکھے واللہ اعلم **اور** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھر مین ام سلمہ کے ایک کنیز کو دیکھا کہ اوسپر اثر نظر بد کا ہے

اور صحیحین مین یون آیا ہے کہ ایک جاریہ دیکھی کہ رنگ اوسکے مین صفرت ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے افسون پڑھو

اوسپر کہ اوسے نظر جن ہوئی ہے ۔ اس جگہ سے معلوم ہوا کہ جسطرح آدمی کی نظر ہوتی ہے جن کی بھی ہوتی ہے اور کہا کہ نظر جان کی تیز تر سنان

سے ہے **اور** یہ کہا ہے کہ اصابت عین بجہت اعجاب و استحسان کے ہوتا ہے اگرچہ بغیر حسد ہو اور روی محبت کا **اور** مرد صالح سے جیسا کہ

عامر بن ربیعہ سے نسبت سہل بن حنیف کی وقوع مین آیا **اور** اختلاف کیا ہے علما نے وجوب قصاص و دیت مین ۔ قرطبی نے

کہ ایک علما فقہ اور حدیث سے ہے کہا کہ اگر تلف کرے عاین کسی چیز کو ضامن ہوتا ہے اوسکا اور اگر جان سے مارے قصاص اوسپر یا دیت

اوسپر اور اگر مکرر واقع ہو کسی شخص سے کہ عادت اوسکی ہو گئے حکم ساحر کا رکھا **اور** نووی نے روضہ مین کہا ہے نہین ہے اوسپر

دیت اور نہ کفارت اسواسطے کہ منضبط اور عام نہین یہہ کام بلکہ مخصوص بعض ناس ہے اور بعض احوال مین اور وقوع اس فعل کا اوسکی بخاصیت ہے اور اصابت مکروہ اوسکی ہے متیقن نہین قتل اور ہلاکت اور زوال حیات مین اور کبھی حصول مکروہ بے ہلاک ہوتا ہے انتہے — اور اقوال مشائخ حنفیہ اس جگہ معلوم نہین ہوئی ملتمس ناظرین سے ہے کہ اگر معلوم کرین لکھدین واللہ اعلم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رقیہ اور دعا فرماتے تھے واسطے جمیع امراض جسمانی کے مثل حمی اور صرع اور صداع اور ترس اور وحشت اور بیخوابی اور سموم اور ہموم اور آلام اور مصائب اور احزان واندوہ اور غم وشدت اور اوجاع بدلی اور درد دندان اور حبس بول اور خراج اور رعاف اور عسر ولادت اور فقر اور فاقہ اور تمامی امراض اور آلام اور سائر محن اور بلایا اور شدائد مین اور وہ سب رقا اور ادعیہ اور تعاویذ کتب احادیث مین مذکور ہین وہانسے چاہیے طلب کرنا اور ایسا ہی تعرض بعلاج جسمانی ساتھ ادویہ حسیہ کے بھی واقع ہوا ہے اکتفا اور اختصار علی المقصد اس درمیان سے ذکر سحر اور حکم اوسکا بجہت اشتمال اوسکے اوپر قصہ سحر کے سحر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور طول کلام اوسکا واقع ہوا۔

وصل فی الصراح سحر افسون وجادو وجادو کردن اور سحر حرام ہے اور کبائر سے باجماع اور کبھی کفر ہوتا ہے اگر اوسمین کوئی قول او فعل ایسا ہو کہ موجب کفر ہو اور تعلیم وتعلم بھی اوسکا حرام ہے اور بعضون نے کہا ہے تعلم سحر اگر بنیت دفع سحر کے ہووے حرام نہین اور ساحر اگر اوسنے سحر مین کفر نہووے تعزیر کیا جاوے اور اگر کفر ہے قتل اور درباب قبول توبہ ساحر اختلاف ہے جیسا کہ زندیق اور زندیق وہ کہ کہین منکر دین اور نبوت اور حشر ونشر اور قیامت کا ہووے اور حقیقت سحر مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ مجرد تخیل اور ایہام ہے کچھ حقیقت نہین رکھتا یعنے جو کچھ کہ مسحور مین احوال وافعال سے حاصل ہوتا ہے مجرد وہم وخیال ہی حقیقت نفس اور اختیار ابو جعفر استر ابادی شافعی اور ابوبکر رازی حنفی اور جماعہ دیگر کا یہی ہے اور نووی نے کہا کہ صحیح وہی ہے کہ اوسکو حقیقت ہے اور جمہور علما اسی پہ ہین اور کتاب وسنت مشہورہ اسی پر دلالت رکھے کذا فی المواہب اور شیخ ابن حجر عسقلانی نے کہا کہ محل نزاع وہ ہے کہ آیا واقع ہوتا ہے ساتھ سحر کے انقلاب عین اور قلب حقیقت یا نہین جو کوئی کہتا ہے کہ وہ تخیل محض ہے منع کرتا ہے اوسکو اور جو لوگ کہ قائل اوسکی حقیقت کے ہین اختلاف کیا ہے اونمین کہ آیا مراد فقط تاثیر ہے جیسا کہ تغیر دیتا ہے مزاج کو پس ایک نوع امراض سے ہے یا منتہی ہوتا ہے یا احالہ جیسا کہ جماد حیوان ہوجاوے یا حیوان جماد اور جمہور قول اول پر ہین اور بعض کہین کہ سحر وقوع اور ثبوت نہین رکھتا اور یہہ سخن باطل اور مکابرہ ہے کہ کتاب اور سنت بخلاف اوسکے ناطق ہے اور بعضے او رکہتے ہین کہ زیادہ نہین تاثیر اوسکی اوسپر کہ قرآن مجید مین مذکور ہے کہ آیہ یُفَرِّقُونَ بِہٖ بَیْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِہٖ یعنے جدائی ڈالتے ہین

ساتھ اوسکے مرد و زن مین اور اگر زیادہ ہوتی البتہ ذکر اوسکا قرآن مین ہوتا اور صحیح جہۃ عقل و نقل سے وہ ہی کہ واقع ہوتا ہی اکثر اوس سے
اور آیت دلالت نہین رکہتی منع زیادت پر غایت وہ کہ قصہ ہاروت و ماروت مین جو واقع تہا ہی تا پہر زیادہ بہی ہوا ہو لیکن اوس سے ذکر نہیں کیا
اور تحویل صناعیہ سے ہی کہ حاصل ہوتا ہی ساتہ اعمال و اسباب بطریق اکتساب کے اور عدد اوسکا اقسام خارق عادت مسامح ہے
باعتبار ظاہر کے اور اکثر وقوع اوسکا اہل فسق و فساد سے ہی اور شرط ہی کہ جنب ہووے وطی حرام سے بلکہ ساتہ محارم کے ہوا ہو داخل ہے
ایسا ہی کہا گیا ہی اور کہتے ہین کہ حبال اور عصی کہ اوپر ہاتہ ساحرون فرعون کے حرکت کرتے تھے اور موسی علیہ السّلام اوسکو سعی خیال کرتے
سحر نہ تہا بلکہ عصے مجوف تہے اور حبال چرم سے محشو ساتہ زیبق کے اور نیچے اوسکے آگ فروختہ کی یا آفتاب مین چہوڑا تہا کہ زیبق جو گرم
ہووے جنبش مین آوے اور یہہ سخن غریب ہی اور حق تعالی نے اوسی چند مواضع مین بسحر یاد فرمایا ہی اور بعض مواضع مین سحر عظیم اور
اوسکے کرنیوالونکو سحرہ فرمایا پس حمل اوسکا اوپر اوسکی تمویہ اور تخییل کے بعید معلوم ہوتا ہی مگر وہ کہ مراد بسحر قرآن مین معنی لغوی ہین معجز
عجیب اور حمل اوپر حقیقت سحر کے اودخل ہی اعجاز موسی علیہ السّلام مین مگر وہ کہ بنقل صحیح ثابت ہوا ہو کہ واقع ایسا تہا واللہ اعلم
اور بنقل ثابت ہوا ہی کہ یہود نے سحر کیا آنحضرت کو اور تاثیر اوسکی ذات جلیل حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین ظاہر ہوئی عروض نسیان
اور تخییل اور ضعف قوت ہا اور امثال اوسکے اور وقوع اس حادثہ کا بعد از رجوع حدیبیہ سے تہا ذی الحجہ آخر سنہ سادس مین اور مدت بقا
اس عارضہ کی ایک قول مین چالیس دن اور ایک روایت مین چہہ مہینے اور ایک مین ایک سال ۔ حافظ ابن حجر نے کہا کہ یہہ روایت
صحیح و معتمد ہی اور غالبا قوت و زور اوسکا چالیس دن تہا اور وجود آثار و بقایا اوسکا اول سے آخر تک تا مدت مدید ممتد رہا تہا ایک
رات پاس حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے تہے دعا فرمائی بہت اور کہا یا عائشہ آگاہی رکہتی ہی تو اوسکی کہ فتوی دیا مجہے
خدا تعالی نے جس چیز مین کہ اوس سے فتوی طلب کیا مینے یعنے اجابت کیا وہ جو مینے سوال کیا اوس سے فرمایا آئے میرے پاس دو مرد اور بیٹھے
ایک ان دو سے نزدیک سر میرے کے اور دوسرا نزدیک پاؤن کے پس کہا ایک نے اون دو مرد مین سے اپنے یار کو کیا حال ہی اس مرد کا اور
درد اوسکا کیا ہی کہا مطبوب ہے یعنی مسحور اور طب لغت مین بمعنے سحر مستعمل ہی کہا کہ سحر کیا ہی اوسے لبید بن اعصم یہودی نے کہا کس چیز مین
سحر کیا ہی کہا مشط اور مشاطہ مین اور مشط بضم شین شانہ اور مشاطہ بضم میم وہ بال کہ گرتے ہین سر اور ریش سے ساتہ شانہ کرنے کے
اور وعای شگوفہ نخل نر مین ۔ کہا کہان رکہا ہی اوسکو کہا بیر ذروان مین اور وہ بذال معجمہ مفتوحہ نام ایک چاہ کا ہی کہ اوسمین پنہان
کیا تہا اور ایک روایت مین بیر اروان بالف اور کہا ہی کہ یہہ صحیح تر ہی پس آنحضرت ساتہ چند اصحاب کے اوس چاہ پر تشریف لیگئے
اور فرمایا یہی چاہ ہی کہ دکہایا مجہے اور پانی اوسکا سرخ تہا گویا حنا گہولی تہی اور درخت اوسکی نخلون کے مثل روس شیاطین پس نکالا

اوس جادو سے وہ سحر ایسا ہی آیا ہی صحیحین مین۔ اور ایک روایت مین بخاری سے آیا ہے کہ کہا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے
کیون فاش نہین کرتے تم اوسکو یا رسول اللہ اور رسوا نہین کرتے اونکو جنہون نے یہہ کام کیا ہی فرمایا خوش نہین رکہتا مین کہ برگزیدہ
کرون لوگون پر شر خدا تعالی نے مجہے شفا دی پہر کیا کام کہ فاش کرون اور شر اوٹہاؤن مین اور حدیث ابن عباس مین نزدیک
بیہقی کے دلائل النبوۃ مین بسند ضعیف لایا ہی کہ پایا اوسمین ایک وتر کہ اوسمین گیارہ گرہ تہین او نازل ہوا سورہ فلق او ناس
ہر آیت کہ پڑہتے تہے ایک گرہ اوس سے کہلتی تہی اور ابن سعد ساتہہ دوسری سند کے لایا ہی کہ بہیجا آنحضرت نے حضرت علی اور عمار
رضی اللہ عنہما کو پس پایا طلعہ نخل کو کہ اوسمین گیارہ گرہ باندہی تہین اور ایک روایت فتح الباری مین ذکر کیا ہی کہ نیچے اوترا
ایک مرد او پایا طلعہ نخل کو اوسمین تمثال آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم موم سے بنا کر اوسمین سوئیان چہبا کر اور ڈورا اوسمین
گیارہ گرہ لگائین پس نازل ہوئے جبرئیل ساتہہ معوذتین کے جو آیہ کہ پڑہتے تہے ایک گرہ کہل جاتی تہی اور ہر سوزن کہینچتے تہے
نے تسکین پاتا تہا اور راحت پیدا ہوتی تہی اور آیتین ان دونو سورتون کی بہی گیارہ ہین ہر آیت پر ایک گرہ کہلتی تہی
اور بعضے متصوفہ نے کہا ہی کہ سلوک کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس قضیہ مین مسلک تفویض و تسلیم مین تمام
امر پروردگار کو اور صبر کیا طلب اجر مین اس بلا پر اور جب تمادی کی اس عارضہ نے ڈرے ضعف طاعت اور تمشیت امر دعوت اور ابلاغ
اوسکے سے کہ مبادا قصور اور فتور واقع ہو توجہ کی بجناب الہی اور دعا پس اشارہ پایا ساتہہ تداوی او معالجہ کے ساتہہ علاج حسی اور
روحانی خود یہہ تہا کہ منزل ہوئین اوسپر معوذتین اور حسی وہ تہا کہ حجامت سر فرمایا اور صاحب سفر السعادۃ نے کہا ہے
کہ جو کوئی دین او ایمان سے حظ نرکہی یہہ بات کہی کہ حجامت ایک قسم ہی استفراغ سے ساتہہ علاج سحر کے کیا مناسبت رکہتی اور کس
دفع کیونکر کرے اس علاج کا انکار کرتا ہی **جواب** دینا چاہئے کہ اگر کفار الاطباء مثل جالینوس و ارسطاطالیس نقل کرتے البتہ انکار
نکرتے یعنے کہتے جو اونہون نے حکم کیا ہی لابد بوجہ او حکمت نہوگا یہہ بات فعل آنحضرت مین اولی اور انسب ہے بعد ازان اشارہ کرتا ہے
ساتہہ معقولیت حکمت کے نفع حجامت مین بیچ دفع سحر کے او کہتا ہی جو مادہ سحر کا بسر مبارک پونہچا تہا یعنے قوی دماغیہ مین تاثیر کی تہی
ایسا تخیل تہا کہ چیز کردہ نکردہ اور چیز نکردہ کردہ متخیل ہوتی تہی اور یہہ تصرف ہر ساحر سے طبیعت او مادہ دموی مین تہا اوس
مادہ نے اوپر بطن مقدم دماغ کے غلبہ کیا اور مزاج اوسکا طبیعت اصلی سے پہرا اسواسطے کہ سحر مرکب ہے تاثیر ارواح خبیثہ جن و
اور شیاطین سے اور خباثت نفوس بشری او انفعال قوی طبیعیہ مدینہ کا اون تاثیرات سے یعنے جو تاثیر سحر کی بدن اور روح
حیوانی مین ہی کہ مادہ اوسکا دموی ہی کہ بعد انضمام اوسکے بتجویف قلب مین ایک بخار لطیف بطون دماغ مین متصاعد ہوکر

حائل ہوا ہی دماغیہ کا ہوتا ہے اور ساتھہ تاثیر اور تصرف سحر کے مزاج اوسکا محل تغیر اور خارج طبیعت اصلی سے ہوتا ہی اور کہتا ہے
کہ استعمال حجامت اوس محل مین کہ ساتھہ سحر کے متضرر ہوا ہو غایت حکمت اور نہایت حسن معالجہ ہو وے اور بعض مبتدعہ نے انکار کیا ہی
وقوع تاثیر سحر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور گمان لیگئے ہین کہ یہ موجب انحطاط علو مرتبہ شریف حضرت اور موجب تشکیک کا
نبوت مین ہی اور جو چیز مودی اوسطرف ہووے باطل ہی اور موجب عدم وثوق بشریعت ہی اسواسطے کہ احتمال رکہی اس تقدیر پر کہ تخییل کرتے
ہون کہ مین جبرئیل کو دیکھتا ہون اور حقیقت مین وہ جبرئیل نہووے اور خیال فرماتے ہون کہ وحی کیا گیا ہو اور واقع مین ایسا نہوا
اور تاثیر سحر نا قصون مین ہوتی ہی نہ ارباب کمال مین اور یہ سخن مردود ہی اسواسطے کہ برہان قائم ہوا ہی اوپر صدق آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے دعوی نبوت مین اور وہ جو پہونچایا جانب خدای عز وجل سے اور اوپر عصمت حضرت کے تبلیغ مین معجزات باہرہ
شاہد ہین اور وہ جو متعلق ہی ساتھہ بعض امور دنیو یہ کے کہ بعثت اور رسالت حضرت کی اوسواسطے نہین اگر امراض بدنیہ سے کہ لوازم
بشریہ سے ہین کوئی چیز لاحق اور عارض ہو مخل عصمت امور دین مین نہین ہو سکتی اور بالجملہ وہ جو اخبار آنحضرت سے منقول ہین
اوسمین کچہ خلاف اور اختلاف واقع نہین کہ موجب منقصت کا ہووے بلکہ ظہور تاثیر سحر کا حضرت مین دلائل نبوت حضرت سے ہی اور دال اونکے
صدق پر اسواسطے کہ کفار اونحضرت کو ساحر کہتے تھے اور امور مقررہ سے ہی کہ سحر ساحر مین تاثیر نہین کرتا اور اظہار تاثیر سحر کا حضرت مین واسطے اسکے
او معصلحت کے ہی اور قول اونکا کہ تاثیر سحر مخصوص ساتھہ ناقصون کے ہے یہ قول کلی نہین شاید کہ کاملون مین بھی واسطے کسی مصلحت
اور حکمت کے ظاہر ہوے اور احادیث صحیحہ اس باب مین وارد ہین کہ قابل انکار نہین واللہ اعلم اور جاننا چاہیے کہ رقی اور تعویذات
نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت ہین استیفا اونکا احاطہ تحریر سے خارج ہی جن امراض کے ساتھہ ابتلا کثیر الوقوع ہی اور رقی اور تعویذات اونکے
اشہر واکثر ہین تیمنا اور تبرکا ذکر ہوتی ہین وباللہ التوفیق از انجملہ رقیہ مین ہی اور رقیہ اوسکی بھی بہت ہین اور بزرگترین رقیونکا اسلیے اور تمام
بلاؤن اور امراض وآفات کی قرات سورہ فاتحہ اور معوذتین اور آیۃ الکرسی ہی اور یہ دعا کہ اَذْهِبِ الْبَاسَ
رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا یہ دعوت حضرت سے تمے جمیع امراض والام اور اوجاع کیلیے اور از انجملہ
اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ
الْكَرِيْمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَاْثَمَ وَالْمَغْرَمَ اَللّٰهُمَّ
اِنَّهٗ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ اور از انجملہ اَعُوْذُ بِوَجْهِ
اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ لَيْسَ شَيْءٌ اَعْظَمَ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ

يجاوزهن بر ولا فاجر وباسماء الله الحسنى ما علمت منها وما لم اعلم من شر ما خلق وذرأ وبرأ ومن شر كل ذي شر لا اطيق شره ومن شر كل ذي شر
ربي اخذ بناصيتها ان ربي على صراط مستقيم اور از انجملہ ہے اللهم اني عليك توكلت وانت رب العرش العظيم
ما شاء الله كان وما لم يشأ لم يكن ولا حول ولا قوة الا بالله اعلم ان الله على كل شيء قدير ان الله قد احاط بكل شيء علما
واحصى كل شيء عددا اللهم اني اعوذ بك من شر نفسي ومن شر الشيطان وشركه ومن شر كل دابة انت آخذ بناصيتها
ان ربي على صراط مستقيم اور از انجملہ تحصنت بالذي لا اله الا هو الهي واله كل شيء واعتصمت بربي ورب كل شيء
وتوكلت على الحي الذي لا يموت واستدفعت الشر بلا حول ولا قوة الا بالله حسبي الله ونعم الوكيل حسبي الرب من العباد
حسبي الخالق من المخلوقات حسبي الرازق من المرزوقات حسبي الذي هو حسبي حسبي الذي بيده ملكوت كل شيء وهو يجير
ولا يجار عليه حسبي الله وكفى سمع الله لمن دعى ليس وراء الله مرمى حسبي الله لا اله الا هو عليه توكلت وهو رب العرش العظيم
اور کہا ہی کوئی ان دعوات کو تجربہ کرے بزرگی اور قدر جانے **اور از انجملہ** رقیہ جبرئیل علیہ السلام ہے کہ
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رقیہ کیا صحیح مسلم میں روایت ہے۔ بسم الله ارقيك من كل شيء يؤذيك
ومن شر كل نفس او عين حاسد الله يشفيك بسم الله ارقيك **رقیہ** وجع جسد صحیح مسلم میں عثمان ابی العاص
سے آیا ہے کہ اوسنے شکوہ کیا پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دکھ کا کہ پاتا تھا اپنے تن میں اوس
وقت جبکہ اسلام لایا تھا اوسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکھ اپنا ہاتھ اوس جگہ پر کہ درد کرتی ہے
بدن تیرے سے اور کہہ بسم اللہ تین مرتبہ اور کہہ سات مرتبہ اعوذ بعزة الله وقدرته من شر ما اجد واحاذر
رقیہ ترس وبیخوابی شکوہ کیا خالد نے پاس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ نیند
نہیں آتی مجہکو راتوں کو پس کہا آنحضرت نے جب آوے تو جامہ خواب میں کہہ اللهم رب السموات السبع وما اظلت
ورب الارضين وما اقلت ورب الشياطين وما اضلت كن لي جارا من شر خلقك كلهم جميعا ان يفرط علي احد منهم و
ان يطغى عز جارك وجل ثناؤك ولا اله غيرك **رقیہ** دفع الکرب لا اله الا الله العظيم الحليم لا اله الا الله رب العرش الكريم
روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نے اور روایت کیا ہے ابو داود نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے **دعوات الکرب**
اللهم رحمتك ارجو فلا تكلني الى نفسي طرفة عين واصلح لي شاني كله لا اله الا انت اور مسند امام احمد رحمۃ اللہ
علیہ میں ابن مسعود سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی بندے کو اندوہ غم لاحق ہوی

اللهم انی عبدک وابن عبدک وابن امتک ناصیتی بیدک ماض فی حکمک عدل فی قضاؤک اسئلک بکل اسم هو
لک سمیت به نفسک او انزلته فی کتابک او علمته احدا من خلقک او استاثرت به فی علم الغیب عندک
ان تجعل القرآن العظیم ربیع قلبی ونور بصری وجلاء حزنی وذهاب همی **اور** ابن عباس سے روایت
ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ واله وسلم نے جو کوئی لازم پکڑے استغفار کو گردانے خداے تعالے اوسکے لئے
ہر ہم سے فرحت اور ہر ضیق سے مخرج اور رزق دیوے اوسکو اوس جگہ سے کہ گمان نہین رکھتا **اور** یہی ابن عباس سے آیا ہے کہ
جسکو غم کثیر ہو لاحول بہت کہے لاحول ولا قوة الا بالله العلی العظیم اور صحیحین مین آیا ہے کہ ایک خزانہ ہے خزانوں بہشت سے **اور** ترمذی نے
لایا ہے کہ وہ ایک باب ہے ابواب جنت سے **اور** بعض آثار مین آیا ہے کہ نہین اوترتا کوئی فرشتہ آسمان سے
اور نہین جاتا مگر ساتھ لاحول ولا قوة الا بالله کے **اور** مشایخ نے کہا ہے کہ نہین کوئی چیز اعوان اوپر عمل
کے اس کلمہ سے **اور** آیا ہے کہ جو کوئی پڑھے آیة الکرسی اور خواتیم سورة البقرہ نزدیک کرب کے فریاد رسی
کرے اوسکی خداے تعالے **اور** حدیث سعد بن ابی وقاص مین آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ واله وسلم نے
فرمایا بدرستی البتہ جانتا ہون مین ایک کلمہ کہ نہین کہتا ہے اوسکو مکروب مگر وہ کہ کشایش دیوے اوسکے لئے حق تعالے اور
وہ کلمہ اذان برادرم یونس علیہ السلام سے ہے کہ ندا کی ظلمات مین اور کہا لا اله الا انت سبحانک انی کنت
من الظالمین یعنی نہین کوئی معبود مگر تو سب کی یاد کرتا ہون مین تجھے بدرستی کہ ہوا مین ظلم کرنیوالون سے **اور** ترمذی
کے نزدیک آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ واله وسلم نے دعا کرے ساتھ اوسکے مرد مسلمان ہرگز کسی
چیز مین مگر اجابت کیجاوے ہے دعا اوسکی **اور** ایک روایت مین آیا ہے واسئلک تمام العافیة واسئلک دوام العافیة واسئلک الغنی عن الناس
ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم اور مانگتا ہون مین تجھسے پوری نعمت عافیت اور مانگتا ہون مین تجھسے ہمیشگی کی عافیت اور مانگتا ہون مین تجھسے شکر اوپر عافیت کے
اور مانگتا ہون مین تجھسے بینیازی لوگون سے اور نہین بازگشت اور نہ قوت مگر ساتھ اللہ برتر بزرگ کے **رقیہ فقر** روایت ہے ابن عمر سے کہ آیا ایک مرد پاس
رسول خدا صلے اللہ علیہ واله وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ پشت دی دنیا نے مجھسے فرمایا تو کہان ہے اسلوة ملائکہ اور تسبیح خلائق کہ سبب اوسکے رزق
دیا جاتا ہے اونکو نزدیک طلوع فجر کے سبحان الله وبحمده سبحان الله العظیم وبحمده استغفر الله پاک اور منزہ جانتا ہون مین اللہ کو اور ساتھ حمد اوسکی کے
پاک اور منزہ جانتا ہون مین خداے بزرگ کو اور ساتھ حمد اوسکی کے طلب آمرزش کرتا ہون مین اللہ سے سو مرتبہ آوے تیرے پاس دنیا خوار اور رام
پس گیا وہ مرد اور درنگ کیا ایک مدت اور پھر آیا اور کہا یا رسول اللہ متوجہ ہوئی دنیا میری طرف نہ جانتا ہون مین کہ کہان رکھون اوسکو اور اس کلمہ

کو سلسلہ کبرویہ یعنی نجم الدین کبری مین درمیان سنت اور فرض فجر کی پڑہتے ہین اور اکثر ختم کرتے ہین اسکو ساتہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ جیسا کہ حدیث مین آیا ہے سبب مغفرت
سب گناہون کا ہووے اور یہ سبب وسعت رزق کا ہی اسواسطے کہ معاصی موجب تنگی رزق کے ہین جیسا گذرا اور اسجگہہ ایک رد ہے کہ اوسکا کیمیا مشایخ نے علم ہے
اور مجرب ہے بعد از سلام نماز جمعہ کے پہلے اوس سے کہ پھیرے پانو اپنے اوس وضع سے کہ تشہد مین رکھے ہین پڑہے
فاتحہ الکتاب سات مرتبہ اور قل ہو اللہ سات مرتبہ اور قل اعوذ برب الفلق سات بار اور قل اعوذ
برب الناس سات مرتبہ اس مقدار حدیث مین واقع ہوا ہے واسطے غفران اگلے پچھلے گناہون کے اور
مشایخ بعد ازان اس دعا کو پڑہتے ہین کہ آثار مین آیا ہے سات بار اللّٰہم یا اللہ یا غنی یا حمید یا مبدئ یا معید
یا رحیم یا ودود اغننی بحلالک عن حرامک وبطاعتک عن معصیتک وبفضلک عمن سواک رقیہ اطفای حریق
طبرانی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اذا رأیتم الحریق فکبروا فان التکبیر یطفیہ یعنی
جب دیکہو تم آگ لگی ہوی پس تکبیر کہو تم پس مقرر تکبیر بجہاتی ہے آگ کو مجرب ہے اور وجہ بجہانے تکبیر مین حریق کو یہ بیان کیا ہے
کہ نار مادہ شیطان ہے کہ پیدا کیا گیا ہے اوس سے اور ہے اوسمین فساد عام کہ مناسب شیطان اور اوسکی فعل کا ہے اور آتش بالطبع چاہتی
ہے علو اور فساد کو اور شیطان نے ہلاک کیا آدم کو پس آتش اور شیطان ہر ایک چاہتے ہین زمین مین فساد کو اور کبریائی حق کے
کی قمع کرتی ہے شیطان اور اوسکی فعل کو پس اسی جہت سے تکبیر کو اثر ہے اطفای حریق مین اور نہین قائم اور ثابت رہے کبریائی حق
کی کوی چیز پس جب کہتا ہے مسلم اپنے پروردگار کو اطفا کرتا ہے نار کو رقیہ الصرع کہا ہے کہ صرع ایک تصرف ارواح خبیثہ ارضیہ سے ہے اور
دوسرا اخلاط ردیہ سے اس قسم ثانی مین اطبا نے تکلم کیا ہے لیکن علاج صرع کا ارواح خبیثہ سے ساتہ رقیون کے ہوتا ہے اور معالجہ اوسکا
محاربہ ہے اور محارب کو ضرور ہے کہ سلاح اوسکی ثابت اور سالم اور بازو اوسکی قوی ہون یہان تک کہ بعض معالجین سے وہ تہا کہ اکتفا کیا بقول
اخرج منہ کرتا تہا بقول بسم اللہ یا بقول لا حول ولا قوۃ الا باللہ اور کہتے ہے آنحضرت کہ کہتے تہے اخرج عدو اللہ انا رسول اللہ یعنی نکل دشمن خدا کے
مین رسول اللہ ہون اور بعض معالجہ کرتے تہے ساتہ آیۃ الکرسی کے اور امر کرتے تہے مصروع کو ساتہ کثرت قرأت آیۃ الکرسی اور معوذتین کی اور بعضے پڑہا
محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار آخر سورہ یعنی محمد فرستادہ خدا اور جو لوگ انکے ساتہ ہین تحقیق سخت ہین اوپر کافرون کے اور پایا گیا ساتہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوسکو نفع
مین تجربہ کیا ہی رقیہ صداع روایت کیا ہے حمید نے طب مین یونس بن یعقوب سے اور اوسنے عبد اللہ سے کہا تہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تعوذ فرماتے تہے صداع سے
ساتہ قول انکے بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ الکبیر نعوذ باللہ العظیم من شر کل عرق نعار ومن شر حر النار یعنی ساتہ نام خدا کے کہ روزی دہندہ اور بخشندہ ہے اور ساتہ نام اللہ بزرگ
کی اور پناہ لیتا ہون مین ساتہ نام خدای بزرگ کے بدی ہر رگ جوشندہ اور بدی گرمی آتش سے رقیہ وجع الضرس بیہقی لالیا ہے

یا اللہ یا عزیز ای بے نیاز ای ستودہ ای پاکیزہ ای بازگیرندہ ای مہربان ای دوست بے نیاز کر مجہکو ساتہ حلال اپنے کے حرام اپنی سے اور ساتہ ...

... اور ساتہ فضل اپنے ... سے ...

کہ عبداللہ بن رواحہ نے شکوہ کیا نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درد دندان کا پس رکھا دست مبارک اپنا حضرت نے رخسار اوسکی پر جسطرف درد تھا اور کہا سات بار اَللّٰہُمَّ اَذْہِبْ عَنْہُ سُوْءَ مَا یَجِدُ وَفُحْشَہٗ بِدَعْوَۃِ نَبِیِّکَ الْمَکِیْنِ الْمُبَارَکِ عِنْدَکَ یعنے یا اللہ دور کر اوس سے برائی اوس چیز کی کہ پاتا ہے اور سختی اوسکی ساتھ دعا اور پکار نے پیغمبر اپنے کے کہ صاحب منزلت او مرتبت ہے برکت دیا گیا نزدیک تیرے * پس شفا دی اوسے خدا تعالے نے پہلے جانے حضرت سے اور روایت کیا ہے سیدی نے کہ فاطمہ زہرا علیہا السلام آئین حضرت پاس اوس حال مین کہ شکایت کرتی تھین درد کی باقی تھین اپنی دندان مین پس لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبابہ یمنی اپنی کو اور رکھا اوپر سن موجعہ کے اور کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم وَبِاللّٰہِ اَسْئَلُکَ بِعِزَّتِکَ وَجَلَالِکَ وَقُدْرَتِکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ فَاِنَّ مَرْیَمَ لَمْ تَلِدْ غَیْرَ عِیْسٰی مِنْ رُوْحِکَ وَکَلِمَتِکَ اَنْ تَکْشِفَ مَا تَلْقٰی فَاطِمَۃُ بِنْتُ خَدِیْجَۃَ مِنَ الضُّرِّ کُلِّہٖ پس آرام پایا اوس درد سے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تھین اور مواہب مین کہا ہے کہ نوادر ابن اعرابی سے کہ شکایت کی اور [illegible] ہمارے شیخ محب طبری [illegible] دیکھا مینے اوسکو کہ کیا بارہا اور رکھا اپنا ہاتھ اوپر اوس شخص کے کہ درد کیا تھا دانت اوسکا اور پوچھا اوس سے نام اوسکا اور نام اوسکی ماں کا اور پوچھا چند مدت چاہتا ہے تو کہ دانت تیرا درد نکرے پانچ یا سات برس سال بعد دعا کی پس اوٹھایا ہاتھ اپنا مگر وہ کہ ساکن ہوتا درد اوسکا اور مکث کرتا مدت مذکورہ بقدر تک کہ درد نکرتا اور یہ امر شائع اور مشتہر ہوا اوس سے * لیکن کوئی دعا معین ذکر نہین کی ظاہر ایسی دعا ماثور مذکور ہوگی یا توجہ کرتا تھا اور پیشتر خود کوئی دعا پڑھتا تھا واللہ اعلم اور کہا صاحب مواہب نے وہ جو تجربہ کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ لکھے جس رخسار کے کیطرف درد ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم قُلْ ہُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَکُمْ وَجَعَلَ لَکُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَۃَ قَلِیْلًا مَّا تَشْکُرُوْنَ اور اگر چاہے لکھے وَلَہٗ مَا سَکَنَ فِی اللَّیْلِ وَالنَّہَارِ وَہُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ * **رقیہ عسر البول** روایت کیا ہے نسائی نے ابی الدرداء سے کہ آیا اونکے پاس ایک مرد اور کہا کہ میرے باپ کا پیشاب بند ہوگیا ہے اور رہ گیا ہے اوسکو حصاۃ البول پس تعلیم کیا اوسے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے رقیہ کہ سنا تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رَبُّنَا اللّٰہُ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُکَ اَمْرُکَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ کَمَا رَحْمَتُکَ فِی السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَکَ فِی الْاَرْضِ وَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَخَطَایَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّیِّبِیْنَ فَاَنْزِلْ شِفَآءً مِّنْ شِفَآئِکَ وَرَحْمَۃً مِّنْ رَحْمَتِکَ عَلٰی ہٰذَا الْوَجَعِ فَیَبْرَأُ اور امر کیا اوسکو کہ رقیہ کرے ساتھ اس دعا کے پس رقیہ کیا اوسکے باپ پر تندرست ہوا اور یہ رقیہ شکایت عام مین کہ ہر مرض کے لیے کرین بھی آیا ہے حدیث ابی الدرداء سے **رقیۃ الحمی** روایت کیا ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عائشہ رضی اللہ عنہا کے

پاس اور وہ دشنام دیتی تہین بت کو فرمایا آنحضرت صلعم نے دشنام نہ دیت کو کہ وہ مامور ہی ولیکن اگر چاہو تم سکہاؤن مین تمکو
کلمات کہ جب کہو تم اون کلمات کو لیجاوی خداتعالی کتّے تمہارے پس سکہائے اونکو وہ کلمات اور فرمایا کہہ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ جِلْدِیَ الرَّقِیْقَ
وَعَظْمِیَ الدَّقِیْقَ مِنْ شِدَّۃِ الْحَرِیْقِ یَا اُمَّ مِلْدَمٍ اِنْ کُنْتِ آمَنْتِ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ فَلَا تُصَدِّعِی الرَّاْسَ وَلَا تُنْتِنِی الْفَمَ وَلَا تَاْکُلِی اللَّحْمَ
وَلَا تَشْرَبِی الدَّمَ وَتَحَوَّلِی عَنِّیْ اِلٰی مَنِ اتَّخَذَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا آخَرَ کہا عائشہ رض نے پس کہا مینے ان کلمات کو کہ سکہایا مجھے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس گئی تپ مجھسے صاحب مواہب کہتا ہے مجرب ہی یہہ رقیہ جیسا کہ دیکہا مینے بخط شیخ اپنے
اور لفظ اوسکی یہہ ہین اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ عَظْمِیَ الدَّقِیْقَ وَجِلْدِیَ الرَّقِیْقَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فَوْرَۃِ الْحَرِیْقِ یَا اُمَّ مِلْدَمٍ اِنْ کُنْتِ آمَنْتِ
بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلَا تَاْکُلِی اللَّحْمَ وَلَا تَشْرَبِی الدَّمَ وَلَا تَفُوْرِیْ عَلَی الْفَمِ وَانْتَقِلِیْ اِلٰی مَنْ یَزْعُمُ اَنَّ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا آخَرَ
فَاِنِّیْ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ [illegible] جیسا کہ ذکر کیا ہے صاحب لمعہ [illegible] وتین
پارہ کاغذ باریک کے بسم اللّٰہ فرّت بسم اللّٰہ مرّت بسم اللّٰہ قلّت [illegible] پہر وزایت ورق کو اور ڈالے اوسکو [illegible]
اور نگل جاوے ساتہہ پانی کے اور لکہنے قرآن اور اوسکے پینے مین واسطے شفا کے سلف سے رخصت ہے جیسا کہ گذرا اور
ابن الحاج سے مدخل مین نقل ہے کہ شیخ ابو محمد جرجانی [illegible] تہے اور بہت سارے کاغذ کہ واسطے تپ وغیرہ کی اور
رکہہ چہوڑتے تہے ایک گوشہ مین پس جسکو ہوتا تہا کچہہ لیتا ایک پارہ اوس سے اور استعمال کرتا اور شفا پاتا ساتہہ
اذن حق جل وعلے کے اور اوسمین یہہ دعا لکہتے تہے اَللّٰھُمَّ لَمْ یَزَلْ وَلَا یَزَالُ یُزِیْلُ الزَّوَالَ وَھُوَ لَا یَزَالُ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا ھُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ رقیہ خراج
صاحب ابو المعالی نے لکہا ہے کہ لکہی اوسپر یہہ آیۃ وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ یَنْسِفُھَا رَبِّیْ نَسْفًا فَیَذَرُھَا قَاعًا صَفْصَفًا
لَا تَرٰی فِیْھَا عِوَجًا وَّلَا اَمْتًا تو مجرب ہی رقیہ عسر ولادت اور اوس چیز سے کہ مجرب ہی عسر ولادت کو ایک
چیز ہے روایت کی گئی ہے عبد اللہ بن امام احمد بن حنبل سے کہا دیکہا مینے اپنے باپ کو لکہتے تہے اوس وقت
کہ دشوار ہو کسی عورت پر ولادت جام سفید یا چیز لطیف مین حدیث ابن عباس لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ
رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کَاَنَّھُمْ یَوْمَ یَرَوْنَ مَا یُوْعَدُوْنَ لَمْ یَلْبَثُوْا اِلَّا عَشِیَّۃً اَوْ ضُحٰھَا ترجمہ نہین
کوئی معبود مگر خدا بردبار بخشندہ منزہ اور پاک ہے خداوند عرش بزرگ کا شکر اور سپاس واسطے خدا کے پروردگار
ہی عالم کے لوگونکو گویا وہ جب دیکہین گے وہ چیز کہ وعدہ دیے گئے ہین نہ درنگ کرین مہلت کرین مگر وقت عشا یا صبح

اوسکی + خلال نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابوبکر مروزی نے کہ آیا امام احمد پاس ایک مرد کہا یا اباعبداللہ لکھہ کوئی چیز ایک عورت
کے لیے کہ سخت ہوئی اوسپر ولادت مدت دو دن سے کہا کہ اوسکو کہ لاوے جام واسع اور زعفران کہا خلال نے دیکھا
مینے اوسکو کہ لکھتا تہا بہتون کے لیے اور مدخل مین کہا ہے کہ لکھی کورے باسن مین اُخْرُجْ اَیُّهَا الْوَلَدُ مِنْ بَطْنٍ ضَیِّقٍ
اِلٰی سَعَةِ هٰذِهِ الدُّنْیَا اُخْرُجْ بِقُدْرَةِ الَّذِیْ جَعَلَكَ فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ اِلٰی قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ اِلٰی اٰخِرِ سُوْرَةٍ
وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ٭ پیوے اوسکو عورت اور چہاڑے اپنے مونہہ پر کہا شیخ جرجانی نے
لیا مینے یہہ رقیہ یعنے بزرگون سے اور نہ لکہا مینے اوسے کسیکے لیے مگر وہ کہ رستگاری پاے اوسیدم اور روایت
کیا گیا ہے ابن عباس رض سے کہا گذرے عیسیٰ علیہ السلام اوپر ایک عورت کی حال آنکہ معترض زمین پر پڑی تہی
بچہ اوسکے پیٹ مین پس کہا اوس عورت نے اے روح اللہ دعا کر میرے لیے کہ چہڑاوے خدا مجھے اس محنت سے کہ مین
اوسمین گرفتار ہون پس کہا عیسیٰ علیہ السلام نے یَا خَالِقَ النَّفْسِ وَیَا مُخَلِّصَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ وَیَا مُخْرِجَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ
خَلِّصْهَا ٭ یعنے اے پیدا کرنیوالے نفس کے اور چہڑانیوالے نفس کے نفس سے اور اے برآرندہ نفس کے نفس سے +
رہائی دی اوسے پس ڈالا اوس زن نے ولد کو اور اوسی کہا شیخ جرجانی نے جسکی عورت پر دشوار ہو ولادت
لکھی اوسکو اوسکے لیے رقیہ رعاف اور اوس چیز سے کہ تجربہ کیا گیا ہے رعاف کے لیے وہ کہ لکہا جاوے ہاتہہ سے
پیشانی مرعوف پر وَقِیْلَ یَا اَرْضُ ابْلَعِیْ مَآءَكِ وَیَا سَمَآءُ اَقْلِعِیْ وَغِیْضَ الْمَآءُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ ٭ یعنے اور کہا گیا اے زمین
نگل جا پانی اپنا اور اے آسمان بند ہو اور کم کیا گیا پانی اور جاری کیا گیا حکم ـ اور جائز نہین کتابت اوسکی ساتھہ
خون راعف کی جیسا کہ یعنے جہال کرتے ہین اسواسطے کہ خون نجس ہے پس نہین جائز کہ لکہا جاوے ساتھہ اوسکی کلام اللہ
رقیہ واسطے ہر درد و بلا کے ابان بن عثمان اونہون نے اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تہے جو کوئی کہے بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ
فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ٭ بنام خدا ایسا خدا کہ نہین ضرر کرتی ساتھہ اوسکے نام کے کوئی چیز نہ زمین
اور نہ آسمان مین اور وہ سننے والا جاننے والا ہے ہر تین بار وقت شام کے نہ پہنچے اوسے کوئی بلا سے ناگہانی صبح تک اور اگر
صبح کو کہے نہ پہونچے شام تک کہا راوی نے پس پہونچا ابان بن عثمان کو فالج پس نظر کیا اوسمین جسنے کہ سنی تہی یہہ حدیث ازروے
تعجب اور اوسکا پس کہا ابان نے کیا دیکہتا ہے تو میری طرف بخدا سوگند دروغ نہین باندہا مینے عثمان پر اور نہ دروغ باندہا ہے

عثمان نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ولیکن آج جس حالت مین کہ مین گرفتار ہوں بسبب عصیان کی کہ فراموش کیا مین پڑہنا اوسکا۔ روایت کیا اوسے ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے **رقیہ** کہ حاصل ہووی بسبب اوسکے معافات ستر بلاسی روایت ہی انس بن مالک سی کہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی کہے بسم اللہ الرحمن الرحیم وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۃ دس مرتبہ پاک کیا جاوی گناہوں سے گویا کہ مان کے پیٹ سی پیدا ہوا ہے اور عافیت دیا جاوی ستر بلاؤن دنیا سے کہ جنون اور جذام اور برص اور ریح اونکے سے ہے **اور** ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت کہو لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ۃ اسواسطے کہ کنز جنت ہی کہا مکحول نے جو کوئی کہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ دور کرے اوس سے خدا تعالی سات باب ضرر کہ ادنی اوسکا فقر ہے **اور** روایت کیا ہے طبرانی نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کَانَ دَوَاءً مِنْ تِسْعَةٍ وَتِسْعِیْنَ دَاءً اَیْسَرُھَا اَلْھَمُّ ۃ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسنے کہا نہیں بازگشت اور نہیں قوت مگر ساتھ اللہ کے ہووی دوا ننانوین درد کی کہ آسان تر اونکا اندوہ ہے **اور** حدیث دوسری مین بروایت ابو موسی آیا ہے کہ جو کوئی کہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۃ ہر روز سو مرتبہ نہ پہونچے اوسے ہرگز فقر **اور** بھی آیا ہی جسپر تنگی اور کشش کی روزی کی چاہیے کہ اکثر کہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ **اور** امام جعفر بن امام محمد باقر رضی اللہ عنہما سی اونکے باپ اونکے دادا علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہم سے آیا ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کہے ہر روز و شب لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ۃ ہووے اوسکو امان فقر سے اور انس وحشت قبر سے اور کشادہ ہووے اوسکے لیے دروازہ غنا کا اور کشادہ ہووے دروازہ بہشت کا **اور** بعض رواۃ اس حدیث کے کہتے ہیں اگر جنت کے واسطے اس حدیث کی چین تک بہت نہو۔ ذکر کیا ہے اسکو عبدالحق نے کتاب الطب النبوی مین **رقیہ وسوء طعام** روایت کیا ہے بخاری نے اپنی تاریخ مین عبداللہ بن مسعود سے کہ جسوقت طعام رکہا جاوے بِسْمِ اللّٰہِ خَیْرِ الْاَسْمَاءِ فِی الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ دَاءٌ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْہِ رَحْمَةً وَّشِفَاءً ضرر نکرے اوسکو کوئی چیز **رقیہ ام الصبیان** امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسکے ہان پیدا ہو فرزند پس اذان کہی اوسکے گوش راست مین اور اقامت گوش چپ مین زیان نکرے اوسے ام الصبیان روایت کیا اوسی ابن السنی نے

اور ذکر کیا اوسی عبدالحق نے طب نبوی مین **اور** ام الصبیان ایک ریح ہی کہ لاحق ہوتا ہے اولاد کو اور بسا اوقات
دبالیتا ہے اوسکو اور گرتا ہی اوسپر اور ستر تاذین مین وہ ہے کہ اول جو کہ اوسکے گوش مین آوی کلمہ شہادت ہو اور کبریا
اور عظمت اوسکی پس یہہ گویا تلقین ہے اوسکو شعائر اسلام سے بوقت آنے اوسکے دنیا مین جیسا کہ تلقین کیا جاتا ہے
کلمہ توحید نزدیک خروج اوسکے دار دنیا سے اور بہی شیطان بہاگتا ہے کلمات اذان سے **رقیہ حفیظہ رمضان**
لَا اٰلَاءَ اِلَّا آلَاءُکَ یَا اَللّٰہُ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ یَا اَللّٰہُ مُحِیْطٌ بِہٖ عِلْمُکَ وَبِہٖ سَیَغْلِبُوْنَ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاہُ وَبِالْحَقِّ
نَزَلَ وَمَا اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا الہ اور نہین بہیجا ہی تجہے مگر بشارت دینوالا اور ڈرانیوالا ۱۲ اور بعض نسخون
مین بجای سیغلبون کے یعلمون واقع ہوا ہے اورمعنی علہ لفتحتین کی سرگشتگی اور دہشت اور تیزی اور جد اور حرص
اور بلیدی نفس اور زحمت حمار کی آئی ہین واللہ اعلم صاحب مواہب کہتا ہی کہا ہمارے شیخ نے مشہور ہوا ہے
بلاد مین اور مکہ اور بصرہ اور مصر و مغرب اور سب شہرون مین کہ یہہ حفیظہ رمضان ہے نگاہ رکہتا ہی غرق و حرق
و برق اور تمام آفات سی اور لکہا جاتا ہے آخر جمعہ مین رمضان سے اور سب لوگ اوسی لکہتے ہین جسوقت کہ خطیب
خطبہ پڑہتا ہی اوپر منبر کے اور بعضے بعد نماز عصر کے **اور** کہا ہی کہ یہہ بدعت ہی نہین اصل اوسکی اگرچہ واقع ہوا ہے
کلام غیر واحد مین اکابر سے اسکا اور دو حدیث ضعیف مین اور رہتے حافظ ابن حجر انکار کرتے تھے اوسکو جدا ایسے
بہت یہانتک اثنائے خطبہ مین منبر پر کہڑے ہوئے جسے دیکہتے کہ لکہتا ہے اوسکو کہتے تہے قَبَّحَکَ اللّٰہُ مَا ھٰذِہِ الْبِدْعَۃُ
اے زشت کیمو تجہے خدا یہہ کیا بدعت ہی آخر ہوا کلام صاحب مواہب کا۔ **وصل** ولیکن طب آنحضرت صلعم
ساتھ ادویہ طبیہ کے بہت ہی اور اکثر امراض مین واقع ہے اور ظاہر یہہ ہے کہ طب آنحضرت صلعم ساتھ وحی کے ہو
اگر بعض مواضع مین بقیاس اور اجتہاد اور تجربہ کے بہی ہو بعید نہین اور بہنے اقتصار اوپر ادویہ روحانیہ کے کیا بحبت
ہونے اونکے اتم اور اعلے اور اخص اور اکمل لیکن وہ حدیث کہ باب عسل مین درباب علاج اسہال بعسل واقع ہوا ہے
اوس جگہہ کلام ہی نقل کرین ہم اوسکو صحیحین مین حدیث ابی سعید خدری سے آیا ہے کہ آیا ایک مرد پاس آنحضرت صلعم
کے اور کہا بہائی میرا شکایت کرتا ہے شکم اپنے سے۔ اور ایک روایت مین ہے کہ کہا جاری ہے شکم اوسکا
پس امر کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو ساتھ پلانے شہد کے پس پلایا اوسکو شہد پس زیادہ ہوا استطلاق
یعنے روانگی شکم پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ کہا ہے حق تعالے اپنے اور دروغ کیا شکم بہائی تیرے

ف [illegible]

اور روایت مسلم مین آیا ہے کہ تین بار امر کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ پلانے شہد کے پس آیا وہ مرد چوتھی بار پس فرمایا آنحضرت صلعم نے ساتھ پلانے شہد کے پس زیادہ ہوا استطلاق اور روایت احمد مین آیا ہے کہ مرتبہ چہارم مین ساتھ پلانے شہد کے امر کیا تندرست ہو کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرتبہ چہارم مین صَدَقَ اللہُ وَکَذَبَ بَطْنُ اَخِیْکَ سچ کہا خدا نے اور جھوٹ کہا شکم بھائی تیرے نے بعض نے کہا ہے کہ اہل حجاز اطلاق کرتے ہین کذب کو جای خطا مین کَذَبَ سَمْعُکَ یعنی خطا کی اور نپائی حقیقت اوس چیز کی کہ کہا گیا اوسکو پس معنی کَذَبَ بَطْنُہٗ کہ یعنے صلاحیت نرکھی قبول شفا کی بلکہ خطا کی اوس سے کذا قیل اور امام فخرالدین رازی نے کہا ہے شاید کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جانا ساتھ نور دل کے کہ عسل ظاہر ہوتا نفع اوس کا اور جب ظاہر نہوا فی الحال گویا جاری ہوا مجری کذب کی اسی جہت سی اطلاق کیا گیا اوسپر لفظ کذب انتہے ۔ اور بعض ملاحدہ نے اعتراض کیا ہی اس جگہ اور کہا ہے کہ عسل مسہل ہی پس کیونکر کہا جاوی کسیکو دافع اسہال ہے اور جواب دیا گیا ہی کہ یہ سخن اوسکے قائل سے صادر بجہل ہے اور مصدوق بَلْ کَذَّبُوْا بِمَا لَمْ یُحِیْطُوْا بِعِلْمِہٖ کا ہی اسواسطے کہ اتفاق رکھین اطبا کہ مرض ایک مختلف ہوتا ہے علاج اوسکا باختلاف سن اور عادت اور زمان اور غذای مالوف اور تدبیر اور قوت طبیعت کی اور اسہال کبھی حادث ہوتا ہی ناگوارے طعام سے کہ ناشی ہوتا ہے سو ہضمی سے اور اتفاق رکھین کہ علاج اسکا چھوڑنا طبیعت کا اوسکے فعل پر ہے پس اگر محتاج ہے طرف مسہل کے امداد اور اعانت کیا جاوی اوسپر اگر علیل مین قوت ہے پس گویا یہہ مراد استطلاق اوسکے بطن کا شاید بدہضمی سے ہو پس امر کیا اوسکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یاستعمال عسل واسطے دفع فضول کہ جمع ہوئی تھی نواحی معدہ مین اخلاط لزج سے کہ منع کرتے تھے استقرار غذا کو اور معدہ مین رہنے اور پھرنے ہین جب لپٹ جاتے ہین اونمین اخلاط لزج فاسد کرتے ہین معدہ کو اور اوس غذا کو کہ واصل بمعدہ ہی پس دوا اوسکی باستعمال شی جالی چاہیے کہ پاک کردے معدہ کو اخلاط سی اور نہین کوئی چیز نافع تر اس باب مین عسل سے خصوصًا اگر آمیختہ ہو ساتھ پانی گرم کے اور تکرار امر مین ساتھ پلانے شہد کے ایک نکتہ لطیف ہی اسواسطے کہ دوا چاہیے کہ اندازہ اور کمیت مین بحسب حال مریض کے ہووے تا اگر اوس سے قاصر آوے بکلی مرض کو زائل نکرے اور اگر زائد آوی قوی کو ساقط کرے اور مرض کو زیادہ اور ضرر دوسرا پیدا کرے اور جو ہر نوبت مین اتنا شہد نہ دیا کہ مادہ مرض ہی مقاومت کرے لاجرم اسہال زیادہ ہوا اور امر بازیادہ پلانے عسل کے فرماتے تھے تا بقدر حاجت پہونچا اس جہت سی فرمایا

صَدَقَ اللّٰہُ وَکَذَبَ بَطْنُ اَخِیْکَ اور یہہ صاحب ہی کثرت مادہ فاسدہ سی اور جب آخر مین اس قدر دیا کہ اخراج مادہ اور دفع
مین کافی اور وافی تہا نفع اوسکا ظاہر ہوا پس قول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کذب بطن اخیک مین اشارہ ہی ساتہہ اوسکے
کہ یہہ دوا نافع ہے بقای رنج جہت قصور دوا سی شفا مین نہین بلکہ از جہت کثرت مادہ فاسدہ کے ہے پس اسی جہت سی امر کیا با عادہ
شرب عسل کیواسطے استفراغ کے اور بعضون نے کہا ہی کہ عسل کبہی جریان کرتا ہی بسرعت طرف عروق کے اور نفوذ کرتا ہے
اوسکی ساتہہ اکثر غذا اور ادرار بول کرتا ہی پس قبض کرتا ہی اور کبہی باقی رہتا ہی معدہ مین پس برانگیختہ کرتا ہی اور لذع معدہ کو
تا آنکہ دفع کرتا ہی طعام کو اور اسہال دیتا ہی بطن کو پس انکار وصف عسل کا باسہال قصور عقل منکر سے ہے اور بعضون نے
کہا ہی کہ وصف کرنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیچ عسل کے واسطی اس مرد کے چار قول ہین ایک حمل کرنا آیت کا
عموم شفا پر اور ساتہہ اسکے اشارہ کیا آنحضرت صلعم نے اپنے قول مین صدق اللہ راست فرمایا اللہ نے اپنے قول مین
فِیْہِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ یعنے شہد سی شفا ہے لوگون کے لیے پس آگاہ کیا اس حکمت پر اور تلقی بقبول کیا اوسکو پس شفا دیا گیا
باذن اللہ - ثانی وہ کہ وصف مذکور بنا بر الف عادت اونکی تہا مداوی بعسل مین اندر سب امراض کے - ثالث وہ کہ اسہال
بسبب ہیضہ تہا جیسا کہ گذرا رابع وہ کہ محتمل ہی کہ امر بطبخ عسل تہا پیش از شراب سواسطے کہ دفعتہ ہضم کرتا ہی پس شاید کہ اوس مرد نے
اول بیطبخ استعمال کیا اور قول ثانی اور رابع ضعیف ہین اور تائید کرتے ہین قول اول کو حدیث ابن مسعود عَلَیْکُمْ بِالشِّفَائَیْنِ
الْعَسَلِ وَالْقُرْاٰنِ یعنے اختیار کرو اور لازم پکڑو اپنے پر دو شفاؤن کو کہ شہد اور قرآن ہی اخراج کیا اس حدیث کو
ابن ماجہ اور حاکم نے بطریق مرفوع اور اخراج کیا ہے ابن شیبہ اور حاکم نے بطریق موقوف کہ رجال اوسکے رجال صحیح ہین
اور امیر المومنین علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ سی آیا ہے کہ جب شکایت کرے اور ایک روایت مین جب چاہی تم مین سے
کوئی شفا چاہی کہ بخشوالی اپنی بی بی کے مہر سے کچہہ چیز اور خریدی اوسکا شہد اور لکہی آیت کتاب اللہ کو کاسہ مین اور دہو دی اوسکو
آب باران مین اور خلط کرے ساتہہ عسل کے شفا دیوی خدا تعالی اوسکو اور بعض علما نے اوسکی توجیہ مین کہا ہی کہ حق تعالی نے
فرمایا ہی وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ہُوَ شِفَآءٌ اور فرمایا آیہ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبَارَکًا یعنے اور اوتارا ہمنے آسمان سی پانی
برکت دیا گیا اور دوسری جگہہ مَآءً طَہُوْرًا اور آیہ فَاِنْ طِبْنَ لَکُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْہُ نَفْسًا فَکُلُوْہُ ہَنِیْٓئًا مَّرِیْٓئًا یعنے اگر دیوین تمہاری ازواج
بخوشی خاطر اپنی مہر سی کچہہ پس کہاؤ اوسکو رچتا پچتا اور فرمایا باب شہد مین فِیْہِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ پس جب ساتہہ ان سب اسباب کی شفا جمع ہووے
امید حصول اوسط بفضل خدا غالب ہی وہو الشافی اَللّٰہُمَّ اشْفِنَا شِفَآءً عَاجِلًا بِحَقِّ الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَبَرَکَۃِ نَبِیِّکَ الْکَرِیْمِ —

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ ای الله شفا دے مجکو شفا شتاب ساتھ حق قرآن بزرگ کے اور ساتھ برکت نبی اپنے کے کہ کریم ہی یا الله رحمت نازل کر اونپر اور سلام **وصل** تعبیر رویا مین آنحضرت صلی الله علیہ وآلہ وسلم سے جاننا چاہیے کہ تعبیر بمعنے تفسیر ہے عبرت الرویا بتخفیف وتشدید دونو آیا ہے اور تشدید واسطے مبالغہ کے ہے **اور** رویا بضم را وسکون ہمزہ وہ جو دیکھے شخص خواب مین اور بیان حقیقت رویا کا اوپر طریق متکلمین اور حکما کی شرح مشکوۃ مین کیا گیا ہے۔ یہان وہ جو اوپر طریقہ محدثین کے۔ کتاب مواہب مین وارد ہوا ہے ذکر کیا جاتا ہے۔ قاضی ابوبکر بن العربی نے کہ اعاظم علمار مالکیہ سے ہے کہا ہے کہ رویا ادراکات ہین کہ پیدا کرتا ہے خدا تعالی بندہ کے دل مین اوپر ہاتھ فرشتہ یا شیطان کے یا اونکے حقائق یا اونکی تعبیرات **اور** حاکم اور عقیلی نے روایت کیا ہے کہ ملاقات کی حضرت عمر رضی الله عنہ نے علی رضی الله عنہ سے کہا یا ابا الحسن دیکھتا ہے مرد رویا پس بعض اوس سے سچا ہوتا ہے اور بعض جھوٹا فرمایا البتہ سنا مینے رسول خدا صلے الله علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تھے نہین کوئی عبد اور امتہ کہ خواب کرے پس پر ہوتا ہے ساتھ خواب کے گروہ کہ باہر آتی ہے اوسکی روح طرف عرش کی پس وہ کہ بیدار نہین ہوتا پایان عرش وہ رویا ہے کہ صادق آتا ہے اور وہ کہ بیدار ہوتا ہے پایان عرش کاذب آتا ہے اور ذہبی اس حدیث کو صحیح نہین جانتا **اور** ربن حدیث لایا ہے کہ رویاے مومن ایک کلام ہے کہ کرتا ہے اوسکو پروردگار تعالی وتقدس **اور** حکیم ترمذی نے کہا ہے کہ بعض اہل تفسیر نے قول حق تعالی **آیہ** وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَاۗءِ حِجَابٍ مین کہا ہے مِنْ وَّرَاۗءِ حِجَابٍ اَیْ فِی الْمَنَامِ اور خواب انبیا صلوۃ الله وسلامہ علیہم اجمعین کا وحی ہے بخلاف غیر اونکے پس وحی مین خلل نہین راہ پاتا اسواسطے کہ وہ محروس ہے بخلاف رویا غیر انبیا کے کہ کبھی حاضر ہوتا ہے اوسکو شیطان **اور** بخاری مین حدیث انس سے لایا ہے کہ رویا حسنہ مرد صالح سے ایک جزو ہے چھیالیسوین جزو نبوت سے **اور** اس جگہ اشکال کیا ہے کہ ہونا رویا کا جزو نبوت کیا معنی رکھے اور حالانکہ نبوت منقطع ہوئی بموت نبی صلی الله علیہ وآلہ وسلم کے **اور** جواب دیئے ہین کہ رویا اگر واقع ہے نبی سے جزو ہے اجزار نبوت سے اوپر مجاز کے ساتھ اعتبار تشبیہ رویا ر نبوت کی افادہ علم مین **اور** امام مالک سے پوچھا کہ آیا تعبیر خواب ہر شخص کر سکتا ہے کہا بہ نبوت یاری کرتا ہے بعد ازان کہا اَلرُّؤْيَا جُزْءٌ مِّنَ النُّبُوَّةِ مراد اوسکی وہی تشبیہ رویا ہے ساتھ نبوت کے جہت اطلاع کے اوپر بعض غیوب کے **اور** حدیث عائشہ رض مین آیا کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ باقی نرہا میرے بعد میراث سے مگر رویا **اور** قاضی ابوبکر بن العربی نے کہا ہے کہ حقیقت اجزار نبوت کو نہین جانتا ملک یا نبی اور وہ جو ارادہ کیا ہے آنحضرت صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے یہی مقدار ہے کہ رویا ایک جزو ہے اجزار نبوت سے فی الجملہ اسواسطے کہ اوسمین اطلاع ہے اوپر غیب کے غیوب سے ساتھ ایک وجہ کے وجوہ سے لیکن تفصیل نسبت مخصوص ہے۔

ساتھ معرفت اوس شخص کے نبوت کو اور اس روایت مین بھی روایات مختلف آئی ہین بعض مین جزء بیتالیس۴۵ سی اور بعض مین
ستر۷۰ سی اور بعض مین چہتر۷۶ سے اور بعض مین چھبیس۲۶ سی اور بعض مین چوبیس۲۴ سے پس فرق اوسکی صحت کا نرہا اور مشہور ستہ
و اربعین ہے اور بعضون نے واسطے روایت مشہور کے ستہ و اربعین ہی ایک مناسبت پیدا کی ہے اور کہا کہ حق تعالی نے
وحی بھیجی طرف اپنی پیغمبر صلعم کے چھہ مہینے منام مین بعد ازان یقظہ مین مدت حیات تک و ریدت دو نبوت تمام تیئیس۲۳ سال ہے
اور نسبت چھہ مہینے کے ساتھ تیئیس۲۳ سال کے نسبت ایک جزء کی ہے ساتھ چھیالیس۴۶ کے اور یہہ وجہ مناسبت و معقول ہی اگر ثابت
ہو وحی ابتدای نبوت مین چھہ مہینہ منام مین ــ دوسرے جان کہ حدیث مین آیا ہے اَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْاَسْحَارِ یعنی راست ترین
رویا کا وہ رویا ہی کہ دیکھو وقت سحر ــ رواہ الترمذی والدارمی اور مسلم حدیث ابی ہریرہ رض سی لایا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا جسوقت کہ متقارب ہووے زمان دروغ نہووے رویا مسلم کا اور راست ترین رویا کا تم مین سی راست ترین تمہارے
بات مین اور معنون اقتراب زمان مین دو قول ہین ایک وہ کہ معنے اوسکے تقارب زمان لیل و نہار ہی اور وقت استوار
اون دونون کا ایام ربیع مین ہی کہ وقت اعتدال طبائع اربع کا ہی اور یہی ہی عبارت قوم کی اور ظاہر وہ ہی کہ ایام خریف کو
بھی کہین کہ وقت تحویل میزان ہی اور وقت استوای لیل و نہار اور معبران خواب بھی اس امر پہ ہین کہ اصدق رویا نزدیک
اعتدال لیل و نہار اور ادراک اثمار کے ہے اور اس جگہہ بحث ہی اسوجہ پر کہ فائدہ تقید کا ساتھ مسلم کے کیا ہی اسواسطے اعتدال
طبائع اسوقت مین بمسلم نہین ہی بلکہ دونو برابر ہین ــ جواب اوسکا وہ کہ حال کافر کا خارج دائرہ اعتبار سے ہی اور اطلاق
صدق کا اوسکے رویا پر ممنوع اور قول دوسرا وہ کہ مراد باقتراب زمان انتہی اوسکی مدت کا ہی نزدیک قیام ساعت کے
اور تائید کرتی ہی اوسکو حدیث ترمذی کی کہ ساتھ لفظ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ لَا تَکْذِبُ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ کے لایا ہی یعنے آخر زمانہ مین
خواب مومن کا جھوٹہ نہین ہوتا اور شیخ عبدالحق دہلوی بخاری نے اپنے مشائخ سے سنا ہی کہ مراد اقتراب زمان موت ہے
اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد زمان مذکور سے زمانہ مہدی علیہ السلام ہی کہ زمانہ بسط عدل اور کثرت امن و فراخی خیر
اور رزق کا ہی اور بعض کے نزدیک زمان عیسے علیہ السلام بعد قتل دجال کے اور بھی حدیث مین آیا ہی کہ جب دیکھے کوئی تمہارا
خواب مین شی محبوب پس وہ جانب خدا سے ہے چاہیے کہ حمد کرے خدای عزوجل کی اور تحدیث کرے وہ خواب اور اگر دیکھے شئے
منکر و مرعوب ناخوش پس وہ وسوسہ شیطان سے ہے استعاذہ چاہے ساتھ خدا کے اوسکے شر سے اور ذکر نکرے اوسکا کسیکے روبرو
ضرر نہین کرتا ــ روایت کیا اسی بخاری نے ــ اور روایت مسلم مین آیا ہی کہ خواب بد شیطان سے ہے خبر نکرے اوسکی کسیکو

اور تف کرے بجانب ہاتھ بائین کے تین بار اور تعوذ شیطان سے اور دوسری روایت مین آیا ہی کہ سووی کروٹ بدل کر اور ایک روایت مین ہے کہ نماز پڑہی اور تحدیث نکری مگر سامنی دوست کریا عالم ناصح کے اور پڑہی آیۃ الکرسی اور بہی آیا ہی کہ رویا اوپر پاؤن پرندہ کے ہی یعنے اعتبار نہین رکہتا اور واقع نہین ہوتا تا آنکہ تعبیر نکیا جاوی اور جب تعبیر کیا جاوے واقع ہوتا ہی پس چاہیے کہ تعبیر بخیر کرے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ کہا آئی ایک عورت حضرت صلعم پاس اور عرض کیا کہ زوج میرا غائب ہی اور چہوڑا ہی مجہے حامل خواب مین دیکہتی ہون کہ ستون میرے گہر کا شکستہ ہی اور جنی ہون لڑکا احول کہا آنحضرت صلعم نے پہر آوے خاوند تیرا انشاء اللہ تعالی صحیح اور سالم اور جنے تو لڑکا نیکوکار۔ اور اتفاقاً یہی عورت بار دیگر آئی اور حضرت صلعم کو گہر مین نپایا اور مینے قصہ خواب کا اوس سے پوچہا پس کہا خواب اپنا اور کہا مینے تعبیر خواب اوسکی یہ کہ اگر خواب تیرا سچا ہے مرے زوج تیرا اور جنے تو لڑکا بدکار پس بیٹہی یہہ عورت اور روئی پس آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فرمایا بازرہ ای عائشہ اور ایسا مت کر وجب تعبیر کہو کسی مسلمان کے خواب کی تعبیر کہو بخیر اور حمل کرو اوپر خیر کے اسواسطے کہ رویا واقع ہوتا ہی جس چیز پر ساتہ اوسکے تعبیر کیا جاوے اور بہی آیا ہی کہ معبر پیش از تعبیر خیر لنا و شر لاعدائنا کہے یعنے بہلائی ہمارے لیے اور برائی ہمارے دشمنون کے لیے بعد ازان تعبیر کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یونہین کرتے تہے اور کہا ہی کہ آداب عام سے وہ ہی کہ نکہے خواب کی تعبیر نزدیک طلوع آفتاب اور نزدیک غروب اوسکے اور نہ وقت زوال اور نہ رات مین۔ ایسا ہی لایا ہے صاحب مواہب لدنیہ وجہ اوسکی ظاہر نہین اور کوئی حدیث بہی اس باب مین نقل نہین کی اور اگر کہین کہ یہہ اوقات مکروہ ہین کہ نماز انمین مکروہ ہی پس وقت استوا بہی ذکر کرنا چاہیے مگر ساتہہ ذکر زوال کے اشارہ طرف اوسکی کیا پس وجہ منع لیل مین کہا ہی اور بتحقیق ثابت ہوا ہی حدیث صحیح مین کہ آنحضرت صلعم جب نماز فجر سے فارغ ہوتے فرماتے پوچہتے صحابہ سے آیا دیکہا ہی کسی نے تم مین سے کوئی خواب آج رات پس ذکر کرتا اونہین سے اپنا خواب جو دیکہتا تہا اور تعبیر فرماتے اوسکی آنحضرت صلعم اور بعض علماء نے کہا ہے کہ تعبیر رویا نزدیک صلوۃ صبح کے اولی اور اقرب ہی نسبت قرب عہد کے نسبت باوقات دیگر کے جہۃ حفظ صاحب رویا کے رویا کو بسبب قرب عہد کے اور حضور ذہن عابر کا اوسوقت مین بکثرت طیب ہوا اور نورانیت قلب و قلت شغل ساتہہ فکر کے امور معاش مین اور جملہ آداب اوسے وہ ہے کہ صادق اللہجہ ہووے اور باوضو سووے اور پہلو پر راست پر جیسا کہ سنت ہی سوے مین اور پڑہے وقت سونے کے سورہ والشمس اور واللیل اور والتین اور سورہ اخلاص اور معوذتین اور کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ سَیِّئِ الْاَحْلَامِ وَاَسْتَجِیْرُ بِکَ مِنْ تَلَاعُبِ الشَّیْطٰنِ فِی الْیَقْظَةِ وَالْمَنَامِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رُؤْیَا صَادِقَةً نَافِعَةً حَافِظَةً غَیْرَ مَنْسِیَّةٍ اَللّٰهُمَّ اَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ مَا اُحِبُّ اور چاہیے کہ دشمن اور جاہل پر نقل خواب نکرے بعلت جہل اور باعث عداوت عمل اوپر غیر جانب خیر کے نکرے اور تمامہ ویا مختصر قسم میت

[illegible]

ایک اضغاث احلام اور وہ خوابہای پریشان اور کاذب جیسا کہ کسیکو بیداری مین خیالات فاسد پریشان خاطر مین بھرتے ہین اور یہ
ضغث لغت مین بمعنی خس و خاشاک بہم آمیختہ کے مستعمل ہے اور صراح مین ضغث دستہ گیاہ خشک و تر بہم آمیختہ کو کہین ۔ اضغاث احلام
خوابہای شوریدہ اور اس قسم کا رویا معتبر نہین اور تعبیر نہ کرے اور گاہی بجہت تلاعب شیطان ہوتا ہی تا محزون اور اندوہگین کرے رائی کو جیسے
کوئی دیکھے کہ کٹ گیا سر اوسکا اور وہ پیچھے اوسکے جاتا ہی یا مردہ ہی یا چاہ ہولناک مین گرا ہی کہ خلاصی اوس سے نا ممکن ہی ۔ قسم دوسری رویای
صادقہ ہین مثل رویای انبیا و صلحا و تابعین کے اور کبھی اونکے غیر سے بھی بر سبیل ندرت اتفاق پڑتا ہی اور بیان و عبارت ہین یہ رویای
صادقہ اور رویای صالحہ اور ظاہر مین دونو کے ایک معنی ہین اور بعضے فرق کرین کہ صادقہ وہ کہ راست ہو اور صالحہ وہ کہ موافق مقصود اور
حسب دلخواہ دیکھے اور یہ رویای انبیا و صالحین مین بنسبت امور دنیا کے بحسب ظاہر دلخواہ نہ پڑی جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
روز احد دیکھا کہ گاؤن کو ذبح کرتے ہین اور اپنی شمشیر مین دیکھا کہ رخنہ پڑ گیا ہی پس تعبیر فرمایا ذبح بقر کو ساتھ اوس چیز کے کہ پہونچی اونکے
اصحاب کو اوس دن مین اور رخنہ شمشیر کو تعبیر کیا ساتھ ماری جائی ایک کے اہل بیت سی اونکے یعنے حمزہ بن عبد المطلب اور سب لوگ
تین قسم ہین مستور الحال اور غالب و نیز استوار صدق و کذب ہی اور فسقہ اور غالب و نیز اضغاث ہین اور نادر ہی اوپر اونکے صدق
اور کفار صدق اونکا نہایت نادر ہی اور بعض کفار سے صادق بھی اتفاق پڑتا ہی جیسا کہ خواب صاحبی السجن کا ساتھ یوسف علیہ السلام کے
اور رویا اونکے بادشاہ کا اور سوائے اسکے اور حدیث مین آیا ہی کہ اَصدقُ الرؤیا بالاسحار اور امام جعفر صادق سی مروی ہے
کہ اسرع رویا تاویل مین رویا قیلولہ ہی اور محمد بن سیرین سی نقل کیا ہے کہ رویا نہار مثل رویای لیل ہے اور نسا کا حکم رجال کا کہین
اور بعض نے کہا ہی کہ زن جب دیکھے کوئی چیز کہ وہ اوسکی اہل نہین وہ رویا اوسکی زوج سے ہے اور ایسا ہی رویا عبد کا واسطے
سید کے اور رویا طفل کا ماں باپ کے لیے واللہ اعلم **وصل** رویا اور تعبیر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مروی ہی بہت ہین
از انجملہ رویت لبن اور تعبیر اوسکی بعلم اور بخاری حدیث ابن عمر سے لایا ہی کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہتے
اوس اثنا مین کہ مین خواب مین تہا لایا گیا میری پاس قدح شیر پس پیا مینے اوس شیر سے تا آنکہ دیکھتا ہون مین سیرابی اوسکی کہ باہر آتی ہے
ناخونون سے اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ پیا مینے شیر کو تا آنکہ پاتا ہون مین اوسکو کہ روان ہوتا ہی میری رگون مین درمیان
گوشت اور پوست کی پس دیا مینے وہ کہ زیادہ رہا اوس سے عمر کو عرض کیا صحابہ نے پس کیا تاویل اور تعبیر فرمائی اوسکی آپ نے
یا رسول اللہ صلعم کہا ساتھ علم کے اور از انجملہ رویت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہے قمیص کو اور تعبیر اوسکی ساتھ دین کے
حدیث بخاری مین ابی سعید خدری سے آیا ہی کہ کہا آنحضرت صلعم نے اوس درمیان مین کہ مین خواب مین تہا دیکھتا ہون مین لوگونکو

کہ عرض کیے جاتے ہین میری اوپر اور اونکے بدن پر پیراہن ہین بعض اون پیراہنون سی پہونچتا ہی پستان تک اور بعض اوس سے
دون او گذرا مجپیر عمر بن الخطاب اور اوسپر پیراہن ہے کہ کہینچتا ہی اوسکو یعنے دراز زمین تک اور دون دو احتمال رکہوا ایک وہ
کہ کوتاہ تر اوس سی جیسا کہ ساتھ حلق کے چسپیدہ ہو دوسرا وہ کہ پایان تر اوس سی ہو جیسا کہ ناف تک پہونچا ہو پس دراز تر پہلے سے ہوگا
اور موید اس احتمال کا ہی وہ جو روایت کیا ہی حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین کہ بعض اونسی وہ تہا کہ قمیص اوسکا ناف تک ہی اور بعض کا
زانو تک اور بعض کا انصاف ساق تک اور اصل اس باب مین قول حق تعالی ہے وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ یعنے پوشاک پرہیزگار
یہ بہتر ہے - اور بعض نے کہا ہے کہ وجہ وہ ہی کہ دین ساتر ہے برہنگی جہل کو جیسا کہ قمیص ساتر عورت بدنکو پس جسکا قمیص پہونچا ہی سینہ تک
ڈہانپتا ہی دل اوسکا کفر سے اگرچہ ارتکاب معاصی کرتا ہے اور وہ کہ پایان تر ہی اوسکے شرمگاہ اوسکی ظاہر ہے اور پانوئی شی کرتا ہی طرف معصیت کے
اور وہ کہ پانو تک پہونچا ہی وہ شخص ہے کہ ڈہانپا گیا ہے ساتھ تقوے کے جمیع وجوہ سے اور وہ جو کہینچتا ہی قمیص کو اپنی زیادہ اسپر ہے
ساتھ عمل صالح کامل کے اور مراد بلباس یا تمام مومنین ہو وین یا خصوصیات مرد و مرد یہ بلکہ بعض اونسی اور مراد ساتھ دین کے تحمل کرنا بمقتضا
اوسکے ہی حرص سی اوپر امتثال اوامر کے اور اجتناب مناہی سے اور تہا حضرت عمر رض کو اس باب مین مقام عالی اور اس حدیث سے
معلوم ہوتا ہی کہ اہل دین متفاضل ہین دین مین ساتھ قلت اور کثرت اور قوت اور ضعف کے اور از انجملہ رویت سوارین کا دستہای
مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور تعبیر اوسکو ساتھ کذابین کے - ابوہریرہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ مین
خواب مین تہا ناگاہ دیے گئے مجہے خزانے زمین کے کہ کنایہ ہے خزائن کسرے اور قیصر اور غیرہا سی کہ فتح کیے گئے حضرت کی است پر اور
احتمال رکہے کہ مراد معادن ذہب و فضہ ہون فرمایا پس رکہے گئے میرے دونون ہاتہون مین دو سوار طلا سی پس گران اور مکروہ معلوم
ہوا مجہو اور رنجیدہ کیا مجکو پس وحی کیا گیا میری طرف کہ نفخ کر ان سوارین کو پس نفخ کیا مینے اونمین پس گئی سوارین اور ایک روایت مین
آیا ہی کہ اوڑ گئی پس تاویل و تعبیر کیا مینے سوارین کو ساتھ اون دو کذابون کے کہ مین درمیان اونکے ہون - ایک صنعا - اور دوسرا صاحب
یمامہ کہ دعوی پیغمبری کا کیا - ایک اسود عنسی کہ یمن مین دعوی نبوت کیا اور ہلاک کیا اوسی فیروز دیلمی نے پیش از وفات آنحضرت صلعم اور
وحی نازل ہوئی اوسکے قتل سے حضرت پر مرض موت مین قبل از موت پس خبر دی اوسکے قتل کی اور فرمایا قَتَلَهُ الْعَبْدُ الصَّالِحُ فَيْرُوزُ الدَّيْلَمِيُّ
اور فرمایا فَازَ فَيْرُوزُ دوسرا مسیلمہ کذاب کہ دعوی کیا یمامہ مین کہ ایک بلد ہی حجاز سے پس مارا گیا خلافت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مین
اور قصہ اوسکا مشہور ہے + اور وجہ تعبیر کذابین مین بسوارین کہا ہی کہ کذب کہنا شی کا ہی غیر محل اوسکے مین پس جب دیکہا آنحضرت صلعم نے
اپنی ذراعین مین دو سوار طلا سی حالانکہ نہی یہ لباس آنحضرت صلعم سے اسواسطے کہ یہ حلیہ نسا ہین اور یہی ہوئی اونکے مین ذہب کہ منہی عنہ ہے

مرد انکو اوسکا پہننا دلیل ہے اوپر کذب کے اور یہی ذہب مشتق ہے ذہاب سے کہ بمعنی رفتن ہے پس جانا کہ وہ چیز جانیوالی ہے اور زائل ہونیوالی اور ہٹنا کہ ہوا یہ ساتھ اذن حق سبحانہ کے پھونکنے سے پس جاتی رہی اور اوڑ گئی اس سے معلوم کیا حضرت صلعم نے کہ ثابت نہین رہنے کا امر انکا اور کلام حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ بوحی آیا ہے ازالہ کرتا ہے انکو اونکی جگہہ سے اور بعض نے وجہ تاویل سوارین مین ساتھ کذابین کے کہا ہے کہ سوار ہاتھ مین مشابہ بقید ہے ہاتھ کو جیسا کہ قید پانؤکو ہوتی ہے اور قید مانع دست ہے عمل اور تصرف سے گویا کہ کذابین نے پکڑ لیا دست مبارک حضرت صلعم کا اور نہ چھوڑا کہ عمل و تصرف کرین ساتھ دونو ہاتھ کے کذا ذکر الطیبی اور ازانجملہ دیکھنا زن سیاہ ژولیدہ مو کا کہ نکالی جاتی ہے مدینہ سے اور تعبیر اوسکی ساتھ نقل وبا کے ہے مدینہ کی جحفہ میں روایت کیا ہے بخاری نے حدیث عبد اللہ بن عمر سے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے امراۃ سواد ژولیدہ مو کو کہ نکالی گئی ہے مدینہ سے اور اقامت کی مہیعہ مین پس تاویل کیا مینے اوسکو کہ وبا ہے مدینہ کی نقل کیجاوے طرف جحفہ کے اور مدینہ مین پیش از قدوم مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبا اور تپ بہت تھی پس آنحضرت صلعم نے اوسکو نکالا اور دیار کفر مین بھیجا۔ قیروانی نے لکھا کہ اہل تعبیر کہتے ہین ہر چیز کہ غالب ہے اوسپر سیاہی مکروہ اور مذموم ہووے جیسا کہ ثوران تاویل کیا جاتا ہے ساتھ تپ کے اسواسطے کہ وہ برپا کرتا ہے بدن کو ساتھ لرزنے اور پھرنے کے خصوصاً تپ سوداوی کہ بیشتر وحشت لاتی ہے اور ازانجملہ رویت سیف کہ ہلاتی تھی اوسکو پس ٹوٹ گئی سیف اور پھر بحال خود آئی روایت ابو موسی رضی اللہ عنہ مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا مینے منام مین کہ ہلاتا ہون شمشیر کو پس اوپر سے وہ ٹوٹ گئی اور تاویل کیا مینے اوسکو وہ جو پہونچا مومنون کو روز احد کے پھر ہلایا مینے شمشیر کو دوبارہ پس ہوئی بہتر اوس سے کہ تھی اور تاویل کیا مینے اوسکو ساتھ اوس چیز کے کہ لایا خدا تعالی فتح اور اجماع مومنین سے اور وجہ تعبیر مین کہا ہے کہ آنحضرت صلعم نے تعبیر کیا صحابہ سے بسیف اسواسطے کہ حملہ وری اور غلبہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ اونکے تھا اور تعبیر کیا ہلانے شمشیر کو امر کرنا اوسکو ساتھ حرب کی اور ٹوٹ جانا شمشیر کا وقوع قتل کا اونمین اور ہلانا اوسکا دوبارہ اور عود کرنا بحالت اصلی اجتماع اونکے سے اور حاصل ہونا فتح اور جمعیت کا اونکو اور یہ منام قضیہ غزوہ احد مین ہوا اور مواہب مین اور یہی منام ذکر کیے ہین ابی موسی سے کہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دیکھا مینے منام مین کہ ہجرت کرتا ہون مین مکہ سے طرف ایک زمین کے کہ اوسمین نخیل ہین پس خیال کیا مینے کہ وہ ارض یمامہ ہو یا ہجر بفتحتین کہ وہان نخیل بہت ہین بعد ازان جتایا گیا کہ یثرب ہے اور روایت امام احمد وغیرہ مین جابر سے یون آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے دیکھا مینے کہ اندر زرہ محکم کے گویا آیا مین اور دیکھا مینے گاؤن کو ذبح کی جاتی ہین ناگاہ لایا حق تعالی خیر و ثواب در صدق پس تاویل کیا مینے

درع حصینہ کو ساتھ مدینہ کے اور تاویل کیا مینے ذبح گاون کو ساتھ اون لوگون کے کہ مارے گئے ہین اصحاب سے روز احد اور تاویل کیا مینے وہ جو لایا خدا ہی تعالی فتح اور ثواب سے صبر مین اوپر جہاد اور قتال کے روز بدر تا آخر قصہ کہ روایت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خواب مین دیکہتا ہون مین کہ اوپر سر ایک چاہ کی کہڑا ہون مین اور اوس چاہ پر ایک ڈول ہے پس کہینچا مینے اوس چاہ سے پانی جسقدر کہ حق تعالی نے چاہا بعد ازان آیا ابن ابی قحافہ اور کہینچی اوس چاہ سے ایک دو ذنوب اور ایک روایت مین یون ہی پس آیا ابو بکر اور لیا ڈول کو میرے ہاتھ سے تا راحت مین ڈالے مجھے اور ایک روایت مین یون آیا ہی پس دیکہا مینے کسی شخص کو عجب تر اوس سے کہ عمل کرے مثل عمل اوسکے پس ہوا وہ ذنوب غرب اور اوسکے کہینچنے مین پانی کو ضعف ہی اور خدا اوسے بخشے پس ازان آیا عمر بن الخطاب پس نہ دیکہا مینے کوئی عبقری لوگون سے کہ کہینچتا ہی پانی کو مانند کہینچنی ابن خطاب کی پس سیراب ہوے لوگ اور عبقری قوم سے سید اور بزرگ اور قوی اور توانا کو اونہین سے کہین اور عبقر اصل مین زمین پریون کو کہین اور عرب ہر چیز کو مردم اور جامہ اور فرش وغیرہ کو کہ غایت قوت اور حسن اور لطافت مین ہو ساتھ اوسکے نسبت کرین کذا فی الصراح اور ایک روایت مین آیا ہی پس کہینچتا تہا غرب تا آنکہ سیراب ہوے لوگ اور پر ہوا حوض اور روان ہوا اور مواہب مین کہتا ہی کہ کہا ہی نووی نے یہ مثال ہے کہ جاری ہوئی ہی واسطے ان دو خلیفہ کے ظہور آثار صالحہ اونکے سے اور انتفاع خلائق کا اونکے ساتھ اور یہہ سب ماخوذ ہی آنحضرت صلعم سے کہ قواعد دین اور اساس ملت نبوی کو محکم اور شید کیا پس تشبیہ دیا گیا امر دین اور اسلام کو ساتھ چاہ کے کہ اوسمین پانی ہی کہ اوسمین حیات اور صلاح کار اونکی ہے اور قول آنحضرت صلعم مین کہ فرمایا لیا ابو بکر نے ڈول کو مجہسے تا راحت بخشے مجھے اشارہ ہی ساتھ خلافت ابو بکر کے بعد از وفات آنحضرت صلعم کے اسواسطے کہ موت راحت ہی کدورات اور تعب دنیا سے پس قیام ساتھ تدبیر امر امت کی اور معالجت اونکے احوال کی اور وہ جو فرمایا کہ اوسکے کہینچنے مین ضعف ہی اخبار ہی قصر مدت اوسکی ولایت کی کہ بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو سال تہی لیکن ولایت عمر رضی اللہ عنہ چونکہ دراز ہوئی بہت ہوا انتفاع ناس ساتھ اوسکے اور اتساع پایا دائرہ اسلام نے ساتھ کثرت فتوح اور تمصیر امصار اور تدوین دواوین اونہین ہی قول آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یغفر اللہ مین کہ بعض روایات مین مذکور ہی کچہ نقصان اور اثبات گناہ بلکہ یہہ کلمہ ہے مقام تحسین اور ادای شکر مین کہتے ہین اور ازانجملہ وہ ہی کہ روایت کی ہی مسلم نے انس سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تہے دیکہا مینے خواب مین کہ گہر مین عقبہ بن رافع کے کہ صحابہ ہی ابن خالہ عمرو بن العاص کا ایک طبق رطب ابن طاب کہ ایک نوع ہی رطب مدینہ سے آگے اوسکے یاروں کے لایا اور ایک شخص تہا ابن طاب کہ اس نوع کی رطب اوسکے ساتھ منسوب ہین کہ اوسنے بہم پہونچایا اور لگایا تہا اوسکو یا خوش رکہتا تہا کہانا اوسکا رطب ابن طاب کہتے ہین اور تمر ابن طاب صبح کو تعبیر فرمائے

کہ اونکی عافیت بخیر ہے دنیا و آخرت مین یہہ معنے عقبہ سے لیے اور جامع الاصول مین حدیث مسلم سے لایا ہی کہ رفعت
اور عافیت اونکو ہی اور رفعت کو ابن رافع سے لیا اور وہ دین کہ اختیار کیا ہی خاص اونکو حق تعالی نے شیرین اور خوش آیا اونکو
اسکو لفظ رطب بن طلب سے لیا - یہہ سب منامات سے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ دیکھے اور تعبیر فرمائی - لیکن
پوشیدہ نرہی کہ تعبیرات آنحضرت صلعم نہ بمجرد استنباط مناسبات مذکورہ کے ہین اور جیسا کہ اہل تعبیر ساتھ مناسبات کے کہ اونکو ظاہر
ہوتی ہین اعتبار کرین بلکہ یہہ سب بوحی اور الہام کے ہین اور اگر برعایت مناسبات بہی ہو کچہ دور نہین جیسا کہ اس حدیث
رطب ابن طاب مین معانی کو اسماسے لیکر تعبیر فرمائی ہے اور عادت شریف تہی کہ اسماسے معانی لیکر تفادل فرماتے تھے
جیسا کہ حدیث بریدہ اسلمی مین کہ طریق مدینہ مین بوقت ہجرت پیش آیا پوچھا کہ نام تیرا کیا ہی کہا بریدہ فرمایا بَرَدَ اَمرُنا
ٹہایت اور خنک ہوا کام ہمارا پھر پوچھا نسبت تیری کیا ہے کہا اسلمی فرمایا سَلِمَ اَمرُنا صحیح اور سلامت ہوا امر ہمارا
پھر پوچھا کونسا اسلمی کہا بنی ہاشم سے فرمایا اَصَبتَ سَہمَکَ پونہچا تو حصہ اور بہرہ اپنی کو اوسوا اسکی اور تعبیر فرمایا سیف کو
کہ ہمومنین اور حالانکہ سیف کو تعبیرات اور ہین نزدیک معبرون کی مثل ولد اور اخ اور زوجہ اور لسان اور ولایت اور
امثال اوسکے جیسا کہ ذکر کیا ہے طیبی نے واللہ اعلم **وصل** وہ جو گذرا بیان رویای آنحضرت صلعم تہا کہ ساتھ
ذات شریف اپنے کے دیکہا لیکن وہ جو صحابہ رضی اللہ عنہم نے دیکہا اور آنحضرت صلعم نے تعبیر فرمائی بہت ہین اور عادت شریف ایسی تہی
کہ جب نماز بامداد سے پہرتے متوجہ ہوتی طرف صحابہؓ کی اور فرماتے جسنے دیکہا ہو تم مین سے آجکی رات کوئی خواب چاہیے
کہ بیان کرے میرے روبرو تا تعبیر اوسکی کہون اوسکے لیے اور اگر نہ کہتا کوئی آپ وہ جو دیکہتے کہتے - ایک صبح بعادت معہود
پوچھا کہ کسینے تم مین کوئی خواب دیکہا ہی کہا نہین دیکہا - آپنے فرمایا مین دیکہتا ہون آج رات کہ دو مرد آئے میرے پاس
اور پکڑے دونو ہاتھ میرے اور باہر لائے مجکو طرف زمین مقدسہ کے ناگاہ ایک مرد بیٹہا تہا اور دوسرا کہڑا اوسکی ہاتہہ مین ایک
زنبور ہی لوہے سے کہ اندر لاتا ہی اوس زنبور کو کنج کلہ مین اور کہینچتا ہی تا ہونچتا ہی اوسکی قفا تک اور یونہین کرتا ہے ساتھ
کلہ دوسری کے پہر دونو کلہ اچہی ہو جاتے ہین پہر لاتا ہی زنبور کو کلونین یونہین ہربار کرتا ہی کہا مینے اون دونو مرد دونکو یہہ کیا ہے
کہا چلا جا مت پوچھ کہ اور چیزین بہی دیکہنی ہین - پس روان ہوی ہم تا آئے ہم متصل ایک مرد کے کہ پہلو اپنی پر سوتا ہی اور دوسرا
مرد کہڑا ہی اوسکی سر پر سنگ ہاتھ مین کہ توڑتا ہی ساتھ اوس سنگ کی سر اوسکا پس جب مارتا ہی اوسکو لوٹتا ہی سنگ پس جاتا ہے
یہہ مرد طرف سنگ کی تا پکڑے اوسکو اور جب پہر آتا ہی دیکہتا ہی سر اوسکا تندرست اور اچہا اور بحال پہر توڑتا ہے سر اوسکا -

کہا مینے یہہ کیا ہی کہا اونہون نے چلا جا بوجہہ۔ پس روان ہوی ہم تا آی ہم طرف ایک سوراخ کے کہ مانند تنور تھا اعلی اوسکا تنگ
اور اسفل اوسکا فراخ اور اوسمین مرد اور عورتین تہین برہنہ نیچے اوسکے آتش افروزان ہی اور جب مشتعل ہوتی ہی وہ آتش اوپر
جاتی ہین اہل اوسکی یہان تک قریب ہی کہ باہر گرین اور جب نیچی جاتی ہے آتش اولٹی چلی جاتی ہین تنور مین کہا مینے یہہ کیا ہی کہا انہون نے
چلا جا پس روان ہوی ہم تا آئے ہم اوپر ایک نہر کے کہ خون سی ہے اور اوسمین ایک مرد ہی استادہ درمیان نہر کے اور اوپر کنارہ نہر کے
ایک مرد ہی کہ اوسکے آگے بہت سی سنگ ہین پس مونہہ کو کرتا ہی طرف کنارہ کے وہ مرد کہ نہر مین ہی اور جب چاہتا ہی کہ باہر آوی ڈالتا ہے
وہ مرد کہ اوپر کنارہ نہر کے کہڑا ہی ایک سنگ کو مونہہ مین اوسکے اور لٹا پہیرتا ہی اوسکو جس جگہہ کہ تہا اسیطرح ہر بار کہ ارادہ نکلنے کا
کرتا ہی ڈالتا ہی اوسکے مونہہ مین ایک سنگ اور اولٹا پہیرتا ہی پس کہا مینے یہہ کیا ہی کہا اونہون نے روان ہو۔ پس روان
ہوی ہم تا پہونچی ہم طرف ایک مرغزار سبز کے کہ اوسمین ایک درخت ہی بڑا اور جڑہ مین اوس درخت کی ایک بوڑہا ہی اور لڑکے
اوناگاہ ایک مرد ہی نزدیک درخت کی آگے اوسکی آتش ہی کہ افروختہ کرتا ہی اوسکو پس لیگئے مجکو وہ دو مرد اوپر اوس درخت کے
پس لای بیچ مجے ایک سرا مین کہ درمیان اوس درخت کی ہے کہ ہرگز نہین دیکہی مینے بہتر اوس سی کوئی سرا اوسمین مرد ہین بوڑہے اور
جوان ہین اور عورتین ہین اور لڑکے ہین پس باہر لائے مجہی اوس سرا سے اور بالا تر لیگئے اور لای سرا مین بہتر اور افزون تر اول کے
حسن سی اوسمین بہی مرد ہین بوڑہی اور جوان پس کہا مینے اون دو مردونکو تحقیق بہت پہرایا تمنے مجے آجکی رات اب خبر دو مجکو اونسے
کہ دیکہا مینے کہا اونہون نے البتہ خبر دیتے ہین ہم پس وہ مرد کہ دیکہا تونے اوسکہ پارہ کیا جاتا ہی کلہ اوسکا دروغگو ہے
کہ باتین دروغ کہتا تہا اور نقل کیجاتی اوس سی تا پہونچتی تہین اطراف عالم مین پس کیا جاتا ہی اوسکے ساتھہ وہ جو دیکہا تونے قیامت کے
دن تک اور وہ مرد کہ دیکہا تونے کہ توڑا جاتا ہی سر اوسکا ایک مرد ہی کہ تعلیم کیا اوسی حق تعالی نے قرآن پس خواب کی قرآن سے
اور غفلت مین اور نہ پڑہا قرآن کو اور نہ اوٹہا نماز شب کے لیے اور پڑہا قرآن اور عمل نکیا ساتھہ اوسکے کیا جاتا ہی اوسکی ساتھہ
وہ جو دیکہا تونے روز قیامت تک اور اون لوگون کو کہ دیکہا تونے کہ تنور مین ہین۔ وہ لوگ زناکار ہین اور اونکو
کہ دیکہا تونے نہر مین ہین سود خوار ہین اور وہ پیر کہ دیکہا تونے اوسکو بیخ درخت مین ابراہیم علیہم السلام ہین اور کودک
کہ گرد اونکی ہین اولاد لوگون کی ہین اور وہ کہ افروختہ کرتا ہی آتش مالک ہی خازن دوزخ اور سرای اول کہ اوسمین آیا تو
سرای عامہ مسلمانون کی ہے۔ لیکن یہہ سرا شہدا کی ہے اور مین جبرئیل اور یہہ میکائیل ہی پس بلند کر سر اپنا پس بلند کیا
مینے سر اپنا پس دیکہا [illegible] اور ایک روایت مین ہی مانند ابر سفید کے کہ برستا ہی کہا اونہون نے وہ منزل تیری ہے

کہا مینے چہوڑ دیجیے تا آؤن مین اپنی منزل مین کہا اونہون نے ابہی باقی ہی تیری عمر تمام نہین کیا تونے اوسکو جب تمام کرے تو عمر اپنی کو آوے تو منزل اپنی کو
روایت کیا اوسی بخاری نے اور اس حدیث مین کچہہ زیادتی ہی کہ دوسری روایت بخاری مین آیا ہی اور اور روایتین مذکور ہین اور غرائب
اوس چیز سی کہ روایت کیا گیا ہی تعبیرات سی وہ ہی ـ کہ زرارہ عمرو بن نخعی آیا آگے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وفد نخع مین پس کہا
یا رسول اللہ صلعم مینے آتے ہوئے راہ مین ایک خواب دیکہا ہی کہ مادہ خر کہ چہوڑ آیا ہون مین اوسکو اپنی قبیلہ مین جنی ہی ایک بزغالہ کہ دو رنگ ہی سفید اور سیاہ
پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کیا ہی تیرے ہان کوئی کنیز کہ چہوڑ آیا ہی اوسکو گہر مین حاملہ کہا البتہ ایک کنیز ہی میرے گہر مین گمان رکہتا ہون مین
کہ حاملہ ہوئی ہو ـ فرمایا آنحضرت صلعم نے بتحقیق جنی ہی وہ کنیز ایک لڑکا کہ تیرا بیٹا ہی کہا زرارہ نے پس کیا سبب ہے کہ پیدا ہوا اوسکا بچہ سفید
وسیاہ فرمایا میری پاس آ پس نزدیک آیا مین فرمایا کیا تجہے برص ہی کہ چہپاتا ہی تو لوگون سی کہا ہان سوگند بخدا کہ بہیجا ہی تجکو حق نہین کیا وہ
برص میرا کسی مخلوق نے اور نہین جانا اوسکو ـ فرمایا یہہ سفیدی اور سیاہی اوس بچہ کے بدن مین اثر تیری برص کا ہی کہ اوسمین ظاہر کیا ہے
اور پہر کہا زرارہ نے دیکہا مینے نعمان بن منذر کو خواب مین اور یہہ نعمان بن منذر ایک ملوک عرب سی تہا زمان کسرے مین کہ اوسپر
دو گوشوارے اور دو بازوبند اور دو سوار ہین کہ زیور عورتون کا ہے ـ تعبیر فرمائی آنحضرت صلعم نے وہ ملک عرب ہی کہ رجوع کرے بحال خود
زینت اور بہجت اور پوشش اور ہیات نیک مین اور کہا زرارہ نے دیکہا مینے ایک پیر دو موکہ موی سفید اوسکی ساتہہ سیاہ کے آمیختہ ہین باہر
آتا ہی زمین سی فرمایا یہہ بقیہ دنیا ہی اور کہا دیکہا مینے ایک آتش کو کہ نکلتی ہی زمین سی اور حائل ہوئی درمیان میرے اور میرے بیٹے کے کہ اوسکو عمرو
کہتی ہین اور دیکہا مینے اوس آتش کو کہتی ہی لظی لظی اور لظی نام آتش اور نام دوزخ ہی اور کہتی ہی بینا اور نابینا کہاتی ہون مین تمہارے اکل کو اور تمہارے
اہل اور مال کو فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ فتنہ ہی کہ آخر زمانہ مین ہوتا ہی کہا زرارہ نے اور کیا ہی وہ فتنہ اور کونسا ہی یا رسول اللہ
فرمایا فتک کرتا ہی لوگ لوگونکو ساتہہ اونکے امام کے اور فتک ناگاہ گرفتن وناگاہ کشتن ہے اور فتک لیکر کوہی کہین پہر اختلاف اور اشتباک
کرتے ہین مانند اشتباک اطباق راس کی یعنے ودعظام کہ باہم مشتبک ہین آپس مین آئی ہو نہ کنایہ ہی ہرج ومرج سی اور باہم افتادن سی
اور درہم لائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انگشتان مبارک اور فرمایا یحسب المسئی انہ محسن یعنے گمان لیجاتا ہی اوس فتنہ مین بدکار کہ وہ نیکوکار
ہی یعنے اشتباہ ہوتا ہی کہ بری کام کرتے ہین اور نیک سمجہتے ہین ودم المؤمن عند المؤمن احلی من شرب الماء یعنے اوسوقت خون مسلمانونکا
نزدیک مسلمانون کے شیرین تر ہوے پانی پینے سے ـ مراد کثرت تقاتل ہے ـ کہا صاحب اہبۃ نے پس نظر کرنا چاہیے ساتہہ اس تعبیر کے
طرف اسرار مشکوۃ نبوی کے محشو ساتہہ حلاوت حق اور کسو ساتہہ طلاوت صدق مجلو ساتہہ انوار وحی کے ـ اور اس عبارت سی ظاہر ہوتا ہے
کہ تعبیرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بمجرد اخذ مناسبت اور مشابہت کی نہین ہین اور اگر اس راہ سی ہون احتمال تخلف اور خلاف

له ار زار ... ۱۲

واقع کا نہ کہین جیسا کہ گذرا۔ اگر کہا جاوی کہ سوارین کو اس تعبیر مین راجع ساتھ بشارت کی کیا اور فرمایا کہ تعبیر اوسکی وہ ہے
کہ ملک عرب کا مدبر زینت اور بہجت ہووی گا اور سابق گذرا کہ دیکھا آنحضرت صلعم نی سوارین کو اپنی ہاتھ مین گران اور مکروہ آیا حضرت پر
جواب اوسکا وہ کہ نعمان بن منذر بادشاہ عرب تھا جانب اکاسرہ کی اور وہ سوار پہناتے تھے ملوک کو اور متحلی کرتے تھے ساتھ حلی کے
اور سوار لباس نعمان تھا منکر اور مکروہ نہ تھا اوسکی حق مین اور موضوع نہ تھا غیر موضع مین عرفا ولیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
منع کیا ہی لباس ذاہب واسطے اجاد امت کی پس جگہ اوسکی تھی کہ اندوگہین کری حضرت کو کہ اونکی لباس سی نہ تھا پس استدلال کیا ساتھ
اوسکی اوپر ایک امر موضوع کے غیر موضع مین لیکن محمود ہوا جانا اور اوڑجانا اوسکا **اور** قیس بن عبادؓ سی صحیحین مین آیا ہی کہ بیٹھا تھا مین مسجد مدینہ
مین بیچ حلقہ کے کہ اوسمین سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن عمر تھے رضی اللہ عنہم پس گذرا عبداللہ بن سلام اور ایک روایت مین آیا
ایک مرد کہ اوسکے موںھ پر اثر خشوع تھا پس کہا جماعہ نی کہ بیٹھے تھے یہہ مرد ہی اہل جنت سی پس ادا کی دو رکعت نماز اوسکی ادا کی اور باہر آیا
اور گیا مین پیچھے اوسکے اور کہا مینی اوسکو اوس ہنگام مین کہ آیا تو مسجد مین کہا اس جماعہ نی کہ یہہ مرد ہی اہل جنت سی کہا نہ چاہیی کسیکو کہ کہی کچہ بغیر علم کی
اور ایک روایت مین ہی نہین چاہیی اونکو کہ کہین وہ چیز کہ نہین اونکو اوسکا علم اور اس بات مین تواضع ہی اوس رضی اللہ عنہ سی اور ترس
عجب ہے اور ترس اوسکا کہ مشار الیہ باصابع ہووی یعنے نہین جانتا مین کہ انکی کہانسے علم حاصل ہوا ساتھ ان معنون کے جو چیز کہ ہی یہہ ہے
کہ مینی ایک خواب دیکھا تھا عہد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین گویا ایک مرغزار ہی سبز نہایت فراخی اور سبزی مین اوسمین ستون ہے
لوہی سے بلند کہ اسفل اوسکا زمین مین ہی اور اعلی اوسکا آسمان مین اور اعلی اوسکے مین ایک عروہ ہی اور وہ عروہ دستہ کوزہ اور دلو
اور اوسکے مانند کے لیے استعارہ کرتے ہین اور امر خیر کو کہ محکم کرین اوسکو کہتے ہین ۔ پس کہا گیا مجہی اوپر چڑہ کہا مینی اوپر نہین چڑہ سکتا مین
اور طاقت چڑہنی کی نہین رکہتا ہون پس آیا میری پاس ایک خدمتگار اور اوٹھائے میرے کپڑے پیچھے سے پس چڑہا مین اوپر عمود کی اور پکڑا
مینی عروہ کو اور کہا گیا کہ محکم پکڑ اس عروہ کو پس بیدار ہوا مین اور حال آنکہ عروہ میری ہاتھ مین تھا پس عرض کیا مینی یہہ خواب اوپر پیغمبر خدا صلعم
کی فرمایا یہہ روضہ اسلام ہی اور وہ عمود عمود اسلام اور وہ عروہ عروہ وثقی ہی کہ بوقت مرگ تو متمسک بعروہ وثقی ہوگا اور یہہ آنحضرت صلعم
تلمیح ساتھ قول خدا تعالی کے **آیہ** فَمَنْ یَکْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَیُؤْمِنْ بِاللّٰہِ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی پس جسنی کہ کفر اختیار کیا ساتھ بتون کے
اور ایمان لایا ساتھ خدا کی پس تحقیق چنگل مارا ساتھ عروہ وثقی کے ۔ اور دوسری روایت مین آیا ہی کہ پیش آیا میری ایک مرد اور کہا اوٹھ
اور پکڑا ہاتھ میرا پس چلا مین اوسکی ساتھ ناگاہ ایک راہ پیش آئی بجانب شمال اور چاہا مینے اوس راہ جانا پس کہا گیا مت جا اس راہ کہ یہہ راہ
اصحاب الشمال ہی اور تو اوسکا اہل نہین ہی پس ایک راہ پیش آئی مین سی پس کہا پکڑ اس راہ کو اور پیش آیا مجہی ایک پہاڑ پس کہا چڑہ اسکو

پس ارادہ کیا مینے چڑہنے کا ہر بار کہ ارادہ کرتا مین چڑہنے کا نیچے گرتا ہون اور چڑہ نسکتا پس جب عرض کیا مینے اس خواب کو اوپر آنحضرت صلعم کے فرمایا
کہ راہ مختار ہی اور جبل پس وہ منزل شہدا ہی نہ پاوی تو اوسکو اور کہا ہی کہ یہہ نشانیون نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی۔ اسواسطے
کہ عبد اللہ بن سلام شہید نہین مرا ہی اور راوی بفراش اپنے کے مرا ہے اول امارت معاویہ مین بیچ مدینہ کے۔ کہا صاحب مواہب لدنیہ نی کہ یہہ
ایک انموذج ہی تعبیرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وگرنہ جو کچہ کہ منقول ہی لطائف تعبیر اور غرائب تاویل سی مجلدات حصر اوسکا نہین کر سکتی
اور جب آدمی نیک تامل کرے جانے کہ ہر کرامت کہ دی گئی ہی ایک کو افراد امت سی علم یا عمل مین سب آثار معجزات پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی ہین
اور سر تصدیق اور برکات طریق اور ثمرات اہتدی بہدی توفیق اونکی سی اور یہہ ہوی زمین ساتھہ اوسکی انوار وہی صدق وصواب و عجب عجایب
اور بحر عجائب اور اگر شمار کرے تو جو کچہ دیا گیا ہی امام محمد بن سیرین کو لطائف تعبیر سے وہ جو شائع اور ذائع ہی اور بھر گئی ہین ساتھہ اوسکے
اسماع حکم کرے تو جو کچہ دیا گیا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علوم اور معارف سی احاطہ نہین کر سکتی اوسکا عبارات اونہین پہونچتی ساتھہ حقیقت
اور کنہ اوسکی کی اشارات ہذا اور جو ابن سیرین ایک امت سی ہے کہ نقل کیے گئے ہین اوس سی فن تعبیر مین وہ جو خارج حد و عد سی ہین پس آنحضرت صلعم
کسقدر اور کیس طرح ہوگا زَادَ اللّٰہُ فَضلًا وَّ شَرَفًا وَّ مَدَدًا وَاَفَاضَ عَلَینَا سَحَائِبَ عُلُومِہٖ وَ مَعَارِفِہٖ وَ تَعَطَّفَ عَلَینَا بِعَوَاطِفِہٖ زیادہ کرے
اللہ تعالی اوسکا فضل اور شرف اور مدد اور ریختہ کرے اوپر ہمارے بادل علوم اور معارف اوسکا اور مہربانی کرے اوپر ہماری ساتھہ مہربانیون
اوسکی کے **وصل** روایت کیا ہی بخاری اور ترمذی نے سمرہ بن جندب سے کہ کہا تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اکثر فرماتے تہے
اپنی اصحاب کو آیا دیکہا ہے کسیلنے تم مین سے کوئی خواب پس عرض کرتا تہا جو کوئی دیکہتا تہا خواب حضرت صلعم سی اور تعبیر دیتے تہے اوسکو آنحضرت صلعم
بعد ازان ترک کیا سوال کرنیکو اوپر یہی آپ خواب بیان کرتا تعبیر فرماتی **اور حکمت** سوال کرنے اور پوچہنے مین سابقا معلوم ہوی اور اختلاف
کیا ہی اہل نقل نی سبب ترک کرنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سوال کو بعض نی کہا ہی کہ سبب اوسکا حدیث ابی بکرہ ہی کہ ترمذی اور
ابو داود کے نزدیک ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا ایکدن کون ہی جسنی دیکہا ہی تم مین خواب کہا ایک مرد نی مینے دیکہا ہی
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گویا اوتری ہی آسمان سے ایک میزان پس وزن کیے گئے آپ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ پس راجح
اور فائق آئی آپ وزن کیے گئے ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما پس راجح آئی ابوبکر پھر وزن کیے گئے عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما
پس فائق ہوی عمر پس برداشتہ ہوی میزان پس بد اور ناگوار آیا حضرت کو اسکا خواب وراند وہگین کیا آپکو اور دیکہے ہمنے آثار کراہیت
روی مبارک مین اسکی بعد ازین نہ پوچہتے تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسیکو خواب اوسکے سے **اور** کہا ہی کہ سبب کراہیت آنحضرت کا
اسمین اب سی ایثار اور اختیار انکا ہی ستر عواقب اور اخفا مراتب کو اور ہرگاہ کہ یہہ دنیا کاشف منازل اور مراتب اور بیین فضل بعض کا اوپر بعض کی

ذریع کہ متواتر اور متوالی ہووی وہ چیز کہ ابلغ ہی کشف مین اوس سے اور خاص حق تعالی کو ستر احوال خلق مین حکمت بالغہ ہی اور مشیت نافذہ
کذا فی المواہب یعنی وہ جو دیکھا تو بی تفاوت مراتب سے اگرچہ حق ہی لیکن کشادہ ہونا اس راہ کا خوب نہین کہ بکشف اسرار منجر ہوتا ہی اور
بعضون نے کہا ہی کہ وجہ بشارت اور کراہت کی وہ ہووی واللہ اعلم کہ اوٹھنا میزان کا دلالت رکھی اوپر انحطاط رتبہ امر دین کے
جس زمانہ مین کہ قیام ساتھ اوسکے چاہیے بعد از عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے اسواسطے کہ رعایت موازیت اشیاء متقاربہ مین ہوتی ہے
اور جب متباعد ہووی موازیت نہووی ایسا ہی کہا ہی شارحین حدیث نے واللہ اعلم اور ابن قتیبہ سے منقول ہی کہ سبب ترک سوال مین روایت
حدیث ابن زمل ہی کہ کہا تھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ادا کرتے نماز صبح کی کہتے تھے اور حال آنکہ دو تا کرنیوالی ہوتی دونو
ایرمی سُبحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ وَاَسْتَغْفِرُ اللہَ اِنَّ اللہَ کَانَ تَوَّابًا پاک و منزہ ہی خدا اور طالب مغفرت اللہ کا ہون مین بدرستی کہ اللہ تعالی
توبہ پذیر ہے ستر مرتبہ اور رکھتے تھے کہ ستر برابر ہین اور جزا دہندہ ساتھ سات سو بار کے خیر نہین جس شخص کو کہ ہون گناہ اوسکے ایکدن مین
زیادہ سات سو سے بعد از ان متوجہ ہوتی طرف لوگون کے اور فرماتے آیا دیکھا ہی کسینے تم مین سے خواب کہا ابن زمل نے پس کہا مینے ایکدن مین
دیکھا ہون یا رسول اللہ صلعم فرمایا خَیرٌ تَلْقَاہُ وَشَرٌّ تَوَقَّاہُ وَخَیرٌ لَنَا وَشَرٌّ لِاَعْدَائِنَا وَالْحَمْدُ لِلہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ یعنے خیر ہی کہ ملاقات
کرتا ہی تو اوسکو اور بدی ہی کہ باز رکھا جاتا ہی تو اوس سے اور نیکی ہمارے لیے ہے اور بدی واسطے دشمنون ہمارے کے اور تمام تعریفین
خدا کے لیے ہین کہ پروردگار عالم کا ہی۔ غرض کہ قصہ خواب اپنی کا کہا دیکھا مینے تمام لوگونکو اوپر راہ فراخ کے نرم جاتی ہین جادہ پر
پس وسے درمیان مین کہ وہ جادہ پر جاتے ہین مشرف کیا اوس راہ نے اونکو اوپر چراگاہ کے بہ رنگ کہ نہین دیکھا ہی کسی چشم نے مانند اوس
چراگاہ کے اور چمکتی تھی وہ چراگاہ ایسا چمکنا کہ ٹپکتی تھی اوس سے تری اوسکی گویا پانی ٹپکتا ہی اوس سے اور اوس چراگاہ مین طرح طرح کی گیاہ ہے
اور گویا مین ملاقی اول آپسمین پیوستہ ہون یعنی ساتھ گلا اسکے اور اول اوسکا کہ پہلے اوسمین آئے مین جسوقت کہ مشرف اور مطلع ہوئے اوس چراگاہ پر
تکبیر بولای مین یعنی تعجب کیا ہی خوبی اور تازگی اوسکی سے پھر چھوڑ دیا اپنے رواحل شترونکو راہ مین اور گم نہین کیا راہ کو چپ و راست بعد از ان
آیا گلہ دوسرا اور پیچھے بیشتر اول سے چند در چند اور مشرف اوپر چراگاہ کے تکبیر بولای پھر چھوڑ دیا رواحل اپنون کو راہ مین پس بعض نے
اونمین سے چرایا اور بعض نے لیا اور اوٹھای دستے گیاہ کے اور گذرے اوپر اسی حال کے بعد از ان آئے عظیم اور کثیر لوگون سے پیچھے جب مشرف
ہوئے تکبیر کہی اور کہا یہہ بہترین منازل ہے یعنی خوش کہا اوس جگہہ کو اور مقام اور منزل کیا پس میل کیا اور پھری چراگاہ مین چپ و راست پس
جسوقت دیکھا مینے یہہ معاملہ لازم پکڑا مینے راہ کو اور رکھا رہا مین اوس جگہہ تا آیا مین نہایت چراگاہ کو پس ناگاہ مین تمہارے ساتھ یا رسول اللہ
ایک منبر پر ہون کہ سات درجے رکھے اور تم اعلی درجہ اوس منبر پر ہو اور بجانب دست راست تمہاری ایک مرد بلند ہی گندم گون

جب بات کرتا ہی بلند ہوتا ہی او نزدیک ہی کہ بالا جاوی مردون کی درازی مین اور اوسکی دست چپ آپ کی ایک مرد ہی میانہ قد فربہ بہت گوشت
سرخ خال بہت اوسکے موضع کی جب تکلم کرتا ہی کان دہرتے ہین اور سنتے ہین بات اوسکی بہت اکرام اور بزرگ رکھنے کے اوسکو اور آگی منبر کی ایک
پیر ہی بزرگ گویا تم سب اقتدا کرتے ہو اوسکی ساتھہ اور اتباع کرتے ہو اوسکا اور آگے ایک اونٹنی ہی لاغر کلان سال اور گویا آپ اوسکو اوٹھاتے ہین
یا رسول اللہ صلعم کہا حاکی او سرو یا کی کہ ابن زمل کی جب سنا آنحضرت صلعم کی متغیر ہوا رنگ روی مبارک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک ساعت
پھر حال اوکی کشادہ ہوا یعنی حال گویا وحی نازل ہوئی کہ اوسوقت آنحضرت صلعم کو ایک حال پیش آتا تھا پہر کشادہ ہوجاتا تھا پس شروع کیا تعبیر
خواب کی ہین اور فرمایا وہ جو راہ فراخ اور نرم ہی تو نی دیکھی پس وہ راہ راست ہی کہ ظاہر اور ہویدا کی منی اوپر تمہاری اور تم اوپر ہو
اور چراگاہ کہ دیکھا تو نی او سکو دنیا اور نضارت اور خوش عیشی اوسکی ہی کہ نہین چسپیدہ ہوی ہین ہم ساتھہ اوسکی اور نہین چاہا اوسنی ہمکو اور نہ ہمنے
اوسکو ولیکن گلہ اور چراگاہ ثانیہ او ثالثہ او پڑہا آنحضرت صلعم نے فَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ یہ ایک کلمہ ہی کہ نزدیک اصابت مصیبت
او کی پڑہتے ہین مقصود پڑہنا اوس جماعت کا ہی مراد شہوات دنیا اور افراط و تفریط مین او بہرہ مند اور منتفع ہونا ساتھہ متاع حیات دنیا
کی جیسا کہ ملوک و امرا امت کی کیا لیکن تو ای ابن زمل اوپر طریقہ صالحہ کے ہوگا او ہمیشہ رہیگا اوس طریقہ پر تا آنکہ ملاقات کری تو میری ساتھہ
جیسا کہ کہا تو نی مین تمہاری ساتھہ ہون یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور منبر ہفت پایہ کہ دیکھا تو نی وہ دنیا ہی کہ مدت عمر اوسکی سات
ہزار سال ہی اور مین الف آخر مین ہون کہ پایہ اعلی ہے اور وہ مرد دراز گون کہ دیکھا تو نی وہ موسی علیہ السلام ہی کہ تکریم کرتا ہون
اونکو ساتھہ فضل ہم کلامی خدا تعالی کے اونکے ساتھہ ہوا اسطرح اور وہ مرد میانہ بالا پر گوشت سرخ رو عیسی علیہ السلام ہی تکریم کرتا ہون اونکو
ساتھہ زیادتی مرتبہ کے خدا کے نزدیک اور پیر کہ دیکھا تو نی کہ ہم اقتدا کرتے ہین اوسکے ساتھہ وہ ابراہیم علیہ السلام ہی اور ناقہ لاغر
کلان سال کہ تو نی دیکھی اوٹھاتا ہون مین اوسکو قیامت ہی کہ مجھپر اور میری امت پر قائم ہوتی ہی اور نہین کوئی نبی مجھسے پیچھے اور نہ کوئی
امت میری امت کی بعد۔ **لکھا** سوال نکیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیچھے اس قصہ سے کسی ایک کو خواب اوسکے سی مگر لاتا تھا ایک مرد
اپنی خواب کو آگے آپکے اور تحدیث کرتا تھا حضرت صلعم پر سو روایت کیا ابن قتیبہ و طبرانی اور بیہقی نے اس حدیث کو دلائل مین اور سند اوسکی
ضعیف ہی واللہ اعلم بالصواب **وصل** در ذکر اسمار شریف جان اور معلوم کر کہ حق جل وعلی نے تسمیہ کیا ہی اپنی حبیب صلعم کو قرآن
عظیم اور غیر اوسکے مین کتب سماویہ ہی اور اوپر زبان انبیا اور رسل علیہم السلام کے ساتھہ اسمار کثیرہ کی اور کثرت اسما دلالت کرتی ہے
اوپر شرف مسمی کی اسواسطی کہ اشتقاق اسما کا صفات اور افعال سے ہی اور ہر اسم مشتق صفت اور فعل سے ہے اور اشہر و اعظم سب اسما مین
محمد ہے جیسا کہ اسم ذات باری عز اسمہ اللہ اور باقی اسمار صفات ہین کہ اوسپر محمول ہین اور لای ہین کہ عبد المطلب نے ایک خواب دیکھا تھا

کہ گویا اوسکی پشت سے سلسلۂ نقرہ باہر آیا ہے کہ ایک طرف اوسکی آسمان مین ہے اور دوسری طرف مشرق و مغرب مین اور بعد ازان گویا وہ سلسلہ
ایک درخت ہوا ہے کہ ہر برگ اوسکی پر ایک نور ہے اور اہل مشرق و مغرب متعلق ہین اوسکے ساتھ۔ اوسوقت کے معبرون نے تعبیر کیا اوسکو ساتھ ایک
مولود کے کہ پیدا ہو صلب عبد المطلب سے اور متابعت کرینگے اوسکی اہل مشرق و مغرب اور حمد کرینگے اوسکی اہل سما و ارض اس جہت سے محمد نام کیا گیا اور وہ
جو حدیث کیا عبد المطلب کو آمنہ والدۂ آنحضرت صلعم نے کہ کہا گیا اوسکو خواب مین کہ تو باردار ہوئی ساتھ سید اس امت کے اور جب کہ جنے تو اوسکا
نام اوسکا محمد رکھو اور حدیث شیخین مین جبیر بن مطعم سے آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اِنَّ لِی خَمْسَةَ اَسْمَاءٍ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا
الْمَاحِی الَّذِی یَمْحُو اللّٰہُ بِیَ الْکُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِی یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِی وَاَنَا الْعَاقِبُ یعنے خاتم الانبیا اور معنے قول حضرت کے لی خمسة اسماء
وہ ہین کہ یہہ اسما موجود ہین کتب متقدمہ مین اور مذکور نزدیک علما امم سابقہ کے اور بعض احادیث مین چھہ آئے ہین یہہ پانچ اور خاتم اور
روایت کیا ہے نقاش نے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ قرآن مین سات نام میرے ہین محمد اور احمد اور یٰس اور طٰہٰ
اور مدثر اور مزمل اور طٰہٰ کو ساتھ یا طاہر یا ہادی کے تفسیر کیا ہے اور یٰس مین یا سید حکایت کیا ہے اوسکو اسلمی نے واسطی اور جعفر بن محمد سے
اور بعض احادیث مین دس آئے ہین پانچ کہ حدیث اول مین گذرے اور وانا رسول الرحمة اور رسول الراحة اور رسول الملاحم
جمع ملحمہ کی بمعنے شدت حرب یا شدت ضرب کے اور جہاد کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راہ خدا مین کیا کسینے نہین کیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وانا
المقفی ساتھ کسرۂ فا اور فتحہ اوسکی فنا سے بمعنے عاقب۔ اور بعض نے بفتح فا بمعنے کرم و لطف کے رکہا ہے۔ اور قفی کریم و لطیف کو کہتے ہین
اور مقتفی بزیادت تا بعد قاف کے بھی آیا ہے وانا القیم ساتھ تحتانیہ شدہ کے بمعنے جامع کامل کے اور صاحب شفا نے کہا ہے کہ گمان وہ
کرتا ہے کہ قثم ہے بضم قاف اور فتح مثلثہ کے اور فرمایا آنحضرت صلعم نے آیا میرے پاس فرشتہ اور کہا انت قثم ای مجتمع اور بتحقیق آئے ہین القاب
اور اسما حضرت کے قرآن مین نور اور سراج منیر اور منذر اور نذیر اور مبشر اور بشیر اور شاہد اور شہید اور حق المبین
اور خاتم النبیین اور الامین اور العزیز اور الحریص اور الرؤف اور الرحیم اور قدم صدق اور نعمة اللہ
اور عروة الوثقی اور صراط المستقیم اور طٰہٰ اور نجم الثاقب اور یٰس اور الکریم اور نبی الامی اور حق اور برہان
اور خاص اسما آنحضرت صلعم کے اوصاف کثیرہ اور سمات جلیلہ ہین کتب متقدمین اور احادیث مین جیسا کہ مصطفیٰ مجتبیٰ اور ابو القاسم
اور شفیع اور مشفع اور متقی اور مصلح اور طاہر اور مہیمن اور صادق اور مصدوق اور ہادی اور سید ولد آدم
اور سید المرسلین اور امام المتقین اور رسول رب العالمین اور قائد الغر المحجلین اور حبیب اللہ اور خلیل الرحمٰن اور
صاحب الحوض المورود اور صاحب الشفاعة اور صاحب المقام المحمود اور صاحب الوسیلة والفضیلة والدرجة الرفیعة اور

صاحب التاج والمعراج واللواء والقضیب اور راکب البراق والناقۃ والنجیب اور صاحب الحجۃ اور سلطان اور خاتم اور علامتہ اور صاحب الهراوۃ والنعلین اور اسماء شریف اونکے سے کتب متقدمین میں المتوکل اور المختار اور مقیم السنۃ اور مقدس اور روح الحق۔ اور یہی ہیں معنے فارقلیط کے کہ انجیل میں واقع ہوا ہے۔ اور کہا ہے کہ فارقلیط وہ کہ فرق کرے درمیان حق اور باطل کے اور اسمائے آنحضرت سے کتب سالفہ میں ماذ ماذ بمعنے طیب طیب اور حمیاطا بمعنے حامی الحرم اور اسم شریف آپکا زبان سریانی میں مشفح اور منحمنا اور اسم مبارک حضرت کا توریت میں احید اور معنے اوسکے صاحب القضیب یعنی صاحب السیف ہیں اور کنیت مشہور حضرت کی ابوالقاسم ہے اور روایت ہے انس سے کہ جب بیٹا ہوا حضرت کے ابراہیم میں آئے جبرئیل اور کہا السلام علیک یا ابا ابراہیم اسی سے اور بعضوں نے ابوالارامل اور ابوالمومنین بھی لکھا ہے اور اگر ابوالیتامی بھی کہیں گنجایش رکھی جیسا کہ شعر ابوطالب میں آیا ہے مصرع اَبٌ لِلْیَتَامٰی عِصْمَۃٌ لِلْاَرَامِلِ باپ یتیموں کے بھی پناہ بیوہ زنوں کے ہے اور صاحب مواہب لدنیہ نے لکھا ہے کہ اسمائے آنحضرت کے قرآن میں بہت آئے ہیں اور شمار کیا اوسے بعضوں نے اور پہونچایا ہے بعدد مخصوص۔ پس بعض نے ساتھ ننانوین کے پہونچایا ہے موافق اسماء الہی کے اور یہہ وجہ کتاب مستوفی میں لکھی ہے اور اگر تفحص کیا جاوے لوئیں سبکو کتب متقدمہ اور قرآن اور حدیث سے پہونچتے ہیں تین سو تک اور دیکھا ہے میں نے کتاب احکام القرآن قاضی ابوبکر بن العربی میں کہ کہا بعض صوفیہ نے کہا ہے خدائے تعالی وتقدس کو ہزار نام ہیں اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی ہزار نام ہیں اور مراد اوصاف ہیں ہر وصف سے ایک اسم مشتق ہے بعضے مختص ہیں ساتھ اوسکے اور غالب ہیں اوپر اوس صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور بعض مشترک اور جو ہر وصف اوصاف اوسکے سے ایک اسم ہوئیں پہونچتے ہیں اوصاف اوسکے اس عدد تک بلکہ بیشتر و**صل** صاحب مواہب نے شمار کیا ہے اسمائے شریف آنحضرت صلعم کو زیادہ اوپر چار سو کے اور ذکر کیا ہے اونکو مرتب اوپر حروف معجم کے جیسا کہ آوے گا اور اعظم اور اشہر اسمائے آنحضرت میں احمد و محمد ہے کہ بمنزلہ اسم ذات ہیں اور یہہ دونوں اسم حقیقت میں ایک اسم ہے مشتق حمد سے مفید معنوں مبالغہ کو اول باعتبار کیفیت اور دوسرا باعتبار کمیت پس وہ حمد گوئندہ ہے خدائے تعالی کو ساتھ افضل محامد کے اور حمد کی گئی حضرت پر ساتھ کثرت محامد کے دنیا و آخرت میں اَحْمَدُ الْحَامِدِیْنَ اَحْمَدُ الْمَحْمُوْدِیْنَ وَ اَفْضَلُ مَنْ حَمِدَ وَ حُمِدَ یعنے ستودہ ترین سب ستودوں میں اور فاضل ترین اوس شخص کا کہ ستائش کیا اور ستودہ ہوا اور ساتھ اوسکے ہے لوائے حمد روز قیامت یا تمام ہووے اوسکو کمال حمد اور مشہور ہووے اوس عرصات میں ساتھ صفت حامدیت اور محمودیت کے اور برانگیختہ کرے اوسے پروردگار اوسکا مقام محمود میں جیسا کہ وعدہ کیا ہے ساتھ قول اپنے کے آیۃ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا یعنے قریب ہے کہ برانگیختہ کرے تجھے رب تیرا مقام محمود میں اور حمد کریں اولین و آخرین ساتھ فتح کرنے باب شفاعت کے اور تعلیم کرے حق تعالی اوسکو ایسی محامد کہ کسیکو نہیں کہے اور تسمیہ کیا ہے حق جل جلالہ نے اوسکی امت کو حمادون پس ضرور ہے کہ تسمیہ کیا جاوے ساتھ احمد و محمد کے اور ابن عساکر کعب الاحبار سے روایت کرتا ہے کہ آدم نے شیث کو کہا اے چہوٹے بیٹے میرے تو خلیفہ میرا ہے میرے بعد

اخذ کر ساتھ عماد تقوی اور عروۃ وثقیٰ کے اور جسوقت ذکر کر یہ خدا کا ذکر کر اوسکی پہلو مین محمد کو کہ مینے دیکھا ہی اسم اوسکا مکتوب اوپر ساق عرش کی اور حال آنکہ
مین روح اور طین تہا بعد ازان طواف کیا مینے سماوات کو اور نہ دیکھا مینے اونمین کوئی موضع مگر وہ کہ لکہا دیکہا مینے اوسپر اسم محمدؐ کا ہر بہی مینے پروردگا
ذکر کیا مجہی بہشت مین پس نہ دیکہا مینے بہشت مین کوئی قصر اور کوئی غرفہ مگر وہ کہ لکہا ہی اوسپر اسم محمدؐ کا اور دیکہا مینے اسم محمدؐ کا مکتوب اوپر سینون حور العین کے
اور اوپر پتون درخت طوبیٰ کی اور پتون سدرۃ المنتہیٰ اور اوپر اطراف حجب کی اور فرشتون کی آنکہون مین پس اکثار کر اوسکی پس ذکر محمدؐ کو اور حدیث مین
بروایت ابو ہریرہ آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا جب لیگئے مجہی اوپر آسمان کی نہ گذرا مین کسی آسمان پر مگر وہ کہ پایا مینے نام اپنا اوسمین
لکہا ہوا محمد رسول اللہ اور ابوبکر میرے پیچہے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ آدم علیہ السلام نے نزدیک مصیبت اپنی کے کہا اللّٰہمّ بحقّ محمدٍ اغفرلی
خطیئتی یعنی یا اللہ بحق محمد بخش میری خطا اور ایک روایت مین تقبل توبتی آیا ہی یعنے قبول کر میری توبہ کہا اوسے حق تعالیٰ نے کہانسی پہنچانا تو نے محمد کو
کہا دیکہا مینے ہر موضع مین کہ بہشت سی کہ لکہا ہی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ عبدی و رسولی یعنی میرا بندا اور
اور میرا رسول بس جانا مینے کہ وہ اکرم خلق ہی تیری نزدیک پس قبول کی خدا نے توبہ اوسکی اور یہی ہے تاویل قول حق سبحانہ کی آیۃ فتلقّی آدم من ربّہ
کلمات یعنی پس لیے آدم نے اپنی پروردگار سی کلمات توبہ اور کتاب شفا مین عجائب و غرائب سی لکہا ہی کہ دلالت رکہی ثبت اسم شریف حضرت صلی اللہ وآلہ وسلم
سفلیات مین بہی کہ اوپر ایک سنگ قدیم کی لکہا پایا محمدٌ تقیٌ مصلحٌ امینٌ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاک ہین اصلاح کنندہ امانت دار اور لکہا ہوا دیکہا
ایک سنگ کی بخط عبرانی لکہا پایا باسمک اللّٰہم جاء الحقّ من ربّک بلسانٍ عربیٍّ مبینٍ لا الہ الا اللہ محمّدٌ رسول اللہ کتبہ موسیٰ ابن عمران
ذکرہ ابن ظفر فی التیسیر عن معمر عن الزہری و ساتھ نام تیری کی یا اللہ آیا حق تیری رب کی طرف سی زبان عربی آشکارا مین نہین کوئی معبود غیر اللہ کے
محمد رسول اللہ کے ہین لکہا اوسی موسیٰ بن عمران نے ذکر کیا اوسکو ابن ظفر نے تیسیر مین معمر کی اور معمر نے زہری سی اور مشاہدہ کیا گیا بعض بلاد خراسان مین
ایک مولود کہ پیدا ہوا اور لکہا ہی اوپر پہلو اوسکی کے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور بلاد ہند مین ایک گل ہی کہ لکہا ہوا ہی اوسپر بخط سفید ـــ
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور علامہ ابن مرزوق نے ذکر کیا ہی عبد اللہ بن صامان سی کہ کہا چلی اوپر ہمارے ایک ہوا تند حالانکہ ہم موجون دریائی
ہند مین تہی پس لنگر کیا ہمنی کشتی کو جزیرہ مین اور دیکہا ہمنی اوسمین ایک گل سرخ تیز بو خوش نسیم کہ لکہا ہی اوسمین بخط سفید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
اور ایک گل سفید کہ لکہا ہی اوسمین بخط زرد براءۃ من الرحمٰن الرحیم الی جنّت النعیم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنے بیزاری ہے
روزی دینے والے بخشنے والے سے طرف بہشتون نعمت کے اور تاریخ ابن العزیم مین علی بن عبد اللہ ہاشمی شرقی لایا ہے
کہ پایا گیا بعض قریات ہند مین گل بزرگ خوشبو سیاہ کہ لکہا ہے اوسپر بخط سفید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق
عمر الفاروق رضی اللہ عنہم کہا پس شک کیا مینے اوسمین اور کہا مینے کہ یہ مصنوعی ہے پس قصد کیا

دوسرے گل کی طرف کہ پر نہ تاشگفتہ تھا اوسمین بہی ایسا ہی خط لکھا دیکھا ہینے اور شہر ہند مین ...
مشاہدہ کیین اور اہل اوس قریہ کے عبادت اوسکا کرتے ہین اور خدائی جل جلالہ کو نہین پہچانتے اور کہا عبداللہ
بن مالک نے آیا مین بلاد ہند کو اور سیر کی مینے شہرین کہ اوسکو نیلہ نون کے ساتھ بانمیلہ تا کے ساتھ کہین پس دیکھا
ایکدرخت بڑا کہ میوہ اوسکا مانند بادام کے ہے اور اوسکو پوست ہی اور جب توڑا جاتا ہے وہ میوہ نکلتا ہی اوسمین
ایک ورق سبز پیچیدہ کہ لکھا ہوا ہے سرخی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اہل ہند تبرک ڈہونڈتے ہین ساتھ اوسکے
اور استسقا طلب کرتے ہین اوس سے اور جب قحط ہوتا ہے باران ہوتی حکایت کیا ہے اوسکو ابوالبقاین صافی نے
منسک مین اور کتاب روض الریاحین یافعی مین نقل کیا ہے بعض سے مثل اوسکے اور کہا حدیث کیا مینے اوسکو یعقوب صیاد
سے کہا تہا مین کہ صید کرتا تہا مین اوپر نہر ابلہ کے پس صید کیا مینے ایک ماہی کو کہ لکھا ہے پہلوے راست پر اوسکے
لا الہ الا اللہ اور پہلوے چپ پر محمد رسول اللہ پس جب دیکھا مینے اوسکو دفن کیا مینے اندر پانی کے از جہت تعظیم اور
احترام کے اور بعضے لوگون نے شرح قصیدہ بردہ مین ابن مرزوق سے نقل کیا ہے کہ کہا لائی گئی ایک سمک پس
دیکھا گیا ایک کان اوسکے پر لا الہ الا اللہ اور دوسرے پر محمد رسول اللہ اور منقول ہے ایک جماعت سے
کہ انہون نے پایا ایک جزیرہ زرد کو کہ اوسمین خطوط سفید ہین حلقہ زدہ اور سب خطوط مین عربی لکھا ہی ایک پہلو مین
اللہ دوسرے مین احمد بخط روشن کہ شک نکرے اوسمین جاننے والا خط کا اور کہا پایا گیا سنہ آٹھ سو نو ہجری مین
دانہ انگور کہ لکھا ہے بخط ظاہر برنگ سیاہ لفظ محمد اور کتاب لطن مفہوم مین نقل کیا ہے کہ دیکھا جزیرہ مین ایک درخت
بزرگ کہ اوسکے اوراق بڑے ہین خوشبو لکھا ہے اوسمین ساتھ سرخی اور سفیدی کے سبزی مین کتابت واضحہ
بطریق خلقت کے کہ پیدا کیا ہے اوسکو خدائتعالی نے اوراق مین تین سطرین اول مین لا الہ الا اللہ دوسرے مین محمد رسول اللہ
تیسرے مین ان الدین عند اللہ الاسلام **وصل** مشرف کرنے مین حق تعالی کے اپنی لبیب حبیب کو ساتھ تسمیہ کے
باسماء حسنی اور صفات کبری کے قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ اللہ تعالی نے مخصوص کیا ہے بہتونکو
انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین سے ساتھ کرامت خلعت اسماء اپنی سے جیسا کہ اسحق علیہ السلام اور اسمعیل کو ساتھ
علیم اور حلیم کے پکارا اور ابراہیم کو حلیم کہا اور نوح علیہ السلام کو شکور اور عیسی اور یحیی علیہما السلام کو بر اور موسی کو کریم اور قوی اور
یوسف علیہ السلام کو حفیظ علیم اور ایوب علیہ السلام کو صابر کہ معنی صبور ہے اور اسمعیل کو صادق الوعد ہی فرمایا جیسا کہ ناطق ہے

اوسکے ساتھ کتاب عزیز مواقع ذکر اونکے مین اور تفضیل دی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھ کثیرہ کے اپنی اسمائے
اوہے بتعلیم الہی تحریر کیے ہین تیئس اسم اور امیدوار ہین ہم کہ زیادہ اوپر اوسکے فتح اور الہام کرے آخر ہوا کلام قاضی
جان کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جامع ہین کمالات اسمائی اوصفات حضرت رب العالمین تعالی او تقدس کو
اور متخلق ہین بجمیع اخلاق الہی عز اسمہ کے جیسا کہ بعضے عارفون نے بتفصیل اوسکو بیان کیا ہے اور مقصود قاضی کا ذکر
اون اسما کا ہے کہ کتاب مجید اور احادیث صحیح مین اوس سے مذکور ہوا جیسا کہ سیاق کلام اوس حضرت رحمہ اللہ کا ناظر ہے اوسمین
ایک اون سب سے اسم حمید ہے بمعنے محمود اسواسطے کہ حمد کیا ہے حق تعالی نے اپنی ذات کو کلام قدیم مین اور ساتھ
بث آیات اور دلائل والا اوپر کمال اوس علی الاطلاق کے انفس و آفاق مین اور حمد کہی ہے اوسکو بندون نے اور
ہوسکتا ہے کہ حمید بمعنی حامد ہووے کہ حامد ہے ذات اپنی کا اور اعمال طاعات کا پس حق تعالی بہی حامد ہے اور یہی محمود
اور تسمیہ کیا اپنی حبیب کو ساتھ محمد اور احمد کے اور محمد بمعنی محمود ہے اور احمد بہی بمعنی حامد اور بہی بمعنی محمود آیا ہے اور
جملہ اسماء الہی سے الروف الرحیم او تسمیہ کیا ہے اوسکو اوس اسم کے ساتھ کتاب اپنی مین بالمومنین رؤف الرحیم اور یہ
دونو اسم متقارب ہین معنون مین اور بعض نے کہا ہے کہ رافت شدت رحمت ہے اور کہا ہے کہ رؤف بالمطیعین رحیم
بالمذنبین اور اسماء الہی سے الحق المبین یعنے حق موجود ثابت کہ محقق ہے امر اوسکا اور مبین وہ کہ مبین اور آشکارا
ہے امر الوہیت اوسکا اور برہان حقانیت اور بیان اور ابان کے ایک معنی ہین اور معنی مبین عباد کے لیے امر دین
اور معاد اور معاد اونکا یہ معنی بہی جائز ہین اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہی تسمیہ کیا ساتھ اوسکے اور فرمایا
یا ایہا الناس قد جاءکم الحق من ربکم یعنے ای لوگو تحقیق آیا تمہارے پاس حق جانب پروردگار تمہارے سے اور فرمایا
آیت فقد کذبوا بالحق لما جاءہم یعنی پس تحقیق جھٹلایا اونہون نے حق کو جب آیا اونکے پاس اور فرمایا آیت حتی جاءہم الحق
و رسول مبین یعنی یہانتک کہ آیا تمہارے پاس حق اور رسول ظاہر اور بیان کنندہ وقل انا النذیر المبین یعنی ہین ہون
ڈرانیوالا ظاہر اور مراد حق سے محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بعضون نے کہا قرآن اور معنی حق کے اس جگہہ ضد
باطل کے ہین یعنی وہ کہ متحقق ہے امر اوسکے صدق کا اور یہین ہی امر اوسکی رسالت کا اور مبین ہے جانب حق سے
اوس دین متین کو کہ بہیجا اوسکو ساتھ اوسکے مثل قول حق تعالی کے آیت لتبین للناس ما نزل الیہم یعنی تو کہ بیان کرے
اور آشکارا واسطے لوگون کے وہ اوتارا گیا اونکی طرف اور بعض اہل اشارت نے قول حق سبحانہ مین کہا ہے آیت

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا اِلَّا بِالْحَقِّ اور نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون اور زمین کو اور وہ چیز کہ اوسمین ہی مگر ساتہ حق کے ای ساتہ محمد از حدیث جابر کے کہ کہا اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ رُوْحُ مُحَمَّدٍ ثُمَّ خَلَقَ مِنْهُ الْعَرْشَ وَالْكُرْسِيَّ وَالسَّمَاءَ وَالْاَرْضَ وَجَمِيْعَ الْمَوْجُوْدَاتِ یعنی اول اوس چیز کا کہ پیدا کیا اللہ نے روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی پہر پیدا کیا اوس سے عرش اور کرسی اور آسمان اور زمین اور سب موجودات کو اور ایک اسماء الٰہی سے نور ہی اور معنی اوسکے خداوند نور اور پیدا کرنیوالا نور کا یا نورانی کرنیوالا آسمان کا اور زمین کا ساتہ نورون کے اور روشن کرنیوالا دلون عارفون کا ساتہ ہدایت اور اسرار کے اور آنحضرت کو بہی نور فرمایا آیت قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَكِتَابٌ مُبِيْنٌ یعنے تحقیق آیا تمہارے پاس خدا کی طرف سے نور اور کتاب ظاہر و آشکارا اور فرمایا شان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین وَسِرَاجًا مُنِيْرًا یعنی چراغ روشن کرنیوالا تشبیہ کیا حضرت کو اوسکے ساتہ از جہت ظاہر ہونی اوسکے امور و بیان اوسکی نبوت کے اور روشن کرنا عارفون کے دلونکا ساتہ اوس چیز کے کہ لائی دین سے اور اسماء الٰہی سے الشہید ہی قاضی نے کہا معنی اوسکے عالم ہی اور کہا گیا شہید اوپر بندون اپنے کے اور آنحضرت صلعم کو بہی شاہد اور شہید فرمایا اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا یعنی بدرستی بہیجا ہمنے تجکو عالم و حاضر ساتہ حال امت اور تصدیق و تکذیب اور نجات و ہلاک اونکے اور کہا يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا یعنے اور ہوگا رسول اوپر تمہارے گواہ جیساکہ انکا امم مین ارسال انبیا کو اور شہادت امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوپر اونکے اور تزکیہ آنحضرت صلعم کا امت کو آیا ہی اور اسماء الٰہی سے الکریم ہی اور معنی اوسکے کثیر الخیر و فضل [illegible] اور دو بہشت مین اسماء الٰہی مین اکرم ہی آیا ہی اور آنحضرت صلعم کو بہی کریم پکارا اور فرمایا آیت اِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيْلًا مَا تُؤْمِنُوْنَ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيْلًا مَا تَذَكَّرُوْنَ یعنی بدرستی یہ آیتیہ وہ قول رسول کریم کا ہی اور نہین وہ قول شاعر کا کم ہے کہ ایمان لاؤ تم اور نہ قول کاہن کا کم ہے کہ پند پذیر ہو تم مراد محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ جبرئیل ساتہ قرینہ قول کو وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ اسواسطے کہ وصف نہین کیا کفار نے جبرئیل کو ساتہ اوسکے پس متعین ہوا کہ مراد برسول کریم آنحضرت ہین نہ جبرئیل اور یہ سورۂ الحاقہ مین ہے اور سورۂ تکویر مین مراد جبرئیل علیہ السلام ہین اور بعض نے کہا ہے کہ اوس جگہہ بہی مراد آنحضرت ہین از جہت صادق آنے ان صفات کے حضرت پر اور صواب یہہ ہی کہ محتمل ہی واللہ اعلم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَنَا اَكْرَمُ وُلْدِ اٰدَمَ یعنی مین اکرم اولاد آدم کا ہون معنی اس اسم کے صحیح ہین حق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور کہا ہی کہ حبیب وصف کیا ایک کو بکرم وصف بجمیع صفات خیر کے اور تہے آنحضرت منصف ساتہ صفات کرم کے ظاہر اور باطنا ذاتا وصفاتا صلی اللہ علیہ وسلم

اور اسماء الہی سے العظیم ہے اور معنی اوسکے جلیل الشان ہے چیزے کہ ہووے اوسکی ہے اور کہا ہے اونکی بیچ شان مین **آیت** وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ یعنے بدرستی تو البتہ اوپر خلق عظیم کے ہے اور واقع ہوا ہے سفر اول مین توریت سے واسطے اسماعیل کے وَسَیَلِدُ عَظِیْمًا لِاُمَّۃٍ یعنی اور قریب ہی کہ پیدا ہوا اوسکے عظیم واسطے امت کے پس آنحضرت عظیم ہین اور اوپر خلق عظیم کے اور جو صفت سیکی عظیم ہوئی ذات اوسکی بہی عظیم ہوگی جیسا کہ باب اخلاق شریف مین تقریر اس کلام سے گذرا ہے **اور** اسمای الہی سے الجبار ہی اور جبار معنی مصلح اور قاہر اور اعلی اور عظیم اور متکبر کے آوے اور نام کئی گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزامیر داود مین اور مزمور چوالیسوین مین کہا ہے تَقَلَّدْ اَیُّہَا الْجَبَّارُ سَیْفَکَ فَاِنَّ نَامُوْسَکَ وَشَرَائِعَکَ مَقْرُوْنَۃٌ بِہَیْبَتِکَ یعنے گردن مین ڈال ای جبار شمشیر اپنے کو پس بدرستی ناموس یعنی راز تیرا اور شریعت تیرے نزدیک کی گئی ہے ساتھہ ہیبت تیری کے اور ذکر اوسکا سابق گذرا ہے اور معنی اوسکے حق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین صادق ہین از جہت حضرت کے امت کو ساتھہ ہدایت اور تعلیم کے اور قہر اونکا اعدای دین کو اور علو منزلت اور عظیم خطر اور کبر شان اونکا بہ نسبت سائر افراد بشر کے اور وہ کہ نفی کیا ہے قرآن مین تکبر سے وہ ہے کہ نہین لائق ساتھہ شان اور حال اونکے اور فرمایا ہے وَمَا اَنْتَ عَلَیْہِمْ بِجَبَّارٍ یعنے اور نہین تو اوپر جبر کرنیوالا **اور** اسماء الہی سے الخبیر ہی اور معنی اوسکے مطلع اوپر کنہ شی کے اور عالم ساتھہ حقیقت اوس شی کے اور اس تقدیر پر علیم کے معنون مین ہووے **اور** بعضون نے کہا ہے خبیر معنی مخبر ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خبیر ہین ساتھہ دونو وجہ کے اسواسطے کہ وہ عالم ہین ساتھہ غایت علوم کے ساتھہ اوس چیز کے کہ جتایا ہے اونہین حق تعالی نے مکنون علم اور عظیم معرفت اپنی سے **اور** مخبر امت اپنی کو ساتھہ اوس چیز کے کہ اذن دیا ہے حق سبحانہ نے اونکو ساتھہ اعلام اور اخبار اوسکے اور تسمیہ حضرت کا باسمہ خبیر ثابت اس آیہ سے ہے فَاسْئَلْ بِہٖ خَبِیْرًا مراد بہ خبیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اوپر ایک کے وجوہ مذکورہ سے آیہ مین **اور** اسماء الہی سے الفتاح اور معنی اوسکے حاکم میان بندگان اور فاتح الابواب رزق اور رحمت ہی اور کہولنے والا کامون بستہ کا اوپر خلق کے اور فاتح قلوب اور ابصار اونکا واسطے معرفت حق کے **اور** معنی ناصر ہی آیا ہے قول حق سبحانہ مین اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَکُمُ الْفَتْحُ ای اِنْ تَسْتَنْصِرُوْا فَقَدْ جَآءَکُمُ النَّصْرُ یعنی اگر نصرت مانگتے ہو تم پس تحقیق آئی تمہین نصرت **اور** تسمیہ کیا ہے آنحضرت کو خدا تعالی نے فاتح حدیث اسرا مین کہ ابی العالیہ وغیرہ سے ابی ہریرہ کی روایت مین آیا ہے اور کہا ہے وَجَعَلْتُکَ فَاتِحًا وَخَاتِمًا **اور** اسماء الہی سے الشکور ہے اور معنی اوسکے مثیب اوپر عمل قلیل کے ساتھہ جزا ...

کثیر سکے اور شنی اور پطیع کے اور تحقیق وصف کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی کو ساتھ شکیدہ کے کہ اَفَلَا اَکُوْنُ
عَبْدًا شَکُوْرًا یعنے پس کیون نہ ہوئین بندہ شکرگزار معترف ساتھ نعم پروردگار کے عارف اوسکے قدر کا ثنا کہنے والا اوپر اوسکے
اور ظاہر ہے کہ توصیف حضرت کا اپنی کو شکور ساتھ اذن اور امر آلہی کے ہے اور راسماء آلہی سے المعلیم اور علام اور
عالم الغیوب والشہادت ہے اور وصف کیا اپنے نبی کو ساتھ علیم کے اور مخصوص کیا اوسکو ساتھ فزیت اور
فضیلت کے اوسکو اور آیت وَعَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا یعنے اور سکھلایا تجھے جو کہ نجانتا تھا
تو اور ہی فضل خدا کا تجہپر بڑا اور کہا وَیُعَلِّمُکُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَیُعَلِّمُکُمْ مَا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ یعنی اور سکھلایا تمکو کتاب اور
حکمت اور سکھلایا تمکو جو کہ تم نجانتے تہے اور راسماء آلہی سے الاول والاخر ہے اور معنی اوسکے سابق وجود مین
اور باقی اور باقی بعد از فنا اوسکے اور تحقیق اوسکی وہ ہے کہ نہین اوسکو اول اور نہ آخر اور آنحضرت اول انبیا ہین پیدائش
مین اور آخر اونکی بعثت مین اور راشارا کیا ہی ساتھ قول حق سبحانہ کے ایت وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَمِنْکَ
وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِیْمَ اور جب لیا ہمنے پیغمبرونسے پیمان اونکا اور تجہسے اور نوح اور ابراہیم سے اسواسطے کہ تقدیم کیا
آنحضرت کو اوپر نوح اور ابراہیم وغیرہما کے اور یہی فرمایا آنحضرت نے نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ یعنی ہم آخر ہین
بعثت مین اور باعتبار زمان سابق ہین ہم اور اولیت ثابت ہے آنحضرت کو امور کثیرہ مین جیسا کہ فرمایا اَنَا اَوَّلُ
مَنْ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَاَوَّلُ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّۃَ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ وَاٰخِرُ الرُّسُلِ یعنی مین اول
اوس سیکا ہون کہ شگافتہ کیجا وے زمین اور اول اوس سیکا کہ داخل ہوتا ہے بہشت مین اور اول شفاعت کرنے والا
اور اول مقبول الشفاعت اور وہ خاتم پیغمبرون کا ہے اور آخر رسولون کا اور راسماء الہی سے اَلْقَوِیُّ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ
ہے اور معنی اوسکے قادر ہر امر پر اور وصف کیا اوسکو حق تعالی نے ساتھ قول اپنے کے ذِیْ قُوَّۃٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ
مَکِیْنٍ یعنے صاحب قوت نزدیک خدا و ند عرش کے صاحب منزلت مراد ساتھ اوسکے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہین اور بعض نے کہا ہے کہ مراد جبرئیل علیہ السلام ہین اس صورت مین یہہ صفت مخصوص ساتھ آنحضرت کی نہو گی
اور راسماء آلہی سے صادق ہے اور حدیث مین آیا ہے وصف آنحضرت کا بصادق مصدوق اسماء آلہی سے ولی اور
مولے ہے اور فرمایا ہے حق تعالے نے اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُهٗ یعنے سواے اسکے نہین کہ ولی تمہارا اللہ اور رسول اسکا
ہے اور فرمایا آنحضرت نے اَنَا وَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ یعنی مین ولی ہر مومن کا ہون اور فرمایا مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ یعنی

جسکا مین مولا ہون پس علی اوس کا مولی ہے مراد اس جگہہ محب او رناصر ہے **اور** اسمای آلہی سے غفور ہے اور
معنی اوسکے گذرنیوالا گناہون اور تقصیرات سے او رامر کیا ساتہہ اوسکے اپنی پیغمبر کو قرآن او رتوریت مین ساتہہ عفو
اور صفح کے **اور** خُذِ العَفْوَ وَأْمُرْ بِالعُرْفِ یعنی اختیار کر درگذر گناہ سے اور امر کر ساتہہ نیکی او راحسان کے **او**ر کہا فَاعْفُ
عَنْهُمْ وَاصْفَحْ یعنے پس عفو کر گناہ سے اور درگذر **او**ر کہا ہی توریت وانجیل مین آپ کی شان مین لَیْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِیْظٍ وَلٰکِنْ
یَعْفُوْ وَیَصْفَحْ یعنی نہین ہے بدخو اور درشت گو ولیکن بخشتا ہی اور درگذر کرتا ہے **او**ر اسما الہی سے الہادی ہے اور
معنی اوسکے توفیق دینے والا جسکو چاہے بندون اپنے سے ہدایت **او**ر معنی راہ دکہلانے اور پکارنے کی آیتہ
وَاللّٰهُ یَدْعُوْا اِلٰی دَارِ السَّلَامِ وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ یعنی او راللہ پکارتا ہے طرف بہشت کے او رہدایت
کرتا ہے جسکو چاہتا ہے طرف راہ سیدہی کے **او**ر فرمایا وَاِنَّكَ لَتَهْدِیْۤ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ یعنی او ربدرستی تو البتہ ہدایت
کرتا ہے طرف راہ سیدہی کے **او**ر فرمایا وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ یعنی اور پکارنیوالا طرف اللہ کے ساتہہ اوسکے
حکم کے ولیکن معنی پہلے مخصوص ہین ساتہہ حق تعالی کے اور ثانی مشترک ہین درمیان اوسکے او رپیغمبر کے **او**ر اسما آلہی سے
المؤمن والمہیمن ہے بعضون نے کہا ہے یہہ دونو اسم ایک معنو نین ہین پس معنی مُومن کے حق تعالی مین صدیق
اپنے وعدہ کا ہے کہ ساتہہ بندون کے کیا اور مصدق قول اپنے کا کہ حق ہے اور صدق بندون مُومن اور رسولون
اپنے کا **او**ر بعضون نے کہا ہے موحد ذات اور شاہد اوپر الوہیت اپنی کے **او**ر بعضون نے کہا ہی امان
دینے والا بندون اپنے کا دنیا مین ظلم اور شدت سے اور مُومنونکو آخرت مین عذاب اپنے سے **او**ر کہا ہے
مہیمن معنی امین ہی مصغر مُومن کا پس طلب قلب کیا گیا ہمزہ کو ساتہہ ہا کے **او**ر کہا ہے مہیمن معنی حافظ اور شاہد کے
ہے اور وہ کہ بیدار کرے اورونکو خوف سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امین ہین اور مہیمن اور مُومن
اور تسمیہ کیا ہے اونکو امین حق تعالے نے اور کہا مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ یعنی اطاعت کیا گیا ہے اوس جگہہ امانت دار
اور آنحضرت پیش از نبوت او ربعد از نبوت معروف او رمشہور امین تہے اور تسمیہ کیا اونکو عباس اونکی عم نے
مہیمن اور خدا سے تعالی نے کہا **ایت** یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَیُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یعنی تصدیق کرتا ہے بخدا او رتصدیق کرتا ہے
واسطے مومنون کے **او**ر فرمایا اَنَا اَمِیْنٌ لِاَصْحَابِیْ یعنی مین امین ہون اپنے اصحاب کا **او**ر صاحب مواہب نے
قول حق سبحانہ مین **آیت** وَاَنْزَلْنَا اِلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَیْمِنًا عَلَیْهِ یعنی اور اوتاری ۲۸

ہمنے اوپر تیرے کتاب۔ راست تصدیق کرنیوالی ساتھ اوس چیز کے کہ روبرو اوسکے ہی کتاب سے اور نگہبان اوپر اوسکے مجاہد سے نقل کیا مراد وہ ہے کہ وہ جعلناک یا محمد مھیمنا علیہ یعنی اور گردانا ہمنے تجھے نگہبان اوپر اوسکے اور اسمای الٰہی سے مقدس ہے اور معنی اوسکے منزہ نقائص سے اور مطہر نشانون حدوث سے اور واقع ہوا ہے کتب انبیا مین اسمای آنحضرت مین مقدس یعنی مطہر ذنوب سی جیسا کہ فرمایا ہے ایت لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر یعنی کہ بخشے تیرے لیے خدا اگلے پچھلے گناہ تیرے یا مقدس اخلاق ذمیمہ اور صفات دنیہ سے یا وہ کہ مقدس اور مطہر ہوتے ہین لوگ ساتھ تیری پیروی کے جیسا کہ ویزکیہم یعنی اور پاک کرتا ہے اونکو اور اسمای الٰہی سے العزیز ہے اور معنی اوسکے ممتنع غالب یا وہ کہ قلیلہ نظیر کے اور یا معز ہے غیرکو اور کہا ہے اور استدلال کیا ہے قاضی نے اوپر اسکے ساتھ قول حق تعالے کے وللہ العزۃ ولرسولہ یعنی اور واسطے اللہ کے ہے غلبہ اور واسطے رسول کے لیے یعنی جب ثابت ہوتی عزت خدا کو کہ عزیز اور معز ہے پس رسول خدا بھی عزیز و معز ہوے اور صاحب مواہب لدنیہ نے کہا ہے کہ عزت مومنون کے لیے بھی اثبات کی کہ فرمایا وللمومنین لیکن بتبعیت اور طفیل سے ہے نہ باصالت و استقلال جیسا کہ آنحضرت سے ہے پس یہہ معنی منافی خاص ہونے اس صفت کے حضرت کی ساتھ نہووین تنبیہ معلوم کرنا چاہیے کہ خدای تعالی او رتقدس بزرگی اور عظمت اور کبریائی اپنی مین مشابہ نہین ہے ساتھ کسی چیز کی مخلوقات سے اسماء حسنی اور صفات علیا مین اور مماثل نہین کوئی چیز اوسکے ساتھ اور وہ جو صفات سے اطلاق کیا ہے اونکو شرع نے خالق اور مخلوق پر تشابہ اور تماثل نہین ہے درمیان اوسکے معنون حقیقی کے اسواسطے کہ صفات خالق قدیم ہین اور صفات مخلوق حادث اور کافی ہے اس باب مین قول خدا یتعالے کا لیس کمثلہ شی یعنی نہین مانند اوسکے کوئی شے اور بعضے عارفین محققین نے کہا ہے التوحید اثبات ذات غیر مشبہۃ للذوات ولا معطلۃ من الصفات یعنی توحید ثابت کرنا ایک ذات کا ہے کہ مانند اور ذاتون کی نہین اور نہ بیکار صفات سے واسطے نے کہا ہی کہ نہین ہے مثل ذات اوسکے کوئی ذات اور نہ مانند صفت اوسکے کوئی صفت اور نہ مانند اسم اوسکے کوئی اسم اور نہ مانند فعل اوسکے کوئی فعل مگر از جہت موافقت لفظ کے ساتھ لفظ کے اور بزرگ اور منزہ ہے ذات قدیم کہ ہووے اوسکی صفت حادث جیسا کہ محال ہے ذات حادث کو صفت قدیم ہووے اور یہ مذہب اہل حق اور سنت و جماعت ہے اور تحقیق تفسیر کیا امام ابو القاسم قشیری رضی اللہ عنہ نے اس قول واسطی کو اور زیادہ کیا ہے اوسکے لیے بیان اور کہا ہی کہ یہہ حکایت

مشتمل ہے اوپر جوامع مسائل توحید کے اور کیونکر تشبیہ دیوے اوسکی ذات کو ساتھ ذوات محدثات کے
حالانکہ ذات اوسکی ساتھ وجود اپنی کے مستغنی ہے سب سے اور کیونکر تشبیہ دیا جاوے فعل اوسکا ساتھ فعل خلق کے
کہ غیر جلب کمال یا دفع نقص سے حاصل ہوا ہے نہ بخواطر اور اعراض بوجود ہوا اور نہ ساتھ مباشرت اور معالجت
کے ظاہر ہوا اور فعل خلق کا باہر ان وجوہ سی نہین اور کہا ہی مشایخ نے وہ چیز کہ توہم کیا تمنے ساتھ اوہام اپنی کے
اور ادراک کیا ساتھ عقول اپنی کے محدث ہی ساتھ تمہارے اور کہا ہی امام ابو المعالی جوینی نے جو کوئی
مطمئن ہوا اور آرام پکڑا اوسنے ساتھ وجود کے کہ منتہی ہے ساتھ اوسکے فکر اوسکا وہ مشبہ ہے اور کوئی کہ مطمئن ہوا
ساتھ نفی محض کے وہ معطل ہے اور جس کسینے کہ یقین کیا ایسی موجود کے اقرار کرتا ہے ساتھ عجز کے دریافت حقیقت
اوسکی سے وہ موحد ہے اور یگانہ پرست اور کیا اچھا ہی قول ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ کا حقیقۃ التوحید
أن تعلم أن قدرته تعالی في الأشیاء بلا علاج وصنعته لها بلا مزاج یعنی باکتساب اور مزاج آلات نہین وعلۃ کل شیء
صنعه ولا علۃ لصنعه اور علت اور سبب ہر چیز کا کاریگری اور فعل اوسکا ہے اور نہین علت صنع الہی کو یعنی حقیقت
توحید وہ ہے کہ جانے تو کہ قدرت اللہ تعالی کی بغیر مشارکت اسباب کی ہے اور پیدا کرنا حق تعالی کا اشیا کو بغیر کسی
مادہ نہین اور علت ہر چیز کی صنع الہی ہے اور صنع الہی کو کوئی علت درکار نہین وما تصور في ذهنك فالله بخلافه
یعنی اور جو چیز کہ تیرے ذہن وفہم ووہم مین آوے پس اللہ برخلاف اوسکے ہی یہہ ہے ملخص کلام قاضی عیاض کا
اور شرح مشکوات مین شرح اس مقام کی بتفصیل مذکور ہے واللہ اعلم **وصل** صاحب مواہب لدنیہ نے اسمای شریفہ
سے وہ جو کتاب اور سنت اور کتب قدیم مین مذکور رہین زیادہ اوپر چار سو کے ساتھ ترتیب حروف تہجی کے ذکر کیے
ہین ہم بھی تطویل اور تکرار سے نہ اندیشہ کر کے بطریق تیمن اور تبرک کے ثبت کرتے ہین طالب مشتاق کو لازم ہے
کہ اونکو مونس جان اور ورد زبان اپنا کرے بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ الف الآمر بالمعروف الأبطحي أتقی الناس أجود الناس
الاحد الاحسن احسن الناس الاحمد احید الاخذ بالحجرات اخذ الصدقات الآخر الاحسی الاذن خیر ارجح الناس
عقلا ارحم الناس بالعیال الازہر الاسلم اسلم الناس اشجع الناس الاصدق فی اللہ اطیب الناس ریحا الاعز الاعلی
الاعلم باللہ اکثر الناس تبعا الاکرم اکرم الناس ولد آدم المص امام امام الخیر امام الناس امام المتقین امام النبیین
الامام الامی اکرم الناس امنة اصحابه الامین الامی النجم العد اول شافع اول مسلمین اولی المسلمین اول شافع اول من تنشق الارض عنه

الباء بارقلیطا الباطن البر البرہان بشر بشری بشیر بصیر بلیغ بالغ البیان بینه التاء تالی تذکرة تقی تنزیل تہامی الثاء
ثانی اثنین الجیم الجبار الجد جواد جامع الجار حاتم حزب اللہ حاشر حافظ حاکم بما اراہ اللہ حامد حامل لواء الحمد الحائد لامته
عن النار الحبیب الحفی الحفیظ الحکیم الحلیم حمطایا حمیاطا حمعسق حمید حنیف الخاء خبیر خاتم النبیین خاتم المرسلین الخاتمة
خازن مال اللہ الخاشع الخاضع الخالص خطیب الانبیاء خطیب الامم خطیب الوافدین علی اللہ الخلیل خلیل الرحمن الخلیفة
خیر الانبیاء خیر البریة خیر خلق اللہ خیر العالمین خیر الناس خیر ہذہ الامة خیرة اللہ الدال دار الحکمة الداعی الی اللہ
دعوت ابراہیم دعوت النبیین دلیل الخیرات الذال الذاکر الذکر ذکر اللہ ذو الحوض المورود ذو الخلق العظیم ذو الصراط المستقیم
ذو القوة ذو المکان ذو الفضل ذو المعجزات ذو المقام المحمود ذو الوسیلة الراء الراضع الرضی الراغب الرافع
راکب البراق راکب البعیر راکب الجمل راکب الناقة راکب النجیب الرحمة رحمة الامة رحمة للعالمین رحمة مہداة رحمة الرحیم
الرسول رسول الراحة رسول الرحمة رسول اللہ رسول الملاحم الرشید الرفیع رافع المراتب رفیع الدرجات الرقیب روح القدس
الرؤف رکن المتواضعین الزاء الزاہد زعیم الانبیاء الزکی زین العباد الزمزمی زین من وافی القیمة السین السابق
السابق بالخیرات سابق العرب الساجد سبیل اللہ السراج المنیر الصراط المستقیم السعید سعد اللہ سعد الخلائق السمیع
السلام السید سید ولد آدم سید المرسلین سید الکونین سید الثقلین سیف اللہ المسلول سید الفریقین الشین الشارع
الشافع الشفیع الشاکر الشکور الشاہد الشکار الشمس الشہید الصاد الصابر الصاحب صاحب الآیات صاحب المعجزات
صاحب البرہان صاحب البیان صاحب التاج صاحب الجہاد صاحب الحجة صاحب الحطیم صاحب الحوض المورود
صاحب الخاتم صاحب الخیر صاحب الدرجة الرفیعة صاحب الرداء صاحب الازواج الطاہرات صاحب السجود
للرب المحمود صاحب السرایا صاحب السلطان صاحب السیف صاحب الشرع صاحب الشفاعة الکبری صاحب العطایا
صاحب العلامات الباہرات صاحب العلو والدرجات صاحب الفضیلة صاحب الفرج صاحب النقیب صاحب القضیب
الاصفر صاحب قول لا الہ الا اللہ صاحب القدم صاحب الکوثر صاحب المحشر صاحب المدینة صاحب المظہر المشہود صاحب المعراج
صاحب المغفر صاحب المغنم صاحب المقام المحمود صاحب المنبر صاحب المغفر صاحب النعلین صاحب الہراوت صاحب الوسیلة
الصادع لما امر الصادق الصبور المصدق صراط اللہ صراط الذین انعمت علیہم صراط المستقیم الصفوح عن الذلات
الصفوة الصفی الصالح الضاد الضارب بالحسام المثلوم الضاحک الضحوک الطاء طاب طاب الطاہر الطیب

طس طه الطیب طس طسم طه الطاء الظافر الظفو الظاہر العین العابد العادل العظیم العافی العاقب العالم علم الایمان
علم الیقین العالم بالحق العامل عبد اللہ العبد عبد الکریم عبد الجبار عبد الحمید عبد المجید عبد الوہاب عبد الغفار عبد الغنی
عبد الخالق عبد الرحیم عبد الرزاق عبد السلام عبد القادر عبد القدوس عبد القہار عبد المومن
عبد المہیمن العدل العربی العروۃ الوثقی العزیز العطوف العفو العلیم العلی الغین الغالب الغفور الغنی الغنی باللہ
الغیث الغوث الغیاث الفاء الفاتح الفارقلیطا الفارق الفاروق الفتاح الفتح الفرط الفصیح فضل اللہ الفلاح النو
القاف القاسم القاضی القانت قائد الخیر قائد الغر المحجلین القائل القائم القتال القتول القثم القثوم
قدم صدق القرشی القریب القمر القیم الکاف کافۃ الناس الکفیل الکامل فی جمیع امورہ الکریم کہیعص اللام
اللسان المیم الماجد ماذ ماذ الماضی المانی الماحی المانح المبارک المبعوث بالحق المبتہل المبر المبشر مبشر الیائسین المبعوث
بالحق المبعوث المبلغ المبین المتین المتبتل المتبسم المتربص المخصوص المتمم المتضرع المتقی المتلو علیہ المتہجد المتوکل المحرم المنبت
مجاب مجیب المجتبی المجیر المحرض المحفوظ المحلل محمد محمود المخبر المختار المخصوص بالشرف المخصوص بالعز المخصوص بالمجد المخلص
المدثر المدنی مدینۃ العلم المذکر المذکور المرتضی المرتل المرتجی المرحوم المرسل المرتفع الدرجات المراد المردۃ المزکی المزمل
المسیح المسعود المستغفر المستغنی المستقیم المسلم المشاور المشفع المشفوع المشفع المشہود المشیر المصباح المصارع المصافح
صحیح الحسنات المصدوق المصطفی المصلح المصلی علیہ المطاع المطہر المطلع المطیع المظفر المعزر المعصوم المعطی المعقب
المعلم معلم امۃ المعلن المعلی المفتاح مفتاح الجنۃ المفضال المفضل المتفضل المقدس المقسے المقسط المقیم
المقصوص علیہ المقفی مقیل العثرات مقیم السنۃ بعد الفترۃ المکرم المکتفی المکتفی بقلیل المکین المکی الملاحمی
ناطق القرآن المنوہ المنادی المنقذ المنجی المنذر المنزل علیہ المنصت المنصور المنیب المنیر المومن الموقی
جوامع الکلم الموحی الیہ الموصوف الموصل الموقر المولی المؤید المؤمن الموسر المہاجر المہتدی المہدی المہدات
المہیمن المیم النون النافذ الناہد الناس النافع الناشر الناصح الناطق الناہی نبی الاحمر نبی الاسود نبی التوبۃ
نبی الحرمین نبی الرحمۃ النبی الصالح نبی اللہ نبی المرحمۃ نبی الملحمۃ نبی الملاحم النبی المنبہ المنجم الثاقب نجی اللہ النجیۃ
النسیب نصیح ناصح الامۃ نعمت اللہ النقیب النقی ... الذی لا یطغی الواو الوجیہ الواسط الواسع الواصل
الواضح الواعد الواعظ الورع الوسیلۃ الواقی الوفی ... المفضل ... الہادی ہدیۃ اللہ الہاشمی الیاء

یثربی یس صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ واتباعہ وسلم اجمعین کعب الاحبار سے نقل ہے کہ اونے کہا اسم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نزدیک اہل جنت کے عبد الکریم اور اہل نار کے نزدیک عبد الجبار اور عرش والون کے نزدیک عبد الحمید اور فرشتون کے نزدیک عبد المجید اور انبیا کے نزدیک عبد الوہاب اور شیطان کے نزدیک عبد القہار اور جن کے نزدیک عبد الرحیم اور جبال مین عبد الخالق اور جنگل مین عبد القادر اور دریا مین عبد المہیمن اور حیتان کے نزدیک عبد القدوس اور حشرات کے نزدیک عبد الغیاث اور وحوش کے نزدیک عبد الرزاق اور درندون کے نزدیک عبد السلام اور چارپایون کے نزدیک عبد المومن اور طیور کے نزدیک عبد الغفار اور توریت مین موذ موذ اور انجیل مین طاب طاب اور صحف مین عاقب اور زبور مین فاروق اور خدا کے نزدیک طٰہٰ اور یٰس اور مومنین کے نزدیک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا ہی منقول ہے حسین بن محمد امعانی سے کتاب اوسکی شوق العروس وانس النفوس مین جاننا چاہیے کہ کسیکو خلاف نہین اس بات مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجمل خلق اور اکرم بشر اور سید ولد آدم اور افضل انبیا ہین روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ پروردگار تعالی نے قسمت کیا خلق کو دو قسم اور کیا مجھی بہترین دونو قسم سے اور یہی ہے قول حق سبحانہ کا آیت اَصۡحٰبُ الۡیَمِیۡنِ وَاَصۡحٰبُ الشِّمَالِ اور مین اصحاب یمین سے ہون اور بہترین اصحاب یمین ہون پھر کیا ان دو قسم کو تین قسم آیت اَصۡحٰبُ الۡمَیۡمَنَۃِ اَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَۃِ وَالسّٰبِقُوۡنَ پس مین سابقین سی ہون اور بہترین سابقین پس ان اقسام کو قبائل کیا اور کیا مجھے اوس قبیلہ سے کہ بہترین قبیلون کا ہے اور یہی ہے قول حق تعالی کا آیت وَجَعَلۡنٰکُمۡ شُعُوۡبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوۡا اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ یعنے اور گردانا ہمنے تمکو شاخین اور قبیلے تاکہ پہچان حاصل کرو تم بدرستیکہ گرامی ترین تمہارا خدا کے نزدیک پرہیزگار تمہارا ہے پس مین اتقی اولاد آدم اور اعز واکرم اونکا نزدیک خدای عزوجل کے ہون پھر گردانا قبائل کو بیوت اور گردانا مجھے بہترین بیوت مین اور یہی ہے قول حق سبحانہ کا آیت لِیُذۡہِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ وَیُطَہِّرَکُمۡ تَطۡہِیۡرًا یعنی تاکہ لیجاوے تم سے پلیدی اور پاک کرے تمہین پاک کرنا اور لائی ہین کہ آئے ایک روز عباس رضی اللہ عنہ حضرت پاس خشمگین کو یا کفار سے کچھ سنا تھا کہ نسبت آنحضرت طعن او تنقیص سے کہتے تھے پس کہا عباس نے جو سنا تھا پس اوٹھے آنحضرت اور آئے

اوپر منبر کے اور فرمایا اون لوگون سے کہ بیچ شے مین کون ہون کہا رسول اللہ فرمایا مین محمد بن عبدالمطلب ہون بدرستے
اور راستی پیدا کیا حق تعالی نے خلق کو پس کیا مجھے بہترین خلق مین اور کیا خلق کو دو فرقہ عرب او رعجم پس کیا مجھے
بہترین فرقہ یعنی عرب اور کیا اونکو قبائل اور کیا مجکو بہترین قبائل مین اور کیا اونکو بیوت اور کیا مجکو
بہترین بیوت مین پس مین بہترین خلق ہون ازروی ذات اور بہترین اونکا ازروی بیت کے اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
عنہ سے آیا ہے کہ خداتعالی نے نظر کی طرف قلوب عباد کے پس اختیار کیا اونین سے قلب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پس قبول کیا اوسکو اپنی لیئے اور بیجا اوسے برسالت **فصل** جیسا کہ فضل دیا پروردگار تعالی نے حضرت کو ابتدائے
خلق اور ابتدای امر مین اور کیا اونکو مبدا اور منتہا آفرینش کا اور اول انبیا عالم ارواح مین اور اول اجابت مین
روز الست اور نوری ساتہہ حضرت کے مہ فضل و کمال معاد مین پس کیا اونکو اول اوسمین سے کہ شق ہووے
زمین ساتہہ اوسکے اور اونہین حشر مین اور اول شافع اور اول مشفع اور اول ناظر بجمال رب العالمین اور تمام خلق محجوب
ہووے اوس ہنگام مین اور اول نبی کہ حکم کیا جاوے امت اوسکی مین اور اول اوسکا کہ گذرے صراط سے ہمراہ
اپنی امت کے اور اول اوسکا کہ آوے بہشت مین اور امت اوسکی اول امتون کی ہو آنے بہشت کے مین اور
عطا کرے اوسی لطائف اور نفائس تحف خارج عدو حد اور احصا سے روایت ہی انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مین اولین اون لوگون کا ہون کہ برانگیختہ ہووینگے قبور سے اور مین خطیب
اونکا ہون جسوقت کہ آوین نزدیک پروردگار کے اور مین بشارت دہندہ ہون جسوقت ناامید ہووین کہ لواءحمد میرے ہاتہہ
مین ہے اور مین اکرم اولاد آدم کا ہون نزدیک پروردگار اپنی کے اور نہین اسمین فخر روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ فرمایا آنحضرت نے پہنایا جاؤن مین حلہ حلہا ئے بہشت سے پستر کہڑا ہون مین داہنے طرف بہشت کے اور نہین
وہ مقام کہ کہڑا ہووے وہان کوئی سواے میرے اور روایت ہی ابن عباس سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ مین حامل
لواءحمد ہون دن قیامت کی اور اول اوسکا ہون کہ ہلاوے حلقی دروازہ بہشت کے پس کہولا جاوے میرے لیے
اور داخل ہووین میرے ساتہہ فقراء مومنین اور مین اکرم اولین اور آخرین ہون اور نہین فخر اور فرمایا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مین بہترین مردمان ہون روز قیامت اور جانتے ہو تم کہ وہ کس جہت سے ہی جمع کرتا ہی
خدا تعالے اولین و آخرین کو بعد ازان ذکر فرمائی حدیث شفاعت کہ آویگا بیان اوسکا اور ابی ہریرہ سی روایت ہے

کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے امیدوار ہون اوسکا کہ ہون مین عظیم ترین انبیا از روی اجر کے روز قیامت مین اور دوسری حدیث
مین آیا ہے کہ فرمایا کیا تم خوش نہین کہ ہووین ابراہیم اور عیسیٰ درمیان تمہارے بعد ازان فرمایا کہ وہ میری امت
مین داخل ہین روز قیامت۔ ابراہیم کہتا ہے تو صاحب دعوت میری کا ہے اور میری ذریت پس گردان مجکو اپنی
امت سے اور عیسی علیہ السلام کہتا ہے کہ انبیا سارے بھائی علاتی میرے ہین کہ باپ اونکا ایک ہے اور مائین متعدد
اور فرمایا عیسے میرا بھائی ہے نہین میرے اور اوسکے درمیان کوئی پیغمبر اور مین قریب ترین مردم ہون اوسکے
ساتھ اور وہ جو فرمایا کہ سید اولاد آدم ہون دن قیامت کے اور حالانکہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سید اونکے
ہین دنیا و آخرت مین تخصیص روز قیامت کی اسلیے ہے کہ ظہور آثار اوسکا روز قیامت مین زیادہ ہووے اور اول
جہت کہ اوس دن مین منفرد اور یگانہ ہووین سرداری مین جس وقت کہ متوجہ ہون سب طرف اوسکی اور پناہ پکڑین
ساتھ اوسکے اور نہووے کوئی سید اور معتبر اور سردار اور سوا حضرت کی اور سید اوسی کہین کہ التجا لاوین
لوگ ساتھ اوسکے حوائج مین پس ہووین اوس ہنگام مین سید منفرد جماعت بشر سے کہ مزاحمت کرے اوسکو
کوئی سوا صاحب [illegible] مین حدیث ابن عمر سے مروی ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مین اول
شخص کا ہون کہ کھلتی ہے زمین اوسکے لیے اوس سے پیچھے ابو بکر اور اوس سے پیچھے عمر رضی اللہ تعالے عنہما
پھر آؤنگا مین اہل بقیع پاس پس [illegible] انگیختہ ہووینگے [illegible] انتظار کرونگا اہل مکہ کا تاوقت کہ حشر کیا جاؤن مین
درمیان حرمین کے کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا اوسکو حاکم نے اور نوادر الاصول
مین حکیم ترمذی ابن عمر سے روایت کرتا ہے کہ باہر آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز مسجد مین
داہنی طرف اونکے ابو بکر اور بائین طرف عمر رضی اللہ عنہما پس فرمایا آنحضرت نے یونہی اوٹھینگے ہم قیامت
کے دن اور [illegible] آیا ہے کہ آنحضرت محشور ہونگے [illegible] اور حشر کیے جاوین انبیا اوپر دوابون کے اور محشور ہون صالح
اپنی ناقہ پر اور حشر کیے جاوین دونو بیٹے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اوپر ناقہ میری کے کہ غضبا اور قصوی ہے اور محشور ہو بلال
اوپر ایک ناقہ کے ناقون بہشت سے اور حدیث کعب الاحبار مین آیا ہے کہ کہا طلوع نہین کرتی کوئی صبح مگر وہ کہ اوترتے ہین
ستر ہزار فرشتے آسمان سے اور گرد پھرتے ہین قبر شریف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مارتے ہین بازو اپنے
اور درود بھیجتے ہین سید الانبیا پر اور جب شام ہوتی ہے عروج آسمان کرتے ہین اور اوترتے ہین ستر ہزار فرشتے اور اسیطرح سے

جسدن تک کہ شگافتہ ہو زمین آنحضرت سے اور باہر آوین وہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھہ ستر ہزار فرشتون کے کہ لیجاوین اونکو بارگاہ رب العزت جیسیکہ عروس کو بخانہ شوہر لیجاوین اور روایت جامع الاصول مین بروایت ابوہریرہ آیا ہے کہ فرمایا کہ مین اول اوسکا ہون کہ شگافتہ ہووے اوس سے زمین پس پہنایا جاؤن مین حلہ اور ظاہر اس روایت کا وہ ہے کہ انشقاق اور کسوت دونو ثابت ہین آنحضرت کو اور دوسری حدیث مین آیا ہے کہ اول خلائق کہ کسوت دیا جاوے اوسکو ابراہیم علیہ السلام ہین اور زیادہ کیا بیہقی نے کہ اول اوسکا کہ پہنایا جاوے خلق سے ابراہیم ہین کہ پہناوین انکو حلہ بہشت سے اور دیجاوے کرسی اور رکھی جاوے داہنی عرش کے پھر لایا جاؤنگا مجھے اور پہنایا جاؤنگا مین حلہ بہشت سے کہ قیمت نکر سکے وہ [illegible] اور بٹھایا جاؤن مین اوپر کرسی کے جانب داہنے عرش کے اور کہا ہے کہ لازم نہین آتا تخصیص ابراہیم علیہ السلام سے ساتھہ اولیت کسوت کے کہ وہ افضل ہون آنحضرت سے اور احتمال رکھتے کہ [illegible] ساتھہ جامہ اپنے کے قبر سے باہر آوین اور عطا [illegible] حلہ بہشت تکریم او تعظیم [illegible] برہنگی اور ابراہیم کو بسبب برہنگی کے پہناوین [illegible] اولیت ابراہیم کی کسوت [illegible] شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز نے کہ تقدیم ابراہیم کسوت [illegible] آنحضرت کے [illegible] اور [illegible] لیکن فضائل [illegible] حضرت کو اوپر کرسی کے [illegible] ابراہیم کو اور بعض نے کہا ہے کہ [illegible] ابراہیم کو جزا عریان کرنے نمرود کی انکو وقت القا کے آتش مین واللہ اعلم اور مشہور ہے کہ حشر لوگونکا حفاۃ و عراۃ و غرل یعنی پابرہنہ اور تن برہنہ اور بے ختنہ ہوگا ہے جیسا کہ حدیث بخاری مین بروایت ابن عباس آیا ہے اور اشارہ قول حق تعالے کا ہے کما بدأنا اول خلق نعیدہ یعنے جیسا پیدا کیا ہے ہمنے اول خلقت مین بنی آدم کو پھر دوسری بار پیدا کرین ہم اوسکو بھی ساتھہ اوسیکے ہے ولیکن ابوداؤد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے کہ ابو سعید خدری نے وقت احتضار کے لباس نو منگا کر پہنا اور کہا سنا مینے رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے میت برانگیختہ ہوتا ہے جس لباس مین کہ مرا ہو اور صاحب مواہب لدنیہ نے حارث بن ابی اسامہ اور احمد بن منیع سے روایت کیا ہے کہ مردے مبعوث ہونگے بیچ انہین اکفانون کے اور زیارت کرینگے بیچ انکے باہم ایک دوسریکو او مین اور کہا ہے کہ توفیق درمیان اس حدیث او حدیث مذکور بخاری مین ہے یون ہی کہ بعض عاری مبعوث ہوویں اور بعض کاسی اور بعض نے کہا ہے کہ مراد ثیاب اعمال ہین کہ مبعوث ہوویں اوسپر اور ابو سعید

نے بنایا تاویل کو اور حمل کیا اوپر ظاہر کے اور بعضے اصحاب مین اہل ظواہر کہ نہین دریافت کرتے مراد کو جیسے بنایا عدی بن حاتم نے تاویل خیط الابیض والاسود کو صیام مین ایسا ہی کہا ہی توربشتی نے اور شیخ نے شرح مشکوۃ مین اس حدیث مین زیادہ کلام کیا ہی

تنبیہ دربیان لواء حمد مراد ساتھ لواء حمد کے انفراد اور شہرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے ساتھ حمد اور مقام محمود کے جیسا کہ فصل شفاعت مین معلوم ہووے اور عرب وضع کرتے ہین لواء کو موضع شہرت مین اور ہو سکتا ہی کہ آنحضرت کے دست مبارک مین لواء ہووے اور اوسکا نام لواء حمد ہو۔ قول طیبی یہی ہے۔ اور صاحب مواہب طبرانی سے ریاض النضرہ مین ایک حدیث لایا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو زیا بخانا تو ای علی کہ مین اول وہ نین کہ ہون کہ پکارا جاوے روز قیامت اور کھڑا ہون مین جانب راست عرش کے اوسکے سایہ مین اور پہنایا جاؤن مین حلہ سبز علوں بہشت سے بعد ازان پکارے جاوین انبیا ایک کے پیچھے ایک پس استادہ ہوین دولون جانب عرش کے اور پہنائے جاوین حلہ ہاے سبز حلوں بہشت سے۔ پس جان اور آگاہ ہو کہ میری امت اول امتونکی ہووے کہ حساب کیا جاوے روز قیامت کے بہتر بشارت دیتا ہون تجھے لے علی تاکہ تو اول اوسکا ہو کہ پکارا جاوے تجکو اور سپرد کیا جاوے تجھے لواء حمد کہ میرا لوا ہے کہ سایہ ڈہونڈہین آدم اور تمام خلق قیامت کے دن اوسکے نیچے **اور** درازی میرے لوا کی مسافت ایکہزار اور چہ سو برس کی ہے اور سنان اوسکی یاقوت احمر کی اور قبضہ اوسکا نقرہ سفید کا اور چڑاد اسکی ہرا اور پہ سبز کی ہے اور اوسکے تین گیسو ہین نور سے ایک مشرق مین اور دوسرا مغرب مین اور تیسرا درمیان دنیا کے مکتوب ہین اوسمین تین سطر **اول** بسم اللہ الرحمن الرحیم **ثانی** الحمد للہ رب العلمین **ثالث** لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ درازی ہر سطر کی ہزار سال اور پہنائی اوسکی بھی ہزار سال پس سپرد کیا تو اے علی ساتھ اوس لوا کے اور امام حسن جانب راست اور امام حسین جانب چپ تیرے ہون تا آنکہ استادہ ہووے تو درمیان میرے اور ابراہیم کے سایہ عرش مین اور پہنایا جاوے تو حلہ بہشت سے **اور** کہا ہے صاحب مواہب لدنیہ نے کہ کہا ہے حافظ قطب الدین حلبی نے جیسا کہ نقل کیا ہے محب بن الہائم نے کہ یہ حدیث موضوع ہے اور ظاہر ہین اوسمین آثار وضع اور خدا دانا تر ہے ساتھ حقیقت لواء احمد کے کہا شیخ عبد الحق قدس سرہ العزیز نے قول قائل کہ خدا دانا تر ہے بحقیقت لواء حمد حق ہے ولیکن احادیث مین تعبیر حقائق یا مثال ان صور کے واقع ہوئی ہی جیسا کہ درمیان لوح وقلم کے واقع ہوا ہے کہ زبرجد سے ہے یا یاقوت سے اور حاملان عرش

اور کہا ہین کہ نرمہ گوش سے دوش تک مسافت دو سو برس اور ایک روایت مین سات سو برس ہے اور امثال
اوسی کی اور ہم ایمان لاتے ہین ساتھ ہر چیز کے کہ بصحت پہونچی اور بہ ثبوت ملی ہر نقل اوسکی شارع سے اور وہ جو مراد شارع
ہے اوس سے اور اگر اوسکی کوئی تاویل ہے ہم اسپر بھی ایمان لاتے ہین اور چھوڑتے ہین حکم عقل کوتہ اندیش کو کہ استحالہ
اور استبعاد اوسکا کرے اور سپرد کرتے ہین ہم حقیقت امر اوسکی اوپر خدا کے اور اگر محدثین اوسکی اسناد مین گفتگو کرین
وہ بات دوسری ہے اور اگر اوسکے معانی مین استبعاد کرین کمال قدرت قادر جواب اوسکا ہے انتہے واللہ اعلم
اور صاحب مواہب لدنیہ نے کہا ہے کہ عرف عرب مین نگاہ نہین رکھتا لوا کو مگر صاحب جیش اور رئیس اوسکا اور احتمال
رکھتا ہے کہ ہاتھ غیر کے بھی ہو باذن اوسکے اور تابع ہو خاص اوسکو اور متحرک ہو ساتھ حرکت اوسکے اور مائل ہو ہر جانب
کہ وہ مائل ہے اور استعمال عرب مین نزدیک حرب کے نگاہ نہین رکھتا لوا کو مگر صاحب اوسکا اور منع نہین کرتا اوسکو قتال
سے بلکہ کرتا ہے ساتھ اوسکے شدت قتال اور جیسا کہ لائق نہین نگاہ رکھنا اوسکا مگر کسیکو جیسا کہ فرمایا علی رضی اللہ عنہ کو روز
خیبر کہ دینا ہون رایت کو کل ایسے مرد کو کہ دوست رکھتا ہے خدا اور رسول کو اور دوست رکھتا ہے اوسے خدا اور رسول
کہا صاحب مواہب نے غزوہ موتہ مین آیا ہے کہ لیا رایت کو جعفر بن ابیطالب نے پس قتال کیا اور مارا گیا بعد اوسکے لیا
عبداللہ بن رواحہ نے پس لڑا اور مارا گیا پھر خالد بن ولید نے لیا اور قتال کیا اور فتح کیا پس معلوم ہوا کہ لوا ہاتھ
مین قتال کنندہ کے ہوتا ہے [illegible] آنحضرت [illegible] ابن [illegible] آیا ہے کہ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا [illegible] سے [illegible] اوسکے [illegible] اور آب اوسکا
[illegible] اور [illegible] سفید زیادہ [illegible] اور ایک روایت مین
سفید زیادہ [illegible] اور بعض مین سفید زیادہ [illegible] اور [illegible] زیادہ مشک سے اور کوزے
اوسکے مثل ستارون آسمان کے [illegible] مسافت [illegible] بہت جگہ احادیث مین ذکر واقع ہوا ہے
ہر جماعت نے بلاد سے کہ [illegible] اوس دیار کے [illegible] اور ظاہر وہ ہے کہ وہ مواضع [illegible]
ہوون مسافت مین بقریب المسافت اور اگر متفاوت ہوون مقصود بیان بعد مسافت اور کنایہ اوس سے ہو
بطریق تخمین اور تقریب نہ تعیین اور تحدید اور بعض نے کہا ہے کہ آنحضرت کو دو حوض ہین ایک موقف
مین اور دوسرا بہشت مین اور دونو کو کوثر کہتے ہین اور قرطبی سے منقول ہے کہ واجب ہوا اوپر مکلف کے

[illegible]

ساتھ حوض کے کہ ثابت ہوئے ہیں صفات اوسکی احادیث صحیحہ مشہورہ مین کہ حاصل ہوتا ہے اون سب سے علم قطعی اور حدیث انس مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے حوض کے چار رکن ہین اول ابی بکر صدیق کی ہاتھہ مین اور **ثانی** عمر فاروق کے ہاتھہ مین اور **ثالث** عثمان ذوالنورین کے ہاتھہ مین اور **رابع** ہاتھہ مین علی مرتضی کے پس جو کہ محب ابوبکر ہے اور مبغض ہی عمر کا پانی نہ پلاوے اوسی ابوبکر او جو کہ محب علی ہے اور مبغض عثمان نہ پلاوے اوسکو علی روایت کیا ہے اسکو ابوسعید نے شرف النبوت مین اور اسیطرح منقول ہے مواہب لدنیہ مین لیکن مشہور وہ ہے کہ ساقی علی مرتضی رض ہین اور اونہین نے کہا ہے کہ مبغض ابوبکر صدیق کو آب کوثر سے ہرگز نہ پلاؤن مین واللہ اعلم **وصل** تفصیل آنحضرت مین شفاعت اور مقام محمود کے صاحب مواہب نے واحدی سے نقل کیا ہے کہ کہا اجماع ہی مفسرین کا اوسپر کہ مقام محمود مقام شفاعت ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ کہا تہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے دن اوپر کرسی کے پروردگار کے روبرو اور حاصل مقام وہ ہے کہ حق تعالی اپنے حبیب کو ایسے مقام مین رکھے کہ کسیکو سوا اوسکے حاصل نہین اور قیامت کے دن حکم خاص خدا کو ہے اور یہ نیابت اور خلافت اوسکی محمد کو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور حدیث شفاعت مشہور ہے انس اور ابوہریرہ اور اور اصحابہ سے اور مذکور ہے کتب ستہ وغیرہ مین اور روایت مین آیا ہے کہ حکم ہووے آنحضرت کو کہ جاؤ اور جسکے دلمین بمقدار دانہ گندم یا جو کے ایمان ہے باہر لاؤ اوسکو پس جاؤن مین اور نکالون اور رجوع کرون طرف پروردگار اپنے کے اور حمد و ثنا کہون مین اوسکی محامد کثیرہ پہر حکم ہو کہ جسکے دلمین بمقدار دانہ خردل ایمان ہو اوسکو نکالو پس جاؤن مین اور نکالون اوسکو اور رجوع کرون طرف پروردگار کے اور حمد و ثنا کہون بہت پہر حکم ہو کہ جسکے دل مین کم سے کم دانہ خردل سے ایمان ہووے اوسکو دوزخ سے نکالو دفعہ چہارم مین اگر کہون مین یارب اذن دی مجکو حق مین اوسکے کہ کہا لا الہ الا اللہ فرماوے حق تعالی نہین یہہ کام مفوض طرف تیرے یہہ کام میرا ہے سوگند بعزت و کبریائی اور عظمت اپنی کے کہ باہر لاؤن مین نار سے جسنے کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس باقی نہ رہے نار مین مگر جسکو کہ حبس کیا ہے اوسکو قرآن نے یعنی واجب ہے اوسپر خلود اور یہہ حدیث روایات متعددہ ساتھ اختلاف الفاظ اور عبارات اور طول اور اختصار کے آئی ہے اور احادیث اس باب مین بہت ہین اور سب سے ظاہر ہوتا ہے کہ شفاعت آنحضرت اول وقوف مردم سے حشر مین دخول نار تک واسطے دفع عذاب کے اور بعد از دخول جنت بہی واسطے رفع درجات کے شامل اور واقع ہے **فائدہ** کہا ہے کہ مواطن شفاعت پانچ ہین **اول** اراحت اہل موقف ہین شدت

وقوف اور حبس اوس مقام مین گرمی آفتاب اور عرق اور انتظار حساب سے ثانی عفو مین سوال اور حساب سے اور آنا بہشت مین بحساب ثالث شان مین اوس قوم کے کہ حساب کیے گئے اور مستحق عذاب کے ہوئی ساتھہ رفع عقاب کی اون سے رابع ثانی مین اوس قوم کی کہ لائی گئی آتش مین ساتھہ نکالنی اونکے اوس سے خامس رفع درجات مین اون لوگون کے کہ آ ئی بہشت مین اور ہر ایک مین ان ابواب سے احادیث واقع ہوئی ہین اور بعضون نے شفاعت سادس بہی ذکر کی ہے اور وہ شفاعت حضرت کی اپنی عم ابیطالب کے لیے تخفیف عذاب مین اور بعضون نے شفاعت سابع بہی ذکر کی ہے اور وہ شفاعت اہل مدینہ کو جیسا کہ حدیث مین آیا ہے کہ ثابت و قائم رہے کوئی اوپر شدت اور محنت مدینہ کے اور صبر نکرے اوسپر مگر وہ کہ ہون مین اوسکا گواہ اور شفیع دن قیامت کے شیخ ابن حجر نے کہا ہے کہ متعلق اس شفاعت کا خالی نہین ہے پانچ قسم اول سے اور اگر اسکو جدا شمار کرین اور اقسام پیدا ہو دین جیسا کہ آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اول وہ کہ شفاعت کرون مین اوسکی جو اہل مدینہ ہین پس تر اہل مکہ پستر اہل طائف پر شفاعت اوسکی کہ زیارت کی ہے قبر شریف آنحضرت کی پہر جو کوئی اجابت کرے موذن کی یعنی جو وہ کہے یہہ کہے بعد ازان درود بہیجے پیغمبر پر پہر درگذر کرنا تقصیر صالحین سے پہر وہ کہ برابر ہین حسنات اور سیآت اوسکے کہ آوے بہشت مین منقول ہے ابن عباس سے کہ سابق آتا ہے بہشت مین بغیر حساب کا مقصد یعنی میانہ رو ساتہہ رحمت خدا کی اور ظلم کنندہ اپنے نفس کا اور اصحاب اعراف لشفاعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہشت مین آوین اور ارجح اقوال اصحاب اعراف مین وہ ہے کہ وہ ایک قوم ہین کہ برابر ہین حسنات اور سیآت اونکے واللہ اعلم **وصل** روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا سوال کیا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شفاعت اپنی سے بروز قیامت جواب دیا حضرت نے البتہ کردینی انشاء اللہ تعالی عرض کیا مینے کہان ڈہونڈہون آپ کو یا رسول اللہ فرمایا طلب کر مجہی نزدیک صراط کے کہا مینے اگر وہان ملاقات نہوا ور نپاؤن مین فرمایا پس طلب کر نزدیک میزان کے کہا اگر وہان نپاؤن کہان طلب کرون فرمایا پس طلب کر نزدیک حوض کے کہ خطا نکرون مین اُن تین جگہہ سے اور اسی جگہہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت سب اماکن اور مواطن آخرت مین موجود اور قائم ہون گے امداد و اعانت و شفاعت امت کے لیے اور خلاصی اور رہائی دلادین شدائد اور مزالق اور مضائق ومہالک سی پر صراط حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے قائم کیا جاوے صراط اوپر پشت دوزخ کے پس مین اور میری امت پہیلا وسپر سے گذرین

اور دعا رسولونکی اوسدن یہہ ہے اللھم سلم سلم یا اللہ بچا بچا اور حدیث مین آیا ہے کہ جب امت اوپر
صراط کے گذرین اور لغزش کرین اور عاجز رہین مر درسے فریاد کرین وا محمداہ وا محمداہ پس آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم شدت اشفاق اور فرط اعطاف سے باواز بلند ندا کرین رب امتی امتی اے پروردگار میری
امت میری امت سوال نہین کرتا مین تجہسے آج کے دن اپنے نفس کے لیے اور نہ فاطمہ زہرا کے لیے کہ بیٹی میری ہے
اور اسمین مبالغہ اور غایت اہتمام ہے آنحضرت سے باب امت مین اور استخلاص اونکے مین اور اس حدیث
سے کمال محبت اور اتحاد فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا ساتہہ نفس شریف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معلوم ہوتا ہے
اور امر میزان کہ مدار سوال اور حساب اوپر اوسکے ہے حدیث مین آیا ہے کہ رکہا جاوے بہشت بجانب راست
عرش اور دوزخ بجانب چپ اوسکے بعد ازان لائی جاوے میزان اور رکہا جاوے کفہ حسنات مقابل بہشت
کے اور کفہ سیأات مقابل دوزخ کے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے جب چاہین کہ حکم کیا جاوے درمیان خلق کے ندا کرین کہان ہین محمد اور اونکی امت اور ایک روایت مین
ہے کہ کہان ہے امت امیا اور پیغمبر اونکا پس کہڑا ہونین اور پیروی کرے مجکو امت میری غرمحجل اثر وضو سے
یکسو کیجاوین امتین راہ ہمارے لیے اور دیکہین لوگ فضیلت اور درجہ اس امت کا کہین کہ نزدیک ہے کہ یہہ امت سب
پیغمبر ہوئین اور حدیث مین آیا ہے کہ زائل نہین ہوتا قدم بندہ کا اپنی جگہہ سے جبتک سوال کیا جاوے چار چیز سے
عمر اوسکی سے کہ کس چیز مین کہوئی اور عمل اوسکے سے کہ کیا عمل کیا اس عمر مین اور مال اوسکے سے کہ کہان سے کمایا
اور کہان کہویا اور جسم اوسکے سے کہ کس چیز مین کہتہ کیا اوسکو روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے اور کہا یہہ
حدیث حسن صحیح ہے اور حذیفہ سے مروی ہے کہ صاحب میزان روز قیامت جبرئیل ہونگے اور وہی کرین گے وزن
اعمال اوسدن روایت کیا اوسکو ابن جریر نے اپنی تفسیر مین اور یہہ سب احوال اور حساب اور رسول بحضور رسول کریم
متعال ہوویگا اور مخلصی اور نجات سبکی بشفاعت اور رعایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے ولیکن حوض شریف
اور درود اوپر اوسکے ظاہر وہ ہے کہ بعد از خلاصی شدت وقوف اور سوال اور حساب اور نجات از صراط سے اور نجات
اہوال وآفات سے ہوویگا جیسا کہ فرمایا من شرب منہ لا یظمأ ابدا یعنے جو پیوی اوس سے نہ تشنہ ہووی کبہی
بعد ازان دخول جنت ہے اور اول اوس کسیکا کہ آوے بہشت مین آنحضرت ہون گے جیسا کہ فرمایا انا اول من

من قرع باب الجنة یعنی مین اول اوس شخص کا ہون کہ کوٹا دروازہ جنت کا **اور** روایت ہی عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی
عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حرام ہی اوپر انبیا کے آنا بہشت مین تا آنکہ آون مین اور حرام ہی
اوپر اور امتون کے جبتک آوے امت میری لیکن تفصیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جنت مین ساتھ وسیلت
او رفضیلت اور درجة الرفیعہ کے ہی پس روایت کیا ہے مسلم نے حدیث عبد اللہ بن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا جب سنو تم موذنونکو اذان دہندہ کہو جو کہ وہ کہین بعد ازان درود بہیجو اوپر میرے اور جو کوئی درود بہیجے
اوپر میرے درود بہیجے اوسپر خدا تعالی دس بار پہر سوال کرو خدا تعالی سے میرے لیے وسیلہ پس ظاہر وہ ہی کہ مذا
او ردست آویز ہو کہ آنحضرت اوسکے ساتھ توسل اور تقرب طلب کرین بدرگاہ عزت اور باعث فتح باب شفاعت ہو
اور بعضون نے کہا ہے کہ حق سبحانہ نے تقدیر کیا ہے اوس منزلت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے باسباب
کہ ایک اونمین دعا امت کی ہے آپ کے لیے ساتھ وسیلہ کے بمقابلہ اوس چیز کے کہ پایا ہے اوپر اونکے ہاتھ کے ہدایت
اور ایمان سے کذا قال صاحب المواہب اما طلب فضیلت پس وہ مرتبہ زائدہ ہے اوپر سائر خلائق کے اور احتمال ہے
کہ وہ بہی منزل ہو بالتفسیر وسیلہ کی جیسا کہ درجہ رفیعہ بیان اوسکا ہے **اور** حدیث ابی سعید خدری مین آیا ہے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وسیلہ ایک درجہ ہے خدا کے نزدیک کہ نہین فوق اوسکے کوئی درجہ پس سوال کرو
میرے لیے وسیلہ کو روایت کیا اسکو احمد نے مسند مین **اور** روایت کیا ہے ابن مردویہ نے علی رضی اللہ عنہ سے اور
اونہون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ مانگو خدا سے مانگو میرے لیے وسیلہ عرض کیا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون رہیگا آپ کے ساتھ اوسمین فرمایا علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم **تنبیہ** جب ثابت
اور مقرر ہیہ اثبوت نبوت اور صحت رسالت واجب ہوا ایمان لانا اوپر اوسکے اور تصدیق کرنا اوسکا قال اللہ تعالی
فآمنوا باللہ ورسولہ والنور الذی انزلنا یعنے کہا خدا تعالی نے پس گرویدہ ہو ساتھ خدا اور اوسکے رسول کے اور نور وہ نور
کہ اوتارا ہمنے یعنے قرآن **او** رکہا انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا لتومنوا باللہ ورسولہ یعنی بدرستی بہیجا ہمنے تجہے اے محمد گواہ
اوپر امت کے اور بشارت دہندہ بہ بہشت اور ڈرانیوالا دوزخ سے تاکہ ایمان لاوین ساتھ خدا اور اونکے رسول کے
اور کہا **آیت** قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا فآمنوا باللہ ورسولہ النبی الامی یعنی کہہ اے محمد اے آدمیو تحقیق مین
فرستادہ خدا ہون تم سب کی طرف پس گرویدہ ہو ساتھ اللہ اور اوسکے رسول کے کہ نبی ناخواندہ ہی پس ایمان بہ محمد ۱۵

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واجب اور مقرر ہے اور تمام نہین ہوتا ایمان اور حقیقت اوسکی اور صحیح نہین ہوتا اسلام اور حصول نہین قبول کرتا مگر ساتھ ایمان کے بہ محمدؐ اور شہادت برسالت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے **وصل** وجوب اطاعت اور اتباع سنت اور اقتدای سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین۔ اور جب ایمان واجب ہوا اطاعت اور اتباع بہی لازم آیا اور اکثر اطلاق اطاعت کا فرائض اور واجبات عبادت اور اوامر ونواہی مین آتا ہے اور اتباع اور اقتدا سنن اور آداب اور عادات شریف نبوی مین اطلاق پاتا ہے اور اسیواسطے صاحب شفا نے دو فصلین کین ہین واسطے ذکر ان دو مطلب کے اور جو دو لو کو ایک فصل مین ذکر کرین بہی درست ہے جیسا کہ صاحب مواہب نے کیا اما اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا اللہ برتر نے **ایت** یَا اَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ یعنی اے ایمان والو فرمان برداری کرو اللہ کی اور رسول اوسکے کی اور کہا **آیت** وَاَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوۡلَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ یعنے اور فرمان برداری کرو اللہ کی اور رسول کی تاکہ تم رحم کیے جاو۔ اور کہا **آیت** وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذۡنِ اللّٰہِ یعنے اور نہین بہیجا ہمنے کوئی رسول مگر تاکہ اطاعت کیا جاوے ساتھ حکم خدا کے۔ اور کہا **آیت** مَنۡ یُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰہَ یعنی جسنے فرمان برداری کی رسول کی پس تحقیق فرمان برداری کی اللہ کی۔ پس گردانا حق سبحانہ نے اطاعت رسول مقبول کو اطاعت اپنی اور مقارن گردانا اطاعت رسول کو ساتھ اطاعت اپنی کے اور وعدہ کیا اوپر اوسکے ثواب جزیل اور وعید کے اوپر ترک اور مخالفت اوسکی طرف عقاب جلیل سے کہا اور واجب کیا امتثال امر اور اجتناب نہی اوسکے کو حقیقت مین اطاعت اپنی۔ پوچہی گئے سہیل بن عبداللہ تستری شرائع اسلام سے کہا **ایت** مَاۤ اٰتٰىکُمُ الرَّسُوۡلُ فَخُذُوۡہُ وَمَا نَہٰىکُمۡ عَنۡہُ فَانۡتَہُوۡا یعنے وہ جو دیوے تمہین رسول پس لو اوسکو اور وہ جو منع کرے تمکو اوس سے پس باز رہو **او** رکہا ہے اطاعت کرو اللہ کی بشہادت ربوبیت اور اوسکے رسول کی بشہادت نبوت اور یہہ اطاعت دلیل محبت ہے اور محبت مورث معیت جیسا کہ وصل معیت مین آوے۔ غرضکہ محبت خدا مشروط ہے باتباع رسول اور مشروط بے شرط وجود نہ پکڑے اور یہہ اتباع مورث محبت اور خلت اوسکی ہے پس اتباع ہم شرط محبت ہے کہ انتفا اوسکا مستلزم اسکے انتفا کو ہی اور ہم علت محبت کہ وجود اوسکا مستلزم اسکے وجود کو ہے **او** ر مواعظ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آیا ہے کہ فرمایا تمپر واجب ہے کہ لازم اور محکم پکڑو میری سنت کو اور سنت خلفاء راشدین مہدیین کو اور دور رکہو اپنے کو محدثات امور سے اسواسطے کہ ہر محدث بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت **او** رحدیث جابر مین یہہ زیادہ آیا ہے کہ ہر ضلالت نار مین ہے **او** ر یہی آیا ہے کہ جسنے تمسک کیا ساتھ سنت میرے کے نزدیک فساد میری امت کے ہووے اوسکا اجر سو شہید کا

اور آیا ہی کہ تمسک بہ سنت بہتر ہی احداث بدعت سی اگرچہ حسنہ ہو جیسکہ احیاء آداب خلا اور قیلولہ مثلاً جیسا کہ سنت مین واقع ہوا ہے
بہتر ہے بنا رباط اور مدرسہ سی اور پہنچتا ہے فاعل اوسکا باعلی مقام قرب اور وصول کے برکت اقامت سنت اور
حصول رضائی حق اور مقرر و متحقق ہے کہ مذموم اور مردود بدعت مغیرہ سنت ہے اور جو بدعت کہ ایسی نہووے
بلکہ مقوی اور مروج سنت ہو اوسکو بدعت حسنہ کہین اور یہہ جائز ہے از جہت رعایت مصلحت اور حکمت کی اور
کہا ہے کہ بدعت کئی طرح ہوتی ہے۔ واجب فعل اوسکا مانند سیکھنی صرف اور نحو اور وہ علم کہ نہ تہے زمان
نبوت مین یا مستحب مثل بنائی رباط اور مدارس اور لقاع خیر کے۔ یا مباح مثل سیری اور ترفیہ کے باقی مکروہ
اور حرام اور اقامت سنت اگرچہ قلیل اور صغیر ہوا علی اور ارفع ہی بدعت سے اگرچہ کثیر اور کبیر ہو منفعت
اور مصلحت اوسمین و باللہ التوفیق۔ لائے ہین کہ بعضے عمال عمر بن عبد العزیز نے لکہا طرف اوسکے احوال اپنے
بلد کا اور کثرت لصوص کا اوس بلد مین آیا گرفتار کر دمین اونکو بمظنہ یا موقوف رکہون مین اوپر بینہ کے جیسکہ
سنت ہے پس لکہا اونکو عمر نے گرفتار کرو اونہین بہ بینہ نہ بمظنہ اور ساتہہ اوس چیز کے کہ جاری ہوئی ہے
اوسپر سنت اور اگر اصلاح نکرے اونکو جو چیز کہ حق ہے اصلاح کیجو اونہین خدا اور دیکہا عمر رضی اللہ عنہ نے
حجر اسود کو اور کہا واللہ جانتا ہون مین کہ تو حجر ہی نفع اور ضرر نہین کرتا تو اگر نہ دیکہتا مین رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کو کہ تو بوسہ کرتے تہے تجہی بوسہ نکرتا مین تجکو بعد ازان بوسہ کیا اوسکو اور دیکہا گیا عبد اللہ بن عمر کو
کہ پہراتے تہے ناقہ کو ایک جگہہ پس پوچہا سبب اوسکا کہا نہین جانتا مین مگر وہ کہ دیکہا مینے رسول خدا کو کرتے تہے
مین بہی کرتا ہون اور بہی لائے ہین کہ عبد اللہ بن عمر نے وضو کیا اور وہان ایک درخت تہا پہرتے تہے گرد اوسکے
اور ڈالتے تہے پانی اوسکی جڑین رکو وہ سی کہا دیکہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ کیا ایسا مین بہی کرتا ہون۔ اور آیا ہی
تفسیر قول حق تعالی والعمل الصالح یرفعہ مین کہ عمل صالح اقتدا برسول اللہ ہی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور کہا سہیل تستری نے کہ اصول
مذہب ہمارے کی تین چیزین ہین اقتدا ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اخلاق و افعال مین اور اکل حلال اور اخلاص نیت سب اعمال مین
اور حکایت کی گئی ہین احمد بن حنبل سے کہ کہا تہا مین ایکدن ساتہہ ایک جماعت کی کہ برہنہ ہوئی وہ اور آئی پانی مین
اور عمل کیا مینے بحدیث کہ فرمایا حضرت نے جو کوئی ایمان رکہے ساتہہ خدا اور دن آخرت کی چاہیے کہ نہ آوے حمام مین مگر
بمیزر اور برہنہ نہوا مین پس دیکہا مینے اوسی رات مین قایل کو کہ کہتا ہی یا احمد بشارت ہو جیو تجہے کہ خدا نے بخشا تجکو باستعمال

اوس سنت کی اور کیا کبھی امام کہ اقتدا کیا جاوے ساتھ تیری پوچھا میںنے کون ہی تو کہا مین جبرئیل ہون وصل اور جملہ حقوق سی رعایت
ادب ہی ساتھ جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور قرآن مملو اور مشحون ہی ساتھ آیات کی کہ ارشاد ہی ادن مین برعایت ادب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اللہ تعالی لتومنوا باللہ ورسولہ وتعزروہ وتوقروہ معنی اس آیت کی ماسبق مین مذکور ہوی اور کہا
آیت یاایہا الذین امنوا لاتقدموا بین یدی اللہ ورسولہ اور کہا آیت یاایہا الذین امنوا لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی الایہ آیت
لاتجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضاً اور معنی آیات کی بہی مذکور ہونگی انشاء اللہ تعالی اور لفظ تعزروہ کہ آیت اول مین
واقع ہوا معنی اوسکے وہ ہین کہ مبالغہ کرو تعظیم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور تنصروہ یعنی اعانت کرو اور یاری دو اوسکو اور
دوسری آیت مین نہی کی پیشدستی سے نسبت یا آنحضرت ؐ اور سخن مین یعنی تمکو پہلے کہنی اوسکی سی اور جو وہ کہی سنو اور نہی کی شتابی سے
بقضای کسی امر کہ پیش آوی قبل از قضای آنحضرت ؐ کی امور دین سے اور کہا آیت واتقوا اللہ ان اللہ سمیع علیم ؕ یعنی ڈرو
خدا سے بدرستی کہ اللہ سننے والا ہے وہ جو کہتے ہو پہلے کہنے رسول مقبول سے اور دانا وہ جو کرتے ہو پہلے کرنے اوسکے سی ایسا ہی کہا
قاضی عیاض سنے اور مواہب مین کہا ہے کہ جملہ آداب سی ہی کہ تقدم نکرے آگے آنحضرت ؐ کی بامر و نہی اور اذن اور کسی تصرف
مین تا آنکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امر کرے اور نہی کرے اور اذن کرے جیسا کہ آنحضرت ؐ کے باب آداب مین اسی
آیہ مین حق سبحانہ نے ارشاد کیا ہے اور یہہ حکم باقی ہی تا قیام قیامت اور منسوخ نہین ہوا پس تقدم نسبت بہ سنن اور
احکام اوسکے بعد از وفات حضرت ؐ کے مثل تقدم روبرو حضرت ؐ کی ہے حالت حیات مین اور کہا ہی کہ نظر کرو ساتھ امر
صدیق رضی اللہ عنہ کے نسبت بجناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ تقدم کیا آگے اوسکے نماز مین پس کیونکر تا تمر کیا
اگرچہ وہ تقدم باذن اور امر آنحضرت ؐ تہا اور کہا نہین سزاوار سپر ابوقحافہ کو کہ تقدم کرے آگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اور کمال پہونچایا اوسکو اس ادب نے کہ قائم بمقام اور امام کیا بعد از اوسکے اور ایسی جگہہ پہونچا یا کہ کوئی پہونچا اور جملہ آداب رسول سے
وہ ہی کہ نکرنا جاوے دعا اور پکارنے اوسکے کو مانند دعا بعض ہماری کے بعض کو فرمایا اللہ تعالی و تقدس نے آیت ولاتجعلوا
الرسول کدعاء بعضکم بعضا اور اس آیت کی معنون مین مفسرین کے دو قول ہین ایک وہ کہ نہ پکارین اوسکو ساتھ نام اوسکے
جیسا کہ پکارتے ہین بعضے تمہارے بعض کو بلکہ کہو یارسول اللہ یا نبی اللہ ساتھ توقیر اور تواضع کے
اور ان معنون پر مصدر مضاف بمفعول ہے دوسرے وہ کہ نکرو پکارنا اوسکا مثل پکارتے بعض تمہارے
بعض کو کہ اگر چاہے جواب دیوے اور اگر چاہے نہ دیوے بلکہ بر تقدیر پکارتے اوسکی تمکو البتہ جواب دینا چاہیے

کہ اجابت اوسکی واجب اور تخلف اوسے گنجایش نہین رکہتا جیسا کہ مضمون کریمہ آیت یا ایہا الذین آمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم یعنی اسے ایمان والو اجابت کرو واسطے اللہ کے اور رسول کے جب پکارے تمہین اوس چیز کے لیے کہ زندہ کرے گا اوسپر دال ہی اور او پر اس تقدیر کے مصدر مضاف بفاعل ہے اور شاہد اسکا حدیث ابن المعلی ہے کہ نماز مین تہا اور آنحضرت نے اوسی پکارا اوسنے اجابت نکی اور عذر کیا کہ نماز مین تہا مین اس سبب جواب ندیا مینے پس فرمایا آنحضرت نے کیا نہین کہا ہے اللہ تعالے نے استجیبوا للہ وللرسول اور ذکر خصائص شریف مین گذرا ہے کہ نماز باطل نہین ہوتی نزدیک شافعی کے باجابت نبی

وصل لزوم محبت آنحضرت مین اور محبت آنحضرت واجب ہے تمام خلق پر جاننا چاہیے کہ محبت حیات قلوب اور غذای ارواح اور روح ایمان ہے اور مقامات مین رضا سے اور احوال مین محبت سے بالاتر اور فاضلتر نہین ہے اور شیخ وقت نے سالک بے محبت کو جسد بے روح سے مشابہت دی ہے اور عبارات قوم بیان معنی محبت مین اور کشف اوسکی حقیقت مین مختلف آئی ہین اور فی الحقیقت اختلاف اس مقال مین ناشی اختلاف احوال سے ہے اور اکثر اوسکا راجع ثمرات نتایج محبت ہی نہ حقیقت اوسکی اور مواہب لدنیہ مین بعضے محققین سے نقل کیا ہے کہ حقیقت محبت کے نزدیک اہل معرفت کے معلومات سے ہے کہ تعریف اور تحدید اوسکی نہین ہو سکتی اور نہین پہچانتا اوسی مگر وہ کوئی کہ قائم ہے ساتھ اوسکے بطریق وجدان کہ ممکن نہین تعبیر اوس سے اور تحدید زیادہ کرتی ہے اوسمین خفا پس اوسکی وجود اوسکا ہی انتہا اور یہ کلام ذوق اور وجدان محبت مین ہے ورنہ بحسب وضع لفظ کی معنی اوسکی میل اور انجذاب قلب کا ہے طرف چیز موافق اور مرغوب کے اور واسطے محبت کے مراتب اور درجات اور آثار اور ثمرات اور شواہد اور علامات ہین کہ اشارات قوم اوسپر واقع ہین پس بعضون نے کہا ہے کہ محبت موافقت محبوب ہے جمیع احوال مین اور ایثار اور وجود اور اطاعت اوسکی ہے اوپر شہوت نفس اور ارادت قلب کے اور بعض نے کہا ہے کہ محبت محو ہونا صفات محب اور فانی ہونا اوسکا صفات محبوب مین اور اوسکی ذات مین اور یہ احکام سی محبت مین ہے نہین پایا اوسکو مگر وہ کہ فانی کیا ہے اوسکو وارد محبت نے اور خالی ہوا ہے ہستی اپنی سے تمامہ اور بعض نے کہا ہے محبت سفر قلب ہی طلب محبوب مین اور شوق ساتھ تعالی اوسکی اور جاری رکہنا زبان کا ساتھ ذکر اوسکے علی الدوام اور چونکہ عادت آدمی کی جاری ہے اسبات پر کہ دوست رکہتا ہے محسن اپنی کو کہ احسان کرے اوسکی ساتھ ایکبار یا دوبار نعمت فانیہ سے مخلاص اور نجات دی اوسکو مہالک اور مضار زائلہ سے پس کیونکر نہو محبت ایسی محبوب کی کہ نہ تحصین ہین اوسے نعمتین

دائمی ابدی اور نگاہ رکہا اور بچایا ہے بلیات اور آفات سرمدی سے اور قاعدہ ہے کہ آدمی دوست رکہتا ہے اوسکو کہ
کچہ صورت جمیلہ اور سیرت حمیدہ رکہتا ہو پس وہ محبوب و معشوق کہ جامع تمام حسن او رجمال اور حاوی جمیع اجناس فضل و کمال کا ہو
یہ محبت اولی اور الیق ہے پس مستحق اور مستوجب اوسکے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ محبت اونکی اوفر اور اکثر اور اولی
اور اعلی محبت نفس اپنے اور اہل و اولاد اور اموال اپنی سے ہووے پس جو کوئی کہ حضرت صلعم پر ایمان لایا ہے ایمان صحیح
باخلاص خالی نہین وجدان شمہ اس محبت سے ولیکن بعض نے حظ وافر اوس سے پایا اور بعض نے کمتر اور مدار اس محبت کا
اوپر ترک شہوات اور عدم احتجاب غفلات کے ہے اور شک نہین کہ حظ صحابہ اس باب مین اتم اور اکمل ہے اسواسطے
کہ یہہ ثمرہ معرفت کا ہے اور معرفت اونکی بآنحضرت عالی ہے جیسا کہ آثار منقولہ سے معلوم اور مفہوم ہوتا ہے اور کہا علی ابن ابیطالب
رضی اللہ عنہ نے کہ تہے رسولخدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم محبوب ترین طرف ہماری ہماری اموال اور اولاد اور پدرون اور
مادرون سے اور پانی سرد سے اوپر تشنگی کے وصل اور عاظم ثواب محبت اور جزا اوسکی ثبوت معیت معنوی روحانی
اگرچہ مفارقت جسمانی درمیان ہووے حدیث انس رضی اللہ عنہ مین آیا ہے کہ آیا ایک مرد نزدیک آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے اور کہا متی الساعۃ کب ہوگی قیامت یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت نے کیا آمادہ کیا ہے تونے اعمال سے
قیامت کے لیئے یعنی قیامت سے کیا سوال کرتا ہے تو عمل کرکہ روز قیامت تیرے کام آوین کہا آمادہ نہین کیا قیامت
کے لیئے مینے کثرت روزہ اور صدقہ سے ولیکن دوست رکہتا ہون مین خدا اور رسولخدا کو فرمایا آنحضرت صلعم نے اَنْتَ مَعَ
مَنْ اَحْبَبْتَ یعنی تو ہمراہ اور ساتھہ اپنے محبوب کے ہے اور امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے پکڑا ہاتھہ حسن او رحسین رضی اللہ عنہما کا اور کہا جو کوئی دوست رکہی ان دونونکو اور باپ اور ماں
ان دونونکی ہووی میرے ساتھہ درجہ میری مین قیامت کو اس جگہہ غایت مبالغہ ہے کہ فرمایا ہووے میرے درجہ مین
اور تحقیق کہ مراد غایت قرب او معیت ہے بہ نسبت اورون کے کہ وہان اکتفا مطلق معیت ہے اور روایت کیا گیا ہے
کہ آیا ایک مرد آنحضرت صلعم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ صلعم تو محبوب ترین میرے نزدیک اہل اور مال میرے سے ہی اور جب یاد کرتا ہون
مین تجہی بن دیکہے جمال تیرے کے صبر نہین کر سکتا اور مین یاد کرتا ہون موت اپنی اور موت تیری اور جانتا ہون مین کہ جب
آوے تو بہشت مین مرفوع اور برداشتہ ہووے تو اور پیغمبرون کے ساتھہ مقام اعلی مین اور آؤن مین
ندیکہون تجکو پس بہیجی حق تعالی نے یہہ آیت ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین الایۃ

یعنے اور جو کوئی فرمان برداری کرے اللہ اور رسول کی پس وہ گروہ ساتھ اونکے ہی کہ انعام کیا اللہ نے اوپر اونکے پیغمبرون اور صدیقون سے۔ پس بلایا آنحضرت نے اوس مرد کو اور پڑھی یہ آیت اوسکے سامنی اور دوسری حدیث مین یون آیا ہے کہ ایک مرد تھا مجلس شریف مین بیٹھا کرتا تھا اور نظر بجمال مبارک کیا کرتا تھا اور ہرگز اور طرف میلان نظر نکرتا تھا پوچھا حضرت نے کیا ہے حال تیرا کہا مان باپ میرے تجپر فدا ہون یا رسول اللہ بہرہ مند ہوتا ہون مین بجمال حضرت کے اور ذوق حاصل کرتا ہون ساتھ دیدار آپ کے لیکن غم اوسکا رکہتا ہون کہ جب روز قیامت ہووے برداشتہ کرے تمکو خدا تعالے ساتھ تفضل اپنی کے پس نازل کیا حق تعالے نے اس آیت کو۔ شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے ہو سکتا ہے کہ جسوقت مشتاقون نے شکایت کی ہے حرمان رویت بصری سے قیامت مین بجہت علو درجہ آنحضرت کے اس موطن مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بشارت دی اونکو کہ اس دنیا مین جیسکہ رویت قلبی اور بصری مین افتراق اور تفاوت ہے اوس عالم مین کہ بصر اور بصیرت متحد ہووین ایسی معنی حاصل ہون کہ کچہ پردہ درمیان مین نرہے واللہ اعلم وصل بیان مین اوس چیز سے کہ وارد ہوا ہے سلف اور ائمہ سے آثار محبت مین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔

روایت ہی ابو ہریرہ سی رضی اللہ عنہ کہ فرمایا آنحضرت صلی علیہ وآلہ وسلم نے کہ سخت ترین میری امت کے محبت مین وہ لوگ ہین کہ آتے ہین بعد میرے دوست رکہتا ایک اونسے کاشکے دیکھی تجہے مقابلہ اہل ومال اپنی مین۔ یعنے سب مال اور اہل اپنی کو دیوے اور فدا کرے اور دیدار میرا حاصل کرے اور یہ تمنا دیدار شریف اور اظہار محبت آنحضرت ہی کہ ساتھ اس طریق کے بہی حاصل ہوتی ہے اور ان معنون پر مراد دیدار آنحضرت بہی زمانہ آنحضرت مین اور یہ بطریق فرض اور تقدیر ہے اور بقول شیخ علیہ الرحمۃ اگر مراد دیدار آنحضرت بعد وفات آنحضرت ہو منام مین جیسا کہ سائر صلحاء امت کو ہوتا ہے یا یقظہ مین جیسا کہ کاملین اولیا کو ہوتا ہے بہی دور نہین یعنی ایسے مشتاق جمال ولقائے شریف حضرت ہین کہ اگر اوسکو بذل اہل ومال پاوین اگرچہ خواب مین ہو غنیمت جانین فافہم باللہ التوفیق

روایت ہے ابن اسحاق سے کہ ایک زن انصار سے کہ مارا گیا باپ اور سب بہائی اور زوج اوسکا روز احد رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پس پوچھا اوس زن نے کیا حال ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لوگون نے کہا بخیر ہی الحمد للہ جیسا کہ دوست رکہتی ہی کہا مجھے کہا و تا دیکھون مین جب دیکھا حضرت کو کہا یہ مصیبت بعد از سلامت آپ کے خورد اور آسان ہے اور روایت ہی کہ احتضار بلال رضی اللہ عنہ قریب ہوا اونکی بی بی نے فریاد کی اور کہا واحسرتاہ اور ایک روایت مین واکرباہ کہا بلال نے واطرباہ غدا القی الاحبہ

محمداً و حزبہ یعنی زہے خوشی اور شادی کل ملاقات کرتا ہون مین دوستونکو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکی گروہ ہے
اور کیا اچھا کہا کسی شاعر نے **بیت** در غربت مرگ بیم تنہائی منیست ✤ یاران عزیز آن طرف بیشتر اند ✤ اور روایت
کیا گیا ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سی کہ کہتی تھے سوگند بخدا کہ بھیجا ہی آپ کو ساتھ حق کے کہ اسلام ابو طالب خنک
اور روشن کنندہ تر ہی میرے آنکھہ کو اسلام اوسکی یعنی ابو قحافہ سے کہ باپ میرا ہی اسواسطے کہ خنک کنندہ چشم مبارک کا
ہے۔ اور ایسا ہی کہتی ہین عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ ساتھ عباس رضی عنہ کے کہ اسلام لانا تیرا محبوب تر ہے میرے
نزدیک اسلام خطاب سے اسواسطے کہ محبوب تر ہے نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے **او** ر روایت کیا گیا ہے
کہ عبد اللہ بن عمر سو گیا اونکا پاؤن پس کہا گیا یاد کر محبوب ترین مردم کو نزدیک اپنی تا زائل ہو یہہ آفت پس فریاد برلائے
یا محمداہ پس اچھا ہوا اونکا پانو **او** ر روایت کیا گیا ہے کہ آئی ایک عورت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پاس اور
التماس کیا کہ وا کر میرے لیے قبر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس کہولا عایشہ صدیقہ رضؓ نے قبر شریف کو پس گریہ کیا
اوس عورت نے یہانتک کہ جان دی **او** ر زید بن عبد اللہ انصاری صاحب الاذان سے آیا ہے کہ اپنے
باغمین کام کرر ہے تھے پس آیا اونکا بیٹا اور خبر فوت آنحضرت پہنچائی پس دعا اور زاری کی کہ خداوندا مجھے
نابینا کر تا نہ دیکھون مین بعد محبوب اپنی کے کسیکو پس جاتی رہی بصر اوسکی اور مثل اس دعا کے بعض اور اصحاب سی بہی
ماثور اور منقول ہے **وصل** علامات محبت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سبت ہین اعلی اور اعظم سب مین
اتباع اور اقتدا اونکا اور استعمال سنت اور سلوک طریقہ اور اہتدی بہدی اور سیرت اونکی اور وقوف حدود شریعت پر
اور عدم تجاوز احکام ملت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قال اللہ تعالی **آیت** قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
یحببکم اللہ پس گردانا متابعت اپنی کو دلیل اور علامت محبت خدا کی پس محبت خدا اور محبت رسول خدا ایک ہی
اور لازم اور ملزوم آپس مین۔ **او** ر رسالہ قشیری مین ابو سعید خراز لاتا ہے کہ کہا دیکھا مینے آنحضرت کو منام مین
اور کہا یا رسول اللہ معذور رکھہ مجھے کہ محبت خدا نے باز رکہا ہے مجھے محبت تیری سے یعنی محبت میری تیرے ساتھہ اتنی ہی
کہ ہرگز ساتھہ غیر تیرے کے مشغول نہین ہوتا مین اور یاد غیر تیرے کی نہین کرتا مین اور ساتھہ ذکر غیر تیرے مشغول نہین ہوتا مین
ولیکن جو محبت حق افضل اور مقدم ہے اور تو نے بہی ساتھہ اوسکے فرمایا ہے مجہی لیکن فرصت کو اور گنجایش محبت
دوسرے کی نہین چہوڑی اور محبت تیری جیسا کہ چاہتا ہو نہین ہے دل مین نہین آتی اور میرے تمیزی اور سکر چاہا

مرتبہ جمع اور اجمال مین دیکہ کہ آنحضرتؐ نے اوسکے جواب مین کیا فرمایا کہا یَا مُبَارَکُ مَنْ اَحَبَّ اللّٰہَ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ یعنی جسنے
کہ دوست رکہا خدا کو پس بتحقیق دوست رکہا مجکو یعنی دوستی خدا کی اور دوستی میری ایک ہی اور لازم آپسمین
ولیکن بجہت غلبہ سکر اور عدم تمیز کے اطلاع اوپر حقیقت حال کے دست نظر بصیرت سے جاتی رہتی ہے اور
یہی ہی سبب اشتباہ بعضی کو تا ہبینونکا کہ مشہود حق کو وساطت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مفارق جانتی ہین اور
اوپر برزخیت اوسکی کے واقف نہین ہوتے اور ہو سکتا ہے کہ یہہ کلام تعجب اور رد ہووے اوپر ابوسعید کے
کہ یہہ جو تو کہتا ہے معنی نہین رکہتا اور خطا اور نقص ہے رجوع کر اس خیال مکروہ سے اور یہہ بات مت کہہ ولیکن جوابو سعید
صاد قان راہ اور خاصگان درگاہ اور نجبان آگاہ سے ہے نداکیا ساتہہ یا مبارک کے اور معذور رکہا اور منع فرمایا
ساتہہ رفق اور نرمی کے اور نہ ظاہر کیا شدت اور حقیقت بتوقع اس امر کے کہ حقیقت حال سمجہہ جاویگا اور رفع اشتباہ
اور التباس کا فرمایا اور مثل اسکے رابعہ بصری سے نقل کرتے ہین واللہ اعلم اور فی الحقیقت محبت علت متابعت
اور باعث ہی اوپر اوسکے پس متابعت دلیل اور علامت محبت کی ہووے اور کہا ہے کہ محبت ناشی ہوتی ہے
مطالعہ نعمت سے اور بقدر اطلاع اوپر نعمت کے ہوتی ہے قوت محبت اور یہہ بلاحظہ احسان کے ہے اور
ساتہہ مشاہدہ حسن اور قدر اوسکے بہی پیدا ہوتی ہے اور منجر بمتابعت اسواسطے کہ محبت بالذات مقتضی اتفاق
اور اتحاد کو ہی اور جو متابعت محبت سے ہے کچہہ ثقل اور تعب طاعات اور عبادات مین ہوگا بلکہ غذائی قلب
اور نعیم روح اور سرور خاطر اور قرۃ عین ہوگا اور اعظم ہوگا لذات جسمانیہ سے خصوصاً تبعیت آنحضرتؐ کے
ولیکن جاننا چاہیئے کہ یہہ اقوی اور اکمل انواع محبت سے ہے اور جو کوئی کہ متصف ہے بصفت متابعت کامل المحبت
اور عالی مرتبت ہے اور جو کہ مخالف ہے بعض امور مین ناقص المحبت اور دنی الدرجہ ہے لیکن اصل اسم محبت
اور انصاف سے ساتہہ اوسکے باہر نہین اور دلیل اوسکی قول آنحضرتؐ ہی درباب اوس شخص کے کہ حد مارا گیا
شرب خمر مین اور مکرر واقع ہوا اوس سے یہہ فعل پس لعنت کیا اوسکو بعض مردم نے فرمایا لَا تَلْعَنُوْہُ فَاِنَّہٗ یُحِبُّ
اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ یعنی لعنت نکرو اوسی پس تحقیق وہ دوست رکہتا ہے اللہ اور اوسکے رسول کو اور وہ شخص تہا
اہل بادیہ سے زاہر نام اور آپ پاس آیا کرتا تہا اور اشیاے بادیہ سے ترہ اور مثل خضرادات وغیرہ کے لایا کرتا تہا
اور آنحضرتؐ بہی چیزون شہرسی مثل جامہ اور زر وغیرہ سے اوسکو عطا فرماتی تہے اور فرماتے کہ زاہر ہمارا

روستائی ہے اور ہم اوسکے شہری اور بعض کتب سے معلوم ہوتا ہے کہ نام اس شارب خمر کا عبد اللہ ہے ملقب بحمار اور زاہر
اور ہی واللہ اعلم اور اس جگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل محبت وہی میل اور انجذاب ہی اگرچہ متابعت مین تقصیر اور کوتاہی ہوا ور
بہی معلوم ہوتا ہے کہ مرتکب کبیرہ کا فر نہین ہے جیسا کہ مذہب اہل سنت و جماعت کا ہے ولیکن جاننا چاہیے کہ استمرار ثبوت محبت الہی
کا دائمی اصلی مین مشروط اور مقید ہی ساتھ ندامت کے وقوع معصیت پر نا اقامت کیجاوے اوسکی اوپر کیجئے ایسے کفارہ
اوسکے گناہ کا بخلاف اوس کیلئے کہ واقع ہوا اوس سے ندامت اور انفعال خوف اسیات کا ہے کہ تکرار ذنوب سے او [illegible]
بمرتبہ طبع اور رین اور ختم کے منجر ہوا ور سلب کیا جاوے اوس سے ایمان والعیاذ باللہ اور علامات محبت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے ہی توقیر اور تعظیم اوسکی نزدیک ذکر اوسکے اور اظہار خشوع وخضوع اور انکسار نزدیک سماع اسم شریف
حضرت کے اور تہا جعفر بن محمد کثیر المزاح والتبسم اور جب ذکر کیا جاتا نزدیک اوسکے اسم مبارک حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا زرد ہوجاتا رنگ اوسکا اور تہا صفوان بن سلیم متعبدین اور متہجدین سے جب ذکر کیا جاتا اوسکے نزدیک
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بہت روتا تا اینکہ اوٹھ جاتے لوگ اوسکے پاس سے اور چھوڑ جاتے اوسکو اور تہے
قتادہ رضی اللہ عنہ جب سنتے نام شریف آنحضرت کا لاحق ہوتا اونکو نالہ اور گریہ اور اضطراب اور تہے عبد الرحمن بن مہدی
جب پڑہتے حدیث امر کرتے لوگونکو بسکوت اور کہتے لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ اور واجب ہے انصات نزدیک
قرات حدیث حضرت کے جیسا کہ واجب ہی نزدیک سماع قول حضرت کے اور درود بہیجنی مین اوپر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک سماع اسم شریف کے کلام ہی کہ آویگا باب اوسکے مین اور فرمایا آنحضرت نے در باب حسنین
رضی اللہ عنہما کے خداوندا مین دوست رکہتا ہون اونکو پس دوست رکہ تو اونکو اور فرمایا جس نے دوست رکہا انکو
پس تحقیق دوست رکہا مجہکو اور جسنے دوست رکہا مجہکو پس تحقیق دوست رکہا خدا کو اور جسنے دشمن رکہا اونکو تحقیق دشمن
رکہا مجہکو اور جسنے دشمن رکہا مجہکو دشمن رکہا خدا کو اور فرمایا حق مین فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے کہ وہ پارہ گوشت میرا ہے
غضب مین لاتا ہے مجہے وہ جو غضب مین لاتا ہے اوسکو اور فرمایا در باب اسامہ بن زید کے عایشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا کو دوست رکہ اے عایشہ اوسکو زیرا کہ مین دوست رکہتا ہون اوسکو اور فرمایا در باب اصحاب رضی اللہ عنہم
کے تم پکڑو اونکو ہدف اور جو کہ دوست رکہتا ہے پس بسبب دوستی میری کے دوست رکہتا ہے اونکو
اور جو کہ عداوت رکہتا ہے اونسے پس بسبب دشمنی میری کے دشمن رکہتا ہی اونکو۔ اور جو کوئی ایذا

پہنچاتا ہے اونکو پس بتحقیق ایذا پہنچاتا ہے مجھے۔ اور جسنے ایذا رسانی کی میری تحقیق ایذا رسانی کی خدا کی۔ اور جسنے ایذا رسانی کی خدا کی نزدیک ہی کہ پکڑے خدا اوسکو اور عذاب کرے **اور** فرمایا نشان ایمان کا دوست رکھنا انصار کا ہے اور نشان نفاق کا دشمن رکھنا اونکا **اور** فرمایا جسنے دوست رکھا عرب کو پس بدوستی میری کہ دوست رکھا اونکو اور جسنے دشمن رکھا عرب کو پس بدشمنی میری کہ دشمن رکھا اونکو سہیل تستری رضی الله عنہ نے کہا کہ علامات محبت خدا سے محبت قرآن ہے اور علامت محبت قرآن کی محبت پیغمبر کی ہے اور نشان محبت پیغمبر کا محبت سنت اور نشان سنت کا محبت آخرت اور نشان محبت آخرت بغض دنیا ہے اور نشان بغض دنیا وہ کہ ذخیرہ نکرے مگر توشہ کہ پہنچاوے اوسکو بآخرت۔ ابو موسی رضی الله عنہ قرآن پڑہتے تھے اور آنحضرت صلی الله علیہ وآلہ وسلم گوشہ مین گوش اوسپر داشتہ اونکے کہنے کر ذوق پکڑتے تھے اور محظوظ ہوتے تھے جب صبح ہوئی فرمایا شب کو تم کیا اچھا قرآن پڑہتے تھے اور مین سنتا تھا کہا افسوس اگر مین جانتا کہ آپ سنتے ہین زیادہ اس سے اپنی آواز آراستہ کرتا مین **بیت** دلم را شادی رو داده در نالیدنم اے شب ＊ ز نجاے بانگ تا گوش بر آواز من دارد ＊ اور صحابہ جب جمع ہوتے اور درمیان اونکے ابو موسی اشعری ہوتے کہتے اے ابو موسی یاد خدا سے ہمکو بہرہ مند کر پس پڑہتے ابو موسی قرآن کو اور وہ سنتے۔ شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ الله علیہ نے فرمایا کہ سماع قرآن وہ سماع ہی کہ مختلف نہین اوسمین دو شخص اہل ایمان سے اور اختلاف پڑہنے اشعار مین ہی بالحان موسیقیہ ایک جماعت اوسکو موصل اور مقرب جانتی ہین اور ایک قوم ملحق بفسق اور دونو جانب افراط اور تفریط مین ہین انتہی۔ شیخ اجل اکرم عبد الوہاب متقی قادری شاذلی رحمۃ الله علیہ فرماتے تھے کہ جب شیخ نے مجھسے دست انابت اور ارادت پکڑا کہا کہو اَلْفَقْرُ اَفْضَلُ مِنَ الْغِنَاءِ یعنی فقر بہتر ہی تونگری سے اول بافضیلت فقر اقرار کیا بعد ازان مرید کیا **اور** اس جگہہ باطل ہوا زعم بعضے مدعیون اور متصوفون ہمارے زمانے کا کہ دعوا کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جمیع مراتب اتباع ہمکو حاصل ہین اور باوجود اوسکے گرفتار دنیا ہین پس راست آیا اونکے حق مین قول حق تعالی **آیت** فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا یعنے پس پیچہے سے آئے بعد اونکے سے اولاد کہ وارث ہوئی کتاب کے لیتے مین متاع اس عالم خسیس کو اور کہتے ہین زود ہے کہ بخشا جاوے ہمکو تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَعَلَيْنَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قبول کرے الله توبہ اونکی اور رجوع برحمت کرے اوپر اونکے اور ہمپر اگر چاہے الله تعالے

وصل در وجوب نصیحت آنحضرت صلی الله علیہ وآلہ وسلم مین جان کہ خیر خواہی رسول صلی الله علیہ وآلہ وسلم اور خلاص اور ادای حقوق اونکا سرا اور علانیہ مین واجبات دین اور اسلام سے ہے **اور** حدیث صحیح مین آیا ہے کہ اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ یعنی دین ہی

نصیحت ہی قالوا لمن پوچھا صحابہ نے نصیحت کس کے لیے یا رسول اللہ فرمایا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِکِتَابِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِهِمْ
یعنی اللہ اور اوسکے رسول کو اور اوسکی کتاب اور عامۂ مسلمین اور خواص اونکیکو اور ایک روایت مین وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ
وَعَامَّتِهِمْ آیا ہی اور یہ حدیث جوامع الکلم ہے اور تمام علوم دینی حیطۂ اجمال اوسکے بیچ مندرج ہین اور جوامع الکلم
اون احادیث کو کہین کہ غایت ایجاز و اختصار بلفظ قلیل سے جامع اور حاوی معانی کثیرہ کی آوین اور اس قسم کی
شرائف کلام محمدی اور دلائل و شواہد کمال اونکے سے ہے جیسا کہ فرمایا اُوْتِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَاخْتُصِرَ لِیَ الْکَلَامُ یعنی دیا گیا
مین جوامع الکلم اور اختصار کیا گیا میرے لیے کلام۔ پس جیسا کہ وجہ جمیل حضرت مین اجناس دقائق حسن اور جمال خارج
حد حصر اور احصا سے ابداع کیے کلام جلیل حضرت مین انواع اسرار اور حقائق باہر تصور افہام سے تضمین فرمائی اور
نصیحت لغت مین خالص اور صاف ہونا عسل کا ہے عسل ناصح اوس شہد کو کہین کہ موم سے صاف اور خالص ہوا ہو
مراد اس جگہہ صفا اور خلوص ہے ادای حقوق وارده [illegible] منصوح لہ کے لیے پس نصیحت للہ صحت اعتقاد ہے
ساتھہ وحدانیت اوسکے اور وصف اونکا ساتھہ اون اشیا کے کہ اہل اوسکا ہی اور تنزیہ و تقدیس ذات اور
صفات اوسکا ایسی چیزون سے کہ لائق کمال اوسکے نہین اور امتثال اوامر و مناہی شرعیہ اور تسلیم احکام [illegible]
اوسکے بجالاوی اور نصرت دین جہاد او تحصیل اسباب کہ موجب بقا اور تقویت دین اور ملت کا ہے ساتھہ علم اور عمل
اور اخلاص کے عبادت مین اور نصیحت لرسول اللہ۔ ابو سلیمان نے کہا تصدیق نبوت اور اطاعت اوسکی
اوامر و نواہی مین اور ابوبکر نے کہا نصیحت رسول نصرت اور حمایت اوسکی ہے حیًا و میتًا اور احیا اوسکی سنت کا
ساتھہ طلب اور تائید اور دفع کرنے اور [illegible] کمینے مخالف کو اوس سے اور تخلق باخلاق کریمہ اور آداب جمیلہ اوسکے
اور اسحاق بحییے نے کہا کہ تصدیق اوسکی اوسمین کہ لایا پیش خدا سے دین اور اعتصام بسنت اور نشر اوسکا
اور برانگیختہ کرنا لوگونکو اوسپر اور دعوت کرنا بخدا اور کتاب اوسکی اور رسول اوسکی اور ساتھہ سنت اوسکی اور
عمل اوسپر اور عمر بن لیث کو کہ ایک امرا خراسان سے تھا اور پہلوان اور توانا اور قوی بازو اور دولت [illegible] خواب مین
دیکھا اور پوچھا کہ کیا حق تعالی نے تیرے ساتھہ کہا بخشا مجھی کہا کس چیز سے بخشا کہا ایکدن اوپر بلندی کوہ کے کھڑا ہوا
نظر کرتا تھا اوپر لشکرون اپنی کے پس خوش آئی مجھے کثرت اونکی اور آرزو کی مینے کہ کاش کے حاضر ہوتا مین بخدمت آنحضرت
اور امداد و اعانت و نصرت کرتا مین اونکی پس رحمت کی اور بخشا مجھی خدای تعالے نے اور بعض حکایتین اوس سے

یا غیر اوسکے سے منقول ہین کہ کہا اے کاش روز محاربہ حضرت امام حسین اور اہلبیت رضی اللہ عنہم کے حاضر ہوتا مین
اور مخذول و مقہور کرتا مین یزیدیونکو اوس سے اور نصیحت لکتاب اللہ ایمان لانا اوسکے ساتھ اور عمل کرنا ساتھ
اوس چیز کے کہ اوسمین ہی اور تدبیر آیات اور معرفت معانی اور حاصل کرنا علوم کا کہ متعلق ہین ساتھ اوسکے اور ملازمت
تلاوت اوسکی ساتھ رعایت طہارت اور تحسین صوت اور حضور قلب اور اوسکی تعظیم کے اور تفہیم و تفقہ اوسمین اور دفع کرنا
تاویلات اہل زیغ و ضلال اور طعن ملاحدہ اور زنادقہ خسران مآل کا اور یہی رعایت حقوق کلام اللہ سے ہی ترک
تکلم اوسمین اور تفسیر اوسکی اپنی طرف سے بی سند اور نقل کے سلف سے اور موافقت شرع کے جیسا کہ بعضی جاہل
بو الفضول اس وقت کے کرتے اور اوسکو تفسیر قرآن نام رکہین اور نجانین کہ مَنْ فَسَّرَ الْقُرْاٰنَ بِرَأْيِهٖ فَقَدْ كَفَرَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ
مِنْهَا یعنے جسنے تفسیر کیا قرآن کو اپنی عقل سے پس تحقیق کفر کیا پناہ دیوے اللہ ہمین اوس سے لیکن نصیحت عامہ مسلمین
کیا ہے رعایت اونکے حقوق کی اور ارشاد اونکو مصالح اور معونت امر دین اور دنیا مین قولاً اور فعلاً اور متنبہ اور
آگاہ کرنا غافلونکو اور تبصیر اور بینا کرنا جاہلونکو اور دینا محتاجونکو اور ستر عورات اور دفع مضار اور جلب اونکے
منافع کا کرنا اور حرمت مال اور عرض اور نفس اونکے کا نگاہ رکہنا اور بچشم حقارت مسلمانونمین نظر کرنا اور ہاتہ اور
زبان اونکی ایذا سے باز رکہنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا اور یہ بہی نصیحت عامہ مین داخل ہے
کہ تکلم بقدر عقول اونکے کرنا اور ذکر حقائق اور دقائق اور کشف اسرار کا کرنا اور اظہار اقوال علما اور اونکے
اختلافات کا یا غیر علما کا بہی یہی حکم رکہی وَمِنَ اللّٰهِ الْعِصْمَةُ وَالْعَوْنُ اور نصیحت و خیرخواہی خواص مسلمانون کی اگر مراد
بخواص امرا اور سلاطین رکہین کہ حاکم ہین اوپر خلق کے جیسا کہ ایک روایت مین آیا ہے وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ پس
اطاعت اونکی بیچ امر حق مین اور معونت اور امر اور تذکیر کرنا اونکو ساتھ اوسکے اوپر احسن اور ارفق و اصلح وجوہ
کے اور متنبہ اور آگاہ کرنا اوس چیز پر کہ غافل ہون امور مسلمین سے اور پوشیدہ ہوا اونسے اور ترک خروج اوپر
اونکے اور عدم اغرا لوگون کا اور افساد قلوب کا اوپر اونکے اور ترغیب اوسپر انکی طرف سے شدت اور مکروہ پہنچے
اور دعا ہی خیر کرنا انکے لیے اور بعض علما صوفیہ نے مشائخ مغرب رحمہم اللہ سے خواص کو تین قسم کیا ہے ایک
امرا اور اولی الامر اور کہا ہے کہ مرد اپنی گہر مین امیر ہے اور معلم اپنے شاگردون پر اور باپ اپنی اولاد پر اور حاکم
اور رئیس اوپر تابعین اور زیردستون کی کہ اوسکی جو زیر حکم ہین امیر ہے دوسری علما اور تعظیم علما اور

تصدیق انکی واجب ہے اوسمین کہ موافق دین کے نقل کرین اور متمسک بکتاب او سنت کرین نہ اوسمین کہ مخالف دین لئین اور ہوای نفس اور محبت دنیا کے حیلہ آموزی اور فتنہ اندوزی کرین **تیسرے** مراد اہل خصوص مشایخ طریقت کو رکہا ہے کہ بعد از عمل بعلم او تحقیق ورع اور اتباع سنت اور توجہ تام بجناب حق اور انقطاع غیر حق سبحانہ سے اور ترک دنیا اور تجرید ماسوی سے بعد از رسوخ کے شریعت اور طریقت مین ساتہ انوار اور اسرار حقیقت کا ہو بیکر ساتہ صفت کمال اور قرب کے ممتاز ہوی ہین اور تصدیق اونکی محققین اور متمسکین کے کہ جامع ہین میان ظاہر و باطن اور اسرار حقیقت سے کہ مخالف اور مبائن ظاہر شریعت کے نہ پڑے لازم **اور ضابطہ** اس باب مین وہ ہے کہ جو چیز بے شبہ مخالف مقتضاے علم اور حکم شریعت کے ہو انکار اوسکا واجب اور جو کہ اوسمین شبہ ہو توقف اوسمین لازم اور اگر قایل اور فاعل اوسکا ایک مرد ہے کہ امام ہی علم و عمل مین اور مستقیم ہے تقوی اور ورع مین تاویل اور توجیہ اوسکی قبول کی لایق اور اگر مصلحت شرعی اسکی رو مین ہوتا باعث ضلال اور اضلال **ناقصون** کا نہووے جائز جانا چاہیے کہ عصمت خاصہ انبیا ہے اور جو کہ وراے انبیا مین خطا اونپر جائز ہے۔ لائی ہین کہ معاذ بن جبل کہ علماے صحابہ اور اونکے عظما سے تہے وقت اپنی رحلت کے کہتے تہے کہ رد اور انکار کرو اوسپر کہ خلاف دین اور شریعت کے کہی کاینا من کان جو کہ کہے اور جو کوئی ہو واللہ الموفق **وصل** تعظیم اور توقیر اور اجلال صحابہ مین شان آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو حدیث طویل مین عمرو بن العاص سے کہ ذکر کی ہین اوسمین صفات رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا ہے کہ کہا نہ تہا کوئی محبوب تر میرے نزدیک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور نہ بزرگ تر اور نہ عظیم تر میری آنکہہ مین حضرت سے اور تہا مین کہ طاقت نرکہتا تا کہ سیر نگاہ کرون مین طرف حضرت کے اور اگر پوچہا جاؤن مین کہ وصف کرون آنحضرت قدرت نہین رکہتا مین **اور** ترمذی انس رضی سے لایا ہے کہ تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ باہر آتے اور جلوہ گر ہوتے اپنی اصحاب پر مہاجرین اور انصار سے حالانکہ وہ بیٹہی ہوتے اور ہوتے درمیان اونکی ابوبکر رضی اور عمر رضی پس نہ اوٹہاتا کوئی اونمین سے طرف حضرت کے بصر اپنی غایت اجلال اور عظمت اور کبریائی اوسکی سے مگر ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کہ نظر کرتے طرف حضرت کے اور نگاہ کرتے آنحضرت طرف اونکے اور تبسم کرتے طرف آپکی اور تبسم فرماتے آپ طرف اونکے از جہت غایت انس اور محبت کہ درمیان اونکی اور حدیث وصف آنحضرت مین کہ بیان کی ہے آیا ہے کہ جب تکلم فرماتے آنحضرت سر افگندہ اور خاموش ہوتے

ہمنشین اونکے گویا کہ اونکے سرون پر طایران پرند ہین اور کہا عروہ بن مسعود نے جس ہنگام مین کہ بہیجا اوسکو قریش نے سال صلح حدیبیہ مین طرف رسولخدا صلے اللہ علیہ و الہ وسلم کے اور دیکہا تعظیم اصحاب حضرت سی وہ جو دیکہا اور دیکہا جب وضو کرتے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مبادرت کرتے اور گرتے آب وضو پر یہانتک کہ نزدیک ہوتا کہ باہم قتال کرین اوسپر اور نہ ڈالتے آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم آب دہن اور آب بینی اور حلق مگر وہ کہ پیش آتے اور لیتے اوسکو کہ ہاتھ سے دست اپنے مین اور ملتے اوسکو اپنی وجوہ اور اعضا پر اور نہ گرتا موے شریف آنحضرت مگر وہ کہ مبادرت کرتے اور اوٹہاتے اور نگاہ رکہتے اوسکو تبرکا اور جب امر کرتے شتابی کرتے اوسکے امتثال مین اور جب تکلم کرتے پست کرتے اپنی آوازونکو اور نہ پاتے مجال نگاہ کرنیکی اور طاقت نظر ڈالنے کی طرف حضرت کے غایت تعظیم اور اجلال اونکے سے پس جب رجوع کیا عروہ نے طرف قریش کے اور دیکہا اونکو کہا یا معشر قریش آیا مین کسری اور قیصر اور نجاشی پاس ایام سلطنت اونکی مین اور بخدا سوگند نہ دیکہا مینے کسی بادشاہ کو کسی قوم مین مانند محمد اور اونکے اصحاب کے اور رعایت ادب آنحضرت سے ہی کہ جب صلح حدیبیہ مین آنحضرت نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو قریش پاس بہیجا بدعوت اسلام اور تمہید قواعد صلح اذن کیا قریش نے عثمان رضی اللہ عنہ کو طواف بیت اللہ مین پس انکار کیا عثمان رضی اللہ عنہ نے اور کہا نہین مین کہ طواف کرون تا طواف نکرین اوسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پس عثمان رضی اللہ عنہ نے عظیم جانا رعایت ادبکو ساتہ آنحضرت کے طواف سے اور الحق یون ہی چاہیے کوئی عمل اور کوئی عبادت برابر اوسکے نہووے کہ رعایت ادب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ کرین اور مغیرہ سی روایت ہے کہ کہا تہے اصحاب رسول اللہ کہ قرع باب آنحضرت باظفار کرتے تہے تا آواز قرع سخت نہو اور تشویش وقت شریف نہ پڑی اور کہا براء ابن عازب نے تحقیق تہا مین کہ سوال کرون آنحضرت سی کوئی کار پس تاخیر پڑی چند سال اور باوجودیکہ تہی آنحضرت مہربان ترین مردم اور خوش خلق ترین اونکے اپنی اصحاب کے ساتہ خصوصا ساتہ فقرا اور مساکین کے جیسا کہ باب اخلاق شریف مین گذرا صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم **وصل تعظیم** روایت حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور اونکی سنت مین کہا عمرو بن میمون نے آمد و رفت مینی طرف ابن مسعود کی ایکسال تک اور نہ سنا مینے اوسکو کہ کہی قال رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور جو تحدیث کیا ایکروز پس اتفاقا گذرا اوسکی زبان پر قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس پکڑا اوسکو کرب نے تا دیکھا مینے عرق کو کہ ٹپکتا ہے پیشانی اوسکی سے اور ابو مصعب نے کہا کہ تھے امام مالک کہ تحدیث نکرتے تھے بحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر وہ کہ با وضو ہوتے اور مطرف نے کہا ہے کہ جب آتے لوگ مالک پاس باہر آتی لونڈی اونکی اور کہتی کہ شیخ کہتا ہے تمین کہ سایل حدیث ہو یا سایل مسائل اگر کہتے سایل مسایل علی الفور نکلتی اور جواب دیتی مسایل کا اونکو اور اگر کہتے خواہان حدیث مین ہم آتے غسل گاہ مین اور غسل کرتے اور خوشبو ملتی اور نئی کپڑے پہنتے اور طیلسان سیاہ و یا سبز دوش پر ڈالتے اور عمامہ اوپر سر کے رکھتے اور بچھایا جاتا اونکی واسطے تخت پس نکلتی اور نہیں اوسپر بخور و اور خضوع اور بخور کرتے تا فارغ ہوتے اوس حدیث سے اور ہرگز نہ بیٹھتے اوپر اس حال کے مگر اوسوقت کہ تحدیث کرتے رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اور مکروہ رکھتے کہ تحدیث کرین راہ مین یا استادہ یا مستعجل اور سلف مکروہ سمجھتے تھے تحدیث کو بی وضو اور عبداللہ بن مبارک نے کہا تھا مین پاس مالک کے اور وہ تحدیث کر رہے تھے پس نیش مارا اونکو کژدم نے سولہ بار اور متغیر اور زرد ہوتا تھا رنگ اونکا اور قطع نکرتے تھے حدیث کو پس جب فارغ ہوئی اور متفرق ہوئے لوگ اونسے کہا مینے یا ابا عبداللہ آج تمسے ایک امر عجیب مشاہدہ کیا مینے کہا آری صبر کیا مینے بنا بر تعظیم اور اجلال حدیث رسول اللہ کے اور جریر بن الحمید الرازی نے کہ قاضی شہر تھے پوچھی مالک سے حدیث رسول مقبول دران حالیکہ کھڑے تھے پس امر کیا ساتہ حبس اونکے لوگون نے کہا وہ قاضی ہین کہا قاضی سزاوار تر ہی کہ ادب کیا جاوے اور ہشام بن عمار نے پوچھی مالک سے حدیث درحال استادگی پس ماری اوسے بیس تازیانہ بعد ازان شفقت کے اوپر اوسکے اور روایت کین بیس حدیثین پس کہا ہشام نے دوست رکھتا ہون مین کاشکے زیادہ مارتے تازیانہ تا زیادہ کرتے روایت احادیث کو اور کہا ہی عبداللہ بن صالح نے تھے مالک اور لیث کہ نہ لکھتے تھے مگر اوپر طہارت کے اور مشہور ہی کہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ لکھنے صحیح اپنی مین ہر حدیث کے لئے غسل کرتے تھے اور دوگانہ ادا کرتے تھے اور ایسا ہی لکھنے تراجم کتاب مین اور بعضون نے کہا ہے کہ غسل آب زمزم کرتے تھے اور دوگانہ مقام ابراہیم علیہ السلام مین ادا کرتے تھے واللہ اعلم

وصل اور جملہ توقیر اور بر اور آداب آنحضرت برادر اداب ال اور ذریت اونکی کا کہ جگر گوشہ حضرت کے مین اور ازواج حضرت کہ امہات المومنین ہین جیساکہ تخصیص اور ترغیب کیا ہے اوسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اور چلی ہین اوس راہ سلف صالح اور چونکہ برگزیدہ کیا حق تعالے نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ہر کسی پر

کہ سواے اونکے ہی اور مخصوص کیا اونکو ساتھ فضل عام کے مشتمل ہوا یہ کہ جو کوئی منقب ہی اونکی ساتھ نسبا اور نسبتا اور قریبا او بعیدا اور حقیقت مین دوستی اوس کیکی کہ دوست رکہا اوسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جیسا کہ محبت رسول اللہ نشان دوستی خدا کا ہی - اور ایسی ہے عداوت اور بغض اور سب اونکی پس جو کوئی دوست رکہتا ہے کسیکو دوست رکہتا ہے ہر شخص اور ہر چیز کو کہ متعلق ہی اوسکے ساتھہ اور دشمن اور مکروہ رکہتا ہے جسکو اور جس چیز کو کہ بیگانہ اور منافی ہو اوسکے ہی فرمایا اللہ تعالے نے **آیت** لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ پس حب اہل بیت اور اصحاب اور اولاد اور ازواج کی واجبات منجیہ سے ہووے اور بغض اونکا موبقات مہلکہ سے اور کمال حب اور بغض ہیہ کا اوسمین سے کہ سرایت اوسکی متعلقون مین کہا اللہ تعالے نے **آیت** انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا یعنی سواے اسکے نہین کہ چاہتا ہے خدا تاکہ لیجاوے اور دور کرے تمسے پلیدی گناہ کی اے اہل بیت پیغمبر اور تاکہ پاک کرے تمکو پاک کرنا اور رکہا وازواجہ امہاتکم یعنی اور زنان حضرت مائین اونکے مومنون کی ہین اور تفسیر اہل بیت مین اقوال اور اطلاقات ہین کبہی اونپر کہ حرام ہے صدقہ اطلاق اہلبیت آتا ہے اور وہ آل علی اور آل جعفر اور آل عقیل اور آل عباس رضی اللہ عنہم ہین اور کبہی بمعنی شامل ہی اولاد آنحضرت اور ازواج مطہرہ کے اور کبہی مخصوص ہی فاطمہ زہرا اور حسنین اور علی سلام اللہ علیہم اجمعین کے اور [illegible] اسکا اور تحقیق ان اقوال میں وہ ہے کہ تین بیت ہین بیت نسب اور بیت سکنی اور بیت ولادت پس اولاد عبد المطلب اہلبیت نسب ہین اور ازواج مطہرہ اہل بیت سکنی اور اولاد کرام اہل بیت ولادت ہین اور حضرت علی اگرچہ اولاد سے نہین مگر ملحق باولاد ہین بوساطت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے اور حدیث مین آیا ہے کہ مین چہوڑنیوالا ہون تم مین ایسے دو چیز کو کہ اگر پکڑو اور تمسک کرو اوسکے ساتھ گمراہ نہو کتاب اللہ اور میری عترت اب دیکہون کیونکر خلیفہ ہوتے ہو میرے ان دو چیز مین اور فرمایا آنحضرت نے شناخت آل محمد کی سبب ہی بیزاری کا آتش دوزخ سے اور حب آل محمد سبب گذرنیکا ہی صراط سے اور ولایت مر آل محمد کو امان ہی عذاب سے اور مراد ساتھ شناخت اونکے شناخت نزدیکی مرتبہ اور قرابت اونکی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور جبکہ پہچانا اونکو ساتھ اس نسبت کے پہچانا اوسکے بسبب حق وحرمت اونکا بسبب اوسکے اور حدیث ابی سعید سے آیا ہے کہ کہا حضرت نے کہ **آیت** انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس الایة نازل ہوئی اور تین بیت

ام سلمہ مین تہا بلایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ زہرا اور حسنین کو اور کہا خداوندا یہہ میرے اہل بیت ہین اور اوڑہائی اونکو کسا اور علی مرتضی پس پشت آنحضرت سے کہڑے ہوئے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ حسنین رضی اللہ عنہما کو بغل مین پکڑا اور علی کو ایک ہاتہ مین پکڑا اور فاطمہ کو ساتہ ہاتہ دوسرے کے چسپیدہ کیا اون دونو کو ساتہ اپنے اور کہا خداوندا یہہ میرے اہلبیت ہین پس دور کر اونسے رجس اور پاک کر اونکو اور اختلاف ہی اسمین کہ مراد اہل بیت اس آیہ مین کون ہین اکثر اوپر اوسکے ہین کہ مراد ساتہ اوسکے فاطمہ اور حسن اور حسین اور علی ہین سلام اللہ علیہم اجمعین جیسا کہ اکثر روایات اسی پر دال ہین اور انصاف وہ ہی کہ نساء مطہرہ بہی داخل ہین از جہت ندائی سیاق اور سیاق کلام کے اوسمین اور ترد دل آیہ کا در باب اونکے جیسا کہ دخول امراۃ ابراہیم علیہ السلام کا قول سبحانہ مین آیت رحمۃ اللہ علیکم و برکاتہ اہل البیت یعنی رحمت خدا کی اوپر تمہارے اور برکتین اوسکی ای اہل بیت اور جیسا کہ حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دشمن نرکہے ہمکو کہ اہل بیت ہین ہم کوی ایک گروہ کہ لاوے اوسکو خدا تعالی آتش مین اور بلانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ان چارتن پاک کو اور بیٹہانا اونکا اپنی کنارہ مین اور اوڑہانا کسا کا اور قول اوس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اللہم ان ہولاء اہل بیتی الحدیث یعنی یا اللہ بدرستی یہہ ہین اہلبیت میرے منافات نرکہے دخول نسائین بیچ اونکے اور شمول فضل اذہاب رجس کا اور ثبوت تطہیر کا خاص اون سبکا اور ایسا ہی اختلاف ہی اس آیہ کریمہ مین آیت قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی یعنی کہہ ای محمد نہین مانگتا مین تمسے اوپر اس ابلاغ کے مزدوری مگر محبت ذوی القربی مین اور روایت کیا گیا ہے کہ جب نازل ہوئی یہہ آیت کہا صحابہ نے من قرابتک یعنی کون ہین اقربا تیرے کہا آنحضرت نے ہولاء علی و فاطمۃ و ابناہما یعنے یہہ ہین علی اور فاطمہ اور دونو بیٹے اونکے اور صواب وہ ہے کہ شامل ہے تمام لوگو تنکو کہ قرابت رکہین ساتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور یہہ چارتن عمدہ اور نجبا اوس جماعت کے ہین اور امام فخر الدین رازی نے کہا کہ اس جگہہ نصیبہ کامل ہے صحابہ عظام کو کہ نسبت قرابت معنوی رکہین ساتہ جناب رسالت مآب کے رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین اور فرمایا شان مین علی کرم اللہ وجہہ کے من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ و عاد من عاداہ یعنی جسکا کہ مین مولا ہون پس علی اوسکا مولی ہی یا اللہ دوست رکہہ جو دوست رکہی علی کو اور دشمن رکہہ جو دشمن رکہی علی کو اور فرمایا خاص درباب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لا یحبک الا مومن ولا یبغضک الا منافق یعنی دوست نہ رکہے تجہے ای علی مگر مومن اور بغض و عداوت نکرے تیری مگر منافق

اور فرمایا انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ یعنی تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے۔ اور ایک روایت مین ایا ہے اما ترضیٰ ان یکون منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ یعنی کیا نہین چاہتا تو یہ کہ ہو وے تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے موسیٰ سے اور یہ تشبیہ مبہم ہے اور قول آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا مابعد اس حدیث مین الا انہ لا نبی بعدی یعنی مگر یہ کہ نہین ہے نبی میرے بعد بیان اوسکا کرتا ہے کہ یہ تشبیہ نبوت مین نہین ہے بلکہ اوسکے غیر مین ہے اور وہ خلافت ہے اور فرمایا شان فاطمہ رضی اللہ عنہا مین فاطمۃ بضعۃ منی یوذینی من اذاہا و یغضبنی من اغضبہا یعنے فاطمہ پارۂ گوشت میری ہے ایذا دیتا ہے مجھے جو کہ ایذا دیتا ہی اوسکو اور رنج مین لاتا ہی مجکو جو کہ رنج مین لاتا ہے اوسکو اور کہا عائشہ صدیقہ نے احب النساء الی رسول اللہ کانت فاطمۃ و من الرجال زوجہا علی یعنی دوست ترین عورتون مین طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تہین فاطمہ رضی اللہ عنہا اور محبوب ترین مردون مین اونکا زوج علی کرم اللہ وجہہ۔ روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے اور یہ غایت انصاف عائشہ صدیقہ کا ہے انصاف مین اور اگر فرضاً فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچہتے کہتین کان احب الرجال ابو بکر و احب النساء عائشہ یعنی تہا سب دوستین محبوب بیت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور محبوب تر سب نسا مین عائشہ رضی اللہ عنہا اور یہی صحیح ہے اسواسطے کہ وہ جو محبت متعدد ہین اور مختلف فافہم باللہ التوفیق اور فرمایا شان حسنین مین اللہم انی احبہما فاحبہما و احب من یحبہا یعنی یا اللہ حقیقت مین دوست رکہتا ہون ان دونو کو پس دوست رکہہ تو ان دونون کو اور دوست رکہہ جو کہ دوست رکہتا ہی ان دونو کو اور کہا ابو ہریرہ نے دیکہا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ واکرتے تہے دہن امام حسن رضی اللہ عنہ کو پستہ لاتی تہے زبان مبارک اپنی اونکے مونہہ مین اور فرماتے تہے خداوندا مین دوست رکہتا ہون اوسکو تو دوست رکہہ اوسے اور دوست رکہہ جو کہ دوست رکہے اوسکو فرمایا یقین پایا۔ اور تہے یہ دونو امام بزرگ شبیہ ترین ناس ساتہہ رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور واسطے غیر انکے بہی اثبات مشابہت آنحضرت کیا ہے مثل جعفر بن ابی طالب اور اونکا بیٹا عبد اللہ بن جعفر اور قثم بن عباس اور سفیان بن الحارث بن عبد المطلب وغیرہم کے کہ اقارب اور اخوان اوسکے تہے رضی اللہ عنہم اور فرمایا خاص عباس رضی اللہ عنہ کو سوگند بخدا کہ میرے یقا یا تہ قدرت اوسکی مین ہے نہ آوے دل کسی مرد مین ایمان تاکہ وہ دوست رکہے تمکو محبت خدا اور اوسکے رسول کے اور فرمایا من اذی عمی فقد اذانی و انما عم الرجل صنو ابیہ یعنی جسنے ستایا میرے چچا کو پس تحقیق مجہی ستایا اور سوای اسکے نہین کہ عم مرد شاخ باپ اوسکی کی ہے اور فرمایا خاص عباس کو آکل میرے پاس اسے عم ساتہہ اولاد اپنی کے پس جمع کیا اونکو اور اوڑہائی اونکو چادر اپنی کہ کسا سیاہ مخطط ساتہہ خطون سرخ کے تہی

اور فرمایا اللھم اغفر العباس و ولدہ مغفرۃ ظاہرۃ و باطنۃ لا تغادر ذنبا اللھم احفظہ فی ولدہ رواہ الترمذی یعنی یا اللہ بخش عباس اور اوسکی اولاد کو بخشنا ظاہر و باطن کہ نچھوڑے کوئی گناہ و یا اللہ محافظت کر اوسکو اوسکی اولاد مین روایت کیا اوسکو ترمذی نے اور تہی کہ چہ تن تھے فضل اور عبد اللہ اور عبید اللہ اور قثم اور معبد اور عبد الرحمن اور فرمایا ہذا عمی وصنو ابی وہولاء اہل بیتی و عترتی فاسترہم من النار کستری ایاہم یعنی یہہ میرا عم ہی اور شاخ میری باپ کی اور یہہ سب اہلبیت میرے ہین اور خویش میرے پس ڈہانپ اونکو آتش سے مثل ڈہانپنے میرے اونکو یعنی ساتہ کسا کے پس آمین کہا آستانہ اور دیواروں خانہ نے آمین آمین اور فرمایا آنحضرت نے ام سلمہ کو ایذا نہ دی مجہے مقدمہ عائشہ مین اور نہی فرمایا فاطمہ زہرا کو دوست رکہہ عائشہ کو ساتہ دوستی میری اور تہا قاعدہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حسن ابن علی رضی اللہ عنہ کو اوپر گردن اپنی کے او کہتی تہی بابی شبیہ بالنبی لیس شبیہا بالعلی یعنی میرا باپ فدا ہو جو مشابہ ہی ساتہ نبی کے اور نہین مشابہ ساتہ علی کے۔ اور حضرت علی خندہ فرماتے تھے اور تہی ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کہ زیارت کرتے تھے ام ایمن کو کہ مولاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہین اور کہتی تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیارت اونکی کرتے تہے اور جب حلیمہ سعدیہ حضرت پاس آتین بچہاتے اونکی لیے ردائی مبارک اپنی اور بر لاتے حاجت اونکی اور جب وفات پائی آنحضرت نے آئین ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما پاس پس کیا اونکے ساتہ وہ جو کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ **وصل**

اور جملہ توقیر اور بر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے توقیر اصحاب اور معرفت اونکے حق کی اور ادا اوسکا اور اقتدا اور اتباع اور جریان اوپر سنن اور آداب اور اخلاق اور عمل ساتہ افعال اونکے اوس چیز مین کہ عقل کو اوسمین مجال نہین اور حسن ثنا اور رعایت اونکی ادب کی اور دعا اور استغفار اونکی لیے اور جسکی کہ ثنا حق تعالی نے کی اور راضی ہوا اوس سے واجب اور حق ہی ہر شخص پر کہ ثنا کی جاوے اوسکی اور استغفار اوسکی لیے اور ایسا ہی امساک اور کف نفس کر اختلافات اور منازعات اور وقائع سی کہ درمیان اونکے ہوئے اور گذرے ہین اور اعراض اور اضراب اخبار مورخین اور جہلہ رواۃ اور ضلال شیعہ اور غلاۃ اونکے اور مبتدعین سے کہ ذکر معائب اور قوادح اور زلات اونکا کرین کہ اکثر اونکا کذب اور افترا ہی اور طلب کرنا اور جستجو تاویلات نیک کا کہ لائق شان اونکے ہووے اوس چیز مین کہ واقع ہوئی آپسمین مشاجرات اور محاربات اور ذکر اور یاد نکرنا کسی ایک کو اونمین سے ساتہ بدی اور عیب کی بلکہ ذکر حسنات اور فضائل اور حمائد صفات اور سیر اونکا اور سکوت اور اغماض ماورا اوسکے سے اسواسطے کہ صحبت اونکی ساتہ حضرت کی یقینی ہے اور ماورا اسکے ظنی اور

کافی ہے اس باب مین وہ کہ برگزیدہ اور اختیار کیا اونکو حق تعالی نے واسطے صحبت اپنی حبیب کے اور اگر احیاناً بعض اونکے سے کوئی تقصیر حقوق اہلبیت مین اور سوا اسے اوسکے واقع ہوئی ہو امید ہے کہ شفاعت آنحضرت اوس سے بہی درگذر کرینگے طریقہ اہل سنت وجماعت اس باب مین یہہ ہی۔ عقاید مین لکہا ہے کہ ولا یذکر احد منہم الا بخیر یعنی اور نہ یاد کیا جاوے کسی ایک کو اونمین سے مگر ساتہہ بہلائی کے اور احادیث کہ فضائل صحابہ مین عموماً او خصوصاً واقع ہوئی ہین اس باب مین کافی ہین کہا اللہ تعالے نے آیت محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم الی آخر السورۃ یعنی محمد فرستادہ خدا ہین اور وہ لوگ کہ ساتہہ اوسکے ہین بہت سخت ہین اوپر کافرون کے مہربان ہین آپسمین آخر سورۃ تک اور کہا آیت والسبقون الاولون من المہاجرین والانصار الایہ یعنی اور سبقت کرنیوالی پہلی مہاجرین اور انصار سے اور کہا اللہ تعالے نے آیت لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ یعنی ہر آئینہ تحقیق خوشنود ہوا خدا اون مومنون سے جب کہ بیعت کی اونہون نے تیرے ساتہہ اے محمد صلعم نیچے درخت کے اور فرمایا اللہ تعالے نے آیت رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ الایہ یعنی مرد ہین کہ راست کیا اونہون نے جو عہد کیا تہا ساتہہ خدا کے اور قول حق تعالی کا آیت یوم لا یخزی اللہ النبی والذین امنوا معہ یعنی دن ہے کہ نرسوا کرے گا اللہ پیغمبر کو اور جو کہ ایمان لائے ہین ساتہہ اوسکے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم یعنی اصحاب میری مثل ستارون کے ہین ساتہہ ہرکدام اونکے کہ پیروی کرو تم راہ پاوتم اور روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث مثل اصحابی کمثل الملح فی الطعام لا یصلح الطعام الا بہ یعنی مثال میرے اصحاب کی مانند نمک کے ہی طعام مین اصلاح نہین پاتا طعام مگر ساتہہ اوسکے اور فرمایا اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوہم غرضا بعدی ومن احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم یعنی اللہ اللہ حق اصحاب میری مین نہ پکڑو اونکو نشانہ بعد میرے پس جسنے دوست رکہا اونکو پس ساتہہ دوستی میری کے دوست رکہا اونہین اور جسنے دشمن رکہا اونکو ساتہہ دشمنی میری کے دشمن رکہا اونہین اور فرمایا لا تسبوا اصحابی فلو انفق احدکم مثل احد ذہبا الحدیث یعنی دشنام ندو اور برا نکہو میرے یارونکو پس اگر خرچ کرے ایک تم مین سے مثل کوہ احد کے زر راہ خدا مین آخر حدیث تک۔ یعنی مرتبہ صحابہ کو نہین پہونچیگا کوئی اور فرمایا من سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین یعنی جسنے دشنام دی اور برا کہا میرے یارونکو پس اوپر اوسکے لعنت خدا اور فرشتون اور سب آدمیونکی اور فرمایا اذا ذکر

اذا ذکر

اصحابی فما سکوا ایتی یعنی سب یا دکہی جاوین میرے اصحاب بیچ بنکار تم زبان اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے آیا ہے

ان اللہ اختار اصحابی علی جمیع العلمین سوی النبیین والمرسلین واختار منہم اربعۃ ابا بکر وعمر وعثمان وعلیا فجعلہم خیر اصحابی

واصحابی کلہم خیر یعنی بدرستی اللہ نے برگزیدہ کیا میرے یارونکو اوپر تمام عالم کے سوای انبیا و مرسلین کے اور برگزیدہ کیا

اونمین سے چار کو ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی کو پس گردانا اون چار کو بہترین میرے اصحاب کا اور اصحاب میرے سب

بہتر ہین اور بعض احادیث مین ذکر علی مقدم اوپر عثمان کے آیا ہے رضی اللہ عنہم اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے من احب عمر فقد احبنی ومن ابغض عمر فقد ابغضنی یعنی جسنے دوست رکہا عمر کو پس تحقیق دوست رکہا سب مجہے

اور جسنے دشمن رکہا عمر کو پس تحقیق دشمن رکہا مجہے اور احادیث فضل صحابہ مین بہت ہین فصل خطاب مین امام ہمام محمد تقی

رضی اللہ عنہ سے لاتا ہے کہ ایک قوم اہل عراق سے اونکی پاس آئی اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو ساتھ بدی کے یاد کیا

اور کچہہ اونکے حق مین کہا بعد ازان بدگوئی عثمان رضی اللہ عنہ مین پڑے امام ہمام نے اونکو کہا خبر دو مجہے کہ مہاجرین سے ہو

کہ خدا ے تعالی نے اونکے حق مین فرمایا ہے ایت للفقراء المہاجرین الذین اخرجوا من دیارہم واموالہم یبتغون فضلا

من اللہ ورضوانا وینصرون اللہ ورسولہ اولئک ہم الصادقون یعنی مال غنیمت فقرا مہاجرین کے لئے ہی وہ جو نکالے گئے

اپنے گہرون سے اور اپنی اموال سے ڈہونڈہتے ہین فضل کو خدا سے اور خوشنودی کو اور یاری دیتی ہین اللہ کو اور اوسکے

رسول کو یہی گروہ وہی ہین سچے کہا اوس جماعۃ عراق نے ہم اونسے نہین ہین کہا امام نے پس تم جماعۃ انصار سے ہو

کہ اونکی شان مین آیا ہے ایت والذین تبوء الدار والایمان من قبلہم یحبون من ہاجر الیہم ولا یجدون فی صدورہم

حاجۃ مما اوتوا ویوثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ ومن یوق شح نفسہ فاولئک ہم المفلحون یعنی اور یہی مال غنیمت

اون لوگونکو ہی کہ لازم پکڑا دار یعنی مدینہ کو پہلے آنے مہاجرین سے دوست رکہتے ہین جو کہ ہجرت کرے طرف اونکے

اور نہین پاتی اپنے سینون مین تنگی اوس چیز سے کہ دئے گئے ہین مہاجرین غنیمت وغیرہ سے اور اختیار کرتے ہین مہاجرین کو

اوپر نفسون اپنی کے اور اگرچہ ہووے ساتہہ اونکے احتیاج اور فاقہ اور جو کہ نگاہ رکہا جاوے بخل نفس اپنے سے

پس وہ گروہ وہی رستگار ہین کہا جماعۃ عراق نے ہم اونسے بہی نہین ہین فرمایا امام نے گواہی دیتا ہون مین کہ اوس

جماعت سے بہی نہین ہو کہ اونکی شان مین فرمایا آیت والذین جاؤا من بعدہم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا

الذین سبقونا بالایمان الایہ یعنی وہ لوگ کہ آے بعد مہاجرین اور انصار کے کہتے ہین ای رب بخشش ہمکو اور بہائیون ہمارے کو

وہ بہائی کہ سبقت لیگئے ہمسے ساتہہ ایمان کے۔ پس کہا اوٹہو میرے آگے سے خدا کسیکو تمہارے ساتہہ ہمسایہ نکرے
تمنی صورت اسلام کو اپنا لباس کیا ہے ولیکن معنون مین اہل اسلام سے نہین ہو اور عبد اللہ بن مبارک نے کہا دو خصلتین
جسمین ہوویں نجات پاوے صدق اور حب اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حدیث خالد بن سعید مین آیا ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تشریف لائے مدینہ مین حجۃ الوداع سے برائی اوپر منبر کے اور خطبہ پڑہا اور فرمایا
یا ایہا الناس انی راض عن ابی بکر فاعرفوا لہ ذالک ایہا الناس انی راض عن عمر وعن علی وعن عثمان وعن طلحۃ والزبیر وسعد
وسعید وعبد الرحمن بن عوف فاعرفوا لہم ذالک یعنی ای لوگو بدرستی مین راضی ہون ابوبکر سی پس جتا دو اوسکو یہہ
اے لوگو بتحقیق مین راضی ہون عمر اور علی اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور سعید اور عبد الرحمن بن عوف سی پس جتا دو
ان سبکو یہہ اور یہہ حدیث مثل حدیث عشرہ کے ہی کہ اوسمین بشارت دی ہی اونکو ساتہہ جنت کے لیکن اسمین
ذکر ابو عبیدہ بن الجرّاح کا نہین ہے اور لایا گیا حضرت پاس جنازہ ایک مرد کا پس نہ پڑہی اوپر اوسکے نماز اور
فرمایا وہ بغض رکہتا تہا ساتہہ عثمان کے پس مبغوض رکہا اوسے خدا عزوجل نے۔ اور کلام اس باب مین
اعنی فضل اصحاب مین اور تفاضل اونکی مین طویل ہے نہایت طول مین شیخ قدس اللہ سرہ العزیز نے شرح مشکوٰۃ
خصوصا اوسکی منتخب مین اوسے کہ کتب قوم مین نظر سے گذرا قطع نظر تعصب فریقین سے نقل کیا ہے جو چاہے
وہان دیکہہ لے و باللہ التوفیق وہو اعلم **فصل** اور جملہ اعظام اور اکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
اکبار جمیع اشیاء متعلقہ کا ہے ساتہہ اونکے مشاہد اور اماکن اور معاہد سے اور وہ اشیا کہ دست شریف اونکا ساتہہ
اونکے پہونچا اور ساتہہ اوسکے شناخت ہوا۔ لائی ہین کہ ابو مخذورہ رضی اللہ عنہ کے موئی پیشانی دراز تہے جب بیٹہتی
اور لٹکاتے اون اشعار کو زمین تک پہنچتی تہے کہا لوگون نے کیون دراتد کتے ہو ان اشعار کو اور نہین کتراتے
کہا نہین تراشتا مین اس جہت سے کہ ایکوقت مین دست مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہونچا
پس نگاہ رکہتا ہون مین ان اشعار کو تبرکا اور دیکہا لوگون نے ابن عمر کو کہ رکہا ہاتہہ اپنا اوپر جگہہ بیٹہنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے بعد ازان رکہا اوس ہاتہہ کو اوپر مونہہ اپنی کے اور حکایت کیا گیا ہے احمد بن فضلویہ زاہد سے اور تہا وہ غازی
اور تیر انداز ون سے کہ کہا نہین پکڑا مینے کمان کو اپنی ہاتہہ مین بی طہارت ازان بعد کہ سنا مینے کہ آنحضرت کمان کو دست مبارک
مین لیتی تہے اور مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فتوا دیا حق مین اوسکے جسنے کہا تربت مدینہ ردی ہی ساتہہ مارنے تین درّون کے

اور امر کیا ساتھ قید اوس شخص کے باوجودی کہ تھی اوس مرد کو قدر اور منزلت گویا یہ امر کیا عجب کہ گردن نہ مارا جاوے وہ جو بیچ اوس خاک کو کہ دفن کیے گئے اوسمین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ردّ سے اور غیر طیب ہے اور ایک اسماء کرامت انتما اوس بلدہ کریمہ سے طاب اور طیبہ ہی از جہت طہارت اوسکے انجاس شرک سے اور موافقت اوسکی طبائع سلیمہ کو اور جہت طیب رایحہ کے بلکہ طیب تمام امور اوسکے اور کہا ہے کہ ساکنین اس بقعہ شریف کے تربت اور در و دیوار اوسکے سے روائح طیبہ پاتے ہین اینا کہ کسی طیب مین نہین پاتے اور شاید کہ استشمام شمیمہ نے اس معنی سے شامۂ ذوق بعض صادقین غریب اور محبین مشتاق مین بہی راہ پائی ہوا اور شبلی کہ علماء صاحب عیدون سے ہی کہتا ہے کہ تربت مدینہ کو نفحۂ خاص ہی کہ کسی مشک وعیرہ مین نہین اور کہا کہ یہہ معنی اعجب عجائب سے ہین اور حقیقت مین کچہہ عجب نہین بیت دران زمین کہ نسیمی وزد ز طرۂ دوست چہ جائے دم زدن انفاس نافہائی تاتارسیت اور آیا ہے کہ لیا جمیاہ غفاری نے قصب آنحضرت صلی اللہ وآلہ وسلم کو ہاتھ عثمان رضی اللہ عنہ سے اور چاہا کہ توڑے اوسکو اوپر زانو اپنی کے پس فریاد کی لوگون نے اوسپر پس پکڑا اکرم نے زانو اوسکا پس کاٹا زانو کو اوسی سال مین اور مرگیا اور فرمایا آنحضرت نے جو کوئی کہاوے جہوتی سوگند یہے منبر پر چاہیے کہ آمادہ کرے جگہہ اپنی کو آتش دوزخ مین اور مابین قبر شریف اور منبر حضرت کے روضہ ہی ریاض جنت سے اور باقی فضائل اور کمالات اور مناقب اور صفات اس بلدہ طیبہ اور اماکن اور مواضع اوسکے اور آداب اقامت کے اوسمین اور رعایت تعظیم اوسکے اہل کی کتاب جذب القلوب الی دیار المحبوب مین مذکور ہین سیہی چاہیے کہ طلب کرے وہا سے

وصل صلوٰۃ وسلام مین اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور وجوب اوسکا اور فضیلت اوسکی اور بیان صفت اور کیفیت اور مواطن اور سوائے اوسکے وہ جو متعلق ہے ساتھ اوسکے جان کہ اصل باب وجوب صلوٰت اور سلام مین اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہہ آیہ کریمہ ہے ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما یعنی بدرستی خدا اور اوسکے فرشتے درود بہیجتے ہین اوپر پیغمبر کے ای ایمان والو درود بہیجو تم اوپر اوسکے اور سلام بہیجو سلام بہیجنی کر جان کہ حق تعالی نے اس آیہ کریمہ مین اسناد کیا صلوت علی النبی کو طرف ذات کریم اپنی اور ملائکہ کے اور امر کیا مومنون کو ساتھ صلوٰۃ اور سلام کے اوپر حضرت کے اور اقوال علماء معانی صلوت مین متغائر ہین اور متفاوت کہا ابو العالیہ نے کہ تابعین سے ہی معنی صلوٰۃ معنی خدا کے اوپر نبی کے ثنا اوسکی ہے اوپر اوسکی اور تعظیم اوسکی نزدیک ملائکہ کے اور معنی صلوٰت ملائکہ کے اوپر حضرت کے دعا کرنا اونکا اور درخواست کرنا درگاہ عزت سی اوسکو اور ایسا ہی مومنین سے کہ امر کئے گئے ہین ساتھ اوسکے اور اہل علم

زیادت اور برکت ہے اور کہین تعظیم اصل اوسکی اور مقاتل نے کہا کہ صلوٰت من اللہ مغفرت اوسکی ہی اور صلوٰت من الملائکہ استغفار اور ضحاک نے کہا کہ صلوٰت من اللہ رحمت اوسکی ہے اور ایک روایت مین اوس سے مغفرت بھی آیا ہے اور صلوٰت من الملائکہ دعا یعنے دعا مغفرت اور رحمت اور خود کار ملائکہ استغفار ہے مومنون کے لئے فرمایا حق تعالی نے ایت ویستغفرون للذین آمنوا یعنی مغفرت مانگتے ہین مومنون کے لئے اور درباب اوس کسیکو کہ منتظر بیٹھا ہو بعد نماز دوسریکا آیا ہے کہ دعا کرتے ہین اوسکے لئے ملائکہ اللھم اغفر لہ اللھم ارحمہ یا اللہ بخش اوسکے لئے یا اللہ رحم کر اوسکو اور مبرد نے کہا صلوٰت خدا سے رحمت ہے اور ملائکہ سے رقت ہے کہ باعث ہے اوپر استدعا رحمت کے اور حلیمی نے کہا ہے کہ معنی صلوٰت علی النبی کے تعظیم اوسکی ہے اور معنی قول ہمارے کے اللھم صل علی محمد عظم محمدا ہین اور مراد تعظیم اوسکی سے دنیا مین باعلای ذکر اونکے اور اظہار دین اور ابقائی شریعت کے اور آخرت مین ساتھ اجزال مثوبت اور تشفیع حضرت کے درباره امت اور اقامت اونکی مقام محمود مین اور قاضی ابوبکر بن العربی نے کہا ہے کہ فائدہ صلوات بھیجنے کا اوپر آنحضرت کے رجوع کرنا ہے طرف مصلی کے اوپر جہت دلالت کرنے اوسکے اوپر خلوص عقیدت اور خلوص نیت اور اظہار محبت کے اور مداومت اوپر طاعت اور معرفت حق وساطت کے اور احترام واسطہ کرام ذات شریف کی ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ دعا کرنا آنحضرت کو اور استدعا فیض اور خیر وبرکت کا اونکے لئے حقیقت مین دعا ہے خلق کے لئے فائدہ اختلاف ہی حکم صلوات مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ فرض ہے یا مستحب مختار وہ ہے کہ فرض ہے اسواسطے کہ ظاہر امر وجوب کے ساتھ ہی ولیکن فی الجملہ اگرچہ ایک مرتبہ عمر مین کیا جاوے جیسا کہ شہادت بنبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے واجب وجہ اوسکی کہ تعلق ہوتا ہے ساتھ اوسکے بے ج بے تخصیص عدد اور وقت مین کے اور یہی فائدہ امر صلوٰت کا اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکافات اونکے احسان کی ہے اور احسان اونکی دائم اور مستمر ہے پس چاہئے کہ ہووے جسوقت کہ ذکر کیا جاوے اور کہا ہی صاحب مواہب نے کہ اطلاق کیا ہے قدوری نے کہ قول بوجوب صلوٰت ہر بار کہ ذکر ہووے مخالف اجماع ہے اور بعض نے کہا ہی ہر مجلس مین ایک بار اگرچہ ذکر شریف مکرر ہووے اور زمخشری سے بھی یہی حکایت کیا گیا ہے اور بعضون نے کہا ہی واجب ہے دعا مین اور اکثر اوسپر ہین کہ مستحب ہے اور امر بھی واسطے استحباب کی ہی اور مذہب شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ یہی ہے کہ اگر کہین ایکبار فرض ہے اور اکثر اوسکا واجب اور ہر بار مستحب یہی صورت ہے لیکن لائق بحال محب مشتاق وہ کہ اس مستحب کو بمنزلہ واجب جانے اور ساتھ تقصیر کے اوسمین اپنے تئین راضی ہو اور ہر وقت اطلاع کے اوسکے فوائد پر بسبب مطالب سے

کہ غایت بذل وجہد او سمین نکرے اور معلوم کیا چاہیے کہ احادیث کیفیت صلوات مین درمیان تشہد کے واقع ہوئے ہین ساتھ
صیغون مختلف کے لایا گیا ہے اگر ساتھ اس صیغہ کے پڑہین کفایت ہے یعنی اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم
وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید اللہم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید اور ایسا ہی سنا گیا
ہے بعض مشائخ سے اور اگر اول مین کہے وصل علینا معہم اور ثانی مین وبارک علینا معہم جیسا کہ بعض طرق مین آیا ہے
بہتر ہووے اور اختلاف کیا ہے افضل صلوات مین کہ کس طریق پر ہے اکثر اوسپر ہین کہ یہی صیغہ ہی جو نماز مین پڑہتے
ہین کہ افضل حالات ہی اور بعض نے کہا جو چیز کہ مشتمل ہو ساتھ زیادتی کمیت اور فضل کیفیت کے اور بعضون نے
کہا ہے کہ اس صیغہ کو کہے اللہم صل علی محمد کما ہو اہلہ ومستحقہ اور مثال اوسکے اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ صلواتیہ مین صلوات
اور اوسکے صیغون سے وہ جو حاصل ہوا ذکر کیا ہے وباللہ التوفیق **وصل** مواطن کہ وارد ہی اونمین صلوات اوپر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تشہد اخیر ہے صلوات سے جیسا کہ گذرا اور معلوم ہوا کہ وہ فرض ہے شافعی کے نزدیک
اور بعض ائمہ دیگر سے اور جمہور کے نزدیک مستحب ہے بعد التشہد قبل الدعا اور وجوب اوسکی بیچ تشہد اول مین دو قول ہین
اظہر منع ہے بجہت بنا اوسکی اوپر تخفیف کے اور استحباب صلوات بیچ تشہد اول مین دو قول ہین اور وجوب اوسکے مین
تشہد اخیر مین بیچ دعا کے ہین اصح وہ ہے کہ سنت تابعہ ہے اور یہ سب اقوال شافعیہ کے ہین اور حنفیہ کے نزدیک صلوات
ورائے تشہد ثانی کے نہین ہے اور سنت ہے اور اگر تشہد اول مین سہوا پڑہے سجدہ سہو واجب ہووے از جہت تاخیر قیام
کے اور ابن عطا نے کہا ہے کہ دعا کے ارکان اور اجنحہ اور اسباب اور اوقات ہین پس جو موافق ہووے ارکان قوی
ہوتے ہی دعا اور اگر موافق ہو اجنحہ پرواز کرتے ہی طرف آسمان کے اور اگر موافق ہووے مواقیت فیروزی پاتی ہے
اور اگر موافق ہووی اسباب علیہ ہو نجیبا پر ساتھ مقصود کے پس ارکان دعا کے حضور قلب اور رقت اور فروتنی اور [illegible]
اور تعلق قلب بجناب حق اور قطع ماسوا سے اور اجنحہ دعا کے صدق اور مواقیت اوسکے اسحار ہین اور اسباب
اوسکے درود اوپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور حدیث مین آیا ہے جس دعا کے کہ اول وآخر درود ہووے رد نہین
کیا جاتی اور دوسری حدیث مین وارد ہے کہ ہر دعا محجوب ہی زیر آسمان جب درود بہیج جاوے اوپر میرے صعود کرتی ہے
اوپر آسمان کے اور اوکد صلوات بعد از دعائی قنوت ہے اور سند اوسکی تعلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے
ولد النبی حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو **قنوت** اللہم اہدنی فیمن ہدیت الخ اور آخر اوسکے مین آیا ہے صلی اللہ علی النبی محمد

اور یہہ نزدیک شافعی کے ہے اور باب صلوات مین ذکر اوسکا آویگا **اور** مواطن صلوٰت علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
خطبۂ جمعہ ہے اور عقیب اجابت موذن **اور** بعض کتب مین عقب اذان اور اقامت اور اجابت بھی آیا ہے **اور** اثنائی تکبیرات
عیدین ذکر کیا اوسکو مواہب مین اور پر مذہب شافعی کے **اور** نزدیک دخول مسجد اور خروج کے اوس سے روایت کیا ہے
فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آتے مسجد مین درود بھیجتے پہر فرماتے اللھم اغفرلی
ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک یعنی یا اللہ بخش میرے لیئے گناہ میرے اور کہول میرے لئے دروازے اپنے رحمت کے
اور جب باہر آتے درود بھیجتے اوپر محمد کے پہر فرماتے اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک یا اللہ بخش میرے لئے
گناہ میرے اور کہول میرے لئے دروازے اپنی فضل کے **اور** تلبیہ احرام حج اور عمرہ مین **اور** اوپر صفا اور مروہ کے
اور نزدیک اجتماع اور تفرق کے واسطے امن کے غیبت سے **اور** نزدیک صباح اور مسا کے **اور** نزدیک فراموش
کرنے چیز یا بات کے درود بھیجے وہ چیز یاد آجاوے تجربہ اسکا فراموشی سخن مین بہت کیا گیا ہے **اور** نزدیک قبر شریف
کے کہ اولی اور اقرب مواطن صلوات کا ہے **اور** بعد از نماز **اور** شیخ عبد الحق علیہ الرحمہ کو بعض فقرای سلسلہ شریفہ
قادریہ سے اجازت ہے کہ بعد ہر نماز فرض یا نفل کی تین مرتبہ درود لکہی وباللہ التوفیق **اور** نزدیک قیام کے منام سے
صلوات اللیل کے لیے **اور** عقب وضو اور غسل کے **اور** بعد از تہجد **اور** روز جمعہ اور شب جمعہ مین خصوصا بعد از نماز جمعہ
اور پنجشنبہ اور روز شنبہ اور یکشنبہ مین اور ہر ایک ان ایام سے احادیث وارد ہوئی ہین **اور** وقت سحر مین **اور**
نزدیک دیکہنے کعبہ زادہا اللہ شرفا کے **اور** نزدیک استیلام حجر اسود کے **اور** طواف اور التزام اور مواقف حج مین **اور**
نزدیک مشاہدہ آثار نبویہ اور مواطن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مثل مسجد قبا اور روضہ بدر اور جبل احد اور مساجد
اور مواطن اوسکے **اور** نزدیک بیع وشرا کے **اور** نزدیک کتابت وصیت اور ارادہ سفر اور رکوب راحلہ اور نزول منزل
اور بازار سے نکلنے اور آنے مین **اور** نزدیک طرفین مجلس اور مجلسوں کے **اور** نزدیک حضور دعوت اور رجوع کے دعوت سے
اور نزدیک آنے اور نکلنے کے گہر سے **اور** نزدیک نزول حاجت **اور** نزدیک خوف اور احتیاج کے **اور** نزدیک
بہاگنے لونڈی اور غلام کے بلکہ کہوئے ہر چیز کے **اور** نزدیک غم اور شدت اور دفع طاعون اور خوف غرق کے **اور** نزدیک
سوجانے پانو کے **اور** نزدیک کہانے مولی کے تا بدبو جاوے اور حدیث بہی اس باب مین لاتے ہین **اور** نزدیک پانی پینے
کی طرف سے **اور** نزدیک نہیق حمار کے اور مشہور اوسمین استعاذہ ہی شیطان سے اور درود بہی پڑہے تا دفع شر اور جلب خیر ہو

واقع ہون۔ اور بعد از وقوع ذنب تا کفارہ اوسکا ہووے اور نزدیک ملاقات برادر مسلمان کے یا مصافحہ کے اور ہر مجمع مین کہ خدا کے واسطے واقع ہو اور شعائر اسلام سے ہو اور نزدیک ختم قرآن کے اور دعائی حفظ قرآن مین اور نزدیک افتتاح کلام غیر منہی عنہ کے اور ابتداے درس علم مین خصوصاً حدیث اور نشر علم اور وعظ اور قرات حدیث مین اولاً و آخراً اور نزدیک استحسان کسی چیز کے اور بعض علما نے مقام تعجب مین مکروہ رکھا ہے اور رجا ہے کہ تلفظاً اور کتابت مین سلام کو ساتھہ صلوات کے ضم کرے تنبیہ صلوات اوپر حضرت کے جمیع اوقات مین مستحب ہے اور مستحسن خصوصاً روز جمعہ مین کہ افضل ایام اسبوع ہے اوسمین امر باکثار درود کے واقع ہوا ہے اور ساتھہ وصول اوسکے جناب نبوت مین اور ساتھہ قبول کے آنحضرت سے بشارت پہونچی ہے حدیث صحیح مین ایا ہے اکثروا من الصلوات علی یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ یعنی بہت بہیجو صلوات اوپر میرے دن جمعہ اور رات جمعہ مین اور سیداور صاحب مواہب نے ابن قیم سے وجہ مناسبت کی نقل کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سید الانام ہین اور روز جمعہ سید الایام پس صلوات اوپر حضرت کے اوس دن مین مزیت اور مناسبت رکھی کہ غیر اوسکی مین نہین ہے یا حکمت اور کہ ہر چیز اور نعمت کہ پہونچی ہے دنیا اور آخرت مین ہی اور دست مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہونچی اور اعظم کرامت کہ حاصل ہوتی ہے حضرت کو روز جمعہ مین حاصل ہوتے ہی او حور اور قصور جنت اور دیدار مولی تعالی و تقدس آخرت مین اوسی دن مین حاصل ہوتا ہے اور نام اوسکا آخرت مین یوم المزید ہے اور دن ہی کہ جمع ہوتی ہے اوسمین خلق عالم اور اسعاف کرتا ہے خدا تعالے اوسمین مطالب او حوائج اونکے اور رد نہین کرتا سائل کو اور قبول کرتا ہے دعا کو اور یہہ سب حاصل نہین ہوتا انکو مگر بسبب وساطت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاجت روا و استعانہ ۱۲ پس شکر اور حق نعمت شناسی اور ادای قلیل حق آنحضرت صلعم سے وہ ہے کہ اکثار صلوات کرین اوپر اونکے اسدن اور رات مین واللہ اعلم **وصل** معلوم ہووے کہ فوائد اور فضائل او نتائج او ثمرات صلوات کے خارج حد و حصر و بیان سے ہین او جمیع خیرات او برکات دنیا او آخرت کو شامل او متضمن اور اصل اوسکی امتثال امر الہی تعالی شانہ او موافقت اوسکی او ملائکہ عز شانہ کی ہے کہ فرمایا ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی یا یہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اور احادیث صحیح مین آیا ہے کہ من صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرا یعنی جو کوئی میرے اوپر ایک بار درود بہیجے اللہ اوپر اوسکے دس بار وجہ بالاتر اور عظیم تر اوس سے کہ رب العزت جل جلالہ و عم نوالہ اوپر کسیکو صلوٰۃ

اور رحمت اور برکت بھیجی اور ابو طلحہ سے روایت ہے کہ کہا باہر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایکدن اور حال انکا ظاہر
ہوتے تھے اثر سرور بشرہ مبارک حضرت مین کہا یا رسول اللہ آج کے دن اثر ذوق و سرور کا روی پر نور مین تابان تر ہے
سبب کیا ہی فرمایا اے جبرئیل ع اور کہا آیا راضی نہین کرتا تجھے یا محمد ص کہ پروردگار تیرا کہتا ہے درود نہین بھیجتا اوپر تیرے
کوئی امت تیری سے مگر وہ کہ بھیجون مین اوپر اوسکے دس صلوات اور سلام اور دوسری حدیث مین آیا ہے
کہ نہایت ترین لوگونکا احوال اور شر و روز قیامت سی بہتر من تمہارا ہے صلوات بھیجنے مین اوپر میرے اور بالجملہ صلوات
اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبع انوار و برکات اور مفتاح تمام ابواب خیرات اور سعادات ہی اہل
سلوک کو آنا اس باب مین موجب فتح عظیم اور مذہب شریف کا ہے اور بعضے متاخرین مشائخ شاذلیہ قدس اللہ سرہم
نے فرمایا ہے کہ طریق سلوک اور تحصیل معرفت قرب الہی کا زمان فقدان وجود اولیا مرشد متصرف کی التزام ظاہر مدینہ
کا ہے ساتھ ادامت ذکر اور کثرت صلوات کے اوپر حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کثرت اشتغال
صلوات سے ایک نور باطن مین پیدا ہووے اور فیض اور اعانت اور امداد آنحضرت سے بواسطہ پہونچے اور حسن بصری
کہا ہے کہ جب بندہ نے اللہم کہا گویا خدا اسے تعالی کو ساتھ تمام اسماء الہی کے یاد کیا اور جب صلی علی محمد کہا بحر فضل حضرت
رسالت پناہی مین غوطہ کیا اور ساتھ علی آلہ و اصحابہ کے بحار فضائل اور کمالات اونکے مین پیدا آخر بعد اونکے غوص
ان بحار نامتناہی مین محروم اور مایوس بر آنا کیا صورت رکھے اور جسوقت کہ اس فقیر کو ساتھ سفر مدینہ منورہ کے وداع
فرمایا جاتا تھا کہ اس سفر مین بعد از ادا کرنے فرائض کے کوئی عبادت بالاتر صلوات سے اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے نہین ہے جب تعین عدد سے پوچھا گیا فرمایا شیخ اجل اکرم قطب الوقت عبد الوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس جگہہ
عدد معین نہین اتنا پڑہو کہ ساتھ اوسکے رطب اللسان اور ساتھ رنگ اوسکے مصبغ ہو جاوے اور رفو انتہیٰ اور بطریق اولیٰ
سے وہ کہ صلوات اور سلام امت کا پہونچتا ہی حضرت کو اور روایت کیا ہے ابوہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے سلام نہین بھیجتا میرے اوپر کوئی مگر وہ کہ اوتارتا ہی خدا تعالی اوپر میری روح میری تا وہ کہ رد کرتا ہون مین اوپر اوسکی سلام اوسکا اور
جواب اوسکی سلام کا کہتا ہون مین اور دوسری حدیث مین ابوہریرہ سے آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی درود بھیجتا ہے
اوپر میرے دور سے پہونچائی جاتی ہے میری طرف یعنی ملائکہ پہونچاتے ہین اور حدیث ابن مسعود مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت
نے تحقیق واسطے حق تعالی کے فرشتے ہین سیاحت کنندہ زمین مین پہونچاتی ہین مجھے امت میری سے سلام اور بعض روایت

مین آیا ہے کہ نام اوسکا بہی لیجاتے ہین اور کہتے ہین یا رسول اللہ فلانا فلانے کا بیٹا اوپر آپ کے عرض صلوٰت اور سلام
کرتا ہے **بیت** جان میدہم در آرزو اے قاصد آخر باز گو * در مجلس آن نازنین حرفی کہ از ما میرود * اور اعظم فوائد اور اہم
رغائب سی حصول شرف رد سلام کہ سنت مستمرہ بلکہ فرض مقررہ ہی اور کوئی سعادت بالاتر اوس سے ہی کہ دعای خیر
او سلامت آنحضرت سے شامل حال کسیکے ہووے اگر تمام عمر مین ایکبار بہی حاصل او رمیسر ہووے موجب صد ہزار
کرامت او رمتمر فوائد ان برکات ہی **نظم** بہر سلامی مکن رنجہ در جواب آن لب * کہ صد سلام مرا بس یکے جواب بود * زہی سعادت
آنکس کہ یارش آرد یاد * دہ ہنیند غم و محنت الم آزاد ست اور فوائد صلوٰت سے اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
باز رکہنا ملکین کا کتابت ذنوب سے تین دن تک اور منع اغتیاب لوگون کا مصلی کو اور آنا مصلے کا نیچے سایہ عرش کے قیامت
کے دن اور گرانی میزان اعمال کی اور امن عطش سے اور تکثیر ازواج جنت مین اور حصول رشد اور ہدایت دنیا اور آخرت
مین اور اشتمال صلوات کا اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر ذکر آلہی عز اسمہ کے اور تضمن اوسکا شکر نعمت
حق عز و علا کو اور معرفت حق او نعمت اوسکی کا اور اقرار ساتہ اوسکے ذکر کیا ہے ان سب کو۔ فاکہی نے رحمۃ علیہ رسالہ
آداب زیارت مین کہ جذب القلوب مین وہ باتین منقول ہے اور اس جگہہ اس کتاب مین اتفاق نقل کا پڑا اور حکایات
اور فوائد زوائد کے بہی مذکور ہین کہ وقت ساتہ ذکر اونکے اتساع نہین لاتا ایک اون حکایات سے کہ شیخ احمد بن ابی بکر محمد
رداد صوفی محدث اپنی کتاب مین کہ شیخ مجد الدین فیروز آبادی سے باسانید کہ اوسکو حاصل ہین روایت کرتا ہے اور
اس جگہہ بامید اوسکے کہ طالب اوسی وردا پنا کرے ثبت ہوتا ہے۔ لاتا ہے کہ ایکدن شبلی قدس سرہ اوپر ابو بکر مجاہد
کے کہ علماء وقت او رائمہ عصر اپنی سے تہا آیا ابو بکر جہۃ اکرام اوسکے کہڑا ہوا اور اوسکی ساتہ معانقہ کیا اور درمیان دو چشم
اوسکے بوسہ دیا حاضرین نے کہا کہ یا سیدی یہہ معاملہ شبلی کے ساتہ کرتا ہے تو اور حال انکو تو اور جو کوئی کہ بغداد مین ہے
اوسکو مجنون پکارتے ہین کہا مینے نہین کیا مگر وہ جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دیکہا مینے خواب مین
دیکہتا ہون کہ شبلی آگے پیغمبر خدا کے آیا آپ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمجرد دیکہتے اوسکے کہڑے ہوئے اور اوسکو گلی
سے لگایا اور درمیان دو چشم اوسکے بوسہ دیا مین کہا مینے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہہ معاملہ ساتہ شبلی کے
کرتے ہین آپ نے فرمایا ہان وہ بعد از نماز یہہ آیت پڑہتا تہا **آیت** لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم الآیۃ
او پیچہے اوسکے درود اوپر میرے بہیجتا تہا اور پڑہنا اس آیہ کا پیش از شروع صلوٰت متعارف مجالس مولد اہل حرمین

شریفین کا ہے۔ اور ہما اسد تشریفا وتعظیما اور یحیی اوس سے یہہ آیت بہی پڑہتا تہا آیت ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی
یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما بعد ازان ساتہہ امتثال اس امر کے شروع صلوات مین کرتا تہا اللہم صل علی محمد
وعلی آلہ وسلم وصل شک نہین کہ اوپر اندازہ فضائل اور فوائد کے درود اوپر آنحضرت صلی اللہ وآلہ وسلم کی اور
مدح اور ثواب فاعل اوسکے کا کہ وارد ہیوا قبائح اور مضار ترک اور ذم او عقاب تارک اوسکے کا بہی ثابت ہوویگا
اسواسطے ہر عمل کہ فضیلت اور ثواب اوسکا عالی تر اور کامل تر اور ترک اوسکا قبیح تر اور مذموم تر اور عقاب اوپر اوسکے
شدید تر اور قوی تر اور حدیث علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ان البخیل اور ایک روایت مین البخیل کل البخیل من ذکرت عندہ فلم یصل علی یعنی بخیل سخت تر اور کامل وہ کہ ذکر کیا جاون
مین نزدیک اوسکے اور درود نہ بہیجے اوپر میرے اور اس مقدار صرف وقت اور استعمال زبان محبت اور شکر نعمت
میری مین نہ کرے کہ ثواب اوسکا عظیم تر اور وافر تر صرف مال اور فضل عتق رقاب سے ہے اور آسان تر اوس سے
اور حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہے کہ ابو القاسم محمد رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسنے کہ فراموش کیا درود کو
اوپر میرے فراموش کیا طریق جنت کو اور دوسری حدیث مین آیا ہے کہ خوار رہیو وہ مرد کہ ذکر کیا جاؤن مین نزدیک اوسکے
اور درود نہ بہیجے اوپر میرے اور خوار رہیو وہ مرد کہ آیا اوپر اوسکے رمضان اور گذرا پہلے اوس سے کہ بخشا جاوے
یعنی ماہ رمضان مین چاہیے کہ وہ کام کرے کہ سبب مغفرت اوسکی کا ہووے کہ وجود ان ایام کا غنیمت ہے اور
موسم مغفرت ہے اور خوار رہیو وہ مرد کہ پایا ماں باپ اوسکے نے یا ایک نے اون دو سے بڑہاپے کو اور نہ لائے
اوسکو بہشت مین یعنی چاہیے کہ ماں باپ کی خدمت کرے اور راضی رکہے اونکو خصوصا کبر سن مین تا مستوجب دخول
جنت کا ہووے اور ایک حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت منبر پر آئے اور فرمایا آمین پہر منبر پر آئے اور فرمایا آمین
معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ سبب کہنے ان آمینون کا کیا تہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا یا محمد جو کوئی نام لیا جاوے نزدیک اوسکے آپکا اور درود نہ بہیجے آپ پر
اور مرے اور آتش مین آوے اور دور ڈالا ہے اوسکو خدا تعالی درگاہ قرب اور رحمت اپنی سے کہہ آمین
پس مینے آمین اور یونہین کہا جبرئیل نے حق مین اوسکے کہ پایا رمضان کو اور قبول نکیا گیا اوس سے اور جسنے
[illegible] اور آیا ہے کہ جو کوئی [illegible] کتاب مین اور درود لکہی بخشا جاتا ہے جو کچہ کہ واقع ہووے

اوس سے اوس مجالس مین طلب یہ گمان نہ لیجاوین لوگ کہ مراد بذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجالس مین فقط لیجانا نام
شریف کا ہے بلکہ عام تر اور شامل تر ہے ذکر اسم اور ذکر اوصاف اور احوال حسنہ آنحضرت صلی علیہ وآلہ وسلم اگرچہ
صراحۃً نام شریف مذکور نہووے **وصل** اختلاف کیا ہے درود بھیجنے مین اوپر غیر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور سائر انبیا علیہ السلام کے اور مجموع اوسکا کہ سمجھا جاتا ہے کلام قوم سے تین قوم ہین ایک جماعت وہ ہے جو دیرا دیکھے
ہے کہ جائز نہین صلوات اوپر غیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شفا مین کہتا ہے کہ روایت کیا گیا ہے ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے کہ کہا جائز نہین صلوات اوپر غیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مواہب مین کہا ہے کہ ثابت
ہوئی ہے یہہ روایت ابن عباس سے اور ایسا ہی بہت روایتوں مین ابی شیبہ وغیرہ سے عدم جواز منقول ہے
قول ثانی اس باب مین کہ مخصوص نہین ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حدیث مین آیا ہے کہ فرمایا صلوا علی
الانبیاء قبلی فان اللہ بعثہم کما بعثنی یعنی درود بھیجو اوپر انبیا کے کہ جیسے بھیجے ہین پس بہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے مبعوث
کیا اونکو جیسا کہ مبعوث کیا مجھے پس صلوات مخصوص ہے ساتھ انبیا کے اور اونکے غیر پر جائز نہین [illegible] سفیان
ثوری سے بھی منقول ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور روایت مین آیا ہے کہ کہا لا ینبغی الصلوات علی احد
الا النبیین یعنی نہین سزاوار بھیجنا درود کا اوپر کسیکے مگر اوپر انبیا کے اور تیسرا فرقہ [illegible]
دعا ہے حضرت عزت جل جلالہ سے کہ رحمت کرے اوپر بندی اپنے کے **وصل** انواع عبادت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مین شک نہین کہ مقصود آفرینش عالم سے عبادت ہے قولہ تعالیٰ وما خلقت الجن والانس الا
فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور نہین پیدا کیا مینے جن اور انس کو مگر واسطے [illegible] اور اختلاف
علما ہے تعبد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پیش از بعثت آیا متعبد تھے [illegible] شرایع پیشینہ
سے جمہور اوپر اوسکے ہین کہ متعبد نہ تھے ساتھ کسی چیز کے [illegible] اونکے
حکم کرتے تھے عقل اونکی ساتھ اوسکے اور بعض نے توقف کیا ہے [illegible]
عبادات کو سات نوع پر ترتیب دیا ہے اول طہارت [illegible]
پانچوین حج چھٹے دعا ساتوین تلاوت نوع اول طہارت مین اور اوسمین چند اوصاف ہین **وصل**
وضو اور مسواک اور مقدار آب وضو مین وضاءت بمعنی حسن اور نظافت سے ہے **وضو** بالضم مصدر اور بالفتح آب وضو

اور بمعنی مصدر بھی آیا ہے اور بعض نے کہا ہے دو نو لغت ہین کبھی بمعنی مصدر آ وین اور کبھی بمعنی آب کذا فی القاموس
اور اختلاف کیا ہے علمانے وقت وجوب وضو مین بعض نے کہا ہے کہ وجوب اوسکا مدینہ مین ہے اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو کرتے تھے اور بعض اوقات مین ایک وضو کے ساتھ چند فریضے بھی ادا فرمائے
مین اور ابن عبداللہ نے نقل کیا ہے کہ اتفاق اہل تفسیر اوسپر ہی کہ غسل جنابت فرض کیا گیا اوپر حضرت کے
مکہ مین جیسا کہ فرض کی گئی نماز اور مسواک مشتق ہے سواک سے بمعنی مالیدن اور مالیدن دہن کی سواک الکہ
چوب و دندان مال مسواک مثلہ اور احادیث فضیلت اور استحباب مسواک مین بہت واقع ہوئی ہین فرمایا اگر نہوتا
خوف مشقت اوپر امت کے واجب کرتا مین اوپر اونکے مسواک ہر نماز کے لئے اور مستحب ہے کہ مسواک
درخت اراک سے ہووے اور مقدار آب غسل اور وضو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا ہی کہ غسل
ساتھ ایک صاع پانی کے کرتے تھے کہ پانچ مد ہی اور وضو ایک مد کے ساتھ وغسل کبھی ہوتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فقط ... کیا ہے ... ہوتے تھے تعلیم امت کے لئے کہ اسقدر کافی ہی اور اقتصار اوسپر
... کہ ... اور ... سنت نہین اور کبھی تین بار دہوتے اور یہہ نہایت مرتبہ تطہیر اور مبالغہ بھی اوسمین
اور اسباغ وضو کہ اکثر احادیث مین امر اوسکے ساتھ واقع ہوا نزدیک اکثر علما کے یہی ہے اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مضمضہ اور استنشاق کبھی ساتھ ایک غرفہ کے فرماتے تھے اور کبھی ساتھ دو کے اور کبھی ساتھ
تین کے جیسا کہ غسل اعضا مین کرتے تھے اور ایک غرفہ سے آدہا مضمضہ اور آدہا استنشاق مین بکار لیجاتی تھی وضو تینون
اسیطرح وصل فرماتے اور جمع درمیان مضمضہ اور استنشاق مذہب شافعی کا ہے اور وہ او پر صور متعددہ کے
متعدد ہی لیکن صحیح یہہ ہے کہ ساتھ ایک غرفہ کے مضمضہ کرے اور استنشاق پہر دوسرے غرفہ کے ساتھ مضمضہ
اور استنشاق یونہین تین بار کرے اور مضمضہ اور استنشاق وضو مین نزدیک ائمہ ثلثہ کے سنت ہے اور امام
احمد کے نزدیک فرض اور مسح سر مین اختلاف ہے قدر واجب مین اوسکے امام شافعی اور ایک جماعت کے نزدیک
واجب وہ ہے کہ جسپر اطلاق کیا جاوے مسح اگرچہ ایک بال ہو اور ایک روایت مین تین بال اور امام مالک
اور ایک جماعت اوپر اوسکے ہین کہ مسح تمام سر واجب ہے اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے ربع سر اور دلائل
ان مذہب کے مذکور ہین ہر ایک کے محل مین اور غسل رجلین اکثر روایات مین مطلق آیا ہے

بے ذکر عدد کے لیکن مقید بقید تنقیہ اور تنظیف کے اور اسی واسطے بعضے قایل اوسکے تثلیث کے سنت ہونے مین جو مذکور ہے
شرح ابن الہمام مین اور بعض مین دہویا دہنا پانوان تین بار اور دہویا بایان پانوان تین بار ظاہر وقت مین ساتہ ایک طریق
کے واقع ہوا ہے واللہ اعلم اور تخلیل لحیہ مین عثمان اور عمار رضی اللہ عنہما سے حدیث مروی ہے اور محدثین کو اختلاف
ہے صحت اور ثبوت اوسکے مین اور راجح جانب ثبوت ہے اور وہ سنت ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اور شافعی رحمہ کے نزدیک
اور امام احمد کے نزدیک بہی اوپر مذہب معروف کے اور نزدیک بعض ائمہ اوسکے مذہب کے واجب ہی ازجہت
حدیث انس رضی اللہ عنہ کے اور وقت اوسکا نزدیک دہونے مونہہ کے ہے اور نزدیک امام محمد کے مخیر ہے
وقت دہونے مونہہ کے یا وقت مسح راس کے اور تخلیل انگشتان ہاتہ اور پانون کے کبہی کبہی کرتے تہے
ایسا ہی ہے سفر السعادت مین اور وہ نزدیک ابی حنیفہ اور شافعی کے سنت ہے اور نزدیک امام احمد کے تخلیل اصابع مع
رجل مسنون ہے بے خلاف اور تخلیل اصابع یدین مین دو روایت مین اشہر مین سنت اور دوسری مین نہین اور
مسح رقبہ مین بہی حدیث آئی ہے کہ فرمایا جو کوئی مسح کرے اوپر قفا کے ہمراہ سر کے نگاہ رکہا جاوے غل سے روز قیامت
سے اور اس حدیث کو مسند الفردوس مین ابن عمر سے روایت کیا ہے ولیکن سند اوسکی ضعیف ہے اور
نزدیک امام ابی حنیفہ رحمہ کے مستحب ہے اور اختیار بعض شافعیہ بہی یہی ہے اور آنحضرت کو رومال نہ تہا کہ ساتہ
اوسکے اعضا بعد از وضو پاک کرین بلکہ خود چہوڑتے تہے کہ آپ ہی خشک ہوتی تہے اور مسح مونہہ کا بطرف ثوب
بہی آیا ہے اور حدیث عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بہی اسی پر دلالت کرتی ہے لیکن جامع ترمذی مین ان دو حدیثون
کو تضعیف کیا ہے اور کہا ہے کہ آنحضرت سے اس باب مین کچہ صحت نہین پہونچا اور بعض کتب حنفیہ مین مذکور ہے کہ اگر مقصود
تکبیر نہووے کراہت نہ کرے اور احادیث کہ اذکار وضو مین وارد ہوئی ہین کچہ اونسے صحت نہین پہونچا بلکہ
محدثین نے بوضع اون حدیثون کے حکم کیا ہے اور منقول سلف سے شروع وضو مین یہ لفظ ہے بسم اللہ العظیم
والحمد للہ علی دین الاسلام اور آخر وضو مین لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

وصل

مسح خفین مین جاننا چاہیے کہ کتب ائمہ حدیث مین کتب ستہ وغیرہ سے مذکور ہے بروایات متعددہ اور طرق
مختلفہ کے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر اور حضر مین مسح موزہ فرماتے تہے اور تصریح کیا ہے جماعت حفاظ نے
کہ حدیث مسح خفین بتواتر ثابت ہوئی ہے کہ شک اور شبہہ کو اوسمین راہ نہین اور منکر اوسکا نزدیک بعض

ہدایہ کے متبدع اشیعہ کے نزدیک کافر اور جاننا چاہیے کہ علما نے اختلاف کیا ہے کہ مسح
افضل ہے یا غسل ایک جماعت اوپر اوسکے ہے کہ غسل افضل ہے کہ اسواسطے کہ غسل عزیمت ہے
اور مسح رخصت اور اخذ بعزیمت افضل ہی عمل برخصت سے اور صواب وہ ہے کہ مسح اور غسل دونوں
مشروع ہین اور برابر اور ایک دوسرے سے افضل اور راجح نہین **وصل** تیمم مین تیمم ثابت ہی کتاب اور سنت
اور اجماع کے اور خصائص اس امت سے ہے اور آنحضرت اوپر ہر زمین کے کہ نماز ادا کرنا چاہتے خواہ سنگ خواہ خاک
خواہ ریگ تیمم فرماتے اور فرق خاک اور ریل اور غیرہ اوسکے مین نکرتے اور تیمم حکم وضو کا رکھتا ہے کہ ایک تیمم کے ساتھ
چند نماز ادا کرے جیسا کہ ساتھ وضو کے اور کیفیت تیمم کی دو ضربہ ہین ایک مونھہ کے لئے اور دوسرا ذراعین کے لئے
مرفقین تک **وصل** غسل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین غسل بفتح شستن و بضمتین وسکون اسم اور
بالکسر شوی مانند گل او خطمی وغیرہ کے۔ اغتسال غسل لا اغول بالفتح آب غسل مغتسل بھی ایسا ہے اور جائے غسل
مغسل بکسر سین جائے سر دہ شستن عسالہ بالضم آب دست دروشستہ یعنی مستعمل غسل مغسول شستہ یہ معانی لغوی
اس لفظ کے ہین اور حقیقت اغتسال کی شرع مین غسل جمیع اعضا کا ہے اور اجرا پانی کا اوپر اور اختلاف کیا ہی
وجوب ولک مین ساتھ ہاتھ کے نزدیک اکثر علما کے واجب نہین اور مذہب ہمارا بھی یہی ہے اور اجماع ہی اوپر عدم
وجوب غسل کے ہین الجماعتین لیکن وضو مستحب ہے اور پاک کرنے اعضا مین بخرقہ اختلاف ہے۔ حدیث میمونہ مین
آیا ہے کہ میمونہ رضی اللہ عنہا بعد از غسل حضرت کو جامہ دیتے تھین کہ ساتھ اوسکے پانی اعضا سی خشک کرتے تھے اور
بعض نے کہا ہے کہ کراوہ ہے صیف مین اور مباح ہے شتا مین۔ نوع دوسری نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مین جان کہ نماز افضل اور اشرف اور اتم اور اکمل عبادات کی ہے کہ جمع ہوئے ہین اوسمین سجود اور قیام قرارت
اور قعود عبادات اور عبودیات سے کہ غیر اوسکے مین جمع نہین طہارت اور صمت اور استقبال اور استفتاح او تکبیرات
اور رکوع اور سجود اور تسبیح اور دعا اور تحیہ اور حضور اور خشوع اور خضوع کہ ہر ایک اونسے عبادت ہی تنہا کیا جائے
جمعیت ان سب کی اور فرضیت نماز کی شب معراج مین ہوی ہے کہ پہلے پچاس کا حکم ہوا تھا بعد ازان پچاس سے پانچ تک آیا
اور حکم ہوا کہ یہ پانچ پچاس کے حکم مین ہین کہ تبدیل نہین پاتا قول نزدیک میرے **وصل** تعیین اوقات صلوات
قسمہ مین تعیین اوقات صلوات بعد از رجوع آنحضرت کے ہی معراج سے اور بعض نے کہا ہے کہ پیش از ہجرت ساتھ بیان

جبرئیل علیہ السلام کے اور پیچھے اوس سے ساتہہ بیان حضرت کے پس ندا کی کہ الصلوت جامعۃ اور جمع ہوئی صحابہ اور امامت کی جبرئیل نے پہلے دن اول وقت ادا سے ظہر کیا اوسوقت کہ آفتاب نے زوال قبول کیا بعد ازان امامت کی اور ادا کیا عصر کو اوسوقت کہ سایہ شخص مثل اوسکے ہوا مغرب اوسوقت کہ آفتاب نے غروب کیا اور عشا اوسوقت کہ غروب کیا شفق نے اور صبح اوسوقت کہ ظاہر ہوئی فجر۔ دوسرے دن پہر جبرئیل آئے اور امامت کی اور پڑہا ظہر کو وقت بلوغ ظل شی کے اوسکی مثل کو اور پڑہی عصر وقت بلوغ ظل مثلین کو اور مغرب وقت غروب آفتاب اس جگہہ دونو دن ایکوقت مین پڑہا اور عشا یا ثلث یا نصف لیل تک تک اوسی ہا اور فجر بوقت اسفار تنبیہ سابقا حدیث امامت جبرئیل علیہ السلام مین گذرا ہے کہ ندا دی الصلوت جامعۃ اور یہ پیش از شریعت اذان تہا اور اذان مدینہ مین مشروع ہوئی سنہ اولی مین ہجرت سے یا ثانی مین اور تحقیق وہ ہی کہ آنحضرت نے شب معراج مین کلمات اذان سنے تہی لیکن حکم ہوا کہ ان کلمات کو اذان مین نماز کے لیے کہین اور آنحضرت نے مکہ مین بے اذان نماز پڑہی ہے تا مدینہ مین آئے اور اس باب مین ساتہہ اصحاب کے مشاورت فرمائی اور بعض اصحاب نے اذان کو خواب مین سنا پس وحی آئی کہ وہ کلمات اوپر آسمان کے سنتے تہے اوپر زمین کے سنت اذان کی ہووین واللہ اعلم

وصل افتتاح آنحضرت مین نماز کو۔ احادیث مین آیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے لیے کہڑے ہوتے اللہ اکبر فرماتے اور پیش از تکبیر نیت اوپر زبان کے یا اور کوئی لفظ مروی نہین ہے اور محدثین کہتے ہین کہ نیت ساتہہ زبان کے پڑہنا بدعت ہی نہین کیا ہے اوسکو آنحضرت نے اور نہ کسی نے اصحاب اوسکے سے اور فقہا اختلاف رکہتے مین تلفظ مین ساتہہ نیت کے بعضی اوپر اوسکے ہین کہ بدعت ہی اس لیے کہ منقول نہین فعل اوسکا آنحضرت سے اور بعضے کہتے ہین مستحب ہی اس لیے کہ وہ عون ہی اوپر استحضار نیت قلبی کے اور موجب جمع ہی درمیان عبادت لسانی اور قلبی کے اور قواعد شرع اور ضرورت عقل سے معلوم ہوا ہے کہ اگر دل ساتہہ زبان کے جمع ہووے اتم اور اکمل ہوا اور ساتہہ تکبیر کے دونو ہاتہہ اوٹہانے اکثر احادیث مین ایسا ہی واقع ہوا ہے اور بعض احادیث مین تاخیر تکبیر رفع یدین سے بہی وارد ہے۔ اور اوٹہانا ہاتہو نکا اکثر تا گوش اور احیانا تا بدوش ہوتا تہا بعد ازان داہنا ہاتہہ اوپر بائین کے زیر سینہ بالاے ناف شافعی کے نزدیک اور زیر ناف امام ابوحنیفہ کے نزدیک اور بعض اصحاب شافعی کے اور یہ نہین ہے مواہب مین اور ہدایہ مین مذہب شافعی بالاے سینہ کہا ہی

بعد ازان دعای استفتا- سبحانک اللہم آخر تک اور انی وجہت وجہی آخر تک اور سوای اوسکے اور شافعیہ اسکو کلا اور
بعض نماز فرض اور نفل سب پڑہتی مین اور ابو حنیفہ کے نزدیک بنوافل او صلوات لیل ہے اور فرض مین غیر از سبحانک اللہم
نہین ہے بعد ازان استعاذہ اور کہتے اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم اور بعد از استعاذہ بسم اللہ الرحمن الرحیم باخفا بعد ازان
فاتحۃ الکتاب پڑہتے اور آخر فاتحہ مین آمین کہتے نماز جہری مین بجہر اور سری مین بخفیہ اور مقتدی بہی بموافقت آمین کہتے اور
مذہب امام ابو حنیفہ اخفاہی مطلقا اور بعد از فاتحہ سورہ پڑہتے نماز صبح مین قرأت دراز فرماتے مقدار ساٹہہ آیت کے
سو تک اور کبہی تخفیف قرات مین کرتے اور نماز جمعہ مین سورہ جمعہ اور منافقون پڑہتے اور کبہی سبح اسم اور غاشیہ اور
جب قرات سی فارغ ہوتے تکبیر کہتے اور رکوع مین جاتے تکبیر کہتے بے رفع ہمارے نزدیک اور با رفع شافعی کے نزدیک اور
رکوع مین دونو کف دست کو اوپر زانو کے سخت کرتے اور درمیان او نگلیون کے تفریج اور کہنیونکو پہلو سے اور پشت کو
سیدہا اور سر کو برابر پشت اور تین بار سبحن ربی العظیم کہتے- اور سجدہ مین ہاتونکو پہلو سے دور رکہتے جیسا کہ ظاہر ہوتی بیاض ابطین
اور بازو اور شکم کو زانو سے دور رکہتے جیسا کہ بزغالہ او سمین سے نکل جاوے اور سجدہ مین سر کو درمیان دونو کف کے
رکہتے اور قومہ اور جلسہ بہی اوپر اندازہ رکوع کے ہوتا تہا اور کبہی اوسقدر کہ لوگونکو وہم ہوتا کہ نماز کو فراموش کیا اور
احادیث باب اطمینان اور اعتدال رکوع اور سجود اور قومہ اور جلسہ مین بہت وارد ہین ادنی اوسکا وہ ہے کہ استخوان پشت
سیدہی کرے اور قومہ اور جلسہ سنت ہے **وصل** اور جب تشہد مین بیٹہتے بایان پانو فرش کرتے اور اوسپر بیٹہتے اور
داہنے پانو کو نصب کرتے قول امام اعظم یہی ہے اور امام شافعی کے ہان بہی یہی ہے قعدہ اولی مین اور ثانیہ مین تورک
اور جب تشہد پڑہتے دونو ہاتہہ اوپر دونو زانو کے رکہتے اور عقد اور اشارت ساتہہ ہاتہہ داہنے کے کرتے نزدیک شافعی
کے بعقد ترپن مین اور صورت اوسکی وہ ہے کہ انگلیون کو بند کرے مگر مسبحہ کہ اوسکو بسط کرے اور طرف ابہام نزدیک
اسفل مسبحہ اور جانب کف دست کے رکہے ایسا ہی تفسیر کیا ہی علما شافعیہ نے عقد پنجاہ وسہ مین اور نزدیک امام
ابو حنیفہ کے بعقد تسعین یعنی نوی کے اور صورت اوسکی قبض خنصر اور بنصر اور بسط مسبحہ اور رکہنا ابہام کا ہے اوپر انگشت
وسطے کے اور نزدیک امام مالک کے قبض سب انگلیون داہنے ہاتہہ کا اور بسط سبابہ اور تحریک اوسکی اور وقت
اشارہ کا بعض کے نزدیک وقت تلفظ الا اللہ کے ہی اور بعضون کے نزدیک وقت تلفظ بکلمہ اللہ کے اور مشہور وہ ہے
کہ نزدیک نفی کے انگشت اوٹہاوے اور نزدیک اثبات کے رکہے اور خطاب السلام علیک ایہا النبی مین دو سوال

سے کیے ہین ایک وہ کہ خطاب بہ بشر کرنا نماز مین منہی عنہ اور مفسد نماز ہے اور جواب دیا ہے کہ یہہ خصائص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے اور حقیقت مین یہہ دعا ہے نماز مین اگرچہ بصیغہ خطاب ہے اور ساتہہ اس تقریر کے حاصل ہوا جواب سوال دوسرے سے کہ کہتے ہین کیا حکمت ہے عدول مین غیبت سے طرف خطاب کے باوجودیکہ مقتضای سیاق لفظ غیبت ہے اور صیغہ صلوات مین روایات متعددہ آئی ہین اور کافی اسی قدر ہے کہ پڑہتے ہین اور دعا مین بعد از درود احادیث بطرق متعددہ روات سے آئی ہین بنا بر تطویل نہین لکہی گئین اور بعد از فراغ نماز دو سلام دنیا راتبہ دائمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہا کہ پندرہ نفر نے مشاہیر صحابہ سے اور علما اونکے نے روایت کیا ہی **وصل** بیان اذکار اور دعوات مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد از صلوت پڑہتے تہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا جب آنحضرت صلعم نماز سے پہرتے تہے یعنی سلام دیتے تہے استغفار کرتے تہے تین بار اور پڑہنا معوذات کا بہی آیا ہے اور یہہ حدیث غایت صحت مین ہے اور مشہور ترین اذکار بعد از فرائض ذکر معقبات ہے یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور مشاہیر اور اوسی پیچہے نماز فرض کی پڑہنا آیۃ الکرسی کا ہے جیسا کہ سنن نسائی مین لایا ہے اور طبرانی نے قل ہو اللہ احد بہی زیادہ کی ہے **وصل** بیان سجدہ سہو مین جاننا چاہیئے کہ نسیان اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ اقوال مین اوس چیز مین کہ متعلق باخبار و ابلاغ ہے جائز نہین باتفاق لیکن افعال مین کیا نماز اور کیا اوسکی غیر مین اختلاف ہے مختار نزدیک اہل حق کے جواز ہے اوسکا اور صاحب سفر السعادت نے کہا ہے کہ پانچ موضع مین مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سہو فرمایا ہے نماز مین تمام عمر مین اور غیر اس سے ثابت نہین ہوا **پہلے** نماز ظہر تہی کہ تشہد اول مین بیٹہے اور راوسٹے جب تمام کیا نماز کو دو سجدے کیے اور سلام پہیرا **دوسرے** ایک مرتبہ پہر رکعت دوسری مین نماز ظہر سے یا پچہلی مین سلام پہیرا اور بابت کے بعد از ان یاد کیا اور تمام فرمایا اور بعد از سلام دو سجدے کیے اور بعد از دو سجدہ پہر سلام پہیرا تہا اور اس حدیث مین سجدہ سہو بعد از سلام اور اس حدیث کو حدیث ذو الیدین کہین کہ نام صحابی کا ہے **تیسرے** ایک روز نماز پڑہی اور نماز سے باہر آئے ایک رکعت باقی رہی تہی جو مسجد سے باہر آئے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ عقب آنحضرت سے نکلے اور عرض کیا یا رسول اللہ ایک رکعت فراموش کی آپ نے پس رجوع بمسجد فرمائیے اور بلال کو کہا تا اقامت کی اور رکعت کہ آپ نے فراموش کی تہی ادا فرمائی اور سلام دیا اور پہیر پہرے لیکن اس حدیث مین ذکر سجدہ مسکوت عنہ ہی شاید کہ مقام نے اوسکے بیان کا

اقتضا نہ کیا چوتہے پہر نماز ظہر ادا کی اور ایک رکعت زیادہ پڑہی صحابہ سے کہا کہ نماز مین ایک رکعت زیادہ ہوئی فرمایا کس سبب سے کہا اونہو نے پانچ رکعت پڑہین آپ نے اوسوقت دو سجدہ سہو کیے حضرت صلعم نے اور سلام دیا اور اوسپر اقتصار کیا اور آخر مین اس حدیث کے ہے کہ انما انا بشر مثلکم انسی کما تنسون الحدیث یعنی سوای اسکے نہین کہ مین آدمی ہون مانند تمہارے بہولتا ہون جیسا کہ تم بہولتے ہو **اور پانچوین** بہی ایکبار پہر نماز عصر مین تین رکعتین پڑہین اور بہ دولتخانہ مراجعت فرمائی اور صحابہ پیچہے گئے اور اعلام کیا مسجد مین پہر تشریف لائی اور ایک رکعت ادا کی اور سلام پہیرا اور بعد از سلام دو سجدہ کیئے اور دوبارہ پہر سلام دیا **وصل** سجدہ تلاوت مین اختلاف کیا ہے علما نے حکم سجدہ تلاوت مین۔ ائمہ حنفیہ اوپر اوسکے ہین کہ واجب ہین **اور** امام مالک اور شافعی اوپر اوسکے ہین کہ سنت ہے اور فعل اوسکا ترک اوسکے سے افضل ہی **اور** ایک روایت مین امام احمد سے بہی واجب ہے اگر نماز مین ہووے اور غیر اوسکے مین واجب نہین **اور** مذہب امام اعظم اور جمہور ائمہ کا وہ ہے کہ واجب ہے اوپر قاری اور سامع کے مطلقا بشرائط صلوت قول مختار یہی ہے **اور** نزدیک حنفیہ کے پیش از سجدہ اور بعد از سجدہ تکبیر کہین اور دونو مندوب ہین نہ واجب **اور** مروی ابن مسعود سے ایسا ہی ہے **اور** نزدیک بعضون کے سلام بہی ہے لیکن تشہد کسیکے نزدیک نہین ہے **اور** اگر کہڑا ہووے اور سجدہ مین جاوے اولی اور افضل ہے **وصل** اور تسبیح اس سجدہ کی وہ ہے تسبیح سجدہ نماز کی ہی شکر مین **جان** کہ علما نے اختلاف کیا ہے سجدہ مفردہ مین کہ خارج صلوت کے کرین آیا جائز اور مسنون ہے اور عبادت اور موجب تقرب بجناب آلہی ہے یا نہین نزدیک بعضون کے بدعت ہے کچہ اوسکی شرع مین اصل نہین **اور** بعض کے نزدیک جائز اور مسنون **اور** حنفیہ نے نقل کیا ہے کہ جائز ہے مع الکراہت **تفصیل** کلام اسطرح پر ہے کہ سجدہ خارج نماز مین کئی قسم ہی ایک سجدہ سہو ہے اور وہ خود حکم مین سجدہ نماز کے ہے۔ دوسرا سجدہ تلاوت اور انہین خلاف نہین ہے اور سجدہ مناجات کہ بعد از نماز ہی اور ظاہر الکلام اکثرین کا اوسپر دال ہے کہ یہہ بہی مکروہ ہے اور ایک سجدہ شکر اوپر حصول نعمت اور اندفاع بلیات کے اور اس جگہہ اختلاف ہے نزدیک امام شافعی کے سنت ہے اور قول امام احمد اور ابی یوسف یہی ہے اور احادیث اور آثار اس باب مین بہت آئے ہین **اور** نزدیک امام ابو حنیفہ اور مالک کے سنت نہین بلکہ مکروہ ہے **اور** ایک قسم اور ہے کہ اوسکو سجدہ تحیت کہین اور بعض روایات فقہیہ مین رخصت ساتہہ اوسکے واقع ہے لیکن مختار کراہت اور حرمت

اوسکی ہے **وصل** ذکر نماز جمعہ مین مشہور جمعہ ضم جیم اور سکون میم اور ضم اوسکا ہے **اور** سیوطی نے بفتح میم بہی
کہا ہے **اور** زجاج سے کسرہ اوسکا بہی حکایت کیا ہے اور نام اسدن کا جاہلیت مین عروبہ بفتح عین اور ضم را،
اور بای موحدہ کے تھا **اور** جمعہ اسم اسلامی ہے بجہتہ اجتماع ناس کے اوسدن مین نماز کے لیے کذا قیل **اور**
اختلاف کیا ہے علما نے روز جمعہ اور عرفہ مین کہ کونسا ان دونو سے افضل ہے - بعض نے کہا ہے کہ دنون مین جمعہ کا دن
افضل ایام اسبوع ہے اور روز عرفہ افضل ایام سنہ **اور** خصائص وفضائل یوم جمعہ کے بہت ہین انجملہ وہ کہ اوسمین
ایک ساعت ہی کہ جو کچھ بندہ اوس ساعت مین خدا سے چاہیے پاوے **اور** علما کو صحابہ اور تابعین رض اور من بعدہم سے
اس ساعت مین خلاف ہے اوپر دو قول کے - بعضے کہتے ہین کہ وہ خواص زمان کرامت نشان رسالت سے تھا اور
بعد اوسکے مرفوع ہوا اور یہ قول مردود ہی - قول دوسرا اور وہ صحیح ہے کہ جیسا زمان برکت توامان حضرت مین تھا
ویسا ہی اسوقت مین بہی باقی ہے اور اسمین بہی دو قول ہین ایک جماعہ کے نزدیک وہ ساعت مبہم ومخفی رکہی ہے
جمعہ مین نظیر شب قدر کی عشرہ اخیرہ رمضان مین **اور** اکثر اوپر اوسکے ہین کہ معین ہے اور اس جگہہ اقوال متعددہ
زیادہ وارد ہین تینتیس قول سے بجہتہ طوالت کے نہین لکہے گئے **اور** فضیلت موت مین روز جمعہ اور شب جمعہ مین
ساتہہ امن کے عذاب قبر سے آثار بہی وارد ہین - سیوطی جمع الجوامع مین حدیث احمد اور بیہقی سے لایا ہے کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مامن مسلم یموت یوم الجمعۃ او لیلۃ الجمعۃ الا وقاہ اللہ فتنۃ القبر یعنی نہین کوئی مسلمان
کہ مرے دن جمعہ یا رات جمعہ مین مگر بچاوے اوسے اللہ تعالی فتنہ قبر سے **اور** آیا ہے کہ جب حق تعالی وتبارک
برانگیختہ کرے ایام کو دن قیامت کے اوپر ہیات اور صورت کے کہ رکہین اوٹہاوے جمعہ کو روشن اور تابان
کہ اہل جمعہ اوسکی روشنائی مین جاوین **اور** حرمت اور کراہت بیع نزدیک اذان جمعہ کے اور استحباب شراء بعد از نماز
خصائص جمعہ سے ہے **اور** پڑہنا سورۂ الم سجدہ اور سورہ ہل اتی کا نماز فجر جمعہ مین - اور پڑہنا سورۂ جمعہ یا منافقون
یا سبح اسم اور سورۂ غاشیہ کا نماز جمعہ مین **اور** پڑہنا قل یا ایہا الکافرون او قل ہو اللہ کا نماز مغرب جمعہ مین **اور**
پڑہنا سورۂ جمعہ اور منافقون کا نماز عشا جمعہ مین مسنون ہے حاصل کلام روز جمعہ روز شریف اور عظیم ہے دنیا
اور آخرت مین پس شرف اوسکا دنیا مین معلوم ہوا اور درباب عظمت اوسکے آخرت مین ایک حدیث ہے کہ وارد ہوئی
ہے مشتمل اوپر فوائد شریفہ اور حقائق عظیمہ کے کہ دلالت رکہتی ہے اوپر اوسکے کہ حاضرین نماز جمعہ کو وہ کہ حاصل ہوتی ہین

انوار شہود اور عظمت اور اجلال حق پرتو اور نمونہ ہے اوسکا کہ حاصل ہوویگا روز آخرت مین قرب پروردگار اور دیدار اوسکے اور انعقاد جمعہ مین اختلاف علما ہے اور اوسمین پندرہ قول ہین اول یہ کہ ایک سی ہی صحیح ہے نقل کیا اوسے ابن حزم نے ثانی دو مرد مثل جماعت کے اور یہ قول نخعی اور اہل ظاہر کا ہے۔ ثالث دو مع الامام نزدیک ابی یوسف اور محمد اور رابع ابی الیث کے رابع تین آدمی مع امام نزدیک امام اعظم اور سفیان ثوری کے خامس سات نزدیک عکرمہ کے سادس نزدیک ربیعہ کے سابع بارہ نزدیک ربیعہ کی دوسری روایت مین ثامن مثل اوسکے غیر امام کے نزدیک اسحق کے تاسع بیس روایت ابن حبیب مین مالک سے عاشر تیس اوسی روایت مین حادی عشر چالیس ساتھ امام کے نزدیک شافعی کے بشرط ہونے اونکے حر عاقل بالغ مقیم ثانی عشر چالیس سوائی امام کے ہی شافعی کے نزدیک ثالث عشر پچاس امام احمد کے نزدیک اور ایک روایت مین عمر ابن عبد العزیز سے رابع عشر اسی حکایت کیا اوسکو مازنی نے۔ خامس عشر جماعت کثیر بغیر حصر اور شمار کے اور کا شکے ہی قول اخیر فتح الباری مین کہا ہے کہ ارجح الاقوال ہے اور یہ اقوال تعداد انعقاد جمعہ سوا اہل مدینہ سے منقول ہین وصل جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ کے لیے منبر پر تشریف لاتے بلال شروع کرتا اذان مین درپیش دست آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور زمان شریف مین غیر از آس ایک اذان کے نہ تہا اور ایسا ہے زمان ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما مین اور جب دورہ خلافت عثمان رضی اللہ عنہ پہونچا اور کثرت اور تفرق لوگون مین پیدا ہوا امر کیا ساتھ اذان دوسرے کے پیش از آس اذان سے باہر مسجد کے بازار مدینہ مطہرہ مین اوپر زوراء کے کہ نام ایک موضع کا ہے اور اوپر ہر تقدیر کے وہ جو خلفائی راشدین نے کیا ہووے اوسکو بدعت نہ کہنا چاہیے اور اگر بعض اسلاف نے اطلاق بدعت اوپر اوسکے کیا ہو معنی اوسکے ہی کہ زمانہ حضرت مین نہ تہا اور مقصود تذمیم و تقبیح اوسکی نہوگی جیسا کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے جماعت تراویح مین آیا ہے کہ کہا ہے نعمت البدعۃ ہذہ یعنی اچھی بدعت ہے یہہ اور حکم ہر بدعت حسنہ کا یہی ہے اور اوپر فعل عثمان رضی اللہ عنہ کے اجماع سکوتی تہا کہ کوئی ایک صحابہ سے اوسکو اوپر اوسکے انکار نکرتا تہا فتدبر اور مشکوات مین بروایت عمر بن حریث لایا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ پڑہا اور سر مبارک پر حضرت کے دستار سیاہ تہی کہ چہوڑی تہین دو طرف اوسکے درمیان دونو شانون اپنے کے اور دن جمعہ کے لباس اسود مستحب ہے اور حنفیہ کے نزدیک سب اوقات مین وصل نماز تہجد مین آنحضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ

علیہ و آلہ وسلم تہجد و بمعنی نوم اور تہجد ترک نوم جیسا کہ تأثم ترک اثم اور تحنث ترک حنث اور یہان مراد ترک نوم بمعنی
استیقاظ ہے اسواسطے کہ نماز تہجد بعد از نوم اور بیدار ہونیکے اوس سے ہوتی تہی **او**ر اختلاف ہی اوسمین کہ قیام
لیل کہ بمعنی نماز تہجد ہے فرض تہا اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یا سنت **او**ر دلیل ہر طایفہ کی قول حق تعالے اکا
ہے فتہجد بہ نافلۃ لک یعنی پس ترک خواب کر نماز شب کے لئے اوس حالین کہ نافلہ ہے تیری لیے ۔ ایک جماعت
کہ سنت کہتی ہے نافلہ کو نفل سے کہین بمعنی زیادہ اوپر فرض کے اور وہ لوگ کہ فرض کہین نافلہ کو بمعنی زایدہ کہین
کہ معنی اصل لغت نفل کے ہین یعنی فریضۃ زائدۃ علی الفرض **او**ر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شروع کرتے
نماز شب کو ساتہہ دو رکعت خفیف کے بعد ازان تطویل فرماتے اور کیفیت قیام اور کمیت رکعات مین روایات
متعددہ واقع ہوئی ہین متعبد مخیر ہے اوپر مواظبت ہر ایک کے اون انواع سے اور فعل اونکے مین اوقات مختلفہ
مین کہ یہہ طریق ادخل و انسب ہے ساتہہ سلوک طریق اتباع کے اور وہ طریق احادیث صحاح مین مذکور ہی **وصل**
آنحضرت بعد از دو رکعت سنت فجر کے پہلوی راست اوپر زمین کے رکہتے اور ایک لحظہ استراحت فرماتی بخاری
اور مسلم نے عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب پڑہتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو رکعت فجر کی
اگر بیدار ہوتی مین مجہسے بات کرتے وگرنہ اضطجاع فرماتے وقت اعلام نماز تک **او**ر بعض اہل علم نے اصحاب نبی
اور من بعد ہم نے تابعین سے کلام کو بعد از طلوع فجر فراغ نماز سے مکروہ رکہا ہے مگر وہ جو جنس ذکر آلہی یا سخن
ضروری سے ہو کہ اوس سے چارہ نہو وے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا انتہے اور تکلم آنحضرت بہی اسی قبیل سے
تہا **وصل** لیکن قیام آنحضرت شب نصف شعبان مین کہ اکثر یہان کے لوگ اوسی شب برات کہتی ہین ثابت ہوا ہے
ساتہہ حدیث عایشہ رضی اللہ عنہا کے کہ کہا قیام کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شب مین پس
دراز کیا سجدہ کو تا گمان لے گئے ہین کہ قبض کی گئی روح مبارک اونکی پس جب دیکہا مینے یہہ حال کہڑی ہوئی مین اور
گئی مین اونکی طرف اور ہلایا مینے نر انگشت اونکا پس ہلے اور اوٹہایا سر مبارک اپنا سجدہ سے اور فارغ ہوئے نماز سے
الی اخر الحدیث **او**ر احادیث فضل شب نصف شعبان مین بہت وارد ہوئی ہین کہ وہ افضل لیالی ہے بعد از لیلۃ القدر
کے **او**ر حدیث مین آیا ہے کہ کہولے جاتے ہین دروازے رحمت کے چار شبون مین ۔ شب عید الضحی اور شب عید الفطر
اور شب نصف شعبان اور شب عرفہ سے وقت اذان صبح تک اور ساتہہ صحت کے پہنچا ہے قیام لیل اور صوم نہار اوسکا

اور آنحضرت سے بخر قیام اور طول سجدہ اور استغفار واسطے اہل بقیع کے ساتھ صحت کے نہین پہنچا اس رات مین اور اوراد نامہ
مشائخ مین کہ اس رات مین سو رکعت لکھی ہین ہر رکعت مین دو بار قل ہو اللہ محدثین کے نزدیک صحت نہین پہنچی اور شیخ امام ابو الحسن
بکری رحمۃ اللہ علیہ کہ روایات امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے لایا ہے کہ دیکھا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ پڑھین
چار رکعت شب نصف شعبان مین اور پڑہی بعد از سلام چودہ بار فاتحۃ الکتاب اور چودہ بار قل ہو اللہ اور چودہ چودہ بار
قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور ایک بار آیۃ الکرسی بعد ازان لقد جاءکم رسول من انفسکم اور ثواب اوسکا بہت
فرمایا پس محدثین کے نزدیک اس حدیث مین کلام ہے اور بیہقی کے نزدیک موضوع واللہ اعلم اور وہ جو متعارف ہوا ہے
ہمارے دیار مین روشن کرنے چراغان اور مثال اوسکے سے اس رات مین سب نامشروع ہے اور مشابہ ساتھ دوالی
ہنود کے اور رسم مجوس کی ہے لیکن قیام لیل رمضان مین کہ اوسکو تراویح کہین بیان اوسکا باب صیام مین آویگا ان شاء اللہ تعالی

وصل بیان صلوٰۃ ضحی یعنی نماز چاشت مین ضحو اور ضحیۃ اور ضحوت اور پر وزن عشیۃ کے ارتفاع نہار کو کہین اور
ضحی فوق اوسکے ہے اور بمعنی شعاع آفتاب بھی آیا ہے اور ضحی بفتح اور مد وقت بلند ہونے آفتاب کا ربع آسمان تک
جان وہ کہ متعارف بین الناس اول نہار مین نوافل سے دو نمازین ہین ایک اول روز مین بعد از طلوع آفتاب
اور بلند ہونے اوسکے ایک دو نیزہ اور اوسکو صلوٰۃ الاشراق کہین اور دوسری بعد از بلند ہونے آفتاب کے
مقدار ربع آسمان تا انتصاف نہار اوسکو صلوٰۃ ضحی اور نماز چاشت کہین اور اکثر احادیث مین بھی اسم صلوٰۃ الضحی کا
شامل دونو نمازون کو دونو وقتون مین آیا ہے اور ساتھ صحت کے پہنچا کہ آنحضرت صلعم نے دونو وقت مین نماز پڑہی ہے
اور امت کو ساتھ اوسکے ترغیب کیا ہے اور امر باستحباب فرمایا ہے اور ظاہر وہ ہے کہ ایک وقت ہے اور ایک نماز
کہ اول وقت اوسکا اشراق ہے اور آخر اوسکا قبل انتصاف نصف النہار تک اور جو بعض اوقات مین دونو وقت مین نماز پڑہی
ہے اس جگہہ سے گمان لیگئے ہین کہ مگر اس جگہہ دو وقت اور دو نمازین اور بعضی ضحوت الصغری اور ضحوت الکبری بھی
کہین واللہ اعلم اور وہ جو کہا ہے علما کو کہ اختلاف ہے صلوٰۃ ضحی بعضی نے اثبات کیا ہی اور بعض نے نفی اور بعض نے
سنت کہا ہے اور بعضون نے بدعت اور ہر ایک نے اپنی اپنی جانب کی روایات کو ترجیح دیا ہے ظاہر وہ ہے کہ یہ اختلاف نماز
آخیر مین ہے کہ اوسکو نماز چاشت کہتے ہین نہ نماز اولی مین کہ اوسے نماز اشراق کہین اور عدد رکعات اس نماز مین بھی
اختلاف ہے اور وہ بحسب اختلاف ایام اور احوال کے موافق انشاط اور کسل ساتھ اہتمام مہمات کے جا ہے اور اکثر علما نے

اختیار چار رکعت کی ہے اسلیے کہ احادیث اوسکی سب صحیح ہین اور احادیث ادا اعداد کی بعض صحیح او بعض ضعیف واللہ اعلم **وصل** - نماز عیدین مین جان کہ عید کو عید اسلیے کہتے ہین کہ عود کرتی ہے اور مکرر آتی ہے اور یہہ وجہ عام ہے شامل اور مواسم کو بہی اس لیے بعض نے قید اور زیادہ کی ہے اور کہا ہے کہ عود کرتی ہے ساتھ فرح اور سرور کے پس موجب فرح اور سرور عید فطر مین شکرانہ تمام ہونے نعمت صیام کا ہے اور عید اضحی مین تمام ہونا نعمت حج کا اور جمعہ کو کہ عید ہر ہفتہ ہے شکرانہ تمام نمازون ہفتہ کا ہے **اور** عیدین مین اور جمعہ مین پہننا اجمل و اجب ثیاب کا مسنون ہے **اور** درباب غسل یوم الفطر اور یوم النحر اور یوم العرفہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے دو حدیثین آئی ہین ایک بروایت فاکہہ بن سعد اور دوسرے بروایت زیاد بن عیاص اشعری کے اور کتب ستہ مین ہرگز کوئی حدیث اس باب مین منقول نہین غیر از اثر ابن عمر کے کہ جامع الاصول مین موطا سے لایا ہے کہ تہے عبد اللہ بن عمر کہ غسل کرتے تہے پہلے جانے سے عیدگاہ مین **اور** تاخیر نماز عید الفطر اور تعجیل نماز اضحی مسنون ہے **وصل** استسقاے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین صاحب مواہب لدنیہ لکہتا ہے کہ خلاف نہین کیا کسی ایک نے علما سے مسنونیت نماز استسقا مین الا امام اعظم نے **اور** نماز استسقا دو رکعت ہین **اور** تحویل ردا کہ منقول اور مروی ہے استسقا مین تفاول ہے ساتہ تقلیب حال کے **وصل** صلوت کسوف مین **اور** اور مشہور لغت مین استعمال خسوف قمر مین اور کسوف شمس مین ہے اور روات حدیث بعضے ایکا فنا روایت کیا ہے دونو مین اور بعض نے برخا **اور** احادیث کہ اس باب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مذکور اور محبر ہین سب کسوف شمس مین ہین بجز ایک حدیث کے کہ شیخ ابن حجر نے شرح اپنی مین اور پر مشکوۃ کے خسوف قمر پر حمل کیا ہے **وصل** صلوت الخوف مین - صلوت خوف ثابت ہے ساتہ کتاب اور سنت کے **اور** حدیث جابر رضی اللہ عنہ مین آیا ہے کہ کفار نے کہا اگر ہم حملہ اوپر مسلمانون کے نماز مین کرتے پارہ پارہ کرتے اونکو **اور** کہا کہ اونکو ایک نماز ہی کہ محبوب تر ہے اموال اور اولاد سے اور وہ نماز عصر ہی اوسوقت مین اوپر اونکے گرنا چاہیے پس جبرئیل علیہ السلام آئی اور یہہ خبر حضرت کو پہونچائی پس پڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے نماز خوف **وصل** عبادت سفر مین آداب سفر اور ادعیہ اور اذکار کہ وقت رکوب راحلہ اور نزول منزل مین وقت رجوع وطن تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کتابون مین مذکور ہین لیکن اس جگہہ دو مسئلہ مذکور ہین ایک مسئلہ قصر اور دوسرا مسئلہ جمع قصر وہ کہ نماز چہارگانہ مین دو رکعت ادا فرماتے یہہ قول متفق علیہ ہے درمیان علمای امت کے کسیکو اوسمین خلاف نہین - **اور** صورت جمع بین الصلوتین

وہ یہی کہ جب رحیل پس از زوال واقع ہوتا نماز ظہر کو تاخیر فرماتے وقت عصر تک نزول فرماتے اور جمع کرتے بیان ظہر اور عصر اور اسکو جمع تاخیر کہیں اور اگر وقت پیش از رحیل آتا کبھی نماز ظہر پڑھ کر سوار ہوتے بعد ازان جب وقت عصر آتا نزول فرماتے اور نماز عصر ادا کرتے اور اس صورت مین جمع نہین واقع ہوتی اور بعض اوقات مین ظہر کو ساتھ عصر کے جمع کرتے اور سوار ہوتے اور اوسکو جمع تقدیم کہین اور اسیطرح مغرب اور عشا مین یعنی اگر کوچ پیش از مغرب واقع ہوتا اور وقت مغرب کا راہ مین آتا نماز مغرب کو تاخیر فرماتے تا وقت نزول مین مغرب اور عشا کو جمع کرتے جمع تاخیر اور اگر وقت مغرب پیش از رحیل آتا مغرب اور عشا دونو کو جمع کرتے جمع تقدیم اور سوار ہوتے **اور** امام اعظم کے نزدیک مطلق جائز نہین اور وجہ اونکی قول کی وہ ہے کہ تعین اوقات نماز قطعی ہے اور ثابت ہوا ترکہ شک اور شبہ کو اوسمین دخل نہین یہانتک کہ تاخیر نماز کو وقت سے اور تقدیم نماز کو اوپر وقت کے کبائر سے گنا ہے **اور** شیخ ابن حجر نے فتح الباری مین کہا ہے کہ بعض شافعیہ کے نزدیک ترک جمع افضل ہے **اور** ایک روایت مین امام مالک سے آیا ہے کہ جمع مکروہ ہے اور فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محض جواز کے لئے تھا واللہ اعلم **تنبیہ** وہ گذرا بین الصلوتین مین حق مسافر مین تھا لیکن جمع بین الصلوتین مقیم کے لیے ترمذی کہتا ہے کہ بعض نے تابعین سے رخصت دی ہے اسمین مریض کے لیے اور ساتھ اسکے قایل ہین احمد اور اسحاق **اور** مطر مین اور ساتھ اوسکے قایل ہے شافعی اور احمد اور اسحق اور قایل نہین شافعی ساتھ جمع کے مریض کے لئے اور ابن عباس سے روایت لاتا ہے کہ کہا من جمع بین الصلوتین من غیر عذر فقد اتا بابا من ابواب الکبیرۃ یعنی جسنے اکٹھی پڑہین دو نمازین بے عذر بس تحقیق آیا ایک دروازہ کو دروازون کبیرہ سے۔ اور عمل اسی حدیث پر ہے جمہور امت کے نزدیک کہ جمع نکیا جاوے دو نمازون مین مگر سفر اور عرفہ مین انتہی **وصل** نماز جنازہ مین مسایل کتاب الجنایز کی اور احادیث وارده اور آداب اور مقدمات اوسکے بیت مین فضیلت مرض اور ثواب اوسکے سے اور ثواب عیادت اور آداب اوسکے **اور** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عیادت کے لئے کوئی دن معین نہ تھا بلکہ سب اوقات مین شب و روز سے عیادت فرماتے جیسا کہ لوگون مین متعارف ہے کہ رات کو یا روز شنبہ اور سہ شنبہ عیادت نامبارک ہے نکرتے **اور** آنحضرت درد چشم کے لئے بھی عیادت کرتے تھے **اور** نماز جنازہ مین کبھی چار تکبیر کہتے اور کبھی پانچ اور کبھی چھہ اور عمل صحابہ بھی مختلف آیا ہے **اور** ہاتھہ ہر تکبیر مین اوٹھانے مذہب شافعی اور احمد کا بھی ہے **اور** امام مالک سے تین روایتین ہین رفع کل مین اور عدم رفع کل مین اور رفع اول مین اور عدم رفع باقی مین اور مذہب ابو حنیفہ یہی ہے **اور** بعض روایات مین پڑھنا فاتحہ الکتاب اور سورۃ کا جہر آنحضرت

سے ماثور ہے اور کہا ہے کہ جہر بنا بر تعلیم تہا تا لوگ جانین کہ سنت ہے **اور** آنحضرت ہمراہ جنازہ پیادہ جاتے تہے **اور** راکب کو بعد چاہیے کہ پیچہے جنازہ کے جاوے **اور** نماز جنازہ اوپر غایب کے حضرت سے ماثور نہین الا اوپر نجاشی کے کہ حبشہ مین مرا تہا نماز پڑہی ہے **اور** گور کو بلند نفرماتے اور اوپر اوسکے بنا سنگ و خشت وغیرہ سے نکرتے اور ساتہ گچ اور گل کے سخت نکرتے **اور** اوپر گور کے عمارت اور قبہ نہ بناتے اور یہہ سب بدعت ہی اور مکروہ سفر السعادت مین بہی یہی لکہا ہے **اور** حدیث صحیح مین آیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا لعنت کرے حق تعالی یہود کو کہ پکڑا قبور انبیا اپنی کو مساجد اور لعنت کرے اون عورتونکو کہ زیارت قبور جاوین **اور** بعض نے کہا ہے کہ یہہ منع اور لعنت اول مین تہی اور بعد از رخصت عورتین بہی داخل ہین **اور** منع از جہتہ قلت صبر اور کثرت جزع اونکی ہے **اور** چراغ روشن کرنا اوپر قبر کے ممنوع ہے مگر وہ کہ اوسکے سایہ مین کچہہ کام کرین یا لوگ راہ چلین **اور** نماز پڑہنا مواجہہ قبر کے مکروہ ہے اور بعضون نے مقبرہ مین بہی مکروہ رکہا ہے **اور** عادت نہ تہی کہ لوگ جمع ہو کر میت کے لئے قرآن اور ختمات پڑہین نہ اوپر قبر اور نہ غیر اوسکے اور یہہ سب بدعت ہی الا تعزیت اہلبیت اور تسلی اور صبر فرمانا اونکو مستحب اور سنت ہی لیکن یہہ اجماع مخصوص روز سیوم اور ارتکاب تکلفات اور صرف اموال یتامی کا بدعت اور حرام ہے اور حد تعزیت تین دن ہین اور بعد از ان مکروہ **وصل** سنن رواتب مین مراد سنن رواتب بیان نمازین ہین غیر فرایض کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روز شب مین بطریق راتبہ اور وظیفہ پڑہتے تہین عام تر موکدہ اور غیر موکدہ ہے اسلیے کہ چار رکعت پیش از عصر کو روایت مین ذکر کرتے ہین اور حال آنکہ اونکو موکدات سے نہین گنتے **اور** راتبہ ظہر بروایت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے چار رکعت پہلے اوس سے اور دو پیچہے اوسکے اور اسی پر ہے عمل اکثر صحابہ اور اہل علم اور تابعین کا اور یہی ہے مذہب امام اعظم کا **اور** یہی حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت بعد از زوال چار رکعت پڑہتے تہے اور فرماتے تہے کہ اس ساعت مین دروازے آسمان کے کشادہ ہوتی ہین لیکن اسمین اختلاف ہے کہ یہہ چار رکعت آیا سنت ظہر سے تہین یا نماز مستقل ورای راتبہ ظہر کے **اور** راتبہ مغرب دو رکعت ہین پیچہے اوس سے **اور** راتبہ عشا بہی دو رکعت ہین پیچہے اوسکے لیکن پڑہنا چار رکعت کا پیش از عشا احادیث مین نظر سے نہین گذرا اور کتب حنفیہ مین اوسکو مستحب رکہا ہے واللہ اعلم **اور** بعض کے نزدیک سنت فجر واجب ہین جیسا کہ وتر اور کہتے ہین کہ سنت فجر ابتدای عمل ہے اور وتر ختم عمل اور بیٹہ کر پڑہنا اونکا بے عذر جایز نہین **تنبیہ** عامہ ناس مین کہ متعارف ہوا ہے کہ بعد از سنت اخیر ظہر اور سنت مغرب اور عشا کے دو رکعت نفل پڑہتے ہین وجہہ اوسکی نہین معلوم ہوتی کہ کہان سے ہی اور

الترام از اکثر یا اونکا بیہودہ گو ہی خالی غرابت سے نہین کہ عادت لوگونکی ایسی ہی ہے فتدبر **نوع تیسری** زکوٰۃ مین
زکوٰۃ لغت مین بمعنی نما اور افزونی اور طہارت اور پاکی کے ہے اور زکوٰۃ کو صدقہ بھی کہتے ہین **اور** راجح وہ ہے کہ
وجوب زکوٰۃ بعد از ہجرت ہے سنہ ثانیہ مین پیش از وجوب رمضان یا بعد اوس سے **اور** فرضیت زکوٰۃ چار صنف مین
ہے **ایک** صنف زرع اور ثمار نہ مثل بقول اور خضراوات **دوسرے** صنف بہیمۃ الانعام شتر اور گاؤ اور
گوسپند سے **تیسرے** صنف زر و سیم کہ قوام و معاش عالم و الونکا باعتبار تقویم واشیا کے اوسکے ساتھ ہے
چوتھی صنف اموال تجارت مین جس قسم سے کہ ہو جمیع اصناف اموال مین ہر سال مین ایکبار **اور** زروع اور
ثمار مین بوقت حصاد اور درو اور پختگی اونکی کے **اور** شرع شریف مین ہر صنف مین مال سے ایک نصاب تعین پائی ہے
جیساکہ نقرہ دو سو درہم مین کہ روپی اوسکے بحساب ہمارے دیار کے باون تولہ ہووین **اور** ذہب بیس مثقال ہین کہ
بوزن اس دیار کے ساڑہی سات تولہ ہوسے **اور** غلات اور ثمار مین پانچ وسق کہی ہین کہ آٹہہ سو من شرعی ہووے
اور وسق سات صاع ہین **اور** نصاب زکوٰۃ گوسپند چالیس مین اور گاؤ تیس مین **اور** شتر پانچ مین ہے **اور**
آنحضرت شتران صدقہ کو بدست مبارک داغ فرماتے تہے اور اکثر داغ اوپر گوش کے فرماتے **اور** داغ کرنے حیوانات
مین علما کو اختلاف ہے صحیح وہ ہے کہ اگر اوسمین مصلحت ہو مثل علامت اور تمیز کے مختلط نہووین جایز ہے **اور** آدمی کے
داغنے مین بقصد علاج اسمین بہی اختلاف ہے اور صحیح حرمت اور کراہت ہے مگر بوقت انحصار علاج کے اوسمین بقول
طبیب حاذق کے اور یہہ ستا شرا **اور** صدقہ فطر واجب ہے اوپر ہر مسلم مرد یا زن آزاد یا بندہ خورد یا بزرگ کے اور وجوب
بندہ اور صغیر پر بمعنی وجوب کے سید اور والد پر ہے **اور** صدقہ فطر نصف صاع ہے گندم سے اور صاع ثمر اور شعیر سے
اور وزن صاع مین اختلاف ہے بوزن جہانگیر شاہی نصف صاع سوا دو سیر ہوتا ہے **اور** افضل وہ ہے کہ صدقہ فطر
پیش از نماز عید دیوین **اور** صدقہ تطوع اگرچہ امر ایجابی نہین اور اوسکی ترک پر وعید نہین لیکن اوسکو آنحضرت بہت
دوست رکھتے تہے اور بہت خوش ہوتے تہے اور بانواع شتی دیتے تہے **نوع چوتھی** بیان صیام مین۔ صوم
عبارت ہے روکنا نفس کا طعام اور شراب اور جماع سے لیکن صوم کامل وہ ہووے کہ جوارح اور اعضا کو معاصی
اور حرکات شنیعہ سے باز رکہین **اور** صحیح بخاری مین۔ فضیلت صوم مین آیا ہے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ صوم میرے
لیے ہے اور مین جزا دیتا ہون ساتہہ اوسکے **اور** تہی فرضیت صوم کی سنہ ثانی مین ہجرت سے آنحضرت صلی اللہ وآلہ وسلم

افطار مین تعجیل اور سحر مین تاخیر فرماتے تے اور صیام ایام بیض مین تاکید فرماتے اور صیام دہر سے تھے اور روز دوشنبہ
اور پنجشنبہ مین بہی تحری صوم فرماتے اور عشرۂ ذیحجہ مین کہ مراد اوس سے نو روز ہین روزہ رکہتے اور روز عاشورہ
مین اور آخر عمر مین اگر باقی رہا مین نوین کو بہی روزہ رکہونگا اور روز عرفہ اگر حج مین ہوتے افطار فرماتے اور
فضیلت صیام شش عید مین فرمایا ہے کہ یہ چہہ روزہ متصل رمضان کے برابر صیام دہر کے ہین اور سب رمضانو نمین
اعتکاف فرماتے عشرہ اخیر مین مگر ایک رمضان مین کہ اعتکاف فوت ہوا اوسکے قضا ماہ شوال مین فرمائے **نوع**
پانچوین بیان حج و عمرہ مین ۔ حج لغت مین بمعنی قصد آیا ہے اور شرع مین قصد بیت اللہ اوپر وجہ مخصوص کے
اور تحقیق لفظ حج مین فتح اور کسرۂ حا دو لغت ہین اور عمرہ بمعنی زیادت آیا ہے اور بمعنی عمارت اور زفاف زن بہی
آیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد از ہجرت ایک حج کیا ہے کہ اوسکو حجۃ الوداع اور حجۃ الاسلام کہین
اور عدد عمرون آنحضرت چار کہی ہین ۔ اول عمرہ حدیبیہ کہ سال ششم مین ہجرت سے بوقوع آیا ہے ۔ ثانی سال ہفتم مین
۔ ثالث سال ہشتم مین کہ سال فتح مکہ ہی ۔ رابع وہ عمرہ کہ حج کے ساتھہ سال دہم مین حجۃ الوداع مین کیا اور ذبح فرمائے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ترسیٹہہ اونٹ اپنی دست مبارک سے اور یہی عدد ترسیٹہہ عمر شریف حضرت کے تہے ۔
اور وجہ تسمیہ چاہ زمزم کے ساتھہ زمزم کے از جہت بسیاری اوسکی پانی کی ہے اور زمزموم اور زمازم ماء کثیر کو کہین
اور معلوم کیا چاہیے وہ ذبح کہ جسکے ساتھہ تقرب حاصل ہوتین ہین ایک ہدی کہ اوسکو حرم مین بہیجین یا لیجاوین ۔ دوسرے
اضحیہ کہ روز اضحی قربانی کرین تیسرے عقیقہ کہ مولود کے لئے ذبح کرین اور اضحیہ مین ضاحی کو چاہیے کہ ترک قص اشعار
اور اظفار کرے واللہ اعلم **نوع چہٹی** اذکار و دعوات و استغفار مین ۔ تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ذکر خدائی تعالی
کرتے تہے جمیع احیان اور اوقات مین اور کوئی چیز اونکو ذکر حق سے نروکتی تہے اور سخن حضرت کا مجموع یاد حق اور حمد و ثنا
اور تمجید اور توحید اور تسبیح اور تقدیس اور تہلیل اور تکبیر مین ہوتا تہا اور سب حالت قیام اور قعود اور اضطجاع اور ایاب
و ذہاب اور اکل و شرب اور نوم و یقظہ اور ولوج و خروج اور سفر اور اقامت اور رکوب و قدوم اور سائر حالات مین ذکر
حق تعالی سے زبان اور دل حضرت کا جدا اور منفک نہوتا تہا اور فضیلت دعا اور تحریص اور ترغیب اوسکی مین آیات
اور اخبار اور آثار زیادہ حد و حصر اور شمار سے وارد ہوئے ہین اور کافی ہے اوسکے اثبات مین امر حق تبارک و تعالے
ادعونی استجب لکم یعنی پکارو مجہی قبول اور اجابت کرونمین تمہارے لیئے اور قول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

الدعاء مخ العبادت یعنی دعا مغز ہے عبادت کا **اور** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکہائی ہین بہت کو شرایط اور آداب
کہ مذکور ہین کتب مین اور عمدہ سب مین اکل حلال اور صدق مقال اور جد و جہد اور عدم استعجال اور ابتدا بحمد و ثنائی ذوالجلال
اور صلوٰۃ اور سلام اوپر حضرت اور آل اور اصحاب اونکے پر **اور** ایک آداب دعا سے رفع یدین اور بسط اونکا مقابل وجہ کے
اور در بعض روایات مین خدا کے تئین بہی وارد ہے **اور** حدیث بخاری مین بروایت ابی ہریرہ آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر پیغمبر کے لئے ایک دعا ہے مستجاب اور مین چاہتا ہون کہ پوشیدہ اور پنہان کر رکہون اپنی دعا کو شفاعت
امت کے لئے آخرت مین **اور** تہی آنحضرت کہ استغفار کرتے تہے ساعت بساعت **اور** روایت ابی ہریرہ مین آیا ہے
کہ ستر بار اور ایک روایت مین زیادہ ستر بار سے ہر روز **اور** ایک روایت مین سو بار آیا ہے **اور** کہا ہے کہ استغفار کرنا
حضرت کا تعلیم و تشریع ہے امت کے لئے تا ہمیشہ مستغفر اور تایب ہو وین والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معصوم
و مغفور ہین استغفار اونکا تو کس چیز سے کرین یا یہ کہ استغفار امت کے لئے ہووے **وصل** قرا[ء]ت آنحضرت
مین وصف قرا[ء]ت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرا[ء]ت منزلہ مفسرہ تہی حرفا بعد حرف اور مد کرتے تہے اور وقف اوپر
سر آیت کے **اور** حدیث صحیح مین آیا ہے زینوا القرآن باصواتکم یعنی زینت اور آرایش دو قرآن کو اپنی آوازون کی تحسین سے
اور اختلاف کیا ہے علما نے مسئلہ تغنی مین ساتہ قرآن کے بعض نے جائز کہا ہے یعنی اگرچہ لازم آوے افراط مد مین اور
اشباع حرکات اور مانند اوسکے مین تغنی اگرچہ بقوانین موسیقہ ہووے **اور** بعضون نے مطلق منع کیا ہے - اور حق
وہ ہے کہ تطریب اور تغنی اوپر دو وجہ کے ہے **اور** ایک وہ کہ اقتضا کرے اوسکو طبیعت اور سماحت کرے ساتہ
اوسکے بے تکلف اور تمرین اور تعلیم کے **اور** وجہ دوسری وہ کہ ساتہ صنع کی صنایع موسیقہ سے ہووے مگر بہ تکلف
اور تصنع اور تمرن کے اور یہی ہے کہ اوسکو سلف نے مکروہ رکہا ہے اور انکار کیا ہے قرا[ء]ت کا ساتہ اس وجہ کے
اور صاحب مواہب کہتا ہے کہ ابو اسحاق ثعلبی نے ذکر اسما اوس جماعت مین کہ جنہون نے مجلس سماع مین جان دی
ہے ایک مجلد تصنیف کیا ہے اور کتاب نفحات الانس مین بہی مذکور ہے **وصل** اور جبکہ سخن تغنی قرآن مین واقع ہوا
اگر مجمل سماع غنا سے اشارہ کیا جاوے دور نہووے جاننا چاہیے کہ اس مسئلہ مین اختلاف بہت آیا ہے قدیما و حدیثا
و قولا و فعلا۔ بعضے ساتہ اباحت اوسکے قایل ہوئے ہین اور مباشرت اوسکے ساتہ کی ہے **اور** بعض نے انکار اور
اجتناب کیا ہے **اور** بعض متوقف اور متردد رہی ہین اور کہا ہے کہ نہ یہ کام کرین ہم نہ انکار **اور** حاصل کلام اس جگہہ

تین طریق ہین ایک مذہب فقہا اور یہہ انکار کرنے مین اشد انکار اور سلوک کرنے ہین مسلک تعصب اور عناد مین اور ملحق
کرتے ہین اوسکے فعل کو ساتھ ذنوب کبائر کے اور اوسکے اعتقاد کو ساتھہ کفر اور زندقہ اور الحاد کے اور یہہ افراط اور
خروج ہے طریقہ اعتدال اور انصاف سے **اور** دوسرا طریقہ محدثین کا ہے اور وہ کہتے ہین کہ تحریم اوسکی حدیث
صحیح اور نص صریح سے ثابت نہین ہوئی ہے بلکہ جو کچھہ وارد ہوا ہے اس باب مین احادیث سے یا موضوع ہین یا مطعون
اور ایسی ہے آیات قرآنی اگرچہ تفسیر کیا ہے اوسکو بعض مفسرین نے ساتھہ اوس چیز کے کہ دلالت اوپر حرمت غنا کے کرے
لیکن اوسکے لیئے تاویلات اور محامل بہی اور ہین پس جب ثابت نہوئی حرمت ثابت ہوئی حل اور اباحت تیسرا طریقہ
صوفیہ کرام کا اور مذہب اونکے اس باب مین مختلف اور افعال مختلف آئے ہین بعضون نے اجتناب کیا ہے اور
بعض نے مباشرت لیکن انکار اونکا اشد اور اجتناب اقوی ہووے کہ مذہب اونکا اخذ بعزیمت اور احتیاط اقوال
اور افعال جمیع اوقات اور احوال مین لیکن اوپر بعض کے اونمین غالب آیا ہے ولع اور شوق اور سکر محبت اور غلبہ حال
اور وجد اور حکم اونکا حکم والہ اور سکران کا ہے **اور** صاحب کتاب الاقناع باحکام السماع نے لکہا ہے کہ غنا اوپر
دو وجہ کے ہے ایک وجہ کہ جاری ہوئی ساتھہ اوسکے عادت کہ استعمال کیجاتی ہے تنشیط قلوب اور محافظت اعمال اور حمل اثقال
اور قطع مفاوز طریق حج مین وصف کعبہ اور زمزم اور مقام مین اور طریق غزوہ اور وصف حرب اور جہاد اور مبارزت مین
اور مثل غنا انساء کے تسکین اطفال کے لیے اور مانند اوسکے اور یہہ مباح ہے اگر سالم ہو ذکر فواحش اور محرمات سے بلکہ
مندوب ہے **اور** سماع غنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے مستفیض اور مشہور ہے **اور** سعید بن المسیب
سے کہ افضل ہین تابعین مین سے **اور** سعید بن جبیر کہ اعاظم تابعین سے ہین **اور** ابراہیم بن سعد کہ
امام وقت تہے **اور** حکایت کی ہے صاحب تذکرہ نے کہ پوچہے گئے امام ابو حنیفہ اور سفیان ثوری حال
غنا سے پس کہا دونون نے کہ نہین غنا کبائر سے اور نہ اسواء صغائر سے **اور** امام ابو یوسف کہ لیا اوقات
حاضر ہوتے تہے مجلس رشید مین اور ہوتا تہا اوسمین غنا پس سنتے تہے اور روتے تہے **اور** پوچہا گیا امام مالک سے
پس کہا منکر نہین اوس سے مگر عامی یا جاہل یا عراقی غلیظ الطبع اور یہی حال اور قول ہے اور دونکا بہی واسطے طوالت
کے قلم کو روکا گیا **اور** امام شافعی سے کہ کراہت غنا منقول ہے مراد وہ ہے کہ ترک اوسکا اولی ہے **اور** امام احمد بن
حنبل صحیح ہوا ہے اوس سے روایت مین کہ سنتا ہے غنا کو پاس بیٹی اپنی کے نام اوسکا صالح ہے **وصل** اور صاحب

امتناع سے نے سماع مین تین قول ذکر کیے ہین حرمت اور کراہت اور اباحت اور دلائل ہر مذہب بہی لکہے ہین لیکن مذہب اباحت کو ترجیح دیا ہے موافق مدعا اپنی کے اور مقصود شیخ عبدالحق علیہ الرحمہ کا نقل اقاویل سے اباحت سماع ہے تا معلوم ہو کہ مسئلہ مختلف فیہ ہے جزم کرنا ایک جانب کا اور ترجیح اوسکی اور تعصب کرنا اوسمین مناسب طریقہ اختلاف کے نہین ہے پس چاہیے کہ زبان حال اور قال طعن اور تشنیع اور تضلیل اور تقبیح بزرگون سے باوجود تعارض ادلہ اور تباین طرق اور وجود علما اور فقہا اور عرفا کے اوس جانب دوسرے مین قطع نظر راجح اور مرجوح سے نگاہ رکہی اور سر رشتہ ادب ہاتہ سے نہ دے

فرد صحبت عافیت گرچہ خوش افتاد ای دل + جانب عشق عزیز است فرو مگذارش لیکن دف مختلف فیہ ہے بعضون نے مباح کیا ہے اور بعضون نے مطلق حرام اور بعض نے فرق کیا ہے جلاجل دار اور اوسکے غیر مین اور صواب اباحت اوسکی نکاح مین اور بعض نے اعلان اوسکا ہدف مستحب کہا ہے اور شاید کہ مبنی نے ہے اور عود کہ اوسکو بربط بہی کہین اوسمین بہی اختلاف ہے اور وہ کہ قول محدثین کا ہے کہ نہی شارع سے ثابت نہین ہوئی اور کوئی حدیث اس باب مین بثبوت نہین پہنچی مراد وہ ہوگی کہ نہین اوسکی علی الاطلاق اور تحریم اوسکی لذاتہ ثابت نہین ہوئی جیسے کہ خمر اور زنا اور اوسکی امثال مین ثابت ہے لیکن تغنی اور اوسکی استماع مین حیثیت اتباع سید الورےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اقتفا سے اصحاب اور اتباع آنحضرت کہ بطریق تقرب اور تعبد اوپر اوسکے اجتماع کیا ہو خلجان باقی ہے **جواب** وہ ہے کہ محل اور مقام آنحضرت متعالی اور برتر ہے اور اوردے انکے اوضاع اور مشارب مختلف اوپر بعض کے جانب تورع اور اتقا غالب آئی اور احتیاط دامن گیر ہوئی اور ذوق وجمعیت عبادات اور طاعات مین حاصل آیا اور اوپر بعض کے سکر اور مستی نے غلبہ کیا اور ذوق اور شوق اونکو سماع مین پایا گیا پس مدعا وہ ہے کہ یہ امر مختلف فیہ ہے اور امر مختلف فیہ مین ایک کو دوسرے پر عیب اور طعن نکرنا چاہیے اور ہر ایک کو اوسکے حال پر چہوڑدینا چاہیے

بیت عیب سے جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو ٭ نفی حکمت مکن از بہر دل عامی چند + واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

وصل طعام وشراب ولباس ونکاح ونوم مین۔ بروایت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آیا ہے کہ کہانا پرنوا شکم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ساتہہ سیری کے ہرگز اور رہتے آنحضرت اہل وعیال اپنی مین کہ نہ طلب کرتے تہے اونسے کوئی طعام خاص اور شراب جو کہلاتے کہا لیتے اور جو پلاتے پی لیتے اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ خوش آتی نہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا مین تین چیزین طیب۔ اور نسا۔ اور طعام پس پایا

اون دو کو اور بنایا طعام کو اور بتانا نان خورش آنحضرت سرکہ اور فرماتے تھے نعم الادام الخل یعنے بہتر نان خورش سرکہ ہے اور جاننا چاہیے کہ یہ ضیق اور قلت معیشت بیچ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے اصحاب رضی اللہ عنہم کو دائمی نہ تھی اور اگر تھی نہ از جہت احتیاج اور افلاس اور نایافت کی تھی بلکہ گاہے بجہت جود و ایثار اور گاہی بجہت کراہت شبع اور کثرت اکل اور اختیار ریاضت کے تھی اور اختیار کیا آنحضرت نے فقر کو باوجود امکان حصول توسع اور تبسط کے جیسا کہ حدیث مین بروایت ابی امامہ آیا ہے کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ عرض کیا اوپر میرے پروردگار میرے نے کہ کردیوی میرے لئے بطحاء مکہ کو طلا مینے قبول نکیا اور کہا سیر ہون مین ایکدن اور گرسنہ رہون مین ایکدن تا حالت سیری مین شکر کرون مین اور حالت گرسنگی مین تضرع اور علما راضی نہین ہین کہ آنحضرت کو فقیر اور محتاج کہین یا بزہد و ضرورت وصف کرین اور جو مشہور ہے لوگون مین قول آنحضرت سے کہ الفقر فخری وبہ افتخر یعنی فقر بزرگی میری ہے اور ساتھ اوسکے افتخار کرتا ہون مین۔ کہا ہے شیخ الاسلام حافظ ابن حجر نے کہ یہ حدیث موضوع ہی قتد بر واللہ اعلم اور احادیث مین وارد اور مشتہر ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وقت جوع سنگ اوپر شکم کے باندہا ہے اور صحابہ نے بہی اور مواہب مین کہتا ہے کہ انکار کیا ہے ابو حاتم بن حبان نے احادیث وضع حجر کو اوپر بطن شریف کے اور کہا ہے کہ یہ احادیث باطل ہین اور تمسک کیا ہے ساتھ حدیث صوم وصال کے وصل اور آنحضرت اوس نوع مخصوص کے اغذیہ سے قصد نفرماتے تھے اور بجہت عدم سلوک راہ تکلف اور بقصد توسع اور پرہیز سے اور سد راہ رہبانیت کے تناول فرماتے تھے جو کہ عادت اہل بلد کی تھی اور جو کچھہ حاضر آتا لحوم اور فواکہ اور خبز اور تمر اور مانند اوسکے سے اور کہایا ہے آنحضرت صلی اللہ وآلہ وسلم نے لحم شاۃ اور کہانا لحم بقر کا بخصوص معلوم نہین ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہش کرتے تھے لحم کو یعنی بدندان کہاتے تھے استخوان سے اور کہایا ہے آنحضرت نے قدید یعنی گوشت خشک کیا ہوا اور کہایا ہے آنحضرت نے جگر بریان کیا ہوا اور کہایا ہے لحم دجاج کو روایت کیا اوسے بخاری اور مسلم اور ترمذی وغیرہم نے اور کہایا ہے لحم حمار وحش کو یعنی گورخر روایت کیا اوسکو شیخین نے اور کہایا ہے گوشت شتر کو سفر اور حضر مین اور کہایا ہے گوشت خرگوش کو اور کہایا ہے دواب بحر کو۔ روایت کیا اوسکو مسلم نے اور کہائی ہے حضرت نے نان ترکی ہوے ساتھ روغن اور مسکہ کے اور کہائی نان ساتھ زیت کے اور کہایا ہے آنحضرت نے کدو کو اور دوست رکہا ہے اوسکو اور کہایا ہے سلق پختہ بارو جو اور کہایا ہے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے خزیرہ کو اور وہ ایک طعام ہے کہ طیار کیا جاتا ہے آٹے سے اور یہ بات عصیدہ کے لیکن رقیق تر اوس سے
کذا قال الطبری اور یہ کھایا ہے آنحضرت نے اقط کو کہ اوسکو فارسی مین مغرات کہین ڈالا جاتا ہے طعامون اور آشون
مین۔ اور کھایا ہے رطب اور تمر اور بسر کو اور دوست رکھتے تھے جذب کو کہ اوسکو جمار بھی کہین اور وہ ایک
چیز ہے کہ درخت خرما سے نکلتی ہے کہ اوسکو شحمۃ النخل کہین اور کھایا ہے پنیر کو اور کھایا ہے آنحضرت نے
بطیخ ساتھ رطب کے اور ایک روایت مین طبیخ واقع ہوا ہے بتقدیم طا اور تناول فرماتے آنحضرت فواکہ مابدا پنی کے
بوقت رسیدگی اونکے اور پرہیز نکرتے تھے اوس سے اور نہین کھایا حضرت نے سیر اور پیاز خام کو بلکہ منع فرمایا ہے کہ اونکو
کھاکر مسجد مین نہ آوے اور مجامع کو بھی اسی پر قیاس کیا ہے اور کراہت اونکی تنزیہی ہے نہ تحریمی **وصل** طریقہ تناول آنحضرت
مین اور تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تناول فرماتے تھے ساتھ تین انگشت ابہام اور سبابہ اور وسطے کے روایت
کیا اوسکو ترمذی نے شمائل مین اور صاحب مواہب حدیث مرسل لایا ہے کہ آنحضرت نے ساتھ پانچ انگشت کے کھایا ہے
اور جمع مین الحدیثین باختلاف احوال اور اوقات ہے اور مانا انکا یہ لعق اصابع او صحفہ امر واقع ہوا ہے اور بعض احادیث
مین چاٹنا اصابع کا اطفال اور خدام کو بھی وارد ہے اور تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نکھاتے تھے متکی اور فرماتے تھے
کہ مین بندہ ہون بیٹھتا ہون جسطرح کہ بیٹھین بندے اور کھاتا ہون جسطرح کہ کھاوین بندے الا درصورت عارضہ رخصت ہے
اور صاحب مواہب نے ذکر کیا ہے کہ جو ثابت ہوی کراہت اتکا کی یا ہونا اوسکا خلاف اولی پس مستحب صفت جلوس مین
اکل کے لیے وہ ہے کہ دو زانو پر بیٹھے او پشت دونو قدم کے یا ایستادہ کرے پای راست کو اور بیٹھے اوپر پای چپ کے
اور جب کہتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دست مبارک طعام مین بسم اللہ الرحمن الرحیم کہتے اور اگر بسم اللہ کہے کافی ہے اور
حاصل ہوتی ہے سنت اور بعد طعام کے حمد کرتے تھے خداے عزوجل کی اور صیغے حمد کے متعدد ماثور مین اور اسقدر کافی ہے
کہ کہے الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین یعنی سب تعریفین ثابت ہین اللہ کے لیے جسنے کھلایا ہمکو اور پلایا ہمکو
اور گردانا ہمکو مسلمانون سے اور آنحضرت دھوتے تھے دست مبارک پیش از طعام اور بعد اوسکے اور نکھاتے تھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طعام گرم کو اور نہین کھایا حضرت نے اوپر خوان کے ہرگز اور نہین کھایا سکرجان تنک
ولیکن کھایا ہے اوپر سفرہ کے کہ وہ چرم یا برگ خرما سے تھا اور مواہب مین کتاب ہدی سے نقل کیا ہے کہ بعض اطبانے
کہا ہے کہ جو کوئی چاہے حفظ صحت بعد از عشا مشی کرے باندازہ سو قدم کے اور خواب نکرے عقب اوسکے کہ مضر ہے اور

نماز پڑھنا پیچھے کھانے کے آسان کرتا ہے ہضم کو **وصل** بیان شرب آنحضرت مین ولیکن شرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پس تحقیق دوست رکھتے تھے آب شیرین اور سرد کو کہ لاتے تھے صحابہ رضی اللہ عنہم بر سقیا سے کہ ایک چشمہ ہے کہ درمیان مدینہ
اور اوسکے دو دن کی راہ ہے اور لائے ہین کہ آنحضرت عسل کو یا آب مزج کرتے تھے وقت صباح اور نوش فرماتے تھے اور
جب چند ساعت اوپر اوسکے گذرتین اور جوع پیدا ہوتی جو حاضر ہوتا طعام سے تناول فرماتے اور دوست رکھتے تھے
حضرت لبن کو اور فرماتے تھے کوئی چیز نہین کہ کفایت کرے طعام اور شراب سے اور کام دونو کا کرے مگر لبن بھی حضرت نے
فرمایا ہے تین چیزین اگر کوئی دیوے پھیرنا نچاہیے لبن اور وسادہ اور دہن اور ایک حدیث مین طیب بجاے دہن واقع
ہوا ہے اور احیانا حضرت نے کرع بھی کیا ہے یعنے پانی پیا ہے انہار وغیرہ سے نہ ساتھ منہ کے مثل چارپایون کے
اور آنحضرت پانی اوپر کھانے کے نہین پیتے تھے کہ مفسد ہے اور جبتک طعام رہ یا انہضام نہ ہووے پانی پینا نچاہیے اور پانی بیٹھکر
پیتے تھے روایت کیا اسکو مسلم نے الا آب زمزم اور آب وضو اور تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پیتے تھے پانیکو تین دم
ساتھ - اور فرماتے تھے کہ یہہ سیراب سازندہ تر اور گوارندہ تر اور شفابخشندہ تر ہے اور قدح کو ہر بار دہن مبارک سے جدا کرکے
اور دم لیتے اور دم لینے کو اندر قدح کے منع فرماتے تھے اور جب نزدیک کرتے قدح کو ساتھ منہ کے تسمیہ فرماتے اور جب
جدا کرتے حمد کہتے یہہ تین بار اور حدیث مین آیا ہے کہ جب رکھا جاوے مائدہ پس چاہیے کہ نہ اوٹھے آدمی اور نہ اوٹھاوے
اپنا ہاتھ کھانے سے اگرچہ سیر ہووے جب تک کہ فارغ نہووے قوم کہ یہہ بات خجل کرتی ہی اوسکے ہمنشین کو کہ شاید اوسے
حاجت باقی رہی ہو **وصل** بیان لباس حضرت مین - عادت شریف حضرت کی لباس مین توسع اور ترک تکلف تھا سفر السعادت مین
مرقوم ہے کہ لوگ بعد آنحضرت دو فرقے ہوئے - بعض نے مبالغہ کیا تزئین اور تجمل مین اور ثیاب نفیس پہننا اختیار کیا اور اوسکے
مقید ہوئے اور بعض نے التزام ثیاب خشن اور درشت اور خسیس اختیار کیا اور اوسکے مقید ہوئے اور یہہ دونو روش
خلاف طریقہ نبوی کے ہین توسط اور عدم تقید و ترک تکلف ہر حال مین محمود ہے اور اگر احیانا لباس نفیس گران بہا کہ حضرت
کے لیے ملوک عجم ہدیہ اور ارسال کرتے تھے بارادہ استمالت اونکی خاطر کے پہنتے تھے لیکن جلد بدن مبارک سے اوتارتے تھے
اور اوپر لوگون کے تقسیم کرتے تھے اور اکثر علما اور عباد زمان اسمین اور جامہ نفیس پہنتے تھے اور نیت اونکی اوسمین
مصالح تھی جیسا کہ آنحضرت وفود کے لیے تجمل فرماتے تھے اور جمعہ اور اعیاد کے لیے بھی لباس جدا رکھتے تھے **وصل** بیان عمامہ کے
مین - نہ تھا عمامہ شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت بڑا اور بھاری کہ اوس سے سر مبارک پر بار ہوتا اور نہ چھوٹا کہ قاصر ہو

وقایہ سرکو حرا اور برد سے اور آیا ہے کہ چودہ گز سے زیادہ نہ تہا اور کبہی سات گز ہوتا اور دراع شرعی ایک ہاتہ سے سر انگشت
میانہ سے بند مرفق تک اور صحیح مسلم مین حدیث عمر بن حریث سے آیا ہے کہ کہا دیکہا مینے آنحضرت کو اوپر منبر کے اور تہا اوپر سر مبارک کے
عمامہ سیاہ کہ رہا کیے تہے طرف اوسکے درمیان دونو شانون اپنے کے اور صاحب مواہب ابن ارقم سے نقل کرتا ہے کہ کہا ہے
یہ آستینین فراخ دراز مانند اخراج کے اور عمائم مثل ابراج حادث ہین نہین پہنا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اور نہ کسی ایک نے اصحابہ رضی اللہ عنہم سے اور مخالف ہے سنت کے اور حبس خیلا سے اور اوپر ہر تقدیر کے وہ جو واقع
ہوا ہے حرمت اور کراہت سے اسبال اور تطویل سے آزار اور اوسکے غیر مین مقید بقصد خیلا اور تکبر اور تزئین کی ہے
اور جو باین قصد نہووے جیسا کہ دفع برد یا اور عارضہ کے ہو داخل اس حکم مین نہووے اور جاننا چاہیے ازار اس جگہ
کہ مذکور ہے بمعنی تہبند کے ہی لیکن وہ ازار کہ عرف عجم مین ہے اور عرب اوسکو سراویل کہتے ہین اختلاف ہے کہ آنحضرت
نے اوسکو پہنا ہے یا نہین اور روایت کیا گیا ہے کہ پہنی تہے آنحضرت سراویل کو اور پہنی تہے صحابہ حضرت کے زمانہ مین واللہ اعلم
اور تہا محبوب ترین ثیاب حضرت کے نزدیک قمیص اگرچہ ازار اور ردا ہی پہنتے تہے لیکن پیراہن کو بہت دوست رکہتے تہے
اور تہا طول ردا حضرت کا چار گز اور عرض اوسکا دو گز اور ایک شبر اور پہنا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبہ رومیہ
تنگ آستین چنانچہ وقت وضو کے دستہا مبارک آستین سے نکالکر اور جبہ کو اوپر کتفین اور پشت کے ڈالتے پس ہاتہ دہوتے
اور یہ حالت سفر مین تہا اور سفر مین جامہ تنگ پہنتے تہے اور صاحب مواہب نے نووی سے نقل کیا ہے کہ اختلاف ہے علما کا
ثیاب معصفر مین پس اباحت کیا ہے ایک جماعت علما اور تابعین اور من بعدہم نے اور امام اعظم اور شافعی اور مالک قائل ہین
ساتہ اوسکے ولیکن کہا ہے امام مالک نے کہ پس غیر معصفر افضل ہے اور ایک روایت مین تجویز کیا ہے لبس اوسکا بیوت
اور سراؤن مین اور مکروہ رکہا ہے محافل اور اسواق مین اور ایک جماعت نے کہا ہے کہ مکروہ ہے بکراہت تنزیہی اور
مذہب حنفیہ مین بہی اقوال ہین صحیح وہ ہے کہ مکروہ ہے بکراہت تحریمی اور جائز ہے نماز ساتہ اوسکے بکراہت پس معلوم ہوا
کہ جامہ معصفر اور معقر دونو منہی عنہ ہین ولیکن تطلس کہ عبارت ہے ڈہانکنی سر سے ساتہ چادر اور مانند اوسکے اور ڈالنی
دونو طرف اوسکی اوپر کتفین کے پس کہا ہے ابن قیم جوزی نے کہ وہ مکروہ ہے منقول نہین آنحضرت صلی علیہ وآلہ وسلم
اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے۔ اور حدیث بیہقی کی شعب الایمان مین۔ اور حدیث سہل بن سعد ساعدی اور ابن سعد
طبقات مین حدیث انس سے۔ اور سعد بن منصور سنن مین یہ سب احادیث رد کرتے ہین قول ابن قیم جوزی کو **وصل**

اور لباس آنحضرت سے خاتم ہی کہ پہنتے تھے اوسکو صحیحین مین بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کیا خاتم کو نقرہ سے اور رہتی تہی وہ خاتم دست مبارک مین اور بعد آنحضرت کے دست ابوبکر رضی اللہ عنہ
مین اور بعد اونکے دست عمر رضی اللہ عنہ مین اور بعد اونکے دست عثمان رضی اللہ عنہ مین تاآنکہ گر پڑی بیر اریس مین
کہ نام ایک چاہ کا ہے جانب مسجد قبا مین اور پہننا خاتم حدید اور صفر اور نحاس کا مکروہ ہے۔ ولیکن خاتم ذہب پس صحیحین
مین بروایت براء بن عازب اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کے آیا ہے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاتم ذہب سے
اور تختم بخاتم عقیق پس بروایت انس آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تختم کرو بخاتم عقیق اور حدیثین اسمین وارد ہوئی ہین
بر منت اور نقش نگین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محمد رسول اللہ تہا سطر اول مین محمد اور ثانی مین رسول اور ثالث مین
اللہ لونہین کہا ہے صاحب مواہب نے اور لبس دو خاتم یا زیادہ مین کراہت ہے خصوصا کہ فضہ ہو وسے اور صاحب مواہب
بہی کہتا ہے کہ عبارت سے کراہت ظاہر ہوتی ہے نہ حرمت اور اصل مین لبس خاتم مین بہی اختلاف ہے بعضون نے اوسکو
مباح رکہا ہے بے کراہت اور بعض نے مکروہ رکہا ہے اگر بقصد زینت ہو وسے اور بعض مکروہ رکہتے ہین مگر صاحب سلطنت
اور خداوند حکم کو اور حدیث مین بہی ایسا ہی آیا ہے **وصل بیان نعل شریف آنحضرت** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نعلین
نعل اوسے کہتے ہین کہ پانو ساتہہ اوسکے قدم کو اور اگر دپانو پنہا جاوے ساتہہ اوسکے تسمہ لگا ہو وے اور
صحیح بخاری مین بروایت انس آیا ہے کہ نعلین نعلین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قبال اور قبال نام تسمہ کا ہے
ایک دوال ہے کہ ہوتا ہے درمیان دو انگشت کے اور ترمذی شمائل مین روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے لایا ہے کہ دو قبال تہے
کہ دونون تہے شراک اونکے اور بعض نے علماء حدیث سے تمثال نعل شریف کو تالیف علیحدہ مین بیان کیا ہے اور فضل اور
نفع اور برکت اوسکی بہت لکہی ہے اور مواہب مین تجربہ اوسکا دفع وجع کے لیے ساتہہ رکہتی اوس تمثال کے
وجع مین اور حصول امان کے یعنی نجات اور غلبہ عدات سے اور حرز پر شیطان مارد اور شر حاسد سے اور
کے ذکر کیا ہے اور قصائد اونکی مدح اور بیان فضایل مین انشا کیے ہین **وصل بیان فراش** مین ۔ اور فراش آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحیحین مین عائشہ رضی اللہ عنہا سے آیا ہے کہ کہا تہا فراش رسول خدا کہ خواب فرماتے تہے اوپر
اوسکے ایک چرم محشو پوست درخت خرما اور تہا کوفتہ اور رکہا ہے کہ لیٹتے تہے آنحضرت اوپر حصیر کے اور نہ تہا اوپر بدن مبارک
کی سواے ازار کے اور نشان پڑ گئی تہی حصیر کے پہلو مین اور آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ یہ ایک قوم ہی کہ دیے گئے نعمتیں اونکو

وصل بیان نکاح اور جماع آنحضرت مین طیبات اونکے دنیا مین اور ہم وہ قوم ہین کہ دیر رکھے گئے طیبات ہماری آخرت مین
ابن سعد نے طاؤس اور مجاہد سے نقل کیا ہے کہ دیے گئے تھے آنحضرت قوت چالیس مرد کی جماع مین اور کہا ہے ابن عباس
رضی اللہ عنہ نے تزویج کرو اس لیے کہ افضل اس امت کا وہ کوئی ہے کہ زیادہ ہین نسا اوسکے اشارت ہے ساتھ ذات شریف
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یا عام ہووے۔ بروایت انس آیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تفضیل دیا گیا
مین اوپر لوگون کے ساتھ چار خصلت کے سماحت اور شجاعت اور کثرت جماع اور شدت بطش کے رواہ الطبرانی پس معلوم ہوا
کہ قوت مباشرت نسا کمال انسان سے ہے اور تحقیق داود علیہ السلام کی تھا نوسے ازواج پس دوست رکھا ایک اور عورت کو
تا سو پوری ہوین اور سلیمان بن داود علیہما السلام طواف کرتے تھے اوپر نوسو نساء کے اور قوت جماعی کہ آنحضرت کو تھی داخل
معجزہ ہے کہ طواف کرتے تھے ایک شب مین سب ازواج مطہرات کے اوپر کہ گیارہ یا نو تھین علی اختلاف الروایات اور یہان سے کوئی
توہم فضیلت سلیمان علیہ السلام کا اوپر آنحضرت کے نکرے اسلیے کہ سلیمان علیہ السلام نبی ملک تھے اور دیا گیا تھا انکو ملک کہ نہین دیا گیا
بعد اونکے کسیکو اور یہ کثرت نسا انکو بمنزلہ اوسکے تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبوت اور عبودیت اور فقر اختیار فرمایا
اور فوائد اور منافع نکاح اور جماع کے بہت ہین عمدہ اونکا وجود تناسل اور بقا اور دوام نوع انسان جس مدت تک کہ خدا نے چاہا
ہے اور قضاے حاجت اور نیل لذت اور ذوق مباشرت اور منافع نکاح سے غض بصر اور دفع احتقان منی کا ساتھ استفراغ اوسکے
اور حفظ صحت اور دفع مضار کہ حاصل ہوتے ہین احتقان سے اور فوائد نکاح سے زیادہ تکالیف اوپر قیام حقوق نسا کے اور
صبر اونکی ایذا اور کج خلقی کے اوپر اور مذہب حنفی مین مطلق تزوج افضل ہے تجرد سے وصل نوم آنحضرت مین۔ نوم آنحضرت
اوپر قدر اعتدال کے تھا اور نہ فرماتے تھے نوم فوق قدر محتاج الیہ کی اور منع کرتے تھے نفس کو قدر محتاج الیہ سے اور رات مین کبھی
خواب فرماتے اور بعد اذان بیدار ہوتے اور مسواک کرتے اور وضو اور نماز ادا کرتے اور پھر خواب مین جاتے اور بیدار ہوتے اور
نماز ادا فرماتے چند بار شب مین ایسا ہی کرتے اور خواب اوپر پہلو داہنے کے فرماتے تھے اور احیاء العلوم مین لکھا ہے کہ نوم چار نوع پر
ہے نوم اوپر ظہر کے عبرت پذیر ہون کے لیے کہ نظر کرتے ہین آسمان اور کواکب مین اور فکر کرتے ہین آیات ارض مین اور نوم
اوپر یمین کہ متعبدون اور بیدار ہونیوالون کی ہے واسطے نماز شب کے اور نوم اوپر یسار کی راحت اختیار کرنیوالون کی ہے ساتھ ہضم طعام کے اور نوم
اوپر منہ کے یعنی اوندھا سونا نگون بختون اور شریرون کا ہے قسم تیسری ذکر وقائع سنوات ہجرت مین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ابتدا سے
تا مبادی مرض اور وفات تک جاننا چاہیے کہ اتفاق ہے مدت اقامت آنحضرت مدینہ مین دس سن تھی اور علماء سیر نے وقائع اون دس کے ہر سال مین جو کہ وقوع پایا ہے

بعد اجداد ذکر کیا ہے **اول** وقایع بعد از قدوم شریف تاسیس مسجد قبا ہے کہ آنحضرت نے بدست مبارک اپنی کے اور خلفا نے سنگ
رکہے ہین **ثانی** وقایع سنہ اولی سے اسلام عبد اللہ بن سلام کا ہے کہ حبار یہود اور اولاد یوسف علیہ السلام سے تہا اور **ثالث**
وقایع سنہ اولی سے پہنچنا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا زید بن حارثہ اور ابو رافع کو کہ مولی اسود تہا مکہ مین ساتہ پانچسو درہم اور دو شتر کے
تا فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ام کلثوم اور سودہ بنت زمعہ اور اوسکے مان ام ایمن کو مدینہ مین لاوین پس اس جماعت کو لاے اور
عبد اللہ بن ابی بکر نے بہی عیال پدر اپنی کو اوٹہا کر ہمراہ انکے مدینہ مین لاے اور **رابع** وقایع اوسی سال سے بنا مسجد عظیم مدینہ کے
اور وہان آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین علامت محراب کہ اب مساجد مین متعارف ہی نہ تہے ابتدا اوسکی وقت عمر بن عبد العزیز
سے ہے کہ ولید بن عبد الملک کی طرف سے امیر مدینہ تہا اور تعمیر مسجد شریف کرتا تہا **اور** صاحب مواہب کہتا ہے کہ مسجد مین ایک
موضع مظلل تہا کہ وہان پناہ پکڑتی تہے اور جاے بود و باش اپنی کرتے تہے وہ مساکین کہ خان و مان نرکہتے تہے اور اوسکو
صفہ کہتے تہے اور اہل اوسکے کو اصحاب صفہ **اور** صحیح بخاری مین بروایت ابی ہریرہ وہ ستر تن تہے کہ نہی اوپر کسی ایک کے
اونمین سے ردا الا ازار یا گلیم کہ باندہا تہا اوپر گردن اپنی کے بعضون کو تا نصف ساق اور بعض کو تا کعبین پہنچتے تہے **اور**
گاہی اہل صفہ چار سو تک پہنچتے تہے اور کبہی کم ہو جاتے تہی اور گاہی بیشتر **اور** وقایع اوسی سال سے تشریع اذان ہے
اور ذکر اوسکا باب عبادات مین بہ تفصیل گذرا ہی حاجت اعادہ کی نہین ہے **اور** بعض نے اوسکو وقایع سنہ ثانیہ سی رکہا ہے
واللہ اعلم **اور** وقایع سنہ اولی ہجرت سے اسلام سلمان فارسی کا ہی کہ اصل اوسکی فارس ہرمزی سے ہے اور بعض نے
اصفہان سے کہا ہے **اور** وقایع اوسی سال سے ہے باندہنا عقد مواخات کا درمیان مہاجرین اور انصار کے کہ تہے وہ ہر طایفہ
سے پینتالیس اور ایک قول مین پچاس مہاجرین سے اور پچاس انصار سے **اور** یہہ عقد مواخات پیش از نزول اس آیہ کے
تہا و اولی الارحام الخ اور بعد اوسکے منسوخ ہوا **اور** وقایع اوسی سال سے ہے زیادتی نماز حضرت مین **اور** سخن کرنا گرگ کا ساتہ
شبان کے **اور** وقایع سنہ اولی سے ہے امر کرنا آنحضرت کا صحابہ کو ساتہ صوم یوم عاشورہ کے **اور** وقایع اوسی سال سے
ہے وفات براء بن معرور کی اور وہ نقبای انصار سے ہے خزرجی سلمی **اور** موت اسعد بن زرارہ بہی اسی سال مین ہوئی ہے
اور یہی اسی سال مین کلثوم بن الہدم نے کہ انصار سی ہے اور عثمان بن مظعون نے کہ مہاجرین سے ہے وفات پائی **ذکر وقایع**
سال دوم اور منجملہ وقایع سال دوم تحویل قبلہ ہے اور نکاح فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا ساتہ علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے **اور**
ولادت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بقول اصح پانچ برس پہلے نبوت سے ہے **اور** شہر تزویج مین اختلاف ہے بعض کے

نزدیک رمضان اور بقول بعض رجب اور بقول بعض صفر اور بقول بعض بعد از غزوہ احد کذا فی جامع الاصول اور سن شریف حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وقت تزویج مین بعض کے نزدیک سولہ[16] برس کا اور بقول بعض اٹھارہ برس اور بقول بعض پندرہ برس اور سن علی مرتضی رضی اللہ عنہ اکیس[21] برس پانچ مہینے کے اور حدیث مین آیا ہے کہ رنگ روے مبارک حضرت فاطمہؓ کا بسبب اکثر نشست روبروے آتش اور پکانے روٹی اور جاروب خانہ اور طحن جو کے متغیر ہوا تہا اور دست مبارک متاثر اور جامہ متغیر چنانچہ علی مرتضیؓ ایک مرتبہ بطلب خادم پیش آنحضرت تشریف لیگئے پس آنحضرت نے فرمایا مین تمکو بہ از خادم ایک چیز تعلیم کرتا ہون کہ جسوقت سونے لگو تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس[34] بار اللہ اکبر کہو۔ علی مرتضیؓ کہتے ہین کہ ہرگز اس ورد کو ترک نہین کیا نہ اور نہ شب صفین مین۔ اور وقایع سنہ دوم سے فرضیت ماہ رمضان اور نماز عید اور صدقہ فطر کی ہے بعد از تمادی اٹھارہ مہینہ کے قدوم آنحضرت سے مدینہ مین اور یہی اسی سنہ مین امر جہاد و قتال واقع ہوا اور اذن کیا گیا ساتھ اوسکے اور مجموع غزوات آنحضرت کہ خود بہ نفس نفیس باہر آئے ہین بقول صاحب مواہب ستائیس[27] ہین اور صاحب روضۃ الاحباب کے نزدیک ایک قول مین اکیس[21] اور قول دوسرے مین چوبیس[24] نقل کی ہین اور صحیح بخاری مین زید بن ارقم سے روایت کیا ہے بدر اور احد اور احزاب اور بنو قریظہ اور بنو المصطلق اور خیبر اور فتح مکہ اور حنین اور طایف اور عدد سرایا کا سینتالیس[47] تہا اور بعض نے چھپن[56] کہا ہے اور صحیح بخاری مین بروایت ابن اسحق اول غزوہ آنحضرت ابوا بعد ازان بواط بعد ازان عشیرہ اور روایت کیا ہے احمد اور ترمذی نے ابن عباس سے کہ رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیاہ تہا اور لوا سفید اور بروایت ابن عدی مکتوب تہا اوسمین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور یہی شہر ربیع الاول سنہ دوم[2] مین اوپر راس تیرہ[13] مہینے کے ہجرت سے غزوہ بواط واقع ہوئی اور بعد ازان غزوہ عشیرہ اور روضۃ الاحباب اور معارج النبوت مین مذکور ہے کہ اسی سفر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو کنیت کیا ساتھ ابو تراب کے اور مشہور بروایت بخاری اور مسلم کے سہل بن سعد سے اور طرح پر ہے اور یہی اسی سال مین کرز بن جابر فہری اوپر شتران مدینہ کے کہ چراگاہ مین تہے اور وہان شتر آنحضرت کے بہی تہے آیا اور ہانک لے گیا اور یہی اسی سال مین سریہ عبد اللہ بن جحش نے کہ پسر عمہ آنحضرت اور بہائی ام المومنین زینبؓ بنت جحش کا تہا وقوع پایا اور اعظم وقایع کا سال دوم مین ہجرت سے واقعہ غزوہ بدر کبری اور بدر عظمی بہی کہین

وصل اور جب لشکر اسلام جمع آیا آنحضرت نے انکو بہ صفوف کیا اور فرمایا کہ جبتک مین نہ کہون حملہ و پرانداز نکرو۔ پس اول وہ کہ لشکر کفار سے باہر آئے عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن

عتبہ تہے اور مبارز طلب کیے اور لشکر اسلام سے بہی تین شخص نکلے عوف اور معاذ بیٹے حارث کے اور عبد اللہ بن رواحہ کفار نے پوچہا تم کون لوگ ہو کہا ہم ایک قوم ہین انصار سے کہا ہمکو ساتہہ تمہارے کچہہ کام نہین ہم ابناے اعمام اپنونکو طلب کرتے ہین اور معوذ اور معاذ دونو بہائی تہے بیٹے عفرا کے کہ ڈہونڈتے تہے ابوجہل کو جب پایا اوسکو مانند دو چرغ کے اپنی جگہہ سے کودی اور اوسکو ساتہہ ضرب شمشیر کے مار ڈالا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے الحمد للہ الذی نصر عبدہ واعز دینہ یعنی جمیع ستایش اوس خدا کو ہے جسنے فتح مند کیا اپنی بندی کو اور غالب کیا اپنی دین کو اور فرمایا مات فرعون ہذہ الامۃ یعنی اور مرا فرعون اس امت کا اور بایک روایت مین آیا ہے کہ سجدہ شکر بجا لاے اور اسی سے ہے کہ بعضے فقہا قایل ہوئی ہین ساتہہ استحباب سجدہ شکر کے بحدوث نعمت متجددہ اور دفع بلیہ مکروبہ کے اور کہا حلبی نے کہ شدت اجتہاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس جنگ مین اور مشقت اونکی دعا مین اوس جہت سے تہے کہ دیکہا اصحاب خوض کرتے تہے غمرات موت مین اور ملائکہ کہڑی ہین قتال مین چاہا کہ آپ بہی اجتہاد کرین جہاد مین اور جہاد اوپر دو نوع کے ہے ایک جہاد بسیف اور ایک جہاد بدعا اور آیا ہے جسوقت کہ ملتقی ہوئین دونو جماعت لی آنحضرت نے ایک مشت سنگریزون سے اور ڈالا اوسکو اونکے موہون پر اور کہا شاہت الوجوہ یعنی زشت اور خراب ہوگئے موتہہ پس باقی نرہا کوئی مشرک مگر وہ کہ آئی آنکہون اور ناک اونکی مین کچہہ اون سنگریزون سے اور موتہہ باہزام رکہا

فصل اوس اعظم فضایل اور خصایص غزوہ بدر سے حضور ملائکہ اور قتال اونکا ساتہہ مشرکین کے کہ اور غزوہ مین نہین واقع ہوا اور تفسیر قول سبحانہ ویوم حنین مین لائے ہین کہ اختلاف ہے اوسمین کہ روز حنین مین قتال کیا ملائکہ نے یا نہین اور اس جگہہ دونو قول مین قول جمہور وہ ہے کہ نہین کیا ولیکن رد کرتی ہے اس قول کو حدیث مسلم اپنی صحیح مین سعد بن ابی وقاص سے کہ دیکہا جانب یمین اور شمال رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روز احد دو مرد کہ کرتے تہے اوپر اونکے ثیاب سفید کہ نہین دیکہا مینے اونکو ہرگز اس سے پہلے اور نہ پیچہے اسکے یعنی جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام کو اور قتال کرتے تہے اشد قتال اور مواہب مین ربیع بن انس سے لائے ہین کہ کہا مدد کی حق تعالی نے مسلمانونکو ساتہہ ہزار کے پہر ہوئی تین ہزار پہر ہوگئے پانچ ہزار - اور کہا ہے کہ پہچانتے تہے کشتگان ملائکہ ساتہہ آثار سیاہ کے اعناق اور بنان مین اور مقتولون بدر کے کفار سے ستر تن تہے اور ستر اور اسیر ہوئے اور مسلمانون سے چودہ مرد بدر مین شہادت پہنچی چہہ مہاجرین اور آٹہہ انصار سے چہہ خزرج اور دو اوس سے -

فصل بیان ثبوت سماع اور علم وشعور موتی مین حدیث صحیح مسلم اور حدیث صحیح

متفق علیہ مین آیا ہے کہ میت سنتا ہے آواز کو فت نعال مردم بوقت مراجعت اونکی دفن سے **اور** شیخ ابن الہمام نے شرح ہدایہ مین کہا ہے کہ اکثر مشایخ حنفیہ اوپر اوسکے ہین کہ میت نہین سنتی۔ اور جواب دیا ہے حدیث مسلم سے کہ ناطق ہے اسماع میت سے قرع نعال مردم ساتھ اوسکے کہ یہ مخصوص ہے بوقت رکھنے کے قبر مین مقدمہ سوال کے لیئے **اور** یہ تخصیص خلاف ظاہر کے ہے اور کوئی دلیل اوپر اوسکے نہین اور ظاہر حدیث کا وہ ہے کہ یہ حالت حاصل ہے میت کو قبر مین اور زندہ کرنا میت کو بوقت سوال ہے اور آگے اوس سے زندہ کرنا مقدمہ سوال کے لیئے کیا معنی رکھے **اور** جواب دیا ہے حدیث مسلم سے کہ نص ہے اوپر خلاف مذہب انکے۔ کہا ہی ساتھ اوسکے کہ یہ مخصوص ہے ساتھ آنحضرت اور معجزہ ہے جیسا کہ بروایت قتادہ لائے ہین کہا حق تعالی نے زندہ کیا اونکو تا شنوا دی اونکو سخن پیغمبر ؐ زیادت توبیخ اور حسرت اور ندامت کے لیئے **اور** پوشیدہ نہ ہے کہ حمل اوپر اوسکے مجرد احتمال اور تاویل ہے حمل اوس پر کرنا چاہیئے جبتک کہ تمام ہووے دلیل اوپر استحالہ سماع کے اور پروردگار عز و جل قادر ہے اوپر اوسکے اور سیت حواس ادراک کے لیئے عادی ہے بدون اوسکے بھی ہوسکتا ہے **اور** قوی ترین شبہات منکرین سماع موتے کا یہ دو آئتین ہین انک لا تسمع الموتی یعنی بدرستی تو ای محمد نہین سنوا سکتا مردونکو و ما انت بمسمع من فی القبور یعنی نہین تو سنوانیوالا اونکا جو قبرون مین ہین **اور** معنی آیت کے وہ ہین کہ تو نہین سنوا سکتا بلکہ خدا سنواتا ہے اور مراد موتی اور من فی القبور سے کافر ہین اور مراد ساتھ عدم استماع کے عدم اجابت حق کو ساتھ اوس دلیل کے کہ یہ دو نو آیتین نازل ہوئین ہین دعوت کفار مین طرف ایمان کے اور نہ قبول کرنا اونکا حق کو۔ یا مراد موتی سے موتی القلوب آیا ہی اور ساتھ قبور کے اجساد اونکے کہ اوسمین دلہاے مردہ پڑے ہین **اور** حاصل کلام احیا ساور آثار سماع موتی اور علم و شعور مین ثبت ہین اور کوئی دلیل قاطع اوپر خلاف اوسکے ساتھ ثبوت کے نہین ملی اور کلام اس مقام مین شرح مشکوۃ شیخ مین باستیفا مذکور ہے چونکہ منظور بیان اب اختصار ہر جگہہ ہے اسلیے زیادہ تحقیق نہین کی جاتی **وصل** بیان اسیران بدر مین۔ مروی ہے کہ جب اسیران بدر کو غل گردن اور زنجیر پا تو مین آنحضرت پاس لائے فرمایا کہ یہ نہین چاہیے کہ مسلمان ہووین اور بہشت مین آوین ولیکن حق تعالی بزور بستہ اپنی درگاہ مین لاتا ہے اور بہشت مین داخل کرتا ہے اور ایسا ہی ہے حکم تکالیف شرعیہ کا کہ حق تعالی نے اپنی بندونکو تکلیف کی ہے اور بقید اوسکی ساتھ کر کے اپنی درگاہ مین لاتا ہے اور بہشت مین داخل کرتا ہے **اور** اسلام حضرت عباس بن عبد المطلب مین اختلاف ہے بعضی کہتی ہین کہ یہ قدیم الاسلام تہے لیکن پوشیدہ رکھتے تہے **اور** بعض کہتے ہین روز بدر اسلام لائے **اور** بعض نے کہا ہے کہ پیش از فتح خیبر اسلام لائے تہے اور مخفی رکھتے تہے بروز فتح مکہ ظاہر کیا **اور** قصہ اسیران بدر کا غرایب قصص سے ہے کہ جب لائی گئے

اسیران بدر پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرت نے اونکے باب مارنے اور فدیہ مین ساتھ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
سے مشورہ فرمایا اونہون نے کہا کہ فدیہ لیکر زندہ رکھنا چاہیے شاید کہ خداتعالی اونکو توفیق اسلام عطا فرماوے۔ اور حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مارنا چاہیے گردن اونکی کہ یہ ائمہ الکفر ہین اور پیشوا کافرون کے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
بقول صدیق عمل فرمایا اور رجب فارغ ہوئے آنحضرت اس قضیہ سے آخر رمضان اور اوائل مین شعبان سے بہیجا زید بن
حارثہ کو مدینہ مین واسطے بشارت فتح کے اور پہنچا وہ وقت ضحی مین اوسوقت کہ فارغ ہوئی تہے دفن رقیہ بنت نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے وہذا ہو الصحیح **وصل** احادیث فضل اہل بدر مین بہت واقع ہوئی ہین ایک اونمین سے یہ حدیث ہے
کہ اوسکا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالے مطلع ہوا اوپر اہل بدر کے پس کہا کرو تم جو چاہو پس تحقیق بخشا مینے تمکو اور ایک روایت
مین پس تحقیق واجب ہوئی تمہارے لیے جنت اور اس جگہ ایک حکایت غریب ہے کہ عامۂ ناس مین شہرت رکہتے ہے
اور وہ یہ ہے کہ جبال بدر مین ایک موضع ہے کہ سنی جاتی ہے اوس موضع سے آواز مثل آواز نقارہ کے کہ بادشاہون کے
ہان وقت فتح اور نصرت کے علامت ہے اور کہتی ہین کہ یہ نشان ہے کہ حق تعالے نے اوس وادی مین فتح اور نصرت مومنون کا
کہ فتح مبین اور نصر عزیز واقع ہے علامت چہوڑی ہے اور شیخ قدس سرہ العزیز فرماتے ہین کہ مین جب اوس مقام شریف مین
بزیارت عرصۂ بدر کہ مقام فتح اور نصرت مومنون کا ہے پہنچا مشاہدہ اوس جنگ اور حضور سیدانام اور صحابہ کرام کا خیال آیا اور
ارادہ دیکہنے اوس موضع اور سننے آواز کا کہ مشہور ہے دلمین آیا جماعہ اہل اوس وادی سے کہ وہان کہڑے ستے
حقیقت حال پوچہی کہا البتہ کبہی ہوتا ہے اور کبہی نہین اور یہی وقائع سال دوم سے سریۂ بن عدی بن حرشہ ہے کہ بہیجا ہے
اوسکو آنحضرت نے اوپر عصماء یہودیہ بنت مروان زوجہ یزید بن زید خطمی یہودی کے تا قتل کرے اوسکو اور تہی وہ ملعونہ
ایک زن بیچا معارف زنان یہود سے سلیطہ لسان کہ پیوستہ عیب کرتی تہی اسلام اور اہل اسلام کو اور ہجو کرتی تہی اور
ایذا دیتی تہی رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور اسی سال مین غزوہ قرقرۃ الکدر کہ نام ایک موضع کا ہے واقع ہوا
اور قرقرہ بفتح قافین نام زمین ملساء مطمئنہ کا ہے اور کدر بضم کاف اور بسکون دال مہملہ ایک نوع ہے طیر سے کہ اوسکی
رنگ مین ایک تیرگی ہے اور بعض نے اس غزوہ کو سال سیوم مین رکہا ہے۔ بعد ازان غزوہ قینقاع اور وہ ایک بطن ہے
یہود مدینہ سے کہ خاص اونمین شجاعت اور صبر تہا اور یہہ غزوہ نصف شوال مین اوپر راس بیس شہر کے ہجرت سے بعد واقعہ
بدر کے ہوا تہا اور یہی اسی سال عید الضحی مین امیہ بن الصلت شاعر کہ جاہلیت مین باحساس فضائل کے اپنے ہوای نبوت

اور رسالت سے مین رکہتا تہا اور جب خیر ظہور نبوت آنحضرت کی سنی بعلت حسد اور رسابقہ شقاوت ازلی کے گرفتار نکال کفران کا ہوا۔ بعد ازان پانچوین ذیحجہ مین اور محمد بن اسحاق نے کہا صفر مین غزوہ سویق واقع ہوئی **وقایع سال سیوم از ہجرت** اس سال مین غزوہ غطفان اور اسکو غزوہ آمر بفتح ہمزہ اور میم کے بہی کہین اور حاکم نے غزوہ انمار بفتح ہمزہ اور سکون نون نام کیا اور وہ ناحیہ نجد مین بارہوین شب مین کہ گذری تہی ربیع الاول مین واقع ہوے **اور** ایک وقایع سنہ ثالثہ ہجرت سے قتل کعب بن اشرف یہودی کا ہے کہ چودہوین شب مین ربیع الاول سے واقع ہوا اور اوسکو سواہب مین سریہ محمد بن مسلمہ نام کیا ہے **اور** یہی اسی سال مین غزوہ نجران تہے اور اس غزوہ کو غزوہ بنی سلیم بہی کہتے ہین ناحیہ فرع سے بفتح الفا و الرا **اور** یہی اسی سال مین سریہ قردہ بفتح قاف و را اور بعض نے بکسر فا اور سکون را بہی کہا ہے نام ایک آب کا ہے آبون نجد سے وقوع پایا **اور** یہی اسی سال مین بعد از قتل کعب بن الاشرف قتل ابو رافع تاجر حجاز کا تہا **اور** روضۃ الاحباب مین کہنا ہی کہ بقولی قتل اوسکا سال چہارم مین ہے اور بقولی سال پنجم مین اور بقولی سال ششم مین واقع ہوا **اور** مین نصف شہر رمضان مین سبط رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وفلذہ بتول ریحان مسموم اور امام مسموم نور دیدہ مصطفے امام حسن مجتبی متولد ہوے اور احوال اہل بیت طہارت کا مفصل محل اوسکی مین مسطور ہوویگا انشاء اللہ تعالے **اور** یہی اسی سال مین ام کلثوم کو بعد از وفات اوسکی ہمشیرہ کے کہ رقیہ تہے اور غزوہ بدر مین وفات پائی تہی ساتہ عثمان بن عفان کے تزوج فرمایا **اور** اوسی سال مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حفصہ دختر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو اور زینب خزیمہ کو عقد نکاح اپنی مین لائے اور تفصیل اس احوال کی اوسکے محل مین مذکور ہوتی ہے انشاء اللہ تعالی **اور** یہی اسی سال مین غزوہ احد واقع ہوئی شوال مین گیارہوین شب یا ساتوین شب کہ گذری تہی اوس سے اور بعض نے نصف شوال مین کہا ہے **اور** منقول مالک سے وہ ہے کہ بعد ایک سال کے بدر سے اور یہی اونہین سے منقول ہے کہ اوپر راس اکتیس ۳۱ شہر کے ہجرت سے **اور** اعداد اور افراد لشکر کے ہزار مرد تہے **اور** ایک روایت مین نوسو اور سعدین یعنی سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ دو لو زرہ پہنی ہوئی آگے آنحضرت کے چلتے تہے **وصل** جب لشکر اسلام احد مین پہنچا جانبین نے صف باندہی مسلمانون نے بیچ احد مین اور اون شور بختون نے شورستان مین کہ وہان ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود صفوف صحابہ کو راست فرماتے تہے اور ایسا کیا کہ احد پیٹہ پیچہے اور مدینہ مقابل مونہہ کے آیا **اور** مشرکون نے بہی اپنی صفین آراستہ کین خالد بن ولید کو میمنہ مین اور عکرمہ بن ابی جہل کو اوپر میسرہ کے اور ابو سفیان کو قلب مین متعین کیا اور صفوان بن امیہ کو

اور ایک روایت مین عمرو بن العاص کو ساتھ اتباع کے برابر خشہ کوہ سے رکھا اور عبداللہ بن ربیعہ کو اوپر تیراندازون سے کے امیر کیا اور لوا طلحہ بن عثمان کو دیا القصہ مسلمان اوپر لشکر کفار نابہنجار کے غالب آئے اور کفار نے مونہہ بہزیمت رکھا فتح اور نصرت بجانب اسلام اور ہزیمت و خیبت بجانب کفار بدکار مقرر ہوئی اور غرایب روایات سے ہے کہ معارج النبوت مین لایا ہے کہ آواز شیطان کی کہ بقتل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ندا کرتا تھا مدینہ مین پہنچی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جو آواز سنی باہر دوڑین اور روتی تہین اور ایسی ہے زنان ہاشمیہ بہی روتی تہین اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زہرا رضی اللہ عنہا پیچہے سننے اس آواز کے مدینہ سے احد مین تشریف لے گئین جیسا کہ ذکر شریف اونکے مین اوس جگہہ آویگا اور نہ حاضر ہونا عثمان رضی کا روز احد جیسا کہ صحیح بخاری مین آیا ہے اور غایب رہنا اونکا جنگ بدر سے اور حاضر نہونا اور تخلف بیعۃ الرضوان سے کہ سایل نے ابن عمر سے سوال کیا تہا۔ پس کہا ابن عمر نے آیا خبر دون مین اور بیان کرون تجہسے وہ جو پوچہا تو۔ غرض صحابہ اوسوقت مین چار قسم ہوئی ایک جماعت نے جنگ کی اور شہید ہوئے اور ایک گروہ بہاگ کر زوایا اور شعاب جبل مین مختفی ہوئے اور بعض نے شہر مین جا کر قرار پکڑا اور عثمان بن عفان از انجملہ تہے اور بعد از اتمام معاملہ اور مقاتلہ اور تسکین نائرہ جنگ کے خدمت مین حضرت کی مراجعت کی اور اس آیت نے سب سے شامل حال ہو کر رقم عفو و مغفرت ناصیہ حال اور نامہ اعمال اونکے پر کہینچے۔ ان الذین تولوا منکم الی آخرہ یعنی جن لوگون نے روگردانی اور ایک جماعت نے ثبات قدم اختیار کیا اور اوپر مرکز صدق کے قایم رہے پس قرار عثمان مین روز احد کے گواہی دیتا ہون مین کہ خدا نے اوسے عفو کیا اور تخلف اونکا بدر سے بجہت بیمار ہونے صاحبزادی آنحضرت کے کہ اونکی تزوج مین تہین اور چہوڑا حضرت نے اونکو بیمارداری صاحبزادی کی مین اور فرمایا تمکو اجر اوس مرد کا ہے جو حاضر ہوا بدر مین اور سہم اوسکا اور غیبت اونکی بیعۃ الرضوان سے پس اوس جہت سے بہیجا اونکو آنحضرت رض نے نزدیک اہل مکہ کے تا کہین اونکو کہ حضرت معتمر آئے ہین نہ محارب اور تہی بیعۃ الرضوان بعد جانے عثمان کے طرف مکہ کے اور پکڑا آنحضرت نے دست راست اپنا اور مارا اوپر دست چپ کے اور فرمایا یہ دست عثمان کا ہے

وصل بیان شہادت حضرت حمزہ رض مین اور قصہ قتل حمزہ بن عبدالمطلب مجملا اسطرح پر ہے کہ وحشی بکینہ طعیمہ بن عدی طرف احد کے بقصد قتل حضرت حمزہ رض کے جاتا تہا ہند بنت عتبہ زن ابوسفیان مادر معاویہ نے راہ مین وحشی سے ملاقات کی اور اوسکو تحریص کیا اوپر قتل حمزہ کے اور کہا کہ میرے باپ عتبہ کو حمزہ نے روز بدر مارا ہے۔ وحشی کہتا ہے اتفاقا جگاہ مین نے حمزہ کو دیکہا سینے کہ مانند شیر مست کے درمیان قوم کے آگے صفوف لشکر فرایش کے ہم باہم کرتے تہے ناگاہ سباع بن عبدالعزی

خزاعی صف کفار سے باہر آیا اور مبارز طلب کیا حمزہ باہر آئی اور سباع کو مارا اور مین پس سنگ کے متواری تھا کمین مین جب حمزہ میرے پاس غافلانہ آئے حربہ اپنی کو اونکی طرف ڈالا مینے پس ناف مین گرے اور ایک جماعت اونکی یارون سے اوپر سر اونکے آئی اور کہا یا عماہ جواب نہ سنا جانا مینے کہ آخر ہو سے صبر کیا مینے تا لوگ اونکے سر سے دور ہوئے پس گیا مین اور حربہ اپنی کو اوٹھا کر شکم اونکا شگافتہ کیا اور جگر نکال کر ہند پاس لیگیا مین اونہون نے اوسکو چبا کر پھینک دیا **وصل** اور حمزہ نے بھی اس غزوہ مین کارزار بہت کی اور حق محبت اور اخلاص بجا لائے بعضے بشرف شہادت پہنچے اور بعضی باقی رہی رضی اللہ عنہم **اور** روایت ہے قیس سے کہ اوسنے اپنی باپ سعد سے روایت کی کہ کہا علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے سنا مینے کہ روز احد مین فرمایا سولہ ضرب مجھی پہنچین چار ضرب مین اونمین سے اوپر زمین کے گرا مین اور ہر بار گرتا تھا مین ایک مرد خوبرو اور خوشبو میری بازو پکڑتا تھا اور مجھے قائم کرتا تھا اور کہتا تھا متوجہ ہوا اوپر کفار کے ہو کہ طاعت خدا اور رسول الہی مین ہے تو اور وہ دونو تجھسے راضی ہین بعد از فراغ جنگ مینے حضرت رسالت سے عرض کیا آن سرور نے فرمایا وہ جبرئیل علیہ السلام تھے **اور** طلحہ رضی اللہ عنہ سے بھی روز احد مین بہت دلاوریان وجود مین آئین کہ سبب ایجاب دخول جنت ہوے **اور** ایک دلاوردن اور جانبازون درگاہ سے حنظلۃ الغسیل تھا کہ اوسکو غسیل الملائکہ بھی کہتے ہین اور وہ مدینہ مین تھا اور اوسی رات کہ خدا ہوا تھا اور ہمراہ اپنی بی بی کے سویا تھا اور صباح غسل جنابت کرتا تھا اور ایک جانب سر اپنی سے دھوئی تھی کہ ناگاہ سنا کہ وقت نے اوپر اصحاب کی تنگی کی **اور** ایک روایت مین آیا ہے کہ غیب سے آواز آئی اوسی حالت جنابت مین بیطاقت ہوا اور احد مین آیا اور محاربہ اور بہت کفار کو دوزخ مین پہنچایا اور شہید ہوا پس آنحضرت نے دیکھا کہ ملائک اوسکو غسل دیتی ہین **وصل** اور ایک وقائع صعبہ احد سے شہادت مصعب بن عمیر کی ہے **اور** مصعب بن عمیر اجلہ اصحاب اور فضلا اونکے سے ہین **اور** ایک ہزبران میدان جلالت اور سپہ سالاران معرکہ سے وہب بن قابوس مزنی اور برادرزادہ اوسکا حارث بن عقبہ بن قابوس ستھے **وصل** مردانگی اور دلاوری مردان اصحاب کی یہہ تھی کہ مرقوم ہوئی لیکن بعض نساء مومنات سے تھی کہ ہمراہ تھین اور خدمت غزات کرتی تھین اور پانی اونکو پہنچاتی تھین جہاد اور قتال کیا چنانچہ نسیبہ بنت کعب کہ شیرزن تھی پردل اور ہنر بر معارک اور محافل کہ باتفاق شوہر اپنی زید بن عاصم اور دونو بیٹون اپنی عمارا اور عبداللہ کے کہ اہتمام تمام کیا اور کمین کرنسیبہ معرکہ مسیلمہ کذاب مین بھی حاضر تھی **وصل** محاربہ اصحاب اور قتال اونکا ساتھ کفار کے اس غزوہ مین اور مارنا اور ماری جانا اور جان فدائی آنحضرت کرنا اور عہد وفا کرنا بہت اور زیادہ اوس سے ہین جو مذکور ہوا **اور**

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتی ہین کہ جو خون روی پر انوار سید ابرار سے روان ہوتا تہا میرا پدر مالک بن سنان
مونہہ اپنی کو اوس موضع پہ رکہکر چوستی تہے اور نگل جاتے تہے پس لوگون نے اوسمین تکلم کیا آنحضرت نے فرمایا جو کوئی
مساس کرے میری خونکو پہنچی اوسکو آتش دوزخ اور روضۃ الاحباب مین شیخ ابن حجر سے نقل ہے کہ شرح صحیح بخاری مین
کہا ہے کہ عبد الرزاق معمر سے اور معمر زہری سے روایت کرتا ہے کہ ستر ضرب شمشیر اوپر روی مبارک حضرت کی مارین اور
حق تعالی نے سب کے شر سے آنحضرت کو نگاہ رکہا اور عبد الرحمن بن حمید اسدی نے بہی بقصد آنحضرت گہوڑا دوڑایا تہا
ابو دجانہ نے ساتہہ ایک ضرب شمشیر کے اوسکو اوپر زمین کے ڈالا اور کیفیت عتبہ بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن شہاب کی
معلوم نہین کہ ہلاکت اونکی کب اور کہان ہوئی اور معارج النبوۃ مین علی الاجمال کہا ہے کہ بقیہ وہ پنج نفر شوم بہی
اوسی سال مین بقبیح وجوہ ہلاک ہوئی **وصل** لائے ہین کہ جب حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بامداد طلحہ اور
علی کے اوس مغاک سے باہر آئی اور اصحاب نے جانا کہ وہ سرور انبیا زندہ ہین ہمراہ یارون کے متوجہ احد کے ہوے
اور چاہا کہ اوپر قلہ کوہ کے چڑہین بجہت ضعف کے کہ بسبب جراحات اور کوفت بدن کے ذات بابرکات مین عارض ہوا تہا
میسر ہوا ابی سفیان نے ساتہہ ایک جماعت کے مشرکون سے چاہا کہ دوسری طرف اوپر کوہ کے جا کر اوپر اونکی مستعلی
ہووین اور نہ چہوڑین کہ یہہ شعب مین آوین آنحضرت نے دست بدعا اوٹہایا اور فرمایا ای خدا تعالی مت چہوڑ کہ یہہ محل
اپنی سی پیشتر جاسکین الغرض اون نامردون نے اکثر کشتونکو اہل اسلام سے مثلہ کیا اور شکم اونکے شگافتہ کیے
اور جگر اونکے باہر لائے اور گوش وبینی شہدا کی کاٹ کر رشتہ مین کہینچی الا حنظلہ غسیل الملایکہ کہ اوسکو مثلہ نکیا بسبب اسکے
کہ وہ بیٹا ابو عامر راہب کہ اوسکو ابو عامر فاسق کہتی تہے تہا اور ساتہہ مشرکین کے ایک تہا اور اول اوسیکا کہ
اوپر لشکر اسلام کے تاخت لایا وہ تہا لعنۃ اللہ علیہ **وصل** اور جو مشرکین نے طرف مکہ کے بازگشت کی خاطر اصحاب مین
دغدغہ نے راہ پائی کہ مبادا عزیمت مدینہ کرین اور غارت وتاراج بوقوع آوے اسلیے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو فرمایا
تا عقب غافلین کے جاوین اور تحقیق اس خبر کی کرین پس حضرت امیر المومنین بموجب فرمودہ سید المرسلین خبر لائے
کہ مشرکین مکہ کو گئے **اور** نماز ادا کرنے مین اوپر شہدا احد کے روایت مین آیا ہے کہ بعض اہل حدیث اور سیر سے
اوپر اوسکے ہین کہ آنحضرت نے اولا اوپر حضرت حمزہ نماز پڑہی بعد ازان جسکا جنازہ لاتے تہے آگے حمزہ کے
رکہتے تہے اور نماز پڑہتے تہے تا ستر نمازین اوپر حضرت حمزہ کے پڑہی گئین اور یہہ بحث بطول ہو تفصیل شرح سفر السعادت مین

بیان کیا گیا ہے وہان چاہیے دیکہنا - اور بصحت پہنچا ہے کہ جنگ احد مین ستر مرد مسلمانون سے مقتول ہوے چار تن مہاجرین سے
اور چہاسٹہ[66] انصار سے اور لشکر کفار سے قریب تیس[30] کے واصل جہنم ہوے **وصل** اور وہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
فضل مطلق شہادت مین وارد ہوا ہے **او** ر روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ حق تعالی اوپر شہدا کے تجلی کرے اور کہے
کہ طلب کرو اے شہیدون اوس ای جان بندہ مجہسے جو کچہ چاہو کہین ای پروردگار ہم چاہتے ہین کہ روحین ہماری اجساد مین
ہمارے دوبارہ لاوے تو اور ہمکو دنیا مین بہیجے تا تیری رضا مین بار دوسری شہید ہووین ہم فرمان الہی آوے کہ ہم جسکی روح
قبض کرین دوبارہ دنیا مین اوسکو نہ بہیجین **او** ر ابی فروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ایکدن زیارت قبور شہداء احد فرمائی اور کہا ای خدا بدرستی اور براستی بندہ تیرا اور رسول تیرا گواہ ہے کہ یہ جماعت طلب رضا تیری مین
شہید ہوئی ہے **او** ر منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال بزیارت شہدائے احد جاتے تہے - اور بعد
حضرت کے ابوبکر صدیق رض اور عمر فاروق رض بہی سبیل سلوک رکہتے تہے **او** ر اخبار و آثار فضل شہدائے احد مین بہت وارد ہین
لائے ہین کہ بعد چہالیس[46] برس کے کشف قبور بعض شہدائے احد کا بکدام ضرورت شرعیہ واقع ہوا ویسے ہے تر و تازہ مثل غنچہ ہائے
گل اپنے اکفان مین تہے کہی تو کہ آج ہی دفن ہوئے ہین **او** ر لائے ہین کہ جب ابوسفیان اور مشرکین نے حرب احد سے
طرف مکہ کے مراجعت کی پہر سفر ابنی سے نادم اور پشیمان ہوئے اور کہا زحمت کہینچی ہمنے اور لشکر جمع کیا ہمنے اور وہ عظیم
لشکر محمد مین ڈالا ہمنے اور خیار اصحاب آنحضرت کو مارا ہمنے اور ابہی ہنوز کار تمام نہ ہوا ہم سے مصلحت وہ ہے کہ پہرین ہم
اور اصحاب حضرت کو بالتمام مستاصل کرین ہم بعد اس کے مراجعت کرین ہم چنانچہ عکرمہ بن ابی جہل اس باب مین
موافق ابی سفیان کے تہا **و قایع سال چہارم** اور ماہ صفر مین اوپر راس چہتیس[36] مہینے کے ہجرت سے
جو واقعہ ہوا سریہ رجیع ہے **او** ر اسی قضیہ مین حدیث عضل اور قارہ کہ نام دو موضع کا ہے - اور حدیث صحیح بخاری مین
آیا ہے کہ خبیب کو جسوقت کہ محبوس تہا دیکہا کہ خوشہ انگور کہاتا ہے اور نہ تہا مکہ مین اوسوقت کوئی میوہ اور تہا وہ بستہ
بقید پس نہ تہا وہ مگر رزق کہ روزی گردانا اوسکو حق سبحانہ نے اور جب منقضی ہوئی اشہر حرم اوسوقت تنعیم مین خبیب
اور زید کو اوپر دار کے کہینچا اور خبیب نے اوس حال مین قریش سے التماس کیا کہ دو رکعت نماز ادا کرے حق تعالی
نے اونکے دلو نمین ڈالا کہ التماس اوسکی کو منظور رکہا اور یہ سنت درمیان مقتولون کے خبیب سے یادگار رہی -
اور ساد پہر راس پینتیس[35] مہینہ کے ہجرت سے سریہ ابو سلمہ عبد اللہ بن اسد مخزومی وقوع مین آیا کہ اوسکو ساتھ

ایک سو پچاس مرد کے انصار سے کہ ابو عبیدہ بن الجراح اور سعد بن ابی وقاص اور اسید بن حضیر اور ارقم بن ابی ارقم وغیرہ اونمین تھے اور بھیجی اسکو بھی اور بھی اوپر اسی برس چوتھے شہر کے عبداللہ بن انیس کو بھیجا تا سفیان بن خالد عرنی کو کہ ساکن عرنہ تہا قتل کرے اور ساحت دین اسلام کو شر اور فساد اوسکے سے پاک کرے اور بھی ماہ صفر مین اوپر اس چھتیس ۳۶ مہینے بعد از چار ماہ کے غزوہ احد سے واقع ہوا قصہ بیر معونہ بھی کہ اوسکو سریۃ المنذر بن عمرو اور سریۃ القرا بھی کہتے ہین اور بیر معونہ ایک موضع ہے بلاد ہذیل مین درمیان مکہ اور عسفان کے اور بھی اسی سال مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ جماعت کے کبار صحابہ سے مثل ابو بکر اور عمر اور علی اور طلحہ اور زبیر کے مہاجرین سے اور سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر اور سعد بن عبادہ کے انصار سے ساتھ ایک تقریب کے کہ ارباب سیر نے ذکر کیا ہے منازل یہود بنی النضیر مین تشریف لائے اور یہ ایک قبیلہ بڑا ہے قبایل یہود سے اور لائے ہین کہ خیمہ آنحضرت صلعم فضائی بنی حطمہ مین قایم کیا تہا غزورا کہ ایک تیراندازون یہود سے تہا تیر پھینکتا تہا ایک تیر خیمہ آنحضرت مین پہنچا وہان سے خیمہ کو دوسری جگہ استادہ کیا حضرت علی ع اوسکی کمات مین تہے ناگاہ دیکہا کہ شمشیر برہنہ ہاتھ مین ساتھ نو مرد اوسکے باہر آیا علی مرتضی نے اوپر اوسکے حملہ کیا اور سر اوسکا تن پلید اوسکے سے جدا کیا اور آگے حضرت کے لائے پس آنحضرت صلعم نے ابو دجانہ اور سہل کو ساتھ آٹھ نفر اور کے مصحوب علی مرتضی کے کیا اوس جماعت کو کہ ہمراہ غزورا کے تہی سبکو قتل کیا اور سر اونکے حضرت کے روبرو لائے اور آنحضرت نے پندرہ رات دن اوس جماعت کو محاصرہ مین رکہا اور ابن ابی منافق اور قبایل اور کوئی فریاد رس بنو النضیر کے نہ ہوسکے پس آنحضرت نے ابو لیلی مازنی اور عبداللہ بن سلام کو امر فرمایا تا نخلستان یہود کو قطع کرین۔ القصہ حق تعالی نے خوف دلین بنی النضیر کے ڈالا اور رعب نے اوپر اونکے غلبہ پایا کہ کسیکو اپنی طرف سے خدمت مقدسہ حضرت نبویہ مین بھیجا کہ ہمکو چھوڑ دو تا نکل جاوین ہم اور بیابان وادی غربت مین رکہین ہم آنحضرت نے فرمایا کہ اسلحہ اپنی تمامہا چہوڑ جاؤ اور جسقدر کہ اموال تمہارے چارپائی اوٹھا سکین لیجاؤ وہ لوگ بضرورت اضطرار اسبات پر راضی ہوے اور اپنی گہر اپنے ہاتھ سے برباد اور خراب کیے اور کہین کہ اسلحہ بنی النضیر پچاس زرہ اور پچاس خود اور تین سو چالیس شمشیر تہی اور بہی اسی سال مین وفات عبداللہ پسر عثمان بن عفان سبط رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم واقع ہوئی۔ کہین ایک خروس نے منقار اونکی انکہہ مین ماری اوس سبب سے بیمار رہی اور دار دنیا سے رحلت کی اور بھی اسی سال مین ام سلمہ کو تزوج فرمایا اور شوہر اونکا کہ ابو سلمہ بن الاسد مخزومی تہا اوسنے وفات پائی

اور بہی اسی سال مین زینب بنت خزیمہ نے کہ ازواج مطہرات سے تہین وفات پائی اور بہی اسی سال مین فاطمہ بنت اسد
بن عبد مناف مادر حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے وفات پائی اور بہی اسی سال مین چوتہی شعبان کو ریحان رسول مقبول
اور نور دیدۂ بتول امام شہید سعید ابو عبد اللہ حسین رضؓ متولد ہوئے اور حاملہ ہوئی تہین فاطمہ زہرا ساتہہ امام حسین کے بعد از ولادت
امام حسن رضؓ کے ساتہہ پچاس شب کے اور نہ تہا حضرت فاطمہ زہرا کو وہ جو ہوتا ہے عورتونکو حیض و نفاس سے اور اسلیے
تسمیہ کیا گیا ہے اونکو ساتہہ حورا کے جنت کے اور بہی اسی سال مین غزوہ بدر موعد واقع ہوئی اور اوسکو بدر صغرا بہی کہتے ہین
اور بہی اسی سال مین ایک مرد یہودی نے ساتہہ زن یہودیہ کے زنا کیا پس آنحضرتؐ نے بحکم شریعت محمدیہ حکم برجم دونو کے
فرمایا اور اسی سال مین آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے زید بن ثابت کو امر بتعلیم خط توریت فرمایا پس پندرہ دن مین
اوسکو سیکہہ لیا کذا فی روضۃ الاحباب اور بہی اسی سال مین واقعہ سرقہ طعمہ بن ابیرق کا کہ بنی ظفر سے تہا کہ ایک زرہ خانہ
قتادہ بن النعمان انصاری سے کہ ہمسایہ اوسکا تہا چرائی اور انبان مین لایا اور آرد فی راہ رخنون سے کہ انبان مین تہی گرتا گیا
پس ڈرا کہ حال ظاہر ہووے اوسکو گہر مین زید بن الیمین یہودی کے ڈالدیا اور بہی اسی سال مین بقول مشہور اور ایک
قول کے موافق سال ششم مین اور مطابق ایک قول کے ہشتم مین اور بعض نے اس قول کو ترجیح دی ہے تحریم خمر واقع ہوئی

وقائع سال پنجم اس سال مین زینب بنت جحش کو بحکم آلہی نکاح مین لائے اور بروز زفاف اونکے آیہ حجاب بقول
اہل سیر نازل ہوئی اور اسی سال مین غزوہ مریسیع واقع ہوئی۔ اور یہہ نام ایک آب کا ہی خاص بنی خزاعہ کے لئے اور
اوسکو غزوہ بنی المصطلق بہی کہتے ہین اور یہہ لقب ایک مرد کا ہے کہ نام اوس کا جذیمہ بن سعد بن عمرو ہی ایک بطن ہی خزاعہ سے
اور سلق آواز سخت کو کہتے ہین اور وقوع اس غزوہ کا روز دوشنبہ بعد از دو شب کے کہ گذری تہین شعبان سنہ خمس سے
اور ابن اسحاق نے سنہ ستہ اور موسی بن عقبہ نے سنہ اربع کہا اور رکہا کہ یہہ روانگی قلم کی ہے کہ بجائی خمس کے
اربع لکہا اور مختار وہ ہے کہ سنہ خمس مین ہوا اور بہی اسی سال مین نازل ہوئی آیہ تیمم اور بہی اسی غزوہ بنی المصطلق مین
جو مسلمان عورتونکی بندی لیگئی اور شہوت نے اوپر اونکے غلبہ کیا اور غروبت نے اشتداد پایا بطریق ملک یمین بغیر پوچہی
حضرتؐ کے تصرف بعزل کرتے تہے پس سوال کیا آنحضرتؐ سے کہ آیا عزل جائز ہے یا نہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
جواب دیا کہ تم عزل کرو یا نکرو جو کہ پیدا ہونے والا ہے ہوگا اور اسی جگہہ سے اباحت اور حرمت دونو مفہوم ہوتی ہین
اور مذہب فقہا نے یون قرار پایا ہے کہ عزل امتہ مین جائز ہے اور حرہ مین جائز نہین مگر باذن اوسکے اور جاریہ غیر مین

کہ منکوحہ کسیکی ہو جایز نہین الا باذن مولی **اور** بہی اسی سال مین قصہ افک ام المومنین عایشہ رضی اللہ عنہا کا واقع ہوا
اور افک بکسر اور بفتح بمعنی کذب کے ہے **اور** عجیب وہ ہے کہ مسلمانونسے بہی چند آدمی ساتہ اہل افک کے شریک ہوے
اور اس ورطہ مین پڑے مثل حسان بن ثابت **اور** مسطح **اور** مسطح بن اثاثہ قرشی مطلبی کہ بیٹا خالہ ابوبکر صدیق کا تہا **اور**
حمنہ بیٹی جحش خواہر زینب بنت جحش کی کہ امہات مومنین سے ہے اور بعضی اور لوگ کہ نام اونکے مذکور نہین **اور** عروہ
کہ راوی اس حدیث کا ہے کہتا ہے کہ مجہی علم نہین اونکے نامونکا بجز اسکے کہ سب عصبہ تہی **اور** مروی ہے کہ جب آیات
براءت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نازل ہوئی - قاذفون کو طلب کیا اور حد قذف کہ اسی تازیانہ ہی ہر ایک کو اون چار سے
مارے **اور** بہی اسی سال مین ہجرت سے غزوۂ خندق سنے وقوع پایا اور غزوہ خندق اسلیے کہین کہ اس غزوہ مین ایک
خندق کہودی تہی گرد مدینہ مطہرہ کے **اور** شیخ ولی الدین بن عراقی نے کہا کہ مشہور وہ ہے کہ سنہ رابعہ مین وقوع ہوا اور
ہمنی جمہور ارباب سیر کا اوپر روضۃ الاحباب کے رکہا ہے سنہ خامس مین ذکر کیا ہمنے القصہ محاربات اور مقاتلات
میان دو لشکر کے واقع ہوئے خصوصاً علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے اس غزا مین مبارزات حد قیاس عقل سے زیادہ
وقوع مین آئے **اور** بہی اسی سال مین متصل واقعہ خندق کے غزوہ بنی قریظہ کہ قبیلہ عظیمہ تہا یہود عدیل بنی النضیر سے کہ انکو
اجلا فرمایا تہا واقع ہوئی **اور** وقایع اسی سال سے وہ کہ بلال بن حارث مزنی ساتہ چار سو نفر کے قبیلہ مزینہ سے خدمت
سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آئے اور بدولت اسلام مستسعد ہوئے پس آنحضرت صلعم نے اون سبکو فرمایا اپنی منازل
مین جاؤ جہان تم رہو گے مہاجرین مین داخل ہو **اور** اسی سال مین خسوف واقع ہوا کہ یہودان مدینہ کہتی تہے کہ اوپر ماہ کے
سحر کیا ہے اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز مسنونہ ادا کرتے تہے تا ماہ منجلی ہوا **اور** بہی اسی سال مین غزوہ دومۃ الجندل
واقع ہوا اور وہ نام ایک کوہ کا ہے کہ وہان سے کوفہ تک دس مرحلہ ہے اور دمشق تک بہی دس مرحلہ - کذا قیل **اور** بعض نی کہا ہے
کہ دومۃ الجندل ایک قلعہ ہی کہ اساس اوسکا اوپر سنگ کی رکہا ہے اور محصول اوس موضع کا خرما اور جو ہی **اور** مواہب مین لکہا ہی کہ ایک شہر ہے
کہ میان اوسکے اور دمشق کے مسافت پانچ شب کی ہے اور بعد اوسکا مدینہ سے پندرہ یا سولہ شب **اور** تسمیہ اوسکا ساتہ اس نام کے
ساتہ دومی بن اسمعیل کے ہے کہ نزول کیا تہا اس جگہہ **اور** بہی اسی سال ماہ ذیحجہ مین سریہ ابو عبیدہ بن الجراح تہا **اور**
معارج النبوۃ مین لایا ہے کہ آنحضرت صلعم نے ابو عبیدہ بن الجراح کو ساتہ ایک جماعت کے طرف سیف البحر کے بہیجا تہا اور
زاد اونکا اوس سفر مین خرما تہا **اور** روضۃ الاحباب مین ذکر اس سریہ کا پایا نہین جاتا ہان اواخر سال ششم مین سریہ

محمد بن سلم مین لایا ہے اور اس قدر کہا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو عبیدہ بن الجراح کو ساتھ چالیس مرد کے کشتن گاہ اونکی مین بہیجا تہا اوس جماعت سے انتقام کہینچا- **وقایع سال ششم** اس سال مین بقول جمہور حج اسلام فرض ہوا اور ایک جماعت علما کا یہ قول ہے کہ فرضیت حج اسلام کی سال نہم مین ہے **اور** بہی اسی سال مین بقول جمہور مورخین اور اہل سیر کے غزوہ ذات الرقاع واقع ہوئی **اور** ابن اسحاق کے نزدیک سنہ رابع مین ہے بعد از واقعہ بنی النضیر کے اور نزدیک ابن سعد اور ابن حبان کے سنہ خامسہ مین اور بخاری نے اوسکو بعد از خیبر کہا ہے **اور** بہی اسی سال مین غزوہ بنو لحیان واقع ہوا ربیع الاول مین اور ابن اسحاق کے نزدیک جمادی الاول مین اوپر راس چہ مہینہ کے قریظہ سے **اور** ابن حزم ذکر کیا ہے کہ صحیح وہ ہے کہ سنہ خمس مین وقوع پایا **اور** بہی اسی سال بن محمد بن مسلمہ کو ساتہ تیس سوار کے ربیع الاول مین اوپر سر ایک جماعت کے بنی کلاب سے موضع ضریہ مین کہ درمیان اوسکے اور مدینہ کے چوبیس میل ہے بہیجا **اور** بہی اسی سال مین غزوہ قرد کہ نام ایک آب کا ہے اوپر مسافت ایک برید کے مدینہ سے اور اوسکو غزوہ غابہ بہی کہین نام ایک موضع کا ہے اور غابہ اصل مین معنی بیشہ ہے وقوع پایا اور وقوع اس غزوہ کا بیش از حدیبیہ ہے باتفاق اہل سیر کے **اور** بہی اسی سال مین عکاشہ بن محصن اسدی کو ساتہ چالیس مرد کے طرف ایک قوم کے بنی اسد سی بہیجا ایک موضع مین کہ اوسکو غمر کہین **اور** اسی سال مین بار دوسرے زید بن حارثہ کو موضع عیص کہ اوپر چار میل کے مدینہ سے تہا جمادی الاول مین ساتھ ستر سوار کے واسطے طلب کاروان قریش کے کہ شام سے آتی تہے بہیجا پس آئی اور لیا جو کچھ کہ اونکے پاس تہا **اور** اسی سال زید بن حارثہ کو رمضان مین وادی القری مین بہیجا- ایک سریہ زید بن حارثہ کو رمضان مین طرف ام قرفہ فاطمہ بنت ربیعہ بن زید فراریہ کے کہ ناحیہ ام القری مین تہا اوپر مسافت سات شب کے مدینہ سے بہیجا **اور** دوسرے سریہ زید بن حارثہ کو طرف طرف کو اور یہ ایک آب ہی اوپر چہتیس میل کے مدینہ سے بہیجا **اور** دوسرے سریہ زید طرف حسمی کے نزدیک وادی القری کے اور تہا جمادی الآخر مین- پہر سریہ زید کو طرف وادی القری کے رجب مین **اور** بہی اسی سال مین عبد الرحمن بن عوف کو قبیلہ بنی کعب مین ایک موضع مین کہ اوسکو دومۃ الجندل کہین بہیجا **اور** اسی سال مین حضرت علیؑ بن ابیطالب کو قبیلہ بنی سعد بن ابی بکر مین ساتہ سو مرد کے موضع فدک مین بہیجا **اور** اسی سال مین قضیہ عکل **اور** عرینہ واقع ہوا اور اوسکو سریہ کرز بن جابر فہری بہی کہین **اور** فتح الباری مین کہا کہ ابن التین نے زعم کیا ہے کہ عرینہ اور عکل نام ایک قبیلہ کا ہے اور یہ گمان اوسکا غلط ہے- بلکہ دو قبیلہ ہین متغایر عکل عدنان سے ہے اور عرینہ قحطان سے **اور** ایک وقائع

غزوۂ بنی لحیان
وقیع ه سریہ محمد بن مسلمہ
غزوہ غابہ
سریہ عکاشہ بن محصن
سریہ زید بن حارثہ
سریہ عبد الرحمن بن عوف
سریہ علیؑ
سریہ کرز بن جابر

اس سال مین سریہ عبد اللہ بن رواحہ ہے طرف اسیر بن زرام یہودی کے خیبر مین اور وقایع اس سال سے بہیجنا عمرو بن
امیہ الضمری کا تہا طرف ابو سفیان بن حرب کے مکہ مین اور اسی سال مین روز دوشنبہ غرہ ذیقعد سنہ ستہ مین ہجرت سے
بقصد عمرہ حدیبیہ مین کہ نام ایک موضع کا ہے اوپر نو میل کے مکہ سے اور وہ جامع ہے میان حل اور حرم کے **وصل**
جب دریافت کیا ہے کہین قریش نے کہ آنحضرت اوپر نگاہداشت حرمت حرم اور ترک محاربہ اور مقاتلہ اور قمع اور
قلع اونکے متوجہ ہین مغرور ہوئے اور اوپر جہل اور سفاہت اور بدخوئی اور بدبختی اپنی کے قایم ہو کر بنیاد تمرد اور
سرکشی کی محکم کی اور لوگونکو اثبات مدعی اپنی کے لیے پیش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان لائے
اول بدیل بن ورقا خزاعی ساتھ ایک جماعت کے قبیلہ سے کہ عہد جاہلیت اور اسلام مین مخلصون اور محبون درگاہ
نبوت رہی تہے اور ہمیشہ اخبار اور اسرار اہل مکہ کو مدینہ مین پہنچاتی تہے اور اس بدیل بن ورقا نے اوسوقت مین
سلک اہل اسلام مین انتظام پایا تہا اور بعضون نے اوسکو صحابی متقدم الاسلام مین لکہا ہے اور بعض نے
کہا ہے کہ اسلام لایا وہ اور بیٹی اوسکے عبد اللہ اور حکیم بن حزام بروز فتح مکہ کے اور حاضر ہوا وہ اور بیٹا اوسکا حنین
اور طایف اور تبوک مین اور مارا گیا عہد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور بعض نے کہا ہے کہ مارا گیا روز صفین
اور لائے ہین کہ جب جانب قریش سے لوگ آئے اور سعی اونکی نے رفع قساوت قریش اور شدت ان اشقیا مین
سود نکیا آنحضرت نے بہی چاہا کہ کسیکو بہیجین کہ اس باب مین سعی کرے پہلے ایک مرد کو بہیجا کہ نام اوسکا خراش بن امیہ
کعبی خزاعی تہا اور اوسکو سواری کے لیے ایک شتر دیا تہا تا اونکی دلنشین کرے کہ آنا آنحضرت کا بزیارت کعبہ اور ادای
عمرہ کے ہے نہ محاربہ اور قتال کے جب قریش پاس پہنچا اونہون نے اوسکے شتر کو پی کیا اور اوپر اوسکے قتل کی
ایک جہت ہوئے اوسکی قوم کہ مکہ مین تہی حمایت کی اور نجات اور خلاص دیکر طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے بہیجا اور روضۃ الاحباب مین کہا ہے کہ اون پچاس مرد کو کفار قریش سے کہ محمد بن سلمہ لایا تہا آنحضرت نے اوسی روز
اونکے ساتھ لطف فرمایا اور سبکو اولٹا بہیجدیا اور موافق اس روایت کے آنا عثمان رضی اللہ عنہ کا اوسوقت مین ہوا
کہ آنحضرت نے بعد از وقوع صلح اور فراغت کے کتابت صلحنامہ سے سہیل بن عمرو کو اپنی پاس نگاہ رکہا کہ جب تک
عثمان نہ آوین تجکو نہین چہوڑتے ہم پس اوسنے قریش کو لکہا کہ عثمان رض کو بہیجدو تا مین خلاصی پاؤن پس عثمان آئے
اور سہیل کو رخصت کیا کذا فی المواہب واللہ اعلم **وصل** بعد ازان حویطب بن عبد العزی اور مکرز بن حفص اور

سہیل بن عمرو نی تمہید بساط مصالحہ کیا پہلی بات کہ کہی سہیل نی یہہ تہی کہ امسال حضرت صلعم یہان سی پہر جاوین اور سال دیگر آنکر عمرہ ادا فرماوین اور دس برس
تمہاری اور ہمارے درمیان صلح ہووی محاربہ اور مقاتلہ اور جدال مرتفع ہووے اور بلاد دیار مین بامن و سلامت آمد و رفت آپسمین کرین اور
ایک دوسری سے تعرض نکرین اور ہم سوگند اور ہم عہد آپسمین تعرض نہ پہنچاوین اور یہہ بہی شرط کی کہ سال آیندہ بہی اگر آوین زیادہ اوتین دن کے
نرہین اور شمشیرونکو جلباب مین رکہین اور شرط دوسری وہ کہ جو کوئی ہم سے بے اذن اپنے ولی کے آگی تمہارے آوے اوسکو آگی ہمارے
بہیجدو اور اگرچہ مسلمان ہووے اور جو کوئی تم مین سی ہمارے پاس آوے اوسکو اولٹا نہ بہیجین ہم مسلمانون نے اس شرط سی تعجب کیا اور
حاصل کلام بعد از تقرار و تمہید ثبات شرایط صلح اور حضار آلات اور ادوات کتابت کی آنحضرت نی اوس بن خولی انصاری کو کہ صنعت کتابت
وخط مین مہارت رکہتا تہا بلایا تا بکتابت عہدنامہ قیام کرے سہیل نے کہا اے محمد چاہیے کہ یہہ عہد علی رض بن ابی طالب لکہین اور اسلیے حضرت نے واسطے پڑہنے
سورہ توبہ کی کہ اوسمین بیان نقض عہد اور توبہ منافقین کا ہے بعد از بہیجنے ابوبکر رض کی حج کے لئے اور امیر حاج کرنا اونکو علی رض کو بہیجا **وصل** اور جب کتابت
صلحنامہ باتمام پہنچی اور ایک جماعت نی اعیان صحابہ سے اور بعضی مشرکین نے بہی گواہی اپنی ثبت کی آنحضرت صلعم نے اصحاب کو فرمایا کہ اب اونٹو
اور شتران اپنی ہدی کو کہینچو اور احرام سی باہر آؤ اور روایت ہے کہ آنحضرت نی بیس شتر کہ ایک اونمین سی شتر ابی جہل کا تہا بدست مبارک اپنی
نحر فرمایا اور باقی کو ساتہہ ناجیہ بن جندب کی دیا تا مکہ مین لیجا کر مروہ مین ذبح کیا اور گوشت فقرا اور مساکین کو وہان کی قسمت کیا اور بعضنے
کہا ہے کہ مجموع شتران ہدی کو حدیبیہ مین نحر فرمایا اور اسی سال مین آنحضرت صلعم نی رسل اور مناشیر ملوک آفاق اور سلاطین اکناف کو بہیجی
اور بعض اہل سیر یہہ کہتے ہین کہ بہیجنا رسل محرم کی سال ہفتم مین تہا ظاہر جو آخر سال ششم اور اول سال ہفتم کا تہا اور ارادہ اس سال
سال ششم مین تہا اور سال ہفتم مین بہیج وجود کی آیا یا بعض سال ششم مین تہا اور بعض سال ہفتم مین اسلیے اشتباہ نی راہ پائی واللہ اعلم
اور راوی کہتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی نامہ اونکی طرف لکہی ایک نجاشی تہا بادشاہ حبشہ اور ہرقل بادشاہ روم
اور کسریٰ بادشاہ ایران اور مقوقش والی اسکندریہ اور حارث بن ابی شمر غسانی حاکم شام اور ہوذہ بن علی حنفی والی یمامہ
یہہ چہہ شخص ہین کہ اونکی طرف نامہ لکہی اور بعضنے اہل سیر سی ساتوان منذر بن ساوی حاکم بحرین کو کہا ہے اور بہی اسی سال مین
قضیہ خولہ بنت ثعلبہ بن قیس بن مالک بن خزرج کا ساتہہ زوج اوسکی اوس بن اخرم انصاری کی تہا اور وقایع سال ششم سے
مسابقت تہی میان شتران و اسپان اور صورت اوسکی وہ ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ مسلمان اسپ اور اشتر اپنی دوڑاوین اور آپسمین
مسابقت کرین تا دیکہا جاوے کہ اسپ و شتر کس کا آگی جاتا ہی اور یہہ بات اعداد آلات جہاد سی ہے اور وقایع سال ششم سی وفات
ام رومان والدہ عائشہ صدیقہ رض کی ہی اور اسم اوسکا زینب بنت عامر ہی اور نسب اونکی مین اختلاف بہت ہی باوجود اتفاق کی اوپر اس قول

کے کہ بنی غنم بن مالک بن کنانہ سے تہی اور آخر اس سال مین اوپیچ ایک قول کی اول سال ہفتم مین ابوہریرہ دوسی اسلام لایا اور
کلام شرح اسلام اور سائر احوال اوسکی مین بہت ہین **وقائع سال ہفتم** اس سال مین غزوہ خیبر واقع ہوا اور خیبر نام ایک
مدینہ کبیر کا ہی خداوند حصون عدیدہ اور مزارع کثیرہ کا اور یہ آٹھ منزل کی مدینہ سے بجانب شام کذا فی المواہب **وصل** اہل خیبر نی جو اونکو بعثت
خیر البشر کی اطلاع پائی کنانہ بن ابی الحقیق کو پاس ہم سوگندون اپنی کی غطفانیون کی بہیجا اور استمداد چاہی اور وقائع سی جو اس غزوہ مین
وقوع پایا ایک وہ تہا کہ ہوا اون ایام مین بہت گرم تہی محمود بن مسلمہ بہائی محمد بن مسلمہ کا بجہت شدت حرارت ہوا کی اور ثقل سلاح کے
سایہ حصار ناعم مین بیٹہ گیا اور سکی کہ وہان کوئی اہل قتال سی نہین سو گیا تہا ایک نامرد نی نامردون اونکی سی کہ کنانہ الحقیق تہا یا مرحب یہودی علی اختلاف
القولین اور صحیح قول اول ہی ایک سنگ حصار سے ڈالا اور اوپر سر محمود کی لگا اور سر اوسکا ٹوٹا اور اونہین دنون مین بروز سیوم شہادت پاکر
فرادیس جنت مین دوڑا اور واقعہ دوسرا وہ کہ حباب بن المنذر نے بعرض حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہنچایا کہ یہہ درخت خرما یہود کے
نزدیک عزیز ترون سی احب ہین حکم ہوتا ان نخیل کو قطع کرین تا حسرت اونکو زیادہ ہووے پس اصحاب اس کام مین مشغول ہو جو ابوبکر صدیق
نے کہ قلب شریف اونکا محل رفق اور رحم اور رقت تہا اوپر اوسکی خبر پائی حضرت پاس آکر عرض کی کہ یا رسول اللہ حق تعالی نے وعدہ کیا ہی
آپ کی ساتہہ کہ خیبر فتح ہوویگا اور اس وعدہ کو وفا کریگا پس قطع نخیلات سی کیا فائدہ اگر حکم ہووے کہ ہاتہہ قطع نخیلات سی باز رکہین بہتر ہووے فرمایا
باز رکہین اور تیسرا واقعہ وہ کہ ایام محاصرہ مین جمیع صحب مسلمانون کو بجہت شدت مجاعت کی پیش آئی چنانچہ قریب ہلاک ہوے پس آنحضرت صلعم
نے درگاہ صمدیت سی مسئلت کی تا عسرت اونکی بدل بہ یسر ہووے اور محنت براحت مستقل اور ایک حصن کہ اوسمین طعام بہت ہووے فتح کری
پس رایت ہاتہہ مین منذر بن الحباب کی دیا اور سپاہ مسلمانون نے یکبار حملہ کیا اور اپنی تئین اوپر دروازے حصن صعب کی پہنچایا اور بقتال
مشغول ہوے تا حصار مفتوح ہوا اور اقمشہ اور امتعہ اور اطعمہ سب اوس قلعہ سی نکلی اور خمر بہت پائی **وصل** جو ارادت الٰہی اسپر
جاری ہوئی تہی کہ یہہ فضل خاص یعنی فتح خیبر مزید اختصاص بجناب ولایت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی رکہی ہر چند قلعہ قموس تمام قلاع خیبر سے
سخت تر اور محکم تر تہا اور پر ہاتہہ اوس رضی اللہ عنہ کی فتح کر کے مقدمہ اساس فتوح سائر قلاع اور دیار خیبر کیا اگرچہ بعض اونسی مثل قلعہ نطاۃ
اور صعب غیرہ کی بیشتر اس سے بہی مفتوح ہوئی ہین لیکن اتمام فتح خیبر اور کمال منسوب بجناب مرتضوی ہی اور امام محمد باقر سلام اللہ علیہ وعلی آبائہ
العظام واولادہ الکرام سے منقول ہی کہ کہا جب علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے در خیبر پکڑا اور ہلایا تا جگہہ سی اوکہاڑین تمام حصار ہل گیا چنانچہ صفیہ
بنت حیی بن اخطب بسریر سی گری اور موتہہ اوسکا مجروح ہوا اور معارج مین نقل کیا ہے کہ وزن اوسکا آٹہہ سو من کا تہا اور مواہب مین
لایا ہی کہ اوکہاڑا علی رضی اللہ عنہ نی باب خیبر کو کہ تحریک نکیا اوسکو ستر مردی مگر بعد از مشقت بسیار القصہ جب اہل حصن قموس اور سائر حصون نے اثر قدرت

اور قوت کو حضرت امیر سے مشاہدہ کیا فریاد برلائے کہ الامان الامان پس علی رضی اللہ عنہ نے باشارہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امان اونکو دی مشروط باین شرط کہ ہر دوسرا طعام اوٹھا کر اس دیار سے باہر جاوے اور نقود وامتعہ وا سلحہ اور تمام اموال اہل اسلام کی واسطے چھوڑین اور کوئی چیز پوشیدہ اور پنہان نرکہین اور اگر کچھ مال سے ظاہر ہووے کہ بن کی لیگئے امان ہی مثل ایمان کرا ونسے مسلوب ہووے پس جب خبر فتح خیبر کی جناب رسالت کو پہونچی شکرانہ اس نعمت کا بجالائے کہ سبب ظہور عزت اسلام کا ہوا پس جسوقت علی مرتضی رضی اللہ عنہ مہم کفار قرار دیکر متوجہ بدرگاہ رسالت پناہ ہوئے آنحضرتؐ نے بجہت تہنیت اوس رضی اللہ عنہ کی باستقبال اور استشارہ خیمہ سے باہر تشریف لائے اور حضرت علی کو گلے سے لگایا اور درمیان ہر دو چشم اونکی بوسہ دیا اور جسوقت تمام غنائم جمع ہو لئے قسمت فرمایا بعد از اخراج خمس کے مرد پیادہ کو ایک سہم اور راکب کو دو سہم ایسا ہی تفسیر کیا ہی اس حدیث کو نافع نے اور ثابت و متحقق ہوا ہے کہ اوس غنائم سے بجز حضار معرکہ خیبر اور کو کچھ نہین دیا الا ایک جماعت کو مہاجرین حبشہ سے کہ روز فتح کے راہ دریا سے پہونچی تہی مثل جعفر بن ابیطالب اور زوجہ اونکی اسما بنت عمیس اور یا ون یا تر پن نفر اشعریین سے کہ ابوموسی اشعری رئیس اونکا تہے **وصل** ذکر غزوہ خیبر اور اوسکے احکام مین اول ذکر تزویج ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا وصفیہ بنت یحیی بن اخطب یہودی کی ہین کہ ذکر اونکا گذرا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جب حکم جاری ہوا اینکی نسا اور ذریت یہود مین آز انجملہ حضرت صفیہ تہین اور سہم دحیہ کلبی مین آئی تہین لوگون نے کہا کہ وہ جمیلہ اور سیدہ قبیلہ اور دختر ایک ملک کی ملوک یہود سی ہین اور وہ اولاد ہارون پیغمبر علیہ السلام سے مناسب وہ ہی کہ مخصوص آنحضرت ہووین کہ صحابہ مین امثال دحیہ بہت ہین اور غنیمت مین مثل صفیہ کم اور اونکی تخصیص سے ساتہہ دحیہ کی سبب آزار خواطر بہتونکا صحابہ سے ہوگا پس مصلحت عامہ اوسمین وہ ہی کہ مسترد کیجاوین دحیہ سی اور مخصوص کیجاوین با آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دوسری زفاف ام المومنین ام حبیبہ بنت ابی سفیان بن حرب بن امیہ کا تہا اور مان اوسکی صفیہ بنت ابی العاص بن امیہ عمہ عثمان تہے اور وہ پہلے زوجہ عبد اللہ بن جحش برادر زینب بن جحش کے تہی اور ہمراہ اوسکی حبشہ مین ہجرت کی تہی ہجرت ثانیہ در اس سے جنی تہی حبیبہ کو کہ کنیت کی گئی تہی ساتہہ اوسکے یعنی ام حبیبہ اور نام اوسکا رملہ تہا اور بعض نے ہند کہا ہی اور اول صحیح تر ہی بعد ازان مرتد ہوا عبد اللہ اور دین نصاری مین آیا اور مرا حبشہ مین اور ثابت رہی ام حبیبہ اوپر اسلام کی اور دوسرا وقایع اس غزوہ سی زہر دینا اہل خیبر کا تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اخبار صحیحہ مین آیا ہے کہ جب خیبر فتح ہوا اور آنحضرت قلعہ قموص مین تشریف لائے تہے ہدیہ دیا حضرت کو زینب بنت حارث یہودی نے کہ برادر زادہ مرحب کا تہا اور وہ زن سلام بن مشکم کی اور وقایع اس غزوہ سی وہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصبا زرجوع کی خیبر سی منزل صہبا مین پہنچے اور صفیہ کی ساتہہ زفاف فرمایا اسی منزل مین نماز عصر ادا کی اور بعد اوسکے

سر مبارک کا حضرت علی کی گود مین رکھا تھا کہ آثار وحی نے اوپر آنحضرت کے ظاہر ہونا پکڑا اور علی مرتضی نے نماز عصر نہ پڑہی تھی اور زمان وحی ایسا دراز ہوا کہ آفتاب نے غروب کیا جب وحی منجلی ہوئی آنحضرت نے علی مرتضی سے پوچھا کہ نماز عصر تمنے ادا کی کہا نہین یا رسول اللہ پس آنحضرت نے مناجات کی اور کہا خداوندا اگر علی تیری طاعت اور طاعت تیری رسول کی مین تھا آفتاب کو اوپر اوسکی رد کر کہ نماز عصر ادا کرے پس حق تعالی نے مسئلت اپنی حبیب کو اجابت کیا اور آفتاب بعد ازانکہ افق مغرب مین فرو ہوا تھا طالع ہوا شعاع اوسکی اوپر کوہ و دیاموں کی اور خلایق نے برای العین مشاہدہ کیا اور حضرت علی نے وضو کیا اور نماز عصر ادا کی اور ایک وقایع اس غزوہ سے قصہ لیلۃ التعریس ہے اور تعریس اوترنا مسافر کا آخر شب مین خواب اور استراحت کی لئے تنبیہ اس جگہہ اشکال وارد کرتی ہین کہ حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا ہے تنام عینای و لا تنام قلبی یعنی سوتی ہین آنکھین میری اور جاگتا ہی دل میرا پس باوجود بیداری دل کی کیا تھا کہ طلوع فجر سے آگاہ نہوے جواب اوسکی مین طول ہی لیکن قول شیخ عبد الحق قدس سرہ جواب مین لکھا جاتا ہی کہ ہان دل بیدار ہی اور خواب کو اوسمین تاثیر نہین لیکن ہو سکتا ہی کہ ایک حالت اور شہود حاصل ہووی کہ بسبب استغراق کی اوس حالت مین ماسوای اوس مشہود کی اوس معانی ذاہل اور غافل ہووین پس باعث عدم ادراک اور نسیان اور غفلت اور نوم کا نہووی بلکہ طریان ایک حالت عظیم کا اوپر دل شریف نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کہ اوسکو بجز خدا عز وجل اور کوئی نہ پہچانی فافہم اور بعض متصوفہ نے کہا ہی کہ یہہ خواب اور فراموشی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ابتلای الٓہی تھا اوپر اخذ تدبیر اور ترک تفویض کے کہ بلال کو اوپر نگاہبانی شب کی مقرر کیا تھا کہ حق تبارک اور تعالی پر چھوڑتے تم کہ خود محافظت اوسکی کرتا اور یہہ اصل عظیم ہے نزدیک اس طائفہ کی کہ اوسکو اسقاط تدبیر اور ترک اختیار کہین اور وقایع اس غزوہ سے ایک وہ تھا کہ حرام کیا لحم حمر اہلیہ کو جیسا کہ حدیث مین آیا ہی چونکہ اس مسئلہ مین اختلاف ہی بجہت طوالت کی نہین لکہا گیا اور منجلہ وقایع اس غزوہ سے تحریم اکل ثوم ہی اور صحیح وہ ہی کہ اکل بصل اور ثوم حرام نہین اور مکروہ ہی اکل اوسکا مساجد اور مجالس خیر مین کہ ایذا ہووین لوگ ساتھ اوسکے اور تحریم اکل ہر ذی ناب کی سباع سے اور تحریم بیع مغانم پیش از قسمت اور نہی وطی سبایا پیش از استبرا اور نہی متعہ نسا سے کہ نکاح ہی تا مدت معین بہی وقایع اوسکی سے ہے۔ اور متعہ مباح تہا اول اسلام مین غزوہ خیبر تک پس حرام کیا گیا اس غزوہ مین بعد ازان مباح کیا گیا فتح مکہ مین کہ مراد یوم اوطاس سے کہ بعد از فتح مکہ ہے اور وقایع اس غزوہ سے قصہ اوس مرد کا ہے کہ قتال کیا جیسا کہ نچہوڑا جماعت مشرکین سے کسی ایک کو آخر اپنی تئین آپ بشمشیر ہلاک کیا اور وقایع سے ہے اگرچہ داخل غزوہ خیبر نہین لیکن تابع اور متصل ساتھہ اوسکی ہے فتح فدک کہ نام ایک موضع کا ہے نزدیک خیبر کی اور بہی اسی سال مین عمرۃ القضا کہ صلح حدیبیہ مین قرار پایا تھا واقع ہوا اور وقوع اوسکا ماہ ذیقعدہ سنہ سبع مین

ہجرت سی تہا۔ بعد ازان جعفر بن ابیطالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا تا میمونہ بنت حارث کو آنحضرت کی لیے خواستگاری کری میمونہ نے اپنی ہم کو بعباس بن ابی طالبؓ کی تفویض کیا اسلیے کہ بہن اوسکی ام الفضل گہر مین عباس رضی اللہ عنہ کی تہی پس عباسؓ نے حضرت کی ساتہہ عقد اوسکا کیا اور آنحضرتؐ احرام مین تہے اور بعضی کہتی ہین کہ احرام سی نکلے تہے اور اس جگہہ وہ داستان ہین کہ روضۃ الاحباب اور معارج النبوۃ مین اس سال مین بعد از ذکر عمرۃ القضا کی بیان کی ہین اگرچہ ذکر اوسکا ذکر ارسال رسل اور مراسیل مین بجانب ملوک کہ سال ششم مین وقوع پایا بہت مناسب تہا لیکن جو رعایت نہین منظور رہا و معتبر تر ہی یہہ دو قضیہ سال ہفتم مین لکہی اول ارسال نامہ طرف جبلہ بن ایہم غسانی کی کہ بعد حارث بن ابی شمر غسانی بادشاہ غسان تہا۔ دوم اسلام فردہ بن عمرو جذامی کہ قبل بادشاہ روم سے عامل تہا اوپر عمال کی ارض بلقا سی وقوع پایا و قائع

سال ہشتم اوائل سال ماہ صفر مین بقول جمہور اہل سیر کی اسلام خالد بن الولید اور عمرو ابن العاص اور عثمان بن طلحہ کا اور خالد بن الولید بن المغیرہ قرشی مخزومی اور عمرو بن العاص ابن وائل قرشی سہمی اور عثمان بن طلحہ عبدری حجی کہ کلید کعبہ اوسکی ہاتہہ تہی مسلمان ہوا اور بعضون کی نزدیک اسلام اونکا اواخر سنہ سبع مین واقع ہوا اور بعضی نے سنہ خمس بہی کہا ہی اور اسی سال مین غالب بن عبد اللہ لیثی کو طرف بنی الملوح کی بہیجا تا موضع کدید بروزن جدید مین پہنچیا اور جو رات ہو لی اوپر سر اوس جماعت کی شبخون لیگئے اور بہت شتر اونکے ہانک لائی اور بہی اسی سال مین غالب بن عبد اللہ کو جانب فدک بہیجا تا جماعہ کفار وہان کی سی انتقال کینیچے اور بہی اسی سال مین اور سریون نے بہی وقوع پایا تا منتہی بسریہ موتہ ہوا اور وہ نام ایک موضع کا ہی نزدیک بلقا کی کہ وہان سی بیت المقدس دو مرحلہ ہے اور ذکر اوسکا ارسال نامہ مین بہ ہرقل گذرا ہے اور یہہ سریہ منجملہ اور سرایا کے مشہور ہے بصعوبت اور شدت محاربہ اور مقاتلہ کی اور بہی اسی سال مین سریہ عمرو بن العاص کا ارسال طرف ذات السلاسل کے تہا تسمیہ کیا گیا بذات السلاسل اوس جہت سی کہ مشرکون نے باندہا تہا اپنے تئین آپس مین بسلاسل نہ بہاگین اور بعض نے کہا اس جہت سے کہ سلاسل نام ایک پانی کا ہے کہ یہہ سریہ وہان واقع ہوا ورای وادی القری کے اوپر مسافت دس دن کی مدینہ سے اور وقوع اسکا جمادی الآخر سنہ ثمان مین تہا اور بعض نے سنہ سبع مین کہا ہے اور ساتہہ اسکے جزم کیا ہی ابن ابی خالد نے کتاب صحیح بخاری مین اور اسی سال مین ابو عبیدہ بن الجراح کو ساتہہ تین سو نفر کی مہاجرین و انصار سے جیسا کہ صحیحین وغیرہما مین آیا ہی اور روایت نسائی مین بضع عشر زیادہ کیا امیر بنا کر طرف قبیلہ جہینہ کی بہیجا اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اوس درمیان مین تہے اور مدینہ سی پانچ دن کی راہ ہی اور اس سریہ کو سریۃ الخبط اور سریہ سیف البحر بہی کہتے ہین اور خبط نام اوس برگ کا ہے کہ درخت سے جہاڑا ہو۔ اور وقوع اس سریہ کا رجب سنہ ثمان مین تہا اور شیخ ابن حجر نے شرح صحیح بخاری مین قول بوقوع اوسکے سال ہشتم ناپسند کیا ہے پس صحیح وہ ہے کہ یہہ سریہ سنہ ستہ مین ہوا پیشتر از قضیہ حدیبیہ کی انتہی اور بہی اسی سال مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبد اللہ بن رواحہ کو اوپر ایک طائفہ کی امارت دی کہ بجانب

انہم کہ اوپر تین برید کو مدینہ سے بہیجا **اور** بہی اسی سال مین فتح مکہ زادہا اللہ تعظیماً و تشریفاً واقع ہوئے اور یہہ فتح عظیم و مبین ہے کہ سورہ کریمہ انا فتحنا لک فتحاً مبیناً ساتہہ اوسکی ناطق ہی اگرچہ جماعہ مفسرین اوپر اوسکے ہین کہ مراد ساتہہ اس فتح مبین کی فتح حدیبیہ ہے **وصل** جو ارادہ سفر مکہ معظمہ کا مصمم ہوا بعض صحابہ کو بہیجا تا قبائل عرب کو اسلم اور غفار اور جہینہ اور اشجع اور سلیم میں سے کہ اہل جو نہ اسلام ہوئے تہے خبر کرین اور جمع لاوین اور تہیہ اسباب حرب کرین پس باہر آئی آنحضرت دسوین ماہ رمضان روز چہارشنبہ بعد العصر سنہ ثمان مین ہجرت سے جیسا کہ واقدی نے کہا اور تیرہ کے احمد کی باسناد صحیح ابی سعید سے آیا ہے کہ کہا باہر آئے ہم عام الفتح دوسری رمضان مین پس وہ جو واقدی نے کہا ضعیف ہے **اور** تعیین کے تاریخ مین اور بہی اقوال آئے ہین بارہوین سولوین ستروین اٹھاروین اونیسوین دو قول سابق اقرب بصحت ہے اور دوم صحیح تر ہے واللہ اعلم **وصل** جو طواف سے فارغ ہوئے مقام تطہیر بیت الحرام مین انجاس اصنام سے اگر ساحت عزت اور حرمت اوسکے کو پاک کیا اور ارباب سیر نے لکہا ہے کہ مشرکون نے تین سو ساٹہہ بت اطراف و نواحی خانہ کعبہ مین نصب کیے تہے۔ جو وقت نماز پیشین آیا بلال کو فرمایا کہ اوپر بام کعبہ کے جا کر اذان کہے **اور** یہہ بہی ایک وقت شریف اور ایک نعمت عظیم ہے کہ دست ادراک اوسکی دامان اجلال مین نہین پہونچتا حقیقت عظمت اوسوقت کی عرشیون سے پوچہنا چاہیے کہ یہہ آواز وہان تک پہونچی ہو بلکہ وہان سے بہی گذری ہو اور کلمات اذان کے بہی اوسی مقام مین ہین جیسا کہ باب اذان مین گذرا **وصل** اور اگرچہ حضرت نے امن دیا اہل مکہ کو او منع کیا اونکے قتل سے ولیکن ایک جماعت کو استثنا کیا اس حکم سے اور مہدر کیا خون اونکا اور حکم کیا مارہ جہان پاؤ حل اور حرم مین ولیکن بعد اس حکم ساتہہ مہدر دم اور قتل کی بعضی اونسے ساتہہ توبہ اور رجوع اور ایمان کے مامون ہوئے اور نجات پائی اور مجموع اونکے مردون سے گیارہ تن اور عورتون سے چہ اور درمیان مردون سے چار آدمی مقتول ہوگئے اور سات مامون رہے اور عورات سے چار قتل ہوین اور ایک مین اختلاف ہے اور دو مامون ہوین اب نام سب مردون اور عورتون کی ذکر کرین ہم تا حقیقت حال ظاہر ہووے اول اونکا ابن خطل ہے دوم عبد اللہ بن ابی السرح کہ جو حکم بقتل اوسکے کیا گیا پاس عثمان بن عفان کے اور مختفی ہوا سوم عکرمہ بن ابی جہل تہا چہارم صفوان بن امیہ کہ سرگروہ کفار قریش اور جہتر قوم اپنی کا تہا پنجم حویرث بحا مہملہ بلفظ تصغیر بن نقید بنون و قاف بر لفظ تصغیر اور یہہ شقی شاعر تہا اور ہجو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سب کرتا تہا ششم مقیس بن صبابہ ہفتم ہبار بن الاسود اوس سے بہت ایذا جناب مقدس نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو پہونچی تہے ہشتم حارث بن طلاطلہ اور وہ حملہ موذیان آنحضرت سے تہا نہم کعب بن زہیر کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہجو کرتا تہا دہم وحشی قاتل حمزہ رضی اللہ عنہ تہا یازدہم عبد اللہ بن الزبعری شعرای عرب سے تہا اور رسول مقبول اور اوسکے یارون کی ہجو کرتا تہا ۔ اور وہ عورتین کہ روز فتح مکہ حکم بقتل اور ہدر دم اونکے واقعہ ہوا چہ ہین بعض اونمین مامون ہوئین اور بعض مقتول اول ہند بنت عتبہ زن ابوسفیان

دوم اور سوم قریبہ بقاف و یا ء بمعنی تصغیر اور فرتنا بفتح فا و سکون را و فتح تا و نون دو لونڈیاں مغنیہ تہیں از ان ابن خطل سو کہ ہجو آنحضرت
پڑہتی تہیں یعنی میں پس قریبہ مقتول ہوئی اور فرتنا بہاگ گئی اور اوسکے لیے حضرت سے امان چاہی چہارم ارنب مولاۃ ابن خطل مذکور اور وہ بہی
اوسوقت ماری گئی پنجم سارہ مولاۃ بنی المطلب و بعض نے عمرو بن ہشام کہا ہے ششم ام سعد اوسی بہی مارا **وصل** سابقا معلوم ہوا کہ خروج
مدینہ سے روز چہارشنبہ تہا دسویں رمضان کی بعد از عصر باختلاف کہ اوسمیں ہے اور دخول مکہ اور فتح اوسکی بیسویں ماہ مذکور میں ہوئی تہا اور رسید عالم
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بقیہ ماہ اور چہہ روز ماہ شوال سے مکہ میں توقف کیا **اور** قضایای سے کہ ایام توقف مکہ معظمہ میں واقع ہوئے تہا
کہ ایک مرد نے آکر حضرت سے کہا کہ مینے نذر کی تہی کہ جو خدا تعالی فتح کرے مکہ کو اوپر رسول مقبول اپنے کے بیت المقدس میں جاکر نماز پڑہوں
میں۔ آپ نے تین بار فرمایا کہ نہیں پڑہ **اور** واقع سی کہ ان ایام میں وقوع پایا وہ ہے کہ خالد بن ولید کو ساتہہ تیس سوار کی موضع نخلہ میں
خراب کرنے بتخانہ عزی کے لیے کہ نام ایک بت کا ہے بہیجا **وصل** او وقائع سال ہشتم سے غزوہ حنین ہے کہ نام ایک موضع کا ہی مکہ اور طائف
میں اور نام ایک آب کا ہی کہ میان اوسکے اور میان مکہ کی تین شب درمیان ہین قریب طائف کی اور اوسکو غزوہ ہوازن بہی کہین کہ نام ایک
قبیلہ کا ہے ساکن اوس زمین میں **وصل** آنحضرت نے جو طائف سے ارتحال فرمایا اور جعرانہ میں تشریف لائے کہ غنائم حنین کو وہان
جمع کیا تہا اور وہ چہہ ہزار بردہ اور چوبیس ہزار شتر اور زیادہ چالیس ہزار سے غنم اور چار ہزار اوقیہ نقرہ پس دست نوال ببذل اموال
اوپر وجوہ خلائق کے کہولا خصوصا ساتہہ مولفۃ القلوب کے کہ ہنوز نور ایمان نے اونکے دلون میں قوت نہ قبول کی تہی **اور** رجوع آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مہم قسمت غنائم سے فارغ ہوئے اور عزیمت رجوع نے مدینہ مطہرہ تصمیم پایا شب چہارشنبہ کہ بارہ شب ماہ ذیقعدہ
سے باقی تہیں موضع جعرانہ سے احرام عمرہ باندہا اور مکہ میں آئے اور ارکان بجالا کر مراجعت فرمائی **اور** اسی سال میں چاہا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ سودہ بنت زمعہ کو کہ امہات المومنین سے تہیں طلاق دیویں اور ایک روایت میں ہے کہ طلاق دی بہر تقدیر سودہ
نے کہا بخدا سوگند کہ دوستی مرد کی میرے دلمیں نہیں رہی لیکن چاہتی ہون میں کہ فردائے قیامت مجہی زنان حضرت میں حشر کرین
اور مجہے یہہ سعادت کافی ہے اور نوبت اپنی عائشہ صدیقہ کو بخشتی تاکہ یہہ بہی باعث محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہووے اونکی نسبت اور
بہی اسی سال میں ماریہ قبطیہ سے ایک پسر متولد ہوا اور نام اوسکا ابراہیم ع رکہا ولادت اوسکی سنہ ثمان میں اور وفات سنہ عشر میں اور
مدت عمر اوسکی سولہ مہینے اور ایک روایت میں اٹہارہ مہینے اور چہہ روز تہا **اور** بہی اسی سال میں زینب دختر آنحضرت کہ منکوحہ ابو العاص
بن الربیع تہیں بروضہ رضوان پہنچیں اور اوسنے دو فرزند رہے ایک پسر مسمی بہ علی کہ قریب بلوغ پہنچا تہا اور ایک دختر مسماۃ بامامہ اور
اسی سال میں اور بقولی سال ہفتم میں اتخاذ منبر نے وقوع پایا یعنی مسجد آنحضرت میں ایک منبر طیار ہوا کہ اوپر اوسکے خطبہ فرماتی تہے

اور پہلے اس سے نہ تہا **او ر** وقائع اسی سال سے قضیۂ قدوم وفد عبد القیس کا ہے اور عبد القیس بن قصی بیہ قبیلہ ہے اسد سے اعتقاد ربیعہ کے

وقائع سال نہم ماہ محرم سنہ نہم ہجرت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے عمال تعین کیئے تا اون قبائل مین کہ مسلمان ہوے

ہین جاوین اور زکوۃ اموال اونسے لیوین چنانچہ عیینہ بن حصین فزاریکو ساتہ پچاس سوار کے مہاجرین اور انصار سے اوپر بنو تمیم کے

بہیجا جو عیینہ معہ ہمراہیون اپنی کے دیار مخالفین مین پہونچا اکثرون کے گہر خالی پائے مردون سے دست یغارت دراز کیا گیارہ مرد

اور پندرہ عورتین اور ایک روایت مین گیارہ عورتین اور تیس لڑکونکو بردہ لیکر مدینہ مین مراجعت کی **او ر** اسی سال مین ولید بن عقبہ

قرشی اموی کو کہ بہائی عثمان بن عفان کا تہا اخذ صدقات کی لئے جانب بنی المصطلق کے بہیجا **او ر** اسی سال مین قطبہ بن عامر بن حدیدہ کو ہمراہ بیس مرد کے

قبیلہ خثعم کی طرف بہیجا اور امر کیا ساتہ لوٹ لینی اونکے۔ بعد ازان ضحاک بن سفیان بن عوف کلابی کو کہ شجاع تہا اور اوسکو برابر سو سوار کے گنتے

تہے بہیجا **او ر** بہی اسی سال مین علقمہ بن مجزز مدلجی منسوب بن جرہ کو ربیع الآخر مین اور حاکم نے کہا صفر مین امیر تین سو نفر کا قرار دیکر اوپر ایک

جماعت کی حبشہ سے کہ نواحی جدہ مین آئی تہے اور خرابی کرتی تہے بہیجا **او ر** بہی اسی سال مین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایلا کیا ازواج

اپنے سے اور ایک مہینہ نزدیک اونکے نہ گئی اور ایلا لغت مین بمعنی سوگند ہے اور نزدیک فقہا کے سوگند کہانا مرد کا ہے کہ ساتہ زن اپنی کے

قربان اور اتصال نکرے مدت چار مہینے کے **او ر** وقائع عظیمہ سال نہم سے غزوہ تبوک ہی اور تبوک نام ایک موضع کا ہی میان مدینہ اور

شام کے اور بچودہ مرحلہ کے مدینہ سے اور بعضون نے کہا ہے کہ نام ایک حصن ہے اور قاموس مین نام زمین کا درمیان مدینہ اور شام کی اور بعض نے کہا

کہ تبوک نام ایک چشمہ کا ہے اوس زمین مین **او ر** ایک اون وقائع سے بہیجنا خالد بن ولید کا ہے بجانب اکیدر کہ حاکم دومۃ الجندل کا تہا جاننا چاہیے

کہ مختلف اس غزوہ کی قوم منافقین سے بہت تہی **او ر** عذر بعض صحیح اور غیر صحیح بہی تہے پس وہ لوگ کہ بی عذر اور شک و ارتیاب کے

اوس غزوہ سے مختلف ہوئی پانچ نفر اصحاب سی تہے ابو ذر غفاری **او ر** ابو خیثمہ سالمی **او ر** کعب بن مالک **او ر** مرارہ بن الربیع **او ر**

ہلال بن امیہ **او ر** اس سال مین بعد از انصراف کے تبوک سے تتابع وفود واقع ہوا **او ر** وفود وفادت بمعنی دخول اور ورود کے

آوے **او ر** وفد ایک جماعت کہ اختیار کیجا وے بہیجنے کے لیئے پاس علما کے اور وافد واحد اوسکا ہے مثل رکب اور راکب کے **او ر**

بعض نے کہا ہے کہ ابتداے وفود بعد از رجوع آنحضرت تہا جعرانہ سے کہ اواخر سنہ ثمان مین ہے اور اکثر اوپر اوسکے ہین کہ بعد از رجوع کی

غزوہ تبوک سے تہا **او ر** صواب وہ ہے کہ وفد بعض سنوات سابقہ مین بہی آتی تہی ولیکن کثرت اور تتابع اور توالی سنہ تاسع مین واقع

ہوئی **او ر** جماعت کثیر نے علماء حدیث اور سیر سے وفود کو ضبط کیا ہے اور مجموع اوس چیز کا کہ ذکر کیا ہے زیادہ اوپر ساٹہ کی ہین ایک

وفد بنی اسد بن خزیمہ تہا دس نفر اوس قوم سے آسے اور مسلمان ہوے اور منت رکہی کہ سال قحط مین راہ درود را زقطع کر کی بطوع و رغبت

ذی الکہ کوئی لشکر اوپر سرہاری کہ آوے اسلام مین آئی ہین ہم **اور** دوسرے وفد فزارہ قریب بیس مرد کی آئی اور اظہار اسلام کیا اونمین خارجہ بن حصن اور حر بن قیس بن حصین فزاری تہا اور یہہ سب قوم عیینہ ہین **اور** وفد بنی مرہ تیرہ مرد آئی اور مسلمان ہوئی اور پیشوا اونکا حارث بن عوف تہا **اور** وفد بنی البکا آئی اور بشرف اسلام مشرف ہوئی اونمین معاویہ بن ثور بن عبادہ بن البکا ایک مرد تہا کہ سو برس کی عمر رکہتا تہا **اور** وفد کنانہ آئے اور مسلمان ہوئی اور پیشوا اوس وفد کا واثلہ بن الاسقع لیثی تہا **اور** وفد بنی ہلال بن عامر تہا اور درمیان اونکے زیاد بن عبداللہ بن مالک اور عبداللہ بن عوف بن احرم اور قبیصہ بن مخارق تہے زیاد گہر مین ام المومنین میمونہ کی گیا کہ خالہ اوسکی تہی **اور** وفد عامر بن صعصعہ آئی اور درمیان اونکے عامر بن الطفیل بن مالک بن جعفر بن کلاب اور اربد بن ربیعہ **اور** روایت مین قیس اور خالد بن جعفر اور حبان بن اسلم بن مالک اور یہہ چند نفر روسای قوم اور شیاطین اونکے ہین اور یہہ عامر بن الطفیل وہی شقی ہے کہ ستر قراء کو بقتل پہونچایا اور بدبختیان کین جیساکہ ذکر وقائع سال چہارم مین قصہ بیر معونہ مین گذرا **اور** وفد عبدالقیس ہے اور ذکر وفد عبدالقیس کا سال ہشتم مین تفصیل گذرا موافق اوسکے کہ روضۃ الاحباب مین ذکر کیا گیا ہے **اور** وفد بلی تہا ابو رویفع بن ثابت بلوی کہ آنحضرتؐ کی خدمت مین رہتا تہا قوم اونکی سے تہا کہا یا رسول اللہ یہہ قوم میری ہین **اور** وفد تجیب بضم تا اور بصیغہ مضارع کی اجاب سے اور تیرہ تن تہے کہ زکوۃ مواشی اور اموال کی لائی تہے اور حضرت نے اونہین مرحبا کہا اور کہا کہ زکوۃ مال کو پہیر لیجاؤ اپنی دیار مین اور اوپر فقرا وہان کے قسمت کرو کہا ہم نہین لائے مگر وہ کہ ہمارے فقرا سی زیادہ ہے **اور** وفد دارم قبیلہ لخم سے اور وہ دس مرد تہے اور پیشوا اونکا ہانی بن حبیب نام رکہتا تہا آنحضرتؐ کی لیی چند اسپ اور قبای زربفت اور ایک مشک خمر برسم ہدیہ لایا اور حضرت نی فرمایا کہ خمر کو حق تعالے نے حرام کیا ہے **اور** ایک وفد ہوازن وقت رجوع آنحضرتؐ مین بجانب جعرانہ طائف سی آئی اور التماس سبی اور اموال اونکا کہ مسلمانون کے ہاتہ پڑا تہا کیا پس التماس اونکا درباب سبی قبول ہوا نہ اموال مین **اور** وفد ثقیف تہا بعد از قدوم کے تبوک سی اور اصل اونکی قصہ کی وہ ہے کہ جب آنحضرتؐ پہرے طائف سی صحابہ نے کہا یا رسول اللہ جلا یا ہمکو تیرون ثقیف نے دعا کر اوپر ثقیف کے **اور** وفد کندہ کہ نام ایک قبیلہ کا ہی یمن سے لقب ثور بن عفیر کا ہے پدر قبیلہ مین کا اسواسطی کہ کفران نعمت پدر کیا اور ملحق ہوا اپنی اخوال کے ساتہ مشتق کنود سی ساتہ ضم کی بمعنی ناسپاسی کرنیکے **اور** وفد اشعریین اور اہل یمن ایسا ہے واقع ہوا ہی بیہ ترجمہ اور جماعۃ شیخ ابن حجر سے نقل کرتا ہے کہ مراد بعض اہل یمن سے ہین غیر اشعریین کے اور وہ وفد حمیر ہے **اور** وفد ہمدان نام قبیلہ کا ہی یمن سے **اور** وفد مزینہ کہ نام ایک قبیلہ کا ہے **اور** وفد دوس ہے نام ایک قبیلہ کا کہ ابو ہریرہ وہین کے ہین **اور** وفد بہرا کہ نام قبیلہ کا ہے یمن سے تیرہ مرد تہے جو مدینہ مین آئے گئے اوپر دروازہ مقداد بن اسود کے پس مرحبا کہا اونکو اور آگے لایا کاسہ بزرگ حیس سے پس کہایا اوس سے تا سیر ہوئی **اور** وفد عذرہ کہ نام ایک موضع کا ہے معروف۔ شام مین اور اکثر اہل اوسکے بہ عشق مبتلا ہوے ہین اور اوسی مین جان دیتی ہین

فزارہ بفا و مفتوحہ و زا و را و ہا ۱۲

مخارق بضم میم و خا و را ۱۲ ...

صعصعہ بدو صاد و دو عین مہملہ است ۱۲

بلی بفتح موحدہ و کسرہ لام و تشدید تحتانیہ ۱۲

کندہ بکسر کاف و سکون نون و دال مہملہ ۱۲

مزینہ بضم میم و فتح زا و سکون تحتانیہ ۱۲

اور وفد محارب ہے عرض کیا آنحضرت نے اوپر اوس قبیلہ کے اسلام اور دعوت کیا اونکو پس آئے اونسے دس مرد اور مسلمان ہوئے اور پہرے طرف اہل اپنی کے اور وفد ہے ہمانا او بروزن غراب کے نام ایک قبیلہ کا ہے سال ہشتم مین وقت انصراف کی جعرانہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیس بن سعد بن عبادہ کو ساتہہ چار سو آدمی کی اونکی طرف بہیجا اور وفد غسان سنہ عشر مین تہا رمضان سے اور یہہ مین مصر ہی اور وفد بنی عبس کہ کسیکو ملازمت آنحضرت مین بہیجا اور کہا یا رسول اللہ ہمارا اقرار ہمارے پاس آئی اور کہا کہ اسلام نہین بہجرت مقبول نہین اور ہمارے پاس اموال و مواشی ہین اگر حکم ہوا ون سبکو بیچکر ہجرت کرین ہم پس فرمایا آنحضرت نے تقوی اختیار کرو جہان کہین ہو اور وفد ازد نام یہہ قبیلہ کا ہے یمن سے اور انصار سب اسکی اولاد ہین اور وفد بنی المنتفق نام یہہ قبیلہ کا ہے اور وفد بنی النخع ایک قبیلہ ہے یمن سے اور وفد خولان کہ نام قبیلہ کا ہے اور وہ دس نفر تہے کہا یا رسول اللہ ہم آپ کی پاس آئی ہین اوس حال مین کہ ایمان بخدا اور تصدیق برسالت آپکی رکہتے ہین ہم اور وفد رہاوی ہے او رہیلنظ او بروزن سحاب کی نام یہہ قبیلہ کا ہے قبائل مذحج سے تہا پندرہ مرد آئے اور سرائے رملہ بنت الحارث مین نزول کیا اور وفد غامد یہہ قبیلہ کا ہے کہ نسبت کی جاتی ہے اونکی طرف غامد کے اور وفد بجیلہ ہے جریر بن عبد اللہ بجلی منسوب یہہ بجیلہ ساتہہ ایک سو پچاس کی آیا اور وفد بنی حنیفہ تہا۔ جو یہہ لوگ مدینہ مین آئے سرای رملہ بنت الحارث مین باشارت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوترنا کیا اور وفد فیروز دیلمی کہ خواہر زادہ نجاشی کا تہا اور ایمان لایا اور یہہ فیروز وہ ہے کہ جسنے اسود عنسی کو کہ دعوی پیغمبری کیا تہا قتل ہو پہنچایا اور اسی سال نہم مین عبد اللہ بن ابی ابن سلول منافق کہ رئیس منافقون کا تہا اور آخر شوال مین بیمار ہوا اور مرض بدنی کو ساتہہ مرض قلبی کے کہ لازم حال منافقین کا ہے کیا اور ماہ ذیقعدہ مین مرگیا اور وقائع سال نہم سے موت نجاشی حاکم حبشہ کی ہے مروی ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے کہ کہا بروز فوت نجاشی کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آج ایک مرد صالح تمہارا بہائی اصحم مرگیا ہے اوٹہو اور اوسکی نماز پڑہو اور آمرزش چاہو بہائی اپنی کے لیے اور یہی اسی سال ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ذی قعدہ مین اور ایک قوم کی نزدیک ذیحجہ مین اور بعضے کہین کہ سلخ ذیقعدہ مین مجکو حج کو بہیجا اور یہی سال ہین بقول اکثر اہل سیر کے قضیہ لعان واقع ہوا اور مشکوۃ مین دو حدیثین اسی باب مین لایا ہے ایک میان عویمر بن الحارث عجلانی کے اور میان اوسکی زوجہ کی کہ نام اوسکا خولہ بنت قیس تہا **تنبیہ** علما نے اختلاف کیا ہے حکم مین اوس شخص کے کہ مارا ایک مرد کو کہ پایا ساتہہ زن اپنی کے کہ زنا کرتا ہے جمہور اوپر اوسکے ہین کہ مارا جاوے اوس شخص کو مگر یہ کہ چار گواہ گذرانے اوپر زنا کی یا اقرار کرین وارث قتیل کے لیکن فیما بینہ وبین اللہ کچہہ نہین اگر صادق ہووے کذا قیل **وقائع سال دہم** وقائع اس سال کے وفود وغیرہ سی بہت ہین اور بعضے وفود کو ایک جا جمع کیا ہر سال مین کہ ہووے جیسا کہ گذرا اور غیر وفود بیان ذکر کرین ہم اور ایک اونمین سے بہیجنا خالد بن الولید کا ہے ساتہہ جماعت کے طرف بنی الحارث بن کعب کی اور اوسکو فرمایا کہ تین نوبت اونکو دعوت باسلام کر اگر قبول کرین درمیان اونکے قیام کر اور تعلیم قرآن

اور سنت اونکے لیے عمل مین لا اور اگر قبول نکرین اسلام مقاتلہ کر **اور** اسی سال مین ایک مکتوب بہ نصارے نجران کہ نام ایک موضع کا ہے یمن مین
نام کیا گیا ساتھہ نجران بن زید بن سبا کی بہیجا اور اونکو دعوت باسلام کی پس اوس جماعت نے بعد از مشاورت یکدیگر چودہ مرد کو اپنی قوم سے
اختیار کیا اور مدینہ مین آئے تا احوال رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تحقیق کرین اور خبر اونکو پہونچاوین ایسا ہی ہے روضۃ الاحباب مین۔ اور
مواہب لدنیہ مین کہا ہے کہ وہ ساٹہہ سوار تہے **اور** اسی سال مین باذان حاکم یمن نے وفات پائی اور جو خبر اوسکی فوت کی سمع شریف
حضرت مین پہنچی اوسکی مملکت کو قسمت فرمایا بعض اوس سے اوپر پسر اوسکے شہر بن باذان کی اور بعض اوس سے ساتھہ ابو موسی اشعری کے
اور ایک ناحیہ یعلی بن امیہ کو اور سوا معاذ بن جبل کو ارزانی کیا **او**ر بہی اسی سال مین پیش از حجۃ الوداع آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ابا موسی اشعری اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو بجانب یمن بہیجا بعد ازان خالد بن الولید کو بہی پیش از حجۃ الوداع سنہ عشر مین ربیع الاول
یا ربیع الآخر یا جمادی الاول مین طرف عبد المدان کے کہ ایک قبیلہ ہے نجران مین بہیجا اور وہ ایمان لائے **او**ر بعد ازان بہیجا علی بن ابی طالب
رضی اللہ عنہ کو بجانب یمن شہر رمضان سنہ عشر مین ساتھہ تین سو سوار کے **او**ر وقائع کلیہ عظیمہ سنہ عشر سے حج کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا ہے حجۃ الوداع کہ اوسکو حجۃ الاسلام بہی کہتے ہین **او**ر بیان کرتے ہین کہ وہ کیا مقام ہے کہ اوسمین فرض کو نفل کے لیے ترک کرین کہتے
ہین کہ وہ عرفات ہی کہ اوسمین فرض کہ وقت عصر ہے بجہت نفل کہ دعا یعنی عرفات ہے ترک کرین اور بعد ازانکہ جمع بین الصلوتین عرفہ مین جمع علیہ ہے
امت مین **وصل** اور اثنا ے طریق مراجعت مین جب منزل غدیر خم پہونچے کہ نواحی جحفہ سے ہے میان مکہ اور مدینہ کی منہ طرف یارون کے
کیا اور فرمایا کیا نہین ہے انتی تم کہ مین تر دیک تر اور دوست تر ہون ساتھہ مومنون کے ذاتون اونکی سے **او**ر اوسوقت فرمایا خدا مولا
میرا اور مین مولا سب مومنون کا ہون۔ بعد ازان حضرت علی ابن ابیطالب کا ہاتہہ پکڑا اور فرمایا خدا وندا میکا مین مولا ہون پس علی اوسکا
مولی ہے خداوندا دوست رکہہ اوسکو کہ دوست رکہی علی کو اور دشمن رکہہ اوسکو کہ دشمن رکہے علی کو **او**ر ایک روایت مین یہہ زیادہ آیا ہے
کہ یاری دی اوسکو کہ یاری دی علی کو اور چہوڑ اور یاری ندی اوسکو کہ چہوڑی اور نہ یاری دیوی علی کو اور پہیر حق طرف علی کی جسطرف
کہ وہ پہرے **او**ر اسی سال مین جریر بن عبد اللہ بجلی کو اوپر ذی الکلاع بن نابور بن حبیب بن مالک حسان بن تبع کے کہ ایک ملوک عالیہ
سی تہا اور خلق اوسکو بخداے پرستش کرتی تہی اور مطیع اوسکے ہو گئے تہے بہیجا اور ہنوز جریر نے اوسکے پاس سے مراجعت نکی تہی کہ حضرت
نے وفات پائی اور ذی الکلاع تا زمان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے تہا **اور مواہب** لدنیہ مین مفہوم ہوتا ہے کہ اوپر ہاتہہ جریر کے
اسلام لایا اور اسی سال مین ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی اور اوسیدن کسوف ہوا لوگون نے کہا کہ کسوف
آفتاب بسبب حسرت اونکے ہے **وقائع سال یازدہم** ذکر مرض ووفات و مایتعلق بہا لاتے ہین کہ جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

حجۃ الوداع سے مراجعت فرمائی بعض اشقیا اور دجال کو دعوی نبوت پیدا ہوا مسیلمہ بن ثمامہ اور اسود بن کعب عنسی اور طلیحہ بن خویلد اسدی اور ایک عورت کہ نام اوسکا سجاح بنت الحارث بن سوید تمیمہ تہی اور مسیلمہ مشہورترین ان اشقیا کا تہا اور اوسی مسیلمہ کذاب بہی کہتے تہے اور وہ اپنے تئین رحمن الیمامہ کہوتا تہا **اور** طلیحہ بن خویلد قبیلہ بنی اسد سے تہا کہ بعد انتقال حلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خروج کیا اور عروج پایا اور عتبہ بن حصین فزاری کہ ذکر اوسکا سابقہ غزوہ حنین اور ہوازن مین گذرا ہی ہمراہ قبیلہ فزارہ کی مرتد ہوکر انکار کیا تہا اور اوسکے ساتہ گردیدہ ہوئے **اور** اسود عنسی منسوب بعنس بن مذحج اور عیہلہ نام اوسکا ہے اور اوسکو ذی الحمار بہی کہتے ہین کہ خمار اوپر مونہہ اپنے کے ڈالتا تہا **اور** تمام قصہ لور شرح اور حال اور مبداء اور مآل اس ملعون کا وہ ہے کہ باذان ابناے فارس سے کہ یمن مین گماشتہ کسری اور آخر مین توفیق اسلام پائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر اوسکے حکومت صنعا سے یمن مقرر رکہی جب مرگیا حضرت نے ملک اوسکا قسمت کیا جیساکہ ذکر اوسکا گذرا فروہ بن مسیک نی کہ عامل رسول مقبول تہا اور قبیلہ مراد کے ایک مکتوب حضرت کو لکہا اور کیفیت واقعہ سے اعلام کیا حضرت نی معاذ بن جبل اور ابو موسی اشعری کو نامہ لکہا کہ متفق ہوکر جس طریق سے ہووسکے دفع شر اسود مین کوشش کرین اور دفع مادہ فساد پس متابعان نبوی سب ایک جگہہ جمع ہوے اور مرزبانہ کو پیغام بہیجا اور مرزبانہ نے فیروز دیلمی کو کہ پسر عم مرزبانہ اور خواہر زادہ نجاشی تہا مقرر کیا اونہون نے اوسکو بقتل پہونچایا **اور** سجاح بنت الحارث بن سوید بنی یربوع سے ایک زن تہی کہ بنی تغلب مین دعوی نبوت کیا اور قوم اوسکی گرویدہ ہوئی اور زمان اور مکان اوسکا ساتہہ مسیلمہ کے نزدیک تہا **اور** آخر غزوات اور سرایات سریہ اسامہ بن زید بن حارثہ ہے کہ اوسکو روز دوشنبہ بیست وششم ماہ صفر سنہ یازدہم مین ہجرت سے بجانب ابنی کہ دیار روم سے ہے اور مقتل اوسکے باپ کا تہا سریہ موتہ مین امیر کیا کہ اوپر سر اوس جماعت کی تاخت لاوے اور آتش اونکے خان ومان مین مارے اور رجانے مین جلدی کرے اور چہو ماہ ربیع الآخر آیا اسامہ نی بجانب اپنے توجہ کی اور اونکے اہل پر ظفر پائی اور اکثر کو اونسے قتل کیا اور بعض اشجار اور منازل اور بساتین اور زراعات کو جلایا اور قاتل پدر اپنی کو بقتل لایا اور غنیمت بہت حاصل کی اور مراجعت کی اور مدت غیبت اس جیش کے چالیس دن تہے **واقعہ** ابتداے مرض حضرت تا رحلت - ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر بیٹہے اور فرمایا کہ حق تعالے نے ایک بندہ کو اپنی بندون سے مخیر کیا درمیان اوسکے کہ دیوے اوسی زیب وزینت حیات دنیا اور درمیان اوسکے کہ نزدیک اوسکے ہے اجر اور ثواب آخرت سے پس اختیار کیا اوس بندہ نے اوس چیز کو کہ نزدیک پروردگار کے ہے اور رغبت نکی دنیا مین پس روئے ابوبکر رض ساتہہ سننے اس خبر کے **اور** فرمایا حضرت نے کہ باقی نرہی مسجد مین کوئی دریچہ مگر دریچہ ابوبکر **اور** کہا ہی کہ - اس کلام مین اشارہ ہے بتفرد ابوبکر رض کے ساتہہ خلافت کے **اور** یہہ بات مرض موت مین فرمائی فوت کی پانچ شب پہلے **اور**

آخر صفر سال مذکور مین مامور ہوئی آنحضرت کہ اہل گورستان بقیع کے لیے استغفار کرین اور جیسا کہ بزیارت بقیع اور استغفار کے لیے اونکے مامور ہوے ایسا ہی بزیارت شہداء احد اور دعا اونکے لیے مامور ہوئے اور ابتداے مرض آنحضرت کا خانہ میمونہ مین تہا اونکی نوبت مین اور جو شدید ہوا امر مرض حضرت کا جمع ہوئین سب ازواج مطہرات حضرت کی اور حضرت نے فرمایا مین کل کہان ہونگا اور مکرر فرمایا اس سخن کو اور مقصود آنحضرت وہ تہا کہ ایام مرض مین عایشہ صدیقہ کے گہر مین ہووین اور روایت مین ہے کہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شاق ہوگا کہ تردد فرماوین ہر گہر مین ہر ایک کے ازواج سے پس سب راضی ہوئین کہ بخانہ عایشہ رض ہووین پس باہر آئے خانہ میمونہ سے دو لو ہاتہہ اوپر دوش اہلبیت کے رکہکر چنانچہ پاے مبارک اوپر زمین کے کہنچتے تہے اور سر مقدس ساتہہ خرقہ کی باندہا تہا اوٹہا کر گہر مین حضرت عایشہ کے لائے اور روایت عایشہ مین آیا ہے کہ کہا ندیکہا مینے کسیکو کہ مرض اوسکا صعب تر ہووے مرض پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے اور منقول ہی ابو سعید خدری سے کہ کہا آیا مین پاس آنحضرت کے اور قطیفہ اوپر اپنی لیٹیا تہا پس پاتا تہا مین حرارت تپ کی بالاے قطیفہ سے اور تحمل نرکہتا تہا میرا ہاتہہ کیا اوپر بدن آنحضرت کے پہونچا دن مین پس تعجب کیا مینے فرمایا بلا کسیکی بلاے انبیا سے سخت تر نہین لاجرم جسیکہ بلا اونکی مضاعف ہے اجر اونکا بہی مضاعف لیکن جزع اور فزع بلا مین اور آہ و نالہ امراض مین کیا حکم رکہے بیان سخن ہے جزع اور فزع کہ بمعنی بیصبری اور بے طاقتی کی ہے اور کراہت بلا اور فرار اوس سے حرام ہے بخلاف آہ و نالہ کہ بقصد اظہار غربت اور شکستگی اور بیچارگی کہ لازم حال بندگی کا ہے اور اضطراب و بیقراری بہی کہ شدت مرض اوسکی صعوبت سے عارض ہووے اور یہی اور داخل جزع اور فزع اور کراہت بلا اور شکایت مبتلی سے نہین اور مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب مرضون اپنی مین خداتعالی سے عافیت اور شفا مگر مرض موت مین دعا بشفا نفرماتے

وصل منجملہ وقائع کہ ایام مرض مین واقع ہوئی واقعہ مشہور کہ کتب صحاح مین مذکور اور مسطور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیچ اشتداد مرض مین کہ اصحاب حجرہ شریف مین مجتمع تہے فرمایا کہ دوات اور صحیفہ اور ایک روایت مین شانہ میرے پاس لاؤ تا تمہارے لیے وصیت لکہو مین کہ بعد میرے ہرگز تخلف نکرو تم پس اصحاب نے اختلاف کیا بعضون نے کہا جو فرمایا اوسپر عمل کرو تا حضرت جو چاہین لکہین بعض نے کہا مناسب نہین کہ آنحضرت کو اس محل مین مشغول بکتابت کرین ہم کہ وقت اونکا تنگ ہے اور عمر رضی اللہ عنہ بہی اسی جانب مین تہے کہا کہ درد الم اوپر حضرت کے غالب ہے اور قرآن درمیان ہمارے ہے اور ہمکو کافی ہے یہانتک کہ اختلاف بڑا اور اصوات بلند ہوئین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس سے اوٹہ جاؤ کہ منازعت اور رفع اصوات بحضور رسول خدا مناسب نہین باوجود اوسکے تین وصیتین فرمائین ایک وہ کہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے اخراج کرین اور دوسرے وہ کہ جماعہ وفود کو کہ پاس تمہارے آوین اونکو جائزہ اور صلہ دینا چاہیئے جیسا کہ مین دیتا ہون اور

تیسری وصیت راوی نے فراموش کی یا اظہار اوسکے مین مصلحت نہ دیکھی کذا قال العلماء واللہ اعلم اور ازانجملہ امر کرنا آنحضرت کا ہے ابی بکر صدیق کو بادائی نماز بامردم اور لاتی ہین کہ آنحضرت نماز پڑہاتی تہے لوگونکو مدت مرض مین مگر تین دن کہ حکم ہوا کہ ابوبکرؓ پڑہاوین اور بعضون نے سترہ نمازین کہین ہین اور جو اذان کہی گئی نماز عشا کے لئے فرمایا امر کرو ابابکرؓ کو کہ ادا کرین نماز ساتہہ لوگون کو اور امامت کرین اونکو اور روایت کی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا نماز نہین پڑہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیچہے کسیکے امت اپنی سے مگر خلف ابی بکر رضی اللہ عنہ کے اور ایکبار خلف عبدالرحمن بن عوف کی سفر مین ایک رکعت پوشیدہ نرہی کہ تخصیص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بامامت اور مبالغہ کرنا اوسمین دلیل ہے واضح اہل سنت اور جماعت کی واسطے اوپر تقدیم اوسکی بخلافت کہ باوجود صحابہ کی قریش سے اور حضور علی مرتضی رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوسکو تخصیص کی اور تقدیم فرمائی پس اسی جگہہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ متعین اور متقدم تہی اوپر سایر صحابہ کا اور معلوم کرنا چاہئے کہ بعضی لوگ منع کرتی ہین اداکرنے نماز سے مقبرہ مین اور حدیث ہی اس باب مین روایت کرتی ہین پس بعضے منع روایت کرتی ہین مطلق نظر بظاہر حدیث اور بعضی کہتی ہین کہ اگر خاک پاک ہووے یعنی اور خون اور نجاسات سے کہ جدا ہووے اموات سے جائز ہے وہو المختار اور بوسہ دینا قبر کو اور سجدہ کرنا اوسکو اور کلمہ کہنا حرام اور ممنوع ہے اور بوسہ دینے قبر والدین مین روایت فقہی نقل کرتے ہین اور صحیح وہ ہی کہ جائز نہین اور ازانجملہ وہ ہی کہ آنحضرت کو ساتہہ دنیا کے تہے سبکو بفقرا قسمت کیا الا چہہ یا سات اوس سے گہر مین باقی رہی تہی پس نگی عالم سے تا اتفاق نکیا اونکو اور ازانجملہ وصایای آنحضرت شان انصار مین ہے وصل اور اوس چیز سے کہ واقع ہوئے ایام مرض مین قریب بروز رحلت وہ ہے کہ انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ کشف کیا آنحضرت نے پردہ کو کہ اوپر درخانہ کی تہا پس نگاہ کی بجانب مردم کہ مسجد مین تہے نماز فجر مین اور ابوبکر نماز پڑہاتی پس تبسم فرمایا اور ابوبکر نے چاہا کہ جائے اپنے سے پستر جاوین پس اشارہ بسوی صحابہ فرمایا کہ اپنی اپنی حال پر قایم رہو اور تمام کرو نماز اپنی پس چہوڑ دیا پردہ اور وفات پائے اوسیدن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نزاور ازانجملہ وہ ہے کہ مروی ہے ابی ہریرہ سے کہ جبرئیل آئے نزدیک آنحضرت صلی اللہ وآلہ وسلم کی مرض اونکی مین کہ قبض کی گئے روح مبارک اوسمین اور کہا خدائے تعالی سلام بہیجتا ہے اور تیری اور کہتا ہی کہ اپنے تئین کسطرح پاتا ہے تو اور کیا حال رکہتا ہے تو کہا دردناک پاتا ہون اپنی تئین یا امین اللہ پس فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ میرے فرزندونکو میرے سامنے لاؤ پس فاطمہ زہرا حسن اور حسین علیہما التحیۃ والرضوان کو آگے حضرت کے لائین جگر گوشگان رسول مقبول نے جب اپنی جد امجد کو اس حال مین دیکہا گریہ آغاز کیا اور ایسی روئی کہ ونکے رونے سے جو کہ گہر مین تہے سب روئے پس آنحضرت نے اونکو پیار کیا اور دلاسا دیا اور در باب تعظیم و احترام اور محبت اونکی صحابہ اور تمام امت کو وصیت فرمائے

اور لائے ہین کہ جو ملک الموت بصورت اعرابی آئے اور اذن چاہا فرمایا کہو تا آوین پس آئے اور کہا السلام علیک ایہا النبی
پس فرمایا اے ملک الموت پیش آؤ اور جس کام کے لئے مامور ہوئے ہو عمل کرو پس ملک الموت نے روح اطہر آنحضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کو قبض کیا اور با علی علیین لیگئے اور روایت پہونچا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے رحلت فرمائی فاطمہ زہرا رضی
ندبہ اور زاری کی کہتے ہین کہ بعد گذرنے آنحضرت کی کسیتے فاطمہ کو خندان ندیکہا اور عائشہ صدیقہ بہی زاری کرتی تہین اور صحابہ
بعد از فوت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سراسیمہ اور حیران ہوئے اور عقول اونکے مسلوب اور حواس عاطل ہوئی بعض کی
زبان بند ہوگئی اور ہوش نطق نرہا حال عثمان بن عفان رض اسی قبیل سے تہا اور بعضی جابا ندہ ہوئے اور طاقت حرکت نرہی
مثل علی مرتضی کے اور اثبت اور اشجع اونکے ابوبکر رض تہے باوجود اوسکے اضطراب اشک تہا اور اوپر جاتا تہا آہ و نالہ اونکا اور
ساتہہ اسکے استقلال کیا ہے اوپر شجاعت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اور بعض لاغر و کاہیدہ ہو کر اس عالم سے گئی اور بعض نے دعا کی
کہ خداوندا ہمکو دوبارہ بینا کر کہ طاقت نظر کی اوپر موتہ او رون کے نرکہین ہم پس اہل مدینہ اور اصحاب ہتے دل اوپر وفات حضرت
کے رکہا اور استرجاع کیا اور کہا انا للہ وانا الیہ راجعون بعد ازان ابوبکر صدیق تعزیہ اور تسلیہ اہلبیت بجالائے اور کہا کار غسل اور
تجہیز و تکفین تسے تعلق رکہی ساتہہ اوسکے قیام کرو اور آپ ہمراہ اکابر مہاجرین اور اشراف انصار کے سقیفہ بنی ساعدہ مین واسطے قرار دینے
امر خلافت کے کہ اہم مہام دین اور موجب انتظام و التیام مہام اسلام کا تہا مشغول ہوئے اور تفصیل کلام اس مقام مین بہت ہے
مجمل اوسکا وہ کہ مہاجرین اور انصار مین خلاف پڑا اور کہا انصار نے ہم مین سے ایک امیر اور تم مین سے ایک امیر پس بحدیث الائمۃ
من قریش ثابت ہوا کہ امامت حق قریش کا ہے اور جو تقدم اور رجحان ابوبکر صدیق کا اذہان و قلوب مین راسخ و ثابت ہوا انصوصًا
ایام مرض مین اونکی تقدیم سے نماز وغیرہ کی لئے قرار اوپر ابوبکر صدیق کی پایا اور اجماع اوپر اوسکے منعقد ہوا وصل بیان کیفیت
غسل وغیرہ مین جو فرمایا تہا آنحضرت علیہ السلام نے ابتداے مرض مین کہ غسل دیوے مجکو مرد اہلبیت میری سے اور ابوبکر صدیق
نے کہا کہ کار غسل و تجہیز و تکفین ساتہہ اونکی تعلق رکہی لاجرم اہل بیت اور علی و عباس وغیرہ ساتہہ اس کار کے مشغول ہوئے اور کہا
عباس نے کہ دروازہ حجرہ بند کرین اور تکفین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تین جامہ سفید سحولی مین واقع ہوئے۔ اور سحولی بفتح سین
منسوب بسحول بمعنی قصار اور یہہ روایت اشہر اور اکثر ہی یا منسوب بہ سحول کہ نام قریہ کا ہے یمن سے اور بضم سین بہی آیا ہے منسوب
بسحول بمعنی جامہ سفید اور نہین ہوتا مگر پنبہ سے اور نماز ادا کرنا اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بجماعت نہ تہا ایک جماعت
آتی تہی اور باہر آتی تہی پس جماعت دوسری آتی تہی اور ادا نماز کرتی تہی اول مرد آئے جب مرد فارغ ہوئے نساء آئین

بعد ازان صبیان جیسا کہ ترتیب صفوف جماعت مین مقرر ہے اور امامت نہین کی اور جنازہ حضرت کی کسی نے اور وفات شریف روز دوشنبہ
تھی اور سہ شنبہ تمام روز سریر مبارک کہار ہا بیت مین اور لوگون نے نماز پڑہی اور دفن کئے گئے شب چہار شنبہ کو اور دفن آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم مین بہی اختلاف واقع ہوا بعضون نے کہا کہ گہر مین جس جگہہ کہ مقبوض ہوئے اور ایک زمرہ نے کہا مسجد مین اور فرقہ نے کہا بقیع مین اور
اور ایک جماعت نے کہا کہ مکہ مین لیجانا چاہیئے اور بعض نے کہا قدس مین کہ قبور انبیا سب وہین ہین۔ ابوبکر صدیق رض نے کہا کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے کہ دفن نکیا جاوے کوئی پیغمبر الا اوسی جگہہ کہ قبض کی گئی ہو روح اوسکی اور بنائی گئی قبر شریف خشت خام سے اور
بلند کی گئی زمین سے بقدر ایک شبر اور ایک روایت مین چار انگشت بہی آیا ہے اور روایات مختلف آئی ہین کہ قبر شریف مسنم ہے یا مسطح
بقول اکثر مسنم ہے اور جو امام حسن مجتبی رض نے ارتحال فرمایا عایشہ سے التماس کیا کہ یہ حجرہ تمہارا ہے اگر تجویز کرو امام حسن رض کو پہلوے جد
اونکے مین دفن کرین حضرت عایشہ نے قبول کیا اور کہا بہتر مرحبا لیکن مروان اوس زمانہ مین جانب معاویہ سے حاکم تہا دفن اونکی سے
مانع آیا اور جگہہ مین بعد ازان عایشہ صدیقہ رض نے عبد الرحمن بن عوف کو بہی چاہا تہا کہ وہان مدفون ہووین میسر نہوا اور ابن عمر سے روایت
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نزول کرین عیسی بن مریم اور تزوج کرین اور پیدا ہووے اونکے لئے اولاد اور مکث کرین
بروے زمین پیتالیس برس پس وفات پاوین اور دفن کیے جاوین میری قبر مین پس مبعوث ہونین اور عیسی بن مریم ایک قبر سے
میان ابوبکر اور عمر کے اور مراد ساتھ قبر کے یہان مقبرہ ہے اور جب کہ دفن آنحضرت سے فارغ ہوئے صحابہ نے خاک حسرت اور ندامت
اوپر سر وقت اور حال اپنی کے ڈالی اور آتش فراق اوس محبوب دو جہان مین جلتی تہے اور گریہ وزاری کرتے تہے خصوصاً فاطمہ زہرا
رضی اللہ عنہا سب سے مصیبت زدہ تر اور بیکس تر اور نالان تر تہین اور روے حسن اور حسین علیہما السلام مین نگاہ کرتی تہین
اور اوپر یتیمی اپنی اور نامرادے کے اور فرزندون کے روتی تہین اور اوس جانب سے عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اوسی حجرہ مین
کہ دار السرور بیت الوصال تہا مسکن الحزن ومقام الفراق ہوا اپنے خانمان ملو کردہ روز وشب گریان تہین فرد رہ ندیدم چو برفت
از نظرم صورت دوست ٭ ہمچو چشمی کہ چراغش ز مقابل برود ٭ و ہر کدام نے اہل بیت کرام اور صحابہ عظام سے مراثی کہ وفات آنحضرت (جمع مرثیہ)
مین بسلک انتظام کہیچی ہین لکہتی اونکے مین طوالت کلام ہے **وصل** اور عجائبات سے کہ ظاہر ہوئین بعد از وفات آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے وہ کہ ایک حمار تہے کہ آنحضرت گاہی اوسپر سوار ہوتے تہے چندان حزن کیا کہ اپنی تئین چاہ مین ڈالا اور ناقہ آنحضرت
علف نہ کہاتی تہے اور پانی نہ پیتی تہے تا آنکہ مر گئی اور ظہور اون چیزونکا جو خبر دی تہی بعد از موت کہ ظاہر ہونگی بہت ہین خارج عد وحد سے
وصل جاننا چاہیئے کہ حیات انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کی متفق علیہ ہے درمیان علماء ثلاثہ کے اور کسیکو خلاف نہین اوسمین

کاملہ اور قوی تر وجود حیات شہدا اور مقاتلین نے سبیل اللہ سے کہ معنوی اخروی ہے عند اللہ اور حیات انبیا حسی و دنیاوی ہے اور احادیث
و آثار اوسمین واقع ہین - مزار برحال صحیح عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتا ہے کہ فرمایا خدا کے فرشتے ہین سیاح زمین مین پہونچاتے ہین مجہی اعمال
تمہارے جو بہتر ہین شکر خدا کرتا ہون نہین اوپر اوسکے اور وہ جو بد ہین استغفار کرتا ہون اونکے لئے اور اوس حیرت سے آ دلالت رکہی اوپر وجود
سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبر مکرم مین واقعہ سلطان نور الدین شہید کا ہے ۵۵۷ھ مین درباب رویت آنحضرت کی منام مین ایک شب
مین تین بار اور خبر دینا اوسکو شرو دو نصرانی سے کہ نسبت بقبر شریف تصور نوعی خبث کیا تہا اور بہیجنا اوسکا بجمعیت ہزار شخص کے مدینہ طیبہ مین
اور پانا اون دو ملعونونکو اور احراق اون دونوکو اور حفر خندق حوالی حجرہ شریفہ کے اور بہر دینا اوسکا برصاص یعنی سیسہ

وصل بیان ازواج مین
پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عقد نکاح مین لائے خدیجہ بنت خویلد کو بعد ازان سودہ بنت زمعہ کو اور وہ حضرت پاس ضعیفہ ہوگئین
اور حال اونکے طلاق دینے کا کہ حضرت نے چاہا تہا سابقاً مذکور ہوا - بعد ازان عایشہ رضی اللہ عنہا بنت ابی بکر رض کو نکاح مین لائے مکہ مین
ہجرت سے دو برس پہلے و بقولی تین سال پیشتر از ہجرت ماہ شوال مین اور وہ اوسوقت شش سالہ تہین اور ہمبستر کیا اونکو مدینہ مین
ماہ شوال مین سال دوم ہجرت سے اور وہ بعمر نہ سالہ تہین اور جب آنحضرت نے وفات پائی وہ ہژدہ سالہ تہین اور اونہونے
وفات پائی مدینہ مین سترھوین رمضان ۵۸ھ اٹھاون مین اور بقیع مین مدفون ہوئین اور سوا اسکے بہی منقول ہے اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی باکرہ کو بجز عایشہ صدیقہ رض تزوج نہین فرمایا اور کنیت عایشہ ام عبد اللہ ہے اور بعد ازان حفصہ بنت
عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو نکاح مین لائے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو طلاق دی پہر
نازل ہوئے جبرئیل علیہ السلام اور کہا اونکو خدا تعالی فرماتا ہے کہ رجعت کرو کہ حفصہ بہت روزہ دار اور نماز گذار ہے اور ایک روایت
مین آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رجعت فرمائی بجہت مہربانی اوپر عمر رضی اللہ عنہ کے واللہ اعلم اور نکاح مین لائے ام
حبیبہ بنت ابی سفیان کو اور وہ اوسوقت حبشہ مین تہین مہر دیا اونکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے نجاشی بادشاہ حبشہ نے
چار سو دینار اور متولی امر نکاح اونکے عثمان بن عفان ہوئے اور بقول بعض خالد بن سعید بن العاص اور وفات پائی سال چہل
و چہارم مین اور نکاح مین لائے ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور وفات پائی اونہون نے سال باسٹھ ۶۲ھ مین اور وہ آخرین ازواج
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین وفات مین اور بقولی آخرین سب کی میمونہ تہین اور نکاح مین لائے زینب بنت جحش کو
اور وہ دختر عمہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تہین اول عقد نکاح زید بن حارثہ مولی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین
آئین بعد ازان زید نے طلاق دی اوسوقت ازواج طاہرات مین داخل ہوئین اور وفات پائے مدینہ مین سال بستم مین اور وہ اونیس

ازواج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہین وفات مین اور پہلے وہ اوٹھائی گئین اوپر نعش کے اور مراد نعش سے وہ ہے کہ اوپر جنازہ کے
چند چوب مضبوط کی گئین بشکل گہوارہ تا ستر زیادہ ہووے اور نکاح مین لائے جویریہ بنت حارث کو اور وہ غزوہ بنی مصطلق مین
اسیر ہو کر آئین تہین کہ بیان اوسکا سابق غزوات مین مذکور ہوا اور وفات پائی سال پنجاہ وششم مین اور نکاح مین لائے صفیہ
رضی اللہ عنہا کو اور وہ نسل حضرت ہارون علیہ السلام سے تہین اسیر ہوئین غزوہ خیبر مین پس آزاد کیا اونکو اور آزادی مہر اونکا
مقرر فرمایا وفات پائی سال پنجاہ مین اور نکاح مین لائے میمونہ کو اور وہ خالہ خالد بن الولید اور عبد اللہ بن عباس کی ہین وفات پائی اوسی جگہہ
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکو نکاح مین لائے تہے اور نام اوس موضع کا سرف ہی سال پنجاہ ویکم مین اور بقولی سال شصت وششم مین
اور اوپر تقدیر اخیر کے آخر ازواج مطہرات مین سے ہووین وفات مین اور یہہ جماعہ مذکورہ وہ ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اونکے سر سے انتقال فرمایا تہا اور وہ بعد آنحضرت باقی رہین تہین سوائے خدیجہ رضی اللہ عنہا کے اور نکاح مین لائے زینب
بنت خزیمہ کو سال سیوم مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس زندہ رہین مگر تہوڑے دن دو یا تین مہینے بعد ازان
وفات پائی اور سوا اونکے دو ہین کہ آنحضرت اونکو نکاح مین لائے یا خطبہ کیا اور یہہ امر بانجام نہ پہونچا ازانجملہ فاطمہ بنت ضحاک
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکو نکاح مین لائے جو آیہ تخییر نازل ہوئے مخیر کیا اس امر مین کہ صحبت آنحضرت مین رہے
یا دنیا اختیار کرے اوسنے دنیا کو اختیار کیا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو جدا کیا بعد ازان اینٹکہ شتر التقاط کرتی تہے
اور کہتی تہی مین بدبخت ہون کہ اختیار کیا مینے دنیا کو اور ازانجملہ شراف خواہر دحیہ کلبی کہ برقی چاہا اوسکو اور دخول نفرمایا اور خولہ بنت
ہذیل اور وہ وہی ہے کہ بخشا اپنی نفس کو بآنحضرت یعنی بغیر مہر کے نکاح مین آئے اور بقولی بخشندہ اپنی نفس کی ام شریک تہی اور اسماء
جونیہ کہ مین جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا کہ دست مبارک سے اوسکو مس فرماوین کہا بخدا تجہسے پناہ چاہتی ہون مین پس آنحضرت
نے مفارقت فرمائی اور عمرہ بنت یزید اور ایک زن غفاری اور عالیہ بنت ظبیان اور ان سبکو طلاق دی قبل از دخول اور
بنت الصلت اور وہ مرگئی پہلی اوس سے کہ آنحضرت ساتہہ اوسکے نزدیک ہووین اور ایک زن اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
چاہا نزدیک ہوتا اوسکے ساتہہ فرمایا اپنا نفس حجہی دی کہا کوئی زن رئیسہ اپنی نفس کو ساتہہ بازاری کے دیتی ہے پس آنحضرت نے اوسکو
جدا کیا اور خطبہ فرمایا ایک زن کو اوسکے پدر نے کہا کہ وہ داغ سفیدی رکہتی حالانکہ اوسکو کوئی علت نہ تہی جب رجوع کیا داغ سفید پایا
اور خطبہ فرمایا ایک زن کو اوسکے پدر نے اوسنے صفت بیان کی اور کہا زیادہ اس سے وہ ہے کہ کبہی بیمار نہین ہوئی ہے فرمایا اوسکو
نزدیک خدا کے کچہہ خیر نہین ہوئے ہے پس ترک کیا اور تہا مہر ازواج آنحضرت پانسو درہم ہر زن کا اور یہہ قول اصح اقوال ہے مگر صفیہ

اور ام حبیبہ جیسا کہ گذرا **وصل** بیان اولاد مین۔ اولاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ایک قاسم ہی اور کنیت آنحضرت کی ساتھ نام اوسکی تہی **اور** عبد اللہ کہ طیب اور طاہر دونو لقب اوسکی ہین اور باعتبار ایک قول کے طیب غیر طاہر کی تہا **اور** زینب اور رقیہ **اور** ام کلثوم **اور** فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا **اور** سب دخترون مین چہوٹی حضرت فاطمہ تہین اور یہہ سب پسر حضرت کے مری تہے طفولیت مین پیش از اسلام اور دخترون نے وقت اسلام پایا اور مسلمان ہوئین اور یہہ سب جماعت بطن خدیجہ سی تہین بعد ازان بطن ماریہ قبطیہ سے مدینہ مین ابراہیم پیدا ہوے اور طفل ہفتاد روزہ ہوکر گذر گئے اور بقولے سات مہینہ کا اور بقولی ہژدہ ماہہ **اور** سب اولاد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حیات آنحضرت مین وفات پائی الا فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کہ وفات اونکی چہ مہینہ بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تہی۔ پس زینب نکاح مین ابی العاص کی تہی پیدا ہوا اوس سے ایک لڑکا کہ نام اوسکا علی تہا کہ حالت صغر مین گذر گیا **اور** ایک دختر امامہ نام کہ جو جوان ہوئی امیر المومنین علی اوسکو نکاح مین لائے بعد از فاطمہ رضی اللہ عنہا کی **اور** بعد علی مرتضی کے مغیرہ بن نوفل بن الحارث اپنی نکاح مین لایا اور اوس سے ایک فرزند متولد ہوا یحیی نام **اور** فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کہ نکاح امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ مین تہین متولد ہوئے اون سی حسن اور حسین اور محسن اور رقیہ اور زینب اور ام کلثوم محسن صغر سن مین گذر گیا **اور** رقیہ بہی قبل از بلوغ **اور** زینب کو عبد اللہ بن جعفر نکاح مین لائے پس پیدا ہوا ایک پسر علی نام اور نزدیک اوسکے مرا **اور** ام کلثوم سے نکاح کیا امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے پس ایک پسر زید نام پیدا ہوا اور بعد عمر رضی اللہ عنہ کی عون بن جعفر نی بزنی چاہا بعد اونکی محمد بن جعفر نے اونکے بعد عبد اللہ بن جعفر نے **اور** رقیہ بنت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نزدیک امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کی تہین پس متولد ہوا اونسی ایک پسر عبد اللہ نام کہ بعمر شش سالگی گذر گیا **اور** رقیہ نے وفات پائی جسدن زید بن الحارث فتح بدر کی مدینہ مین لایا پس حضرت عثمان بعد اونکے نکاح مین لائی ام کلثوم اور وہ بہی عقد عثمان مین متوفی ہوئین ماہ شعبان سال نہم مین اور پیش از عثمان **او**ر رقیہ عتبہ پاس اور ام عتبہ پاس کہ دونو پسر ابولہب کی تہی تہین **فصل** اسامی اعمام اور عمات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہہ ہے حارث **اور** قثم **اور** زبیر **اور** حمزہ **اور** عباس **اور** ابو طالب **اور** عبد الکعبہ **اور** حجل **اور** ضرار **اور** غیداق **اور** ابولہب **اور** صفیہ **اور** عاتکہ **اور** اروی **اور** ام حکیم **اور** برہ **اور** امیمہ **اور** اس جماعت سے تین شخص اسلام لائے حمزہ **اور** عباس **اور** صفیہ **وصل** اسامی موالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ زید بن الحارثہ اور پسر اوسکا اسامہ **اور** ثوبان **اور** ابو کبشہ اور وہ بدر مین حاضر تہا جسدن کہ عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے وفات پائی **اور** انسہ **اور** شقران اور بقولی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے وارث ہوئے تہے

اپنی پدر سے اوسکو قبولی اوسکو عبد الرحمن بن عوف سے خرید کیا اور رباح اور یسار اوسکو عرنیون نے مارا اور ابو رافع اوسکو عباس نے خدمت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین گذرانا تھا جسوقت که خبر اسلام عباس کی پہونچائی آنحضرت نے اوسکو آزاد فرمایا اور اوسکے نکاح مین دیا سلمی کو که مولاۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھی پس اوس سے ایک پسر پیدا ہوا عبید اللہ نام که نویسندہ وحی امیر المومنین علی رضی اللہ عنه کا تھا اور ابو مویہبہ اور فضالہ اور اوسنے شام مین وفات پائی اور رافع اس جماعہ مذکورین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آزاد کیا اور مدعم که اوسکو ابو رفاعہ جذامی نے گذرانا تھا اور وہ مارا گیا غزوہ وادی القری مین اور کرکرہ اور اوسکو ہودہ بن علی یمامی نے پیشکش بہیجا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو آزاد کیا اور زید جد ہلال بن یسار اور عبید اور طہمان اور مابور قبطی ہدیہ مقوقس سے اور واقد یا ابو واقد اور ہشام اور ابو ضمیرہ وہ فیئی سے تھا اور حنین اوسکو آزاد کیا اور ابو عسیب احمر نام اور ابو عبید اور سفینه که پہلے غلام ام سلمه کا تھا بعد ازان آزاد کیا اور شرط کی که جب تک زندہ رہے خدمت آنحضرت کرے کہا اگر شرط نکرتے تو بہی مفارقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکرتا مین اور ابو ہند اور انجشه که حدی کہتا تھا شترونکو اور ابو امامہ اور بعض اہل سیر نے زیادہ اس سے شمار کیے مین **وصل** جواری آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سلمی اور ام رافع اور امیمہ اور رضوی اور ام ضمیرہ اور ماریہ اور شیرین اور ام ایمن که برکه اوسکا نام تھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی کنار مین رکہا تہا۔ اور ریحانه اسامی بنی قریظه سے میمونه بنت سعد اور عنقرہ اور خولہ وغیرہما **وصل** اسامی خادمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انس بن مالک اور ہند اور اسماء دختران حارثه اور ربیعہ بن کعب اسلمی اور عبد اللہ بن مسعود اور عقبہ بن عامر اور بلال اور سعد اور ذو مخمر یا ذو مخبر که برادر زادہ یا خواہر زادہ نجاشی کا تھا اور بکیر بن شراخ لیثی اور ابو ذر غفاری **وصل** اسامی نگاہبانون آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سعد بن معاذ که روز بدر حراست کی اور ذکوان بن عبد قیس اور محمد بن مسلمه انصاری که روز احد حراست کی اور زبیر نے روز خندق اور عباد بن بشر اور سعد بن ابی وقاص اور ابی ایوب اور بلال وادی القری مین اور جسوقت یه آیت نازل ہوئی واللہ یعصمک من الناس موقوف رکہا که کوئی نگاہبانی کرے **وصل** اسامی ایلچیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بجانب بادشاہون روزگار کے عمرو بن امیہ کو طرف نجاشی کے بہیجا اور نجاشی لقب بادشاہ حبش ہی اور نام اوسکا اصحمہ تھا اور ترجمہ اصحمہ کا زبان عربی مین عطیہ ہی پس نامہ آنحضرت اپنی دونون انکہون پر اور اترا تخت سے اور بیٹہا اوپر زمین کے اور اسلام لایا اور وفات پائی ایام حیات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سال نہم مین پس آنحضرت نے

تھا یا نہ اوپر اوسکے نماز جنازہ ادا کی اور دحیہ کلبی کو بجانب بادشاہ روم کے کہ نام اوسکا ہرقل تھا پس ثابت ہوئی نزدیک اوسکے
نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ دلائل کے اور ارادہ اسلام کیا مگر قوم اوسکی نے اوسکے ساتھ موافقت نکی اور بخوف
انتزاع سلطنت کے اسلام نلایا اور عبد اللہ بن حذافہ کو طرف کسری بادشاہ فارس کے پس کسری نے پارہ پارہ کیا نامہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حق تعالی پارہ پارہ کیجیو سلطنت اوسکی پس عنقریب مرگیا اور
حاطب بن ابی بلتعہ کو بجانب مقوقس کے بھیجا اور مقوقس لقب اوس بادشاہ کا ہے کہ مصر اور اسکندریہ اوسکے تصرف مین ہووے
پس نزدیک اسلام آیا اور ہدیہ بھیجا بخدمت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ماریہ قبطیہ اور شیرین اور استر سفید کہ دلدل نام تھا اور
بقولی ہزار دینار اور بیس جامہ بھی اور عمرو بن العاص کو بجانب جیفر اور عبد اللہ پسران جلندا اسے بادشاہان عمان کی پس دونو
مسلمان ہوئے اور مانع نہ آئے عمرو کو رعیت سے اخذ زکوۃ مین اور امضائی قضایا مین پس عمرو اونمین رہا تا آنکہ آنحضرت نے وفات پائی
اور سلیط بن عمرو کو طرف ہوذہ بن علی رئیس یمامہ کی پس اوسنے اکرام سلیط کیا اور خدمت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین
کہہ بھیجا کہ کیا اچھی چیز ہے جسکی طرف تم دعوت کرتے ہو اور مین خطیب اور شاعر اپنی قوم کا ہون پس مجھے بعض تصرف امر خلافت مین
دو پس آنحضرت نے قبول نفرمایا اور ہوذہ مسلمان نہوا اور شجاع بن وہب کو بجانب حارث غسانی بادشاہ بلقا کی کہ ایک
شہر ہے شام سے پس رد کیا نامہ آنحضرت کو اور کہا مین معہ لشکر اوس جہت کو روانہ ہوتا ہون بادشاہ روم نے اس ارادہ
سے منع کیا اور مہاجر بن امیہ کو بجانب حارث حمیری کے یمن مین بھیجا اور علاء بن حضرمی کو طرف منذر بن ساوی بادشاہ بحرین کے
پس مسلمان ہوا اور ابو موسی اشعری اور معاذ بن جبل کو بجانب یمن پس مسلمان ہوئی رعیت یمن کی اور اوستک سب بادشاہ
بغیر قتال کے **وصل** اسامی نویسندگان آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلفائے اربعہ اور عامر بن اور عبد اللہ بن ارقم
اور ابی بن کعب اور ثابت بن قیس بن شماس اور خالد بن سعید اور حنظلہ بن ربیع اور زید بن ثابت اور معاویہ اور شرحبیل
بن حسنہ **وصل** اسامی اصحاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی وہ لوگ کہ بزیادت عنایت مخصوص تھے ۔ خلفاء اربعہ اور
حمزہ اور جعفر اور ابو ذر اور مقداد اور سلمان اور حذیفہ اور عبد اللہ بن مسعود اور عمار اور بلال **وصل**
اسامی عشرہ مبشرہ ۔ خلفای اربعہ اور سعد بن ابی وقاص اور زبیر بن العوام اور عبد الرحمن بن عوف اور طلحہ بن عبید اللہ اور ابو عبیدہ بن الجراح
اور سعید بن زید **وصل** دواب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ افراس سے دس راس تھے اور اس جگہہ اختلاف بھی ہے
سکب اور اوسپر اوسکے پر نراحد سوار تھے پیشانی اور قوایم اوسکے سفید تھے الا دست راست کہ ہمرنگ بدن تھا اور اوسکو

فربہی مناسب اور ہمواری بدن تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسابقت اوپر اوسکے فرماتے پس سبقت کرتے اور خوشوقت
ہوتے **اور مرتجز** وہی ہے کہ خزیمہ بن ثابت نے اوسکے حق مین گواہی دی **اور لزاز** ہدایای مقوقس سے **اور لحیف**
ہدیہ ربیعہ **او طرب** ہدیہ فروہ جذامی **اور ورد** ہدیہ تمیم داری **اور ضریس - اور ملاوح - اور سبحہ** کہ اوسکو
تاجران مین سے خریدا تہا اوسبقت کی اوپر اوسکے تین بار پس دست مبارک اوپر مونہہ اوسکے پہیرا اور فرمایا ما انت الا بحر
یعنی نہین تو مگر دریا - اور بحر است کشادہ گام اور تیز رو کو کہین **اور** استر سے تین راس **دلدل** ہدایای مقوقس سے
اور وہ اول استر ہی کہ اسلام مین اوپر اوسکے سوار ہوئے **او فضہ** قبول فرمایا اوسکو ابوبکر صدیق رض سے **اور ایلیہ** ہدیہ بادشاہ
ایلہ سے **اور** سرکار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ایک دراز گوش تہا کہ اوسکو یعفور کہتے تہے **اور** منقول نہین کچہہ جنس گاو سے
سرکار آنحضرت مین **اور** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیس ناقہ شیردار تہین عابہ مین اور وہ ایک موضع ہے قریب مدینہ کے
اور ہدیہ بہیجا طرف آنحضرت کے سعد بن عبادہ نے ناقہ شیردار مواشی بنی عقیل سے **اور** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس
ایک ناقہ تہی **قصوی** نام کہ اوپر اوسکے ہجرت کی تہی اور جب وحی نازل ہوئے کوئی چیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو متحمل نہوتی
الا قصوی کہین کہ عضبا اور جدعا بہی نام اوسکا ہی ایک بار ایکدن شتر اعرابی کی ساتہہ دوڑایا شتر نے سبقت کی اور یہ امر
اوپر مسلمانون کے شاق آیا آنحضرت نے فرمایا لازم ہے اوپر اللہ تعالی کے کہ کوئی چیز امور دنیا سے غالب نہ آوے الا ایکوقت اوسکو
مغلوب کرے **اور** سرکار آنحضرت مین سو راس بز تہین **او**ر ایک بز تہی کہ شیر نوشی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مخصوص
ومہیا کی تہی **او**ر ایک خروس تہا سفید رنگ **وصل** اسلحہ مین - اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس نو شمشیرین تہین از انجملہ
ذوالفقار کہ غنائم بدر مین اموال بنی الحجاج سے ہاتہہ آئی تہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب مین دیکہا گویا اوسکی
ایک طرف مین شکست پڑی ہے اور تعبیر کی کہ مسلمانونکو ہزیمت روداوے اور وہ صورت روز احد متحقق ہوئی **او**ر تین شمشیرین
اموال بنی قینقاع سے ہاتہہ مین لائے تہے قلعی **اور** تبار اور حتف اور منجلہ سیوف سے مخذم **اور** رسوب تہین **او**ر ایک
اور سیف آپنی پدر سے میراث پائی تہی **اور** غضب کہ سعد بن عبادہ نے گذرانی تہی **او**ر قضیب کہ وہ اول شمشیر ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو حمایل کیا **اور** پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار نیزہ تہے تمام ایک کا
مثنی اور تین باقی بنی قینقاع سے ہاتہہ آئی تہے **او**ر ایک نیم نیزہ تہا کہ اوٹہایا جاتا تہا روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
عیدین مین **او**ر ایک چوبک سر کج تہی بقامت ایک دراع اور نیم عصا کے کہ اوسکو عرجون کہتی تہے **او**ر ایک عصائی تہی بار

کہ اوسکو ممشوق کہتی تہے اور چار کمانین اور ایک ترکش اور ایک سپر کہ اوپر اوسکے صورت کرگس بنائی تہی بخدمت آنحضرت صلے اللہ علیہ
و آلہ وسلم کے برسم ہدیہ آئی تہی آنحضرت نے دونوں ہاتھ اپنے اوپر اوسکے رکہے پس وہ صورت معدوم ہوئی - انس رضی اللہ عنہ نے
کہا نعل اور قبیعہ شمشیر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا سیم سے تہا اور درمیان نعل اور قبیعہ کے چند حلقہ سیم تہے اور قبیعہ ایک چیز ہے
کہ نزدیک مقبض کے سیم وغیرہ سے تیار ہیں اور نعل ایک چیز ہے کہ جانب باریک شمشیر کے سیم وغیرہ سے تیار کرین اور پیش
آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم دو زرہ تہین کہ اونکو سلاح بنی قینقاع سے تصرف مین لائے تہے ایک سعدیہ اور دوسری فضہ
اور ایک زرہ تہی کہ اوسکو ذات الفضول کہتی تہے پہنا اوسکو روز حنین پہنا اور کہین کہ نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زرہ
حضرت داؤد علیہ السلام کی تہی وہ کہ اونہون نے روز قتل جالوت پہنی تہی - اور پیش آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک خود تہا
کہ اوسکو ذو السبوغ کہتی تہے اور ایک کمربند تہا ادیم سے اور اوسمین تین حلقہ سیم سے اور نشان آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ
وسلم سفید تہا **وصل** اور جب آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے وفات پائی چہوڑے دو جامہ حبرہ اور حبرہ ایک نوع ہے چادرون
یمن سے اور ازار یمانی اور دو جامہ صحاری اور ایک قمیص صحاری اور ایک قمیص سحولی اور ایک جبہ یمینہ اور خمیصہ چادر علم دار
اور ایک گلیم سفید اور چند کوفیہ ... وغیرہ بلند تین یا چار اور ایک لحاف رنگین لورس اور پاس حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ایک
ظرف تہا چرم سے کہ اوسمین آئینہ اور شانہ عاج اور سرمہ دان اور مقراض اور مسواک رکہتی تہے اور فراش آنحضرت صلے اللہ علیہ
و آلہ وسلم چرم سے تہا اور حشو اوسکا بجائے پنبہ لیف خرما تہا اور ایک قدح تہا کہ تین جگہ سے بضبائع سیم مضبوط کیا تہا اور
ایک پیالہ سنگ سے اور ایک آوند کلان صفر سے کہ اوسمین حنا اور وسمہ رکہتے یا آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اوسکو سرپر
رکہتے تہے جسوقت کہ سر مبارک مین اثر حرارت پاتی تہے اور پیالہ تہا شیشہ سی اور ایک آوند تہا مہیا واسطے غسل کے صفر سے اور
پیالہ تہا کلان اور پیمانہ تہا پیمایش صدقہ فطر کو نے کہ چہارم حصہ صاع کا تہا اور ایک انگشتری تہی سیم سے کہ نگین اوسکا بہی سیم سی تہا
اوپر اوسکے کلمہ محمد رسول اللہ کندہ تہا اور بقولی نگین آہن سے تہا اور جائی وصل نگینہ ساتہ حلقہ سیم مضبوط کیا تہا اور نجاشی
آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لیے دو موزہ سادہ ہدیہ بہیجا تہا پس آنحضرت نے پہنا اوسکو اور پاس آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
کے ایک گلیم تہا سیاہ اور عمامہ کہ اوسکو سحاب کہتی تہے اور پیش آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم دو جامہ تہے نماز جمعہ کے لیے
سوائے اون دو جامون کے کہ سائر ایام مین پہنتے تہے اور رومال تہا کہ روے مبارک بعد وضو خشک فرماتی تہے **وصل** کمال
صوری آنحضرت کہ ظاہر ہی ساتہ تحقیق علو مکان اونکے نزدیک حق تعالی کے منقسم ہی اوپر تین قسم کے **قسم اول** ذاتی ہے

اور قسم ثانی فعلی جیسا کہ نماز روزہ اور صدقہ اور امثال اوسکی قسم ثالث قولی قسم اول ذات شریف اور صورت جمیل
اونکی ہے اور یہی ذات شریف حضرت کی اجمل ذوات اور اکمل و افضل و اطہر و انور اور صورت شریف احسن و اجمل و اجلی تمام
صور کی اور علماء شکر اللہ سعیہم نے حلیہ شریف حضرت کا وہ جو اونکو پہنچا اور اونکے فہم مین آیا ضبط اوسکو کیا اور صفحۂ بیان پر لکھا
اور مقصود اوس سے تصور جمال اور مطالعہ کمال حضرت کا نصب العین کرنا اور ہر ساعت اوسکو ملحوظ رکھنا اور مشق اور مراقبہ
اوس کام کا کرنا ہے اس حیثیت کے ساتھ کہ دائم وہ جمال جان فزا نظر مین رہے اور مفارقت نکرے اور یہہ اقرب طرق ہی واسطے
حصول کمال قرب اور وصال کے اور اگر استطاعت اوسکی اوپر طریق اتصال دوام کے میسر نہو بارے وقت صلوۃ اور سلام مین
کہ اقرب طرق ہے روشنی راہ کے لیے اور حضور درگاہ کے نگاہ رکھے واللہ ولی التوفیق اور قسم ثانی کہ فعلی ہے افعال زکیہ
اور احوال مرضیہ حضرت کے ہین کہ معلوم اور ماثور ہین اور صحف اور دفاتر اوس سے مملو اور مشحون ہین کافی ہے اس باب مین وہ
کہ کل عالم اور اعمال و حسنات اوسکے میزان حضرت مین ہین اسلیے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تاسیس فرمائین راہین ہدایت
و ارشاد کی اور باہر لائے خلق کو ضلالت اور غوایت سے اور تصحیح فرمائے احکام سنت اور روش صلوۃ و صیام اور حلال و حرام کی

وصل کیفیت تعلق مین بجناب معلی القاب اور عکوف اوپر باب آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جاننا چاہیے کہ خصوصیت رکہا
حضرت کو حق تبارک و تعالی نے تسلیم کیا قیامت مین اونکو خلق کے لیے کہ وہ لوازم قرب و عزت و محبت سے ہے اور عام کیا اونکو شفاعت
کے لیے اور نہین ہے کسیکو خلق سے عموم شفاعت بجز حضرت کے اور اسی جہت سے وعدہ کیا اوسکو ساتھ وسیلہ کے کہ مقام محمود سے
اور حقیقت مین نہین معنی وسیلہ کے مگر واسطہ وصول کا بمطلوب اور وہ شفاعت ہے اور یہہ جاننا اور پہچاننا اس مقصد کو بسبب لازم
پکڑنے طفیل جناب اور وقوف جناب کو اور تحقیق نہین جانتا اور پہچانتا طالب کسی چیز کو لائق بحال اوسکے ہے مگر بواسطے شیخ مرشد کے
راہ بتادے اوسکو یا بواسطہ جذب الہی کے کہ کشف کرے وہ اوپر اوسکے اور اگر شیخ میسر نہ آوے تو لازم پکڑے اہل اللہ کو اور
جملہ طریق اہل اللہ کی چار چیزین ہین ایک فراغ قلب اور خالی ہونا اوسکا میل ما سوے اللہ سے دنیا اور آخرت مین اور دوم اقبال
علی اللہ بکلیہ ساتھ عقد محبت کے منزہ علل سے بے فتور اور عدم التفات اور طلب عوض کے اور سیوم دوام مخالفت نفس کی ہر چیز مین
کہ طلب کرے اون امور سے کہ متعلق ہین مصالح اور اعظم مخالفات نفس کا ترک ما سوے اللہ ہے نظراً اور اعتقاداً اور اعتماداً اور عملاً
اور چہارم دوام ذکر خدا نظر بجلال و جمال اوسکے خواہ ذکر لسانی ہووے یا ذکر قلبی یا ذکر روحی یا سری یا مجموع

وصل نوع ثانی کہ تعلق معنوی ہے بجناب محمدی ﷺ وہ بہی دو قسم ہے قسم اول دوام استحضار اوس صورت بدیع المثال کو اور اگر ہی طالب کہ احیانا

بدیدار فایض الانوار آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منام مین مشرف ہوا ہے پس استحضار کرے اوسی صورت کو کہ منام مین دیکھی ہے اور
اگر ہرگز مشرف نہین ہوا صفات آنحضرت کو بعینہا یاد کرے اور درود بھیجے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ہووے حال ذاکر کا گویا
کہ حضرت اوسکے روبرو حاضر ہین حالت حیات مین اور دیکھتا ہے حضرت کو متادب باجلال وتعظیم وہیبت وحیا اور اگر نہو سکے اوس سے
یہہ صورت بصفت مذکورہ پس اگر کاہی بزیارت قبر شریف اور روضہ منیف کے مشرف ہوا ہو استحضار اوسکا کرے اپنی ذہن مین اور
درود بھیجے گویا کہ استادہ ہے پاس قبر شریف کے باجلال وتعظیم یہانتک کہ مشاہدہ کرے روحانیت حضرت کو ظاہر وباہر اور اگر بزیارت
قبر شریف اور روضہ منیف بہی مستفیض ہوا پس دائم صلوۃ وسلام بھیجا کرے حضرت کے اور تصور کرے کہ وہ سنتے ہین درود وسلام اوسکا
پس لازم پکڑے اس طریق کو کہ اسمین بہی سعادت کبری اور مکانت نہ لیقے واللہ الموفق والمعین اور قسم ثانی تعلق معنوی ہے
استحضار حقیقت کاملہ موصوفہ باوصاف کمال حضرت کا میان جمال وجلال کے اور متجلی باوصاف خداے کبیر متعال کی مشرف
بنور ذات الہی کے آباد وازال مین محیط ساتھہ کل کمال حقی وخلقی کے مستوعب ہر فضیلت وجود کو صورتاً اور معنیاً حقیقتاً اور حکماً غیباً
وشہادۃ ظاہراً وباطناً اور اگر نہو سکے کہ استحضار کرے ان سب کو البتہ جانے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم برزخ کلی ہین
قائم حقایق وجود قدیم وحدیث مین پس وہی ہین حقیقت ہر ایک کی جہتین سے ذاتاً وصفاتاً اسلیے کہ وہ مخلوق ہین نور ذات سے
جامع اسماء وصفات وافعال وآثار اوسکے کو حکماً وعیناً پس جسوقت معلوم ہوئین طالب کو اشیاء مرقومۃ الذکر آسان ہووے استحضار کمال
محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جیسا کہ ہے انشاء اللہ تعالے **تتمیہ** حقیقت محمدیہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک ظہور ہی ہر عالم مین لائق بحال
اوس عالم کے پس نہین ظہور اوسکا عالم اجسام مین مثل ظہور اوسکے عالم ارواح مین - اس لیے کہ عالم اجسام مین تنگی ہے گنجایش
نہین رکہتا اوس چیز کی کہ گنجایش رکہی عالم ارواح اور نہین ظہور حضرت کا عالم ارواح مین مانند ظہور اونکے عالم معنی اسلیئے
کہ عالم معنی الطف واوسع ہے عالم ارواح سے اور نہین ظہور آنحضرت کا ارض مین مثل ظہور اونکے سما مین اور نہین ظہور اونکا
سموات مین مانند ظہور اونکے بیچ عرش سے اور نہین ظہور اونکا بیچ عرش سے مثل ظہور اونکے عند اللہ فوق العرش کہ نہین
وہان آئن اور نہ کیف پس ہر مقام مین اعلی ہوتا ہے اور اکمل اور اتم ظہور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام انزل واسفل سے
اور ہر ظہور کو ایک جلالت اور ہیبت ہے بقدر محل کے یہانتک کہ سنا ہے ہوتا ہے اوس محل مین استطاعت نہ رکہے کہ دیکھے
اونکو کوئی انبیاء اور اولیاسے **وصل** ملازمت حضور آنحضرت شریف اور دوام مشاہدہ اوس صورت لطیف کا ساتہہ معانی
عزیزہ منیفہ کے اگرچہ تصور اور خیال اور تفکر کے ہووے ثمر سلوک کا اور سبب عزت کے اور موجب وصول کا بدرگاہ مرتبت

اوسکی کے نہے اور یہہ نتیجہ اوسکی ہی کہ مصلی تعلق پکڑتی ہے خاطر اوسکے ساتھہ جان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس عاشق ہوتا ہے دل اوسکا اوپر صورت روحانیہ حضرت کی پس قریب ہوتا ہے اوسنے پس ہوتا ہے نزدیک اونکی اور ساتھہ اونکا اور جب کہ ہوا یہہ نتیجہ صلوۃ بزبان کا پس کیا ہوگا نتیجہ صلوۃ بقلب و روح اور سر کا اور نہین صلوۃ مگر قرب و اجتماع اور اتصال و اقبال جیسا کہ وارد ہوا ہے لغت مین اور جو نتیجہ عمل ظاہری کا کہ بہیجنا صلوۃ کا اوپر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہہ ہوئے کہ قرب مکان ہے جنت مین نتیجہ عمل باطن کا کیا ہوگا اور وہ قرب ہے مقعد صدق مین نزدیک ملک مقتدر کے کہ وہان نہ این ہے اور نہ کیف فافہم

فصل چوتہی بیان خلافت خلفاء راشدین اور اہل بیت وغیرہ ہین

بیان اخبار خلافت خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بعد رحلت حضرت خاتم رسالت کے یہہ حال ہوا کہ عمر بن الخطاب نے کہا کہ جو کوئی یہہ کہیگا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی مین اوسکا سر اپنی شمشیر سے جدا کرونگا رسول خدا مرے نہین بلکہ حق تعالی نے اونکو رفیع سما فرمایا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہہ آیت پڑہی وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افائن مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ تہے مگر ایک رسول اوسکے پہلے ہی رسول گذر چکے ہین پس اگر وہ مرگیا یا مارا گیا تم لوگ الٹے پاؤن پہر جاؤگے دین سے سب لوگ حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو گئے غرض ہمراہ سقیفہ بنی ساعدہ نے بیعت جلدی کی بعد ازان حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیعت کی اونکی بیعت کرنے سے تمام لوگون نے بیعت کی اور یہہ حال ہوگیا کہ سب کی بیعت پر متفق ہو گئے یہہ بیعت درمیان عشرہ ربیع الاول ۱۱ سنہ ہجری نبوی مین واقع ہوئی مگر بنی ہاشم اور زبیر اور عتبہ بن ابی لہب اور خالد بن سعید بن العاص اور مقداد بن عمرو اور سلمان فارسی اور ابوذر اور عمار بن یاسر اور براء بن عازب اور ابی بن کعب اور یہہ سب حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے ساتھہ ہو گئے لیکن بیعت کرنا علی مرتضی کا ساتھ ابو بکر صدیق کی روایت قاضی جمال الدین بن واصل مین آیا ہے اور بروایت زہری کے عائشہ صدیقہ سے خلاف اوسکے **بیان** بارہوین اور تیرہوین سال ہجری کا تیرہوین سال ہجری مین جنگ یرموک بسبب فتح ہونے شام کے واقع ہوئی تہی اوسوقت ہرقل درمیان حمص تہا جب اوسکو خبر پہونچی کہ روم کا لشکر یرموک مین شکست کہا کر بہاگا تب اوسنے حمص سے کوچ کیا اور رومی لوگ اوسکے مسلمانون کے درمیان مین گہر گئے اور جبکہ خالد بن الولید اور ابو عبیدہ کو جنگ یرموک سے فراغت ہوگئی تب انہون نے بصرہ کا قصد کیا اہالی بصرہ نے بہت گروہ واسطے مقابلہ کے جمع کیے پہر آدمیون نے صلح کر لی اور صلح اس بات پر ٹہری کہ ہر راس پر ایک دینار اور ایک جریب گیہون دیا کرین **وفات خلیفہ اول** واضح ہو کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سبب موت مین اختلاف ہے کہتے ہین

کہ یہودیون نے برنج مین ملا کر زہر کہلایا تہا اور کوئی کہتا ہے کہ کسی رفیق نے کسی چیز مین زہر ملا کر اونکو اور حارث بن کلدہ کو دونو کو دیا تہا
حارث نے کہا کہ ہمنے زہر آلودہ کہانا کہایا ہے ایک برس مین وہ زہر اثر کریگا چنانچہ بعد برس روز کے ایسا ہی اتفاق ہوا کہ دونون نے
انتقال کیا - اور حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک سرد روز مین غسل کیا بسبب
اوس غسل کرنیکے بخار لاحق ہوا چنانچہ پندرہ روز تک بیمار رہے یہانتک کہ نماز کو بہی باہر نہ آئے تہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اجازت
دی تہی کہ وہ نماز پڑہا دیا کرین اور خلافت بہی اونکے سپرد کی تہی بعد ازان شام کے وقت شب سہ شنبہ کو میان مغرب اور عشا کے
ہفتہ اخیرہ جمادی الآخر مین درمیان ۱۳ سنہ ہجری کے وفات پائی اس سے معلوم ہوا کہ کل مدت خلافت اونکی دو برس تین مہینہ دس دن کی
اور عمر شریف تریسٹھ برس کی اور اونکو بعد وفات کے اونکی زوجہ اسماء بنت عمیس نے غسل دیا اور جس تابوت مین پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اوٹہائے گئے تہے اوس تابوت مین خلیفہ اول رکہی گئی اور حضرت عمر نے اونکی نماز جنازہ مسجد نبوی مین پڑہائی
اور بعد حفر قبر کے سر اونکا دونو مونڈہون پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف کرکے دفن کیا حلیہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
خوش قد سبک چہرہ اور معروق الوجہ تہے یعنی عروق اونکے چہرہ کی نمودار رہتی تہین اور آنکہین غائر اور فک باہر کو اوٹہا ہوا اور
بند ہائی انگشتان پر بال نہ تہی اور حنا اور وسمہ کا خضاب کیا کرتے تہے اور اونکے فضائل مین بہت احادیث وارد ہین ایک اونمین سے
وہ کہ اخراج کیا ابن حصین نے کہا نہین پیدا ہوا ذریت آدم ع مین بعد نبیین و مرسلین کے افضل ابوبکر سے رضی اللہ عنہ **بیان خلافت**
خلیفہ دوم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بن نفیل بن عزی سے لوگون نے اوس سال مین بیعت کی جس سال مین حضرت ابوبکر
رضی اللہ عنہ فوت ہوئی پس بعد خلافت حضرت عمر رض نے خطبہ پڑہا اور لوگو نکو سنایا کہ اے لوگو قسم ہی خدا کی کہ میری نزدیک قوی تر
ضعیف سے وہ ہے جو اپنا حق پاوے اور ضعیف تر قوی سے وہ کہ حق اوسکا لیا جاوے - اور اول مین یہہ احکام صادر فرمائی
کہ خالد بن ولید کو سرداری سے موقوف و معزول کیا اور ابو عبیدہ کو حبش اور شام کا سردار مقرر فرما کر روانہ کیا اور حضرت عمر کا اول
نام امیر المومنین رکہا گیا تہا اس لیے کہ حضرت ابوبکر رض خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کہلاتے تہے اونکو کہتے امیر المومنین نہین کہا
یہہ خطاب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جاری ہوا پس ابو عبیدہ بعد روانگی دمشق کے باب الجابیہ کی طرف اوترے اور خالد جانب
شرق باب توما پا اور عمرو بن العاص دوسرے طرف اور شہر دمشق کا محاصرہ قریب ستر رات کے رہا آخر الامر خالد نے اپنی طرف سے
بزور شمشیر فتح کیا اور باشندگان دمشق نے دوسری جانب سے باہر آکر ابو عبیدہ سے صلح کر لی اور دروازہ وا کر دیا - ابو عبیدہ اونکو امن دیکر
اندر گئی اور خالد سے درمیان شہر کے ملاقات حاصل ہوئی - پہر ابو عبیدہ نے خبر فتح دمشق حضرت عمر رض کے تئین لکہہ بہیجی و واضح ہو کہ ملک

عراق بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین فتح ہوا بیان سنہ ۱۴ چودہ ہجری ماہ محرم سنہ چودہ ہجری مین خلیفہ دوم نے تعمیر بصرہ کے لیے حکم دیا چنانچہ بنا اس شہر کے لئے اس سال مین نشان کیے گئے بقول بعض ہیژدہم ہجری مین سال مین حکم بنا بصرہ صادر ہوا تھا اور اسی سال مین قحط تھا پہر خلیفہ اول نے وفات پائی عمر انکے ستانوین برس کی تہی مگر بعد انتقال خلیفہ اول کے انکا انتقال ہوا بیان سنہ ۱۵ پندرہ ہجری سال پانزدہم ہجری مین شہر حمص بعد محاصرہ مدت طویل کی فتح ہوا اور بعد فتح دمشق کے مسلمانون کے ہاتہ آیا بعد فتح اسکے رومیون نے صلح چاہی پہر ابو عبیدہ اور باشندگان شیرزمین صلح ہو گئی جیسے باشندگان حمات سے اور اسیطرح باشندگان معرہ سے کہ زمانہ سابق مین اوسکو معرۃ الحمص کہتے تہے صلح واقع ہوئی کہ اب مشہور بمعرۃ النعمان انصاری ہے پہر ابو عبیدہ مذکور نے لاذقیہ کو فتح کیا بزور شمشیر بعد آن جبلہ اور انطرطوس بعد ازان قنسرین جہان قنسرین پہونچے ابو عبیدہ اور خالد پہنچے اوسمین بہت رومی پوشیدہ تہے اونسے خوب جنگ واقع ہوئی آخر الامر مسلمان فتحیاب ہوئے اور فیما بین اہالی اس شہر کی صلح قرار پائی مثل صلح اہل حمص کے لیکن خالد اور ابو عبیدہ نے وہان کے سکان سے کہا کہ صلح منظور الا آخر الامر ہم اس شہر کو ویران کرین گے چنانچہ ایساہی ہوا بعد ازان حلب اور انطاکیہ اور منبج اور دلوک اور سرمین اور تیزین اور عزاز کو فتح کیا اور اطراف شام غالب آئی پہر خالد نے مرعش کو فتح کیا اور وہان کے رہنے والونکو جلا وطن کرکے تمام شہرون کو ویران کیا۔ اور قلعۃ الحدث کو فتح کیا اسی سال مین اور بعضی کہین سولہوان سال تہا اور ہرقل مایوس ہوکر ملک شام سے قسطنطنیہ کو چلا گیا مگر تہوڑی دور جاکر پہر متوجہ بطرف شام ہوا پہر قیاریہ اور صبصطیہ کو فتح کیا اور اسی شہر مین حضرت یحیی بن زکریا علیہما السلام کی قبر ہے اور نابلس اور لد اور یافا یہہ سب بلا فتح کیے اور بیت المقدس کا محاصرہ مدت دراز تک رہا آخرکار مکان بیت المقدس نے ابو عبیدہ سے کہا کہ مثل اہل شام ہمسے صلح کرو بشرطیکہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ہم سے صلح کرین یہہ حال ابو عبیدہ نے حضرت عمر کو لکھہ بہیجا چنانچہ خلیفہ ثانی نے حضرت علی مرتضے کرم اللہ وجہہ کو بجاے اپنی مدینہ منورہ مین چہوڑکر آپ تشریف لائی اور بیت المقدس کو فتح کیا اور اسی سال مین حضرت عمر نے منشی اور دیوان مقرر کیے اور انعام و بخشش مسلمانون کے لیے ٹہرائی قبل ازین کسیکو کچہہ بجز مال غنیمت نہ ملتا تہا اور بعضی کہتے ہین یہہ امر سنہ ۲۰ بیس ہجری مین مقرر ہوا اس تفصیل سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے پچیس ہزار اور جنکو قرابت قریبہ بجناب حضرت رسالت مآب تہی اونکے لیے زیادہ مقرر کی بس اہل بدر کو لیے پانچہزار اور اصحاب حدیبیہ اور بیعت الرضوان تک چار ہزار اور من بعد انکے تین ہزار اور اہل قادسیہ اور یرموک کو ایک ہزار اور جو انکے پیچہے تہے اونکو پانسو پہر تین سو پہر ڈہائی سو پہر دو سو اسیطرح تنخواہ انعامون کی مقرر ہوئی بیان سنہ ۱۶ سولہ ہجری

درمیان اسی سال کے مسلمانون نے مداین مین داخل ہوکر جسکو پایا قتل کیا اور سجائی کہ ایک محل سفید تہا اوسکا محاصرہ کیا
اور سعد بن وقاص اوسمین فروکش ہوئے اور محل کسرے کو مسجد جامع بنا کر نماز دین پڑہنی شروع کردین اور جس قدر مال کہ قسم
سیم و زر اور ظروف اور لباس سے ہاتہہ آیا اوسکو ضبط کیا کہ تفصیل اوسکی مین طوالت ہے اور اسی سال مین جبلۃ بن ایہم
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ پاس بشان و شوکت وحشمت تمام داخل ہوا ازان بعد اسی سال مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ حج کو
تشریف لیگئی اور جبلہ نے بہی حضرت کے ساتہہ حج کیا اتفاقا اثناے طواف مین کہ جبلہ کر رہا تہا کوئی شخص قوم فزارہ کا جبلہ کے ملبوس سے پیر
لگ کر نکلا جبلہ نے اوسکو ایک گہونسا ناک پر ایسا مارا کہ ناک اوسکی بیٹہ گئی وہ عمر رضی اللہ عنہ پاس فریادی آیا حضرت نے اوسکی طلبی فرما
کہا کہ فدیہ دے وگرنہ وہ بہی ایک گہونسا ایسا ہے ماریگا جبلہ نے کہا کہ بادشاہ اور بازاری برابر ہین حضرت عمر رض نے فرمایا اسلام نے
دونوکو متساوی اور برابر کردیا جبلہ نے کہا مجہی یہہ خیال تہا کہ مسلمان ہونے سے میری عزت زیادہ ہوجائیگی زمانہ جاہلیت سے حضرت نے
فرمایا اس خیال کو دلسے دور کر جبلہ نے کہا مین نصارا ہوجاتا ہون حضرت نے فرمایا مین تیرا سر تن سے جدا کردونگا جبلہ نے کہا آج کی رات
مجہے مہلت ہو چنانچہ جب رات ہوئی جبلہ معہ اپنے جاہ وحشم شام مین چلاگیا اور وہانسے قسطنطنیہ مین اور وہان جاکر پانسو آدمی
اوسکی قوم کے ہمراہ ہوگئے اور تنصر اختیار کیا **بیان ۱۷ سنہ سترہ ہجری کا** درمیان اس سال کے شہر کوفہ موسس اور مختط ہوا
اور عمر رضی اللہ عنہ نے معتمر ہوکر بیس دن مکہ مین قیام کیا اور مسجد حرام کو وسیع کیا اور جنہون نے اونکی بیعت نکی تہی اونکا خانمان
بیچکر اوسکی قیمت بیت المال مین داخل کی اور ام کلثوم دختر حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کہ شکم فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے تہین نکاح کیا
اور مغیرہ بن شعبہ کو حاکم بصرہ مقرر کیا اتفاقا وہ ام جمیل دختر ارقم سے جو قبیلہ عامر بن صعصعہ کی تہی جماع کر رہا تہا چار شخصون نے دیکہا کہ
یہہ حال کیفیت حال اوس کا حضرت عمر کو لکہہ بہیجا حضرت نے اوسے عہدہ سے معزول فرما کر ابو موسی اشعری کو والی بصرہ مقرر کیا
ذکر ۱۸ سنہ اٹہارہ ہجری اور اسی سال مین مسلمانون نے اہواز کو فتح کیا اور ہرمزان کہ اس ملک پر مستولی ہو رہا تہا اور
امرا کبار فارس سے تہا بعد وقوع قصہ دراز کہ اوسکے لکہنی مین طوالت کلام ہوتی ہے مشرف باسلام ہوا حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نے اوسکے لیئے دو ہزار دینار مقرر فرماے اور اسی سنہ مین درمیان مدینہ منورہ اور حجاز کے بڑا قحط واقع ہوا عمر رضی اللہ
عنہ نے حضرت عباس کو اپنی ہمراہ لیکر شہر کے باہر نماز استسقا ادا کی اور برکت دعاے حضرت عباس کے خوب بارش ہوئی
اور اسی سال مین ایک وبا کہ جسکو طاعون عمواس کہتے ہین ملک شام مین ظاہر ہوئی چنانچہ اسی وبا مین ابو عبیدہ بن الجراح
کہ جنکا نام عامر بن عبد اللہ بن الجراح الفہری ہے اور عشرہ مبشرہ سے ہین فوت ہوے بعد ازان معاذ بن جبل انصاری

اور عمرو بن العاص — الغرض کہ پندرہ ہزار آدمی اوس وبا مین شہید ہوئے اور یہ ہوا نے وبا کی ایک مہینہ کامل ہی پہر بصرہ مین بہی
یہہ وبا پہیل گئی اور اسی سال مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ ملک شام کو تشریف لیگئی اور جو لوگ کہ وہان مرگئی تہے اونکی میراث تقسیم فرماکر
ماہ ذیقعدہ مین مراجعت فرمائی ذکر سنہ اونیس ۱۹ اور بیس ۲۰ ہجری درمیان اس سال کے مصر اور اسکندریہ اوپر ہاتہ عمرو بن العاص اور
زبیر بن العوام کے فتح ہوا اور سنہ بیس مین بلال بن رباح مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہوئے اور باب صغیر کی نزدیک
مدفون ہوئے ذکر سنہ اکیس ۲۱ ہجری اس سال مین جنگ نہاوند ہمراہ عجمیون کے واقع ہوئی کہ اونکے ساتہ ڈیڑہ لاکہہ آدمی تہا اور
سپہ سالار اونکا فیروزان بہد وقوع جنگہائے شدید وصعب کے مسلمانون نے عجمیون کو شکست دی اور قتل کیا اور سپہ سالار بہاگ گیا اور
اسی سال مین دینور اور صیمرہ اور ہمدان اور اصفہان فتح ہوئے اور اسی سال مین خالد بن الولید نے وفات پائی لیکن مدفون ہونے مین اونکے
مین اختلاف ہی بعض کے نزدیک حمص اور بعض کے نزدیک مدینہ مین ذکر سنہ بائیس ۲۲ ہجری اس سال مین آذربایجان اور ری
اور جرجان اور قزوین اور ریحان اور طبرستان یہہ سب بلاد فتح ہوئی اور عمرو بن العاص شہر برقہ پر گئے وہان کے باشندون نے جزیہ
دینے پر صلح کرلی پہر بجانب طرابلس جاکر اونکا محاصرہ کیا اور بزور شمشیر فتح کیا اور احنف بن قیس نے اوپر ملک خراسان کی جنگ کی
اور یزدجرد لڑا اور ہرات بزور شمشیر مسلمانون کے قبضہ مین آئی اسی سال مین ابی بن کعب بن قیس جو اولاد ملک نجار سے ہین
اور کاتب اونکی امانت رہی فوت ہوئی یہہ کاتب وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تہے ذکر وفات خلیفۂ دوم سنہ تیئیس ۲۳
ہجری واقع ہو کہ درمیان اسی سال کی ابو لولو نے کہ جسکو فیروز بہی کہتے ہین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان نماز فجر پہلو مین زیر ناف
خنجر مارا یہہ واقعہ چہٹی تاریخ ماہ ذیحجہ کو ہوا چنانچہ ہفتہ کے روز وفات پائی اور یکشنبہ کو مدفون ہوئے اونہون نے کل دس برس
اور چہہ مہینہ آٹہہ دن خلافت کی قبر اونکے پاس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہے بوقت وفات
باب خلافت مین یہہ ارشاد کرگئی تہے کہ حضرت علی مرتضی اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد رضی اللہ عنہم جسپر راضی ہون
وہ امیر المومنین مقرر ہو چنانچہ حضرت علی نے عبد الرحمن بن عوف سے درباب خلافت کہا اونہون نے انکار کیا حلیہ حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کا یہہ ہے کہ دراز قد سفید رنگ مقدم راس پر بال نہ تہے عمر شریف پچپن سال اور بقول بعض ساٹہہ اور بعض کے نزدیک
ترسٹہہ برس کی تہی اور فضیلت و زہد والمصاف اور شفقت مین مسلمانون پر تفوق رکہتے تہے اور فضائل انکے شمار سی خارج ہین
ذکر سنہ چوبیس ۲۴ ہجری درمیان اس سال کے بعد از وفات عمر رضی اللہ عنہ اہل شوریٰ مثل علی مرتضی اور حضرت عثمان
اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم جمع ہوئے اور بیعت کی گفتگو اس باب مین تین روز تک

رہے آخر تنگ ہوکر یہہ تجویز کی کہ جسکو عبد الرحمن خلیفہ مقرر کردین سب اوسکی اطاعت کرین یہہ حال سنکر حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ حضرت عباس
پاس تشریف لیگئی اور صلاح فرمائی اونہون نے فرمایا کہ مین تمہارے مقدمہ مین دست انداز نہین ہوتا مینے اول نہ کہا تہا کہ اس امر مین
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کرلو کہ امر خلافت بعد وفات حضرت کی کس سے متعلق رہیگا تمنی انکار کیا۔ الغرض عبد الرحمن نے
روبرو سب اہل مشورہ کے اپنی خلافت سے دست بردار ہوکر علی مرتضی کو بلایا اور کہا اے علی خدا کے وعدہ اور عہد کو صادق جانکر اوسکی کتاب
اور اوسکی حبیب کی سنت پر عمل کرنا اور دونو خلفا کی طریق پر چلنا علی مرتضی نے جواب دیا کہ مجکو بہی امید ہے کہ حسب علم اور طاقت اپنی کی
اقتدا اوقفا کتاب و سنت کا کرونگا پہر عثمان رضی اللہ عنہ کو بلایا اور اونسے بہی یہے کہا جو حضرت علی مرتضی سے کہا تہا اور دست مبارک
حضرت عثمان کا پکڑکر کہا کہ اے خدا اے عالم الغیب تو دانا اور بینا ہے میرا گواہ رہنا کہ مینے بارا پنا اوپر گردن عثمان کے رکہدیا یہہ کہکر بیعت
کرلی اس امر سے حضرت مرتضی علی کو نسبت بہ عبد الرحمن گو نہ تکدر حاصل ہوا۔ یہہ حال دیکہکر مقداد بن الاسود نے عبد الرحمن بن عوف
سے کہا کہ تمنی دینی حق علی مرتضی مین مداہنہ کیا اونہون نے جواب دیا کہ اے مقداد مینے بہت سعی اور کوشش اس باب مین کی تمنے
کیا کہون مقداد نے کہا مجہے بہت تعجب ہے قریش سے کہ اونہون نے ایسی شخص کو معزول کیا میرے نزدیک کوئی مردان سے بہتر عالم اور
عادل بین نہین ہے عبد الرحمن نے کہا اے مقداد خدا سے ڈر مبادا تو کسی فتنہ مین گرفتار ہوجاوے۔ پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے
اپنی اقاربا اور رشتہ دار ملکون پر مسلط کیے اوسوقت عبد الرحمن بن عوف سے لوگون نے کہا کہ یہہ سب تمہارے کام ہین اونہون نے
کہا مجہے یہہ معلوم اور خیال نہ تہا۔ چنانچہ عبد الرحمن نے جدائی حضرت عثمان مین انتقال کیا **ذکر خلافت خلیفہ سوم واضح ہو**
کہ تاریخ تیسری محرم ۲۴ سنہ ہجری مین حضرت عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف سے لوگون نے بیعت کی
اور بعد اخذ بیعت حضرت عثمان منبر پر آئے اور خطبہ بلیغ ادا فرمایا بعد ازان منبر سے اوترے اور جو لوگ کہ حضرت عمر رضی اللہ کی زمانہ مین
حاکم تہے اونمین کچہہ برس دن تک مقرر رکہا پہر مغیرہ بن شعبہ کو جو حاکم کوفہ تہا معزول کیا اور سعد بن ابی وقاص کو اونکی جگہہ مقرر کیا بعد چندے
اونکو معزول کیا اور ولید بن عقبہ بن ابی معیط جو بہائی مادر زاد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے تہے حاکم کوفہ کیا **ذکر ۲۵ سنہ پچیس ہجری**
اور اس سال مین ابو ذر غفاری نے کہ صحابی تہے وفات پائی **ذکر ۲۶ سنہ چھبیس ہجری** اور اس سال مین حضرت عثمان نے عمرو بن العاص کو
مصر سے معزول کرکے اونکی جگہہ عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح عامری کو مقرر کیا **ذکر ۲۷ سنہ ستائیس اور ۲۸ سنہ اٹھائیس ہجری**
اور اس سال مین حضرت عثمان رضی سے معاویہ نے اجازت لڑنی کی سمندر مین حاصل کی تہی اوسوقت معاویہ نے ایک لشکر جزیرہ قبرس کی طرف
روانہ کیا اور عبد اللہ بن سعد بہی مصر سے وہان جا پہونچے دونون نے مجتمع ہوکر وہان کے باشندون سے جنگ کی آخر الامر سات ہزار دینار

سالانہ بطور جزیہ مقرر ہو گیا اور صلح قرار پائی **ذکر سنہ ۲۹ انتیس ہجری** درمیان اس سال کے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے موسی اشعری کو حکومت بصرہ سے معزول کیا اور عبداللہ بن عامر کو بجاے اونکے نصب کیا پہر ولید بن عقبہ کو کوفہ سے معزول کیا کہ اوسنے حالت سکر مین نماز فجر پڑہائی تہی **ذکر سنہ ۳۰ تیس ہجری** اس سال مین عثمان رضی اللہ عنہ کو یہہ معلوم ہوا کہ درباب قرآن مجید لوگون مین اختلاف ہو رہا ہے اہل عراق یہہ کہتے ہین کہ ہمارا قرآن صحیح ہے بہ نسبت اہل شام کے کیونکہ ہمکو ابو موسی اشعری کی قرآن سے نقل حاصل ہوئی ہے اور اہل شام یہہ کہتے ہین کہ ہمارا قرآن بہت صحیح ہے کہ ہمکو مقداد بن اسود سے پہنچا ہے اسیطرح اور اطراف مین بہی اختلاف واقع تہا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سب صحابہ سے مشورہ کیا آخر الامر یہہ مقرر ہوا کہ جو قرآن کہ بخلافت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ لکہا گیا ہے اور بخانۂ حفصہ رض موجود ہے وہان سے لیکر شہرت دیجیاوے اور جمیع نسخ قرآن شریف سوای اوسکے احراق کر دیے جاوین چنانچہ ایسا ہی عمل مین آیا اور اوس کلام اللہ سے نقول لیکر اونٹ بہروا کر بلاد و امصار مین جابجا روانہ کیے اور کاتب یہہ لوگ تہے۔ زید بن ثابت عبداللہ بن زبیر۔ اور سعد بن العاص۔ عبدالرحمن بن الحارث بن ہشام المخزومی **ذکر سنہ ۳۱ اکتیس ہجری** اس سال مین یزدجرد بن شہریار بن پرویز جو آخر بادشاہان ملک فارس کا تہا ہلاک ہوا اور اوسکے سبب ہلاک مین اختلاف ہے اور اسی سال مین اہل خراسان نے بغاوت اختیار کی اور ابوسفیان بن حرب بن امیہ نے اسی سال مین وفات پائی **ذکر سنہ ۳۲ بتیس ہجری** درمیان اس سال کے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ صحابی جلیل القدر عظیم الشان اور عشرۂ مبشرہ مین سے تہے وفات پائی **ذکر سنہ ۳۳ تینتیس ہجری** اس سال مین ایک گروہ کوفہ کے نے یہہ کلام کرنے شروع کیے کہ حضرت عثمان نے اکثر اقارب سے اوپر ملکون کے عامل فرمائے ہین حالانکہ اونکو لیاقت حکومت نہین ہے چنانچہ یہہ خبر سعید بن العاص والی کوفہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو لکہہ بہیجی اونہون نے حکم کیا کہ جو لوگ یہہ بات کہتے ہین اونکو معاویہ کے پاس ملک شام کی طرف روانہ کر دو جب وہ معاویہ بن سفیان کے پاس گئے اوسنے بہت سا مباحثہ کیا آخرش معاویہ نے اونکو ڈرایا اور کہا کہ مبادا اسمین کوئی فتنہ برپا ہو جاوے اونہون نے دیگر سرکشی معاویہ سے از راہ بی ادبی پکڑ لی اوسنے اس حال کی حضرت عثمان کو اطلاع دی عثمان رض نے لکہہ بہیجا کہ ان سبکو سعید بن العاص کے پاس روانہ کر دو اون لوگون نے وہان جا کر بہی وہی کلام بیجا کا نہ شروع کیے اور اہل کوفہ بہی اون لوگون کے ہمراہ ہو گئے **ذکر سنہ ۳۴ چونتیس ہجری** اس سال مین سعید بن العاص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پاس آئے اور سب معاملہ کہ اونکے ساتہ اہل کوفہ نے کیا تہا بیان کیا اور کہا کہ وہ لوگ یہہ چاہتے ہین کہ ابو موسی اشعری ہمارا سردار مقرر ہو اور درمیان اسی سال کے مقداد بن الاسود فوت ہوا عمر اوسکی ستر برس کی تہی **ذکر وفات خلیفہ سیوم سنہ ۳۵ پینتیس ہجری** درمیان اس سال کے ایک جماعت ملک مصر سے کہ جمعیت ہزار آدمی کی اور بقول بعضی سات سو کی اور بعضے پانسو بیان کرتے ہین اور علی ہذا القیاس ایک گروہ کوفہ سے

اور ایک بصرہ سے آئی مصر والون کی یہہ خواہش تہی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مسند نشین خلافت ہووین اور کوفی حضرت زبیر رضی اللہ
عنہ کو اور بصرہ والی چاہتے تہے کہ طلحہ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ قرار دیوین یہہ خواہشین لیکر مدینہ مین داخل ہوئے جبکہ روز جمعہ ہوا
اور حضرت عثمان نماز جمعہ کے لیے گہر سے باہر آئے اور نماز بجماعت ادا فرمائی بعد ادائے نماز منبر پہ جاکر خطبہ پڑہا اور اون گروہون سے
جو اطراف سے آئے تہے مخاطب ہوکر ارشاد کیا کہ اللہ جل شانہ جانتا ہے اور ساکنین مدینہ بہی واقف ہین کہ تمکو پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے یہہ سنتے ہی اون لوگون نے حملہ کیا اور سبکو جوش آیا اور لوگون پر سنگ باری شروع کی
حضرت عثمان رض کو لوگون نے مسجد سے گہر پہنچایا اسلیے کہ اونکے اسی ہنگامہ مین ایک پتہر لگ گیا تہا اور منبر کے اوپر سے بیہوش ہوکر
گر پڑے تہے جب یہہ معاملہ پیش آیا عثمان رضی اللہ عنہ نے زبانی کسی شخص کی اونسے کہہ بہیجا کہ تم یہانسے چلے جاؤ چنانچہ وہ چلے گئے اور باشندگان
مدینہ سب اپنی اپنی گہرون مین بیٹہہ رہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ چالیس روز تک اور بقول بعض پچاس روز تک اپنی گہر مین
محصور رہے۔ بعد ازان حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت عثمان پاس آئے اور یہہ صلاح کی کہ لوگ یہہ کہتے ہین کہ مروان کو عہدہ منشی گری سے
موقوف کیجیے اور عبد اللہ بن ابی سرح کو مصر سے معزول کرو حضرت عثمان نے قبول کیا اور حضرت علی رض نے لوگون کو سمجہا کر بٹہا دیا
اور وہ بات رفت وگذشت ہوگئی اور محمد بن ابی بکر کو حاکم مصر مقرر کیا اور محمد کے ساتہہ ایک گروہ مہاجرین اور انصار کا گیا یہہ لوگ
منزل ثانی راہ مین تہی کہ ایک غلام ناقہ سوار چلا آتا دیکہا اور وہ اونسے راہ مین ملا اونہون نے پوچہا کہ کہان جاتا ہے اوسنے کہا
کہ مصر کی حاکم پاس اونہون نے کہا کہ مصر کا حاکم تو یہہ ہے یعنی محمد بن ابی بکر اوسنے جواب دیا کہ یہہ نہین مین دوسرے حاکم پاس جاتا ہون
جو ابن سرح ہے یہہ سنکر اونہون نے اوسکو پکڑ لیا اوس پاس ایک نامہ نکلا کہ اوسپر حضرت عثمان کی مہر تہی اور یہہ لکہا تہا کہ جسوقت
محمد بن ابی بکر مع اپنی ہمراہیون کی تیرے پاس پہنچے دریافت کہ تو معزول ہے قبول نکرنا اور کسی حیلہ سے اوسکو مار ڈالنا اور اوس نامہ
جو یہہ ہمراہ لایا ہے کچہہ عمل نکرنا پس یہہ نامہ دیکہتے ہی محمد بن ابی بکر نے مع مہاجرین اور انصار کے بجانب مدینہ مراجعت کی اور سب
اصحاب کو جمع کیا اور نامہ دکہایا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اسکا حال پوچہا اونہون نے کہا واقعی مہر تو میری ثبت ہے اور خط بہی
میرے کاتب کا ہے لیکن مینے نہین لکہوایا اور اس امر پر قسم کہائی اوسوقت اون لوگون نے کہا کہ مروان کو ہمارے سپرد کرو
عثمان رضی اللہ عنہ نے سپرد مروان مین اباء فرمایا اس سبب سے دشمنی اور کینہ زیادہ ہوا اور سعی اور کوشش اونکے قتل مین
کرنے لگے حسن بن علی اور عبد اللہ بن زبیر اور طلحہ رضی اللہ عنہم نے کسیکو اندر جانے نہ دیا اور منع کیا حتی کہ حضرت امام حسن علیہ السلام مجروح
ہوئے آخرکار وہ لوگ دیوار پر چڑہ گئے اور ہمسایہ کے گہر مین سے عثمان رضی اللہ عنہ کی گہر مین جاکر اونکو شہید کیا اونمین محمد بن ابی بکر

بہی شریک تہا اور بوقت شہادت عثمان رضی اللہ عنہ روزہ دار تہے اور تلاوت قرآن مین مشغول تہے یہہ واقعہ جانکاہ اٹھارہوین ذیحجہ ۳۵
ہجری مین واقع ہوا۔ مدت خلافت بارہ برس بارہ روز کم اور عمر انکی مین اختلاف ہی بعضے پچہتر برس اور بعضی بیاسی اور بعضی نوی کہتی ہین
اور بعضے سواے اسکے اور کچہ بہی بیان کرتی مین اور جنازہ شریف بسبب مخالفت اون لوگون کی تین روز تک دفن نہین ہوا بعد ازان
علی مرتضی رضہ نے فرمایا کہ انکو دفن کرو۔ حلیہ انکا میانہ قد خوب صورت داغ چیچک کی بڑے بڑے روی مبارک کی اوپر گندم گون مقدم انکی
بال نہ تہے اور ریش مبارک کترواتی تہے اور دو بیٹیون حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تزویج فرمائی تہی اس لیے انکو
ذوالنورین کہتی ہین اور کاتب انکا مروان بن الحکم بن العاص پسر عم انکا تہا اور قاضی زید بن ثابت اور فضائل انکے
بہت ہین اونمین سے ایک یہہ کہ جیش العشرت کے لیے بہت شتر مال کے دیے تہے اور جب مجاہدین غزوہ تبوک مین بہت گرسنہ تہی اسوقت
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے غلہ کثیر موافق گذارہ لشکر کے خرید کر کے اور چہ دن پر بار کر کے بہیجا تہا جب وہ سامان بخدمت نبی آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پہنچا اوسوقت حضرت نے دست مبارک بلند فرما کر یہہ دعا فرمائی کہ بار خدایا مین راضی ہوا تو بہی عثمان سے راضی
راضی ہوا اوس سے اور بسبب شہید ہونے حضرت عثمان کے باب فتنہ اور فساد پیدا ہو گیا اگر چہ خلافت حقیقیہ چہارم واقع ہو گیا
باپ ابوطالب پدر علی کرم اللہ وجہہ کا عبد مناف تہا اور یہہ بیٹی عبد المطلب کے ہین جو رسول مقبول کے بہی بزرگ دادا تہے اور ماں
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فاطمہ بنت اسد بن ہاشم ہین پس علی مرتضی رضہ ماں کی طرف سے بہی ہاشمی ہین اور اول ہاشمی خلیفہ بہی
جس روز کہ حضرت عثمان رضہ مقتول ہوے اوسی روز حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لوگون نے بیعت کر لی مگر کیفیت بیعت مین
اختلاف ہے بعضے یہہ بیان کرتے ہین کہ اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سب جمع ہو کر جن مین طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما بہی تہے
حضرت علی کرم اللہ وجہہ پاس آئے اور استفسار کیا کہ اب کسکو خلیفہ مقرر کرین جناب علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے ارشاد کیا کہ مجہکو اوسکے
کی کچہ حاجت نہین جسکو تم اختیار کرو مین بہی اوس سے راضی ہون سب نے عرض کی کہ ہم سواے آپ کی کسیکو اختیار نہین کرتے
اس امر مین بہت سی تکرار رہی سب نے کہا آپ ہمارے نزدیک احق اور اقدم ہین اور طلحہ بن عبد اللہ نے اولا جناب امیر المومنین سے
بیعت کی مگر چونکہ ایک ہاتہ طلحہ کا جنگ احد مین جاتا رہا تہا حبیب بن ذویب نے یہہ حال دیکہکر کہا انا للہ وانا الیہ راجعون یہہ امر بیعت تمام
ہوتا نہین معلوم ہوتا بعد ازان زبیر نے بیعت کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہہ فرمایا کہ اگر تم میری بیعت سے راضی ہو فبہا والا مین تمہاری بیعت سے
راضی اور موجود ہون دونو نے کہا کہ نہین ہم بہی تمسی بیعت کرتی ہین اور بعض روایات سے یہہ بہی ثابت ہوتا ہے کہ بعد از بیعت
دونو نے یہہ اظہار کیا کہ ہمنی تو بخوف جان اپنی کی بیعت کی تہی پہر دونو بعد چار مہینے کی بیعت سے مکہ کو چلے گئے اور سعد بن ابی وقاص

اور عبداللہ بن عمر اور انصار نے بھی بیعت نہ اختیار کی - اور سعید بن زید - اور عبداللہ بن سلام - اور صہیب بن سنان - اور اسامہ بن زید
اور قدامہ بن مظعون - اور مغیرہ بن شعبہ نے بھی بیعت سے انکار کیا - اور حسان بن ثابت - اور کعب بن مالک - اور مسلمہ بن مخلد - اور ابو سعید خدری
اور نعمان بن بشیر - اور محمد بن مسلمہ - اور فضالہ بن عبید - اور کعب بن عجرہ - اور زید بن ثابت ان لوگون نے بیعت قبول کی اور جسوقت
مقتول ہونے حضرت عثمان کی ابن عباس مکہ مین تشریف رکھتے تھے پھر مدینہ مین تشریف لائے اور حضرت علی مرتضیٰؓ پاس جب گئے تو مغیرہ بن
شعبہ کو اونکے پاس سے نکلتے دیکھا پوچھا کہ مغیرہ کیا کہتا تھا علی مرتضیٰؓ نے فرمایا کہ پہلے تو اوسنے یہ مشورت دی تھی کہ معاویہ وغیرہ عمال عثمانیہ کو
بالفعل معزول کرنا مناسب نہین اپنی اپنی جگہہ پر قائم رہین جب تک کہ بیعت نکر لین اور امر خلافت مستقر اور مستحکم ہو جاوے مینے اس سے
انکار کیا تھا آج آکر یہ کہا کہ جو آپ کی رای عالی مین آوے وہ کیجئے میری بھی وہی رای ہے ابن عباس نے فرمایا کہ پہلے تو آپکو اوسنے
نصیحت کی بات کہی تھی اب دوسری دفعہ اوسکے خلاف بری مصلحت دی مجکو خوف ہے کہ مبادا اہل شام نہ پھر جاوین اور طلحہ اور زبیرؓ کی طرف
سے بھی مجھے اطمینان نہین میرے نزدیک یہ صلاح ہے کہ معاویہ کو ابھی آپ موقوف اور معزول حکومت شام سے نفرماوین کیونکہ اگر
اوسنے آپ کی بیعت قبول کرلی تو پھر ہر ایک کا معزول اور موقوف کردینا کچھہ کام نہین رکہتا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا قسم ہے خدا کی
وہ بدون ذائقہ تلوار بازنہ آویگا اوسوقت حضرت ابن عباس نے کہا کہ یا امیر المومنین آپ مرد شجاع ہین صاحب رای نہین حضرت علی
کرم اللہ وجہہ نے غصہ ہو کر کہا کہ تمکو ان باتوں سے کیا کام ابن عباس کہتے ہین اوسوقت مینے یہ کہا کہ جو حضرت کو اچھا معلوم ہو وہ کیجئے تو تابع
مرضی حضرت کی ہون اور مغیرہ مدینہ سے نکلکر مکہ مین چلے گئے **ذکر سنہ ۳۶ چھتیس ہجری** درمیان اس سال کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ
نے اپنی طرف سے عامل اور حاکم مقرر کرکے اطراف اور بلاد کو روانہ فرمانے - اور عمال عثمانیہ کو معزول فرمایا - تفصیل اس اجمال کی یہ ہے
کہ عمار بن شہاب کو کہ مہاجرین سے تھے کوفہ کا عامل مقرر کیا اور عثمان بن حنیف انصاری کو بصرہ کا اور عبداللہ بن عباس کو ملک یمن کا
صوبہ دار کیا اور قیس بن سعد بن عبادہ انصاری کو مصر پر تعین فرمایا اور سہیل بن حنیف انصاری کو شام کا عامل معین فرماکر روانہ
کیا جب یہ شخص تبوک پہنچا وہان اوس سے چند سوار عرب کے ملے اور پوچھا کون شخص ہے اوس نے کہا کہ امیر شام اونہون نے کہا اگر تجھی
سوا حضرت عثمانؓ کے کسی اور نے بھیجا ہے تو اولٹا پھر جا اوسنے کہا کیا تم حال عثمان رضی اللہ عنہ سے مطلع نہین ہو کہا کہ ہان ہم سن چکے ہین
سہیل یہ حال سنکر اولٹا پھر آیا اور قیس بن سعد والی مصر ہو گیا اور عثمان بن حنیف جب بصرہ مین پہنچا ایک فرقہ نے اوسکی اطاعت منظور کی
اور دوسرے نے مخالفت اور عمارہ سے کوفہ کی راہ مین طلحہ بن خویلد الاسدی نے کہا کہ اہل کوفہ اپنے امیر کی خون کا بدلا لینا چاہتے ہین
وہ بھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت مین مراجعت کر آیا اور والی کوفہ اول سے ابو موسی اشعری تھا اور عبداللہ جب یمن مین پہنچا دہان کا

عامل یعلیٰ بن منبہ تمام زر محصولہ وموجودہ لیکر بجانب مکہ روانہ ہوا۔ اور حضرت عایشہ اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم سے جا ملا اور وہ سب اوسنے
حوالہ کردیا **بیان حضرت عایشہ وطلحہ وزبیر کی جانیکا بجانب بصرہ** جب حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو معلوم ہوا کہ حضرت
عثمان نے شربت شہادت چکہا یہہ امر اونپر دشوار گذرا اور طالب قصاص ہوئین اور طلحہ اور زبیر اور عبداللہ ابن عامر اور ایک گروہ بنی امیہ سے
معاون ومعاضد عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ہوئی اور ایک لشکر عظیم مجتمع ہوگیا بعد از مشاورت یہہ قرار پایا کہ بجانب بصرہ جاکر اپنا تسلط
کرلینا چاہیے اور معاویہ ملک شام مین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے سمجہہ لیگا اتفاقاً اس اثنا مین عبداللہ بن عمر بہی مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ مین
وارد ہوئے اونسے بہی لوگ طالب بیعت اپنی ہوئے اونہونے ابا کیا وہ سب جماعہ صحابہ ہمراہ حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بصرہ کو روانہ ہوے
اور یعلی بن منبہ نے عایشہ صدیقہ کو ایک شتر کہ سو دینار کو خرید کیا تہا نذر گذرانا اور بقول بعضے اسی کا خریدا تہا اور اسکو عسکر کہتے تہے **بیان**
مجمل جنگ جمل کا واضح ہو کہ درمیان اس جنگ کی ایک گروہ اہل کوفہ سے حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی ساتہہ ہوئے اور
ایک جماعت حضرت عایشہ اور طلحہ اور زبیر کے اور بنصف جمادی الاخر مین بمقام خریبہ مقابلہ واقع ہوا حضرت علی نے زبیر کو کہلا بہیجا کہ مجہے
تمسے کچہہ کہنا ہی الغرض جسوقت زبیر مقابلہ مین آئے علی مرتضی نے یاد دلایا کہ ایک روز تم ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درمیان
غنم کے گئے تہے اور پیغمبر خدا نے مجکو دیکہہ کر تبسم فرمایا تہا تمنے باعث پوچہا حضرت نے ارشاد کیا کہ ای زبیر اسمین کچہہ بات ضحک کی نہین
تم علی سے محبت رکہنا اوسوقت تمنے کہا تہا مین اونسے محبت رکہتا ہون آنحضرت نے فرمایا کہ نہین تم اونسے مقابلہ کروگے تمنے کہا تہا کہ یہہ کب ہوسکیگا
زبیر یہہ بات سنکر یہہ بات کہنے لگے کہ قسم ہے مجکو اب مین تمسے ہرگز نہین لڑسکتا اسلیے کہ مجہے حدیث حضرت کی یاد آگئی زبیر کے بیٹے نے کہا
کہ دربارہ نہ لڑنے کی حضرت علی سے جو تمنے قسم کہائی ہے اوسکا کفارہ ادا کردو چنانچہ زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام مکحول کو آزاد کیا جنگ
کے لیے اور جانبین سے جنگ ہونے لگی اور حضرت عایشہ رضہ اوس شتر پر کہ جسکا عسکر نام سوار تہین آخر الامر حضرت عایشہ اور طلحہ اور زبیر کو
شکست ہوئی اور مروان بن الحکم نے طلحہ رضہ کی ایک ایسا تیر مارا کہ وہ شہید ہوے اور زبیر رضی اللہ عنہ بجانب مدینہ روانہ ہوے
اور بہت سے اوس جنگ مین شہید ہوئے اوسوقت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اس شتر کو ذبح کرڈالو چنانچہ ایک شخص نے
اوسی ایسا ضربہ مارا کہ وہ گر پڑا اور عایشہ رضی اللہ اپنی ہودج مین تا شب چہپی رہین آخر محمد بن ابی بکر برادر عایشہ صدیقہ نے اونکو
بصرہ مین مکان عبداللہ بن خلف مین اوتارا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے تمام مقتولین اصحاب جمل کے لاشون کو ملاحظہ کیا اور
نماز جنازہ پڑہ کر اونکو دفن کیا اور زبیر رضہ جنگ جمل سے بارادہ مدینہ منورہ جاتے تہے جبکہ اوپر چشمہ بنی تمیم کے پہنچے وہان احنف بن قیس بیٹہا تہا
لوگون نے اوس سے کہا کہ یہہ زبیر آتے ہین احنف نے کہا کہ دو لشکرون کو مقابلہ کرواکر آپ چلے آتے عمر بن جرموز المجاشعی متعجب اوس سے

یہہ کلام سنا وہان سے اوٹھکر زبیر رضی کے متعاقب ہوا یہانتک کہ وہ وادی سباع مین پہنچے وہان اونکو سوتا پاکر اونکا سر مبارک اونکا جسد مطہر سے
کاٹ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت مین لے گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ مینے سنا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تہے
کہ قاتل زبیر جہنمی ہے۔ ازان بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم مدینے مین جاکر اپنے گہر مین بیٹہو چنانچہ وہ ماہ رجب
اسی سال مین تشریف لیگئین اور بہت لوگون نے اونکی مشایعت کی اور علی رضی اللہ عنہ نے بسبب احتیاج اونکی لیے مہیا کرکے حضرت حسنین
رضی اللہ عنہما کو فرمایا کہ ایک منزل تک تم جاکر اونکو پہنچا دو چنانچہ عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مکہ معظمہ مین تشریف لے گئین اور اوس سال کا
حج ادا فرماکر مدینہ کو مراجعت کی اور منقول کہ تعداد مقتولین جنگ جمل فریقین سے دس ہزار مرد تہی۔ بعد ازان حضرت علی رضی اللہ عنہ نے
عبد اللہ بن عباس کو حاکم بصرہ مقرر کیا اور آپ کوفہ کو تشریف لیگئے اور وہان کا انتظام فرماکر بہر تمام عراق و یمن و خراسان وغیرہ کا
سوائی شام کی انتظام کیا اور جریر بن عبد اللہ بجلی کو بطرف شام باین ارادہ روانہ کیا کہ معاویہ سے اقرار بیعت کروالی اور یہہ کہی کہ جس
بیعت مین سب مہاجرین و انصار داخل ہوچکی ہین تم بہی داخل ہو چنانچہ جریر معاویہ پاس گیا معاویہ نے بیعت کرنی مین تاخیر و دیر کی
اسی اثنا مین عمرو بن العاص فلسطین سے معاویہ پاس آیا اور دیکہا کہ سب اہل شام اوسپر آمادہ قصاص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے
متفق ہین عمرو مذکور نے اون لوگون سے کہا کہ تم اوپر حق کے ہو اور معاویہ سے یہہ مشورہ کیا کہ مین اور تم متفق ہوکر علی مرتضی سے
جنگ کرین لیکن باین شرط کہ جب تمہاری فتح ہو تو مجکو حاکم مصر کرنا اوسنے منظور کیا چنانچہ اوسوقت مین جانب علی رضی اللہ عنہ سے قیس بن سعد
بن عبادہ متولی مصر تہا ایک فرقہ عثمانیہ نے اوسکی اطاعت نہ اختیار کی تہے اور جدا ایک دیہہ مین قریب مصر کے جسکو خربنا کہتے ہین جا رہی تہی
اور قیس سے نہ ملی تہی اور قیس نے بہی بنا بر مصلحت وقت کچہ اونسے تعرض نکیا تہا ہرچند معاویہ نے بہت خطوط بہیجے اور چاہا کہ قیس مجہسے متفق
ہو جاوے اوسنے قبول و منظور کیا تب تنگ ہوکر قیس کی طرف سے ایک خط جعلی بناکر رو برو سب کے پڑہا اور آگاہ کیا کہ قیس مجہسے متفق ہے
چنانچہ اسی واسطے اون لوگون سے جو اوسکی فرمان بردار ہین خارج ہوکر خربنا مین جا رہی ہین کچہ تعرض نہین کیا اور نہ جنگ کی جب یہہ خبر
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو معلوم ہوئی قیس مذکور کو مصر سے معزول فرماکر بجای اوسکے محمد بن ابی بکر کو حاکم مصر مقرر کیا جب محمد بن ابی بکر
مصر مین گئی اوسوقت قیس نے اونکو یہہ وصیت کی کہ اہل خربنا سے تم ہرگز متعرض نہونا اونہون نے نہ مانا اور ایک قاصد کی زبانی اہل خربنا
کو پیام بہیجا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بیعت اختیار کرو ورنہ زمین مصر سے خارج ہو اونہون نے جواب دیا کہ ہم بیعت نہین کرتے
ہمکو مہلت دو تا دیکہین کہ انجام کار کیا ہوتا ہے محمد بن ابی بکر نے نہ مانا اور انکار کیا اگرچہ سنہ ۳۶ چہتیس ہجری مین واقع ہوا کہ درمیان اوس
جانبین کے لشکر صفین مین پہونچتی تہی اور تمام سال محرم گذر گیا کہ جنگ نہوئی اور قاصد و کتابت فریقین سے جاری رہی مگر کچہ قرار نہ پایا آخر الامر

ابتداے ماہ صفر مین جنگ شروع ہوئی کہتے ہین کہ نوّے لڑائیان صفین مین واقع ہوئین اور ایک سو دس روز جانبین کا قیام اوس جگہہ رہا اور شام کی طرف کے پینتالیس ہزار آدمی مارے گئے اور اہل عراق سے پچیس ہزار شہید ہوئے کہ جنمین پچیس آدمی جنگ بدر کے تھے اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنی یار و دوستون کو تاکید یہہ فرمایا کہ جب تک طرف ثانی سبقت بجنگ نکرین تم ہرگز ابتدا بجنگ نکرنا اور مفرور کو قتل نکرنا اور اونکے امتعہ اور اموال سے مزاحم نہونا اور کسیکا ستر وا نکرنا۔ الغرض عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ حضرت علی کی جانب سے خوب لڑے باوجودیکہ عمر انکی نوّے برس کے اوپر تھی مین رعشہ اور باواز بلند یہہ کہتے تھے کہ ہم تمسے علیٰ تاویل القرآن محاربہ کرتے ہین کہ باوجود ادعاے اسلام کے خلافت علی مرتضیٰ سے اختلاف و انحراف کرتے ہو اور وقت شہادت تک جنگ سے دست بردار نہوئے۔ اور ایک حدیث صحیح متفق علیہ بیان وارد ہوا ہے کہ رسول خدا صلعم نے عمار کے حق مین ارشاد فرمایا تھا کہ تو ایک فرقہ باغیہ سے حرب کریگا کہتے ہین کہ قاتل عمار ابو عادیہ تھا اوسنے ایک نیزہ مارا کہ اوسکی صدمہ سے زمین پر گرے ایک دوسرے شخص نے سر اونکا تن سے کاٹ لیا اور دو تو مخاصمت کرتے ہوئے عمرو معاویہ پاس آئے بطلب انعام معاویہ نے جواب مین کہا کہ تم دونو جہنمی ہو۔ اور عمرو نے کہا کہ مین اگر بیس برس پہلے اس سے مرجاتا تو خوب ہوتا۔ پس جبکہ عمار رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے اوسوقت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بارہ ہزار مرد جرار سے لشکر معاویہ پر حملہ کیا کہ تمام صفوف لشکر طرف ثانی شکستہ ہوگئین اور باواز بلند معاویہ سے فرمایا کہ خونریزی خلق اللہ سے کچھہ فائدہ مترتب نہین آؤ ہم تم باہم لڑلین عمرو نے معاویہ سے کہا کہ علیؓ بات تو انصاف کی کہتے ہین کہا کہ انصاف ہے مین خوب جانتا ہون کہ جو کوئی اونسے لڑا ہے وہ کبھی فتحمند نہین ہوا۔ عمرو نے کہا کہ پر لڑائی چھوڑے بھی نہین بنتی اور بوقت جنگ معاملہ دگرگون معلوم ہوا اور علی مرتضیٰ کی طرف کی مبارز غالب آئی اوسوقت کلام مجید نیزون پر رکھہ کر باواز بلند کہا کہ یہہ کلام اللہ ہمارے تمہارے درمیان ہے اوسوقت اہل عراق نے علی مرتضیٰ کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کی کہ آپ قرآن کو نہین مانتے حضرت علی نے جواب مین ارشاد کیا کہ تم اپنی حق و صدق پر معاندین و مخالفین سے محاربہ کیے جاؤ کہ یہہ لوگ دیندار نہین اور نہ صاحب قرآن مین انکو خوب جانتا ہون تمہارے خدع اور فریب کے لیے قرآن نیزون پر بلند کیے ہین جب مسعود بن فدکی تمیمی اور زید بن حصین الطائی جو گروہ علی رضی اللہ عنہ مین موجود تھے اور انکا لقب خارجی مقرر ہوا اونھون نے یہہ بات کہی کہ یا علی قرآن کو ماننا اور مسلم رکھنا چاہیے جب قرآن درمیان آیا اوسوقت ابا و انکار خوب نہین ورنہ ہم آپکو سپرد مخالفین کردینگے حضرت علی نے جواب دیا کہ اگر تمہین میری اطاعت منظور ہے تو جنگ کرو اور اگر نہین منظور تو جو تمہاری راے مین آوے وہ بات کرو اونھون نے کہا کہ حضرت کسیکو بھیجکر اشتر کو بلوالیوین چنانچہ ایسا ہی کیا لیکن اشتر نہ آیا اور کہا کہ یہہ ساعت یہان سے حرکت و جنبش کی نہین پس فرقہ باغیہ نے کہا کہ تمنے اوسکو حکم جنگ دے رکھا ہے بلا کیون نہین لیتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہاری روبرو بلاچکا تم سنتے تھے کہا پھر دوبارہ آدمی اوسکے بلانیکو بھیجے نہین تو ہم آپکو معزول کردینگے

غرض کہ اشتر حضرت پاس حاضر ہوا اور کہا کہ ان لوگون نے ایکو فریب دیا ہے اور سب فریب مین آ گئے پس چند مرد قرا نے اس جانب سے معاویہ سے دریافت کیا کہ کس لیے تمنے قرآن اوٹھائی کہن کہا مین یہہ چاہتا ہون کہ ایک ہماری طرف سے اور ایک تمہاری جانب سے حکم مقرر ہووے اور اونسے یہہ کہا جاوے کہ جو کتاب اللہ مین ہے فریقین اوپر اوسکے عمل کرین۔ اوسوقت اشعث بن قیس اخرج الخوارج حاضر تہا اوسنے کہا ہم تو ابی موسی اشعری سے راضی ہین۔ حضرت علی رضؓ نے فرمایا کہ میرے نزدیک صلاح نہین اونہون نے کہا ہم تو اوسی سے راضی ہین آپ نے فرمایا وہ مرد ثقہ نہین اگر ابن عباس ہو تو بہتر ہے اون لوگون نے کہا ہم ایسا شخص چاہتے ہین کہ نسبت اوسکو آپ سے اور معاویہ سے برابر ہو حضرت علی رضؓ نے فرمایا اشتر کو مقرر کرو اوسکو بہی نمانا۔ غرض لاچار ہو کر علی مرتضیٰؑ نے اونہین کا کہا منظور کیا اور ابی موسی اشعری کو اپنی جانب سے حکم مقرر کیا اور عمرو بن العاص ہین واہل معاویہ کی طرف سے منصف قرار پایا یہہ دونو حکم علی مرتضیٰ رضؓ پاس حاضر ہوئے اور اقرار نامہ ہا بین سے لکہنا قرار پایا اکثر عبارت اوسکی یہہ تہی بسم اللہ الرحمن الرحیم یہہ وہ اقرار نامہ ہے جسکا اوپر فیصلہ کیا امیر المومنین علیؑ رضی اللہ عنہ نے۔ انتہی یہہ عبارت جسوقت تحریر مین آئی تہے کہ عمرو نے کہا یہہ امیر تمہارے ہین ہماری نہین احنف نے کہا لفظ امیر المومنین محو نکرو اشعث بن قیس نے کہا محو کرنا ضرور چاہیئے چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ اس لفظ کے لکہنی کی کچہہ ضرورت نہین اور فرمایا اللہ اکبر ایسکے روز شریک ہوا مین سنت رسول مقبول مین اس لیئے کہ جسوقت بیچ جنگ حدیبیہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اقرار نامہ لکہا تہ تو میٔنے محمد رسول اللہ مینے لکہا کفار نے کہا کہ آپ رسول اللہ نہین اپنا اور اپنے باپ کا نام لکہیئے اوسوقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجہسے ارشاد فرمایا تہا کہ اسکو محو کر دو مینے عرض کی کہ میری طاقت نہین اور مجہسے نہین ہو سکتا کہ مین محو کر دون غرضکہ حضرت نے اپنے دست مبارک سے اوسکو محو کر دیا اور مجہسے فرمایا کہ تجہی بہی ایسا ہی معاملہ درپیش آویگا آخر الامر یہہ اقرار نامہ تیرہوین تاریخ صفر ۳۷ سنہ ہجری کو قلم بند ہوا اور یہہ وعدہ قرار پایا کہ علیؑ مرتضیٰ اور معاویہ بمقام دومۃ الجندل مین درمیان رمضان شریف کی ملاقات کرین اور اگر اس سال نہ اتفاق ہو تو سال آیندہ اوزح مین مجتمع ہون اسلئے علی مرتضیٰ بجانب عراق تشریف لیگئے اور کوفہ مین آئے اور اسی سال مین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حسب وعدہ ابوموسی اشعری کو چارسو آدمی کا سردار مقرر کرکے روانہ کیا اوسمین عبداللہ بن عباس بہی تہے اور حکم کیا کہ انکے پیچہے نماز پڑہنا اور معاویہ نے عمرو بن العاص کو ہمراہ چارسو آدمی کی روانہ کیا متعاقب آپ بہی اکر مقام اوزح پر ملگیا اور دربار خلافت بین الحکمین گفتگو ہوئی ابوموسی نے کہا کہ ہم دونو حکمونکی رائے اس بات کی متفق ہے کہ جس امر مین بہلائی اس امت کی ہو وہ امر کرنا چاہیئے عمرو نے کہا راست ہے ذرا آگی بڑہ کر بیان کیجئے ابوموسی نے کہا کہ مینے تو دونو کی بیعت سے خلع کیا اب تم لوگ جسکو پسند کرو اوسکو خلیفہ تجویز مقرر کر لو یہہ بات کہکر علحدہ ہو گیا عمرو حکم دوم نے

ابوموسی کی جگہہ کہڑے ہوکر یہہ بیان کیا کہ تمنے سنا جو ابوموسی نے کہا مینے بہی اوسکے صاحب یعنی علی مرتضی کی خلافت سے تبرا کیا اور اپنی صاحب معاویہ کی
خلافت سے کہ وہ مقرر کیا ہوا عثمان غنیؓ کا اور اونکے خون کا طالب ہی راضی ہون کہ سب سے احق ہی اونکی جگہہ قائم مقام ہونیکا اوسوقت ابوموسی نے
خفا ہوکر اوسکے حق مین بد دعا کی اور کہا کہ ای عمرو تونی مجہسے فریب کیا تو گنہگار ہوا یہہ کہکر وہ تو سوار ہوکر بطرف مکہ معظمہ روانہ ہوا اور عمرو معہ اہل شام
بجانب معاویہ اور سب خلافت معاویہ سے راضی اور خوش ہوے اوسی روز سے حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو ہر روز ضعف آگیا اور
معاویہ کو قوت و توانائی ہوئی اور خوارج نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی بیعت خلافت کا انکار کیا آپ نے اونسے اپنی حق کا دعوا کیا اونہون نے
نہ مانا۔ اور جو قاصد حضرت مرتضی علی کا اونکے پاس جاتا تہا اوسکا سر کاٹ ڈالتے تہے۔ اور یہہ خارجی چار ہزار آدمی تہے ہر چند حضرت علی کرم اللہ وجہہ اونکو
وعظ اور پند فرماتے تہے اور جنگ و جدل سے مانع آتے لیکن سود مند نہوتا تہا آخر الامر علی مرتضی رضؓ نے بجانب کوفہ مراجعت کی اور لوگونکو اوپر جنگ
معاویہ کے برانگیختہ کیا لیکن ہمت اونکی پست ہو گئی تہی سب نے کہا کہ بالفعل ہم بے بس اور ماندگی کے جنگ ناممکن ہے جب آرام کرلین گے
بعد تسکین اور اطمینان کے جنگ کرین گے اسی واسطے علیؓ مرتضی رضی اللہ عنہ کو تشریف لیجانی کوفہ کی ضرورت ہوئی تہی **ذکر سنہ ۳۸ اڑتیس**
ہجری اس سال مین معاویہ نے عمرو بن العاص کے ہمراہ لشکر آمادہ کرکے اوپر مصر کے روانہ کیا اوسوقت محمد بن ابو بکر رضؓ نے حضرت علی سے مدد طلب
کی۔ آپ نے اونکی اعانت کے لئے اشتر کو روانہ فرمایا جبکہ اشتر دریاے قلزم کے متصل پہنچا کسی نے شہد مین زہر ملا کر اوسے کہلا دیا وہ مر گیا
اور عمرو مصر کی جانب پہونچا اصحاب محمد بن ابی بکر اوس سے لڑے لیکن عمرو نے اونکو شکست دی اور لوگ منتشر اور پراگندہ ہو گئی محمد بن ابی بکر
بہاگ کر اوپر خرابہ کے پہنچا تہا کہ اوسکو گرفتار کرلیا اور معاویہ بن خدیج پاس روانہ کردیا اوسنے اوسکو قتل کرکے لاش اوسکی
پہنکوا دی اور آگ سے جلا کر نیست و نابود کردی اور عمرو مصر مین داخل ہوا تمام اہل مصر نے معاویہ سے بیعت کی جب یہہ خبر عائشہ
صدیقہ رضؓ کو پہنچی کہ بہائی میرا محمد بن ابی بکر اسطرح مقتول ہوا بہت جزع و فزع فرمائی اور بعد ہر نماز کے معاویہ اور عمرو بن العاص کے
لئے بد دعا شروع کی اور تمام اہلبیت اس دعا کی بد مین شریک عائشہ صدیقہ رضؓ تہے اور جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اوسکے مقتول
ہونیکا حال سنا بہت رنجیدہ خاطر ہوئے۔ پہر معاویہ نے اپنا لشکر اوپر عاملین علی رضؓ کے واسطے غارت کے بہیجا چنانچہ نعمان بن بشیر انصاری کو
بجانب عین التمر اور سفیان بن عوف کو بجانب ہیت اور انبار اور مداین کے روانہ کیا اور عبد اللہ بن مسعدہ الفزاری کو بسمت تیما
روانہ کیا۔ حضرت علیؓ نے بہی سوار بغرض مقابلہ روانہ فرمائے تیمہ مین جنگ باہم واقع ہوئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ہر چند مواعظ بہ
ارباب حرب مقابلہ بالشکر معاویہ لوگونکو فرماتی تہی لیکن کوئی متاثر نہوتا تہا **ذکر سنہ انتالیس ہجری** اس سال مین عبد اللہ بن عباس عامل بصرہ نے
زیاد کو بجانب ملک فارس روانہ کیا زیاد نے وہان جاکر خوب بند و بست کیا یہانتک کہ اہل فارس نے کہا کہ عہد نوشیروان سے آج تک ہمنے ایسا تنظیم و نسق نہین دیکہا

ذکر سنہ چالیس ہجری درمیان اس سال کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ عراق مین تھے اور معاویہ شام مین اور ملک مصر بھی معاویہ کے تصرف مین تھا اور عبداللہ بن عباس جو علی رضی اللہ عنہ کی جانب سے عامل یمن تھے وہ چلے آئے اور دو بیٹے صغیر السن اونکے معاویہ نے گرفتار کر کے مروا ڈالے **بیان شہادت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ**۔ راویان اخبار جہان گذار اور ناقلان آثار غم طراز یون لکھتے ہین کہ تین شخص نے اہل خوارج سے یعنی عبدالرحمن بن ملجم المرادی اور عمر بن بکر التمیمی اور برک بن عبداللہ التمیمی کہ جسکو حجاج بھی کہتے ہین باہم مشورہ کیا ابن ملجم نے کہا کہ مین تو علی کو کافی ہون اور برک نے کہا کہ مین اوپر قتل معاویہ کے مستعد ہون اور عمرو ابن ابی بکر بولا کہ عمرو بن العاص سے مین سمجھ لونگا یہ عہد و پیمان باہم موثق ہوگیا عبدالرحمن بن ملجم نے دو آدمی اور ایک وردان قبیلہ تیم الرباب سے دوسرا شبیب بن الاشجع کو ہمراہ لیکر اوپر ارادہ قتل علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے تیار ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز فجر کے لیے تشریف لائے تھے سبقت کر کے ایک ضرب شمشیر ماری طارق پر لگی وہ بھاگ گیا اور وردان بھی مفرور رہا ابن ملجم نے پیشانی نورانی علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر ایک ضرب لگائی لوگون نے اوسکو گرفتار کرلیا اور حضرت علی پاس اپنے آپ نے امام حسنؓ اور امام حسینؓ رضی اللہ عنہما کو طلب فرمایا اور تقوی اور پرہیزگاری کی وصیت فرمائی اور کلمہ توحید اوپر زبان مبارک کے جاری تھا کہ روح مطہر نے بجانب ملاء اعلیٰ پرواز کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون **حلیہ شریف** گندم گون میانہ قد فراخ چشم کبیر البطن دراز ریش سینہ مبارک پر بہت بال تھے اور پیشانی پر خوبصورت کثیر التبسم **بیان فضائل**۔ بروایت ابن سعد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کہ فرمایا نہ نازل ہوئے کوئی آیہ مگر مجھے شان نزول اوسکی اور مکان نزول اور شخص منزل علیہ معلوم تھا اسلیے کہ میرے رب نے مجھے بخشا تھا قلب فہمیدہ اور زبان گویا اور مروی ہے ابن سعد وغیرہ سے کہ روایت کی ابی الطفیل سے کہا فرمایا علی رضی اللہ عنہ نے پوچھو مجھسے حال کتاب اللہ کا نہین کوئی آیہ مگر یہ کہ مین جانتا ہون کہ رات مین نازل ہوئی یا دن مین یا صحرا مین یا جبل مین اور منجملہ کرامات اونکی سے ایک یہ ہے کہ کچھ بات آپ نے ارشاد کی پس تکذیب کیا اوس قول کو ایک مرد نے پس فرمایا کہ مین تیرے اوپر دعا کرتا ہون اگر ہے تو کاذب اوسنے کہا بہتر دعا کرو پس دعا کی اوپر اوسکے حتی کہ نہ حرکت کی وہانسے کہ جاتی رہی بینائی اوسکی غرض کہ فضائل و کرامات اونکی بہت ہین بسبب طوالت کلام نہین لکھی گئے **بیان خلافت امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ** واضح ہو کہ بوقت وفات علی مرتضیٰ کے سب مسلمانون نے امام حسن رضی اللہ عنہ سے بیعت کی اور ابن عباس نے اونکو لکھا کہ قوی اور مضبوط رہنا چاہیے اور جہاد دشمن کے اور قیس بن سعد بن عبادہ انصاری نے جب امام حسنؓ سے بیعت کی کہا کہ کشادہ کرو اپنا ہاتھ جنگ مخالفین پر اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر وثوق۔ امام ہمام نے جواب دیا کہ ہان کتاب اللہ و سنت رسول پر کہ دونو ثابت ہین اور ہر ایک

جو آپ سے بیعت کرتا تہا یہہ شرط و عہد فرماتے تہے کہ میرے مطیع اور منقاد رہنا جسکو مین معاف کرون تم بہی درگذر کرنا اور جس سے
مین جنگ کرون تم بہی جنگ کرنا اس فرمانے سے سبکو شک پیدا ہوا کہ حضرت امام ارادہ جنگ رکہتے ہین **ذکر سنہ اکتالیس ۴۱**
ہجری اس سال مین امام حسن رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور وہ آخر خلفای راشدین مہدیین کے ہین ساتھ نص اپنی حدیث شریف
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متوالی امر خلافت ہوئے بعد قتل پدر بزرگوار اپنی کی ساتھ بیعت اہل کوفہ کی پس اقامت فرمایا خلافت کو
چہہ مہینے چند روز خلافت حق و امام عدل و صدق محقق جنہر جد امجد صادق مصدوق اپنی کی کہ خلافت میری بعد تیس برس کے ہی الی آخر الحدیث
اور یہہ چہہ مہینہ مکمل اور متمم اون تیس ۲۹ برس کے تہے اور بعد انقضاء ان چہہ مہینہ کی چالیس ہزار آدمی لیکر بجانب معاویہ تشریف
لیگئے اور معاویہ بہی متوجہ ہوا پس جسوقت کہ تلاقی اور تقابل فریقین ہوا معلوم کیا امام حسن نے کہ غلبہ احد الفریقین بدون قتال
و جدال کثیر ناممکن پس لکہا معاویہ کو کہ امر خلافت مفوض ہے اوسکی طرف بشرطیکہ خواہان نہو اہل مدینہ اور حجاز اور عراق سے کوئی چیز جسکا حکم
کہ تہا ایام خلافت علی رضی اللہ عنہ مین اور اسپر کہ ادا کرے اونکے دیون اونکے پس قبول کیا معاویہ نے جو امام حسن نے چاہا تہا اور بہیجدیا
کاغذ سفید اور کہا جو چاہو لکہو بعد ازان امام حسن رضی اللہ عنہ نے بالای منبر صعود فرمایا پس بعد حمد و ثنا یہہ ارشاد کیا کہ تم جانتے ہو
کہ اللہ جل ذکرہ و عز اسمہ نے ہدایت کی ساتھ جد امجد میرے کے اور نکالا تمکو ضلالت سے اور نجات دی تمکو جہالت سے اور عزت دی تمکو
بعد ذلت کے اور کثرت بعد قلت کی یہہ فرمایا کہ معاویہ نے منازعت کی میرے ساتھ اوس امر میں کہ وہ میرا حق تہا نہ اوسکا پس بنظر
صلاح امت اور قطع فتنہ معاملہ اور مصالحہ کیا مینے ساتھ معاویہ کے اور موقوف کی جنگ باوجودی کہ تم سب نے بیعت میرے ساتھ
اس امر پر کی تہی کہ جس سے مین صلح کرون تم بہی صلح کرو اور جس سے مین جنگ کرون تم بہی جنگ کرو پس میرے نزدیک حقن دما
بہتر ہے سفک دماء سے پس وجود اس صلح سے ظاہر ہوا معجزہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امام حسن رضی اللہ عنہ کی حق مین
فرمایا تہا یہہ میرا بیٹا سید ہی اور قریب ہے کہ صلح واقع ہو بسبب اوسکے درمیان فئتین عظیمتین کے مسلمین سے رواہ البخاری سے
بیان فضائل روایت کی ہے شیخین نے براء سے کہ کہا دیکہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حالانکہ امام حسن رضی اللہ عنہ
دوش مبارک پر سوار تہے اور حضرت فرماتے تہے یا الٰہی مین اسکو دوست رکہتا ہون پس دوست رکہہ تو اسکو **اور روایت**
کیا ابن عمر سے بخاری نے کہا فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین رضی اللہ عنہما دونو ریحان میرے ہین دنیا سے **اور** ترمذی
انس سے روایت کرتا ہے کہ کہا سوال کیئے گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کون اہل بیت حضرت سے آپ کی نزدیک
زیادہ محبوب ہین فرمایا حسن ع اور حسین ع غرضکہ احادیث فضائل حسنین مین بہت وارد ہین لکہنا اونکا طوالت ہی **بیان**

مانند **امام ہمام** تھے حسن رضی اللہ عنہ سید حلیم کریم زاہد صاحب سکینہ اور وقار اور حشمت جواد اور ممدوح۔ ایسا ہی کہا ہے ابو نعیم نے علیہ میں **اور روایت** کیا ہے حاکم نے عبد اللہ ابن عمر سے کہ کہا بدرستی حج کیے امام حسن رضی اللہ عنہ نے پچیس حج پیادہ پا اور مراکب آپ کی رو برو کھینچی جاتے تھے **اور روایت** ہے ابو نعیم سے کہ باہر آئے امام حسن علیہ السلام اپنی مال سے دو بار اور قسمت کیا مال اپنا اللہ تین بار یہانتک کہ ایک پاپوش دیتے تھے اور ایک رکھتے تھے اور ایک موزہ رکھتے تھے اور ایک دیتے تھے اور اتفاقا ایک بار سنا حضرت نے کہ کوئی شخص خدا سے عزوجل سے دس ہزار درم مانگتا تھا پس بھیجدیے وہ اوس پاس اور تھی جود و عطا امام حسن علیہ السلام کی ہر برس لاکھ درہم ایک سال ایسا اتفاق ہوا کہ معاویہ نے اوسکو روکا اور نہ بھیجا اس سبب سے امام مسموم کو اضاقت شدیدہ حاصل ہوئی چاہا کہ لکھکر اپنی طرف سے معاویہ کو یاد دہی فرماوین لیکن دست مبارک کو لکھنے سے روکا پس دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں کہ حضرت پوچھتے ہین اے حسن رضی اللہ عنہ کیونکر ہی تو مینے کہا بخیریت ای پدر بزرگوار اور شکوہ کیا مینے تاخیر مال کا پس فرمایا کیا مانگی تو نے دوات تا کہ لکھی طرف مخلوق کی کہ مثل تیرے ہے اور یاد دلاوے اوسکو کہا مینے نعم یا رسول اللہ پس کیا کر دن مین پس فرمایا کہہ اللّٰہم اَقذِف فِی قَلبِی آخر دعا تک کہ صواعق محرقہ مین مرقوم ہی اور لکھنی تمام قصہ مین عبارت بڑھتی ہے اس لیے نہین لکھا **بیان سبب وفات** اور تھا سبب موت امام حسن علیہ السلام کا یہ کہ جعدہ بنت الاشعث بن قیس الکندی زوجہ حضرت پاس یزید نے زہر بھیجا کہ دیوے امام حسن علیہ السلام کو اور اوسکو اپنی نکاح مین لاوے بعد اسکے اور وعدہ کیا اوسکے لیے دینا لاکھ درم کا پس زہر دیا اوسنے اور بیمار رہے حسن علیہ السلام چالیس دن پس وفات پائی بھیجا جعدہ نے طرف یزید کے پیام واسطے طلب لاکھ درم موعودہ کی پس ایفائی وعدہ کیا اور کہا مین ناراض تھا کہ تو حسن علیہ السلام پاس رہے پس کیونکر خوش آوے مجھے کہ اپنے پاس رکھون تجھے **اور** سنہ وفات امام حسن علیہ السلام میں اقوال ہین بعضے انچاس اور بعضے پچاس اور بعضے اکیاون کہین لیکن اکثر او پر ثانی کے ہین **اور** تھا سبب مرض آنحضرت اسہال اکہی اور پارہ پارہ ہوتا معا کا یعنی ہنگام اجابت دستون کے پارہای جگر اور روے بریدہ ہوکر نکلتی تھے پس ہرگاہ قریب ہوئی اونکی وفات آنے امام حسین علیہ السلام اور کہا اے میرے بھائی کسنے تیرے ساتھہ یہ حرکت کی کہا تم چاہتے ہو کہ اوسکو قتل کرو فرمایا ہان کہا قاتل میرا وہی ہے جسکا مین گمان کہتا ہون لیکن اللہ تعالے شدید الانتقام ہی وہ کفایت کرتا ہے اور اگر جسپر میرا گمان ہی وہ نہین پس نہین چاہتا مین کہ میرے انتقام مین کوئی بیگناہ مارا جاوے بعد ازان کہا ہر آئینہ بتحقیق پلایا گیا مجھے زہر کئی بار اور نہین پلایا گیا کبھی سخت تر اس **اور** بہی روایت کیا ہی کہ امام مسموم نے خواب مین دیکھا کہ گویا درمیان آنکھون میری کے قل ہو اللہ مکتوب ہی جو یہ خواب سامنے سعید بن المسیب کے بیان کیا کہا کہ زمانہ وفات جناب امام حسن علیہ السلام قریب پہنچا ہے پس جب وقت رحلت قریب آیا جناب امام حسین علیہ السلام کو وصیت فرمائی کہ مینے

عایشہ رضی اللہ عنہا سے چاہا ہے کہ بعد مرگ مجھی اپنی گھر مین جگہہ دیوین اور اونہون نے وعدہ کیا ہے پس بعد میری وفات کی جنازہ میرا آگے
روضہ رسول خدا کی لیجاتا اور عائیشہ صدیقہ رض سے بعد حصول اجازت کی مجھی جوار مزار جد امجد میرے کے دفن کرنا لیکن مین جانتا ہون کہ بنی امیہ اسکا
سے باز رکھین گے پس اونسی نزاع مکرنا اور جنازہ میرا بقیع مین لیجانا اور دفن کرنا چنانچہ ایسا ہی وقوع مین آیا اور تہی عمر شریف اونکی سینتالیس
برس اور چہہ مہینے کوئی دن کم اور رسید ایکس پندرہوین شعبان سال سوم مین ہجرت سے بروایت صحیح اور بعض کی نزدیک رمضان مین

بیان شہادت امام حسین علیہ السلام اور سبب شہادت اونکی کا وہ ہے کہ جب مالک اور بادشاہ ہوا یزید مرید

اور تسلط پایا اوپر مملکت کی اور وہ ماہ رجب سال ستیتم مین ہجری سے شہر دمشق مین اتفاق پڑا پس لکہی نامی طرف اقالیم کی بحیث لینی
عقد بیعت کی اپنی لیئے اور لکہا نامہ ولید بن عقبہ اپنی عامل کو کہ مدینہ مین تہا واسطے لینے بیعت کی امام حسین علیہ السلام سی پس آپ نے
ابا اور انکار فرمایا بیعت سے اس لیے کہ یزید ظالم اور فاسق اور دائم الخمر تہا۔۔ الغرض ولید بن عقبہ نے حضرت امام حسینؑ کو بلایا حضرت ساتہہ
جماعہ غلامون اور موالیون اپنی کی تشریف لیگئے اور سب کو اوپر دروازہ سرا ے ولید کی چہوڑ کر تنہا اوس پاس گئے وہ براہ تعظیم پیش آیا
اور بعرض مضمون نامہ یزید عنید کا کر کے خواہان بیعت ہوا حضرت نے جواب مین ارشاد کیا کہ مین یزید سے بیعت نہین کرونگا کہتی ہین کہ
مروان خبیث شرارت اپنی سے باز نہ آیا اور ہاتہہ خبث طینت سے نہ اوٹہایا اور ولید سے کہا کہ ای امیر حسینؑ کو بے اخذ بیعت کیانہ
جانی ندے کہ بار دیگر اوپر اوسکے قدرت نپاویگا تو حبس کرا اور اوس سے بیعت لی اور اگر بیعت سے باز رہے حکم اوسکی ہلاک کا دے
تا خلیفہ تجہسے راضی ہووے۔ ولید نے کہا وای اوپر تیرے ای مروان مجہی اوپر مار ڈالنے حسینؑ کی ترغیب کرتا ہے تو اگر شرق سی غرب تک
تمام مجہی بخشین مین ہرگز قصد اوسکے خون کا نکرونگا مروان خاموش ہوا اور امام حسین علیہ السلام نے وہان سے مراجعت بدولتخانہ
فرمائی اور بقصد روانگی مکہ معظمہ مشغول ہوئے اور چوتہی تاریخ شعبان مین داخل مکہ ہوئے اور وہان اقامت اختیار کی یہ خبر خروج
حضرت امام حسین علیہ السلام کی مدینہ منورہ سے اور وصول مکہ معظمہ مین دیار و امصار مین مشتہر ہوئی اور لوگون نے اطراف و جوانب
سے اوپر اس سانحہ کی توقف پایا اہل کوفہ نے باطاعت وانقیاد آنجناب کے متفق ہوکر بیت سی نامی علی سبیل التواتر والتعاقب اوپر
طلب کی بہیجی جسوقت قریب ایک سو پچاس نامون کے ہر گروہ اور جماعت سے امام حسین علیہ السلام پاس آئی اوسوقت آپ نے
روانہ فرمایا اپنی پسر عم مسلم بن عقیل کو اونکی طرف اور تاکید و ترغیب فرمائی اونکو اوپر نصرت اور حمایت مسلم کے پس ہرگاہ حضرت
مسلم نے رخت اقامت بجانب کوفہ کہینچا خانہ مختار بن عبید مین اور بیعت کی حسینؑ کی اوسکے ہاتہہ پر خلق بسیار نے زیادہ بارہ ہزار سے
یہہ خبر نعمان بن بشیر کو کہ حاکم کوفہ جانب یزید سے تہا اور صحابی بہی پہنچی پس تہدید کی لوگونکو اوپر اس کام کی اور مجرد تہدید پر کتفی ہوکر بیٹہا

متعرض اوسکا نہوا یہانتک کہ نوبت بارہ ہزار سے گذر کر اٹھارہ ہزار اور ایک روایت مین تیس ہزار اور ایک مین چالیس ہزار تک
پہنچی اور رجال تعاقل و تہاون از ترغیب و امداد خفیہ او رپوشیدہ نعمان بن بشیر کا کہ مرد صحابی تھا سب پر ظاہر و ہویدا ہوا بعضی
بد نہادون نے یزید کو حقیقت حال سے آگاہ کیا اور ساتھ سعایت او رشکایت نعمان کے مشغول ہوئی۔ اور لکھا مسلم بن یزید
حضرمی اور عمارہ بن ولید بن عقبہ نے طرف یزید کے اور آگاہ کیا امر مسلم اور میل اہل کوفہ سے بجانب اونکی پس معزول کیا یزید نے
نعمان کو اور حاکم کیا بجاے اوسکے عبید اللہ بن زیاد کو اور تہا وہ حاکم بصرہ پس سامان سفر کیا عبید اللہ نے بصرہ سے طرف کوفہ کے
اور داخل ہوا وقت شب سمت بیابان بلباس حجازیون کے اور توہم مین ڈالا لوگونکو کہ حسین ع ہین پس لوگ باستقبال پیش آئے
تاریکی شب مین اور سلام کیا او رکہا مرحبا تجکو اے پسر رسول خدا آیا تو نیک آنا پس خاموش رہا ابن زیاد تا آنکہ داخل ہوا مکان
نشست حاکم مین جب صبح ہوی جمع کیا ابن زیاد نے لوگونکو او ر پڑہی اوپر اونکے سند اپنی حکومت کی اور تہدید و تخذیل کی
اہل کوفہ کو مخالفت یزید سے اور متفرق کیا جماعت مسلم کو ساتھ قوت تدبیر کے اور پوشیدہ ہوے مسلم خانہ ہانی بن عروہ مین پس بہیجا ابن زیاد
باعناد نے محمد بن اشعث کو ساتھ ایک فوج کے طرف گہر ہانی بن عروہ کے پس لائے اوسکو اور قید کیا اوسے ابن زیاد نے او رمحبوس
کیا سب رؤساے کوفہ کو اپنے پاس قصر مین او رپہنچی یہہ خبر مسلم کو پس آواز دی خاصون اور رفیقون اپنونکو پس جمع ہوے ہمراہ
اونکے چالیس ہزار آدمی او راحاطہ کرلیا قصر ابن زیاد کو پس امر کیا ابن زیاد نے اسارای روساے کوفہ کو ساتھ فہمایش
عزیزون اور قریبون اپنے کے کہ باز رکہین اونکو رفاقت مسلم سے پس سمجہایا اسیرون نے اپنے عزیزونکو او رسب متفرق
ہوگئی اور تا شام تک چالیس ہزار سے پانسو باقی رہے جب تاریکی شب پیدا ہوی وہ پانسو بہی چلے گئے اور باقی رہے حضرت
مسلم تن تنہا پس آمد و شد کرتے تہے راہ مین یہانتک کہ آئے گہر مین ایک عورت کے اور طلب کیا اوس سے پانی پس پلایا پانی
مسلم کو اور داخل کیا اپنے گہر مین اور تہا بیٹا اوس زن کا مولی یعنے غلام آزاد کیا ہوا محمد بن اشعث کا پس گیا وہ اور
خبر کی محمد کو اور خبر کی محمد نے عبید اللہ کو پس بہیجا ابن زیاد نے عمرو بن حریث کو تعال اور محمد بن اشعث کو پس محاصرہ کیا
اون دونون نے خانہ اوس زن کا کہ نام اوسکا طوعہ تہا اور قصد گرفتاری حضرت مسلم کا مصمم کیا چونکہ جمعیت شجاعت بنی ہاشم
نہان ہنہنا گہر مین گوارا نکیا پس باہر آئے با شمشیر کہ جنگ کرتے تہے اونکے ساتھ پس پیش آیا محمد بن اشعث ساتھ امان کے اور لایا
ابن زیاد کے پاس مسلم کو پس ابن زیاد نے اونکی گردن مارا او رڈالا تن مبارک اونکا طرف لوگون کے اور اوپر دار کے کہینچا لاش کو
اور تہا یہہ واقعہ تیسری ذیحجہ سال شصتم مین ہجری سے اور مارا ابن زیاد باعناد نے محمد اور ابراہیم دو تو بیٹون مسلم کو

اور سر مسلم اور سران دونو مظلومون کے اوپر نیزہ کی رکھکر دربدر پھرایا **ذکر روانگی حضرت امام حسین علیہ السلام سمت کربلا و مبتلا شدن بکرب و بلا** اب اصغای حال حضرت اور روانگی اونکی مکہ سے طرف کوفہ کی اور پہونچنا کربلا مین اور مبتلا ہونا ساتھہ کرب و بلا کے۔ اس سانحہ ہوش ربا پر گوش عبرت نیوش رکھنا چاہیے کہ جس روز یعنی تیسری ذیحجہ کو روز شہادت حضرت مسلم تھا روانہ ہوئے امام حسین علیہ السلام مکہ سے بجانب کوفہ اور بقول بعض روز ترویہ یعنی آٹھوین ذیحجہ کو اور سبب روانگی آنحضرت کا یہہ تھا کہ مسلم بن عقیل نے باصرار تمام التماس قدوم مین لکھا تھا اس لیے آنجناب نے تصمیم عزم روانگی کا مکہ سے بکوفہ فرمایا اور جسوقت امام حسین ع نے تہیۂ سامان سفر فرمایا منع کیا اونکو ابن عباس اور ابن عمر اور جابر اور ابوسعید خدری اور ابو واقد لیثی نے پس نہ رکے روکنی اونکے سے اور فرمایا مینے سنا ہے اپنے پدر بزرگوار سے اور اونہون نے رسول مختار صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے کہ فرماتے تھے ہر آئینہ ایک گوسفند ہووے گا کعبہ بسبب اوسکے حلال ہووے پس نہ ہونگا مین وہ گوسپند اور چاہیے کہ مصداق حدیث مذکور کا عبد اللہ بن زبیر تھے کہ اونکو اندر مکہ کے مارا اور یہہ سفک دم باعث اوپر استحلال کعبہ کے ہوا ہرچند کہ یہہ کشت و خون بجور و ظلم واقع ہوا لیکن جو منجر بہ ہتک حرمت کعبہ ہوا جناب سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا نے ساتھہ کمال حزم و احتیاط اور مراعات آداب کعبہ کے گوارا نکیا اور روانہ ہوئے ساتھہ جمعیت بیاسی تن کی اہل بیت اور یارون اور غلامون اپنی کے پس بیچ اثنای راہ مین خبر قتل مسلم کی اور انتشار اونکی جماعت کا پس ارادہ بازگشت کیا لیکن فرزندان عقیل نے کہا کہ قسم بخدا ہم نہین پھرینگے تا انتقام اپنی باپ کا ان اشقیا سے نہ لیوین گے پس فرمایا سید الشہدا نے کہ بہتر ہے نہین حلاوت زندگی مین بعد انکے بالجملہ جو پسران عقیل سنگ راہ مراجعت کے ہوئے حضرت متوجہ بعراق ہوئے تا وہ کہ پہنچے اوس جگہہ کہ دو منزل تھی کوفہ سے۔

پس ملاقی ہوا آنحضرت حر بن یزید ریاحی کہ ہمراہ اوسکی ہزار سوار مسلح ہمراہیون ابن زیاد سے تھے۔ پس کہا حر نے حسین ع سے کہ ابن زیاد نے مجھے بھیجا ہے تمہاری طرف اور حکم کیا ہے کہ جدا نہون مین تمسے تا آنکہ لیجاؤن تمہین اوسکے پاس۔ اور بخدا کہ مین اس امر سے کارہ ہون پس نہین مجھے ممکن بازگشت بکوفہ اور نہ راہ طرف خدا سے تمہاری کے پس حسین ع نے حر کو کہا کہ مین نہین آیا اس شہر مین تا نہین پہنچے میرے پاس نامے اہل کوفہ کی اور نہین آئے میرے نزدیک اونکی جانب سے ایلچی اور تم اہل کوفہ سے اگر قائم اور ثابت رہو اپنی بیعت پر آؤن مین تمہارے شہر مین وگرنہ مراجعت کرون مین پس کہا حر رح نے یا امام حسین بخدا سوگند کہ مجھے حال نامون اور ایلچیون بھیجنے کا معلوم نہین اور نہین ممکن مجھے کہ بازگشت بکوفہ کرون مین اور نہین چھوڑنیکا حضرت کو تا وہ کہ لیجاؤن آپکو ابن زیاد پاس اور درازی کلام فیمابین واقع ہوئی مختصر کوتاہ جب حضرت امام حسین ع نے مرضی حر کی دریافت کی

عنان عزیمت کوفہ سے معطوف فرمائی اور سابق قضا اور قابد قدر نے لاکر شان کشان کربلا مین لاڈالا **واقعہ کربلا** اب یہہ واقعہ لائق سننے اور کارگذاری دیکھنے تقدیر کا ہے۔ جب حضرت امام حسین راہ کوفہ سے پہرے اور متوجہ ہوئی بسمت کربلا اور پہنچے وہان دوسری تاریخ محرم سال شصت ویکم مین اور نام اوس مکان کے سے استفسار فرمایا کہا اس مکان کو کربلا کہتی ہین پس فرمایا کہ یہہ جگہہ کرب وبلا ہے پس تمام قوم اور آنحضرت وہان فروکش ہوئے اور احمال و اثقال اپنے واکیے اور فرود آیا حر اور اوسکا لشکر مقابل حسین کے زمین کربلا مین ترجمہ طبری مین مرقوم ہے کہ جب امام حسین کربلا مین پہنچے خواب مین دیکہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتہہ جماعہ کثیر کے ملائکہ سے تشریف لائی اور حسینؑ کو گلے سے لگایا اور فرمایا کہ ای فرزند دلبند میرے جانتا ہون کہ دشمن درپے قصد مارنے تیرے کے ہین اور درصدد قتل تیرے کے پڑی ہین پس یہہ سب میری شفاعت سے قیامت مین محروم ہین اور نزدیک ہے کہ خداتعالی تجہی بدرجۂ شہادت پہنچاویگا اور بہشت تیرے لیے آراستہ ہے اور مان باپ تیرے منتظر بیٹہے ہین پس جناب آنحضرت علیہ الصلواۃ والسلام نے دست مبارک اوپر سینہ امام حسینؑ کے رکہکر فرمایا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ الْحُسَیْنَ صَبْرًا وَاَجْرًا یعنی یاالٰہی عطا فرما حسینؑ کو صبر اور اجر۔ پس حسینؑ خواب سے بیدار ہوئے اور اہل بیت اپنی سے یہہ خواب بیان کیا سب رونی لگے اور آیۂ کریمہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اوپر زبان کے جاری کی اَلْقِصَّہ جو خبر وصول امام مقبول جگرگوشہ بتول کی کوفہ مین بزمین کربلا بگوش ابن زیاد ملعون پہنچی اور وہ جو ہاتہہ جور وتعدی اوسکے سے وقوع مین آیا اوسکو سنا چاہیے کہ لکہا ابن زیاد نے نامہ بجانب امام حسینؑ واسطے طلب بیعت یزید کے پس ہرگاہ پہنچا نامہ آگے امام حسینؑ کی پڑہا اوسکو اور پہینک دیا اور فرمایا قاصد سے کہ میرے پاس اس نامہ کا جواب نہین ہے۔ پس رجوع کی ایلچی نے بجانب ابن زیاد کے پس شدید ہوا غصہ اوسکا اور جمع کیا لوگونکو اور سامان لشکر درست کیا اور سردار لشکر عمر بن سعد کو تجویز گردانا **او**ر تہا ابن زیاد کہ حاکم کیا تہا ابن سعد کو اپنی خروج سے واسطے جنگ حسینؑ کے پس کہا ابن سعد کو ابن زیاد نے کہ یا خروج کر جنگ حسینؑ کے لئے اور یا سپرد کردی ہمکو سند ہماری کہ حکومت ری اور اوسکے اضلاع کی تجہی ہمنے دی ہے اور اپنی گہر بیٹہہ پس اختیار کی ابن سعد نے ولایت ری اور بقول وحکم ابن زیاد مشغول ہوا اور نکلا قتال امام حسینؑ کے لیے ساتہہ لشکرون کے پس ہمیشہ ابن زیاد تجہیز لشکر اور سامان ابن سعد کے لیے کرتا تہا تا آنکہ مجتمع اور فراہم ہوئے نزدیک عمر ابن سعد کے بائیس ہزار سوار وپیادہ سے اور اوترے اوپر کنارے آب فرات کی اور حائل ہوئے حسینؑ اور اوسکے اصحاب اور پانیکے درمیان مین اور تہے اکثر محرضین جنگ وہی لوگ کہ جنہون نے نامہ لکہہ لکہہ کر طالب بیعت کے حضرت سے ہوئے تہے کہتی ہین کہ جب لشکر ابن سعد آمادہ ومستعد بجنگ امام حسینؑ کے ہوا حضرت بہی اپنی مقام سے

متحرک ہوکر روبرو اونکے کہڑے ہوئے اور اونکی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ دیکھو مین کون ہون تامل کرو کہ تمہین خونریزی اور ہتک حرمت میری درست ہے یا نہین اور علی ہذا القیاس بہت فضائل اور مناقب اپنے بیان فرمائے اور حجت اوپر اعدا کے تمام فرمائی پس جب لشکر ابن سعد نے پانی اوپر حضرت اور لشکریان حضرت کی بند کیا کار اوپر اہل بیت کے تنگ ہوا اور امام حسین علیہ السلام نے ابن سعد کو لکہا کہ تین کام سے ایک کام اختیار کر۔ یا مجہے بجانب مکہ جانے دے۔ یا اجازت دے کہ مین رخت عزیمت اپنا اور شہر کی طرف کہینچون اور وہان جا رہون۔ یا مجہے یزید پاس بہیجدے اوسنے نمانا اور کام اوپر حضرت اور اہلبیت کی تنگ پکڑا اور ترجمہ صواعق سے منقول ہے کہ جسوقت اوپر امام حسین ع کے یہہ سختی گذری نصیحت اپنے بہائی امام حسن علیہ السلام کی یاد کرتے تہے اور روتے تہے کہ وقت رحلت فرمایا تہا کہ ای حسین ع سفہاے کوفہ اور اونکے اعوان سے پرحذر رہنا اور اونکے اقوال پر خروج نکرنا کہ موجب خفت اور پریشانی ہوویگا جب نوبت بہ تنگی پہنچی پس مردمان ہمراہ کو بلایا اور جمع کیا اور کہا کہ جو اوپر تمہارے حق رفاقت تہا بجا لائے تم تہوڑے اور طرف ثانی بہت ہیں اپنی بیعت سے تمکو خارج کیا جسطرف چاہو روانہ ہو کہ مین اپنی جان سے ناامید ہوا۔ سب نے عرض کی کہ یہہ ہمسے نہوگا کہ تمکو دست اعدا مین مبتلا چہوڑکر اپنی جان سلامت لیجاوین ہم فردای قیامت جد امجد تمہارے کے سامنے کیا عذر کرین ہم سب اپنی جانین آگے تمہارے فدا کرینگے پس سب نے ہمت چست باندہی اور ہاتہ اپنی حیات سے دہو یا اور سب منتظر شہادت بیٹہے کہ لشکر ابن سعد بمقابلہ اگر آمادہ کارزار ہوا پس وہ جو اتفاق پڑا اب اوسکو سنا چاہیے کہ جسوقت یقیناً جانا کہ البتہ جماعہ ابن سعد قتال کرینگی امر فرمایا اپنی اصحاب کو پس بنائی خندق گرداگرد لشکر کے اور ایک جہت واسطے قتال کی رکہی اس اثنا مین لشکریان ابن سعد سوار ہوئے اور نرغہ کرلیا لشکر امام حسین ع کو اور جنگ شروع ہوی پس جسوقت لشکریان ابن سعد نے جانا کہ ہمراہیون امام حسین ع نے دل بمرگ رکہا ہے فردا فردا عہدہ جنگ اونکی سے ہم برتہ اسکین گے تیر برسانے شروع کیے یہانتک کہ جو کوئی لشکریان حسین ع سے جنگ کے لیے جاتا زندہ نہ پہرتا اور کشتہ ہوتی تہے اہلبیت امام حسین ع اور یاروں اونکے سے ایک بہی ایک کی یہانتک کہ کشتہ ہوئی زیادہ اوپر پچاس کے القصہ جب یہانتک حال پہنچا اوسوقت امام حسین ع نے فریاد و استغاثہ کیا کہ آیا کوئی فریادرس ہے کہ ہماری فریاد رسی کرے یا دافع کہ دفع کرے حرم محترم پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور واقع مین یہہ استغاثہ فقط بنا بر اتمام حجت تہا تا معلوم ہو کہ اس حال مین کون شخص مدعیان اسلام سے شریک مصیبت امام انام ہوتا ہے کہ ناگاہ حر بن یزید ریاحی کہ پہلے ذکر اوسکا گذر چکا ہے اوپر گہوڑی کے سوار ہوکر متوجہ بطرف امام حسین ع کی ہوا اور کہا اے فرزند رسول مقبول اول مین خروج لایا اوپر تیرے اور اب تیرے گروہ مین ہون پس فرما بہی تا ہون مین کشتہ تیرے مددگاری مین تا پاؤن مین فردای قیامت شفاعت تیری جلکی پس حکم کیا

اوپر لشکر ابن سعد کے پس مقاتلہ کیا ساتہ اوس قوم کے یہانتک کہ مارا گیا اور مارا گیا ساتہ اوسکے بہائی اوسکا اور دو بیٹے اور ایک مولا
اوسکا بہی یعنے غلام آزاد کیا ہوا۔ پس جو موالیان اور یاران حسین علیہ السلام ایک ایک نے داد شجاعت میدان جنگ مین دیکر
اپنی جانین فدائی تولائی فرزند رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیت مصطفے کے کین اور سوا سے تن چند کی عزیزون اور اقربا سے
نرہے جناب سید الشہدا نے فرمایا کہ اب نوبت میری ہے اور چاہا کہ صف قتال سے باہر آکر متوجہ بہ لشکر اعدا ہو وین کہ سب برادر
اور برادر زادے اور تمام عزیزون نے فریاد کی کہ جب تک ایک تن ہم مین سے جان قالب مین رکہی ممکن نہین کہ حضرت کو بنا بر جنگ
روانہ ہونے دیوین پس جسوقت یہہ بہی مرۃ بعد اخری بدرجہ شہادت فائز ہوئے چار ناچار نوبت مقابلہ سید الشہدا علیہ السلام کی
تن تنہا ساتہ لشکر اشقیا کی پہنچی پس اشتداد پایا قتال نے یہانتک کہ کشتہ ہوئے سب یار اور فرزند اور بہائی اور عم زاد سید الشہدا کے
اور باقی رہے آنحضرت علیہ السلام تن تنہا پس مبارزت فرمائی بنفس نفیس اوس حال مین شمشیر برہنہ تہی دست مبارک مین پس بہت مقاتلہ
کیا اور مارا ہر شخص کو کہ آتا تہا مقابلہ مین تا آنکہ جماعہ کثیرہ دست تیغ بیدریغ حضرت سے ہاویہ دوزخ مین پڑے اور تزلزل عجیب اور لغزش
غریب نے لشکر مخالف مین راہ پائی پس جب عرصہ مقاتلہ اوپر اعدا کے تنگ ہوا دور سے حملہ کیا اور حضرت کو باران سہام پکڑ لیا جب
اس سے بہی عقدہ کشائی نہوئی شمر ذی الجوشن علیہ اللعنہ نے اوحیلہ اوٹہایا اور آتش تدبیر باتہ کی کاسہ فریب مین ڈالی اور آگے آیا ساتہ
لشکر اپنے کے پس حائل ہوا درمیان امام مظلوم رضی اللہ عنہ اور خیمہ حرم محترم کی پس فریاد کی حسین علیہ السلام نے کہ وای اوپر تمہارے
ای گروہ شیطان قتال ساتہ تمہارے مین کرتا ہون پس کسلیے تم متعرض ہوتے ہو حرم محترم کی کہ وہ قتال نہین کرتے پس کہا شمر ملعون
نے اپنی رفیقون سے باز رہو عورتون سے اور قصد کرو طرف حسین کی پس خود مع اپنی یارون کی متوجہ آنحضرت ہوا پس ایک جانب
سے جماعہ شمر لعین اور دوسرے جانب سے فوج دوسری نے حملہ لاکر جناب سید الشہدا کو پس و پیش سے درمیان مین لی لیا اور
اسقدر تیر او نیزے دو نو طرف سے اوپر سر امام [illegible] تن کے برسائی کہ اوس یکہ تاز میدان وغا نے جام تسلیم و رضا کا ہاتہ مین
لیکر او پشت اسپ سے جدا ہو کر اوپر زمین شہادت کے گر کے عنان عزیمت کی حیات اس جہان سست بنیان سے یکسو کہینچکر رخت اقامت
بفردوس اعلی کہینچا اور جانسکہ تن مبارک بکثرت جراحات سہام و رماح غربال ہوگیا تہا خولی بن یزید نے گہوڑے سے اوتر کر چاہا
کہ بقطع سر مبارک مشغول ہووے کہ ہاتہ اوسکا کانپا اور شبل بن یزید اور بقولی شبل بن زیاد نے گہوڑے سے اوتر کر سر مبارک کو
تن سے جدا کیا اور آگے اپنی بہائی کے ڈالا۔ بعد ازان وہ جو ہاتہ لشکریان شمر اور ابن سعد ملعون سے اوپر بقیہ آل طہ و یسین کے
گذرا بیان اوسکا وہ ہے کہ آئے اوپر حرم محترم کے اور اسیر کیا بارہ شخص کو نوجوانون بنی ہاشم سے اور سب عورتونکو حکم کیا

ابن سعد اور شمر نے ایک گروہ کو بس سوار ہوئے اپنی گھوڑون پر اور لشکر ایا تن نازنین حسینؑ کو اور روندا - اور بھیجا سر مکرم امام مظلوم کو ساتھ بشیر بن مالک اور خولی بن یزید کے طرف ابن زیاد کے - اب اسامی شہدای اہل بیت کی کہ ساتھ جناب سید الشہدا کے کربلا مین شہید ہوئے سنا چاہئے اور سرشک غم دیدہ پرنم سے ماتم ان اخیار اہل عالم مین برسانا چاہیے پس شہید ہوئے ساتھ سید الشہدا کے پانچ شخص اونکے بہائیون سے - عباس بن علی عثمان بن علی محمد بن علی عبد اللہ بن علی جعفر بن علی - اور تین پسران امام حسن علیہ السلام سے قاسم بن حسن عبد اللہ بن حسن عمر بن حسن - اور کہا گیا ابو بکر بن حسن اور شہادت پائی ہمراہ سید الشہدا کے دو بیٹون اونکے نے علی اکبر پس ہر آئینہ مقاتلہ کیا حضور پدر بزرگوار اپنی کے تا آنکہ شہید ہوئے معرکہ جنگ مین اور شہادت پائی اور عبد اللہ شہید ہوئے صغر سن مین پہنچا اونکے حلق معصوم پر تیر ایک بدبخت کا بدبختون فوج اعدا سے کنار پدر بزرگوار مین اور جان دی - اور شہید ہوئے ساتھ امام مظلوم کے محمد اور عون دو بیٹے عبد اللہ بن ابی طالب کے اور عبد الرحمن اور جعفر بیٹے عقیل بن ابی طالب کی پس یہہ جماعت ہمراہ سید الشہدا کے سولہ یا سترہ مرد خیار اہلبیت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شہید ہوئے اور وقوع پایا روز عاشورا شہادت اوس شاہ شہیدان نے سال اکسٹھہ مین ہجرت سے اور تہا سن شریف حضرت کا اوس دن بقول صحیح چھپن سال اور پانچ مہینہ اور پانچ دن القصہ جو سر مبارک سید الشہدا مع سر او شہیدان کربلا کے ساتھ اسیرون اہلبیت رسول خدا کے کوفہ مین پہنچا جو کچہہ درست عناد و جور و بیداد ابن زیاد سے نسبت بدو ومان مصطفےٰ گذرا شمہ اوس سے لکہا جاتا ہے - کہ جسوقت اسیران اہلبیت رسالت اور سرہای خاندان نبوت باسر سید الشہدا اور تمام شہدا کربلا کے داخل کوفہ ہوئے ابن زیاد ملعون نے قصر امارت اپنی کو آراستہ کیا اور ساتھ ہیبت و وقار کے کوشک مین بیٹھہ کر دربار عام کیا جب وضیع و شریف مردم کوفہ سے حاضر آئے سبایای اہلبیت مصطفےٰ اور ذکور و اناث ذریت رسول خدا کو باسر مبارک سید الشہدا اپنے روبرو طلب کیا جب سر مبارک پیش نظر اوسکے آیا بار بار اوسکو دیکہکر تبسم کرتا تہا اور ایک چوب کہ اوسکے ہاتہہ مین تہی لب و دندان مبارک پر مارتا تہا - زید بن ارقم صحابی کہ صحابہ کبار سے اوس مجلس مین موجود تہے کہا کہ ای ابن زیاد اپنی چوب کو دندان مبارک حسینؑ سے جدا کر اور اوسیر مت مار بخدا سوگند کہ مینے بارہا دیکہا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لب و دندان حسینؑ کو بوسہ دیتے تہے - بعد ازان زید بن ارقم سے ضبط گریہ نہو سکا خون آنکہون سے روان کیا ابن زیاد شقاوت نہاد نے جو سخن زید بن ارقم کا سنا اور حال اوسکے گریہ کا بچشم خود دیکہا کہا بخدا کہ جسنے تیری چشم کو پر آب کیا اگر تو پیر نہوتا اور بعضی خرافت نہ پہونچا البتہ مین تجکو گردن مارتا پس زید بن ارقم نے کہا کہ اے ابن زیاد ایک اور حدیث بیان کرون مین کہ موجب آزردگی اور غصہ تیرا کا ہووے سابق سے - کہ دیکہا مینے رسول خدا

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ حسن ع کو ران راست پر اور حسین ع کو ران چپ پر بٹھا کر دست مبارک اوپر سر دونون اونکی کے پھیر کر فرمائے کہ بار خدایا مین انکو اور مؤمنین صالحین کو تیرے سپرد کرتا ہون پس ای ابن زیاد راست کہو کہ ساتھ امانت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیا کرتا ہے تو اور کہا اے لوگو حق سبحانہ وتعالے تمسے خوشنود نہو کہ ابن فاطمہ زہرا کو شہید کیا تمنے اور ابن مرجانہ یعنے ابن زیاد کو اپنا امیر کیا اور رکہتے ہین کہ سمرہ بن جندب صحابی کہ حاضرین مجلس سے تہا جب ضرب خیزران اوپر لب و دندان شاہ شہیدان کے ملاحظہ کی دست ضبط سے باہر کر ساتھ یزید مرید کے مخاطب ہوکر کہا کہ کاٹے اللہ تعالے تیرا ہاتھ کہ چوب اوپر لب و دندان حسین ع کے کہ بوسہ گاہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تہی مارتا ہے تو یزید عنید غصہ ہوا اور کہا ای سمرہ اگر شرف صحبت تیرا ساتھ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مانع نہوتا ابہی تجہے گردن مارتا سمرہ نے کہا سبحان اللہ کہ میرے حق مین ملاحظہ صحبت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتا ہے تو اور ساتھ جگر گوشگان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فرزندان بتول رضی اللہ عنہا کے ایسا معاملہ کیا تو نے کہ کوئی کافر کسی مسلمان سے نکرے یہہ کہا اور اوس مجلس سے کہڑے ہوئے

فایدہ جواز لعن بر یزید مرید

حاصل کلام یہہ کہ اس بات مین شک نہین کہ یزید مرید آمر اور راضی اور مستبشر قتل امام حسین علیہ السلام سے تہا یہی ہی مذہب مختار جمہور اہل سنت وجماعت کا چنانچہ کتب معتبرہ مثل مفتاح النجا مرزا محمد بدخشی اور مناقب السادات ملک العلما قاضی شہاب الدین دولت آبادی اور شرح عقاید نسفی ملا سعد الدین تفتازانی اور تکمیل الایمان شیخ عبد الحق محدث دہلوی وغیرہ مین اسفار معتبرہ سے باشواہد اور دلائل مذکور ومسطور رہے چنانچہ استاد الیہ یہ صاحب تحفہ اثنا عشریہ علیہ الرحمہ رسالہ حسن العقیدہ مین حاشیہ کہ اوپر کلمہ علیہ ما یستحقہ کے تعلیق فرمایا ہے لکہتے ہین کہ علیہ ما یستحقہ کنایہ ہے لعنت سے اور کنایہ ابلغ ہے تصریح سے

بیان دفن سر مبارک

دفن سر مبارک حضرت امام حسین ع مین اختلاف ہے قول محقق یہہ ہے کہ سر مبارک کو مدینہ منورہ مین بمکان بقیع مدفون کیا چنانچہ قرطبی سے منقول ہے کہ یزید نے سر مبارک کو امام حسین ع کے مدینہ منورہ مین بہیجا اور اوسکو کفن دیکر نزدیک مزار حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دفن کیا اور خلاصۃ الوفا مین مروی ہے کہ جسد مبارک سید الشہدا کا کربلا مین ہے اور سر مبارک بقیع مین پہلوی حضرت امام حسن علیہ السلام مین اور رد جو کہین کہ سر مطہر کو کربلا مین دفن کیا ہے صحت نرکہی صحیح اور معتمد وہے قول اول ہے کہ سر مبارک مدینہ منورہ مین مدفون بمکان بقیع ہے

بیان روانگی اہلبیت رضی اللہ تعالے عنہ بسوے مدینہ منورہ

منقول ہے کہ جب یزید علیہ ما یستحقہ نے اہلبیت رسول مقبول اور ذریت بتول ع کو روانہ بمدینہ منورہ کیا اور نعمان بن بشیر کو ساتھ ایک جماعہ کے سوارون سے مقرر کیا کہ اونکو مدینہ مین پہنچا دے چنانچہ امام علی بن الحسین ع

سر سید الشہدا مع اور سرون شہدا کے دشت کربلا سے لیکر ہمراہ زنان و یتیمان اہل بیت کی روانہ مدینہ منورہ کی ہوئے اور یزید و اونکی عاری
حلیہ ذلت و خواری سے نہ تھی القصہ جو قافلہ اہلبیت نبوت دمشق سے عازم مدینہ ہوا نعمان بن بشیر کہ طرف یزید مرید سے متعین تھا توفیق
سعادت ازلی ساتھ حسن خدمت کی راہ مین ذریت سید الشہدا سے پیش آیا اور مراتب اطاعت و تعظیم و تکریم و اعزاز و احترام جیسا کہ چاہیے
اپنی طرف سے بجا لاکر مدینہ مطہرہ مین پہنچایا اور جس وقت کہ خبر مراجعت اہل بیت رسالت کی مدینہ مین پہنچی اولاد مہاجر و انصار مع دیگر اہالی
مدینہ صغار و کبار سے استقبال کے لیئے دوڑے پھر دیکہ ذریت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جگر گوشہائے بتول کو مبتلا مصیبت
و اندوہ دیکہا ایسی ایک حالت غم و الم اور گریہ و زاری سے اوپر اونکے گذری کہ خارج حیطہ شرح اور بیان سے ہے جو حالت کہ عارض
حال ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی ہوئے وہ بیان نہین کیجاتی کہ فرداً فرداً زنان و یتیمان اہل بیت نبوت کو بکنار لیکر روتی تہین
اور روتی تہین تا آنکہ ہمراہ ذریت بتول کے متوجہ روضہ مقدسہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہو کر زار زار روتی تہین
اور بزبان حال یہہ ابیات کہتی تہین **ابیات** یا رسول اللہ بیا از روضہ سر بیرون نگر † اہلبیت خویشتن را زار و غمناک و حزین ٭
در بلا بے دشمنان دین گرفتار آمدہ ٭ کس مباد در جہان یارب گرفتار اینچنین ٭ پوشیدہ نرہے کہ بیان واقعہ کربلا اور مصائب اہلبیت
مصطفے علیہ التحیۃ والثنا کے کہ دل قلم اوسکی تحریر سے خون اور دیدہ دوات اوسکے تقریر سے جیحون ہے ایسی نہین کہ حیطہ احصا مین
سماوین یا میزان استیفا مین تلین اور یہی تفصیل روایات خالی تفریط و افراط سے اور بیان واقعی عاری خلط و اختلاط سے نہین
اس لیئے اوپر تحریر مجمل کے اکتفا کیا اور ہاتہ اور قلم کو اوسکی تفصیل سے کہینچا **بیان اخبار اس واقعہ ہائلہ مین** اخبار و آثار
اس باب مین بہت وارد ہین اونہین سے جو کہ مشہور و متواتر ہین نقل کیا جاتا ہے اون سب سے وہ ہی جو روایت کی طبری سنے
عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ البتہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سنے فرمایا کہ خبر دی مجہی جبرئیل علیہ السلام نے یا تحقیق فرزند میرا حسین
کشتہ ہوئیگے بعد میرے زمین طف مین اور لاے میرے پاس یہہ خاک پس آگاہ کیا کہ وہ مرقد اونکا ہووے ۔ پوشیدہ نرہے
کہ طف بالفتح والتشدید ایک موضع ہے قریب بکوفہ کہ بالفعل مشہور ہے بکربلا اور از آنجملہ وہ ہے جو روایا ابو داود و حاکم ام الفضل
دختر حارث یعنی مادر عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ ہر آئینہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آئے میرے پاس جبرئیل
علیہ السلام پس خبر دی مجہی یہہ کہ امت میری قریب ہے کہ مارے میرے بیٹے حسین کو اور دی خاک سرخ زمین مقتل اوسکی مجکو
اور روایا اسحاق بن راہویہ اور بیہقی اور ابو نعیم ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ ہر آئینہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ایک روز پہلوی مبارک اپنی پر استراحت فرمایا پس بیدار ہوئے درحالیکہ اندوہگین تہے اور غمگین اور دست مبارک آنحضرت

مین خاک سرخ تہی اوسکو زیر و بالا کرتے تہے کہا مینے یہہ کیا خاک ہی ای پیغمبر خدا فرمایا کہ خبر دی مجہی جبرئیل نے کہ تحقیق فرزند میرا حسین علیہ السلام کشتہ ہووے زمین عراق مین اور یہہ خاک اوس مقام کی ہے اور ر بر لایا ابن عساکر محمد بن عمر بن حسن سے کہا کہ تہا مین ہمراہ حسین علیہ السلام کی اوپر دونہروں کربلا کی کہ و قطعہ فرات کی ہین پس نظر کی حسین علیہ السلام نے طرف شمر ذی الجوشن کے پس فرمایا راست ارشاد کیا خدا اور رسول خدا نے اور فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ گویا دیکہتا ہون طرف ایک سگ ابلق کے کہ موںہہ ڈالتا ہے خون مین میرے اہلبیت کی اور تہا شمر لعین ابرص کہ جلد اوسکی بدن کی ذی داغہائی سفید سے دو رنگی پیدا کی تہی فی الواقع کہ یہ ملعون نسبت اوروں کے زیادہ تر حریص خون اہلبیت تہا جیسا کہ مخبر صادق نے اشارہ ساتہہ اوسکے فرمایا اور اخراج کیا ابو نعیم نے اصبغ بن نباتہ سے کہا کہ آئے ہم ہمراہ رکاب حضرت علی رضی اللہ عنہ اوپر موضع قبر حسین رضی اللہ عنہ کے پس فرمایا علی مرتضی نے کہ یہہ جگہہ سلانے اونکے شترونکی ہے اور موضع خیمہ گاہ ... مکان اراقہ اونکی خون کا اور کئی نوجوانون کا آل محمدؐ سے کہ کشتہ ہووینگی اس میدان مین کہ رووے اوپر اونکے آسمان اور بر لایا حاکم اور بیہقی ام سلمہ سے کہا کہ دیکہا مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین اور حالانکہ سر و ریش مبارک آنحضرت کی خاک آلودہ تہی پس کہا مینے کیا حال ہے اے پیغمبر خدا فرمایا کہ ابہی مقام قتل حسینؑ مین حاضر تہا مین اور اخراج کیا بیہقی اور ابو نعیم نے بصرہ ازدیہ سے کہا کہ جس وقت شہید ہوئی امام حسین علیہ السلام خون برسایا آسمان نے پس صبح کی ہمنے باین حال کہ خم اور سبو ہمارے اور ہر طرف کہ ہمارے ملک سے تہا پر خون تہا اور بر لایا ابو نعیم طریق سفیان سے جدانی سے کہا کہ حاضر ہوئی دو مرد قتل امام حسینؑ کو پس ایک اونمین سے دراز ہوا عضو تناسل اوسکا یہانتک کہ لپٹتا تہا اوسکو اور کہین کمر میں باندہتا تہا اور کہین کہ گردن مین مثل ریسمان پیچیدہ کرتا تہا اور دوسرا پس حال اوسکا یہانتک پہنچا کہ استقبال کرتا تہا پکہال پانی آب کو ساتہہ دہن اپنی کی یہانتک کہ سارا پی جاتا تہا پانی اوسکا اور سیراب نہوتا تہا اور علی ہذا القیاس قاتلان دیگر ساتہہ عذاب و نکال ایکے مبتلا ہو کر واصل جہنم کے ہوئے ہین اور باقی آثار و علامات سے نوحہ جن ہے اوسکو سننا چاہئے اور اخراج کیا ابو نعیم نے حبیب بن ثابت سے کہا سنا مینے ایک جنی عورت جنیون سے کہ روتی تہی اوپر حسینؑ کے درحالیکہ کہتی تہی مسح کیا اور بوسہ دیا پیغمبرؐ نے پیشانی اوسکی پس تہا واسطے اوسکے نور اور لمعان رخساروں مین اور پدر و مادر اوسکے تہے عمدگان قریش سے اور تہا جد اوسکا بہترین جدہا یہہ تہا نوحہ جنیہ کا اور پوشیدہ نرہے کہ مراد اس مقام پر نوحہ سے رونا ساتہہ یاد کرنے اوصاف حمیدہ اور خصال پسندیدہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی ہے نہ نوحہ متعارفہ اور رسومہ اہل بدعت اور معمول زمان جاہلیت کہ وہ باتفاق علما حرام اور احادیث صحیحہ مین وعید شدید

اوپر اوسکے وارد ہوئی ہے اور زیر لایا ابونعیم طریق عبداللہ بن لہیعہ سے کہ مشہور ہے ابی قبیل سے کہا کہ جسوقت شہید ہوئے امام حسین علیہ السلام قطع کیا سر مبارک اونکا اور بیٹھے اول منزل مین کہ پیتے تھے نبیذ کو پس نکلا اوپر اونکے ایک قلم آہن سے پس لکھی ایک سطر خون سے کہ آیا امید رکہتے ہین وہ گروہ کہ قتل کیا حسین ع کو شفاعت اونکی جد کی دن حساب کے اور پیراے بصیرت اور اصحاب معرفت کو پوشیدہ اور پنہان نرہا ہوگا کہ یہہ سب آثار غریبہ اور شواہد عجیبہ کہ بیان اونکا گذرا براہین ساطع اور حجت قاطع ہین اوپر عظمت واقعہ کربلا اور شہادت سید الشہدا کے لیکن ایک امر عجیب تر اوس سے تصور مین نہ آوے ساتہہ گوش حق نیوش کے سنا چاہیے جیسا کہ ارشاد کیا جاتا ہے اور ختم کلام اوپر اوسکے ہوتا ہے اور اخراج کیا ابن عساکر نے منہال بن عمر سے کہا کہ مینے بخدا سوگند دیکھا سر امام حسین ع کو اوسوقت کہ اوٹھایا تھا اوپر نیزہ کے اور مین دمشق مین تھا اور آگے سر مبارک کے ایک مرد پڑہتا تھا سورہ کہف تاآنکہ پہنچا اس آیت پر کہ معنی اوسکے یہہ ہین آیا سمجھا تو کہ اصحاب کہف اور رقیم اعجوبہ نشانیون قدرت ہماری سے تھے۔ گویا کیا حق تعالے نے سر مبارک کو ساتہہ زبان تیز فصیح کے پس کہا عجب تر اوس سے کشتہ ہونا میرا اور اوپر نیزہ کے اوٹھایا جانا میرے سر کا خاتمہ بیان حال قاتلان خسران مال مین اوپر اونکے کہ جنہون نے تفحص کتب تواریخ کا کیا ہے پوشیدہ نرہا ہو۔ کہ ہر شخص کہ مباشر قتل اور سہیم و شریک قاتلین اور راضی اور خوشنود بشہادت شاہ شہیدان ہوا قطع نظر عذاب نکال اخروی سے کہ مستحق اوس سزا اور سکا ہے اس دار ناپایدار مین ساتہہ سزا اعمال اپنی کی پہنچا بعضے بقتل پہنچے اور بعضی نابینا ہوئے اور بعضی روسیاہ اور بعض کا اندک فرصت مین ملک و دولت ہاتہہ سے گیا اور بعضی تشنگی مین مرگئے اور بعض ساتہہ اور عقوبات کی مبتلا ہوئی۔ یہہ ہے شمہ حال نکبت مآل عوام سے کہ حاضر معرکہ کربلا تھے۔ اب حال پر اختلال خواص کا مثل یزید علیہ اور ابن زیاد منبع فساد اور ابن سعد اور شمر بے پیکر اونکے کا مجملا سنا چاہیے کہ یزید علیہ ما یستحقہ جو قتل امام حسین سے دل خوش کیا حق تعالی نے اوس سرآمد اشقیا کو قطع نظر امراض جسمانی سے کہ ہر چند شاق تر ہو وین لیکن بلحاظ سزاے اعمال اوسکے احتمال اونکا سہل ہے ساتہہ ارتکاب افعال شنیعہ کے مبتلا کیا کہ صورت عذاب الہی کی بدنشانیہ تکلف ناصیہ حال اوس بد مآل سے ہوئیدا رہتی اور منجملہ اوسکے تخریب مدینہ منورہ ہے ہاتہہ بیداد اوسکے سے تین روز تک عوام و خواص سکنہ اوس بلدہ طیبہ نے قتل اور غارت سے امان نپائی اور سات سو مرد صحابہ سے کشتہ ہوئے اور خانہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا تاراج کیا اور تین روز تک نمازی مشرف بنماز مسجد نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نہوئے اور سگ گربہ اوپر منبر منیف کے مسجد شریف مین جگہہ پکڑتے تھے سواے اوسکے اور اعمال قبیحہ کہ قلم اوسکی تحریر سے لرزتا ہے یزیدیون نے مسجد نبوی مین کہ موجود

ملائکہ مقدسہ تھے ظہور مین لائے اور ازانجملہ ہتک حرمت کعبہ معظمہ کہ سنگہائے شامیون سے صحن حرم پُر ہوگیا اور ستون مسجد کی شکستہ اور لباس کعبہ کو سوختہ کردیا اور پردہ کہ اوپر دروازہ کعبہ کے کشیدہ تھا اوسکو ہیمہ تنور کا کیا یہانتک کہ چند روز خانہ کعبہ نے لباس اور اہل بیت الیہ ایذا و ہراس مین رہے اور رحلت اور اباحت منہیات شرعی کی قبیل زنا و لواطت اور شرب خمر اور تزویج برادر یا خواہر اور امثال اوسکے کہ دلیل صریح اوپر تائید کفر اور کافری اوسکی کے ہے بجائے خود مصرح ہے الْقصہ اوس شوربخت نے تین سال اور سات مہینے ابتلا ایسے عقوبات کی بادشاہی کی اور رینہ ہوین ربیع الاول کو مقام حمص مین کہ ایک شہر بلاد شام سے ہے واصل جہنم ہوا اور سنتین عمر اوسکے او تالیس کو پہنچی تہے کہ با طوق لعنت اور سلاسل نکبت دنیا سے گیا معاویہ پسر یزید کو کہ حیات یزید مین ولیعہد اور خلیفہ کیا تہا اور پر تخت سلطنت کے بٹہایا بمجرد دیکہ معاویہ بادشاہ ہوا منبر پر گیا اور بعد حمد خدا سے جل و علی اور نعت سرور انبیا علیہ الصلوٰۃ والثنا کے کہا کہ خلافت آمین مضبوط خدا اور خلفا سے با صفا کا ہے میری جد معاویہ بن ابوسفیان نے ازراہ خلاف ساتہ علی مرتضیٰ کے کہ احق و الیق بخلافت تہے نزاع اور جدال کیا بعد اوسکے میرا پدر کہ سیطر حکی اہلبیت و استحقاق نرکہتا تہا اوپر تخت سلطنت کی بیٹہا اور استحکام اپنی حکومت کی لیئے امام حسین بن علی جیسے فرزند رسول مقبول کو قتل کیا جوان مرا اور نکال و مال دارین لطمع حکومت چند روزہ ہمراہ اپنے لیگیا یہہ کہکر زار زار رویا اور کہا کہ مین جانتا ہون کہ محاربہ ساتہ امام حسینؑ کے بہت برا تہا کہ میرے پدر نے کیا بازگشت اوسکی بسوی جہنم ہے۔ مین اس خلافت مین لذت نہین پاتا اولاد ابوسفیان سے جسکو چاہو امیر کرو مین عقد بیعت کرون مسلمانون سے یہہ کہکر باہر آیا پس منبر سے اوترا اور بعزلت بیٹہا اور دروازہ اپنی گہر کا اوپر مونہہ خلائق کی بند کیا اور بعد از ان بجوار رحمت حق کے ملا۔ اور ابن زیاد شقاوت بنیاد قتال مختار بن عبید ثقفی مین مارا گیا اور ابن سعد اور شمر کو بہی مختار نے بعد تسلط اپنی کے اوپر کوفہ کے قتل کیا اور مفتاح النجاسی منقول ہے کہ واقعہ مختار مین ستر ہزار آدمیون شام سے مقتول ہوئے اور یہہ واقعہ روز عاشورہ ستہ ست سنہ ہجری بعد از چہہ برس کے معرکہ کربلا سے اتفاق پڑا اور بروایت صحاح مروی ہے کہ جب سر ابن زیاد اور اوسکے سرداران کا روبرو مختار کے حاضر کیا ناگاہ ایک سانپ آیا اور میان سرون کی جاکر سوراخ بینی ابن زیاد مین گیا اور اندکی دیر ٹہیکر اوسکے مونہہ سے باہر آیا اور پہر اوسکی بینی مین جاکر غائب ہوا الغرض ابن زیاد اور ابن سعد اور شمر اور عمر بن الحجاج اور قیس بن اشعث کندے اور خولی بن یزید اور سنان بن انس نخعی اور عبداللہ بن قیس اور حکم بن طفیل اور یزید بن مالک وغیرہ اعیان یزید سے ساتہہ عقوبتون کی مبتلا ہوکر کشتہ ہوئے اور اون سب کے تن زیر سم آہوان کی چہوڑے اور گہوڑے اوپر اوسکے دوڑائے یہانتک کہ عظام اونکی ریزہ ریزہ ہوکر ساتہ خاک کی برابر ہوئے۔ اور

پوشیدہ نرہے کہ کتب تاریخ مین اختلاف ہے بعض مین ذکر قتل ابن سعد اور شمر وغیرہ کا پہلے قتل ابن زیاد سے ہی - اور بعض مین اوسکے پیچھے اور کسیطرح ہو منتقم حقیقی نے سزاے اعمال قاتلون سید الشہدا علیہ السلام کی مختار کے ہاتھ سے اونکی کنار مین رکھی گرچہ شقاوت ازلی نے آخر کار اوپر ناصیۂ اعتقاد مختار کی کیا تفصیل حال بدمآل اوسکی کتب تاریخ مین مسطور ہے پس جب کہ عملداری کوفہ کے اور اطراف و جوانب اوسکے مسلط ہوا اور داعیہ اوپر عبداللہ ابن زبیر کے کیا پس عبداللہ برادرزادہ مختار نے وقوف پاکر مصعب بن زبیر اپنے بھائی کو ساتھ محاربہ مختار کی نامزد کیا جو مصعب بن زبیر بمحاربہ مختار روانہ ہوا درمیان مصعب اور مختار کے طرح جدال و قتال واقع ہوئی اور فتح نصیب مصعب کے ہوئی اور مختار اس معرکہ مین مقتول ہوا بعد ازانکہ مصعب بن زبیر نے اوپر کوفہ اور اوسکے نواحی کے استیلا پایا عبدالملک جنگ مصعب کے لیے اوٹھا اور ہنگامہ قتال گرم کیا آخر الامر فتحیاب ہوا اور مصعب بن زبیر اور ابراہیم بن مالک اشتر مقتول ہوے - اور ابن عمیر لیثی سے منقول ہے کہ عبدالملک سے کہا کہ مینے اول سر مبارک امام حسین علیہ السلام کا دار الامارۃ مین روبرو ابن زیاد کے دیکھا بعد ازان سر ابن زیاد کا آگے مختار کے اور پس ازان سر مختار کا حضور مصعب مین بعد سر مصعب کا تیرے مجلس مین دیکھتا ہون اس دار الامارۃ سے پناہ بد مکان ہے کہ بازگشت رؤسا کی اس جگہہ ہوئی ہے عبدالملک باصغا اس سخن کے مجلس سے اوٹھا اور کہا کہ بنا اس قصر کی نامبارک ہے منہدم کردو پس جو عبدالملک نے اوپر مصعب کے ظفر پائی اور کشتہ ہوا مصعب کوفہ اور اوسکے نواحی تصرف مین عبدالملک کے آئی چاہا کہ سپاہ کو واسطے قتل عبداللہ بن زبیر کے مکہ مین بھیجے اول وہلہ مین کسیکی اجابت نکی کہ حرم خدا مین کہ جدال و قتال اوسمین حرام ہے کیونکر محاربہ عمل مین آوے ایکدن حجاج نے آگے عبدالملک کی حاضر ہو کر کہا کہ مینے کل رات خواب مین دیکھا کہ سر ابن زبیر کا اوسکے تن سے کاٹا ہے مینے عبدالملک نے جانا کہ حجاج راضی بعزیمت مکہ واسطے قتال ابن زبیر کے ہے پس اپنی فوج کو بنام حجاج کی کر کے مکہ مین بھیجا حجاج کہ اصل اوسکا طائف سے تھی جب وہان پہنچا اور سپاہ جمع کی او متوجہ بسمت کعبہ ہوا اور نائرۂ قتال کو ساتھ ابن زبیر کے اشتعال مین لایا اور کمر اوپر گستاخیون کی باندہ کر دامن محافظت آداب کعبہ کو یکسر ہاتھ اعتقاد سے چھوڑا تا وہ کہ تمامی حرم محترم ساتھ خون کشتون کے رنگین ہوا - اور عبداللہ بن زبیر نے شربت شہادت چکھا بعد اوسکے کہ یہہ مرحلہ بھی طے ہوا حکومت مروانیون نے شام اور عراق اور حجاز مین استقرار پکڑا اور ہزار ماہ تک دوام و استمرار پایا - اور وہ جو تفسیر سورہ انا انزلنا مین بذیل کریمہ لیلۃ القدر خیر من الف شہر کے حضرت امام حسین علیہ السلام سے مروی ہے کہ مراد ہزار ماہ سے مدت سلطنت بنی امیہ ہے ظہور مین آیا یہہ روداد وقائع کہ ترتیب حوالہ قلم اختصار رقم کے کیا - اور من بعد اسکے وہ جو جلوہ شہود پکڑا بخوف اطناب کلام اوسکے بیان سے

طے کرنے مناسب جانی **فصل پانچوین** بیان خلفاے بنی امیہ اور فضائل اہلبیت اور احوال امام اعظم مین۔ خلفائی بنی امیہ چودہ ہین اول اونمین کا معاویہ بن ابی سفیان اور آخر خلیفہ مروان الجوزی ان خلفاے نے کچہ اوپر نوے برس سلطنت کی تہی جسکے تخمیناً ہزار مہینے ہوتی ہین

اور معاویہ بن ابی سفیان بن صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ بیعت معاویہ کی اوس روز ہوئی کہ جس روز حاکمین کے حکم جمع ہوئے تہے اور بعضے کہتے ہین کہ بیت المقدس مین بعد شہید ہونے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لیکن بیعت تماماوس روز مستحکم ہوا جس روز امام حسن علیہ السلام نے خلع خلافت فرماکر سپرد معاویہ کی جب سے معاویہ ہمیشہ خلیفہ رہا **بیان** سنہ ۴۲ اور ۴۳ ہجری اس سال مین عمرو بن العاص بن وائل بن ہاشم بن سعید بن سہم بن عمرو بن حصیص بن کعب بن لوی قرشی سہمی نے وفات پائی یہ عمرو مذکور ایک اون تین مین کا ہے جو ہجو پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا کرتے تہے اور دوسرا ابوسفیان بن حرب اور عبداللہ بن الزبعری تہا **اور** تین ہی شخص حضرت کی طرف سے مجیب تہے۔ حسان بن ثابت اور عبداللہ بن رواحہ اور کعب بن مالک **بیان** سنہ ۴۴ ہجری اس سال مین معاویہ نے زیاد بن سمیہ کو اپنی کنبے مین ملالیا تہا اوس کا حال یہہ ہے کہ سمیہ ایک کنیز تہی حارث بن کلاہ ثقفی کی اوسنے ایک غلام رومی سے اوسکا نکاح کردیا تہا اوس غلام سے کہ ایک فرزند پیدا ہوا۔ پہر ایسا اتفاق ہوا کہ ابوسفیان بہی ایام جاہلیت مین بجانب طائف گئے تہے وہان جاکر ابو مریم کلال کے گہر مین اوترے کہ وہ مسلمان ہوگیا تہا اور حالت نشہ مین ابوسفیان کو خواہش عورت کی ہوئی ابی مریم نے کہا سمیہ موجود ہی پس ابوسفیان نے اوس سے صحبت کی اوسکو حمل رہا اوس حمل سے زیاد پیدا ہوا **اور** جس سال مین کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کی اوسی سال مین وہ زیاد کو جنی تہی مگر جب یاد جوان ہوا تو فصیح و ابلغ ہوا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی ایام خلافت مین اوسکو حاکم فارس کردیا تہا۔ جسوقت حضرت امام حسن؏ نے خلع خلافت فرمایا ابن زیاد نے بیعت معاویہ اختیار نکی اور رک گیا معاویہ کو اندیشہ پیدا ہوا کہ مبادا ابن زیاد میرا مقابلہ کرے جب یہہ حال مغیرہ بن شعبہ نے دیکہا وہ معاویہ کے پاس گیا سنہ پینتالیس ۴۵ ہجری مین معاویہ نے اوسکے روبرو زیاد کا شکوہ کیا اور کہا کہ وہ فارس مین باغی ہو بیٹہا ہے اور میری اطاعت نہین قبول کرتا مغیرہ نے کہا مجہے آپ اجازت دیجیے مین اوسکو جاکر فہمایش کرون معاویہ نے حکم دیا اور ایک نامہ زیاد کو لکہا کہ ہمنے تجکو امان دی کچہہ خوف نکرنا چنانچہ مغیرہ وہان گیا چونکہ فیما بین مغیرہ اور ابن زیاد کی دوستی اور اتحاد کمال تہا اوسکو اپنی ہمراہ معاویہ کے پاس لاکر بیعت کروادی۔ پہر معاویہ نے لوگونکو جمع کیا اور ابو مریم شراب فروش کو بہی جسنے سمیہ کو ابوسفیان پاس حاضر کیا تہا درمیان طائف کے شہادت کے لیے طلب کیا اوسنے گواہی دی کہ زیاد کا نسب ابوسفیان سے ثابت ہے بعد اس گواہی کے معاویہ نے زیاد کو اپنی نسب مین داخل کیا یہہ امر لوگون پر شاق اور دشوار گذرا

اور سبکو یہ معلوم ہوا خصوصاً بنی امیہ کو اس لیے کہ زیاد صریحاً اولاد ایک غلام رومی سے تھا اور وہ امیہ عبد شمس کے نسب مین داخل ہوا پھر معاویہ نے زیاد کو حاکم بصرہ کر دیا اور خراسان اور سیستان کو اور اوسکی مضافات سے یہانتک کہ ہند اور بحرین اور عمان یہ سب اوسکے متعلق ہو گئی **بیان سنہ ۴۵ پینتالیس ہجری** اس سال مین زیاد بصرہ کو گیا اور وہان جاکر خوب انتظام اور انتساق کیا اور لوگونکو نرا ایمن دین یہانتک کہ وہ سب ڈر گئی اور بعد فوت مغیرہ کی اوسکو حاکم کوفہ کر دیا چنانچہ زیاد وہان گیا اور سمرہ بن جندب کو اپنا خلیفہ کرکے بصرہ مین چھوڑ گیا یہ شخص بھی زیاد کی خاصیت رکھتا تھا یعنی خونریزی اور قتل مین اوسکے مثل تھا اور عمال معاویہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی سب کیا کرتے تھے اور حضرت علی کا نام نہ لیتے تھے بلکہ ابو تراب کہا کرتے تھے اور فی الحقیقت حضرت علی کو یہ کنیت بہت پسند آتی تھی اور اسی سال مین عبد الرحمن بن خالد بن ولید فوت ہوئی کہ اہل شام تمام اونکی جانب میل کرتے تھے معاویہ نے ایک نصرانی سے اونکو زہر دلوایا۔ **بیان سنہ ۴۶ چھیالیس اور سنہ ۴۷ سینتالیس ہجری** اس سال مین قیس بن عاصم بن سنان بن خالد فوت ہوئے یہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس قاصد بنی تمیم ہو کر آئے تھے اور مشرف اسلام سے مشرف ہوئی کہتے ہین کہ قیس بن عاصم باخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ متصف تھے **بیان سنہ ۴۸ اڑتالیس ہجری** درمیان اس سال کی معاویہ نے لشکر کثیر اوپر قسطنطنیہ کی ہمراہ سفیان بن عوف کی روانہ کیا اونھونے وہان جاکر بلاد روم اور قسطنطنیہ کو محاصرہ کیا چنانچہ اس لشکر مین ابن عباس اور عمرو بن زبیر اور ابو ایوب بھی شریک تھے یہ سب صحابی رضی اللہ عنہم ہمراہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ بدر اور بعد اوسکے ساتھ علی مرتضی کی جنگ صفین اور ماسوائی اوسکی اور محاربے مین شامل رہی ہین **بیان سنہ ۴۹ انچاس اور پچاس ۵۰ ہجری** اس سال مین بلدہ قیروان موسس ہوا اور سنہ ۵۰ پچاس مین طیار ہو گیا حال اوسکا یہ ہے کہ معاویہ نے عقبہ بن نافع کو افریقیہ پر والی کیا یہ صحابی صلحا سے تھے جب افریقیہ پر گئے وہان کے باشندونکو قتل کیا اسلیے کہ وہان کے سکان کا یہ دستور تھا کہ بعد مراجعت لشکر اسلام مرتد ہو جایا کرتے تھے اور اسی سال مین دحیہ کلبی بن خلیفہ بن فروہ بن فضالہ سے جو منسوب ہے طرف کلب بن وبرہ کے وفات پائی یہ صحابی جنگ بدر مین حاضر ہوئے تھے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام اکثر بصورت دحیہ کلبی میری پاس آیا کرتے تھے **بیان سنہ ۵۱ اکاون** اسی سال مین سعید بن زید جو ایک صحابی عشرہ مبشرہ مین سے ہین فوت ہوئے **بیان سنہ ۵۲ اور سنہ ۵۳ ترپن ہجری** اس سال مین زید بن امیہ درمیان ماہ رمضان کی بسبب عارضہ خارش کے فوت ہوے اور پیدایش اونکی سنہ تین ہجری مین ہوئی تھی **بیان سنہ ۵۴ چون اور پچپن ۵۵ اور چھپن ۵۶ ہجری** اس سال مین معاویہ نے سعد بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو حاکم خراسان کیا اونھون نے نہر جیحون سمرقند اور صغد تک پہنچا دی اور کفار کو شکست دیکر تابع کر لیا اور اوسکو صلح کرکے فتح کیا۔ جو لوگ کہ ہمراہ اونکے اس جنگ مین مقتول ہوئے اونمین سے قثم بن عباس ہین یہ بھی متصل سمرقند مدفون ہوئے اور اونکے بھائی عبد اللہ بن عباس طائف مین شہید ہوئے اور فضل شام مین اور عبید افریقیہ مین اور اسی سال مین معاویہ نے لوگوں سے اخذ بیعت اپنے بیٹے یزید کے لیے کرائی اور اپنا ولیعہد کیا چنانچہ اہل شام اور اہل عراق نے بیعت کی

مروان بن الحکم کہ معاویہ کی طرف سے متولی مدینہ منورہ تہا چاہا کہ یزید کی بیعت مدینہ والی بہی اختیار کرین حضرت امام حسین علیہ السلام نے
منظور نکی اور عبداللہ بن عمر اور عبدالرحمن بن ابی بکر اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم نے بہی بیعت یزید اختیار نکی ان لوگون کی انکار سے اوسکی
بات رہی آخر الامر معاویہ ہزار سوار اپنی لیکر حجاز مین آیا اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس باب مین گفتگو رہی لیکن انجام کار اورون نے بیعت یزید
سوای اشخاص ممدوحۃ الذکر کی قبول کی لیکن معاویہ نے یزید سے یہہ بات کہدی تہی کہ عبدالرحمن سے ڈرتا رہنا اور ابن عمر ایک مرد پارسا ہی اور امام حسین
رضی اللہ تعالی عنہ سے پاس قرابت رسول ہی اونسے درگذر کرنا اور ابن زبیر اگر تیرے ہاتہ لگی اوس سے ہرگز درگذر نکرنا **بیان سنہ ستاون**
اور اٹھاون ہجری درمیان اس سال کی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ نے وفات پائی اور اونکی بہائی عبدالرحمن
بن ابی بکر بہی اسی سال مین فوت ہوئے **بیان سنہ ۵۹ اور سنہ ۶۰ ہجری** اس سال مین سعید بن العاص بن امیہ نے رحلت کی اور تولد انکا
سال اول ہجری مین ہوا تہا اور انکی والد عاص نے روز جنگ بدر ایک کافر کو قتل کیا تہا **اور** اسی سال مین حطیئہ نے کہ جسکا نام جرول بن مالک تہا
وفات پائی وجہ تسمیہ انکی حطیہ سبب کوتاہی قد اوسکے تہی اول یہہ شخص مسلمان ہوا پہر مرتد ہوگیا پہر مسلمان ہوا **اور** اسی سال مین ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ فوت ہوئے اور یہہ اون اشخاص سے ہین جو دایم خدمت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین رہا کرتی تہی اور اونسے احادیث کثیرہ
مروی ہین اور اونکی روایت کو صحیح جانتے ہین **بیان سنہ ۶۰ ساٹہہ ہجری** واضح ہو کہ درمیان اس سال کی ماہ رجب مین معاویہ ابی سفیان نے
وفات پائی اور انتیس سال تین مہینے ستائیس دن خلافت کی اور عمر انکی بچہتر برس اور بقول بعضی ستر برس اور بعضی کی نزدیک اور بہی روایت ہے
پہر ضحاک بن قیس نے اونکی نماز جنازہ پڑہی کہ یزید بن معاویہ اوسوقت وہان موجود نہ تہا حوارین مین کہ مضافات حمص سے ہے وہان تہا پس حال وفات سے
اوسکو آگاہ کیا چنانچہ بعد دفن معاویہ کی اوسنے آنکر قبر پر نماز پڑہی **بیان احوال معاویہ** اپنی باپ ابی سفیان کی ساتہہ بروز فتح مکہ مسلمان ہوگئی تہی
اونسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کار کتابت لیا کرتی تہی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت مین اونکو عامل شام کا کر دیا چنانچہ چار برس اوسکے
سامنے حاکم رہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی مدت خلافت مین بہی قائم رکہا چنانچہ بارہ برس انکی خلافت مین سرداری کرتی رہے اور چار برس تک
حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے محاربہ کرکی شام پر غالب آئی پہر بقدر چالیس برس تک ملک شام کی سلطنت کی خلق کا یہہ حال تہا کہ حلیم اور استوار اور تیز فہم اور سیاست
ملک خوب جانتی تہی اور حلم اور غصہ کنکا غالب تہا۔ اور سخاوت بہی بہت کرتی تہی اور اقربا سے سلوک **بیان اخبار یزید** واضح ہو کہ یزید بن معاویہ خلیفہ ثانی ہے
بنی امیہ سے اور ماہ رجب سنہ ساٹہہ ہجری مین جب یزید خلیفہ ہوچکا۔ اوسوقت اپنی عامل سے جو مدینہ مین تہا یہہ کہلا بہیجا کہ حسین ابن علی اور عبداللہ
بن زبیر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے کہو کہ میری بیعت منظور کرین ابن عمر نے یہہ جواب دیا کہ اگر اور لوگ یزید سے بیعت کر لینگے اوسوقت کیا مضایقہ مین بہی موجود ہون اور
حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم اور ابن زبیر دونو بجانب مکہ معظمہ روانہ ہوئے اور بیعت یزید منظور نکی **بیان سنہ ۶۱ اکسٹہہ اور باسٹہہ ۶۲ اور ترسٹہہ ۶۳ ہجری سے**

اس سال مین سب اہل مدینہ نی متفق ہوکر بیعت یزید کی چھوڑ دی اور اوسکے نائب عثمان بن محمد بن ابی سفیان کو مدینہ سے نکالدیا۔ جب یہ حال یزید کو معلوم ہوا مسلم بن عقبہ کو بالشکر روانہ بجانب مدینہ طیبہ کیا اور حکم دیا کہ بعد حرب جب مدینہ فتح ہو لشکر مین حکم عام دینا کہ تین روز تک قتل عام ہووے اور غارت اموال اور امتاع رہے بعد ازان اسطرح سے سب سے اقرار کر لینا کہ ہم غلام اور تابعدار یزید کے ہین یہ اقرار لیکر اخذ بیعت کرنا اور بعد از حصول فراغت بسمت مکہ جانا چنانچہ مسلم مذکور دس ہزار سوار اہالی شام سے ہمراہ لیکر مدینہ منورہ پر چڑھ گیا تمام مہاجرین وانصار مدینہ کی اوس سے لڑے اور فضل بن عباس بن ربیعہ بن الحرث بن عبد المطلب شہید ہوے اور علی ہذا القیاس ایک جماعت اشراف و انصار سے محاربہ خوب واقع ہوا آخر الامر اہل مدینہ کو شکست ہوئی مسلم نی حسب الحکم یزید پلید کے تین روز تک قتل عام کیا اور دست غارت دراز اور یہ جنگ ستائیسوین ذوالحجہ سنہ ترسٹھ کو واقع ہوئی تھی غرض کہ مسلم نی باقیماندگان مدینہ سے کہا کہ اقرار کرو کہ ہم سب یزید کے تابعدار اور غلام ہین پس جب یہانکی مہم سے انفراغ کلی حاصل ہوئی اوسوقت بجانب مکہ روانہ ہوا **بیان سنہ ۶۴ چونسٹھ ہجری** اور چونکہ مسلم مذکور مریض تھا قبل از پہونچنے مکہ معظمہ کے مرگیا اور اوسکے قائم مقام امیر لشکر حصین بن نمیر السکونی ہوا یہ واقعہ درمیان ماہ محرم سنہ مذکور کے واقع ہوا اسکے بعد حصین اوپر مکہ معظمہ کے گیا اور عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو چالیس دن تک محاصرہ کیا اور خانہ کعبہ سے بہت سی بے ادبی کی جب حصین کو معلوم ہوا کہ یزید مرگیا اوسنے عبد اللہ بن زبیر سے کہا کہ میری رائے یہ تقاضا کرتی ہے کہ ہم اپنے مقتولین کے خون کا دعوا کرین۔ اور اگر تم میرے پاس آؤ تو مین تمہاری بیعت اختیار کرون اور بجانب شام روانہ ہون۔ عبد اللہ بن زبیر نے انکار کیا اور حصین بسمت ملک شام روانہ ہوا اگر بعد از روانگی حصین کی عبد اللہ بن زبیر کو نہ متفق ہونی پر ندامت حاصل ہوئی اور جو لوگ بنی امیہ کی باقیماندہ مدینہ مین رہگئے تھے وہ سب ہمراہ حصین کے بجانب ملک شام راہی ہوے **بیان مرگ یزید پلید بن معاویہ** واضح ہو کہ یزید بن معاویہ درمیان ایک قریہ کی مضافات حمص سے چودہوین ربیع الاول سنہ ۶۴ چونسٹھ ہجری مین فوت ہوا عمر اوسکی اڑتیس برس کی تھی اور مدت خلافت تین برس چھہ مہینے حلیہ اوسکا گندم رنگ سفید چشم منہ پر داغ چیچک کے ڈاڑہی خوبصورت دراز قد **اخبار معاویہ بن یزید** واضح ہو کہ معاویہ بن یزید بن معاویہ تیسرا خلیفہ خلفای بنی امیہ کا ہے جب یزید بن معاویہ فوت ہوا اوسوقت لوگون نی یزید کے بیٹے معاویہ کی بیعت اختیار کی یہ شخص جوان اور دیندار تھا اوسکی خلافت کل تین مہینہ رہی اور بعضے کہتے ہین کہ چالیس روز رہی اسکے فوت ہوا عمر اسکی اکیس برس کی تھی اور اواخر ایام زندگانی مین اپنے اقربا سے کہا کہ مجھسے کار خلافت نہین ہوسکتا اور نہ کوئی شخص مجکو مثل عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کی معلوم ہوتا ہے کہ اوسکو مین خلیفہ مقرر کرون اور نہ مثل اہل شوری کوئی ہے اس لیئے تم سبکو اختیار ہے جسکو تم پسند کرو خلیفہ مقرر کر لو یہ کہکر اپنے گھر مین چلا گیا اور تا وقت وفات باہر نہ آیا۔ کہتے ہین کہ اوسنے بوقت مرگ یہ وصیت کر دی تھی کہ ضحاک بن قیس تا قائم و مقرر ہونی کسی خلیفہ کے لوگونکو نماز پڑہایا کرے بیعت کرنا لوگونکا عبد اللہ بن زبیر سے

جبکہ معاویہ بن یزید فوت ہوا اوسوقت لوگون نے مکہ مین عبد اللہ بن زبیر سے بیعت کی اور مروان بن الحکم مدینہ مین تہا اوسنے قصد کیا کہ مکہ مین جا کر عبد اللہ بن زبیر سے بیعت کرون لیکن پہر وہ ہمراہ اونکے جو لوگ بنی امیہ مین سے ملک شام کو جاتے تہے چلا گیا۔ کہتے ہین کہ ابن زبیر نے اپنے عامل کو جو مدینہ منورہ مین تہا یہ لکہا کہ کوئی بنی امیہ مین سے وہان سے نہ پاوے اگر ابن ہمراہ حصین کے ملک شام کو چلا جاتا بنی امیہ سے سازش کر لیتا تو ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو خلافت مقرر ہو جاتی لیکن تقدیر سے کچہ چارہ نہین ہو سکتا تب وقت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی مکہ مین بیعت ہو گئی۔ اور عبید اللہ بن زیاد والی بصرہ ملک شام کو راہی ہوا اسوقت تمام اہل بصرہ نے ابن زبیر سے بیعت کر لی اور عراق و حجاز اور یمن کے لوگ سب مطیع ہو گئے اور ضحاک بن قیس نے بہی عبد اللہ بن زبیر سے مخفی بیعت کر لی تہی اور حمص مین نعمان بن بشیر انصاری نے بہی بیعت کی قریب تہا کہ تمام امر خلافت طرف عبد اللہ بن زبیر کے راجع ہو جاوے اس لیے کہ یہ مرد زاہد و پارسا و شجاع تہے الا دو نقص بہی تہے ایک بخل اور دوسرے ضعیف الرای

بیان اخبار مروان بن الحکم واضح ہو کہ بنی امیہ کا چہارم خلیفہ مروان بن الحکم ہے یہ مروان ایام خلافت ابن زبیر مین ملک شام پر قائم ہوا اور تمام بنی امیہ اوسکے ہمراہ ہو گئے اور تمام ملک شام مین تسلط مروان بن الحکم کا ہو گیا اوسوقت مروان نے بجانب مصر خروج کیا اور پیشتر از روانگی اپنی کے عمرو بن سعید بن عاص کو روانہ کیا اوسنے مصر مین داخل ہو کر ابن زبیر کے عامل کو اخراج کیا اور باشندگان مصر سے مروان بن الحکم کی بیعت ٹہرائی پہر بعد تنظیم و تنسیق مصر کے مروان بجانب دمشق آیا اور تا اختتام ۶۴ سنہ ہجری کے مروان بالاستقلال ملک شام اور مصر کا خلیفہ رہا اور ابن زبیر درمیان عراق اور حجاز اور یمن کے خلیفہ تہے اور اسی سال مین ابن زبیر نے کعبہ معظمہ کو سر نو تعمیر کیا **بیان سنہ ۶۵ ہجری وفات مروان** سبب مرنے مروان بن الحکم یہ ہوا کہ اوسکی زوجہ جو ام خالد بن یزید بن معاویہ تہی نے گلا اوسکا گہونٹ ڈالا اور پکاری کہ ہای میرا زوج مر گیا یہ واقعہ تیسری رمضان سنہ ۶۵ مذکور مین ہوا اور اوسکو دمشق مین دفن کیا عمر اوسکی تریسٹہہ ۶۳ برس اور مدت خلافت نو مہینے اور اٹہارہ روز **شمہ از احوال مروان** اسکے باپ کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اخراج فرمایا تہا وہ بجانب طائف چلا گیا حتے کہ خلافت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما تک وہین رہا مگر خلیفہ سوم عثمان رضی اللہ عنہ نے اوسکو بلا لیا تہا اور یہ مروان وہی ہے جسنے طلحہ کو بضرب تیر جنگ جمل مین شہید کیا تہا **بیان اخبار عبد الملک** واضح ہو کہ عبد الملک پانچوان خلیفہ خلفائی بنی امیہ کا ہے ۳ رمضان سنہ ۶۵ مین لوگون نے اوس سے بیعت کی اور خلافت اوسکی ملک شام اور مصر مین مستقل ہو گئی **خروج مختار ثقفی سنہ ۶۶ چہیاسٹہہ ہجری** درمیان اس سال کے مختار نے شہر کوفہ سے بنا بر انتقام خون سید الشہدا کے خروج کیا اور بہت سے لوگ شریک ہو گئے اور کوفہ پر غالب آیا اور جم غفیر نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور طلب انتقام خون امام ہمام پر بیعت کی اور مختار نے فقط قاتلین سید الشہدا سے محاربہ کیا اور کہا کہ شمر ذی الجوشن کو میرے حوالہ کر دو یہانتک کہ اوپر اوسکے فتح پائی اور قتل کیا اور خولی الاصبحی کے گہر کو جسنے سر مبارک امام حسین علیہ السلام جسد مبارک سے جدا کیا تہا محاصرہ کیا اور بعد قتل خولی اوسکے گہر کو جلا دیا اور عمر بن ابی وقاص کو کہ منجملہ قاتلین سے تہا قتل کیا

اور ابن عمر کو بھی اور دونوں کے سر محمد بن حنیفہ پاس کہ حجاز مین تھے بھیجدیئے اور یہ واقعہ ماہ ذیحجہ سال مذکور مین گذرا تھا
قتل عبید اللہ بن زیاد ۶۷ سنہ سرسٹھ ہجری نبوی صلعم اس سال مین درمیان ماہ محرم کی مختار مذکور نے
لشکر آمادہ کیا واسطے جنگ کی عبید اللہ بن زیاد کے کہ اوپر موصل کے تسلط رکھتا تھا **اور** اور ابراہیم بن اشتر نخعی کو
اوس لشکر کا سپہ سالار مقرر کیا الغرض بوقت مقابلہ جانبین خوب جنگ واقع ہوئی اور ابن زیاد کی لوگ بھاگ گیے اور
عبید اللہ بن زیاد ابراہیم بن اشتر کے ہاتھ سے اسی معرکہ مین بعد وقوع جنگ عظیم کے مقتول ہوا ابراہیم نے اوسکا
سر کاٹ کر ہمراہ اور سرون کے مختار پاس روانہ کردیا اسطرح پر حق تعالی جل شانہ نے انتقام امام ہمام کا بدست
مختار اخذ کیا ۔ ہر چند کہ نیت مختار کی بخیر نہ تھی لیکن بظاہر کار نیک اوس سے ظہور مین آیا **اور** اسی سال مین ابن زبیر نے
اپنی بھائی مصعب کو اوپر بصرہ کے حاکم مقرر کیا مصعب نے مہلب بن ابی صفرہ کو خراسان سے طلب کیا وہ فوج اور مال کثیر ہمراہ
لیکر مصعب پاس آیا اور دونو متفق ہوکر کوفہ پر پہونچے اور مختار سے لڑے مختار کو بعد جنگ عظیم شکست حاصل ہوئی اور
کوفہ مین مختار کو محصور کیا و لیکن وہ حالت محاصرہ مین بھی خوب لڑا یہانتک کہ مقتول ہوا اور اوسکے اعوان و انصار نے
مکان خالی کردیا ۔ مصعب نے سب کی سر یک قلم جدا کیے کہتے ہین کہ اس جنگ مین سات ہزار آدمی مقتول ہوے اور مختار
ماہ رمضان مین شہید ہوا عمر اوسکی سرسٹھ برس اور بقول بعض اکہتر اور بعض کے نزدیک اونہتر اور سوا اسکے
اور بھی منقول ہے **اور** ابو بحر ضحاک بن قیس بن معاویہ بن حصین بن عبادہ نے کوفہ مین وفات پائی یہہ شخص
تابعین سے بڑے رتبہ کا گذرا ہے اور یہی ضحاک بن قیس مشہور بہ احنف تھا اور ہمراہ حضرت علی مرتضے رضی اللہ عنہ کی جنگ صفین مین
حاضر تھا اور جنگ جمل مین جانبین سے کسیکے شریک نہین ہوا **بیان ۶۸ سنہ اڑسٹھ ہجری** اس سال مین عبد اللہ بن
عباس طائف مین عازم ملک بقا ہوے اور محمد بن حنفیہ طائف مین رہا کیے یہانتک کہ حجاج بن یوسف مکہ مین آیا اور عبد اللہ بن
بن عباس رضی اللہ عنہ ہجرت سے پیشتر تین برس پیدا ہوے تھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکے لیے دعا فرمائی تھی
کہ ای خدا اسکو علم دین کا فقیہ کر چنانچہ ایسے ہی عالم عدیم المثل ہوے ببرکت دعای آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ اور اونکو بسبب
کثرت علم حبر کہا کرتے تھے **بیان ۶۹ سنہ اونہتر اور ستر اور اکہتر ہجری قتل مصعب** رض واضح ہو کہ درمیان اسنہ ہجری کے
عبد الملک نے سامان جنگ مہیا کرکے بجانب عراق کوچ کیا اور ادہر مصعب نے بھی سامان جنگ کرکے اوسکا مقابلہ کیا اور جانبین سے محاربہ شروع ہوا الا افسوس کہ اہل عراق نے
عبد الملک سے خفیہ سازش کرلی تھی مصعب کو چھوڑ کر اوس سے جا ملے باوجود اسکے مصعب خوب لڑے آخر الامر شہید ہوے مع اپنے فرزند دلبند کے عمر اونکی چھتیس برس کی تھی

ماہ جمادی الاول سنہ مذکور مین اور مصعب و رعبد الملک سے قبل از خلافت مصعب دوستی تہی اور مصعب کی دو زوجہ تہین
ایک سکینہ بنت الحسین ع اور دوسری عائشہ بنت طلحہ ان دونون سے ایکمرتبہ نکاح کیا تہا القصہ بعد اس واقعہ کی عبد الملک
کوفہ مین گیا اور وہان کی باشندون نے اوس سے بیعت کی اور دونو عراق اوسکے زیر حکم ہو گئے **بیان ۷۲ سنہ بہتر ہجری** اسی سال مین
عبد الملک مذکور نے حجاج بن یوسف ثقفی کو لشکر دیکر بجانب مکہ معظمہ بارادہ جنگ عبد اللہ بن زبیر کے روانہ کیا چنانچہ حجاج مذکور
ماہ جمادی الثانی ۷۲ سنہ مذکور مین بسمت مکہ شریفہ راہی ہوا اور طایف مین درمیان اوسکے اور اصحاب ابن زبیر کے جنگ واقع ہوئی اور
جملہ اصحاب ابن زبیر پر حملہ کیا انجام کار ابن زبیر مکہ مین محصور رہے اور حجاج مذکو نے بیت الحرام پر گولی مارے اور تمام سال محاصرہ
رہا **بیان قتل ابن زبیر ۷۳ سنہ ہجری** اور حجاج بن یوسف ابن زبیر کا محاصرہ کیئے رہا مگر ابن زبیر نے اپنی تئین سپرد کرنے
سے لڑنا بہتر اور رہنا سبب جانا اور جمادی الآخر ۷۳ سنہ مین شہید ہوے اور عمر اونکی بہتر برس کی تہی اور یہ اول فرزند ہین جو مہاجرین مین سے
بعد ہجرت متولد ہوے اور نو برس خلافت کی کہتی ہین کہ یہ شخص کثیر العبادت تہے کہ چالیس برس اپنی بستہ سے جدا رہنا اوتاری تہی
اور اوسی سال مین بعد شہید ہونے ابن زبیر کے اہل حجاز اور یمن نے عبد الملک سے بیعت کی اور سب نے اوسکی اطاعت منظور کی
اور اسی سال مین عبد اللہ ابن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فوت ہوے یہ واقعہ تین مہینہ بعد شہید ہونے ابن زبیر سے وقوع مین
آیا اور عمر انکی ستاسی برس کی تہی **بیان ۷۴ سنہ چوہتر ہجری** اس سال مین حجاج نے کعبۃ اللہ کو منہدم کرکے جسطرح پر کہ زمانہ پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مین تہا اوسی طور سے تعمیر کیا اور حجاج امیر حجاز مقرر ہوا **بیان ۷۵ سنہ پچہتر ہجری** اس سال مین عبد الملک
نے طرف حجاز کی ایک پروانہ درباب ولایت عراق کی بہیجا کہ اوسکا بہی تم انتظام کرو چنانچہ وہ مدینہ سے کوفہ کو گیا اور زمانہ حجاج مین ایک
شخص مسمے بہ شبیب خارجی پیدا ہوا اور اوسنے بیعت لوگونکو اپنی ہمراہ جمع کرکے حجاج سے مقابلہ کیا بعد جنگ کثیر کی مآل کار جمعیت
شبیب خارجی مین تفرقہ پڑا اور وہ گہوڑے سے گر کے ایک نہر مین ڈوب گیا **او**ر علی ہذا القیاس اور حجاج کے عبد الرحمن بن اشعث نے
خروج کیا اور سب جماعتونکو شکست دیکر تقویت حاصل کی اور عبد الملک نے حجاج کو لشکر شام سے امداد اور کمک بہیجی یہانتک کہ عبد الرحمن کو
شکست ہوئی اور سپاہ اوسکی متفرق ہو گئی اور وہ ہزیمت پاکر بادشاہ ترک پاس چلا گیا حجاج نے ایک ایلچی واسطے طلب عبد الرحمن
کے بادشاہ ترک پاس بہیجدیا اور کہدیا کہ اگر عبد الرحمن مذکو رکی سپرد کر دینی مین کچہہ تاخیر عمل مین آویگی تو مجہی فوراً عازم اوسطرف کا جان لینا
بمجرد استماع اس سخن کے بادشاہ ترکستان نے عبد الرحمن کو مع اوسکے چالیس ہمراہیون کے گرفتار کرکے حجاج پاس بہیجدیا مگر عبد الرحمن
نے درمیان ایک منزل کے ایک مکان مرتفع سی اپنی تئین گراکر ہلاک کیا **بیان ۷۶ سنہ چہتر اور ۷۷ سنہ و اثنتہ و اثنا نئی وستی**

واکیاسی ہجری اس سال مین مہلب بن ابی صفرۃ الازدی نے وفات پائی یہہ شخص سخی واقوی مشہور تہا اور اونکو حجاج نے والی خراسان کردیا تہا اور مہلب مذکور مرد الرود مین کہ نام ایک جگہہ کا ہے فوت ہوا اور یزید بن المہلب کو خلیفہ اپنا چہوڑا بوقت مرگ مہلب نے اپنی اولاد کو بلا کر ایک دستہ تیر و نکا دیا اور کہا کہ تم ان تیرونکو مجتمع توڑ سکتے ہو اونہون نے کہا کہ نہین پہر پوچہا کہ ایک ایک کو توڑ سکتے ہو اونہون نے جواب دیا کہ البتہ کہا کہ بس یہی حال تمہارا ہی یعنی اگر تم متفق رہوگے کوئی اوپر تمہارے غالب نہوسکیگا اور اگر متفرق ہوجاؤگے تو ہلاک ہوگے بیان ۸۲ھ بیاسی ہجری اور اس سال مین خالد بن یزید بن معاویہ نے بہی وفات پائی یہہ شخص بنی امیہ مین سخاوت وفصاحت اور عقلمندی مشہور تہا۔ بیان ۸۳ھ تراسی ہجری اس سال مین حجاج نے ایک شہر مسمے بہ واسط آباد کیا بیان ۸۴ھ چوراسی اور پچاسی ہجری اور ۸۵ھ پچاسی مین عبد العزیز بن مروان مصر مین فوت ہوا بیان ۸۶ھ چہیاسی ہجری درمیان ماہ شوال اسی سال کے عبد الملک بن مروان نے وفات پائی عمر اوسکی ساٹہہ برس کی تہی اور مدت خلافت اوسکی تیرہ برس چار مہینے سات دن کم ہے اور اوسکے مونہہ سے بدبو آیا کرتی تہی اور بسبب صفت بخل کی اوسکو شیخ الحجر ہی کہا کرتے تہے یہہ شخص بڑا مضبوط اور عاقل اور فقیہ اور عالم دین دار تہا جب خلیفہ ہوا محبت دنیا نے سب بہلا دیا اور دین داری جاتی رہی اور ردیل کردار ہی کچہہ ہوگیا بیان خلافت ولید بن عبد الملک واضح ہو کہ یہہ چہٹا خلیفہ بنی امیہ کا ہے بعد مرنے عبد الملک کے ولید سے لوگون نے بیعت کی نصف ماہ شوال ۸۶ھ ہجری مین بسبب ایفا اوس عہد کے کہ اوسکے باپ سے ہوگیا تہا اور اسکو تعمیر مکانات کا بہت شوق تہا اور سب کام اوسکی مستحکم اور مضبوط اور اوسکے ایام خلافت مین اکثر بلاد و امصار مفتوح ہوئے ازانجملہ جزیرہ اندلس اور ماوراء النہر اور اوسیکے ایام خلافت مین خراسان اور عراقین کا حجاج والی ہوا اور خط کتابت اطراف سے جاری ہوئی اور مسلمہ بن عبد الملک نے بلاد روم مین خط وکتابت جاری کرکے اوسکو فتح کیا اور لوگونکو مقید اور محمد بن قاسم ثقفی نے بلاد ہند کو فتح کیا اور درمیان اسی ۸۶ھ مذکور کے ولید نے اپنے چچا کے بیٹے عمر بن عبد العزیز کو والی مدینہ مقرر کرکے روانہ کیا وہ مدینہ مین جاکر اپنے دادا مروان کے مکان مین فروکش ہوا اور دس فقیہ مدینہ کے جمع کیئے وہ لوگ یہہ ہین۔ عروہ بن الزبیر بن العوام اور عبید اللہ بن عتبہ بن مسعود اور ابو بکر بن عبد الرحمن اور ابو بکر بن سلمان اور سلمان بن یسار اور قاسم بن محمد بن ابو بکر الصدیق اور سالم بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رض اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ اور خارجہ بن یزید۔ پس ان سبکو بلا کر عمر ابن عبد العزیز نے کہا کہ مین یہہ چاہتا ہون کہ کوئی امر اور کسی بات کا فیصلہ بدون تمہاری رائے کے نہ کیا کرون اور جو تمکو میری طرف سے کسی امر مین ظلم اور جور معلوم ہو وہ مجکو بیشک

جتا دیتا سب نے یہ رائے پسند کی **بیان سنہ ستاسی اور اٹھاسی ہجری** کے اس سال مین ولید نے عمر ابن عبد العزیز کو
حکم دیا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجرہ و مکان گرا کر ایک مسجد کلان سو گز کی مربع طیار کروے اور اون بیوت کی قیمت
بیت المال مین سے وضع کر دینی چاہیے چنانچہ سب اہل مدینہ راضی ہوئے اور معمار و مزدور عمارت مسجد کے لئے ولید پاس
حاضر ہوئے اور عمر ابن عبد العزیز اس امر سے علیحدہ ہو گیا اور اس سال اٹھاسی ہجری مین ولید مذکور نے مسجد جامع دمشق کی
تعمیر شروع کی اور اوسکی تعمیر مین زر خطیر صرف کیا **بیان سنہ نواسی سے ترانوین تک** اس سال مین ولید نے عمر بن
عبد العزیز کو مدینہ سے معزول کر دیا **بیان سنہ ۹۴ چورانوین ہجری** اس سال مین حجاج نے سعید بن جبیر کو قتل کیا اس سبب
کہ سعید حجاج کی اطاعت چھوڑ کر عبد الرحمن بن اشعث کا تابع ہوا وہ حجاج سے خائف ہو کر مکہ معظمہ مین مقیم ہوئے چنانچہ حجاج نے
ولید کو کہہ بھیجا کہ جو لوگ بھاگ کر مکہ مین جا رہی ہین اونکو میرے پاس روانہ کرو چنانچہ ولید نے حسب الایما اوسکے اپنی عامل مکہ کو
جو خالد بن عبد اللہ القشیری تھا یہ حکم صادر کیا کہ جن لوگونکو حجاج نے طلب کیا ہے جلد اوس پاس روانہ کر دے اوسنے
اون لوگونکو اوس پاس بھیجدیا حجاج نے سعید بن جبیر کا سر تن سے جدا کیا سعید بن جبیر بڑے عالم تھے تابعین مین اخذ علم عبد اللہ
بن عباس اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کیا تھا اور عدیل اپنا نرکہتے تھے اور اسی سال مین سعید بن المسیب جو تابعین مین
فقہائے کبیرئ سے شمار کئے جاتے تھے فوت ہوے اور یہی اسی سال مین اور بعضی کہتی ہین کہ سنہ پچانوین مین علی بن الحسین
بن علی بن ابیطالب ع نے جو معروف با امام زین العابدین ہین مدینہ طیبہ مین وفات پائی اور بقیع مین مدفون ہوئے عمر شریف
اونکی اٹھاون برس کی تھی **بیان سنہ ۹۵ پچانوین ہجری** درمیان اس سال کی حجاج بن یوسف ثقفی والی عراقین اور خراسان
فوت ہوا عمر اوسکی چوون ۵۴ برس کی تھی اور بیس ۲۰ برس تک حاکم عراق رہا کہتی ہین کہ حجاج صغیر العینین پست آواز فصیح الکلام
تھا اور منقول ہے کہ مقتولین از دست حجاج ایک لاکھ چوبیس ہزار آدمی تھے **وفات ولید بن عبد الملک سنہ ۹۶ چھیانوین
ہجری** واضح ہو کہ ماہ جمادی الآخر سنہ مذکور مین ولید بن عبد الملک بن مروان فوت ہوا مدت خلافت ولید بن عبد الملک
نو برس سات مہینے تھی اور دمشق کے چھوٹے دروازہ کے باہر مدفون ہوا اور عمر بن عبد العزیز اوسکے چچا کے بیٹے تھے اوسپر
نماز پڑھی عمر اوسکی بیالیس برس چھ مہینہ کی تھی ہمیشہ خلل نزلہ سے ناک سے پانی جاری رہتا تھا اور بیٹے اوسکی اٹھارہ تھے
اور ولید نے تعمیر مسجد دمشق کے لیئے اکثر کاریگر بلاد روم اور تمام بلاد اسلام سے طلب کئے تھے اوس مسجد کے پہلو مین ایک
کنیسہ تھا اوسکو منہدم کر کے مسجد مین شامل کر لیا تھا اور باپ اوسکا عبد الملک بہت فصیح اللسان تھا اپنی بیٹے ولید کی

لکنت زبان کے سبب کہا کرتا تہا کہ تو لائق حکومت ملک عرب نہین ہے **بیان خلافت سلیمان بن عبد الملک**
یہہ ساتوان خلیفہ خلفای بنی امیہ کا ہے جب اوسکا بہائی ولید مرگیا اوسوقت لوگون نے اوسکی بیعت خلافت جمادی الآخر
۹۶ سنہ ہجری مین اختیار کی اور سلیمان بوقت وفات ولید شہر رملہ مین تہا جب اوسنی خبر وفات اپنی بہائی ولید کی پائی
بعد سات دن کے وہ دمشق مین آیا اور اہل دمشق سے بخصائل پسندیدہ پیش آیا اور سبکے جور اور ظلم کو محو اور مرتفع کیا
اور اپنی چچا کے بیٹے عمر بن عبد العزیز کو وزیر اور مشیر اپنا مقرر کیا اور اسی سالمین مسلمہ بن عبد الملک نے بلاد روم پر غزا اور جہاد کیا
بیان سنہ ستانوین اور اٹہانوین ۹۸ ہجری درمیان اس سال کے سلیمان بن عبد الملک نے لشکر لیکر واسطے جنگ
قسطنطنیہ کے خروج کیا اور مسلمہ اہل قسطنطنیہ پر دو برس پڑا رہا یہانتک کہ خبر آئی کہ سلیمان مرگیا اور اسی سال مین یزید
بن مہلب بن ابی صفرہ والی خراسان نے کہ سلیمان بن عبد الملک کی طرف سے والی تہا جرجان اور طبرستان کو فتح کیا
وفات سلیمان بن عبد الملک ۹۹ سنہ ننانوین ہجری اس سال مین درمیان ماہ صفر کے سلیمان بن عبد الملک
نے وفات پائی دو برس آٹہہ مہینے خلافت کی عمر اوسکی پینتالیس برس کی تہی گندم رنگ خوبصورت نیک سیرت مائل بزنان
بیان خلافت عمر بن عبد العزیز واضح ہو کہ عمر بن عبد العزیز بن مروان بن الحکم بن ابی العاص بن عبد شمس بن عبد مناف
یہہ شخص آٹہوان خلیفہ خلفاے بنی امیہ سے ہے والدہ عمر بن عبد العزیز کی ام عاصم بنت عاصم بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
کی ہے اوسکی خلافت کے لیے سلیمان بن عبد العزیز نے حالت مرض شدید مین وصیت کی تہی جب وہ مرگیا اوسوقت
یہہ ماہ صفر ۹۹ سنہ مین خلیفہ ہوا اور لوگون نے اوس سے بیعت کی **بیان موقوف کرنے عمر کا سب علی مرتضی**
کرم اللہ وجہہ کو واضح ہو کہ جمیع خلفاء بنی امیہ سب علی مرتضی تا ایام دولت سلیمان بن عبد الملک بالاے منابر کیا کرتے تہے
جبکہ خلیفہ ہوا اوسنے یہہ رسم بد موقوف کردی اور اپنی تمام نائبونکو جابجا لکہا کہ اس رسم بد سے باز آوین اور موقوف
کردین چنانچہ بروز جمعہ خطبہ پڑہا اور آخر خطبہ کے یہہ آیت پڑہی اِنَّ اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربی
وینہی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون یعنی اللہ تعالی حکم کرتا ہے ساتہہ انصاف کے اور احسان کا اور ساتہہ
دینے حق رشتہ دارون کے اور اہل حقوق کے اور منع کرتا ہے بیحیائی اور برے کام اور ظلم وستم سے نصیحت کرتا ہے
کہ تم یاد رکہو اوس روز سے سب علی مرتضی موقوف ہو گئی اور سب خطیبون نے اس آیت کا پڑہنا خطبہ مین مقرر کیا
اور باعث صدور اس امر نیک اور کار خیر کے کثیر بن عبد الرحمن خزاعی نے اس خلیفہ کی مدح کی ہے **بیان سنہ سو**

اور ایکسو ایک ہجری اور وفات عمر بن عبد العزیز پوشیدہ نرہے کہ درمیان ۱۰۱ھ ہجری کے عمر بن عبد العزیز نے پچیسوین تاریخ ماہ رجب دن جمعہ کے خاص وہین فوت ہوا اور دیر سمعان مین مدفون ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ دیر سمعان ہی مین انتقال ہوا اور وہین مدفون - قاضی جمال الدین بن واصل مولف تاریخ ابو الفدا یہ لکھتا ہے کہ ظاہرا میرے نزدیک دیر سمعان معروف بہ دیر نقرہ ہے جو کہ مضافات معرۃ النعمان سے ہے قبر اوسکی وہان مشہور ہے اور اکثر ناقلین بیان کرتے ہین کہ یہ شخص زہر دیا گیا تھا بسبب اسبات کے کہ بنی امیہ نے یہ خیال کیا کہ اگر یہ شخص مدت درازتک زندہ رہا تو ہمارے ہاتھ سے سلطنت بالکل گئی اس لیے کہ بعد انکے جسکو لائق خلافت جانیگا اوسکو ولیعہد مقرر کریگا اسواسطے لوگون نے اوسکو شربت مین زہر پلادیا پیدایش اوسکی بموجب ایک قول کے سنہ ۶۱ اکسٹھ مین خلافت کل دو برس پانچ مہینہ کی عمر اوسکی چالیس برس چند ماہ کی ہوئی تھی سیرت نیک رکھتا تھا اور تابع خلفاے راشدین کا **بیان خلافت یزید بن عبد الملک** مخفی اور محتجب نرہے کہ یزید بن عبد الملک بن مروان بن ابی الحکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف نوان خلیفہ خلفای بنی امیہ سے ہے اور مان اوسکی عاتکہ بنت یزید بن معاویہ بن ابی سفیان اور ایام خلافت یزید بن عبد الملک کے یزید بن مہلب بن ابی صفرہ نے خروج کیا اوس سے بہت لوگ متفق ہوگئے تھے یزید نے اپنے بھائی مسلمہ کو واسطے جنگ کے روانہ کیا چنانچہ اوسنے حرب کی اور یزید بن مہلب اور تمام اولاد مہلب بن ابی صفرہ ہلاک ہوئی یہ لوگ بکرم و شجاعت مشہور ہین **بیان ۱۰۲ھ ایکسو دو ہجری** اس سال مین عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود ایک فقیہ فقہاے سبعہ سے جو مدینہ مین تھے فوت ہوا - یہ عبید اللہ برادرزادہ عبد اللہ بن مسعود صحابی کا ہے او بیان فقہاے سبعہ علی سبیل الترتیب یون ہے **اول** عبید اللہ بڑا عالم علماے تابعین سے ہے اور اوسنے بہت صحابہ کرام سے ملاقات کی ہے **ثانی** عروہ بن الزبیر بن العوام بن خویلد القرشی تھے اور والدہ عروہ کی اسما بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ ہے یہ فقیہ بھائی عبد اللہ بن زبیر کا ہے اور اوسنے درمیان ۹۳ھ اور بقول بعض چورانوے مین وفات پائی پیدایش اوسکی ۲۲ھ بائیس ہجری مین ہوئی تھی **ثالث** قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما ہین یہ فاضل اپنے زمانہ مین سب سے افضل تھے **رابع** سعید بن المسیب قرشی یہ علم حدیث اور فقہ کے جامع تھے اور زاہد اور عابد دو برس خلافت عمر رضی اللہ عنہ سے گذرے تھے کہ تولد انکا ہوا اور ۹۱ھ اکانوین یا ترانوین یا چورانوین یا پچانوین ہجری مین علی اختلاف الروایت وفات پائی **خامس** سلیمان بن یسار مولاے حضرت میمونہ زوجہ مطہرہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین اور اکثر روایت ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے کرتے ہین اونہون نے ۱۰۷ھ ایکسو سات

ہجری مین اور بعضے اور کچھ بھی بیان کرتے ہین وفات پائی عمر اونکی بہتر برس کی تھی **سادس** ابوبکر بن عبدالرحمن
بن الحارث بن ہشام بن المغیرۃ المخزومی القرشی ہین انکی کنیت اور نام ایک ہی ہے یہ عالم سادات تابعین سے ہین مشہور یہ راہب
قریش دادا انکا حارث بھائی ابوجہل بن ہشام کا تہا اونہون نے ۹۴ سنہ ہجری مین وفات پائی اور خلافت عمر بن الخطاب رضی اللہ
عنہ مین پیدا ہوئے تھے **سابع** خارجہ بن زید بن ثابت الانصاری ہین باپ انکا زید بن ثابت اکابر صحابہ مین مشہور تہا جنکے حق
مین رسول خدا صلعم نے ارشاد کیا تہا کہ زید علم فرائض خوب جانتا ہے خارجہ مذکور درمیان سنہ ننانوین ہجری مین اور بقول بعض
سو ہجری مین فوت ہوئے مدینہ منورہ مین بہر تقدیر زمانہ عثمان بن عفان ادراک کیا ہے یہی سات خلیفہ فقہائے مدینہ کے مشہور
ہین **بیان وفات یزید سنہ ایکسو تین اور ایکسو چار اور ایک سو پانچ ہجری** اس سال مین یعنے ایکسو
پانچ مین تاریخ پچیسوین شعبان کو یزید بن عبدالملک نے وفات پائی عمر اوسکی چالیس برس کی تھی بعضے اور کچھ بھی بیان کرتے ہین
اور چار برس ایک مہینہ خلافت کی اور اپنے بہائی ہشام کو اپنا ولیعہد کردیا تہا پہر بوقت مرگ اپنی پسر ولید بن یزید بن عبدالملک کی
وصیت کی تھی کہ بعد میرے وہ خلیفہ ہوے اور یزید کے گہر مین دو عورتین تہین کہ اونپر فریفتہ اور مبتلا تہا ایک حبابہ اور دوسری
سلامۃ القس چنانچہ بعد مرنے حبابہ کے سترہ دن پیچھے مرگیا **بیان خلافت ہشام بن عبدالملک** واضح ہو کہ یہ دسوان
خلیفہ خلفائے بنی امیہ مین سے ہی عمر اوسکی بوقت خلیفہ ہونیکے چونتیس برس کئی مہینہ کی تھی اور بوقت وفات یزید بن عبدالملک کے
ہشام وہان موجود نہ تہا اوس پاس قاصد گیا اور وہ وہانسے سوار ہوکر روانہ دمشق ہوا **بیان سنہ ایکسو چھہ سے ایکسو دس تک** اس سال مین
حسن بن الحسن بصری رضہ نے وفات پائی تولد انکا ایام خلافت عمر رضی اللہ عنہ مین ہوا تہا اور یہ مشاہیر تابعین سے ہین اور انہین برسون مین محمد بن سیرین نے
بہی انتقال کیا اور سیرین رضہ مکاتب انس بن مالک کے تھے بعد ادا کرنے بدل کتابت کے آزاد ہوگئے تھے اور محمد بن سیرین بہت صحابہ سے روایت رکہتا ہی انجملہ
ابوہریرہ اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن زبیر وغیرہ رضی اللہ عنہم سے اور نامور تابعین مین سے تھے فن تعبیر مین خوب دخل تہا **بیان سنہ ایکسو گیارہ
سے سنہ ایکسو سولہ ہجری تک کا** درمیان انہین برسون کے امام محمد باقر بن زین العابدین بن الحسین بن علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہم نے بعالم بقا انتقال فرمایا
عمر شریف انکی ستاون سال وجہ تسمیہ انکا باقر بسبب تبحر کے علوم مین تہا پیدایش انکی ۵۷ سنہ ہجری مین ہوئی جب کہ حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوے اوسوقت انکا
سن شریف تین برس کا تہا وفات انکی حمیمہ مین جو ایک شہر ہی واقع ہوئی در بعد وفات جنازہ انکا مدینے لیجا کر بقیع مین دفن کیا **بیان سنہ ایکسو سترہ ہجری** درمیان
اس سال کے اور بقول بعض ایکسو بیس مین نافع رضہ مولی عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فوت ہوئے نافع مذکور اکابر تابعین سے گذرے ہین عبداللہ بن عمر اور ابا سعید
خدری سے بہت کچھ سنا ہی اور نافع الزہری اور مالک بن انس سے روایتین کی ہین اہل حدیث بیان کرتے ہین کہ امام شافعی رح مالک بن انس سے

روایت کرتے ہین اور وہ نافع سے اور نافع ابن عمر سے **بیان سنہ ایکسو اٹھارہ اور ایکسو انیس ہجری**
ان سنین مین مسلمانون نے ترکستان کی ملکون مین جنگ کی اور فتح یاب ہوئے اور اموال کثیرہ غنیمت لائے اور اکثر ترکونکو قتل کیا اور
سلطان ترک کو بہی مار ڈالا اس جنگ مین سپہ سالار مسلمانون سے اسد بن عبد اللہ القشیری تہا **بیان سنہ ۱۲۰ ایکسو بیس ہجری**
اس سال مین ابو سعید عبد اللہ بن کثیر نے جو کہ ایک قاری قراء سبعہ سے تہا انتقال کیا **بیان ۱۲۱ ایکسو اکیس ہجری** اس سال مین
مروان بن محمد بن مروان نے کہ جزیرہ ارمینیہ پر حاکم تہا صاحب السریر کہ ہر سال ستر ہزار راس بطور جزیہ ارسال کیا کرتا تہا اوسمین توقف کیا
اسنے اوس سے محاربہ کیا اور اسی سال مین مسلمہ بن عبد الملک نے بلاد روم کے قلعات بزور شمشیر فتح کیے اور غنیمت بہت ہاتہہ آئی
اور انہین سنین مین نصر بن سیار نے اوپر بلاد ماوراء النہر کی جہاد کیا اور ترکستان کی بادشاہ کو قتل کیا اور مردمان فرغانہ کو وہان
جاکر اسیر و گرفتار کیا **اور** اسی سال مین اور بموجب قول بعض سنہ ۱۲۲ ایکسو بائیس مین زید بن علی بن الحسین بن علی ابن ابیطالب
رضی اللہ عنہم اوپر اہل کوفہ کی خروج فرمایا اور دعوت بیعت کی چنانچہ اکثرون نے اونسے بیعت کی اور اون ایام مین والی کوفہ ہشام کی طرف سے یوسف بن عمر الثقفی
اوسنے لشکر جمع کرکے حضرت زید سے جنگ کی اتفاقاً ایک تیر پیشانی نورانی پر تیرہ مقام پہنچا ہرچند لوگون نے اونکو دولتخانہ مین پہنچا کے
تیر کہینچا لیکن اوسی حال مین طائر روح اونکا بروضہ رضوان فوراً پرواز کر گیا جب کہ یوسف والی مصر کو یہہ خبر پہنچی اوسیوقت لاش مبارک
منگواکر اور سر تن مطہر سے جدا کرکے ہشام بن عبد الملک پاس بہیجدیا اور جسد اطہر کو بالائی دار کہینچا اور تاحیات ہشام وہ جسم عالیمقام اوپر دار کے
رہا جب ہشام مرگیا اور ولید خلیفہ ہوا اوسنے حکم دیا کہ اس لاش کو احراق کردوا وربنگام شہادت زید رضی عمر شریف بیالیس برس کی تہی **بیان**
سنہ ۱۲۲ ایکسو بائیس اس سال مین ایاس بن معاویہ بن قرۃ المزنی نے کہ مشہور بفراست وذکا تہا اور ایام خلافت عمر بن عبد العزیز
مین قاضی بصرہ تہے وفات پائی **بیان سنہ ایکسو تیئیس اور سنہ ۱۲۴ ایکسو چوبیس ہجری** انہین سنین مین اور
بعضے کہتے اور ہی روایت کرتے ہین محمد بن مسلم بن عبد اللہ بن شہاب القرشی نے وفات پائی عمر اونکی تہتر برس کی تہی مشہور بزہری منسوب
بزہرہ بن کلاب یہہ زہری تابعین مین بڑے عالم تہے دس صحابہ کرام کو دیکہا تہا اور زہری سے اکثر ائمہ نے مثل مالک اور سفیان
ثوری وغیرہ کی روایت کی ہی عادت زہری سے ایک عادت یہہ تہی کہ جب گہر مین بیٹہتے کتابونکو گردا گرد رکہتے اور بمطالعہ ہر کتاب مشغول ہوتے
بیان سنہ ۱۲۵ ایکسو پچیس ہجری وفات ہشام اس سال مین ہشام بن عبد الملک چہٹی تاریخ ربیع الاول کو فوت ہوا ایام
خلافت اونیس برس نو مہینے کچہہ اوپر بیماری اوسکو درد گلو کی تہی عمر پچپن برس کی رصافہ مین مدفون ہوا۔ اپنی بعد کئی بیٹے چہوڑے
از انجملہ ابو عبد الرحمن کہ والی اندلس تہا جبکہ سلطنت بنی امیہ زائل ہوگئی تہی اور شہر رصافہ کو ہشام نے از سر نو آباد کیا تہا اس لیے کہ آب وہوا

وہان کی بہت خوب تہی یہہ شہر اسلیئے اوسنے آباد کیا تہا کہ خلفای بنی امیہ بخوف وبا صحرا مین بہاگ جایا کرتے تہے **بیان خلافت ولید بن یزید بن عبدالملک** واضح ہو کہ یہہ گیارہوان خلیفہ خلفائے بنی امیہ کا ہے بعد وفات ہشام کی ۱۲۵ سنہ مذکور بروز چہارشنبہ لوگون نے ولید سے بیعت کی لیکن ولید نے فسق وفجور آغاز کیا اور خراج اہل شام سے زیادہ طلب کیا اور تاریخ ابن اثیر مین لکہا ہے کہ اس سال مین قاسم بن ابی برقا ہی نے وفات پائی **بیان سنہ ایکسو چبیس ہجری و مقتول شدن ولید بن یزید** اس سال مین ولید بن یزید بن عبدالملک نے خالد بن عبداللہ القسری کو یوسف بن عمر کے حوالہ کیا کہ عامل اوسکی طرف سے اوپر عراق کی تہا اوسنے خالد کو بعذاب شدید قتل کیا اور ولید بہی اسی سال مین مقتول ہوا حال اوسکا یہہ ہے کہ اوسکو یزید بن ولید بن عبدالملک نے ماہ جمادی الآخر سنہ ۱۲۶ مذکور مین بسبب کثرت عشق بازی اور لہو ولعب اور شرب خمر اور ہم صحبتی فساق کی قتل کیا اور جانب ولید سے جو عبدالملک بن محمد بن حجاج عامل دمشق تہا وہ وباکی خوف سی ایک دیہہ مین کہ مشہور بقطن تہا فرو کش ہوا اس لیئے یزید بی خوف وخطر دمشق مین داخل ہوا معہ اپنی لشکر کی اور رعیت بہی اوسکی ہمراہ ہوگئی اوسنے دو سو سوار واسطے گرفتار کرنے عبدالملک عامل ولید کی جانب قطن روانہ کیے اونہون نے اوسکو گرفتار کرلیا اور امان کا وعدہ کیا بعد ازان یزید نے لشکر ولید بن یزید بن عبدالملک کی گرفتاری کی لیئے طیار کرکے روانہ کیا اور سپہ سالار اس لشکر کا عبدالعزیز بن الحجاج بن عبدالملک تہا جب یزید بن ولید نے دمشق مین عروج پکڑا اوسوقت بعضے عبید ولید نے اوسکو خبر دی کہ ولید مقام اعذق مین جو مضافات عمان سے ہی قیام رکہتا ہی پس ولید اپنی ہمراہیونکو لیکر سوار ہوا اور داد جوانمردی کی دی اور خوب لڑا مگر ہمراہی اوسکی سب بہاگ گئے جب وہ تنہا رہگیا لاچار ایک مکان مین مخفی ہوکر دروازہ بند کرلیا پس لوگون نے اوسکا محاصرہ کیا اور اوسی مکان مین اندر جاکر مار ڈالا اور سر کاٹ لائی اور یزید بن ولید پاس بہیجا یزید نے اپنی پدر ولید کا سر کٹا ہوا جو دیکہا سجدہ شکر بجا لایا اور اوس سر کو بالائے نیزہ رکہکر تمام دمشق مین تشہیر کیا۔ یہہ شخص اٹہائیسوین جمادی الآخر سنہ ۱۲۶ مذکور مین مقتول ہوا اور اوسنے ایک برس تین مہینہ خلافت کی عمر اوسکی چالیس برس کی تہی اور بعضے اوسکو کچہہ بیان کرتے ہین ولید جوانان بنی امیہ مین ظرفا مین شمار کیا جاتا تہا مگر شرب خمر اور لہو ولعب اور سماع غنا مین شب وروز منہمک تہا **بیان خلافت یزید بن ولید** معلوم ہو کہ بارہوان خلیفہ خلفائے بنی امیہ کا یہہ ہے اٹہائیسوین جمادی الآخر سنہ ۱۲۶ ہجری مین یزید الناقص متمکن مسند خلافت ہوا اور وجہ تسمیہ اس یزید کا بناقص یہہ تہا کہ عشر خراج مین جو ولید نے مقرر کیا تہا یزید نے اوسکو ناقص اور کم کردیا تہا اور جو خراج ہشام کی وقت مین معین ومقرر تہا وہی بدستور سابق رہنی دیا اسلیئے اوسکو یزید ناقص کہتی ہین جب ولید مقتول ہوا اور یزید مسند خلافت پر قایم ہوا اوسوقت اہل حمص نے اوس سے بغی ہوکر اوسکی بہائی عباس کے گہر پر چہرائی کی اور سب مال ومنال اوسکا غارت کیا اور اوسکی حرم کو بہی بغلبہ او تسلط لیگئی اور ارادہ کیا کہ یزید سے دمشق مین جاکر محاربہ کیجیے بمجرد استماع اس خبر کی یزید نے بہی ایک لشکر آمادہ کرکے اوسکی مقابلہ کیلیے

اوسنے کیا اور مقابلہ فریقین کا ثنیۃ العقاب مین واقع ہوا اور جنگ شدید بعمل آئی مگر اہل حمص کو شکست ہوئی اور یزید اور یزید کی غالب آیا اور
اونسے انکی بیعت کی بعد ازان باشندگان فلسطین نے اوپر عامل یزید مذکور کی تاخت لاکر فلسطین سے نکالدیا اور یزید بن سلیمان بن
عبدالملک کو اپنا سردار گردانا اوسنے یزید ناقص کے لڑائی کے لئے سپاہ فراہم کیا پہر جب یہ خبر پہنچی اوسنے ایک لشکر بسرکردگی سلیمان
بن ہشام بن عبدالملک کی روانہ کیا اوسنے بحکمت عملی جمعیت مخالفین متفرق کردی پس ازان سلیمان بن ہشام بجانب طبریہ گیا اور اہل
طبریہ سے بیعت بنام یزید ناقص انکی لی بعد ازان یزید نے یوسف بن عمر کو عراق سے معزول کیا اور منصور بن جمہور کو وہان کا عامل
مقرر کیا اور عراق وخراسان کو فراہم کردیا اس سبب نصر بن سیار خراسان مین باغی ہوگیا - پہر یزید بن ولید نے منصور بن جمہور کو عراق
سے معزول کرکے اوسکی جگہہ عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز کو مقرر کیا اور اسی ۱۲۶ سنہ مین مروان بن محمد یزید سے منحرف ہوگیا **اور اسی سال**
مین یزید ناقص نے بیسوین ذیحجہ کو انتقال بعالم بقا کیا دمشق مین مدت خلافت پانچ مہینے بارہ روز عمر اوسکی تیس برس کی اور بعضے کچہہ اور بہی
روایت کرتے ہین حلیہ اوسکا گندم رنگ طویل القامت خورد سر خوبصورت غرض کہ جب یزید بن ولید فوت ہوا بعد اوسکے اوسکا
بہائی ابراہیم جو خلیفہ سیزدہم خلفائے بنی امیہ کا ہے مسند نشین خلافت ہوا مگر اوسکی خلافت نے رونق واستقرار نپایا کبہی امیر تصور
کیا جاتا تہا اور گاہے مثل رعایا اس طور پر چار مہینے گذاری اور بعضے کہتے ہین کہ ستر روز خلافت غیر مستقلہ کی **بیان ۱۲۷ سنہ ایکسو
ستائیس ہجری** اور اسی سال مین عبدالرحمن بن القاسم بن محمد بن ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے وفات پائی **اور اسی سال**
مین مروان بن محمد بن مروان بن الحکم امیر جزیرہ نے شام کا قصد کیا تاکہ ابراہیم بن ولید کو خلافت سے معزول کرے جب وہ قنسرین
مین پہنچا سب وہان کے باشندے اوس سے متفق ہوگئے جسوقت قریب حمص پہنچا وہانکے لوگون نے بہی اوسکی بیعت کی اور ہمراہ ہوگئے جب
کہ مروان قریب بدمشق آگیا اوسوقت ابراہیم نے بمقابلہ اوسکے ایک لشکر ہمراہ سلیمان بن ہشام بن عبدالملک کے روانہ کیا جمعیت
ایک لاکہہ بیس ہزار آدمی کے اور مروان بن محمد کے لشکر مین فقط اسّی ہزار جوان تہے اول روز سے تا وقت عصر خوب جنگ رہی اور بہت آدمی
جانبین کے کام آئے مگر لشکر ابراہیم کو شکست ہوئی اور سپہ سالار لشکر سلیمان بن ہشام بجانب دمشق بہاگ گیا اور ابراہیم سے جا ملا
دونون نے متفق ہوکر دونون بیٹون ولید بن یزید کو جو قید مین تہے مار ڈالا - پہر ابراہیم وہان سے بہاگ کر روپوش ہوگیا اور سلیمان بن ہشام نے
اور بیت المال کو تسلط پاکر خوب غارت کیا اور اپنے ہمراہیون اور سپاہ پر تقسیم کرکے دمشق سے باہر آیا **بیان خلافت مروان
بن محمد** یہ خلیفہ چہاردہم سب سے پچہلا بنی امیہ کا ہے اور درمیان اسی ۱۲۷ سنہ ہجری کے ابراہیم بن ولید اور سلیمان بن ہشام کو طلب کیا
اونہون نے مروان سے عرض کیا کہ اگر ہماری جان بخشی ہو تو ہم حاضر ہون چنانچہ اونکو امن دیا گیا اور حاضر ہوکر مروان سے بیعت کی

اور اسی سال مین اہل حمص مروان سے باغی ہو گئے چنانچہ مروان حران سے حمص کو گیا اور بعد از جنگ بسیار اوسکو فتح کیا کہ اس اثنا مین
خبر آئی کہ اہل غوطہ بھی سرکش ہو گئے ہین اور یزید بن خالد کو اپنا متولی کر لیا ہے اور اہل دمشق کو محصور اس لیئے مروان نے دس ہزار سوار
زیر سرکردگی ابو الورد اور عمر بن الصباح کے اوس جانب روانہ کیے ان دونون نے دمشق مین جا کر باشندگان غوطہ پر حملہ کیا
اور ظفریاب ہوئے اور مال بہت ہاتھ آیا اسباب کو کچھ عرصہ نگذرا تھا کہ اہل فلسطین جادہ اطاعت سے منحرف ہو گئے اور سرغنہ اونکا
ثابت بن نعیم مقرر ہوا۔ جب مروان نے صورت حال اس طرح پر معلوم کی فوراً ابو الورد کو لکھا کہ بطرف فلسطین کے روانہ ہو چنانچہ
اوسنے اہل طبریہ کو شکست دیکر اوپر فلسطین کے حملہ کیا اور ثابت بن نعیم کو شکست دی بسیار اور معاون اوسکے سب بہاگ گئے
بعد ازان مروان قرقیسیا مین گیا اوس جگہہ سلیمان بن ہشام بن عبد الملک نے مروان مذکور سے بغاوت اختیار کی اور ستر ہزار
آدمی اہل شام کے اور ایک لشکر قنسرین کا اپنے ہمراہ لیکر مستعد بجنگ ہوا غرضکہ فیما بین جنگ عظیم واقع ہوئی اور سلیمان بن ہشام کو
شکست ہوئی کہ تیس ہزار آدمی سے زیادہ اوسکے لشکر کے مقتول اور باقی مفرور ہوئے پہر بقیۃ السیف نے مجتمع ہو کر دوبارہ مروان
سے مقابلہ کیا اور شکست پائی پہر اہل حمص مروان سے باغی ہو گئے چنانچہ مدت دراز تک مروان اونکا محاصرہ کیے رہا آخر کو امان
چاہی اور سلیمان کی طرف سے جو حاکم تھا اوسکو مروان کے سپرد کر دیا۔ اور اسی سال مین محمد بن واسع الازدی زاہد نے انتقال کیا
اور عبد اللہ بن اسحق جو عبد شمس کے احباسی تھا اور کنیت اوسکی ابو بحر اور علم نحو اور لغت مین امام وقت تھا فوت ہوا۔ کہتے ہین
کہ یہہ شخص فرزدق شاعر کو نسبت بخطا اور غلطی کرتا تھا اور اوسکی ہجو لکھی تھی **بیان ۱۲۸ھ ایکسو اٹھائیس ہجری** اس سال مین
مروان بن محمد نے یزید بن ہبیرہ کو بجانب عراق واسطے مقابلہ خوارج کے روانہ کیا اور اسی سال مین عاصم بن ابی النجود کہ قراء سے تھے فوت ہوئے
بیان ۱۲۹ھ ایکسو انتیس ہجری اس سال مین بنی العباس نے خراسان مین لوگونکو جمع کرنا شروع کیا اور ابراہیم نے ابو مسلم کو
خراسان سے طلب کیا وہ اوسکی طرف روانہ ہوا تھا کہ ابراہیم نے بدست ایک قاصد کے منع کر بہیجا کہ تو اپنے کام مین مشغول رہ مگر جو مال کہ تیرے
پاس ہے ہمراہ اسکے قحطبہ کو ادہر روانہ کر دے اوسنے جسقدر مال کہ اوس پاس تھا بہیجدیا اور آپ خراسان مین چلا آیا اور مرو کے متصل جا کر
اظہار دعوت بنی العباس کیا یعنی لوگونسے کہا کہ بنی العباس دعوی خلافت رکہتے ہین سب نے قبول کیا اور درمیان ابو مسلم اور نصر بن سیار امیر
خراسان کے جو بنی امیہ کی طرف سے تھا اکثر مکاتیب جنکی بیان مین تطویل ہے جاری رہتے تھے اور اسی اثنا مین ابو مسلم نے بعض عمال نصر
بن سیار کو جو بلاد خراسان پر حکومت کرتے تھے قتل کیا اور مال و اسباب اونکا لوٹ لیا اور ابو مسلم نے باشندگان قحطبہ جو کہ سواد
کوفہ سے ہی وہانکا تھا **بیان ۱۳۰ھ ایکسو تیس ہجری** اس سال مین ابو مسلم شہر مرو مین داخل ہوا اور نصر بن سیار مرو سے بہاگ گیا

اور اسی سال مین اور بعضی کہتی ہین کہ ۱۳۶ مین ربیعۃ الرائے بن فروخ فقیہ ساکن مدینہ طیبہ فوت ہوئے اونہون نے اکثر صحابہ سے
ملاقات کی ہے **بیان سنہ ایکسو اکتیس ہجری** اسی سال مین نصر بن سیار نی درمیان ساوہ و ری کے وفات پائی عمر اوسکی پچاس برس کی
اور اسی سال مین ابو حذیفہ واصل بن عطاء الغزال فوت ہوا اوسکی پیدایش ۸۰ اسی ہجری کی ہے اسنے حسن بصری رضی اللہ عنہ سی اخذ علم کیا تہا
الا اس مسئلہ مین مخالف مذہب اپنی اوستاد کی تہا کہ اصحاب کبایر مسلمین سے نہ مسلمان ہین نہ کافر اسلیے وہ اور اوسکے متبع مشہور بہ معتزلہ ہین
واصل بن عطا قوم کا حلاج نہ تہا بلکہ سوت کاتنی والیونکو نوکر رکہتا تہا اور اسی سال مین مالک بن دینار جو ایک موالی اسامہ بن لوی القرشی
سے تہا فوت ہوا یہ شخص عالم و زاہد مشہور تہا **بیان سنہ ایکسو بتیس ہجری** اس سال مین قحطبہ بہت لشکر خراسان لیکر طالب
یزید بن ہبیرہ امیر عراق کا ہوا یہ مرد اس پچہلے خلیفہ بنی امیہ کی طرف سے عراق کا عامل تہا بوقت مقابلہ یزید بن ہبیرہ کو شکست ہوئی اور قحطبہ
گم ہوگیا بعضے کہتی ہین ڈوب گیا اور بعضے کہتی ہین وہ مقتول ہوا بعد اوسکے بیٹا اوسکا حسن بن قحطبہ قایم مقام اپنی پدر کا ہوا اور
اسی سال مین ابو العباس السفاح کی بیعت ہوئی نام اوسکا عبد اللہ بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس ہے یہ شخص درمیان ماہ ربیع الاول
اور بقول بعض ربیع الآخر کوفہ مین خلیفہ ہوا اور اپنے بہائی عیسے بن موسی بن محمد کو بجانب حسن بن قحطبہ روانہ کیا اور یحیی بن جعفر بن تمام
بن عباس کو پاس حمید بن قحطبہ بہائی حسن کی درمیان مداین کے روانہ کیا اور چند ماہ ابو العباس السفاح نے لشکر مین قیام کرکے
کوچ کیا اور شہر ہاشمیہ مین فروکش ہوا یہ شہر ہاشمیہ کوفہ مین ہے **بیان اخبار مروان و قتل شدن او** واضح ہو کہ مروان
بن محمد بن مروان بن الحکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف اخیر خلیفہ ہے خلفاے بنی امیہ کا اوسکو مروان الجعدی
بہی کہا کرتے تہے وہ حران مین تہا وہانسے بارادہ گرفتاری ابو عون عبد الملک بن یزید الازدی کی جو کہ بنی العباس کی جانب سے
شہر وزیر غالب تہا چلا جب مقام زاب پر پہنچا وہان فروکش ہو کر ایک خندق کندہ کروائی ساتہہ اوسکے ایک لاکہہ بیس ہزار جوان
جنگی تہے اور دوسرے جانب سے ابو عون بہی شہر وز سے معہ اپنی جمعیت کی طرف زاب روانہ ہوا اور عقب اوسکے ابو العباس السفاح
بہی لشکر لیکر آیا اور اوسکے ہمراہ چند سپہ سالار تہے ازانجملہ سلمہ بن محمد بن عبد اللہ الطائی اور چچا سفاح کا عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ بن عباس
مروان نے ایک جسر بالاے زاب بنا کر طرف عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ بن عباس کے عبور کیا اور عبد اللہ بن علی بہی بجانب مروان متوجہ ہوا
اور بجانب مین ابو عون اور بجانب لیار ولید بن معاویہ بعد تقابل جانبین جنگ شروع ہوئی اور مروان کو بسبب دل برداشتگی
اور تکاسل لشکر کی شکست ہوئی اور دریا کا حالت فرار مین اکثر آدمی غرق ہوئے اور شکست مروان اور پر تاریخ کی ہفتہ کی روز گیارہویں
جمادی الآخر ۱۳۲ سنہ ہجری مین ہوئے تہے بعد از شکست موصل مین آیا پہر وہان سے کوچ کرکے حران مین اور بیس روز اوس جگہہ قیام کیا

کہ اس اثنا مین لشکر سفاح آپہنچا مروان معہ اسباب اور اہل بیت اپنی کی طرف حمص مفرور ہوا **اور** جب عبد اللہ بن علی حران مین داخل ہوا
اوسوقت مروان حمص سی بہاگ کر دمشق مین آیا اور وہان سی فلسطین مین اور عبد اللہ بن علی نے دمشق فتح کیا اور وہان سے کوچ کرکے فلسطین مین
آئے اور سب اصحاب مروان بہاگ گئے اور اوسکی آنکہہ مین ایک تیر ولگا کہ اوسکے صدمہ سے مرگیا ایک انار فروش نی باشندگان کوفہ سے
اوس کا سر کاٹ ڈالا مروان مذکور ستائیسوین تاریخ ۱۳۲ سنہ مذکور مین مقتول ہوا۔ اور دونو بیٹے اوسکی عبد اللہ اور عبید اللہ بجانب حبشہ بہاگ گئے
اہل حبشہ اونسے خوب لڑے چنانچہ عبد اللہ مقتول ہوا اور بیٹیان مروان کی صالح بن علی بن عبد اللہ بن عباس کی روبرو حاضر کی گئین
اونکی باب مین حکم ہوا کہ آنکو بجانب حران روانہ کردو۔ عمر مروان کی باسٹہہ برس کی تہی **اور** مدت خلافت اوسکی پانچ برس نو مہینے بندرہ دن
کنیت اوسکی ابا عبد الملک ہے۔ مان اوسکی ام ولد کردیہ تہی حلیہ مروان سفید رنگ بزرگ چشم کلان سر ریش انبوہ ربع سفید باقی سیاہ
بیان مقتولین بنی امیہ واضح ہو کہ سلمان بن ہشام بن عبد الملک کو سفاح نے امن دیا مگر سدیف شاعر نے چند شعر درباب قتل اوسکی
پڑہی وہ سنکر سفاح نے حکم دیا کہ سلیمان کو مار ڈالو **اور** عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ بن عباس پاس چند آدمی بنی امیہ مین سے قریب نوی کے
جمع ہوکر ہمراہ اونکی سفرہ پر کہانا کہاتے تہے حاضر ہوئے اوسوقت شبل بن عبد اللہ غلام بنی ہاشم عبد اللہ عم سفاح کی پاس حاضر ہوا اور
چند بیت اونکی باب قتل مین پڑہین عبد اللہ نے حکم دیا کہ ان سبکو مار ڈالو اور بنی امیہ کی قبرین اوکہاڑ کر مردی پہینکدو چنانچہ معاویہ بن ابی سفیان
اور یزید بن معاویہ او عبد الملک بن مروان اور ہشام بن عبد الملک کی قبرین اوکہاڑ کر پہینکدی ہین اور اجسام اونکی بعد سولی دینے کے جلا دیے
اور جسکو اولاد بنی امیہ سی پایا قتل کیا غرض کہ کوئی خلفاے بنی امیہ سے باقی نرہا بجز چند اطفال شیر خوار کی یا جو کوئی اندلس کی طرف
بہاگ گیا تہا **اور** اسیطرح سلیمان بن علی بن عبد اللہ بن عباس نے بصرہ مین ایک جماعت بنی امیہ کو قتل کیا اور لاشین اونکی راہ مین
ڈلوادین کتونے کہا ڈالا اور جو کہ بنی امیہ سے رہ گیا تہا جب اوسنے یہ حال دیکہا کسی جانب کو بہاگ گیا اور جبال مین روپوش ہوگیا **وصل**
فضایل اہلبیت نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین منقول ہے صواعق سے **واضح** ہو کہ اکثر آیات اور احادیث فضل اہل بیت مین
وارد ہین کہ اون سب کی لکہنی مین طوالت کلام حاصل ہوتی ہے اسلیے چند آیات اور احادیث اونمین سے بحیز تحریر لائی جاتی ہین
اول آیات قرآنی سے کہ شان اہل بیت مین نازل ہوئے ہین یہ ہے **آیت** انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم
تطہیرا یعنے سوائے اسکی نہین کہ چاہتا ہی خدا تعالی تا لیجاوی تمسی پلیدی ای اہل بیت پیغمبر اور پاک کری تمکو حق پاک کرنی کا۔ اکثر مفسرین
اسطرف گئے ہین کہ یہ آیت نازل ہوئی شان مین حضرت علی اور فاطمہ اور حسنین رضی اللہ عنہم کی **اور** بعضنے کہا ہی کہ ازواج کی شان مین بہی
ہی اسلیے کہ بیت مین سکناے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تہے ساتہہ دلیل خطاب **آیت** واذکرن ما یتلی فی بیوتکن کی اونہین کی شان مین

سے اور اہل بیت نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ ہین جن لوگون پر صدقہ حرام ہے اور اس باب مین بہت سی حدیثین وارد ہوئی ہین کہ بعض کو اونمین صلاحیت ہے دلیل ثانی کی اور یہہ منقول ابن کثیر سے ہے حدیث اول منجملہ احادیث فضائل ہر دو ہے بروایت احمد ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ یہہ آیہ کسی شخص کی شان مین نازل نہین ہوئی مگر بہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مرتضی علی و فاطمہ زہرا اور حسنین علیہم السلام رضی اللہ عنہم کی اور ابن جریر نے مرفوعا بایں لفظ روایت کی ہے کہ نزلت ہذا الآیۃ فی خمسۃ فی النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وفی علی و حسن و حسین و فاطمۃ اور طبرانی نے بھی روایت کی ہے اور روایت دیگر مین بعد آیۃ تطہیر کے یہہ وارد ہوا ہے کہ فرمایا انا حرب لمن حاربہم و سلم لمن سالمہم و عدو لمن عاداہم یعنی مین لڑنے والا ہون جو اونسے لڑے اور صلح کرنیوالا ہون جو اونسے صلح کرے اور دشمن ہون جو اونسے دشمنی کرے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ بقیہ دختران اور اقارب اور ازواج اپنی کو ساتھ ان چار کے منضم کیا۔ آیت دوسری آیات فضائل اہلبیت سے آیت ان اللہ وملئکتہ الی آخرہ دلیل اسپر رکھتی ہے کہ صلوۃ اوپر اہلبیت کی مامور بہ ہے اسلیے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو قائم مقام اپنی نفس کا کیا ہے جسوقت اونکو تحت عبا لائے فرمایا اللہم انہم منی و انا منہم فاجعل صلوتک و رحمتک و رضوانک و مغفرتک علی و علیہم یعنی الہی یہہ سب مجھسے ہین اور مین انسے پس کر صلوۃ اور رحمت اور مغفرت اور خوشنودی اپنی اوپر میرے اور اوپر انکے اور امام فخر الدین رازی لکھتے ہین کہ اہلبیت رسول برابر رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین پانچ چیز مین اول سلام مین کہ فرمایا السلام علیک ایہا النبی اور حق اہلبیت مین آیت سلام علی آل یاسین۔ ثانی صلوۃ مین اوپر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلبیت آنحضرت کی تشہد مین۔ ثالث طہارت مین رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حق مین فرمایا طٰہٰ اور باب اہلبیت مین ویطہرکم تطہیرا۔ رابع تحریم صدقہ مین اوپر رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خامس محبت مین قال اللہ تعالی فاتبعونی یحببکم اللہ وقل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی۔ آیۃ چوتھی آیات فضائل اہلبیت سے آیت وقفوہم انہم مسئولون ہے یعنی عقائد و اعمال انکے سے پوچھین گے۔ واسطے زیادتی توبیخ اونکی کہ آیا حق موالات اور مواسات اور دوستی کا جیسا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو وصیت کی تھی بجالائے تا اوسکے ثواب کو پہنچین یا آنکہ اوسکو ضائع کیا اور اوسکی بجا آوری مین اہمال تا عقاب اور وبال اوس اہمال کا اونکی طرف عائد ہووے۔ نقل ہے زید بن ارقم سے پوچھا کہ اہلبیت حضرت رسالت کون ہین کہا اہلبیت وہ ہین کہ صدقہ اوپر اونکے حرام ہے اور روایت کی ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث حسن ہے وہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تحقیق چھوڑتا ہون مین بیچ تمہارے دو چیزین نفیس اگر اونکے ساتھ متمسک ہو بعد میرے کبھی گمراہ نہوگے ایک ایک اون مین کا دوسری سے اعظم ہے دوسری سے ایک کتاب اللہ کہ ایک حبل ممتد ہے زمین سے آسمان تک۔ دوسری عترت اور میرے اہلبیت حکم انکا آپس سے منفک اور جدا نہوگا اوسوقت تک کہ وارد ہوون میرے پاس اوپر حوض کوثر کے پس نظر کرون کہ میرے بعد تعظیم و تکریم اونکی کس طور بجالاتے ہو اور

ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا چھوڑتا ہون مین درمیان تمہارے کتاب اللہ اور اپنی سنت اور مراد سنت سی بوقت اطلاق شرع مین وہ احادیث ہین کہ قرآن اونکی ساتھ ناطق نہین ہوا اور امر اور نواہی سے قولا اور فعلا رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صدور پایا اگر مطلق سنت مراد لیوین تو سنت مبین کتاب اللہ ہی ذکر کتاب اللہ اوس سے مستغنی ہے اور حاصل کلام وہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ترغیب فرمائی ہی اپنی امت کو کہ بقرآن اور سنت اون لوگون کی کہ اعلم بسنت اور کتاب اللہ مین یعنے اہلبیت متمسک ہوا ور مجموع ان احادیث سے بقایا انکا قیامت تک مستفاد ہوتا ہی اور روایت طبرانی اور ابی الشیخ مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حرمات خدا تعالی تین ہین جسنے کہ محافظت حرمات ثلثہ کی اختیار کی محافظت اپنی دین اور دنیا کی بجالایا اور جسنے کہ محافظت نہ کی محافظت دارین اپنی کی بجا نہ لایا کہا مینے وہ کیا ہین فرمایا حرمت اسلام۔ اور میری حرمت۔ اور حرمت صلہ رحم میری کی۔ اور ابن سعد نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ مین اور میرے اہلبیت جنت ہین ایک درخت مین اور شاخین اوس درخت کی دنیا مین ہین پس جو کوئی چاہی قرب آفریدگار اپنی کا راہ خیر اور اطاعت اختیار کرے۔ آیہ پانچوین آیات فضائل اہلبیت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سی قول حق تعالی کا آیت واعتصموا بحبل اللہ جمیعا یعنی تم سب ایک جا ہو اور انصار چنگل مارو ساتھ حبل اللہ کی کہ دین حق تعالی کا ہے یا عہد اوس کا یا قرآن یا متابعت رسول انس وجان یا اہل بیت جیسا کہ ثعلبی نے اپنی تفسیر مین امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے آیت چھٹی آیات فضائل اہلبیت سے ام یحسدون الناس علے ما اتہم اللہ من فضلہ ہے یعنی بلکہ حسد لیجاتی ہین اوپر اون لوگون کی کہ دیا اونکو اللہ نے اپنی فضل سی۔ مراد بہ ناس اس آیہ مین اہلبیت ہین اور مراد اعطاء فضل سے نبوت اور کتاب اور نصرت اور اعزاز دین ہے۔ آیہ ساتوین آیات فضائل اہلبیت سے آیت وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم ہی یعنی نہین اللہ تعالی کہ عذاب کرے اونکو یعنے قریش کو حال آنکہ تو اونمین ہوا اور احادیث مین وارد ہوا ہی جیسیکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم امان اہل عرض ہین اہلبیت آنحضرت بی امان اہل زمین ہین اور منجملہ احادیث وہ کہ ایک جماعت نی بسند قوی روایت کی ہین کہ نجوم امام اہل سما ہین اور میرے اہلبیت امان میری امت کی اور یہی ایک روایت قوی مین وارد ہوا ہی کہ اہلبیت میری امان اہل ارض ہین جب وہ ہلاک ہون پہنچی گا اہل ارض کو آیات سی کہ اونکی ساتھ موعود ہین اور طرق متعددہ سی کہ بعض اونمین سے مقوی بعض ہین وارد ہوا ہی کہ مثل میری اہلبیت کی درمیان تمہاری مثل کشتی نوح کی ہی جو کہ اوپر اوسکی سوار ہوا نجات پائی اور جسنے اوس سے تخلف وانحراف کیا ہلاک ہوا یا ڈوبا اور بعض نے علماسی کہا ہی احتمال رکہتا ہی کہ مراد اہل بیت سے کہ امان اہل زمین کی ہین اونکی علما ہون اسلیے کہ اونکی علما ہادی راہ ہین مثل نجوم کی جس شی مانی مین کہ وہ معدوم اور مفقود ہووین جو علامات کہ موعود اہل ارض ہین ظاہر ہووین۔ آیہ آٹھوین فضائل اہلبیت سے آیت انی لغفار لمن تاب وامن وعمل صالحا ثم اہتدی کی ہی یعنی تحقیق مین البتہ بخشنے والا ہون اوسکو کہ شرک سی توبہ کی اور ایمان لایا

اوپر میرے اور نیک کام کئی بیراہ راست پائی۔ آیہ نوین آیات فضایل اہل بیت سی آیت فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل
تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین یعنی پس جو کوئی جھگڑے اور مجادلہ اور خصومت کرے تیری ساتھ
اے محمدؐ در باب عیسیٰؑ پیچھے آنے اور حاصل ہونے اوسکے علم سی تجکو کہ وہ بندہ اور رسول ہی پس کہہ کہ آؤ بلاوین ہم اپنی بیٹون اور تمہارے
بیٹونکو اور عورتین اپنی اور عورتین تمہاریکو اور اپنی نزدیکون اور تمہارے نزدیکون کو پہر مباہلہ کرین ہم پس گردانین ہم لعنت خدا کی اوپر
دروغ گویون کی یعنی نفرین کرین ہم اوپر اہل کذب کی۔ تفسیر جامع البیان مین لایا ہی کہ مراد بانفسنا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی ابن
ابی طالب رضی اللہ عنہ ہین اسلئے کہ حضرت نے علی مرتضیٰ رضؓ کو نفس اپنا پڑہا ہی اور مراد بابنائنا حسین رضی اللہ عنہما ہین اور مراد بہ نسائنا سے
حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا پس یہانسی معلوم ہوا کہ اس آیت سے وہی مراد ہین اور یہی معلوم ہوا کہ اولاد علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہما اور اونکے
ذریت فرزند پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور ساتہہ آنحضرت کی منسوب ہین بنسبت تامہ صحیحہ نافعہ دنیا اور آخرت مین اور واسطی تمیم فائدہ کی
ایک حدیث بہی ذکر کرتی ہین ہم صحت پہونچا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک وقت اوپر منبر کی تہے فرمایا کیا ہی حال اوس قوم کا جو کہتی
ہین کہ رحم اور قرابت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نفع نہین بخشتی اونکی قوم اور امت کو روز قیامت سوگند بخدائے عز وجل تحقیق
کہ رحم اور قرابت میری متصل اور پیوند میرے ہین دنیا و آخرت مین اے لوگو بدرستی کہ مین آگی تمہارے ہونگا ورود مین اوپر حوض کی آیہ دسوین
آیات فضایل اہلبیت سے آیت ولسوف یعطیک ربک فترضی ہی یعنی عنقریب ہی کہ عطا کرے تجہی آفریدگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مرتبہ شفاعت در بارہ گناہگارون امت کی پس خوشنود ہووے تو یہانتک تیری لیے بخشے کہ کہی تو بس راضی ہوا مین۔ اور طبرانی نے
علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ فرمایا اول وارد ان حوض میرے اہل بیت
ہونگی اور جو کوئی محبت کرتا ہوا ونسی میری امت سے اور حافظ ابو داود دمشقی نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ اے فاطمہ سبب اپنی نام کا کہ فاطمہ رکہا مینے جانتی ہے تو اور علی نے بہی تجہسے وجہ تسمیہ اوسکی پوچہا تہا پس فرمایا ان اللہ قد فطمہا وذریتہا
عن النار یعنی بدرستی کہ خدا تعالیٰ نے دور کیا ہے اوسکو اور اوسکی ذریت کو آتش دوزخ سے اور طبرانی نے بسند قوی کہ رجال اوسکی ثقات ہین
روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ خدا تعالیٰ تجکو اور کسیکو تیری اولاد سے عذاب نکریگا
آیت گیارہوین آیات فضایل اہلبیت سے آیت ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئک ہم خیر البریہ یعنی بدرستی جو لوگ کہ ایمان لائے
اور کام کیئے اچہے پس وہ لوگ بہترین خلایق ہین اور دارقطنی نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے جس شب مین کہ میری نوبت تہی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تہے اوس ہنگام مین فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا میرے حجرہ مین آئین اور علی کرم اللہ وجہہ

عقب اونکے تھے اوسوقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ای علی تو ساتھہ اپنی اصحاب کی بہشت مین داخل ہوگا۔ آیت بارہوین آیات فضائل اہلبیت سے آیت وانہ لعلم للساعۃ فلا تمترن بہا واتبعون ہذا صراط مستقیم یعنی اور بدرستی وہ البتہ علم ہی قیامت کا پس نہ شک کرو تم اوسمین اور پیروی کرو میری یہہ ہے راہ سیدہی۔ مقاتل بن سلیمان اور اوسکے اتباع نے مفسرین سی کہا ہی کہ یہہ آیت شان مہدی مین ہے جیسا کہ آویگا احادیث مصرحہ مین کہ وہ اہلبیت نبوی سے ہوگا اور اوسوقت مین یہہ آیت دال ہی ساتھہ برکت اور کثرت کو نسل فاطمہ رضی اللہ عنہا اور علی رضی اللہ عنہ مین اور دال ہے اوپر اوسکے کہ نسل اونکی مفتاح باب حکمت اور معدن رحمت ہین اور ایک روایت احمد اور ابوداود اور ترمذی سی وہ ہے کہ دنیا تمام اور آخر نہین ہونگی جب تک کہ مالک دنیا نہووے ایک مرد میرے اہل بیت سے کہ اسم اوسکا موافق اسم میرے ہے زمین کو پر از عدل کریگا جیسا کہ جور اور ظلم سے پر ہوئی ہو اور اوسکے زمانہ مین باران آسمان سے برسے اور زمین گیاہ اوگادے اور کوئی چیز اپنی نقص مین نگاہ نرکہی اور یہہ مرد درمیان اونکی سات برس یا نو برس ہوگی اسطرح کہ زندے تمنا جو مردونکی کرین یعنی کہین کاش خویش اور اقربا ہمارے زندہ ہوتے تا مشاہدہ اس نعمت اور دولت کا کہ ہم رکہتے ہین کرتے۔ آیت تیرہوین آیات فضائل اہلبیت سے آیت وعلی الاعراف رجال یعرفون کلا بسیماہم سے اخراج کیا ثعلبی نے تفسیر اس آیت مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا اونہون نے اعراف ایک موضع بلند ہے صراط سے کہ اوپر اوسکے عباس اور حمزہ اور علی بن ابی طالب اور جعفر ذوالجناحین ہونگی پہچانینگی اپنی محبون کو ساتھہ بیاض وجوہ کی اور دشمنون اپنونکو ساتھہ سواد وجوہ کے۔ چودہوین آیہ آیات فضائل اہلبیت سی آیت قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی یعنی نہین طلب کرتا مین اوپر ابلاغ پیام الہی کی کوئی اجر مگر محبت اور مودت بیچ ذوی القربی کے۔ بیان مین ابن عباس سی منقول ہی کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ مین تشریف لاے اکابر انصار نے خدمت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آکر کہا کہ تم ہماری بہن کے بیٹے ہو اور راہ دین ہمکو ہدایت کری ہو اور اخراجات تمہارے بہت ہین اور مداخل کم اگر فرماؤ تو قدری مال کہ مہیا کیا ہی ہم نے بطیب نفس اپنی کی واسطے ہم تا خدام عقبہ علیہ ضروریات مین خرچ فرماوین اوسوقت یہہ آیت نازل ہوئی قل لا اسالکم علیہ اجرا الخ یعنی ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم نہین مانگتا مین تمسے ساتھہ پہنچانے پیغام الہی کی کچہہ مزدوری الا المودۃ فی القربی مگر محبت اور دوستی میری خویش واقربا کی آیت ومن یقترف حسنۃ نزد لہ فیہا حسنا یعنی جو کوئی کسب کری نیکی زیادہ کرین ہم اوسکے لئے اوسمین خوبی۔ یعنی دوچند کرین ہم ثواب اوس نیکی کا آیت ان اللہ غفور رحیم یعنی کہ خدا تعالی بخشنے والا بردبار ہی۔ تفسیر اس آیہ مین مروی ہے بروایت احمد اور طبرانی اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے کہ جو یہہ آیت نازل ہوئی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خویش واقربا آپ کی کہ دوستی اونکی واجب ہی کون ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی اور فاطمہ اور دونو بیٹے اونکی غرضکہ یہہ آیت متضمن ہے طلب محبت اہل بیت نبوت مین اور وہ کہ یہہ محبت کمال ایمان سی ہے

پس لازم ہے کہ افتتاح اس مقصد کا ساتھ آیہ دوسرے کے کرین ہم اور بعد ازان وہ احادیث کہ اس باب مین وارد ہین ایراد کرین قال اللہ تعالی **آیت**

ان الذین امنوا وعملوا الصلحت سیجعل لہم الرحمن ودا فرمایا اللہ تعالی نے بدرستی جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے عنقریب ہووے کہ پیدا کرے اونکی لیے حق تعالی دوستی دل خلق مین یعنی محبت اونکی دلون مین ڈالی بے اسباب اور وسایط کے جیسا کہ صحیح مسلم مین آیا ہی رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت خدا تعالی کسی بندیکو اپنی بندون مین سے دوست رکہی جبرئیل علیہ السلام اوسکو دوست رکہی اور منادی کرے آسمان مین کہ خدا تعالے فلانے بندیکو دوست رکہتا ہی تم بہی دوست رکہو پس اہل آسمان اوسکو دوست رکہین بعد ازان وضع کرے محبت اوسکی زمین مین تا اہل زمین اوسکو دوست رکہین — دیلمی نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تادیب کرو اپنی اولاد کو اوپر تین خصلتون کے اول ساتھہ دوستی پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے — دوسرے ساتھہ محبت اہلبیت میرے کے — تیسرے ساتھہ قرأت قرآن کی **نقل ہے** کہ دختر ابولہب ہجرت کر کی مدینہ منورہ مین آئی بعض لوگون نے اوسکو کہا کہ یہ ہجرت تجکو کچہ فائدہ نہ دیوے اسلئے کہ تو دختر حطب نار کی ہے اوس دختر نے یہہ حرف سمع مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین پہونچایا پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم غضبناک ہوے اور منبر پر جانیکا ارادہ کیا اوس قوم نے کہ مجکو ستاتے ہین درباب خویش واقربا میرے کے — جانو اور معلوم کرو کہ جو شخص خویش واقربا میرے کو ستاوے گویا اوسنے مجہی ستایا اور جسنے مجکو ستایا خدا کو ستایا — اور روایت اس حدیث کی ابی عاصم اور طبرانی اور ابن سندہ اور بیہقی نے بالفاظ متقاربہ کی ہی اور نام اوس دختر کا ایک روایت مین درہ وارد ہوا ہی اور ابوالشیخ اور دیلمی نے روایت کی ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی حق میری عترت کا اور حق انصار اور عرب کا نجانے پس وہ ایک اون تین سے ہے — یا منافق اور یا ولد الزنا یا ایک مرد ہی کہ مان اوسکی غیر طہر مین ساتھہ اوسکے حاملہ ہوئی ہے **اور** بصحت پہونچا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے چہہ تن ہین کہ اونکو لعنت کی ہے مینے اور خدا تعالی نے بہی اونکو لعنت کی ہے اور سب پیغمبرون نے **اول** جو کوئی کہ زیادتی کرے کتاب اللہ مین کوئی چیز **ثانی** وہ کہ اعتقاد بقضا وقدر نرکہتا ہو **ثالث** وہ کہ تسلط حاصل کرے کسی قوم پر بجبر تا ذلیل کرے جسکو خدا تعالی نے عزیز کیا ہے اور عزیز کرے جسکو کہ خدا تعالی نے ذلیل کیا ہے **رابع** وہ جو کہ حلال جانے جسکو کہ حق تعالی نے حرام کیا ہے **خامس** جو کوئی حلال جانے میری عترت سے وہ جو خدا تعالی نے حرام کیا ہے **سادس** جو کہ ترک سنت میری کیا کرے **اور** ایک روایت مین زیادہ کیا ہے **سابع** کہ احمد ذی بو حاتم سی نقل کیا ہے سب علی اور سب اہلبیت **اور** علماے کرام نے تصریح کیا ہے سزاوار وہ ہے کہ آرام ساکنان بلدہ طیبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کرین اگرچہ اونسی کوئی بدعت یا مثل اوسکے کوئی اور چیز صادر ہوئی ہو ساتھہ رعایت حرمت جوار شریف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس بطریق اولی تعظیم وتکریم اور محبت جگر گوشگان رسول مقبول اور ذریت بتول کی فرض اور واجب

ہے اور آیہ مذکورہ اشارہ ہی اوپر ترغیب کے ساتھ صلہ اہل بیت کے اور اونکی مسرور کرنیکی۔ دیلمی نے مرفوعاً روایت کی ہی کہ رسولخدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی چاہے کہ میرے ساتھ متوصل ہووے اور اوسکو میرے نزدیک نعمت کہ بسبب اوسکے روز قیامت مین اوسکے
لیئے شفاعت کرون مین چاہئے کہ ساتھ میرے اہلبیت کی متوصل ہووے اور اونکو خوش کرے **او**ر عسکری نے انس سے روایت کی ہے
کہ کہا ایک زمانہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد مین تھے اس اثنا مین علی کرم اللہ وجہہ آئے اور سلام کیا اور کہڑے رہے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وجوہ اصحاب مین نظر فرماتی تہے تا دیکہین کہ کون شخص صحابہ سے اونکو جگہ دیتا ہی اوسوقت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہ بجانب
راست آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے تہے اپنی جگہہ سے اوٹھے اور کہا یا ابا الحسن آؤ اور یہان بیٹھو اوسوقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ
درمیان ابوبکر رضی اللہ عنہ وآنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹھے اور آنحضرت خوش ہوئی **او**ر مروی ہے کہ جب علی مرتضی اور
ابوبکر رضی اللہ عنہما بعد از وفات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم زیارت آنحضرت آئے حضرت علی ابوبکر کو کہتی تم آگے ہو ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے
تقدم نہین کرتا مین اوپر ایسے شخص کی کہ سنا مینے رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکی حق مین کہ فرمایا منزلت علی کرم اللہ وجہہ کی
میرے نزدیک مثل منزلت میری کی ہے نزدیک میرے پروردگار کے **او**ر بخاری مین ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ جسوقت مین کہ قحط اور کم بارانی
ہوتی تہی حضرت عباس رضی اللہ عنہ پاس دعائی استسقا کی لئی آتے تہے اور کہتے تہے کہ بیشک ہم ساتھہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متوسل ہوتے
تہے ہم ایام قحط مین پس برکت دعائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق تعالی باران عطا فرماتا تہا اور اب عم پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
وسیلہ کرتی ہین ہم اور امید عطائے باران تیری درگاہ سے رکہتے ہین ہم بعد از ان حق تعالے باران رحمت بنہایت مرحمت فرماتا تہا
اور مروی ہے بروایت ابن عبد اللہ کہ کبہی ایسا اتفاق نہین ہوا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ گذری اور پہ عمر اور عثمان رضی اللہ
عنہما کے ایسی وقت کہ وہ سوار ہوون مگر یہ کہ فرود آتی تہے جبتک کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اونکے سامنے سے گذر تی تہے بعد از ان
سوار ہوتے اسلیئے کہ مکروہ جانتی تہے اس امر کو کہ عم رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیادہ پا ہووین اور وہ سوار **او**ر دارقطنی نے روایت
کی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ علی کرم اللہ وجہہ سے سوال مسایل کرتے تہے اور وہ جواب دیتی تہے اوسوقت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا بخدا پناہ
اس سے کہ مین زندہ رہون درمیان قوم کی کہ ابو الحسن نہو دین مروی ہے کہ عبد اللہ بن حسن مثنی ابن حسن سبط زمانہ خداشت سن
اپنی مین نزدیک عمر بن عبد العزیز کے آئے جب عمر بن عبد العزیز نے اونکو دیکہا مجلس اپنی برہم کرکی استقبال اونکا کیا اوسکی قوم
نے صدور اس امر سے اوسکو ملامت کی عمر نے جواب مین کہا کہ ایک ذی ثقات روات سی مجہے خبر دی ہے کہ زبان مبارک حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خود سنا ہے مینے کہ فرمایا سوای اسکے نہین کہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا ایک ٹکڑا ہے مجہسے خوش کرتا ہے مجہے جو کہ خوش کرتا ہے

اوسکو اور مین جانتا ہون کہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اگر زندہ ہوتین شاد و خورم ہوتین اس تعظیم وتکریم سے کہ نسبت بہ پسر اونکی بجالایا مین
اور خطیب نے روایت کی ہے کہ امام احمد حنبل پاس اگر کوئی لڑکا یا جوان قریش سے یا اشراف اور سادات سے آتا اوسکو آگے بٹہاتے اور
آپ پیچہے اور امام اعظم تعظیم اور توقیر سادات اور اہلبیت کی بہت کرتے تہے **اور** امام شافعی بنا بر مبالغہ تعظیم وتوقیر کے اور دوستی اور
محبت اہلبیت کی مشہور اور معروف بتشیع ہوئے **وصل** بیان مین اوسکی جو پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دے دی کہ میری اہلبیت کو
بعد میرے پہونچیگا امت میری سے قتل اور زنا و مان برداری اور تحقیق کہ دشمن اس قوم ہماری کی نسبت ہماری اور ہماری اہلبیت کی بنی امیہ
اور بنی مغیرہ اور بنی مخزوم ہین اور حاکم نے کہا ہی کہ یہہ حدیث صحیح ہے **وصل مناقب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور اونکے اصحاب**
مین منقول خزانۃ الروایات سے فتاوی سراجیہ مین لکہا ہے کہ امام ابی حنیفہ رح نعمان بن ثابت نے اور اک کیا ہی آخر عہد
علی بن ابیطالب ع کا اور ثابت لیگئی اونکو باپ اونکی حال آنکہ ابو حنیفہ صغیر السن تہے پس دعا فرمائی اونکی لیے حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہ نے
ساتہہ برکت کی ایسا ہی ذکر کیا ہے نجم الدین نسفی نے اور یہہ قول صحیح ہے کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ نے سماعت حدیث سات صحابہ
رضوان اللہ سے کی ہی بعض اونمین وہ ہین چنانچہ اونسے انس بن مالک **اور** عبد اللہ بن حسین الزبیر **اور** عبد اللہ بن ابی اوفی
اور واثلہ بن الاسقع **اور** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم ہین **اور** بعض اناث مثل عایشہ بنت عجرد کی ہے اور ابو حنیفہ نے اخذ کیا
ہے علم اکثر رجال سے مگر نسبت امام اعظم فقہ مین بجانب حماد بن سلیمان کی ہے اور حماد تلامذہ ابراہیم نخعی کی ہین اور ابراہیم نخعی نے
اخذ علم علقمہ اور اسود اور قاضی شریح سے کیا ہے اور ان سب نے حضرت عمر اور حضرت علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے اور
اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور فتاوای صوفیہ اور تجنیس اور مزید مین کہا ہے بالقول صحیح کہ ابا حنیفہ سے
تابعین سے **اور** سراجیہ مین خلف بن ایوب بلخی سے منقول ہے کہ کہا بدرستی اللہ تعالی نے رکہا علم کو بعد اپنے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی صحابہ مین اور بعد صحابہ تابعین مین پہر اونکے بعد امام اعظم اور اونکے یارون مین اس بات سے جو چاہے راضی ہو وے اور
جو چاہے غصہ ہو **اور** مضمرات مین کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے کہا ہے کہ ہم پاتی ہین توریت مین جسی حق تعالے نے نازل کیا ہی
اوپر موسی ع کی بدرستی اللہ تعالی کی لیے عنقریب ہے کہ ہو وی امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ایک نور کہ کنیت کیا جاوے ساتہہ ابو حنیفہ
کے **اور** حکایت کی ہے کہ محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہم نے ملاقات کی ابو حنیفہ سے پس فرمایا اے ابا حنیفہ
مجہہ کو یہہ بات پہونچی ہے کہ تو مسائل وضع کرتا ہے بقیاس اور ترک کرتا ہے احادیث کو میرے جد امجد کی پس عرض کی ابو حنیفہ نے
یا ابن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین حضرت سے تین مسایل پوچہتا ہون مجہے جواب دیجیے ایک اونمین سے یہہ ہے کہ نماز افضل ہے

اور اعظم شان مین یا روزہ فرمایا نماز کہا امام اعظم نے اگر ہوتا میرا قول ساتھ قیاس کی البتہ کہتا مین کہ عورت جب پاک ہو حیض سے قضا کرے نماز
اور نہ قضا کرے روزہ۔ لیکن کہتا ہون مین اتباع عالیجا قضا کرے حائض روزے اور نہ قضا کرے نماز اور دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ منی نجس وا قذر ہے
یا بول فرمایا بول پس کہا ابو حنیفہ نے اگر ہوتا قول میرا مخالف نصوص کے البتہ کہتا مین کہ غسل بالبول اقرب الی القیاس ہے لیکن کہتا ہون ساتھ
وجوب غسل کی بعد خروج منی کی بالدفق نہ بعد بول کی عملاً ساتھ آیہ اور خبر کے۔ تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ عورت اضعف و اعجز ہی یا مرد پس فرمایا
محمد بن علی رضی اللہ عنہما نے عورت اضعف ہی پس عرض کیا ابو حنیفہ نے اگر میرا قول بالقیاس ہوتا سوای کتاب اور اخبار کی البتہ ہوتی
تضعیف میراث مین واسطے عورت ضعیفہ کی الیق لیکن کہتا ہون مین جیسا کہ فرمایا حق تعالی نے مرد کی لئے مثل حصہ دو عورت کی ہی۔ یہی ہے
مذہب میرا کہ بیان کیا مینے علی کتاب اللہ اور احادیث نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بعد از ان علی اقاویل الصحابہ پس اس ان اور پر اجماع
امت کی پھر اگر نہین پاتا مین کوئی چیز اشیاء اربع سے کہتا ہون مین ساتھ اجتہاد اور قیاس کے پس اکرام فرمایا محمد بن علی رضی اللہ عنہما نے
ابو حنیفہ کو اور لطف و مہربانی اور عذر چاہا اوس سے اور ترک کیا قول مخالفین اور معاندین کا اوسکے باب مین۔ روضہ مین لکھا ہے
کہ سنا مینے ابا الفضل کو کہ حکایت کرتے ہین حال ابو حنیفہ رح سے کہ وہ کرتے رات کی تین حصہ ایک حصہ تدریس کے لیے اور ایک نماز کے لئے
اور ایک نوم کے لئے اتفاقاً گذرے ایکدن لڑکو نمین کہ بازی کر رہی تھے پس بولا ایک اونمین سے اس لڑکو بہا ایک مرد ہی نہین سوتا
تمام شب نماز پڑہتا ہے صبح تک پس روئے امام اعظم اور کہا اے نفس ڈر اللہ سے کہ لوگ گمان کرتے ہین تجہسے جو چیز کہ نہین ہے تیرے
پھر نہ سوئی بعد اسکے کسی رات یہانتک کہ روایت کیا ہے کہ امام اعظم نے نماز فجر پڑہی ہے ساتھ وضو عشا کے چالیس برس تک مغرب
مین ہے کہ ولادت ابو حنیفہ کی سنہ اسی ہجری مین ہوئی ہے اور سراجیہ مین ہے وفات پائی ابو حنیفہ رح نے کہ عمر اونکی تہر برس کی تہی
سنہ ایکسو پچاس ہجری النبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

خاتمۃ الطبع

تراوش خامۂ جامع فضائل انسانی و مجمع کمالات لاثانی مولوی سید محمد بہاء الدین عرف محمد عبد اللہ الکہنوی اعلی اللہ
بعد حمد و نعت کی دینداروں کو بشارت ہو اور خدا پرستوں کو بشاشت کہ درین زمان میمنت انجام اور فرخندگی توامان نسخہ نادرۂ
روزگار و شہیرۂ ہر دیار و اقطار جلد دوم عجائب القصص بزبان اردو ترجمہ قصص الانبیا مولفہ عالم حادی شرع

واصول و نحوی معقول و منقول متبع شریعت متین و مخترع قوانین ترجمہ کتب دین مبین مولوی محمد قمر الدین جزاہ اللہ خیر الجزا یوم لا ینفع المال
والبنین جسکی عبارت نہایت سلیس اور مضامین بغایت نفیس جملہ دو جلدوں میں احوال جناب حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام
و سائر انبیاء اعظم سے جناب خاتم نبوت حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تک سلسلہ کا بیان ہے کہ ہر صفحہ میں تجلی
طور کا ایقان ہے ابتداء حضرت آدم علیہ السلام سے تا جناب خاتم الانبیاء کرام کا حال دیکھیے بیٹھے بیٹھے تمام جہان کی سیر کیجیے
واہ عجب تماشا ہے اور عجیب نضارت پیدا ہے کہ اوسپر نثار دل و جان ہے ہر صفحہ رنگ افزائے گلزار جنان ہے در حقیقت
حضرت مترجم و مولف نے لعل بے بہا واسطے شائقان اہل اسلام کے ظرف تمام پر ڈالا ہے و لولو لالا بنا بر ضیاے
خاطر ارباب دین و قلوب مومنین صدف خفا سے نکالا ہے الحق کہ ایک مدت سے تاجران اور علماء دوران خصوصاً
نواح سہارنپور و دہلی اور مغربی و جنوبی اہل اسلام اس کتاب کی خواہش میں تھے اور رہیں کہ یہ مبسوط کتاب حلیۂ طبع سے
آراستہ ہو چنانچہ بمشکل تمام ایک نسخہ ناقص و غلط دستیاب ہوا چونکہ لائق طبع تنہا نسخہ دوسرا باعانت و تحریک جناب
نواب حاجی محمد احسن اللہ صاحب بہادر طبیب سلطانی حال متوسلان سرکار بڑودہ ہاتھ لگا اوسی سے درست
کیا گیا اور سابقاً یہ ترجمہ مذکورۃ الصدر بھی جو جناب حکیم صاحب موصوف کے کوشش و مساعی
مجہودہ سے چھپا تھا نہایت بندرت و قلت مجلدات اوسکے طبع ہوئی تھے کہ سوائے خاص خاص
لوگونکی اوسکے پاس یہ نعمت غیر مترقبہ تھی اسوجہ سے نظر بانتفاع عام خواص و انام
اب یہ کتاب عمدہ جید و حساب باہتمام تام و تصحیح مالاکلام حسن مساعی
کارپردازان مطبع نامی و مشہور و منسوب بجناب منشی
نولکشور صاحب واقع لکھنؤ میں اواخر ماہ
جمادی الاولی [illegible] میں زیور انطباع سے
متحلی و معنون ہوا فقط
الحمد للمیسر